روزمرہ کے
شرعی مسائل

تالیف:
شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

Maqubool Ahmed Salafi Maquboolahmad.Blogspot.com
SheikhMaqubool AhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

واٹس ایپ گروپ "بنت حوا: شرعی مسائل کا حل" میں جواب دئے گئے مسائل کا مجموعہ

روزمرہ کے

شرعی مسائل

تالیف: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

پیشکش: ممبران بنت حوا: شرعی مسائل کا حل
اڈمن: (1)اقراعطااحمدمگریو
(2) فرزانہ غالب
(3)رعنابنت سید مسعوداظہر

مقدمہ

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔اسی کی توفیق سے کسی کو نیک عمل کی توفیق ملتی ہے۔ مضامین ومقالات کے علاوہ روزمرہ کے مسائل واحکام سے متعلق اب تک متعدد مجموعے تیار ہو چکے ہیں۔یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے اس کی خاص توفیق وسعادت ہے۔

زیر نظر مسائل کا مجموعہ "روزمرہ کے شرعی مسائل" متعدد مجموعات میں سے ایک جدید مجموعہ ہے،اس سے ماقبل کئی قسم کے مجموعے مرتب کرکے افادہ عام کی غرض سے نشر کئے جاچکے ہیں۔اس جدید مجموعہ میں حالیہ دنوں کے روزمرہ کے مسائل کو جمع کیا گیا ہے جو واٹس ایپ کے سوال وجواب گروپ "بنت حوا: شرعی مسائل کا حل" سے لیا گیا ہے۔

اس گروپ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ میرے ایک شاگرد محمد محسن محمدی نے اس جانب توجہ دلائی کہ میرے خاندان کی بعض عورتیں مسائل دریافت کرتی رہتی ہیں،انہیں ایک جگہ جمع کردوں اور آپ گروپ میں ہی جواب دے دیا کریں تو ان کو اپنے مسائل کا شرعی حکم معلوم ہو جائے گا اور آپ کے مضامین ومقالات سے بھی فائدہ اٹھاتی رہیں گی ۔مجھے بھی یہ احساس ہوا کہ خواتین کی دینی رہنمائی سے ایک گھر کی اصلاح ہو سکتی ہے اور ان کی دینی رہنمائی کے لئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم نہیں ہے بلکہ یہ کہہ لیں کہ ایسی عالمہ نہ کے برابر ہیں جو سوشل میڈیا پر خواتین کی دینی رہنمائی کر سکیں خواہ علم کی کمی کے سبب یا گھریلو اور سماجی مشغولیات کے سبب۔مردوں کو سیکھنے کے لئے مختلف مواقع مل جاتے ہیں مگر عورتیں گھر میں رہتی ہیں،گھر سے نہ نکل پانے کی وجہ سے اپنے مسائل کا علم حاصل کرنا دشوار ہے۔انہیں باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میرے شاگرد نے ایک گروپ بنایا اور میں نے اس کا نام "بنت حوا: شرعی مسائل کا حل" تجویز کیا۔اس گروپ کے ذریعہ کام کرنے کے بعد بہت ساری خواتین کو اس گروپ کا علم ہوا اور دھیرے دھیرے اس میں مختلف علاقوں اور مختلف ممالک سے خواتین کی تعداد بڑھتی رہی اور آج ایک بڑی تعداد اس گروپ کے ذریعہ اپنے مسائل کا حل جان پا رہی ہے۔

میں نے بہت سارے مضامین ومقالات اس گروپ کے سوال اور ضرورت کے سبب لکھے اور پابندی کے ساتھ 2018 سے اس گروپ کے تمام سوالات کے جوابات دیتا آرہا ہوں۔کئی بہنوں نے آڈیو میں جواب دینے کے لئے

کہا مگر اس گروپ کی سب سے نمایاں خصوصیت ہی یہی ہے کہ یہاں پر تحریری شکل میں سوال کرنے اور تحریری شکل میں جواب دینے کا شروع دن سے نظم رہا ہے اور ان سوال وجواب میں سے تمام اہم سوال وجواب فائل کی شکل میں جمع کئے جاتے ہیں پھر ان سے موضوع کے اعتبار سے چھانٹ کر الگ الگ موضوع پر مجموعہ ترتیب دیا جاتا ہے۔ان سوال وجواب میں سے چھانٹ چھانٹ کر اب تک جو مجموعے کتابی شکل میں آئے، ان میں جنازہ کے مسائل، حج وعمرہ کے مسائل، رمضان کے مسائل، بنت حوا کے مسائل وغیرہ ہیں۔ان دنوں اس گروپ میں سوالوں کے جوابات دینے کے بعد ایک دو دن کے اہم سوال وجواب کو قسط کی شکل میں ترتیب دے کر فوری طور پر گروپ میں ہی نشر کیا جاتا ہے، یہ قسط "آپ کے سوالات اور ان کے جوابات" کے نام سے جاری ہے۔ہر قسط کی بڑے سائز میں پی ڈی ایف تیار کر کے بھی مہیا کرائی جاتی ہے تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو۔اب تک ان قسطوں کی تعداد اکاون ہو چکی ہے، ان میں سے پچاس اقساط کو ایک جگہ جمع کر کے "روزمرہ کے مسائل" کے نام سے جدید مجموعہ تیار کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ گروپ میں ممبران کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اب اس میں کسی دوسرے ممبر کو شامل نہیں کیا جاتا ہے، اس لئے ان لوگوں کو اور دیگر عام لوگوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے گروپ کے سوال وجواب سے استفادہ کی خاطر واٹس ایپ پر چینل بنا دیا گیا ہے۔الحمد للہ اس چینل کو فالو کر کے گروپ سے باہر رہنے والے بھی استفادہ کر رہے ہیں۔

اس جگہ گروپ کی اہم اڈمن بہن محترمہ اقرا عطا احمد مگریو، سندھ کا بیحد شکر گزار ہوں جنہوں نے گروپ کی نظم بندی قائم رکھنے، ممبران کی پرائیویسی کا خیال رکھنے اور گروپ کے سوال وجواب کو نشر کرنے حتی کہ سوال وجواب کے جمع کرنے میں بھرپور ساتھ دیا۔ یہ ایک بریلوی خاندان سے تعلق رکھنے والی بہن ہے مگر تحقیق وجستجو کے مرحلہ میں میرا نمبر ملا، میرے گروپ سے جڑی اور آج اپنے گھر وگاؤں میں اکیلی توحید پر ہیں جس کی وجہ سے مظالم کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔اللہ تعالی ان کو توحید پر ثابت قدم رکھے، ان کے گھر اور گاؤں والوں کو توحید کی سمجھ دے اور ان کی غیبی مدد فرمائے۔

گروپ کی ایک دوسری بہن محترمہ ام احمد کا بھی بہت شکر گزار ہوں جو اپنے شوہر احمد فضل کے ساتھ کرفی سبیل اللہ میرے مقالات ومضامین کے اب تک سیکڑوں پی ڈی ایف تیار کر چکی ہوں گی۔ساتھ ساتھ مسائل واحکام کے امیجز بھی تیار کرتی رہتی ہیں۔اللہ تعالی آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اس وقت جو مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے،اس کے لئے گروپ کی اکثر بہنوں کی خواہش رہی ہے کہ یہ چھپ کر ان سب کے ہاتھوں میں رہے کیونکہ یہ انہیں کے سوالوں کے جواب ہیں۔ نیز ان میں سے کئی بہنوں نے اپنے اپنے ٹوٹے پھوٹے انداز میں تاثرات بھی بھیجے جو کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ان ساری بہنوں کا دل سے مشکور ہوں اور ان سب کے لئے اللہ سے خیر و بھلائی اور بہترین بدلہ کی دعا کرتا ہوں۔

آخر میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مسائل واحکام پہ کام کرنا علماء کے لئے سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے پھر اجتہادی مسائل میں اہل علم اپنی اپنی بصیرت سے نصوص کی روشنی میں جواب دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کتاب کے مسائل سے علمی اختلاف کیا جاسکتا ہے اور اس بارے میں کہیں علمی رہنمائی کرنے پر مجھے خوشی ہوگی۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مصنف سمیت گروپ کی تمام بہنوں کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے اور میرے اساتذہ اور والدین کے حق میں نفع بخش بنائے اور امت کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔آمین

آپ کا دینی بھائی

مقبول احمد سلفی

داعی/جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ - سعودی عرب

28/شعبان 1446 مطابق 28/فروری 2025 بروز جمعرات

بنت حوا گروپ کے ممبران کے تاثرات

(1)الحمدللہ، میں ایک عرصے سے اس سلفی علمی گروپ سے وابستہ ہوں اوراس کے ذریعہ بے شمار دینی فوائد حاصل کئے ہیں۔ یہ گروپ میرے لیے علم و عمل کاایک قیمتی ذریعہ ثابت ہوا ہے جہاں محترم شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ کی رہنمائی میں دین کا صحیح فہم حاصل کرنے کا موقع ملا۔

اس گروپ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ہر سوال کا مدلل، تسلی بخش اور تحقیقی جواب دیا جاتا ہے۔ شیخ محترم جس انہماک اور محنت سے سوالات کے جوابات فراہم کرتے ہیں، وہ قابلِ تحسین ہے۔ ہر مسئلہ کو کتاب و سنت اور سلفِ صالحین کی تشریحات کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے، جس سے دینی معاملات میں واضح راہنمائی ملتی ہے۔

اس گروپ کے ذریعہ میں نے کئی بنیادی اور پیچیدہ فقہی واعتقادی مسائل کو سمجھا جن میں بعض ایسے تھے جن پر میں مدتوں تذبذب کا شکار تھی۔ نہ صرف میرے عقیدے میں مضبوطی آئی بلکہ عبادات، معاملات اور زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی واضح تبدیلی محسوس کی۔ کئی بار ایسا ہوا کہ میں نے اپنے خاندان اور قریبی افراد کو بھی اس گروپ سے حاصل شدہ علم کے ذریعہ صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرنے کی کوشش کی۔

میں محترم شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ صاحب کی خدمت میں محنتوں اور کاوشوں کے تئیں خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں جنہوں نے ہماری علمی و فکری تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے، شیخ محترم کے علم و عمل میں مزید برکت عطا کرے اور ہم سب کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اقراعطااحمد مگریو

ٹنڈو محمد خان، سندھ، پاکستان۔

(2)السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔۔امابعد

تمام قسم کی کبریائی اس رب العالمین کے لیے ہے جس نے ہمیں امت محمدیہ میں شامل کیااور ہماری اصلاح کے لیے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جن کے جانے کے بعد صحابہ اور سلف صالحین نے آپ کے دین کو صحیح طریقہ سے ہم تک پہونچایا۔اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اللہ نے اپنے نیک بندوں کوایک ذریعہ بنایاجو یہ کام پوری امانت اور دیانت داری کے ساتھ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے کررہے ہیں۔

انہی میں۔سے ایک اہم اور قابل احترام شخصیت مولانا مقبول احمد سلفی حفظ اللہ کی ہے جنہوں نے آج کے دور کی اہم ضرورت موبائل کے ذریعہ اللہ کے دین کوعام وخاص تک پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کئی سالوں سے کررہے ہیں اور خواتین کے مسائل کے حل کے لئے آپ نے باقائدہ ہم خواتین کوایک بہترین پیلٹ فارم دیاہے جہاں بلا جھجک ہم اپنے مسائل آپ کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔

الحمدللہ میں بھی اس گروپ کی کئی سالوں سے ایک ممبر رہی ہوں اور جتنافائدہ مجھے اور مجھ سے جڑی خواتین کو ملا یا مل رہاہے وہ ایک یادو پیراگراف میں لکھ پانا ممکن ہی نہیں۔

الحمدللہ اپنے علاقہ میں میں دعوت وتبلیغ کاکام حتی المقدور کرتی ہوں۔خواتیں کے مسائل یاروزہ مرہ کے مسائل کے تعلق سے کافی سوالات میرے پاس آتے ہیں۔میں نے شیخ کے اس گروپ سے بہت فائدہ اٹھایا،ایک ہی جگہ مجھے تقریبا تمام سوالات اور مسائل کے کتاب وسنت کی روشنی میں مدلل جوابات حاصل ہوجاتے ہیں۔آپ نے ہم پرایک احسان عظیم کیا،اللہ بہتر جانتاہے آپ ہمارے لیے اور مجھ جیسی کئی عالمات کے لیے جوگھر بار کے ساتھ ساتھ دعوت سے جڑی ہوئی ہیں کس قدر دینی اور علمی آسانیاں فراہم کرتے ہیں۔اللہ آپ کواس کا بدلہ ضرور قیامت کے دن دے گا۔ہماری ہر قسم کی دعوتی نیکی میں آپ کا حصہ ہے ،اللہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے ۔۔آمین

ایک بات جو میں نے ہمیشہ نوٹس کی ہے کہ آپ کے جوابات مدلل، تسلی بخش اور فوری ہواکرتے ہیں۔آپ ہرایک سائلہ کاجواب دیتے ہیں۔کبھی کبھی مجھے خود عجیب لگتاہے کہ کئی ممبر اسی سوال کو بار بار پوچھتے ہیں لیکن کبھی بھی آپ نے اکتاہٹ ظاہر نہیں کی۔اتنی مصروفیت کے باوجود تحمل سے تمام سوالات کامسکت جوابات دینا،اسکے علاوہ

اسے پی ڈی ایف کی شکل میں فراہم کرنااور اس جیسی کئی قسم کی آسانیاں وقتاً فوقتاً ہمیں فراہم کرتے ہی رہتے ہیں ۔اللہ اپنے نیک بندوں کو اسی طرح صبر کرنے والا اور آسانیاں فراہم کرنے والا بناتا ہے۔

دینی اور علمی میدان میں آپ ہمارے لئے جو قربانیاں پیش کر رہے ہیں، اس کا بدلہ تو نہیں دے سکتی ہوں مگر دل سے آپ کے لئے اللہ تعالی سے دعا کرتی ہوں۔اللہ آپ کی صحت، عمر اور وقت میں برکت دے اور آپ کے تمام کوششوں کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنائے۔آمین

ام کلثوم بنت ادریس محمدی

ممبرا، تھانہ مہاراشٹرا، انڈیا

(3)الحمدللہ بہت معلوماتی گروپ ہے قرآن اور سنت کی روشنی میں۔بہت محنت کے بعد سوالات کے جواب دئے جاتے ہیں۔اگر یہ کتابی شکل میں آجائیں تو یہ علم محفوظ ہو جائے گا اور ان شاءاللہ بہت سارے لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔جزاک اللہ خیرا کثیرا

مسرت عبدالخالق

ضلع اٹک پاکستان

(4)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کچھ وقت سے اس گروپ سے جڑی ہوں مگر میں اس سے بہت زیادہ مستفید ہوئی ہوں۔عوامی طور پر جو بھی شک وشبہات ہوتے ہیں وہ سارے اس گروپ کے ذریعہ کلیئر ہو جاتے ہیں۔ماشاء اللہ ، استاد محترم کی زندگی میں خیر وبرکت دے، آپ کے جوابات سے دلی تسلی حاصل ہو جاتی ہے۔میں کیا کیا بتاؤں اور کیا کیا لکھوں۔کتنی بہنوں کے ایسے ایسے سوال تھے جن کی وجہ سے وہ کافی پریشان تھیں وہ سب یہاں سے حل ہو جاتے ہیں جیسے میں نے اپنی ایک سہیلی کا مسئلہ شیئر کیا تھا جو ابارشن کروانا چاہتی تھی۔اس گروپ کے ذریعہ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ابارشن تو قتل ہے پھر اس سہیلی کو بتایا اس سے الحمدللہ وہ اتنے بڑے گناہ سے بچ گئی۔ایسے کتنے مسائل گروپ میں شیئر کئے جاتے ہیں جن کو یہاں پر صحیح رہنمائی نصیب ہو جاتی ہے۔حقیقت میں یہ بہت بڑا کار خیر ہے۔یہ سمجھ لیں

کہ کافی لوگ جہالت سے نکل کے خیر کی طرف آرہے ہیں اور اس طرح سے دین کا پیغام عام ہو رہا ہے۔ ہمیں اپنی چھوٹی دنیا میں روز نئے نئے مسائل پیش آتے رہتے ہیں ان سب کا یہاں پر دین کی روشنی میں جواب مل جاتا ہے، الحمدللہ۔ اس محنت و کوشش کے لئے اپنے استاد محترم کے واسطے دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں دنیا و آخرت میں ساری بھلائیاں عطا کرے، آپ کی زندگی اور عمر میں برکت دے اور اسی طرح اپنے علم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے رہیں۔

رعنا بنت سید مسعود اظہر

گلشن اقبال، کراچی

(5) السلام علیکم

الحمدللہ مجھے اس گروپ کو جوائن کئے ہوئے کافی سال ہو گئے ہیں۔ اس کی طرف ایک بہن نے رہنمائی کی تھی، اللہ تعالی ان کو جزائے خیر دے۔ اس گروپ کو جوائن کرنے کے بعد یہاں پر بہت سے سوالات بھیجے، کچھ اپنے کچھ اور لوگوں کے اور بڑے ہی تسلی بخش جواب ملتے رہے ہیں الحمدللہ بلکہ اب تو اکثر میرے بارے میں میرے ارد گرد لوگوں کو پتہ چل گیا کہ میں کسی شیخ سے رہنمائی حاصل کر کے جو مستند جواب دیتے ہیں آگے دوسروں کو بتاتی ہوں تو لوگ عام طور سے مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں کہ آپ میرے سوال کا جواب اپنے شیخ سے پوچھ کر مجھے بتائیں یہی وجہ ہے کہ میں اکثر گروپ میں دوسروں کے سوالات بھیجتی رہتی ہوں اور ہمیشہ سب کے تسلی بخش جواب ملتے رہتے ہیں۔

اس گروپ کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ ہمیں جلدی جواب مل جاتے ہیں، بہت لمبا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ میں کچھ اور گروپ بھی جوائن کی ہوں جہاں پر گروپ اکثر بند رہتے ہیں اور جوابات بہت دیر سے ملتے ہیں۔ گروپ میں شیئر کئے جانے والے سوال و جواب کے پی ڈی ایف اکثر محفوظ کر لیتی ہوں پھر اسے پڑھتی بھی ہوں اور دوسروں میں شیئر بھی کرتی ہوں۔

میرا تعلق پہلے سے دلفی گھرانے سے ہے، وہ بھی علمی گھرانہ۔ میں نے تفسیر قرآن کا کورس کیا ہے، الہدی ویلفیئر انٹرنیشنل سے بھی قرآن کا ترجمہ و تفسیر کورس کیا، اس میں بہت ساری کتابیں پڑھیں، حدیث کورس بھی کیا جیسے

بخاری کا بلکہ کچھ متعین موضوعات پر کورس کئے الحمدللہ لیکن جو علم میں پختگی شیخ محترم کے اس گروپ سے ملی وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ جب بھی کسی طرح کا مسئلہ ہوا یا اس کا حل تلاش کرنا ہوا تو گروپ کے سوالات وجوابات پڑھتے رہے بلکہ گروپ میں کوئی بھی سوال کرتی ہے ہر کسی کا سوال اور جواب بھی پڑھتی رہتی ہوں ۔سوال وجواب کے پی ڈی ایف پڑھتی رہتی ہوں اور شاید ہی کوئی مس کرتی ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس گروپ کے ذریعہ شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ نے جو علم ہمیں دیا اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔

میں شیخ کا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالی سے دعا کرتی ہوں کہ اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے اور آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

اسماء نوید راولپنڈی پاکستان

(6)السلام علیکم شیخ صاحب!

آپکے جوابات چاہے وہ میرے سوالوں کے ہوں یا کسی اور کے ان سب کے پی ڈی ایف کو میں بہت غور سے پڑھتی ہوں تاکہ کسی کو ضرورت ہو تو اس کو بتاسکوں بلکہ آپکے جوابات جو پوسٹ کی شکل میں ہوتے ہیں ان کو میں اسٹیٹس پر بھی لگالیتی ہوں۔ یہی نہیں آپکے پوسٹس یا جوابات کسی نہ کسی موقع پر لوگوں کو بھیجتی ہوں تو اکثر لوگ مجھ سے ناراض ہونا شروع ہوگئے کہ تم اپنے آپ کو بہت ملانی سمجھتی ہو ہمیں بھی معلوم ہے کہ کیا صحیح ہے کیا غلط، تم اپنے گھر اور بچوں کی فکر کرو حتی کہ اکثر رشتہ داروں نے ساتھ چھوڑ دیا مگر میں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ تقریبا دو سالوں سے اس گروپ سے جڑ کر اپنے استاد سے دین سیکھ رہی ہوں اور استاد کے علم کو آگے بھی پہنچا رہی ہوں۔

گروپ کی اڈمن بہن بھی گروپ کے انتظام سنبھالنے میں اور سوالات میں ممبروں کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ اور گروپ کے شیخ صاحب جس قدر محنت ولگن سے جواب دیتے ہیں اس کا ہم دور سے اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالی آپ کو دنیا وآخرت میں بہتر جزا عطا فرمائے اور اڈمن بہن کو بھی جزائے خیر سے نوازے۔ آپ سب میرے حق میں بھی دعا ضرور کیجئے گا۔

ھما کامران (کراچی)، سندھ پاکستان

(7)السلام علیکم ورحمۃ اللہ

استاد محترم کو اللہ مزید برکتوں اور عافیت سے نوازے۔ یقینا یہ بڑے حوصلے کا کام ہے کہ وقت نکال کر میسج کو پڑھنا اور انکے تحریری جوابات دینا۔ بارک اللہ فیک شیخ محترم

فائزہ تسلیم لاہور پاکستان

(8)محترم شیخ صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شیخ محترم ساری بہنوں کے سوالات کے جوابات دے کر ان کے علم میں اضافہ کر رہے ہیں۔ مجھے بھی اس گروپ میں اپنے سارے سوالوں کے جواب مل جاتے ہیں۔ میں آج آپ سے اپنے دل کی بات کہہ رہی ہوں کہ اللہ پاک آپ جیسا دینی بھائی ہر بہن کو عطا کرے۔ آپ ہمارے دینی بھائی ہیں اور جب تک ہماری زندگی باقی ہے ہم آپ سے جڑے رہیں گے، ان شاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور آپ کو دین کی خدمت میں مزید برکت عطا کرے۔ ہم سب کے لیے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ آپ جیسے عالمِ دین ہمیں شرعی اور دینی رہنمائی فراہم کر رہے ہیں۔ آپ کی محنت، وقت اور خلوص کے لیے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

گروپ کے استاد محترم کے ذریعہ ہمیں جو علم حاصل ہو رہا ہے، وہ ہماری زندگیوں میں راہنمائی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے، آپ کی صحت، علم اور عمل میں برکت دے اور آپ کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔ (آمین)

جزاکم اللہ خیراً وبارک اللہ فیکم

مسرت محمدی عبدالواحد

ضلع ناسک، منصورہ مالیگاؤں

(9)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

شیخ صاحب کے اس گروپ میں، میں ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی اپنی دینی ساتھی کے ذریعہ شامل ہوئی ہوں اور آپ یقین مانیں اتنے عرصے میں ڈھیر ساری معلومات میں اضافہ ہوا ، ذہن کے بہت سارے کنفیوژنز دور ہوئےاور دماغ میں مدتوں سے بسے توہمات تھے جو کلیئر ہوئے۔الحمدللہ۔میں کوشش کرتی ہوں کہ سوال وجواب کی تمام اقساط اوران کی پی ڈی ایف اپنے دیگر رشتہ داروں کے اور بہنوں کے گروپ میں بھیجوں اور سب اس سے فائدہ اٹھائیں۔اس کے علاوہ بہت ساری باتوں کا بہت جلدی قرآن و حدیث کی روشنی میں دلیل کے ساتھ یہاں پر رہنمائی مل جاتی ہے۔یہ بہت مبارک اور بہت مفید کام ہے جو شیخ صاحب اس گروپ کے ذریعہ انجام دے رہے ہیں۔میں کہہ نہیں پارہی ہوں کہ شیخ صاحب اپنے لئے کس قدر عظیم صدقہ جاریہ کا کام رہے ہیں۔جو جو آپ کے اس علم سے فائدہ اٹھائے گا،جب تک پڑھتا رہے گا،اپنی اصلاح اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا رہے گا،اور صحیح راستہ پر آتا رہے گا تب تک آپ کے میزان حسنات میں نیکیوں کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ان شاءاللہ۔اللہ تعالی بہت سارے اجر سے مالامال کرے،اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے آپ پر۔جزاک اللہ خیرا۔

یسریٰ وقار کراچی پاکستان

(10)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

شیخ محترم!آپ روزانہ ہماری رہنمائی کرتے ہیں،آپ کا یہ علمی کام بہت بلند ہے اور اس کا بدلہ بھی بہت عظیم ہوگا، ان شاءاللہ۔اللہ آپ کو اس کی جزا دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں دے،عرش کے سائے میں رکھے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔آپ ہمیں اپنے علم سے ہمارے رب کے اور بھی قریب کرتے ہیں،اللہ آپ کے درجات بلند کرے۔آمین یارب العالمین

مریم فیض خان

بھیونڈی،تھانہ،مہاراشٹرا

(11)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

میں اس گروپ میں تب شامل ہوئی تھی جب صرف عقیدہ کی سمجھ آئی تھی مگر دین کی کوئی بھی سمجھ نہیں تھی ۔چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز کچھ بھی معلوم نہ تھی، جب توحید کا راستہ نظر آیا تب ہی یہ گروپ ملا جیسے رب کی طرف سے انعام ہو پھر الحمدللہ گھر بیٹھے ہی صحیح دین کا علم ملتا رہا۔ذہن میں آتے ہوئے ہر چھوٹے بڑے سوال کا جواب، فقہی مسائل جیسے نماز، وضو، روزہ، نیت، طریقہ نماز ہر چیز کا علم ہوا۔ صحیح وغلط کا پتہ چلا اور سب سے بڑی چیز شرک وبدعت جیسے بڑے بھیانک گناہ کا علم ہوا جس سے اپنے عقائد کی اصلاح کی۔ پھر اپنی بہت سی دوستوں کو بھی اس گروپ میں شامل کروایا۔بہت خوشی کی بات ہے کہ اگر کوئی پرسنل سوال ہوتا تو شیخ سے پرسنل بھی پوچھ لیتے ہیں اور محترم شیخ صاحب کو رب سلامت رکھے، وہ اپنا قیمتی وقت نکال کر ہم سب کی اصلاح کرتے ہیں۔اللہ پاک ہم سب کو صحیح دین کی سمجھ دے اور آپ جیسے علمائے ربانیین سے جوڑے رکھے۔آمین

مریم وقاص مگریو

ٹنڈو محمد خان، سندھ، پاکستان

(12)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

بنت حوا کے مسائل ایک بہترین واٹس ایپ گروپ ہے۔مجھے اس گروپ پر شیخ محترم نے خود اس وقت شامل کیا تھا جب یہ گروپ نیا نیا بنا تھا اور اس وقت گروپ پر بہت تھوڑے ممبرز تھے، تب بھی جوابات کی کوالٹی کا بہت خیال رکھا جاتا تھا اور بہت تسلی بخش اور مدلل جوابات ہمیں ملتے تھے اور اب جبکہ ممبرز کی تعداد کافی زیادہ ہو چکی ہے تب بھی شیخ محترم اپنے قیمتی وقت سے اس گروپ کے لئے وقت نکالتے ہیں اور ہمیشہ مدلل جواب دیتے ہیں۔ماشاءاللہ تبارک اللہ، اس گروپ میں شائع ہونے والے تمام جوابات کے تئیں میری کوشش ہوتی ہے کہ میں پڑھوں اور آگے لوگوں سے شئیر بھی کروں۔اس گروپ پر میں نے کافی زیادہ ممبرز کو شامل بھی کروایا تاکہ آج کہ اس فتنہ بھرے ماحول میں ایک بہترین پلیٹ فارم سے لوگ جڑ سکیں اور اپنے فقہی مسائل کا بہترین حل جان سکیں۔

اللہ پاک شیخ محترم کو برکات سے نوازے اور دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب کرے اور پوری ٹیم جو آپ کے ساتھ محنت کر رہی ہے، ان سب کو بھی اللہ پاک برکات سے نوازے۔آمین یارب العالمین

مریم خدیجہ
ینبع سعودیہ عرب

(13)السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
شیخنا الکریم ! أدامکم اللہ بصحۃ وعافیۃ ونفع بعلمکم وزادکم علما وفضلا ورزقا
رب العالمین کا شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں علم دین سے نوازا اور آج بھی شیخ محترم مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ کے اس منفرد و نایاب گروپ کے ذریعہ حصول علم کے اس سلسلے کو جاری رکھا ہوا ہے۔ خیر الناس من ینفع الناس،،،!
بلاشبہ مجھ سمیت اس گروپ کی ہر وہ بہن جو حصول علم کا جذبہ رکھتی ہے، وہ سب دل سے آپ کی اور اس گروپ کی قدردان ہیں۔ یہ واحد ایسا گروپ ہے جہاں ہم خواتین بلا جھجک اپنے دینی مسائل کا مدلل و تسلی بخش حل نہایت سہولت سے حاصل کر لیتی ہیں جو سیکڑوں لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بن چکا ہے۔ دور حاضر میں آپ جیسے مشفق استاد کا ملنا ہمارے لئے کسی نعمت عظمی سے کم نہیں ہے۔
یہ رب العالمین کا فضل وکرم ہی ہے کہ آج کے اس مصروف ترین دور میں آپ جیسی شخصیت موجود ہے جو نہایت تندہی اور اخلاص کے ساتھ ہم بہنوں کو انتہائی صبر و تحمل اور حوصلہ کے ساتھ ایک طویل مدت سے دن ورات ایک کرکے یہ دینی وعلمی خدمت کو انجام دے رہے ہیں۔ یہ کوئی آسان بات نہیں۔ میں عرصہ دراز سے دیار غیر میں درس وتدریس سے منسلک ہوں جہاں مجھے ہمیشہ سے کسی ایسے استاد ورہنماء کی ضرورت محسوس ہوتی تھی جو خالص قرآن وسنت کی روشنی میری رہنمائی کر سکے، الحمد للہ اس گروپ نے میری جستجو کو مکمل کر دیا ہے جس کی وجہ سے مجھ سے منسلک ساری خواتین بھی اس سے مستفید ہو رہی ہیں۔
میں جب سے اس گروپ سے جڑی ہوں میری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ شیخ محترم کو کم سے کم زحمت دوں اس لئے جب بھی مجھے کسی مسئلہ کا حل جاننا ہوتا ہے، میں پہلے گروپ پر سرچ کرکے اس جیسے سوال کو تلاش کرکے جواب حاصل کر لیتی ہوں، اگر نہ ملے تب ہی سوال کرتی ہوں اور سبھی بہنوں کو بھی میرا یہی مشورہ ہے کہ شیخ کے وقت اور قربانیوں کی قدر کیا کریں۔

آپ کا روزانہ نہایت پابندی کے ساتھ اتنے سارے سوالات کا جواب دینا پھر اسے مجموعہ اور پی ڈی ایف کی شکل میں مرتب کرنا بے حد مشقت طلب امور ہیں۔آپ کا صبر و حوصلہ، جستجو و لگن قابل تحسین و قابل داد ہے۔
رب تعالی آپ کو مزید ہمت و حوصلہ سے نوازے،آپ کی قربانیوں کا دونوں جہاں میں بہترین اجر عطا فرمائے۔
آپ کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور ہمیں بھی اس کار خیر میں شریک ہونے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے ۔آمین

شاہانہ حقائل خان

مسقط۔عمان

(14)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ
الحمدللہ میرے لیے اس گروپ میں رہنا بہت فائدہ مند رہا،ان سب باتوں کو ہم لکھنا ممکن نہیں ہے تاہم اس گروپ سے جو کچھ سیکھا ان میں سے چند ایک مفید باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔
☆ یہاں پر نہ صرف اپنے سوالات کے جواب ملے بلکہ دوسروں کے سوال وجواب سے بھی کافی سیکھا۔
☆سوال کرنے اور جواب دینے کے حوالے سے ادب وآداب کیا ہونے چاہیے انکی رہنمائی بھی حاصل ہوئی۔
☆اچھی بات یہ دیکھی کہ شیخ صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہت منظم انداز میں گروپ کو چلایا جس سے تنظیمی کام کو بھی سیکھا۔
☆ حیران کن بات یہ لگی کہ شیخ صاحب نے اپنی تمام تر تعلیمی و دعوتی سرگرمیوں کے باوجود گروپ میں بروقت جوابات دیتے ہیں،اللہ تعالی آپ کے وقت میں مزید برکت فرمائے۔اس سے یہ جانا کہ ہر ایک کے سوال کی اہمیت ہوتی ہے اور جب کوئی کام کی ذمہ داری لی جاتی ہے تو پھر اسے پوری کوشش سے نبھایا جاتا ہے۔
☆جوابات تسلی بخش طریقے سے اور دلائل کے ساتھ دئے جاتے ہیں اس سے جوابات دینے کا طریقہ بھی سیکھا۔
☆بعض اوقات رولز کو فولو نہ کرنے والوں کو جس صبر اور برداشت کے ساتھ سمجھایا گیا اور آپ کی طرف مسلسل اصلاح کا عمل جاری رکھا گیا اس کو بھی سمجھا۔

☆جو جو سوال مختلف لوگوں نے گروپ میں کئے ان پر فوری جواب ملا اور دوسروں تک بھی پہنچا دیا گیا، اس طرح آپ کے علم دینے کا سلسلہ آگے اور آگے پہنچا۔

اللہ تعالیٰ شیخ صاحب اور گروپ کی تمام بہنوں کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ آمین

نیلوفر جمیل

کراچی، سندھ، پاکستان

(15) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں گروپ کے تمام جوابات پڑھتی ہوں اور فائدہ پہنچانے کے مقصد سے دوسروں کو شیئر کرتی رہتی ہوں۔ الحمدللہ میں اس گروپ سے علم حاصل کرتی ہوں اور خود بھی فائدہ اٹھاتی ہوں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہوں۔ جب ضرورت پڑتی ہے تو کبھی کبھی سوال بھی کرتی ہوں اور مجھے اپنے سوال کے اطمینان بخش جواب مل جاتے ہیں۔ اللہ شیخ کے علم اور عمل میں زیادتی فرمائے اور دنیا کی بھلائی اور آخرت میں بہترین اجر کی شکل میں جنت الفردوس، اپنا دیدار اور اپنی رضا عطا فرمائے۔ آمین

سیدہ مہر ملک، برکاس، حیدرآباد انڈیا

(16) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ حمدا کثیرا، جعلکم اللہ تعالی مبارکین اینما کنتم و نفع بکم

ام کلثوم بہن کو اللہ جزائے خیر عطا کرے، محمدی دعوہ گروپ میں ایک بار انہوں نے ایک پوسٹ شیئر کی تھی وہ پوسٹ پڑھ کر میں نے شیخ کا واٹس ایپ چینل کو فالو کیا پھر مجھے خود استاد محترم نے (بنت حوا) کے اس گروپ میں شامل کیا۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ اس طرح مجھے علمی میدان کے اس سفر میں جڑنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ

میری دلی آرزو تھی کہ کوئی ایسا صحیح عالم دین ہو جن کی صحبت میں رہ کر ہم دینی و دنیاوی علم سے مستفید ہو سکیں، میں اللہ تعالی کی بے حد مشکور و ممنون ہوں مجھے آپ کے گروپ سے سوال و جواب میں دینی و دنیاوی معاملات میں بہت رہنمائی ملی اور بہت ساری بہنوں کو آپ کے علمی گروپ سے اور آپکے علمی جوابات سے بے شمار فائدہ

پہنچا۔ مجھے اس گروپ میں شامل ہوئے چار یا پانچ ماہ ہی ہوئے ہیں مگر جس قسم کا یہ علمی اور تحقیقی گروپ ہے، اس کے سبب میں اس گروپ میں جڑ کر خود کو خوش نصیب سمجھتی ہوں۔

اگر مجھے کبھی شرعی مسائل کے بارے میں جانکاری حاصل کرنا ہوتا تو میں اکثر و بیشتر محدث فورم اور کتاب و سنت لائبریری سے استفادہ کرتی تھی۔ اللہ تعالی نے شیخ محترم کو بڑا ذہین و فطین بنایا ہے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ہماری تحریر پڑھ کر کیسے اندازہ لگا لیتے ہیں یہ کس ذہن کا انسان ہے۔ آپ کی علمی ذہانت اور دینی کاوشوں سے ہم کو ، ہمارے گھر والوں، رشتہ داروں اور دوست واحباب کے یہاں ذخیرہ علم گھر گھر پہنچا ہے۔ اللہ تعالی آپ کی علمی محنت اور کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

اللہ تعالی کا بڑا احسان ہے ہم پر، گھر بیٹھے ہم (بنت حوا) مسائل گروپ میں بلا جھجک ایسے سوال کرتے ہیں جیسے صحابیات اپنے دور میں کیا کرتی تھیں۔ میں اکثر گروپ اور اسٹیٹس پہ آپ کے جوابات شیئر کرتی ہوں پھر دوسری بہنیں اپنے گروپ اور اسٹیٹس پر بھی شیئر کرتی ہیں۔ اسی طرح کئی بہنیں شیخ کے واٹس ایپ چینل فالو کر کے علمی پیاس بجھا رہی ہیں۔

اللہ تعالی آپ کے علم و عمل اور وقت میں برکت اور دین پر استقامت عطا فرمائے، آپکو اور آپکے اہل و عیال کو صحت وعافیت والی بہترین زندگی نصیب فرمائے۔ آمین

شکرا جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء فی الدارین۔

عالیہ خضری (وانمباڑی، تمل ناڈو، انڈیا)

(17) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے اس رب العالمین کا شکر ادا کرتی ہوں اس نے مجھ کو شیخ محترم کے گروپ سے جوڑا۔ شیخ محترم کو جتنی دعائیں دوں اتنی کم ہے۔ الحمد للہ میرا ایک دینی گروپ ہے بہنوں کا اس میں، میں شیخ محترم کے فتاوے بھیجتی رہتی ہوں۔ عورتیں ان فتوے سے بڑی مطمئن ہو جاتی ہیں۔ ماشاءاللہ اور دعاؤں سے نوازتی ہیں۔۔ شیخ محترم نے ہر طرح سے ہماری اصلاح کی ہے، چاہے وہ لکھنے، پڑھنے، سمجھنے یا سوالوں کے اعتبار سے ہو۔ ہر طریقے سے وقت نکال کر بحسن وخوبی مدلل جواب سے رہنمائی کرتے ہیں۔ الحمد للہ اس گروپ سے میں نے بھرپور فائدہ حاصل کیا ہے،

چاہے وہ سوال و جوابات سے ہو یا کوئی بھی مضمون یا ویڈیو سے ہو اور ماشاءاللہ میں ہمیشہ یہ کوشش کرتی ہوں کہ انہیں آگے شیئر کروں۔ سب سے اہم بات میرے لیے یہ ہے کہ میں دعوت وتدریس کا کام کرتی ہوں اور اکثر و بیشتر میری تقریر شیخ محترم کے مضمون سے ہی ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ منفعت میرے لیے یہی ہے کیونکہ اس میں قرآن واحادیث کے دلائل سے مضمون میں جامعیت ہوتی ہے جسے ہم بلا جھجک کسی کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔
رب العالمین شیخ محترم کے علمی ارادوں کو مزید کامیابی عطا کرے اور صحت وعافیت والی لمبی زندگی عطا کرے اور ان کے علم سے اللہ ہمیں اسی طرح فائدہ اٹھاتے رہنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔ اور اس گروپ کے ایڈمن اور جملہ اراکین پر رب العالمین رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

شکرا جزاک اللہ خیراً کثیرا

سفینہ محمدی بنت سلیم چودھری

ممبرا، تھانہ، مہاراشٹرا

(18) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ رب العالمین شیخ محترم پر اور اس گروپ کی ایڈمن اور جملہ اراکین پر اپنی رحمتوں و برکتوں کا نزول فرمائے، ہم سب کو علم و عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
الحمداللہ میں نے اس گروپ سے بہت زیادہ علمی استفادہ کیا ہے درس وتدریس کے سلسلے میں۔ میں اکثر شیخ محترم کی تحریر کا سہارا لیتی ہوں، ابھی حال ہی میں رجب، شعبان، اسقاط حمل وغیرہ جیسے مضامین اور آپ کی تحریر کو اپنے درس کا حصہ بنایا اور ان شاءاللہ رمضان المبارک کے بارے میں بھی شیخ محترم کے مضمون کا ہی مطالعہ ہوگا
آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر سوالوں کے تسلی بخش و مدلل جواب دیتے ہیں۔ اللہ شیخ محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے جو کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے اللہ اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء فی الدارین

سلمی محمدی بنت باب اللہ

ممبرا، ضلع تھانہ، مہاراشٹرا انڈیا

(19)السلام علیکم

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ کیا کہوں اور کیا لکھوں۔جب بھی استاد محترم کا کوئی بیان سنتی ہوں یا کچھ تحریر جیسے مضمون اور سوالوں کے جواب پڑھتی ہوں دل سے ڈھیروں دعائیں نکلتی ہیں کیونکہ مادر علمی سے لوٹنے کے بعد سب کچھ چھوٹ گیا تھا اور ہم بے بس، مجبور، مصروفیت والی زندگی جی رہے تھے جس کا نہ کوئی مقصد تھا نہ کوئی کنارا اب ہمیں روشنی نصیب ہوئی ہے۔اس کے لئے میں اللہ کے بعد آپ کی بھی شکر گزار ہوں۔

دلشاد شیخ عباس پٹیل،

نواگاؤں، تعلقہ پائٹھن، ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹر

(20)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ اس گروپ سے مجھے کافی فائدہ ہوا ہے، میں اکثر شیخ محترم کے جوابات پڑھتی ہوں اور شیخ سے اس گروپ میں اپنے اور دوسری بہنوں کے مسائل بھی پوچھتی رہتی ہوں، جن کا شیخ دلائل کے ساتھ بہت ہی بہترین اور تسلی بخش جواب دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ شیخ محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپکی زندگی میں، صحت میں، رزق میں اور آل واولاد میں خوب خیر وبرکتیں عطا فرمائے اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے، آمین

مؤمنۃ بنت صفي أحمد مدني

حیدرآباد انڈیا

(21)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ہم خواتین کو اکثر ایسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے کہ ہم کسی سے جاکر پوچھ نہیں سکتیں اور ان مسائل کا حل جاننا بہت ضروری ہوتا ہے کہ شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے۔الحمد اللہ "بنت حوا: شرعی مسائل کا حل" کے پلیٹ فارم سے ہماری یہ مشکل بہت آسانی سے حل ہو گئی۔میں اس پلیٹ فارم کے ساتھ شروع ہی سے منسلک ہوں یعنی اس وقت سے ہی، جب یہ تشکیل دیا گیا تھا۔پہلے میں سعودی عرب میں قیام پذیر تھی پھر میں پاکستان میں سیٹل ہو گئی تو

میرا نمبر بدل گیا۔ نئے نمبر کے ساتھ بھی اب کافی سال ہو گئے ہیں اس گروپ میں۔ استاد محترم شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ جس لگن اور محنت سے ہمارے مسائل دیکھتے ہیں اور مُدَلَّل جواب دیتے ہیں، وہ بلاشبہ قابل رشک ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو یقیناً اس عمل مبارک پر بہترین اجر سے نوازیں گے، ان شاءاللہ

آجکل سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ دین کے معاملے میں سوشل میڈیا پر ہر طرح کا رجحان پایا جاتا ہے، ہر قسم کے علماء اپنے اپنے فتاوی بیان کرتے رہتے ہیں ایسے میں عام مسلمانوں کے لئے صحیح اور غلط کو سمجھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ استاذ محترم نے تعلیم فرمائی کہ جب بھی کوئی ہمیں دین کے بارے میں کچھ بتائے، ہم ان سے دلیل پوچھیں۔ اگر ان کی بتائی ہوئی بات بے دلیل ہو تو ہم اسے مسترد کر دیں۔ میری کافی مصروفیت رہتی ہے مگر میں جب فارغ ہوتی ہوں تو ایک ساتھ گروپ میں دئے گئے آپ کے سارے جوابات پڑھتی ہوں جو دوسری بہنوں نے پوچھے ہوتے ہیں۔ میرے اپنے احباب اور گھر والوں میں سے کسی کو ضرورت ہو تو میں استاذ محترم سے پوچھ کر ان تک وہ علم پہنچا دیتی ہوں۔ کبھی کہیں آپس میں کسی بات پر تکرار ہو تو میرا رخ فوراً استاذ محترم کی طرف ہو جاتا ہے پھر ان سے درست علم لے کر میں آگے بتا دیتی ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالی ہمارے استاذ محترم کی عمر دراز فرمائے اور ان کی کاوشوں کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ اس موقع پر اگر بہن ام کلثوم اور بہن خادمۃ العلم کا ذکر نہ کروں تو یقیناً زیادتی ہو گی۔ بہت سے سوالات ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو گروپ میں پوچھتے ہوئے جھجک ہوتی ہے، ایسے مواقع پر یہ بہنیں ہمارے بہت کام آتی ہیں اور اپنے استاد تک سوال پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہوتی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی ان کے لیے بھی بہترین اجر لکھ دے اور روز محشر ان خدمات کو جنت میں جانے کا سبب بنا دے۔ آمین یاربی

سیدہ فاطمہ صبیحہ

پاکستان صوبہ سندھ کراچی (حال مقیم، ساسکاٹون کینیڈا)

(22) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شیخ محترم و مشفق استاد گرامی!

"بنت حوا: شرعی مسائل کا حل" یہ گروپ میرے، میرے گھر کے لئے بہت اہم نعمتوں میں سے ایک ہے، مختلف مواقع پر بلکہ اکثر ہم مسلمانوں کو مختلف قسم کے شرعی مسئلوں کا حل اور صحیح فتوی کی اشد ضرورت ہوتی ہے جو ہم کو

اس گروپ کے ذریعہ قرآن اور صحیح احادیث کے روشنی میں اطمینان بخش طور پر مل جاتا کرتا ہے۔ ہر دن اس گروپ میں بہنوں کے سوالات اور اس سے بھی بہت زیادہ اہم استاد محترم شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ کے جوابات کا ہم کو انتظار رہتا ہے اور اس سے ہم مستفید ہوتے ہیں۔ ابھی کچھ دن پہلے حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ چاہئے تھا۔ حالانکہ حج اور عمرہ کی مکمل معلومات بار بار اس گروپ کے ذریعہ ہمکو ملتی آرہی ہیں لیکن کچھ دن پہلے شیخ محترم نے حج وعمرہ سے متعلق اپنا پی ڈی ایف بھیجا اس میں جگہوں کی نشاندہی اور تصویر کے ساتھ بہترین انداز میں سمجھایا گیا ہے جس سے حج وعمرہ کو سمجھنے میں کافی آسان ومعاون ہے۔

اللہ سبحان وتعالی سے دعا ہے کہ شیخ محترم کو تکلیف، دکھ اور غم دینے والے تمام آزمائشوں سے رب تعالی محفوظ رکھے، ان دینی خدمات کے بدلے رب العالمین آپکو جنت کے اعلی مقام جنت الفردوس میں آپ کا ٹھکانہ عطا فرمائے اور دنیا میں خیر وسلامتی اور اللہ تعالی کی رحمت آپ پر ہوتی رہے اور جو اس گروپ کی ایڈمن ومعاون ہیں اللہ رب العزت انہیں بھی دنیا اور آخرت کامیاب بنادے۔ آمین یارب العالمین

سمیہ صدیقہ کرناٹک بنگلور انڈیا

(23) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے گروپ میں سوال وجواب کی جمع وترتیب اور اشاعت سے متعلق اڈمن کا بھیجا ہوا پیغام دیکھا، اسے پڑھ کر جتنی خوشی اور مسرت مجھے حاصل ہوئی، میں بیان نہیں کر سکتی۔ الحمد للہ شیخ صاحب کا جو ارادہ ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آپ لوگ اس کو جلد سے جلد عمل میں لائیں، میں اس کتاب کو اپنے ہاتھوں میں دیکھنے کے لئے بیتاب ہوں۔ یہ ایک عظیم صدقہ جاریہ کا کام ہے۔ اس گروپ سے جب سے جڑی ہوں اس قدر فائدہ ہوا ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا میں نے خود بھی اس سے فائدہ اٹھایا اور اس کے ذریعہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا۔ الحمد للہ یہاں جو بھی سوال کیا جاتا ہے حدیث کی روشنی میں اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ جب بھی ضرورت پڑتی ہے گروپ میں سوال کرتی ہوں اور شیخ صاحب اس طرح سمجھاتے ہیں کہ بات دل میں اتر جاتی ہے۔ مجھے یاد آتا ہے کہ ایک باجی سے اس کی طالبات نے کسی مسئلے میں سوال کیا تو وہ پریشان ہوگئی، اس نے مجھ سے ذکر کیا تو میں نے اس کا سوال شیخ صاحب کے پاس بھیجا، شیخ نے دلائل کی روشنی میں عمدگی کے ساتھ بیان کیا، پھر میں نے اسی طرح اس باجی کو

بتایااور باجی نے اپنے طالبات کو بتایا تو سب مطمئن ہو گئیں۔اس باجی کو میں نے مزید یہ بتایا کہ آپ کسی قسم کے سوال سے نہ گھبرائیں،جو بھی سوال ہو آپ مجھے دیں،میں اپنے شیخ سے پوچھ کر بتایا کروں گی۔

دراصل اس گروپ سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے اور ہمارے دل سے بہت دعائیں نکلتی ہیں شیخ صاحب کے لئے۔ہم آپ کے لیے جتنی دعائیں دیں وہ کم ہیں،اللہ تعالی آپ کو جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی بنائے۔آمین

صبا نگار

مصطفی آباد دہلی انڈیا

(24)السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمدللہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میں اس گروپ سے جڑی ہوں۔میں نے اس گروپ سے بہت فائدہ اٹھایا۔کئی سوالات ایسے تھے جو میرے ذہن میں آتے لیکن میں انہیں پوچھ نہیں پاتی مگر الحمدللہ وہ کوئی اور دوسری بہن پوچھ لیتی اور مجھے اس کا جواب مل جاتا۔اس گروپ کے ذریعہ بہت سی معلومات فراہم ہوئی ہیں۔میری دلی خواہش تھی کہ ان تمام سوالات کو ایک جگہ جمع کیا جائے تاکہ اگر کوئی ہم سے کسی مسئلہ کے بارے میں کچھ پوچھے تو ہم اس کا جواب دے سکیں مگر میں یہ بات کہہ نہیں پارہی تھی۔الحمدللہ،اللہ تعالی نے میری دلی خواہش پوری کردی۔

اللہ تعالی ہمارے شیخ کو صحت وعافیت والی زندگی عطا کرے اور ان کے علم سے تادیر اللہ ہمیں فائدہ حاصل کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔آمین

بنت حوا:شرعی مسائل کا حل گروپ کی ادنی ممبر

طالبۃالعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

تمام قسم کی تعریف وتوصیف اس اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہے جس نے ہمیں اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس مبارک مہینہ میں ہمیں اپنی عبادتوں کے لیے تربیت حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس کے بعد فضیلۃ الشیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ کی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ "العلماء ورثۃ الانبیاء" (علماء انبیاء کے وارث ہیں) کے تحت یہ وارث ہم تک بحسن وخوبی اپنا علم پہنچا رہے ہیں۔

میں اکثر وبیشتر گوگل پر کوئی بھی مسئلہ کا جواب تلاش کرتی جس کا جواب مجھے جلد ہی چاہیے ہوتا ہے یا کسی مضمون کو تلاش کرتی تو اس میں شیخ محترم کا پیج بھی سامنے آتا جسے دیکھ کر میں مطمئن ہو جاتی اور یہی خیال آتا کہ سوشل میڈیا کے دور میں جس میں تمام لوگ سوشل میڈیا سے ہی جڑے ہوئے ہیں اور سب اس پلیٹ فارم کو اپنے اپنے اعتبار سے استعمال کرتے ہیں لیکن شیخ ہمارے لیے کتنی محنت کرتے ہیں۔ گروپ میں ہونے والے تمام سوالوں کے اطمینان بخش جوابات دیتے ہیں۔ اسی طرح ضروری مسائل پر جامع و مدلل مضامین ہم سب کی شرعی رہنمائی کرتے ہیں، واقعی یہ بہت بڑی بات ہے۔

حسن اتفاق دیکھیں کہ ایک دن مجھے اسی پلیٹ فارم (گوگل) پر شیخ محترم کا نمبر ملا اس وقت میری خوشی کی انتہا نہ رہی پھر میں نے شیخ محترم سے رابطہ کیا اور انہوں نے بنت حوا گروپ کی اڈمن بہن کا نمبر دیا جن کے ذریعہ مجھے گروپ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت سے لے کر آج کا دن ہے کہ مجھے جو بھی مسئلہ پیش آیا، اسی گروپ کا رخ کرتی ہوں۔ شیخ محترم اتنے عمدہ طریقہ سے شرعی نقطہ نظر سے سوالوں کے جواب دیتے ہیں کہ دل کو پورا اطمینان ہو جاتا ہے۔ بارک اللہ فیہ

اور اب تو ایسا لگتا ہے کہ یہ گروپ میرے لیے قیمتی چیز بن گئی ہے بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مال غنیمت سے کم نہیں ہے اور اسی وجہ سے ہمیشہ یہ خوف وڈر رہتا ہے کہ کہیں غلطی سے گروپ سے نکل نہ جاؤں۔ اللہ محفوظ رکھے۔ آمین

یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ روزمرہ کے مسائل سے متعلق گروپ میں آپ کے ذریعہ جو جوابات دئے جاتے ہیں انہیں یکجا کر کے منظر عام پر لانے کا ارادہ ہے۔ یہ نیک اور مبارک علمی کام ہے، اللہ تعالی اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے اور شیخ محترم کی کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

خدیجہ محمد حسنین، ممبئی

روزمرہ کے شرعی مسائل

جوابات از: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ - سعودی عرب

1. **سوال:** جس طرح بیوی جائز ہے اسی طرح لونڈی بھی جائز ہے، یہاں میرا سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لونڈی کا رواج تھا تو وہ رواج کس طرح ختم ہوا؟

جواب: نبی ﷺ کی بعثت سے قبل سے ہی غلامی کا رواج تھا جو نبی ﷺ کے زمانہ میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے اور یہ سہرا، اسلام کے سر ہی جاتا ہے کہ اس نے لوگوں کو غلامی سے آزاد کرایا، مختلف کفارات میں غلام آزاد کرنے کا حکم ہے بلکہ ویسے بھی غلام آزاد کرنے پر اسلام نے ابھارا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّما رَجُلٍ أعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بكُلِّ عُضْوٍ منه عُضْوًا منه مِنَ النَّارِ (صحیح البخاری:2517)

ترجمہ: جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

اس وجہ سے نبی ﷺ کے زمانے سے ہی غلامی کا رواج کم ہونے لگا تھا اور آج زمانے کے حالات بدل چکے ہیں، تمام ممالک کے اپنے اپنے دستور اور ملکی آئین ہیں۔ ہر ملک میں ملک کے خلاف کام کرنے والوں کو آج بھی قید کیا جاتا ہے مگر غلام بنانے کا اس وقت کہیں دستور نہیں ہے جبکہ پہلے یہ قانون تھا کہ قیدی کو غلام بنالیا جاتا تھا اور غلام بنائے جانے کے اور بھی طریقے تھے۔

2. **سوال:** ابھی جیسے پاکستان میں بہت سردی چل رہی ہے اور ہم وضو کرکے پیر میں موزہ اور جراب پہن لیتے ہیں پھر اگر دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو کیا اس پر مسح کر سکتے ہیں جبکہ ہم وہ موزے ابھی تک پہنے ہوئے ہیں، اتارے

نہیں ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں موزہ پر مسح ان مرد حضرات کے لئے ہے جو پہن کر باہر جاتے ہیں اور خواتین گھر میں بیٹھی ہوئی ہیں وہ دوسرے وضو کے وقت موزہ اتار کر پیر دھوئیں گی، موزہ پر مسح نہیں کر سکتی ہیں، اس بارے میں آپ بتائیں کہ اس قت شدید سردی ہے تو گھر میں رہنے والی ہم عورتیں موزہ پر مسح کر سکتے ہیں؟

جواب: اسلام نے اس بات کی کوئی قید نہیں لگائی ہے کہ جراب و موزہ پر مسح صرف باہر جانے والا مرد ہی کرے گا اور گھر میں رہنے والی خواتین موزہ اور جراب پر مسح نہیں کر سکتی ہے۔ یہ حکم عام ہے اس لئے کوئی مسافر ہو یا مقیم ہو، گھر سے جانے والا ہو یا گھر سے رہنے والا ہو، ٹھنڈی کا موسم ہو یا گرمی کا موسم، ہمہ وقت اس بات کی اجازت ہے کہ اگر کوئی وضو کر کے موزہ پہنے تو دوبارہ وضو کے وقت اس موزہ پر مسح کر سکتا ہے۔ ٹھنڈی اور گرمی کی بھی کوئی قید نہیں ہے اس لئے جس طرح ٹھنڈی میں موزہ پر مسح کر سکتے ہیں اسی طرح گرمی میں بھی موزہ پر مسح کر سکتے ہیں اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزہ پر مسح کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات موزہ پر مسح کی اجازت ہے۔

3. **سوال:** ایک کسی نامعلوم صاحب کی آڈیو ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع عثمانی صاحب اپنے درس کے دوران اپنے برسوں کا ایک معمول بتاتے ہیں کہ "وہ دو نفل پانچ نیتوں کے ساتھ پڑھتے تھے، پہلی نیت صلاۃ التوبہ، دوسری نیت صلاۃ الحاجات، تیسری نیت صلاۃ الشکر، چوتھی نیت صلاۃ الاستعانہ، پانچویں نیت صلاۃ الاستخارہ فی کل شی یعنی ان پانچ نیتوں سے دو نفل پڑھتے تھے۔ مزید فرماتے ہیں کہ ان پانچ نیتوں کی برکت سے مجھے دن بھر کے سارے کاموں میں بہت آسانی اور عافیت ہو جاتی ہے، صلاۃ التوبہ سے دن بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، صلاۃ الحاجات سے دن بھر کی ساری ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں، صلاۃ الشکر سے ان تمام نعمتوں میں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے، صلاۃ الاستعانہ سے دن بھر ہر کام میں اللہ تعالی کی خاص الخاص مدد حاصل رہتی ہے، صلاۃ الاستخارہ کرنے سے دن بھر مجھے فیصلہ کرنے میں بالکل تنگی نہیں ہوتی بلکہ دو اور دو چار کی طرح میرے سامنے واضح ہو جاتا ہے، کہ یہ فیصلہ ہونا چاہئے"۔ کیا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: اس سوال میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ان پانچ نمازوں میں سے کئی نماز تو نماز کی حیثیت سے ثابت ہی نہیں ہیں جیسے شریعت میں صلاۃ الحاجہ نام کی کوئی مخصوص نماز نہیں ہے اور صلاۃ الشکر نام کی بھی کوئی نماز نہیں ہے، شریعت میں شکر کے واسطے صرف سجدہ ہے، کوئی نماز نہیں ہے۔ صلاۃ الاستعانہ نام سے بھی کوئی نماز نہیں ہے۔

جہاں تک صلاۃ التوبہ کا معاملہ ہے تو، توبہ کے لئے نماز کی ضرورت نہیں ہے، انسان گناہ پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑنے کا اللہ سے عہد کرلے یہی توبہ ہے، اور یہی کافی ہے تاہم کوئی اپنے کسی مخصوص گناہ کی مغفرت کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا چاہے تو اس کا ثبوت حدیث سے ملتا ہے، وہ دو رکعت ادا کر کے اللہ سے توبہ کر سکتا ہے مگر سوال میں جو پس منظر ہے یہاں تو کوئی مخصوص گناہ سے توبہ کا کوئی ذکر نہیں ہے، ایک عام نماز کی طرح یہ نماز پڑھی جارہی ہے۔ اور رہا استخارہ کا معاملہ تو یہ نماز اس وقت پر پڑھنی ہے جب آئندہ کوئی مخصوص کام کرنے کا ارادہ ہو اور اس مخصوص معاملہ میں اللہ سے خیر طلب کرنی ہو تو صلاۃ الاستخارہ پڑھیں جبکہ یہاں مفتی صاحب کی نماز تو عام ہے، اس میں مستقبل کے لئے کسی کام کی نیت نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ طریقہ سراسر بدعت ہے، اس پر عمل کرنے سے ثواب تو ملنے سے رہا گناہ ضرور ملے گا کیونکہ یہ شریعت کے نام پر بدعت پر عمل ہے۔ پانچ نمازوں میں تین نمازوں کا ثبوت ہی نہیں ہے اور باقی دو نمازوں کا تعلق مخصوص گناہ یا مخصوص کام سے ہے۔ صلاۃ التوبہ ماضی میں ہوئے کسی گناہ سے توبہ کے لئے پڑھ سکتے ہیں مگر اس نماز میں دوسری نماز کی نیت نہیں کریں گے اور صلاۃ الاستخارہ مستقبل میں کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ ہو تب صلاۃ الاستخارہ پڑھیں گے۔ مجھے اس مقام پر حیرت ہے کہ ایسے لوگ کیسے دین میں مفتی اعظم بنائے جاتے ہیں جو اللہ کی بندگی میں اس طرح من مانی کرتے ہیں۔ الحفظ والاماں

4. **سوال:** میری کزن کا خلع ہوا ہے، اس کا پیریڈ سائیکل ٹھیک نہیں ہے یعنی مہینہ میں ماہواری نہیں آتی بلکہ دو تین ماہ میں ایک دفعہ ماہواری آتی ہے تو ایسی صورت میں خلع کی عدت ایک حیض تک گزاری جائے گی یا ایک ماہ کی عدت گزارنی ہو گی؟

جواب: اگر کسی عورت کی ماہواری ہر ماہ نہیں آتی ہو تو ایسی عورت کے خلع کی عدت ایک ماہ ہو گی، جیسے طلاق کا معاملہ ہے یعنی جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کے طلاق کی عدت تین ماہ ہو گی ٹھیک اسی طرح اس عورت کے خلع کی عدت ایک ماہ ہو گی۔

5. **سوال:** جب میں چھوٹی تھی تو پیدائش کے وقت والدین نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے حافظہ بنائیں گے مگر میں حافظہ نہیں بن سکی اور اس وقت کافی پرابلم فیس کر رہی ہوں تو کیا وعدہ پورا نہ کرنے کی وجہ سے ہے؟

جواب: اگر کسی نے اپنی اولاد کے لئے یہ ارادہ کیا کہ اسے حافظ قرآن بنائے گا اور وہ ایسا نہیں کر سکا تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، اور ایسی صورت میں ارادہ کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا اور نہ ہی ایسا نہ کر سکنے کی وجہ سے بچے پر کوئی برا اثر ہوگا۔ اگر کسی بچی کے ساتھ کوئی دقت ہے تو اس وجہ سے نہیں ہے کہ اس کے والدین نے اللہ سے کچھ وعدہ کیا تھا، یہ وعدہ دراصل ارادہ ہے اور بہتر ارادہ تھا مگر پورا نہ ہو سکا، اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس طرح انسان بہت سارے نیک ارادے کرتا ہے مگر سارے ارادے پورا نہیں کر پاتا ہے۔ یہ زندگی آزمائش کی جگہ ہے، یہاں قسم قسم کی تکلیف آتی رہتی ہیں کبھی آزمائش کے طور پر تو کبھی اپنے کرتوت کی وجہ سے، ایسی صورت ہمیں تکلیف پر صبر کرنا چاہئے، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہئے اور اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے کیونکہ وہی اکیلا تکلیف دور کرنے والا ہے۔

6. **سوال:** جیسا کہ آپ نے بتایا کہ سورہ یاسین کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے مگر میں روز یہ سورت تلاوت کرتی ہوں تو کیا مجھے یہ عمل نہیں کرنا چاہئے؟

جواب: آپ جو سورہ یاسین کو خاص کر کے روز اس سورت کی تلاوت کر رہے ہیں، یہ غلط ہے۔ آپ کو چاہئے کہ مکمل قرآن کی تلاوت کریں، شروع سے آخر تک قرآن پڑھنے کا معمول بنائیں اور کوشش کریں کہ سمجھ کر قرآن پڑھیں، ویسے تلاوت کا اجر بغیر سمجھے بھی مل جائے گا تاہم سمجھ کر قرآن پڑھنے سے قرآن سے ہدایت ملے گی جس کے لئے قرآن نازل ہوا ہے۔ ممکن ہو آپ کسی مخصوص ضرورت کی تکمیل کے لئے یا جسمانی پریشانی دور کرنے کے لئے روز سورہ یسین پڑھتی ہوں گی تو یہ جان لیں کہ کسی ضرورت کے لئے اللہ سے اپنی زبان میں دعائیں مانگیں، اس کے لئے قرآن کی مخصوص سورت پڑھنا غلط ہے اور اگر جسمانی پریشانی سے نجات کے لئے پڑھتی ہیں تب بھی ایسا نہ کریں، جسمانی پریشانی دور کرنے کے لئے رقیہ شرعیہ کریں، اور جیسے رسول نے کیا ہے ویسے کریں، افاقہ ہوگا۔ آپ ﷺ مرض الموت میں سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

7. **سوال:** ایک کمرہ میں ٹی وی پر میچ آرہا ہو اور ٹی وی کی آواز بند ہو تو کیا اس کمرے میں ٹی وی سے تھوڑا سا ئیڈ پر عورت نماز پڑھ سکتی ہے۔ عورت کا اپنا دل بھی مطمئن نہیں ہے لیکن اس کا بیٹا کہتا ہے کہ یہ تو ویڈیو ہے کوئی تصویر تو نہیں اور آواز بھی بند ہے، ایسے میں اس کمرے میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: اس جگہ نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، نماز کا مسئلہ نہیں ہے مگر اس بہن کے لڑکے سے متعلق مسئلہ ضرور ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر کرکٹ دیکھ رہا ہے۔اس لڑکے کو چاہئے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور دوسری بات یہ ہے کہ کرکٹ فضول کھیل ہے، جس میں بہت سارا وقت ضائع ہوتا ہے نیز آج کل کرکٹ میں بہت سارے فحش مناظر دکھائے جاتے ہیں بلکہ اس میں سٹے بازی بھی ہو رہی ہے لہذا اس کھیل سے اس لڑکے کو دور رکھا جائے۔

8. **سوال:** کسی کی کامیابی یا اچھی چیز دیکھ کر اس کے لئے دعا کرنا اور اپنے لئے یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالی مجھے اس سے بہترین چیز عطا فرما، کیا یہ درست ہے؟

جواب: جی، ہاں۔اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ انسان کسی کی نعمت دیکھ کر وہی نعمت اللہ سے اپنے لئے مانگے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ اس نعمت سے بھی بہتر نعمت اللہ سے مانگے۔ہاں یہ برا ہے کہ کوئی دوسرے کی نعمت دیکھ کر جلے اور اس سے حسد کرے تاہم اس نعمت سے بہتر نعمت اللہ سے مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9. **سوال:** جاڑے کے لئے اون سے بنی ایک ٹوپی ہے جو کان اور پیشانی تک کو ڈھک دیتی ہے، یہ مردوں جیسی ٹوپی لگتی ہے۔کیا عورت اس کیپ کو لگا سکتی ہے اور اس میں سجدہ ہو جائے گا جبکہ سر پہ دہری تہ بنی ہوئی ہے جس سے سر زمین کو نہیں لگتا؟

جواب: اصل تو یہی ہے کہ نمازی اپنی پیشانی کھلی رکھے اور زمین پر براہ راست سجدہ کرے مگر کوئی عذر ہو تو پیشانی ڈھک کر سجدہ کر سکتے ہیں جیسے صحیح مسلم میں ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گرمی کی شدت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا تو اپنا کپڑا پھیلا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔(مسلم:620)اس حدیث سے ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ پیشانی کو براہ راست زمین پر رکھنا چاہئے اور دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ عذر کے وقت زمین پر کچھ بچھا کر سجدہ کر سکتے ہیں اور ٹوپی پہننا بھی اسی قبیل سے ہے۔اس ٹوپی کو مردوں کی مشابہ نہیں کہیں گے کیونکہ عموما ایسی ٹوپیاں یکساں ہی ہوتی ہیں اور ٹھنڈک کی ضرورت ہے، نہ کہ شوقیہ اور زینت کے لئے ہے اور اس پر سجدہ کرنے میں بھی حرج نہیں ہے تاہم پیشانی کھولنے میں حرج نہ ہو تو پیشانی کھلی رکھ کر سجدہ کیا جائے۔

10. **سوال:** حیض کے چھ دنوں میں ایک آدھ دن رک جائے پھر غسل کے بعد دھاگہ نماز دکھے تو کیا کرنا ہے اور کب تک انتظار کرنا ہے؟

جواب: اگر چھ دن کسی کو حیض آنے کی عادت ہو اور ان چھ دنوں میں کبھی دن یا رات کے کسی حصہ میں کچھ دیر کے لئے حیض رک جائے تو عورت غسل حیض نہ کرے یہاں تک کہ مکمل پاکی حاصل ہو جائے اور سفید رطوبت ظاہر ہو جائے یعنی جو چھ دنوں کی عادت ہے اتنے دن انتظار کرے اور جب خون آنا بالکل بند ہو جائے اور طہارت کی علامت ظاہر ہو جائے تو غسل حیض کرے اور نماز ادا کرے۔

11. **سوال:** کیا تسبیحات کو انگلیوں پر ہی گن کر پڑھنا چاہیے یا دانوں پر بھی تسبیح پڑھ سکتے ہیں جیسے ڈیجیٹل تسبیح پر تسبیحات کرنا کیا بدعت ہے، اگر بدعت ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: افضل تو یہی ہے کہ تسبیحات انگلی پر پڑھے جائیں کیونکہ نبی ﷺ نے انگلی پر پڑھنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کا عمل بھی یہی ملتا ہے اور یہ انگلیاں قیامت میں گواہی بھی دیں گی تاہم تسبیح کے دانوں اور ڈیجیٹل تسبیح پر بھی ذکر کر سکتے ہیں، اس کو بدعت نہیں کہیں گے، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر ہوا جو گٹھلی یا کنکری پر تسبیح پڑھ رہی تھی (حوالہ: ابوداؤد: 1500)۔ اگر یہ عمل غلط ہوتا تو ضرور رسول اللہ ﷺ اس عورت کو روک دیتے مگر آپ کا نہ روکنا یہ بتاتا ہے کہ دانوں پر بھی تسبیح گن سکتے ہیں۔ ابوداؤد کی اس سے اگلی حدیث میں ہے کہ آپ نے انگلیوں پر تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے اس لئے افضل عمل انگلیوں پر تسبیح پڑھنا ہے۔

12. **سوال:** سود فعہ کے جو اذکار ہیں کیا ان کو ڈیجیٹل تسبیح پر گن سکتے ہیں؟

جواب: سود فعہ والا ذکر ہو یا اور کوئی مسنون ذکر ہو، انہیں ڈیجیٹل تسبیح پر پڑھ سکتے ہیں، اس میں حرج نہیں ہے تاہم انگلیوں پر تسبیح پڑھنا افضل ہے۔

13. **سوال:** اگر وضو نہ ہو تو قرآن شریف کھول کر پڑھا جا سکتا ہے جبکہ ہاتھ و جسم پاک ہو یعنی قرآن شریف پڑھنے کے لئے وضو بے انتہاء ضروری ہے؟

جواب: قرآن کی تلاوت کے لئے وضو شرط نہیں ہے، بغیر وضو کئے بھی آپ قرآن کھول کر تلاوت کر سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر باوضو ہو کر تلاوت کرتے ہیں تو یہ اچھی بات ہے مگر بغیر وضو بھی قرآن دیکھ کر یا زبانی دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اس میں مسئلہ نہیں ہے۔

14. **سوال:** ایک عورت کی بیٹی کا نام زونائشہ ہے، وہ بیمار رہتی ہے کسی نے کہا ہے نام تبدیل کر دیں اور وہ یہ بھی پوچھ رہی ہیں کیا دین میں ایسا کچھ ہے کہ نام بھاری ہوتا ہے اور زونائشہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: زونائشہ کوئی لفظ نہیں ہے اس لئے نہ اس کا کوئی معنی ہے اور نہ ہی یہ نام رکھنا چاہئے، انٹرنیٹ والوں نے اسے لوگوں میں پھیلایا ہے۔ اور نام کا طبیعت سے کوئی تعلق نہیں ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ کسی نام کی وجہ سے طبیعت اچھی ہو جاتی ہے اور کسی نام سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے، اس لئے اپنے ذہن سے یہ وہم نکال دیں کہ ناموں کی وجہ سے طبیعت پر اثر پڑتا ہے اور نام بھاری ہوتا ہے۔ نام محض معرفت اور پکارنے کے لئے ہوتا ہے۔ ہاں زونائشہ کوئی لفظ نہیں ہے اس لئے اس کو بدلنا چاہیں تو بدل سکتے ہیں مگر بیمار ہونے کا اس نام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس نے کہا ہے کہ نام بدلنے سے لڑکی ٹھیک ہو جائے گی اس نے غلط کہا ہے، اس کو دین کا پتہ نہیں ہے اس لئے اس کی بات پر اعتبار نہ کریں۔

15. **سوال:** وضو کر کے موزے پہنے تھے پھر تھوڑی دیر بعد اتار دئے تو کیا اسی وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی نے وضو کر کے موزہ پہنا اور پھر موزہ اتار دیا اس حال میں کہ اس کا وضو نہ ٹوٹا ہو تو اسی وضو سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔

16. **سوال:** کیا ہومیو پیتھک دوائی استعمال کر سکتے ہیں جبکہ کہا جاتا ہے کہ اس میں نوے پرسنٹ الکوحل ہوتا ہے؟

جواب: یہ تو معروف ہے کہ ہومیو پیتھی میں الکوحل ملا ہوا ہوتا ہے مگر نوے فیصد تک الکوحل ہوتا ہے اس کی جانکاری نہیں ہے۔ الکوحل نشہ آور مادہ ہے اس لئے جس کسی چیز میں جو کھانے پینے کے تعلق سے ہو الکوحل مکس ہو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ یو میو پیتھی کے علاوہ انگریزی دوائیں موجود ہیں جن میں الکوحل نہیں ہوتا، آپ ان دواؤں کو استعمال کریں۔

17. **سوال:** کیا سلف سے ایسی کوئی بات ثابت ہے کہ سلف علم سکھانے کا معاوضہ اس نیت سے لیتے کہ اس پیسے سے مزید علم سیکھیں اور علم سے علم کمانے کا ذریعہ بنائیں یعنی علم سکھانے پر محض اس لئے پیسے لیتے تاکہ ان پیسوں سے اپنے سے بڑے عالم سے علم سیکھیں یا علمی کتابیں خریدیں، واضح رہے میرا سوال قرآن پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں اس بارے میں نہیں ہے؟

جواب: جس پس منظر میں سوال کیا گیا ہے اس تعلق سے کسی سلف کے بارے میں مجھے ایسی کوئی بات معلوم نہیں ہے، ممکن ہے کہ کہیں کسی نے اس قسم کا کوئی قول نقل کیا ہو مگر میرے علم کی حد تک اس طرح کا کوئی عام معاملہ سلف کے درمیان معروف نہیں تھا۔

18. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ جس دن اس کا نکاح ہے اسی وقت اس کی نند کی ڈیلیوری کا مسئلہ ہے تو وہ پوچھنا چاہتی ہے کہ گھر پہ ولیمہ نہ کر کے کسی ایسے ڈھابے والے کو پیسے دے دے جہاں غریب لوگ کھانے آتے ہیں اس طرح ولیمہ ہو جائے گا یا اس کو اپنے گھر پر رشتہ داروں کو ہی کھلانا پڑے گا؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ ولیمہ لڑکی کی طرف سے نہیں ہوتا ہے بلکہ ولیمہ لڑکا کی طرف سے ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ لڑکا ولیمہ کرے تو رشتہ دار وغیر رشتہ یعنی اپنے محلے سماج کو کھلائے، کسی ہوٹل میں غریبوں کے کھانے کا انتظام کرنا ولیمہ نہیں کہلائے گا۔ آپ غریبوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں بے شک مدد کریں، وہ الگ معاملہ ہے اور ولیمہ الگ ہے لہذا ولیمہ کو ولیمہ کی طرح انجام دیں۔

19. **سوال:** کسی بہن کا سوال ہے کہ اگر میاں کے بوسہ دینے سے عورت کا پانی ڈسچارج ہو تو کیا عورت پر غسل واجب ہو جائے گا؟

جواب: اس سلسلے میں دو باتیں ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ شوہر کے بوسہ لینے سے پانی کی طرح پتلا لیس دار مادہ بغیر شہوت کے نکلے تو یہ مذی ہے اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے، اس سے صرف وضو ٹوٹتا ہے اور اس جگہ کو دھونا پڑتا ہے لیکن اگر شہوت کے ساتھ منی خارج ہو یعنی جو کیفیت جماع میں ہوتی ہے وہی کیفیت حاصل ہو تو اس سے غسل واجب ہو جائے گا۔

20. **سوال:** عیدالاضحی کی قربانی کے وقت عورت خود سے جانور ذبح کر سکتی ہے؟

جواب: ہاں، عورت اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

21. **سوال:** کرسی پر بیٹھے بیٹھے رکوع وسجدہ کرتے وقت صرف سر کو نیچے جھکانا ہے یا جسم کو بھی جھکانا ہے؟

جواب: ایک قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں صرف سر کو جھکائیں گے مگر یہ صحیح نہیں ہے، صحیح بات یہ ہے کہ عذر کے وقت کرسی پر نماز پڑھنے والا رکوع کے لئے صرف سر نہیں جھکائے گا بلکہ سر اور پیٹھ دونوں کو جھکائے گا اور سجدہ کے لئے رکوع سے ہلکا زیادہ جھکائے گا۔ اور جب سر کے ساتھ پیٹھ جھکانے کی مریض کو طاقت نہ ہو پھر وہ اپنی طاقت کے مطابق سر جھکائے، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو آنکھوں سے اشارے کرے گویا طاقت کے مطابق عمل کرنا ہے۔

22. **سوال:** میں ایک خاتون ہوں اور عمرہ کے لئے سعودی عرب میں ہوں۔ الحمدللہ یہاں مسجد میں تہجد، فجر اور اشراق ادا کرنے کا موقع مل جاتا ہے لیکن کبھی راستے میں جگہ ملتی ہے جہاں سے فرض نماز کے اختتام پر ایک سے دو فٹ ہٹنا پڑتا ہے تاکہ راستہ بند نہ ہو۔ کیا یہ امر اسی جگہ بیٹھے رہنے اور اشراق ادا کر کے اٹھنے کے مطابق ہو گا؟

جواب: اگر کوئی خاتون فجر کی نماز جماعت سے مسجد میں ادا کرتی ہے اور وہ اسی جگہ بیٹھے ذکر کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جاتا ہے اور وہ اشراق کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرتی ہے تو یہ اشراق کی نماز کہلائے گی۔ فجر نماز اور اشراق کے دوران ضرورت کے وقت اپنی جگہ سے کچھ آگے پیچھے ہو جاتی ہے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس کی نماز اشراق کہلائے گی۔

23. **سوال:** کیا مدینہ میں پانچ دن اور مکہ میں چھ دن رکنے پر نمازیں پوری پڑھی جائیں گی اور یہ بھی بتائیں کہ مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے راستے میں کہیں رک کر نماز پڑھنا ہو تو وہ قصر پڑھیں گے، آج مدینہ میں چوتھا دن ہے اور ہم چھٹے دن مکہ جائیں گے؟

جواب: جو آدمی پانچ دن مدینہ میں اور چھ دن مکہ میں رکنے کا پہلے سے ارادہ کر لے تو وہ اول دن سے مقیم کے حکم میں ہے اور اس کو ان جگہوں پر مکمل نماز ادا کرنی ہے، رہا حالت سفر کا معاملہ تو راستے میں قصر کر کے نماز پڑھنا ہے کیونکہ یہ سفر کی حالت ہے اور اس حالت میں مسافر کا حکم لگے گا۔

24. **سوال:** ماں باپ نے بیٹے سے زور زبردستی طلاق نامہ پر دستخط کروایا ہے اور پوسٹ کے ذریعہ بہو کو طلاق بھیجا ہے، کیا اس طرح سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لکھا گیا ہے یعنی جبراً والدین نے بیٹے سے طلاق نامہ پر دستخط کروایا لیا ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی، یہ لغو طلاق ہو گی اور میاں بیوی کا رشتہ برقرار رہے گا۔ چونکہ لڑکے کے والدین کی وجہ سے معاملہ بگڑا ہوا ہے اس لئے لڑکی کو چاہئے کہ اپنے محرم کے ذریعہ سسرال والوں کے ساتھ قرآن وحدیث کے مطابق فتوی دینے والے عالم سے رجوع کرے اور ان کے ساتھ نشست قائم کر کے اپنا مسئلہ حل کرائے۔

25. **سوال:** شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "خبردار! تم چوہے کو پکڑنے کے لیے کوئی جال بچھاؤ اور اس کو دو یا تین دن چھوڑ دو اور اس میں کوئی چوہا پھنس کر بھوکا پیاسا مر جائے تو اس کی وجہ سے تم جہنم میں داخل ہو سکتے ہو!" (شرح ریاض الصالحین: 596/3)

کیا یہ قول درست ہے جبکہ حدیث میں جن موذی جانوروں کو مارنے کا حکم ہے، ان میں چوہا بھی شامل ہے، آپ رہنمائی فرمائیں؟

جواب: چوہا مارنا اور اس کا قتل کرنا جائز ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور شیخ ابن عثیمینؒ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو لوگ چپکنے والا مادہ لگا کر یا جال میں قید کر کے اس کے ذریعہ چوہے کو مارتے ہیں اس میں چوہے کو اذیت دی جاتی ہے کیونکہ اس طرح چوہا کئی روز تک بھوکا پیاسا رہ کر تکلیف کے ساتھ مرتا ہے جبکہ ہمیں اسلام نے جانور کو بھی اذیت دینے سے منع کیا ہے۔ اس طرح چوہا مارنے سے شیخ منع کرتے ہیں مگر جس نے شیخ کے قول کا ترجمہ کر کے یہ قول نشر کیا ہے اس نے شیخ کی بات کی مکمل ترجمانی نہیں کی ہے۔

26. **سوال:** جمعہ کی صبح کی دعا: جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے اس دعا کو تین بار پڑھے گا، اللہ اس کے سب گناہ معاف کر دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ "استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو (میں معافی چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمیشہ رہنے والا ہے)

کیا یہ بات حدیث سے ثابت ہے، اگر ثابت ہے تو دلیل کے ساتھ بتائیں اور کیا اس پر عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: یہ حدیث اس طرح سے آئی ہے۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((مَنْ قَالَ صَبِيحَةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: 83، المعجم الاوسط للطبرانی: 7717، الفردوس للدیلمی: 5524)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ یہ کہا "أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" تو اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

یہ حدیث سخت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند بہت کمزور ہے اور متعدد محدثین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، شیخ البانیؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ضعیف بتایا۔ جب یہ حدیث ضعیف ہے تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بالمقابل ایک دوسری صحیح حدیث ہے جس پر آپ عمل کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

من قالَ: أستَغفرُ اللَّهَ الَّذي لا إلَهَ إلَّا هوَ الحيَّ القيُّومَ، وأتوبُ إليهِ، غُفِرَ لَهُ، وإن كانَ قد فرَّ منَ الزَّحفِ(صحیح أبي داود:1517)

ترجمہ: جس نے «أستغفر اللہ الذي لاإلہ إلا ھو الحي القیوم وأتوب إلیہ» کہا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگ گیا ہو۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے صحیح کہا ہے، اس پر آپ عمل کریں یعنی اس کلمہ کو کہنے کے لئے کوئی وقت متعین نہیں کریں گے، یہ عام کلمہ ہے لہذا جب دل کرے یہ ذکر کریں۔

27. **سوال:** منگنی یا اس جیسے دوسرے فنکشنز میں اگر کوئی شریک نہ ہو لیکن اس میں جو کھانا بنتا ہے وہ کسی کے گھر آئے تو کیا اس کھانے کو کھایا جا سکتا ہے؟

جواب: منگنی کی تقریب منعقد ہی اس وقت ہوتی ہے جب چند لوگ تقریب میں شریک ہونے یا دعوت کھانے کا نیوتا قبول کرتے ہیں۔ اگر سماج والے اس تقریب میں شرکت یا دعوت کھانے کا انکار کریں تو کوئی تقریب ہی نہیں کر پائے گا۔ اس لئے جو سوال کیا گیا ہے کہ ہم منگنی جیسے فنکشن میں نہیں جائیں مگر اس جگہ کا کھانا آئے تو کھا سکتے ہیں؟ ظاہر سی بات ہے پہلے آپ کو اس تقریب کی دعوت دی گئی ہو، آپ نے دعوت قبول کی ہو گی، اس لئے آپ کے گھر کھانا آیا ہے یا زیادہ ممکن ہے کہ دعوت قبول کرنے والے نے خود کھانا لایا ہو۔ یہ سب باتیں غلط قسم کی دعوت کو فروغ دینا ہے۔ ہمیں کلی طور پر اس تقریب کا بائیکاٹ کرنا چاہئے تاکہ سماج سے اس کا خاتمہ ہو۔

28. **سوال:** کیا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے وقت بازو کو بغل سے دور رکھا جاتا ہے؟

جواب: دعا میں ہاتھ اٹھانے کی ایسی کوئی قید نہیں آئی ہے، آپ دعا میں سینے تک ہاتھ اٹھائیں اور دونوں ہاتھ کو ملا کر ان کے باطنی حصے آسمان کی طرف کریں اور دعا مانگیں۔

29. **سوال:** مجھے مینسز آئے تھے تو کل میں نے صرف اپنے بال دھوئے تھے اور جسم پر پانی نہیں ڈالا تھا اور آج جسم پر پانی ڈالا ہے اور بال نہیں دھوئے ہیں تو کیا ایسے میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: یہ غسل حیض نہیں ہوااس لئے ایسے حال میں نماز نہیں پڑھی جائے گا۔پہلے تو یہ متعین ہو جائے کہ پاکی حاصل ہو گئی ہے،جب پاکی حاصل ہونے کا یقینی علم ہو جائے ہو تو اب غسل حیض کیا جائے گااور غسل کے وقت سر کے بالوں سے لے کر پیر کی انگلیوں تک جسم کے تمام حصوں پر ایک ہی وقت میں پانی ڈالا جائے گااور اچھی طرح غسل کیا جائے گا جس سے جسم کے تمام اعضاء اور جلد تک پانی پہنچ جائے۔اس طرح غسل کرنے سے غسل ہو گا اور ایک دن سر دھویااور ایک دن سر کے علاوہ بدن دھویا تو اس سے غسل نہیں ہو گا۔

30. **سوال:** کچھ لوگ ویاناسے جدہ شادی میں شرکت کے لئے آرہے ہیں،اگر وہ یہاں آکر پہلے دن عمرہ کریں تو کہاں سے احرام باندھیں گے اور اسی طرح ایک عورت ویانامیں ہی عمرہ کا احرام باندھا مگر وہ نہیں آسکی تو کیا وہ احرام میں ہی باقی ہے اور اس کو کیا کرنا ہو گا؟

جواب: جو لوگ ویاناسے جدہ آئے ہوئے ہیں شادی میں شرکت کے لیے اور وہ عمرہ کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنی رہائشی سے احرام باندھ کر عمرہ کریں گے،انہیں میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔بعض لوگ پہلے سے ہی عمرہ کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اپنی سہولت کے لیے جدہ آکر، یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرتے ہیں تو یہ عمل غلط ہے۔ایسی صورت میں ایسے آدمی کو واپس اپنی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا پڑے گا۔

جہاں تک اس بہن کا مسئلہ ہے جس نے ویانامیں عمرہ کا ارادہ کیا مگر وہ وہیں اپنے وطن میں ہی رہ گئی تو اس کے اوپر کچھ بھی نہیں ہے اور وہ احرام کی حالت میں نہیں ہے۔احرام کی حالت میں آدمی اس وقت ہوتا ہے جب وہ میقات پر آکر زبان سے لبیک عمرہ کہہ کر احرام باندھتا ہے یعنی میقات سے پہلے کوئی بھی احرام میں نہیں ہوتا اور احرام نام ہے میقات پر حج یا عمرہ کی نیت کرنے کا۔

31. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ انگلینڈ کے غیر مسلم لوگ جو جوان بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں،ان کو حکومت پیسے دیتی ہے،ان کو اسائنمنٹ بنانا ہوتا ہے جس سے وہ ڈپلومہ لیتے ہیں۔حکومت سے ڈپلومہ کے ذریعہ پیسے حاصل کرتے ہیں،وہ اسائنمنٹ مجھ سے بنواتے ہیں،وہ تو ادارہ اور کالج میں اسائنمنٹ جمع کر کے زیادہ پیسے لیتے ہیں مگر ہمیں کم پیسے دیتے ہیں تو کیا ہمیں ان کا اسائنمنٹ بنانا چاہئے اور اس کی کمائی حلال ہے؟

جواب: جس طرح سے اسائنمنٹ کی تیاری سے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا ہے،اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح کا اسائنمنٹ بنا کر اس کی کمائی کھانا اس بہن کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اس ادارے کے ساتھ دھوکہ ہے جس

ادارے میں یہ اسائنمنٹ جمع کیا جاتا ہے۔ جس ادارے میں یہ اسائنمنٹ جمع کیا جاتا ہے وہ ادارہ یہ سمجھتا ہے کہ اسائنمنٹ اس بندے نے تیار کیا ہے جو جمع کر رہا ہے اور جس کو ڈپلومہ لینا ہے۔

اس لحاظ سے اس طرح کا اسائنمنٹ تیار کرنا ادارے کے ساتھ دھوکہ ہے اور اس طرح کے دھوکے کا کام کر کے اس کی کمائی کھانا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ تم ظلم اور گناہ کے کام پر کسی کی مدد نہ کرو۔

باقی اسائنمنٹ بنانے والا زیادہ پیسہ لیتا ہے اور اس بہن کو کم پیسہ دیتا ہے، یہ بعد کا مسئلہ ہے، اس میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ کام کرنا ہی ناجائز اور غلط ہے۔

32. **سوال:** کل ہم نے کتاب الرقاق میں ایک حدیث پڑھی جس کا مفہوم ہے کہ جنت میں حوض کوثر سے کچھ لوگوں کو ہٹایا جائیگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں تو آپ کو بتایا جائیگا کہ آپکو معلوم نہیں انہوں نے آپکے بعد دین میں نئی نئی چیزیں گھڑلی تھیں یعنی بدعات کے مرتکب ہوئے تو یہ سوال ذہن میں آیا کہ کیا جنت میں بدعتی لوگ بھی جائیں گے کہ جنہیں دور کیا جارہا ہوگا جبکہ ہم نے ایک اور جگہ پڑھا تھا کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے؟

جواب: محشر میں تمام انبیاء کو ایک حوض عطا کیا جائے گا جس سے وہ نبی خود بھی اور اپنی امت کو بھی سیراب کریں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حوض ملے گا جیسے سارے انبیاء کو ملے گا اور آپ کے حوض کو حوض کوثر اس لیے کہا جاتا ہے کہ جنت میں کوثر نام کی ایک نہر ہے جہاں سے پانی مسلسل جاری ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض میں آئے گا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض کوثر جنت میں نہیں ہوگا بلکہ محشر میں ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً (سنن الترمذی: 2443)

ترجمہ: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور سارے انبیاء اپنی امتیوں کی تعداد کے بارے میں فخر کریں گے اور مجھے امید ہے کہ امتی کی تعداد کے تعلق سے میں سب سے زیادہ ہوں گا۔

جب ہمیں معلوم ہو گیا کہ حوض کوثر جنت میں نہیں بلکہ محشر میں ہوگا تو بدعتیوں کا معاملہ بھی محشر سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

33. **سوال:** رہن سے متعلق یہ حدیث میں نے پڑھی ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی جانور پر اس کا خرچ نکالنے کے لیے سواری کی جائے، دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ پیا جائے۔ اس حدیث کی روشنی میں سوال ہے کہ کیا رہن میں آئے سونے کے زیور کو استعمال کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح رہن میں کوئی سواری ہو جیسے گاڑی یا موٹر سائیکل وغیرہ تو کیا اسے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ جو جانور گروی ہو اس پر جو بھی خرچ آئے اس خرچ کی وجہ سے اس جانور سے خرچ کے برابر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اور ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی جانور کسی کے پاس گروی ہو تو جانور کو ہر حال میں چارہ کھلانا پڑے گا، اس کو پالنا پڑے گا یعنی کہ اس میں آدمی کو محنت بھی لگے گی اور اس پر خرچ بھی کرنا پڑے گا اس لحاظ سے گروی والے جانور سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

جہاں تک ایسے سامان کا مسئلہ ہے جس کے رکھنے پر کوئی خرچ نہیں آتا ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے جیسے گروی شدہ زیور ہو یا گروی شدہ مکان ہو یا گروی شدہ گاڑی اور موٹر سائیکل ہو یعنی ان چیزوں سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔

34. **سوال:** اگر بچہ ماں کے کپڑے پر پیشاب کرے تو اگر اسے دھولیں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ھوگا کیونکہ ماں بار بار کپڑے بدل نہیں سکتی ہے؟

جواب: بہت ساری خواتین صرف اس لیے نماز نہیں پڑھ پاتی کہ انہیں بچوں کے پیشاب کی شکایت ہوتی ہے جبکہ دیکھا جائے تو شریعت نے اس معاملے میں بہت آسان حکم بیان کیا ہے۔

لبابہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي ثَوْبَكَ، وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ، وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى (سنن ابن ماجہ: 522، وقال الالبانی: حسن صحیح)

ترجمہ: حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا، تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اپنا کپڑا دے دیجئیے اور دوسرا کپڑا پہن لیجئیے (تاکہ میں اسے دھودوں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کے پیشاب پہ پانی چھڑکا جاتا ہے، اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر لڑکا کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس جگہ پر صرف چھینٹا مارنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر لڑکی پیشاب کر دے تو اس جگہ کو دھلنا کافی ہے جہاں پر پیشاب لگا ہوا ہے یعنی پیشاب والی جگہ کو دھل کر ماں اس کپڑے میں نماز ادا کر سکتی ہے، اسے کپڑا بدلنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی معلوم رہے کہ یہ حکم مدت رضاعت یعنی دو سال کی مدت کے درمیان کے لیے ہے۔ دو سال کے بعد جیسے بڑے کے پیشاب کا حکم ہے ویسے چھوٹے بچے کے پیشاب کا بھی حکم رہے گا یعنی جہاں پر پیشاب لگ جائے اس جگہ کو پانی سے دھلنا پڑے گا۔

35. **سوال:** اگر کوئی صحت مند ہو اور کامیاب کاروبار کر رہا ہو لیکن کچھ سال بعد ذہنی مریض بن جائے اور ڈیڑھ سال اسی حالت میں رہے پھر زہر پی کر نہر میں چھلانگ لگا کر مر جائے تو کیا یہ خودکشی میں شمار ہوتا ہے؟

جواب: جو آدمی ذہنی طور پر مریض ہو یعنی اس کی عقل ماؤف ہو چکی ہو تو وہ دیوانہ اور مجنوں کے حکم میں ہے، ایسا شخص اگر زہر پی لے اور ندی میں کود جائے تو ایسے شخص کا اللہ تعالی گناہ نہیں لکھتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ عمل خودکشی ہے یعنی ایک آدمی نے خود کو ہلاک کیا ہے لیکن اس عمل پر اس مجنوں کا مواخذہ نہیں ہوگا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ (ابوداؤد: 4403، وصححہ البانی)

ترجمہ: قلم تین آدمیوں سے اٹھالیا گیا ہے: سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، اور دیوانے سے یہاں تک کہ اسے عقل آجائے۔

36. **سوال:** استخارہ کے بعد بار بار ذہن میں خیال آتا ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ان خیالوں پر توجہ اور دھیان نہیں دینا ہے اور آج کے دور میں انسانوں کے ساتھ ہزاروں قسم کے مسائل ہیں اس لیے انسان اپنے آپ کو خیالوں سے کبھی باز نہیں رکھ سکتا حتی کہ انسان کی عبادت تک کے درمیان خیالات آتے ہیں۔

ہماری کوشش یہ ہو کہ ہم فضول چیزوں کی طرف دھیان نہ دیں، جو عمل بتایا گیا ہے اس پر سنت کے مطابق عمل کریں، یہی ہم سے شریعت کا مطالبہ ہے اور اسی عمل کے مطابق ہمیں بدلہ ملے گا، باقی جو خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں اس پر اللہ کی طرف سے کوئی مواخذہ نہیں ہے، ہم ان خیالات پر توجہ نہیں دیں گے اور غلط خیالات کو عملی جامہ نہیں پہنائیں گے۔ ہاں اگر خیالات اچھے آتے ہوں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن غلط خیالات یا مایوسی والے خیال کی طرف دھیان نہ دیں۔

37. **سوال:** اگر عمرہ کرنے جائیں اور مدینہ نہ جا سکیں تو کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

جواب: مدینہ طیبہ کی زیارت کا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے لہذا جو عمرہ کرنے کے لیے گیا ہے وہ عمرہ کر کے اپنا وطن واپس آ سکتا ہے، اسے مدینہ جانے کی ضرورت نہیں ہے اور جو ثواب کی غرض سے مدینہ جانا چاہے اس کی اپنی مرضی ہے وہ جا سکتا ہے لیکن عمرہ کا مدینے کی زیارت سے کوئی تعلق نہیں ہے لہذا جو عمرہ کرنے آیا اور سنت کے مطابق عمرہ ادا کر لیا تو اس کو عمرہ کا پورا اجر ملے گا۔

38. **سوال:** بیوہ کی عدت ایک سو تیس دن کے حساب سے کیا جائے یا مہینوں کے حساب سے کیونکہ مہینے انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے اس لیے کچھ ایام کا فرق پڑ جاتا ہے؟

جواب: عدت کے شمار کرنے میں اصل قمری مہینے کا ہی اعتبار کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالی نے عبادتوں کو اسی قمری تاریخ سے جوڑا ہے تاہم جب عربی مہینے کے اعتبار سے تاریخ شمار کرنا مشکل ہو تو وہ ایک سو تیس دن کا حساب لگا کر بیوہ عورت اپنی عدت مکمل کر سکتی ہے۔

اور عربی مہینے کا حساب لگا سکے تو عربی کا اعتبار کریں یہ افضل ہے اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ کوئی مہینہ انتیس کا یا کوئی مہینہ تیس کا ہے، اصل چار مہینے کا اعتبار ہو گا نیز دس دن اور اس میں جوڑے جائیں گے۔

39. **سوال:** ہم لوگوں سے حلقات القرآن کافی سنتے یا پڑھتے رہتے ہیں، یہ حلقات کیا ہے؟

جواب: حلقہ عربی لفظ ہے جو دائرہ کے معنی میں آتا ہے اور اس کی جمع حلقات ہے۔ اور حلقات القرآن سے مراد قرآنی تعلیم کا دائرہ یا دینی تعلیم کی جماعت۔ پرانے زمانوں میں قرآن و حدیث کی تعلیم کے لیے استاد کے چاروں طرف طالب علم بیٹھ کر درس لیا کرتے تھے، اسی کو حلقہ کہا جاتا ہے اور آج بھی عرب ممالک میں بطور خاص مساجد میں حفظ قرآن کے حلقات پائے جاتے ہیں، اگر دائرہ کی شکل میں طلباء نہ بیٹھے ہوں تب بھی طلبہ کی مجلس اور جماعت کو حلقہ کہا جاسکتا ہے۔

40. **سوال:** مدینہ کا سفر مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے کرنا چاہیے یا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے، اس بارے میں صحیح عقیدہ کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کا زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں ہے، وہ تین مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی) ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کی نیت سے تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کا سفر نہیں کیا جائے گا۔ آپ جب مدینہ طیبہ کا سفر کریں تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کریں گے یعنی آپ قبر رسول کی زیارت کی نیت سے مدینہ کا سفر نہیں کریں گے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے۔ ہاں جب آپ مدینہ آجائیں تب آپ قبر رسول کی بھی زیارت کریں، بقیع الغرقد کی بھی زیارت کریں، مسجد قبا کی بھی زیارت کریں، شہدائے احد کی بھی زیارت کریں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم مدینہ سفر کرتے وقت زیارت کا مقصد مسجد نبوی کی زیارت ہو۔ ہندو پاک میں جو لوگ مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرتے ہیں یہ جائز نہیں ہے بلکہ قبر پر مزار تعمیر کرنا ہی جائز نہیں ہے، قبر کچی اور زمین کی سطح کے برابر قدرے بالشت اونچی ہو۔

41. **سوال:** کسی سے سنا ہوں کہ حجر اسود جنت کا سفید پتھر ہے۔ اس کو بوسہ لینا یا چھونا یہ حج کے ارکان میں سے ہے، اس کو چھونے سے یہ ہمارے تمام گناہ کھینچ لیتا ہے اس لئے یہ کالا پڑھ گیا ہے، اس بات کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: حجر اسود کے سلسلے میں صحیح حدیث میں یہ ہے کہ یہ جنت کا پتھر ہے اور پہلے سفید تھا مگر لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا پڑ گیا۔ حدیث اس طرح سے ہے۔ ابن عباس رضي الله تعالى عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ(سنن الترمذی:877)

ترجمہ: حجر اسود جنت سے اترا، وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن اسے بنی آدم کے گناہوں نے کالا کر دیا۔

حجر اسود کے اور بھی فضائل ہیں جیسے کہ ایک حدیث میں ہے حجر اسود کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔ باقی آپ نے جو باتیں ذکر کی ہیں ان میں کئی باتیں غلط ہیں جیسے کہ ایک غلط بات یہ ہے کہ حجر اسود کا چھونا حج کے ارکان میں سے ہے جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ حجر اسود کو چھونا یا بوسہ دینا سنت ہے اور اسی طرح سے یہ بات بھی غلط ہے کہ حجر اسود کو چھونے سے تمام گناہ کھینچ لیتا ہے، یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اس کا چھونا گناہوں کا کفارہ ہے یا اس کے چھونے و بوسہ دینے سے گناہ مٹتے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جائے گا کہ ہمارے سارے گناہ کو کھینچ لیتا ہے۔

42. **سوال:** کیا اللہ ھو کا ورد کر سکتے ہیں؟

جواب: "اللہ ھو" کوئی ذکر نہیں ہے، یہ صوفیوں اور بدعتیوں کا مصنوعی ذکر ہے اس کے پڑھنے سے کوئی ثواب نہیں ملے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کہیں ایسے ذکر کی تعلیم نہیں دی ہے اور نہ ہی اس طرح سے ادھوراذکر کیا جائے گا۔

صوفیوں کے یہاں اللہ اللہ کا ذکر ہوتا ہے، ھو ھو کا ذکر ہوتا ہے، یہ ذکر نہیں ہے۔ ذکر وہی ہے جس کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی ہے مثلا "اللہ اکبر" کہنا ذکر ہے، "سبحان اللہ" ذکر ہے، "الحمدللہ" ذکر ہے، "لاالہ الااللہ" ذکر ہے۔ اسی طرح مزید اذکار مسنون ذکر کے تحت دیکھ سکتے ہیں۔

43. **سوال:** کیا کسی میت کو حیض کی حالت میں غسل دیا جاسکتا ہے اس کی کوئی دلیل ہے تو بتادیں۔

جواب: حیض والی عورت کو نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے باقی وہ عبادت کے سارے کام کر سکتی ہے مثلا تلاوت، دعا، اذکار، تسبیح و تقدیس وغیرہ اور اسی طرح وہ دنیا کے سارے کام کاج کر بھی سکتی ہے۔ اور ایک عورت جیسے حیض کی حالت میں کپڑے دھوتی ہے، بچوں کو نہلاتی ہے، کھانا بناتی ہے، گھر کی صفائی کرتی ہے ویسے ہی حیض کی حالت میں میت کو غسل دے سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے چٹائی طلب کیا جبکہ وہ حیض کی حالت میں تھیں تو انہوں نے کہا میں تو حائضہ ہوں، اس پر آپ نے جواب دیا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے یعنی ایک عورت حیض کی حالت میں اپنے ہاتھوں سے کام کاج کر سکتی ہے۔(مسلم:298)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنے سر مسجد سے باہر نکالتے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حالت حیض میں ہوتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک دھلتیں۔(مسلم:371)

ان سب دلائل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیض والی عورت میت کو غسل دے سکتی ہے۔

44. **سوال:** کیا حیض والی عورت مسجد میں بیان سننے جا سکتی ہے؟

جواب: حیض والی عورت مسجد کے کسی حصے میں درس کے لیے یا تعلیم کے لیے نہیں ٹھہر سکتی ہے کیونکہ حائضہ کا مسجد میں ٹھہرنا صحیح موقف کی روشنی میں جائز نہیں ہے، وہ ضرورت کے وقت مسجد سے فقط گزر سکتی ہے البتہ وہ وعظ و نصیحت سننے کی غرض سے مسجد کے گیٹ سے باہر بیٹھ سکتی ہے لیکن مسجد کے اندرونی حصے میں نہیں بیٹھ سکتی ہے۔

45. **سوال:** میرے ابو کو انتقال ہوئے چھ ماہ ہوئے ہیں اور میں اپنے ابو کے بارے میں عجیب عجیب خواب دیکھتی ہوں کبھی برا بھی دیکھتی ہوں جس کی وجہ سے پریشان رہتی ہوں۔ میرے ابو زندگی میں اچھائی بھی کرتے تھے اور ان کی برائی بھی تھی اور میرے بھائی کو گزرے ایک سال ہو گئے مگر اس کے بارے میں ایسے خواب نہیں آتے تو اس بارے میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: میت کو ہم خواب میں دیکھ سکتے ہیں لیکن اس کے لیے ہمیں کسی بھی طرح سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میت خواہ اپنی زندگی میں اچھا کام کیا ہو یا برا کام کیا ہو اس کی وفات کے بعد اس کی زندگی اور اعمال کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور وہ اپنا مسئول خود ہے، اس کا مسئول اس کی اولاد یا دنیا کا کوئی بھی آدمی نہیں ہے اس لیے اس معاملے میں کسی کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور ہر کسی کو اللہ تعالی زندگی دے کر اس کو عمل کرنے کی مہلت دیتا ہے، میت کی مہلت ختم ہو گئی ہے اور جو زندہ ہے اسے اپنی فکر کرنی چاہیے تاکہ اس کا حساب و کتاب قیامت میں آسان ہو۔

رہا مسئلہ میت کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں تو شریعت میں جن کاموں کی اجازت ہے ان کاموں کو ہمیں میت کے لیے انجام دینا چاہیے جیسے میت کے لیے دعائے مغفرت کریں، ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں، ان کے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کریں، ان کی طرف سے صدقہ کریں، یہ اعمال ایصال ثواب کے طور پر میت کے لیے انجام دے سکتے ہیں۔

باقی اور کسی چیز کے لیے بے چین ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اپنے لیے زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ پتہ نہیں ہمارا خود کا معاملہ کتنا سنگین ہوگا کیونکہ آخرت کی زندگی اور آخرت کا حساب کوئی معمولی حساب نہیں ہے۔

46. **سوال:** کیا ہم اپنے بہت قریبی رشتہ داروں کو زکات دے سکتے ہیں جن کی صورتحال اس طرح سے ہے کہ ان کی کچھ عرصہ سے نوکری نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اور ذرائع آمدنی ہیں لیکن وہ اپنے ذاتی گھر میں رہتے ہیں۔ گاڑی بھی ہے لیکن روزمرہ کے اخراجات کے لئے بالکل کچھ بھی نہیں ہے یہاں تک کہ کھانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ان کے پاس کچھ نہ کچھ زیور بھی ہے جس کی تفصیل ہم نہیں جانتے اور رشتہ ایسا ہے کہ پوچھ بھی نہیں سکتے۔ وہ بڑے درجے کی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں؟

جواب: جب صورتحال ایسی ہو جیسا کہ مذکور ہے کہ گھر کا بنیادی خرچ بھی پورا نہ ہو پاتا ہو اگرچہ اس کے پاس گاڑی یا کچھ زیورات ہوں، اس کا مسئلہ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ اس کے پاس ذرائع آمدنی نہیں ہے اور گزر بسر مشکل ہے تو اس کو گزر بسر کرنے کی حد تک یا یہ کہیں کہ اس کی بنیادی ضرورت پورا کرنے کی حد تک زکوۃ اور صدقہ و خیرات دے سکتے ہیں۔

47. **سوال:** ایک فیملی کئی سالوں سے ایک مکان میں کرایہ دار تھے پھر ایسا ہوا کہ مالک مکان کا انتقال ہو گیا اور کافی عرصہ تک کوئی ان سے کرایہ طلب کرنے نہیں آرہا تھا تو انہوں نے کچھ کاغذات بنوا کر مکان اپنے نام کر لیا، اب وہ اس مکان کے قانونی مالک ہو گئے ہیں تو کیا ایسا کرنا صحیح عمل ہے اور وہ مکان کے حقدار ہو گئے، کہا یہ جاتا ہے کہ جب کسی میت کے وارث کا اتا پتا نہیں تو اب ہم رہ رہے ہیں، یہ ہمارا ہو گیا، کیا ان کا کیا یہ عمل جائز ہے؟

جواب: کوئی آدمی کسی کا مکان یا کسی کی زمین قبضہ کر لے اور اپنے نام کر لے تو یہ معاملہ بہت ہی خطرناک ہے اور قیامت میں اس کے ساتھ انتہائی خطرناک معاملہ کیا جائے گا کیونکہ یہ حقوق العباد ہے اور حقوق العباد اس وقت تک

معاف نہیں ہوتا ہے جب تک دنیا میں حق والوں کا حق نہیں لوٹادیا جائے، اور کوئی کسی کا حق مار کر دنیا سے چلا جائے تو قیامت میں اس کا سخت محاسبہ ہوگا۔

اگر واقعی مکان مالک کا انتقال ہو گیا ہے تو اس کے وارث کا پتہ لگا کر یہ مکان اس کے حوالے کیا جائے کیونکہ یہ میت کا ترکہ ہے، کوشش کے باوجود مکان مالک کا کوئی وارث نہ ملے تو معتمد دینی ادارہ کو اس بارے میں خبر کی جائے وہ اس مکان کو میت کی طرف سے محتاج وضرورت منداور مناسب جگہ پر میت کے نام سے صدقہ کردے گا۔ یاد رہے فرضی کاغذ بنالینے میں کرایہ دار کا مکان نہیں ہوگا، یہ ہرگز اس کی ملکیت نہیں ہے۔اس بارے میں اسے اللہ کا خوف کھانا چاہئے اور اوپر بتائے طریقہ پر عمل کرنا چاہئے۔

48. **سوال:** اگر کسی ہندوستانی کی فلائٹ ڈائرکٹ سعودی کی نہ ہو کر دبئی کی ہو تو ان کی میقات یلملم ہوگی یا گلف والوں کی طرح قرن المنازل ہوگی؟

جواب: آپ انڈیا سے ڈائریکٹ جدہ پہنچیں یا دبئی جدہ پہنچیں، ان دونوں صورتوں میں فلائٹ طائف کے قریب سے گزرتی ہے اور عمرہ کرنے والے کو خلا میں ہی طائف کے قریب قرن المنازل سے عمرہ کی نیت کر لینی ہے۔

49. **سوال:** بغیر محرم ماں بیٹی عمرہ پر جاسکتے ہیں؟

جواب: بغیر محرم کے ماں اور بیٹی عمرہ کے سفر پر نہیں جاسکتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر محرم کے سفر کرنے سے عورت کو منع فرمایا ہے، اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا(ابوداؤد: 1723، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: کسی مسلمان عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ ایک رات کی مسافت کا سفر کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

50. **سوال:** میرے شوہر سعودی میں ہوتے ہیں کیا میں پاکستان سے اکیلے عمرہ کرنے سعودی جاسکتی ہوں، میرے پاس صرف ایک آدمی کے لئے زاد راہ ہے؟

جواب: اس سلسلے میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے لہذا ایک عورت پاکستان سے سعودی عرب اور سعودی عرب سے پاکستان بغیر محرم کے

سفر نہیں کر سکتی ہے، خواہ شوہر کہیں بھی ہو، سعودی عرب میں ہو یا پاکستان میں ہو، اس سے غرض نہیں ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ عورت ہر حال میں محرم کے ساتھ سفر کرے یعنی سفر میں جانا اور سفر سے لوٹنا ان دونوں صورتوں میں محرم ہونا ضروری ہے۔ اور اس معاملہ میں اس بات سے بھی کوئی غرض نہیں ہے کہ عورت کے پاس عمرہ کرنے کے لئے صرف خود کا زاہ سفر ہے، بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ عورت بلا محرم سفر نہ کرے، اور محرم نہ ہو تو عمرہ کا سفر نہ کرے، یا محرم کا خرچ نہ ہو تب بھی عمرہ کا سفر نہ کرے۔

51. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کی امی کا کچھ روزہ باقی ہے اور وہ اکیلے پورے روزہ قضا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے، ان کی خالہ کی لڑکی ان کی قضا روزے میں ساتھ دینا چاہتی ہے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتی ہے؟

جواب: کسی زندہ آدمی کا روزہ کوئی دوسرا نہیں رکھ سکتا ہے یہ شکل جائز ہی نہیں ہے۔ جس کے ذمہ روزہ باقی ہے اس کے لیے قضا کے واسطے پورا سال ہے، وہ پورے سال میں اپنی سہولت کے اعتبار سے روزہ قضا کر سکتا ہے اور پورے سال میں بھی قضا نہ کر سکے تو اللہ حالات اور نیت کو جاننے والا ہے، اگلے سال بھی چھوٹے روزوں کی قضا کی جاسکتی ہے۔ بہر حال روزہ خود سے قضا کرنا ہے اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو۔

جب روزہ قضا کرنے کی بالکل بھی طاقت نہ ہو تو ایسی صورت میں روزہ کا فدیہ ادا کرنا پڑتا ہے اس صورت میں بھی کوئی دوسرا روزہ نہیں رکھے گا۔

52. **سوال:** میرے ساتھ پیٹ کا مسئلہ چل رہا ہے، اس کی وجہ سے پیریڈ میں گڑبڑی ہو جاتی ہے، جب میں واش روم جاتی ہوں تو بس وہیں پر پیریڈ ہوتے ہیں، اگر یہ چھ دنوں سے زیادہ چلتا رہے تو کیا میں پاک ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دوں، اگر اس کے بعد بھی پاک ہونے پر یہی مسئلہ نظر آئے اور واش روم جانے پر خون نظر آئے تو وضو کروں یا غسل کرنا پڑے گا؟

جواب: اصل میں بعض عورتوں کو حیض سے پاکی حاصل ہونے کا علم نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے حیض کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔

حیض کے چند ایام ہوتے ہیں اگر کسی عورت کو مسلسل متعین دن تک حیض آیا پھر بالکل خشکی حاصل ہو گئی یا وائٹ ڈسچارج ہو گیا تو سمجھ لیں پاکی حاصل ہو گئی، اب اس کے بعد عورت غسل کر کے نماز کی پابندی کرے گی نیز یہ علم

میں رہے کہ پاکی حاصل ہونے کے بعد پھر اگر زردی مائل یا سرخ رنگ کا کچھ بھی ظاہر ہو تو اسے حیض شمار نہیں کریں گے۔

یہ تو پاکی سے متعلق مسئلہ تھا اسی کے ساتھ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو لگاتار کچھ دنوں تک حیض کے خون آئے اور مہینے میں کم و بیش دن گھٹتے بڑھتے رہے، چند دن یعنی دو چار دن تو اس میں یہ سارے ایام حیض کے شمار کئے جائیں گے، جب بالکل خشکی حاصل ہو جائے یا پاکی حاصل ہو جائے تب عورت غسل کر کے نماز پڑھے گی۔

یہ بھی یاد رہے کہ جب واش روم میں حیض نظر آتا ہے اس وقت آپ حیض سے ہی ہیں اور جب بالکل خشکی حاصل ہو جائے یا وائٹ ڈسچارج ہو جائے تب پاکی حاصل ہو گئی۔

53. **سوال:** کیا عرش کرسی سے بڑا ہے؟

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ عرش کرسی سے بڑا ہے اور یہ اہل علم کے درمیان متفقہ مسئلہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

54. **سوال:** موبائل فون میں جو اذان ہوتی ہے اس کا جواب دے دینا کافی ہے یا مسجد سے اذان کی آواز پر بھی اذان کا جواب دیا جائے گا؟

جواب: جس اذان کا جواب دیا جائے گا، یہ وہ اذان ہے جو مسجد میں دی جائے اور جو اذان موبائل میں یا کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ پہ سنائی دے، اس کا جواب نہیں دینا ہے کیونکہ وہ اصل اذان نہیں ہے بلکہ نقل ہے۔ اذان کا جواب جب مسجد سے اصل اذان سنیں تب ہی دینا ہے۔

55. **سوال:** ایک پوسٹ میں دو حدیث لکھی ہے اور ناخن کاٹنے کا طریقہ لکھا ہے۔

پہلی حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ کے وقت سنت کو تھامنے والے کو سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

دوسری حدیث: حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ جو جمعہ کے دن اپنے ناخن کو کاٹتا ہے اللہ اس کو بیماری سے محفوظ کر دیتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 65/2)

اور ناخن کاٹنے کا یہ طریقہ لکھا ہے، پہلے دائیں ہاتھ میں شہادت کی انگلی پھر درمیانی پھر چھوٹی پھر اس سے چھوٹی پھر بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی پھر اس کے بعد والی پھر درمیانی پھر شہادت والی پھر انگوٹھا پھر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔

اس کے بعد پیر کے ناخن کاٹنے کے لئے دائیں جانب سے، سب سے چھوٹی انگلی پھر بالکل ترتیب سے دائیں سے بائیں جانب کاٹیں گے۔

کیا یہ صحیح پوسٹ ہے؟

جواب: آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس میں ناخن کاٹنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے یہ جھوٹی بات ہے، کسی نے اپنی طرف سے اس طرح سے امیج بنایا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے کام کاج کیا کرتے تھے تو ہم بھی دائیں جانب سے ناخن کاٹ سکتے ہیں جیسا کہ یہ حدیث ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ : فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ممکن ہوتا، دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے. طہارت کے وقت بھی، کنگھا کرنے کے وقت بھی اور جوتا پہننے میں بھی. (صحیح البخاری:426)

مگر دائیں جانب سے ناخن کاٹنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔

اور اس پوسٹ میں جو دو حدیث بیان کی گئی ہے، وہ دونوں حدیث ضعیف ہیں بلکہ ایک بہت ضعیف اور ایک موضوع ہے۔

پہلی حدیث: مَنْ تَمسَّكَ بِسنَّتِي ، عند فَسادِ أُمتِي ، فلَهُ أجرُ مائةِ شَهيدٍ۔

(اس کو شیخ البانی نے بہت ضعیف کہا ہے: ضعیف الترغیب:30)

دوسری حدیث: مَنْ قَلَّمَ أظفارَهُ يومَ الجمعَةِ ، وُقِيَ مِنَ السوءِ إلى مثلِها (اسے شیخ البانی نے موضوع کہا ہے، ضعیف الجامع:5796)

56. **سوال:** کسی بہن نے کہا ہے کہ اگر ہمارے پاس اضافی کپڑے یا اضافی گھر ہو تو اس کے بارے میں بھی ہم سے سوال ہوگا، کیا یہ بات کسی حدیث میں آئی ہے؟

جواب: آج دولت کی فراوانی ہے جس کی وجہ سے عام طور سے سب کے گھروں میں اکثر چیزیں اضافی ہوتی ہیں جیسے برتن، کپڑے، چپل، بستر، گدا، تکیہ، گھر، زمین، زیورات یعنی بہت ساری چیزیں ہیں جو ہمارے ہاں ضرورت سے زائد پائی جاتی ہیں۔

ان سارے مسائل میں اصل بات یہ ہے کہ انسان کو فضول حد تک بہت زیادہ چیزیں نہیں رکھنی چاہیے لیکن کسی سامان کو زیادہ تعداد میں رکھنے پر جبکہ وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اللہ نے وسعت دی ہے تو وسعت کا اظہار کر سکتے ہیں تاہم دو باتوں کا خیال رہے۔

پہلی بات یہ کہ اسراف کی حد تک کوئی چیز استعمال نہ کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ محتاج وضرورت کا وہ خیال رکھتا ہو۔

اس جگہ یہ بات دھیان میں رہے کہ ایک عام آدمی کو کیا معلوم کہ ضرورت کسے کہتے ہیں؟

صحابہ کرام میں کتنے ایسے تھے کہ ان کے پاس صرف ایک کپڑا ہوا کرتا تھا جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ستر اصحاب صفہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس صرف ایک تہبند تھا مگر اوپر اوڑھنے کے لیے کوئی چادر نہ تھی اور اسی طرح بعض صحابیات کے پاس بھی ایک کپڑا ہوتا تھا اور اس کے پاس پردہ کے لیے کوئی لباس نہیں ہوتا جیسا کہ عید کی نماز سے متعلق ام عطیہ والی حدیث میں آپ نے پڑھا اور سنا ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی چیز کا ڈبل یا ایکسٹرا ہونا جبکہ ہم اس کو بدل بدل کر استعمال میں لاتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اسراف نہیں ہونا چاہیے، اسراف کہتے ہیں حد سے زیادہ کسی چیز کا بلا ضرورت اور فضول میں رکھنا۔

57. سوال: کوئی محتاج ہے تو اس کیلئے صدقہ کھانا بہتر ہے یا زکات کھانا بہتر ہے؟

جواب: کسی محتاج کو صدقہ دیں گے یا زکوۃ دیں گے، اس میں افضل اور غیر افضل کا کوئی سوال نہیں ہے، زکوۃ سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ جس کے پاس مال زکوۃ ہو اور اس پر سال گزر جائے تو فوراً اس کی زکوۃ ادا کرے اور مستحق کو زکوۃ دے۔ اور کسی کے پاس مستحق کو دینے کے لیے زکوۃ نہ ہو تو صدقہ وخیرات میں سے دیا کرے گویا کہ دینے والے کے پاس جو سہولت ہے اس اعتبار سے دینا ہے، اور سامنے والے کو نہیں دیکھنا ہے کہ اس کو صدقہ دینا ہے یا زکوۃ دینا ہے بلکہ ہم اپنے حال کو دیکھیں گے کہ محتاج کو دینے کے لیے ہمارے پاس زکوۃ ہے یا صدقہ ہے؟

58. **سوال:** اگر کوئی پاکستان سے دس دن کے لیے عمرہ کرنے جائے تو وہ ایک سے زائد عمرہ کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں دوبارہ احرام کہاں سے باندھے گا؟

جواب: جو آدمی عمرہ کرنے کے لیے گیا ہے وہ مکہ میں دس دن رکے یا پندرہ دن رکے، اسے ایک عمرہ کر کے وطن واپس آجانا چاہیے، اس کے حق میں یہی مسنون ہے کیونکہ ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کرنا ثابت ہے۔ کسی نے حلال پیسے سے اور سنت کے مطابق ٹھیک ڈھنگ سے ایک عمرہ ادا کر لیا تو اجر و ثواب کے لیے یہ ایک عمرہ ہی اس کے حق میں بہت زیادہ ہے۔

59. **سوال:** اگر شوہر حج پر جارہا ہے اور بیوی کو اپنے پیسے سے حج پر لے جائے تو کیا اس عورت کے حج کا فریضہ ادا نہیں ہوگا، اپنے ہی پیسہ سے حج کا فریضہ ادا ہوگا اور جو شوہر لے جارہا ہے اس کا فرض ادا نہیں ہوگا، نفلی حج ہوگا؟

جواب: آپ نے جو بات ذکر کی ہے، شاید کوئی عورت اس طرح سے بول رہی ہوگی کہ اپنے پیسے ہی سے حج کا فریضہ ادا ہوتا ہے اور شوہر اگر بیوی کو حج کراتا ہے تو شوہر کا حج نفلی ہو جائے گا یہ دونوں بات جھوٹ اور بے دلیل ہے اور جس نے بھی ایسا کہا ہے وہ اس معاملے میں جاہل ہے، اسے اللہ کا خوف کھانا چاہیے اور بغیر دلیل اور بغیر علم کے دین کے بارے میں زبان نہیں کھولنی چاہیے، اللہ بہت سختی سے ایسے لوگوں کو منع کرتا ہے جو بغیر علم کے دین کے بارے میں بات کرے۔

بہر کیف! مذکورہ صورت میں یعنی جب شوہر اپنے پیسے سے خود بھی حج کرے اور بیوی کو بھی اپنے پیسے سے حج کرائے اور دونوں کا یہ پہلا حج ہو تو ان دونوں کے حج کا فریضہ ادا ہو جائے گا، اس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

60. **سوال:** مرد و خواتین اگر اپنے سر کے بالوں کو کالے رنگ سے رنگے تو اس حالت میں پڑھی گئی نماز قبول نہیں ہوتی ہے؟

جواب: نماز اپنی جگہ درست ہے، نماز میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ کسی مرد یا کسی عورت کو اپنے بالوں میں کالا رنگ نہیں لگانا چاہیے، جو کالا رنگ لگائے وہ سنت کی خلاف ورزی کر رہا ہے تاہم نماز اپنی جگہ پر درست ہے۔

61. **سوال:** اگر کوئی عورت اپنی کمائی سے صدقہ کرتی ہے اس صدقہ میں اپنے شوہر یا والدین یا کسی اور کی نیت بھی کرلیتی ہے تو کیا یہ صحیح ہے یا سب کی طرف سے الگ الگ صدقہ کرنا افضل ہے؟

جواب: صدقہ کرنا اپنی استطاعت پر منحصر ہے، اگر اللہ تعالی نے زیادہ مال دیا ہے تو سب کی طرف سے الگ الگ صدقہ کریں، اس صورت میں یہ زیادہ بہتر ہے اور اگر مال کی فراوانی نہیں ہے تو اپنے صدقہ میں اپنے ساتھ اپنے والدین کو بھی شریک کرلیں ان شاءاللہ سب کو ثواب ملے گا۔

62. **سوال:** اگر عورت کو حیض کی حالت میں موت آتی ہے تو کیسے غسل دیں گے اور کیا اس کو پیڈ لگانا پڑے گا؟

جواب: جس عورت کو حیض کی حالت میں موت آجائے اس کے غسل کا بھی طریقہ وہی ہے جو عام عورت کا ہے یعنی دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، نجاست کی صفائی کے وقت اچھی طرح خون کی بھی صفائی کردی جائے۔

اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی وفات کے بعد میت سے عموماً خون جاری نہیں ہوتا، یہ صرف زندہ عورت میں ہی ہوتا ہے پھر بھی اگر کسی حائضہ عورت کو غسل دینے کے بعد بھی اس سے خون بہتا ہوا نظر آئے تو پٹی یا پیڈ وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ خون رکا رہے اور خون جاری نہ ہو تو پھر کوئی پیڈ یا پٹی لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

63. **سوال:** جو بچے مدرسہ میں حفظ کرنے جاتے ہیں تو کیا ان کو شیاطین زیادہ پریشان کرتے ہیں؟

جواب: نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ مدرسہ میں پڑھنے والے بچوں کو جنات زیادہ تنگ اور پریشان کرتے ہیں، اس طرح کی بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح بولتے ہیں تو یہ ان لوگوں کی بات ہے اور سماج میں لوگ جنات و شیطان کے تعلق سے بہت ساری جھوٹی جھوٹی باتیں بیان کرتے رہتے ہیں، ان باتوں پر ہمیں دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم خود نیک اور عبادت گزار بنیں، اپنے بچوں کی دینی تربیت کریں، ان سے بھی نماز پڑھوائیں اور اپنے گھر کو نجاست سے پاک رکھیں تاکہ اللہ کی رحمت ہمارے گھر پر اور گھر والوں پر نازل ہوتی رہے، باقی اللہ پر توکل رکھیں، کوئی جن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اگر ہم اپنے آپ میں ایمان والے اور نیک عمل والے ہوں۔

64. **سوال:** کسی مجبوری کے تحت پلنگ پر نماز پڑھ سکتے ہیں جب زمین پر پانی ہو اور اسی طرح کیا بیڈ پر نماز ہوسکتی ہے؟

جواب: اگر کسی کے گھر میں یا جہاں پر آدمی موجود ہے وہاں زمین پر نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہے، یا کسی مجبوری کے تحت زمین پر نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں تو بیڈ پر، پلنگ پر یا کسی بھی اونچی جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور نماز پڑھتے ہوئے یہ

خیال رہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سجدے میں پیشانی زمین پر یا اس جگہ پر ٹکی رہے جہاں پر ہم سجدہ کریں۔ بعض لوگ فوم والے نرم اور موٹے گدے پر سجدہ کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ایسی صورت میں پیشانی گدے میں دھنس جائے گی جبکہ سجدہ کرتے ہوئے پیشانی کو زمین پر قرار حاصل ہونا چاہیے۔

65. **سوال:** ہندو پاک میں میت کو عموماً پیٹھ کے بل لٹا کر ہاتھ سینے پر رکھ دیا جاتا ہے، کیا یہ طریقہ صحیح ہے، اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو دفن کرتے وقت "بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" کہہ کر پیر کی جانب سے قبر میں ڈالا جائے گا اور اسے دائیں پہلو پر لٹایا جائے گا اس حال میں کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے متعلق فرماتے ہیں:

قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا (رواہ أبوداود: 2875، اسے شیخ البانی نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: بیت اللہ تمہارے زندوں اور مردوں کے لیے قبلہ ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ میت کو بھی قبلہ رخ لٹایا جائے گا۔

جب ہمیں دلائل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میت کو قبلہ رخ لٹانا چاہیے پھر اس سے ہٹ کر دوسرے طریقے پر دفن کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہمارے یہاں عموماً پیٹ کے بل میت کو لٹایا جاتا ہے اور دونوں ہاتھ سینے پر رکھا جاتا ہے اس طرح کی کیفیت منقول نہیں ہے۔

قبر کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک لحد یعنی بغلی والی اور دوسری شق یعنی بغیر بغلی والی۔

جب ہم شق والی قبر میں میت کو دفن کریں تو دائیں پہلو پر لٹانے کے لیے پیٹھ کی جانب سے کچھ رکھ کر میت کو دائیں پہلو پر کیا جائے تاکہ سنت کے مطابق تدفین ہو اور چاہیں تو دیوار سے سہارا دے کر بھی دائیں پہلو پر لٹا سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہم قبر مذکورہ بالا دونوں صورت میں سے کسی قسم کی بھی کھودیں تاہم میت کو دفن کرنے کا جو طریقہ ہے اسی طریقہ پر دفن کرنا چاہیے۔

66. **سوال:** اگر کوئی انسان بنا عقیقہ کے انتقال کر گیا، بچپن سے موت تک کبھی عقیقہ نہیں ہوا، تو کیا اس کی روح قید ہو گی؟

جواب: صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے۔اس حدیث کی روشنی میں عقیقہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اس کے باوجود اگر کسی کا عقیقہ نہ ہوا ہو استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے تو وہ معذور ہے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہے لہذا اگر کسی کا عقیقہ نہیں ہوا اور اس کی موت ہو گئی ہے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی روح قید میں ہے بلکہ یہ کہیں گے کہ اگر وہ ایمان والا ہے تو اچھی حالت میں ہو گا اور برا ہو گا تو اس کی حالت بھی بری ہو سکتی ہے۔

67. **سوال:** ایک عورت عدت میں ہے، ان کو تیسرا حیض آچکا ہے تو کیا وہ اب باہر آسکتی ہے یا پھر تیسرا حیض مکمل کرنا ہو گا؟

جواب: اگر کوئی عورت طلاق کی عدت گزار رہی ہے اور اس کو تیسرا حیض آچکا ہے تو صرف حیض آنا عدت ختم ہونے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ تیسرے حیض کا گزر جانا ضروری ہے یعنی جب تیسرا حیض ختم ہو جائے گا تب جا کر عدت پوری ہو گی۔

68. **سوال:** مجھے اس بارے میں دلیل چاہئے کہ عورت کو اپنی بھنویں نہ بنانی چاہئے اور اپنا بال نہیں اکھاڑنا چاہئے تاکہ دوسری خاتون کو بتا سکوں؟

جواب: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ(صحیح البخاری:4886، صحیح مسلم:2782)

ترجمہ: اللہ تعالی نے گودوانے والیوں اور گودنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔

اس حدیث میں "المنتصمات" کا ذکر ہے جس کا مطلب ہوتا ہے، چہرے کے بالوں کو کسی دوسرے سے اکھڑوانے والی جبکہ دوسری احادیث میں مزید کئی الفاظ آئے ہیں جیسے یہ حدیث دیکھیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ

الْمَعْمُولُ بِهَا، وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْفُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا، وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا.

ترجمہ: ملعون قرار دی گئی ہے بال جوڑنے والی، اور جڑوانے والی، بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی، اور بغیر کسی بیماری کے گودنے لگانے والی اور گودنے لگوانے والی۔ ابوداؤد کہتے ہیں: «واصلة» اس عورت کو کہتے ہیں جو عورتوں کے بال میں بال جوڑے، اور «مستوصلة» اسے کہتے ہیں جو ایسا کروائے، اور «نامصة» وہ عورت ہے جو ابرو کے بال اکھیڑ کر باریک کرے، اور «متنمصة» وہ ہے جو ایسا کروائے، اور «واشمة» وہ عورت ہے جو چہرہ میں سرمہ یا سیاہی سے خال (تل) بنائے، اور «مستوشمة» وہ ہے جو ایسا کروائے۔ (ابوداؤد: 4170، اسے شیخ البانی نے صحیح کہا ہے)

عموماً زینت کے لئے عورتیں ابرو کے بال تراش خراش کرتی ہیں گویا خود سے چہرے کے بال تراشنا یا دوسروں سے ترشوانا جائز نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں امام ابوداؤد کی صراحت بھی ہے کہ ناصمہ ابرو کے بال اکھیڑ کر باریک کرنے کو کہتے ہیں اور منتصمہ یہی کام دوسرے سے کروانے کو کہتے ہیں، یہ عمل کسی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور اسی طرح بالوں کو جوڑنا بھی جائز نہیں ہے۔

69. **سوال:** اگر میں جہاز میں سفر کرتی ہوں تو راستے میں قرآن پڑھنا دکھاوا تو نہیں ہوگا؟

جواب: قرآن کی تلاوت سفر و حضر ہر جگہ کر سکتے ہیں، کہیں پر بھی قرآن کی تلاوت ممنوع نہیں ہے تاہم سفر میں بعض مقامات پر ہاتھ میں مصحف لے کر تلاوت کرنے سے بعض لوگوں کو بدگمانی ہو سکتی ہے اور ممکن ہے کہ لوگوں کی وجہ سے قاری کے دل میں بھی نمود کا عنصر پیدا ہو جائے اس لئے سفر میں جہاں کہیں اس قسم کے شبہ کا امکان ہو وہاں مصحف سے گریز کریں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا (بخاری: 52)۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ لوگوں کے سامنے مصحف سے تلاوت دکھاوا ہے بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کہیں پر لوگوں کا ایسا منظر ہو جہاں کسی کو ریاکاری کا شبہ ہو سکتا ہے تو فقط اس جگہ اس عمل سے پرہیز کریں۔

جہاں تک زبانی تلاوت کا معاملہ ہے تو اس کا مجال وسیع ہے، زبانی تلاوت جس میں بلند آواز نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، زبانی تلاوت جہاں چاہیں کرتے رہیں، ہم صرف مصحف سے بعض ان مقامات پر جہاں شبہ کا امکان ہو وہاں تلاوت کرنے سے پرہیز کرنے کہہ رہے ہیں۔

70. سوال: اگر کسی کو وائٹ ڈسچارج کے ساتھ براؤن مادہ بھی نکلتا ہو تو کیا وہ غسل کرکے نماز ادا کرسکتی ہے یا براؤن مادہ کے ختم ہونے کا انتظار کرنا ہے؟

جواب: اگر وائٹ ڈسچارج کے ساتھ براؤن مادہ بھی خارج ہو تو اس کا مطلب ہے کہ عورت پاک نہیں ہوئی ہے یعنی اسے حیض آہی رہا ہے۔ لہذا وہ اس وقت تک انتظار کرے جب مکمل وائٹ ڈسچارج ہونے لگے۔

71. سوال: ہمارے گھر میں تین قرآن ہیں، ہم سب کا سبق صرف دو قرآن میں ہوتا ہے، انہی دونوں قرآن کو ہم استعمال کرتے ہیں جبکہ تیسرا قرآن رکھا ہوا ہوتا ہے، اس کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔ کیا اس کو مسجد میں دینا ضروری ہے اور ہمارے رشتہ دار کا قرآن اپنے گھر رکھنا کیسا ہے جبکہ ہمارے پاس دو قرآن کافی ہے، اسی میں ہمارا حفظ و سبق ہوتا ہے، کیا اس کو لوٹا دینا چاہئے؟

جواب: آپ کے گھر میں صرف آپ دو ہی لوگ ہیں یا اور بھی لوگ ہیں اور قرآن پڑھنے والے، صرف آپ ہی دو ہیں یا آپ کے علاوہ بھی ہیں، ان باتوں کو دھیان میں رکھ کر آپ اپنے گھر میں اس حساب سے مصحف کی تعداد رکھ سکتے ہیں۔

آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صرف دو ہی مصحف کی ضرورت ہے، تیسرے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، یوں ہی رکھا ہوا رہتا ہے تو اس طرح رکھنے سے بہتر ہے کہ کسی کو پڑھنے کے لیے تحفہ دے دیں یا مسجد میں ہدیہ کردیں۔

اسی طرح جب آپ کے پاس ضرورت بھر مصحف ہو تو دوسروں سے مصحف نہ لیں بلکہ اسے کہیں کہ کسی ایسے آدمی کو مصحف دے جس کو اس کی ضرورت ہو یا مسجد میں یا مدرسے میں ہدیہ کیا جائے۔

المہم! مصحف رکھنے میں اپنی ضرورت کا خیال کریں۔

72. سوال: خاتون ہوائی جہاز سے عمرہ کیلئے جارہی تھی، میقات سے پہلے خاتون کو محسوس ہوا کہ حیض شروع ہوگیا ہے، انہوں نے نیت نہیں کی، مکہ پہنچ کر احساس ہوا کہ ایسا نہیں ہے اب وہ کیا کرے، واپس میقات پہ جاکر نیت کرے اور پھر عمرہ کرے؟

جواب: جو خاتون عمرہ کے لیے جارہی تھی اور اسے حیض محسوس ہونے کی وجہ سے میقات پر اس نے عمرہ کی نیت نہیں کی گویا کہ اس نے یہاں پر غلطی کی، اس کو عمرہ سے پہلے عمرہ کے احکام جان لیناضروری تھا۔

ایک عورت حیض کی حالت میں بھی میقات پر احرام باندھ سکتی ہے مگر اس نے محض شک کی بنیاد پر میقات پر احرام ہی نہیں باندھا، یہ اس کی غلطی تھی، وہ تو حیض کی حالت میں بھی احرام باندھ سکتی تھی۔

بہر کیف! اس صورت حال میں کہ وہ بغیر احرام کے مکہ پہنچ گئی ہے اسے چاہیے کہ واپس اپنی میقات پر آئے اور میقات سے احرام باندھ کر پھر عمرہ کرنے جائے۔

73. **سوال:** میت کو قبلہ رخ کرنا واجب ہے یا سنت ہے؟

جواب: میت کو قبلہ رخ کرنا واجب ہے اور دلیل وہی مذکورہ حدیث ہے جس میں ہے کہ زندہ اور مردہ سب کا قبلہ بیت اللہ ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کسی کو غیر قبلہ پر دفن کر دیا جائے تو قبر کھود کر اس کو قبلہ رخ کیا جائے گا۔

74. **سوال:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم پاکی کے بعد صفراء و کدراء کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس حدیث میں پاکی (حیض سے خشکی) حاصل ہونے کے بعد زردی مائل کچھ ظاہر ہونے کو کچھ نہ شمار کئے جانے کا ذکر ہے لیکن جب تک پاکی حاصل نہ ہو اس وقت تک زردی مائل یا لال یا سیاہی مائل سب حیض میں شمار ہوگا۔

75. **سوال:** ایک عالم بتارہے تھے کہ یہ دعا "اللھم انی ضعیف فقونی" حضرت موسی علیہ السلام پڑھا کرتے تھے، کیا یہ صحیح ہے اور ہم یہ دعا پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: یہ دعا الجامع الصغیر میں بریدہ اسلمی سے مروی ہے اور اسے شیخ البانی نے موضوع کہا ہے۔

قلْ : اللهم إني ضعيفٌ فقَوِّنِي، وإني ذليلٌ فأَعِزَّنِي، وإني فقيرٌ فارْزُقْنِي۔(دیکھیں:ضعیف الجامع:4100)

76. **سوال:** کیا یہ تسبیح مستند ہے اور ہم روزانہ اپنے اذکار میں اس کو پڑھ سکتے ہیں؟

سبحان الله عدد ما خلق ، سبحان اللهِ مِلْ ما خلق ، سبحان الله عدد ما في الأرض والسماء
سبحان الله ملء ما في الأرض والسماء،
سبحان الله عدد ما أحصى كتابه،
سبحان اللهِ مِلْءَ ما أحصى كتابه،
سبحان الله عدد كل شيء ،
سبحانَ اللهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ،
الحمد لله عدد ما خلق ،
والحمد لله مِلْءَ ما خلق ،
والحمد لله عدد ما في الأرض والسماء،
في الأرض والسماء، والحمد الله . مل ما في
والحمدُ للهِ عدَدَ ما أحصى كتابه،
الله ملء ما أحصى كتابه، والحمد لله
والحمد لله عدد كل شيء ، والحمدُ للهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

جواب: یہ ذکر ثابت ہے،اسے شیخ البانی نے صحیح الترغیب میں صحیح کہا ہے۔

بِأيِّ شيءٍ تحرِّكُ شفَتَيكَ يا أبا أمامةَ ؟ . فقلتُ : أذكرُ اللهَ يا رسولَ اللهِ ! فقال : ألا أُخبرُكَ بأكثرَ وأفضلَ من ذِكرِك باللَّيلِ والنَّهارِ ؟ . قلتُ : بلى يا رسولَ اللهِ ! قال : تقولُ : (سبحان اللهِ عدَدَ ما خلق ، سبحان اللهِ مِلْءَ ما خلَق ، سبحان اللهِ عدَدَ ما في الأرضِ [والسماءِ] سبحان اللهِ مِلْءَ ما في الأرضِ والسماءِ ، سبحان اللهِ عدَدَ ما أحصى كتابُه ، سبحان اللهِ مِلْءَ ما أحصى كتابُه ، سبحان اللهِ عددَ كلِّ شيءٍ ، سبحانَ اللهِ مِلْءَ كلِّ شيءٍ ، الحمدُ للهِ عددَ ما خلق ، والحمدُ لله مِلْءَ ما خلَق ، والحمدُ لله عدَدَ ما في الأرضِ والسماءِ ، والحمدُ لله مِلْءَ ما في الأرضِ والسماءِ ، والحمدُ للهِ عدَدَ ما أحصى كتابُه ، والحمدُ لله مِلْءَ ما أحصى كتابُه ، والحمدُ للهِ عدَدَ كلِّ شيءٍ ، والحمدُ للهِ مِلْءَ كلِّ شيءٍ.(دیکھیں: صحیح الترغیب:1575)

77. **سوال:** احرام میں کیا چہرے کو ڈھانپ سکتے ہیں جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ قافلے آتے تو وہ چہرے پر چادر لٹکا لیتیں اور آج کل ہر جگہ قافلے ہوتے ہیں؟

جواب: عورتوں کو ہر حال میں اجنبی مردوں سے اپنا چہرہ ڈھکنا ہے، عورت خواہ احرام میں ہو یا غیر احرام میں جیسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے چہرہ کو اجنبی مردوں سے ڈھکتی تھیں۔اور بھی متعدد صحابیات سے احرام میں چہرہ ڈھکنے کی دلیل ملتی ہے۔احرام میں عورت کے لئے نقاب و برقع منع ہے،وہ بڑی چادر کا استعمال کرے جس سے اپنا

چہرہ سمیت دونوں ہاتھوں کا بھی پردہ کرے۔ گویا احرام کی حالت میں بھی عورت اپنے چہرہ کا پردہ کرے گی اور جو لوگوں میں مشہور ہے کہ احرام میں پردہ نہیں ہے، یہ سراسر جھوٹ ہے۔

78. **سوال:** کیا تراویح، تہجد، قیام اللیل ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں؟

اگر اس نماز کو پڑھ لیں تو ثواب اور نہ پڑھیں تو گناہ نہیں ہوتا ہے؟

رمضان میں عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اس لئے تراویح کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے؟

اور کیا تراویح نفلی عبادت ہے، اسکو سنت موکدہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب:

☆ہاں نماز تہجد، تراویح اور قیام اللیل ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔

☆اس نماز کو ادا کرتے ہیں تو ثواب ملے گا اور نہیں ادا کرتے ہیں تو کوئی گناہ نہیں ملے گا۔

☆رمضان میں قیام اللیل کا اجر زیادہ ہوتا ہے اس لئے افضل ہے کہ رمضان میں قیام اللیل کریں، یہ ضروری نہیں ہے اور قیام اللیل نفلی عبادت میں بہت اہم عبادت ہے اس لئے عام دنوں میں بھی پڑھتے ہیں تو بہتر ہے۔

☆تراویح یا تہجد نفلی عبادت ہے تاہم یہ سنت مؤکدہ ہے۔

79. **سوال:** وظائف میں تعداد کی کیا اہمیت ہے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں آیت کریمہ کو سوا لاکھ بار پڑھنا اور بھی نمبر بتائے جاتے ہیں، اس میں وظائف کی صحیح تعداد اور اہمیت کیا ہے؟

جواب: لوگوں کے بتائے ہوئے مخصوص وظائف جو مخصوص تعداد میں ہوتے ہیں، یہ بدعت ہے، اس پر عمل کرنا گناہ کا باعث ہے۔ شریعت نے کسی بھی آدمی کو اجازت نہیں دی ہے کہ وہ کسی عمل کے لئے اپنی طرف سے کوئی وظیفہ مخصوص کرے۔ اگر کوئی اپنی طرف سے کسی حاجت کے لئے وظیفہ مخصوص کرتا ہے تو یہ بدعت ہے اور اسی طرح کسی وظیفہ کے لئے اپنی طرف سے تعداد مخصوص کرنا مثلاً سو، ہزار یا لاکھ، یہ بھی بدعت ہے۔ ذکر عبادت ہے اور اس عبادت کو اسی طرح اور اسی تعداد میں کرنا ہے جیسے نبی ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ تفصیل کے لئے اس بارے میں میرا مضمون "مجرب وظیفہ کی شرعی حیثیت" مطالعہ کریں۔

80. **سوال:** کیا قرآنی آیات کو فریم میں کروا کر دیواروں پر لٹکا سکتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ حرم شریف میں بھی آیات لکھی ہوئی ہیں؟

جواب: قرآنی آیات کو دیواروں پر لٹکانے سے متعلق بعض علماء کہتے ہیں کہ جائز ہے لیکن اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ دیواروں پر قرآنی آیات لٹکانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں اہانت کا پہلو نکلتا ہے۔اور دین قرآن وحدیث کا نام ہے، جو قرآن یا حدیث میں ہے وہی دین ہے۔ حرم میں کچھ ہونا شرعی دلیل نہیں ہے لہذا حرم میں پائے جانے والے کسی عمل کو شرعی طور پر دلیل نہیں بنا سکتے ہیں۔

81. **سوال:** کیا وہ فرائض جو قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بحیثیت مسلمان ہم پر فرض ہیں یعنی عبادات کے علاوہ جہاد فی سبیل اللہ، عورتوں کا پردہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور وراثت کی تقسیم تو ان کو ترک کرنے والے کا عقیدہ باطل ہو جائے گا؟ ان فرائض اور نماز، روزہ، زکاۃ اور حج کی فرضیت میں کیا فرق ہے؟

جواب: عبادات اور معاملات میں جو بھی وجوب کا درجہ رکھتا ہے اس کا تارک گنہگار ہے اور قیامت میں واجب کے ترک پر مواخذہ ہوگا لیکن جو عمل واجب سے نیچے ہو یعنی سنت و مستحب ہو اس کا تارک گنہگار نہیں کہلائے گا اور اس پر محاسبہ نہیں ہوگا۔اس لئے دینی احکام خواہ عبادات سے متعلق ہوں یا معاملات سے متعلق، یہ دونوں ہمارے لئے دین ہی ہیں اور ہمارے لئے ہر قسم کے فرائض و واجبات پر عمل کرنا ضروری ہے اور ہر قسم کے محرمات سے بچنا ضروری ہے۔

82. **سوال:** لون پر گھر لینا کیسا ہے جبکہ صورت حال یہ ہے کہ آدمی کے پاس اتنے پیسے نہ ہوں کہ وہ گھر لے سکے اور اس کے پاس گھر بھی نہ ہو، مثلاً آدمی کے پاس دس لاکھ روپئے ہوں اور پچیس لاکھ میں گھر آتا ہو تو کیا وہ پندرہ لاکھ بنک سے لون لے سکتا ہے تاکہ گھر خرید لے اور وہ دھیرے دھیرے لون جمع کر دے بلکہ نیت یہ ہو کہ جتنی جلدی اس کے پاس پیسے ہو جائیں فوراً اپنا لون ختم کر لے؟

جواب: ایسی کسی مجبوری میں ہوم لون لینا جائز نہیں ہے کیونکہ لون سودی قرض ہے اور سودی قرض لینا حرام ہے جس کے پاس گھر نہیں ہے لیکن کچھ پیسے ہیں اسے چاہئے کہ وہ اور پیسے پہلے جمع کر لے اور جب گھر خریدنے کے لئے پیسے جمع ہو جائیں تب گھر خرید لے۔ آخر لون لینے پر بنک کو قسط دینا ہی ہوتا ہے، وہی قسط کا پیسہ اپنے پاس جمع کرتے رہیں اور جب پیسہ جمع ہو جائے پھر گھر خریدا جائے۔اس سے حرام کام سے بھی بچ جائیں گے اور سود کے نام سے زیادہ پیسہ بھی نہیں دینا پڑے گا۔

83. **سوال:** ایک عورت نے کسی کی بچی کو دو تین گھونٹ دودھ پلایا ہے، جس عورت نے دودھ پلایا ہے، اب وہ اس بچی سے اپنے بھائی کی شادی کروانا چاہتی ہے، کیا دو تین گھونٹ سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: دو تین گھونٹ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ رضاعت ثابت ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں ایک شرط یہ ہے کہ پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر بچے کو دودھ پلایا جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مدت رضاعت یعنی دو سال کے اندر دودھ پلایا جائے۔

ان دو شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو گی تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی اور جہاں تک مذکورہ مسئلہ کا تعلق ہے تو چونکہ عورت اپنے بھائی کا نکاح اس لڑکی سے کرنا چاہتی ہے جس کو چند گھونٹ دودھ پلایا ہے لہذا اس نکاح میں کوئی حرج ہی نہیں ہے کیونکہ بہن کا دودھ پلانا بھائی کے لئے موثر نہیں ہے اور ویسے بھی بہن نے رضاعت کی حد سے کم ہی دودھ پلایا ہے اس وجہ سے رضاعت بھی ثابت نہیں ہوتی ہے۔

84. **سوال:** عارض نام کا مطلب بتا دیجئے اور اگر اس نام کو آرض لکھیں تو اس کا مطلب کیا ہو گا، ہمارے ایک عزیز ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے کا نام (آرض) رکھا ہے؟

جواب: یہ دونوں طرح سے لکھنا درست ہے اور دونوں کے الگ الگ معنی ہیں۔

عارض: اس کے مختلف معنی ہیں مثلاً رخسار، رکاوٹ، عرض کرنے والا، درپیش معاملہ وغیرہ

آرض: خوشنما منظر، دیمک کا لکڑی کو کھانا وغیرہ۔

اس طرح کے نام رکھنا درست معلوم نہیں ہوتا ہے ہمیں اپنا نام اسلاف کے نام کے حساب سے رکھنا چاہیے۔ ان دونوں الفاظ کے بعض معنی صحیح بھی ہیں، بعض معنی درست نہیں ہیں اس لیے بہتر نام رکھا جانا چاہیے، ویسے کسی نے نام رکھ لیا ہے تو رکھا جا سکتا ہے تاہم عام نصیحت یہ ہے کہ اس طرح کے ناموں سے بچا جائے اور سیرت کی کتابوں سے دیکھ کر مناسب نام رکھا جائے۔

85. **سوال:** کیا دف کے ساتھ نعت پڑھنا یا سننا درست ہے، کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عرش سے واپس آئے تو دف بجا کر مولا یا صلی وسلم دائما پڑھا گیا کیا یہ ایسا ہی ہوا؟

جواب: جس طرح دیگر آلات ساز ممنوع ہیں اسی طرح سے اصلا دف بھی ممنوع ہے تاہم بعض مواقع پر اس کی اجازت ملتی ہے،ان موقعوں میں عید کا موقع، شادی کا موقع اور سفر سے واپسی کا موقع ہے۔اور دف صرف لڑکی ہی بجاسکتی ہے، مردوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

المہم عام حالات میں دف دیگر آلات ساز و موسقی کی طرف حرام اور ممنوع ہے لہذا نعت کے ساتھ یا اور کسی قصیدہ اور حمد کے ساتھ دف جانا شرعا جائز نہیں ہے اور جس نے کہا ہے کہ مولا یا صل وسلم دائما دف کے ساتھ بجایا گیا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے شریعت میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ نعت تو آج کے زمانے کی ہے،اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے واپس نہیں آئے تھے بلکہ آسمان سے واپس آئے تھے یا کہہ لیں کہ معراج سے واپس آئے تھے۔

86. **سوال:** میں روزانہ کچھ وظائف سو دفعہ پڑھتی ہوں مثلا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر (سو بار)، لاحول ولا قوۃ مکمل (سو بار)، اللھم صل وسلم علی نبینا محمد (سو بار)، استغفر اللہ (سو بار)۔ کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: میرے جس مضمون کو سامنے رکھ کر آپ نے سوال کیا ہے، میں نے اس میں ذکر کیا ہے کہ ذکر کی تعداد کو اپنی طرف سے متعین کرنا بدعت ہے۔

جہاں تک آپ جو اذکار کر رہے ہیں تو کیا آپ اپنے من سے صرف ذکر ہونے کی وجہ سے 100 مرتبہ متعین کر کے پڑھ رہے ہیں یا آپ نے کتاب سے باقاعدہ دیکھ کر 100 مرتبہ کی تعداد کو پڑھنا شروع کیا ہے؟

دین کے حوالے سے ہمارے لیے ضروری ہے کہ عمل کرنے سے پہلے دلیل معلوم کریں پھر اس کے بعد عمل کریں۔

آپ کے اذکار میں دو ذکر 100 مرتبہ پڑھنا دلیل سے ثابت ہے وہ یہ دو اذکار ہیں۔

☆لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد و هو على كل شيء قدير.

☆استغفر الله

باقی دو اذکار 100 مرتبہ متعین کر کے پڑھنا ثابت نہیں لہذا جس ذکر کی جو تعداد متعین ہو آپ اس تعداد کے ساتھ ذکر کریں اور جس کے لیے کوئی تعداد متعین نہ ہو اس کو کثرت کے ساتھ پڑھیں،اس میں تعداد متعین نہ کریں۔

87. **سوال:** کیا مرد کے لئے ایسے کپڑے لگانا درست ہے جس میں کالر اور بٹن کے نیچے تک بیل بوٹے اور کشیدے ہوتے ہیں یعنی جڑی کا کام ہوتا ہے؟

جواب: مرد کا اس طرح سے لباس پہننا بظاہر اس میں حرمت کا پہلو نظر نہیں آتا ہے تاہم بعض ناحیہ سے اس کا نہ پہننا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ جو آدمی اس طرح کا لباس پہنا ہوگا اس کی طرف اکثر لوگوں کا دھیان جائے گا کیونکہ اس میں نقش و نگار بنے ہونے کے سبب بطور خاص نماز میں توجہ بٹنے کا سبب بنے گا خواہ اس کے لیے ہو یا دیگر اس کے آگے پیچھے دوسرے مصلیوں کے لیے ہو۔

88. **سوال:** ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ جب بچہ (پیدائش کے وقت) زندگی کے آثار پائے جائیں، تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور وہ وارث بھی ہوگا۔

اس حدیث کے تحت کس بچے کی وراثت میں حصے کی بات کی گئی ہے جو ماں کے پیٹ میں اسلامی لحاظ سے چار مہینے سے اوپر کا ہے۔ چار مہینے کا مطلب ہے کہ 120 دن کے بعد 130، 40، 50 دن کا بھی ہوگا۔ اور جب پیدا ہوا تو مرا ہوا تھا اس کا وراثت میں بھی حصہ ہوگا؟

جواب: وراثت کے لیے شرط ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہو تبھی اس کے لیے وراثت ہے اور جو بچہ مردہ پیدا ہوا ہو اس کے لیے وراثت میں حصہ نہیں ہے چاہے بچے کی تخلیق مکمل کیوں نہ ہو گئی ہو۔

89. **سوال:** کیا عدت والی بیوہ خاتون جمعہ کی نماز اور دروس میں جا سکتی ہے؟

جواب: بیوہ خاتون کو نماز یا دروس کے لیے گھر سے نکلنا اور مسجد جانا جائز نہیں ہے، بیوہ کو اپنے شوہر کے گھر کو لازم پکڑنا ہے اور صرف ضرورت کے وقت ہی گھر سے باہر نکلنا ہے جیسے طبیب سے مراجعہ کے لیے۔ لجنہ دائمہ کا ایک فتوی ہے جس میں بیوہ کی نماز کے لیے مسجد جانے سے متعلق سوال کیا گیا ہے تو لجنہ نے فتوی دیا ہے کہ عورت گھر میں ہی نماز ادا کرے گی۔ (اس فتوی کمیٹی میں شیخ ابن باز بھی موجود ہیں)۔

90. **سوال:** کوئی بیوہ خاتون اپنے شوہر کے جنازے پر آسکتی ہے یعنی وہ نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے؟

جواب: کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کے جنازہ کے پیچھے جانا جائز نہیں ہے بلکہ تمام عورتوں کے لیے جنازے کے پیچھے چلنا ممنوع ہے، یہ صرف مردوں کے حق میں جائز ہے۔

یہاں یہ بات بھی علم میں رہے کہ جنازہ قبرستان پہنچ چکا ہو تو بعد میں بھی بیوہ عورت کے لیے اپنے شوہر کے جنازے میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔

اس بیوہ عورت کے لئے ضروری ہے کہ عدت مکمل ہونے تک اپنے شوہر کے گھر میں سکونت پذیر رہے۔ باقی عورتیں گھر میں مل کر جنازے کی نماز پڑھ سکتی ہے جب جنازہ گھر پر موجود ہو، وہ بیوہ بھی گھر پہ جنازہ کی نماز پڑھ سکتی ہے۔

91. **سوال:** کیا والد اپنی شادی شدہ بیٹی کو زکوۃ دے سکتا ہے جبکہ بیٹی بہت غریب اور پریشان ہو؟

جواب: اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کوئی بھی باپ اپنی شادی شدہ بیٹی کو زکوۃ نہیں دے سکتا ہے خواہ بیٹی غریب، مسکین اور محتاج ہی کیوں نہ ہو۔ باپ پر لازم ہے کہ اگر بیٹی ضرورت مند ہے تو اصل مال سے مدد کرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب باپ کو اللہ تعالی نے اتنا مالدار بنایا ہے کہ وہ زکوۃ دینے کے قابل ہو گیا ہے پھر وہ باپ اپنی بیٹی کو زکوۃ دینے کے لیے کیسے سوچ رہا ہے جبکہ اس کے پاس کافی سارا مال موجود ہے۔

باپ کو چاہیے کہ زکوۃ دوسرے مستحقین کو ادا کرے اور اپنی ضرورت مند اولاد کو اصل مال میں سے عطا کرے۔

92. **سوال:** جب کوئی عورت فجر کی نماز پڑھ کر مصلی پر اسی جگہ بیٹھی رہے پھر اشراق کی نماز پڑھے اس کی نماز تو ٹھیک ہے لیکن جو اسی مصلی پہ کچھ ادھر ادھر کھسک کر بیٹھ جائے تو کیا ایسے میں اشراق کی نماز نہیں ہو گی؟

جواب: اس مسئلے میں پہلی بات یہ سمجھ لیں کہ اشراق کی نماز اس وقت ہے جب کوئی مرد یا کوئی عورت جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھے اس لئے اگر کوئی عورت گھر میں اکیلے فجر کی نماز پڑھ رہی ہے تو ایسی عورت کو چاہیے کہ وہ چاشت کی نماز پڑھا کرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی مسجد میں جماعت سے فجر کی نماز پڑھتا ہے اور اسی مصلے پہ بیٹھا رہتا ہے حتی کہ اگر آگے پیچھے کچھ کھسک بھی جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ وہ اپنی جگہ پر سورج نکلنے تک ذکر کرتا رہے اور سورج نکلنے کے بعد اشراق کی نماز پڑھ لے۔

93. **سوال:** چار ماہ کا بچہ پیدا ہونے کے بعد فوت ہو جائے اور اس کے والد یا والدہ کی جب وراثت تقسیم کی جائیگی تو اس

بچہ کا حصہ کس کو دیا جائے گا؟

جواب: باپ کی وراثت سے بچے کو حصہ پانے کے لیے ضروری ہے کہ باپ پہلے فوت ہو اور پھر بچہ فوت ہو۔ اگر کوئی بچہ باپ کی زندگی ہی میں فوت ہو جاتا ہے تو وہ وراثت کا حقدار نہیں ہوگا۔ اسی طرح سے ماں کی جائیداد میں سے بھی وارث نہیں ہوگا اگر ماں سے پہلے وہ مر جاتا ہے۔

جب بچہ وراثت کا حقدار ہوگا اور وہ خود بھی وراثت پا کر وفات پا جائے گا تو اس کی وراثت بچے کے وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔

94. سوال: پہلی قوموں پر بہت سارے عذاب آتے تھے لیکن ابھی کچھ عذاب نہیں دیکھتے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: دنیا میں متعدد قومیں گزری ہیں مگر قرآن میں صرف بعض قوموں کی تباہی کا تذکرہ موجود ہے۔ اور ان بعض اقوام کی تباہی کی وجہ سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ نے ساری قوموں کو ہلاک کیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ امت محمد، یہ صرف ایک امت ہے، کئی امت نہیں ہے اور یہ دنیا کی سب سے بڑی امت ہے جو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، اس امت سے پہلے ایسی کوئی امت جو پوری دنیا بھر میں پھیلی ہو نہیں گزری ہے کیونکہ سابقہ قومیں الگ الگ خطے میں محدود ہوتیں جبکہ محمدی شریعت پوری دنیا کے لیے ہے۔

پھر یہ کہ عذاب کی مختلف شکلیں ہیں، ہم تاریخ میں بھی بہت سارے عذاب کا ذکر پاتے ہیں اور آئے دن زلزلہ یا طوفان یا قحط یا قتل یعنی مختلف صورتوں میں اللہ عذاب بھیج ہی رہا ہے۔

یہ الگ مسئلہ ہے کہ اللہ اس پوری قوم کو نہیں مٹائے گا، یہ قوم قیامت تک باقی رہے گی لیکن عذاب کی متعدد شکلیں پہلے بھی رہیں، آج بھی ہیں اور قیامت تک کسی نہ کسی طرح کا عذاب آتا ہی رہے گا اور دنیا اتنی بڑی ہے کہ بہت سارے عذاب کو نہ ہم دیکھ پاتے ہیں، نہ جان پاتے ہیں۔ ویسے بھی ہم لوگ ایسے زمانے میں جی رہے ہیں جہاں بے حیائی اور فتنے اور عروج پر ہیں۔

اس جگہ قرآن کی اس آیت کو بھی مد نظر رکھیں جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کو دو امان یعنی سیکورٹی عطا فرمایا ہے، ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور دوسری استغفار۔

پہلی سیکورٹی (ضمانت) دنیا سے ختم ہو چکی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے جبکہ اس امت کے لیے دوسری سیکورٹی (ضمانت) موجود ہے اور استغفار کرنے والے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں اس وجہ سے یہ پوری قوم قیامت تک نہیں مٹ سکتی ہے۔

95. **سوال:** عطر لگانے کی جگہ (حجر اسود، خانہ کعبہ، روضہ رسول، دیگر اور جگہ جہاں پاؤ) ان جگہوں پر عطر لگانا سنت ہے، یہ میری طرف سے نذر ہے اور میرے لیے یہی تبرک بھی ہے۔

کیا یہ باتیں درست ہیں؟

جواب: یہ کسی بدعتی کی تحریر ہے جو کٹر قسم کا بدعتی ہوگا اور بدعتی کہتے ہی اس کو جو اپنی طرف سے دین گھڑ گھڑ کے لوگوں کو بیان کرتا ہے۔

دین اسلام میں کہیں پر ایسی باتیں نہیں لکھی گئی ہیں یعنی اس میں لکھی گئی تمام بات جھوٹی اور بے دلیل ہیں، ان باتوں کو سنت کہنا سراسر غلط ہے، آپ ان تمام باتوں کو جھوٹ کہہ سکتے ہیں۔

96. **سوال:** آپ نے کہا کہ قبلہ کی طرف پیر کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے لیکن کیا قبلہ کا ادب کرتے ہوئے اس طرف پیر نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: قبلہ کی طرف پیر کرنا بے ادبی نہیں ہے اور کسی چیز کو بے ادبی کہنے کے لیے دلیل چاہیے، اپنی مرضی سے کسی بات کو بے ادبی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ آگے اور پیچھے دونوں جانب شرمگاہ ہے، یہ بھی اس وقت منع ہے جب ہم حاجت پوری کر رہے ہوں جبکہ عام حالات میں قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کرنا ممنوع نہیں ہے۔

اور پیر سے متعلق شریعت میں کوئی مسئلہ نہیں، پہلے جواب میں واضح طور پر میں نے بتایا دیا تھا کہ قبلہ کی طرف پیر کرنا منع نہیں ہے اور اسی طرح یہ بھی بتایا گیا تھا کہ قبلہ کی طرف پیر کرکے سو سکتے ہیں یعنی سوال کا جواب بالکل واضح تھا پھر بھی یہ سوال کرنا بلاضرورت معلوم ہوتا ہے۔

97. **سوال:** کیا نماز میں اپنی کسی پریشانی، غم یا دکھ میں رونا جائز ہے یا اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا صرف اللہ کی خشیت میں رونا جائز ہے؟

جواب: نماز اللہ کی بندگی اور اس کی عبادت ہے لہذا نماز پڑھتے ہوئے توجہ اللہ کی جانب ہونی چاہیے نہ کہ دنیاوی مسائل اور اپنی پریشانیوں کی طرف، حدیث جبریل میں احسان کی تعریف کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ تصور کرو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ گویا ہمیں اسی انداز میں اللہ رب العالمین کی بندگی کرنی چاہیے اور اگر نادانستہ

طور پر نماز میں کوئی خیال آجائے یا اپنی تکلیف یاد آجائے اور رو دے تو اس سے نماز پر اثر نہیں پڑے گا لیکن ہماری ذمہ داری یہ ہو کہ ہم نماز میں اپنے مسائل کی طرف عمدا توجہ نہ کریں بلکہ اللہ کی طرف متوجہ رہیں اور اللہ کی خشیت اور اس کے خوف سے اگر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائے تو اس حالت میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

98. **سوال:** کیا شیعہ کے گھر کھانا کھانا مناسب ہے؟

جواب: شیعہ کے گھر کا حلال کھانا کھا سکتے ہیں لیکن اگر مذہبی رسومات کا کھانا ہو تو کھانا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ کھانا حلال ہی کیوں نہ ہو۔

99. **سوال:** ہم موبائل پر نعت سنتے ہیں تو کیا ہم نعت خوان کے ساتھ ساتھ نعت کے اشعار دہرا سکتے ہیں جبکہ وہ نامحرم ہوتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: مرد کی آواز سے آواز ملا کر نعتیہ اشعار پڑھنے میں عورت کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ فقط آواز میں محرم اور غیر محرم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے یعنی ایک عورت محرم یا غیر محرم کسی کی بھی آواز سن سکتی ہے اور اسے دہرا سکتی ہے۔

100. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ وہ پانچ ماہ کے حمل سے ہیں، بچے کی نشو نما ٹھیک نہیں ہے اور ان کو کبھی کبھی خون آتا ہے، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بچے کے دل کی دھڑکن پیدا ہو جاتی ہے تو ٹھیک ورنہ اس بچے کو ضائع کر دیا جائے گا۔ اس طرح بچہ ضائع کروایا جا سکتا ہے اگر اس کی نشو نما نہ ہو رہی ہو اور کیا ایسی صورت میں ان کو غسل کر کے نماز پڑھنی ہو گی یا پھر وضو کرنا کافی ہے نماز پڑھنے کے لیے؟

جواب: کسی ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے ماں کے پیٹ کا بچہ اس بنیاد پر ضائع نہیں کیا جائے گا کہ بچے میں کچھ نقص ہے یا اس میں نشو نما کی کمی ہے۔ کیونکہ ان کی بات گمان اور اندازہ پر مبنی ہے جبکہ بچے کے بارے میں یقینی اور صحیح علم اللہ کے پاس ہے اس لئے ڈاکٹر کی اس طرح کی بات پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور حمل ضائع نہیں کیا جائے گا۔ دکھ اور پریشانی زندگی کا حصہ ہے، انسان جب زندہ ہوتا ہے تب بھی کبھی دکھ میں اور کبھی سکھ میں ہوتا ہے۔ کیا کسی پریشان حال آدمی کو قتل کرنا جائز ہے یا کسی پاگل دیوانہ اور معذور آدمی کو قتل کر دینا چاہیے کہ وہ تکلیف میں ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ ٹھیک یہی معاملہ ماں کے پیٹ کے بچے کا ہے اللہ جس حال میں چاہے اس حال میں بچہ کو دنیا میں لائے

گا۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں فوت ہو جائے تو پھر آپریشن سے اسے نکالا جائے گا یا بچے کی وجہ سے ماں کی جان کو خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اسقاط حمل جائز ہے ورنہ ظن و گمان کی وجہ سے بغیر عذر کے زندہ بچے کا اسقاط جائز نہیں ہے۔

جب ہمیں معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں حمل ضائع نہیں کر سکتے ہیں تو غسل کرنے اور وضو کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔

101. **سوال:** آج کل ایک بات بہت زیادہ لوگوں میں توجہ کا سبب بنی ہوئی ہے کہ ایک مزار سانس لے رہا ہے، اس صورت میں ہم اولیاء کے بارے میں غلط عقیدہ نہیں رکھتے لیکن اس قبر کی سچائی دیکھنے کے بعد ادبا ان کا احترام کرنا چاہئے اور یہ کہاں تک سچی قبر ہے؟

جواب: اس سوال کے تعلق سے اپنے ذہن میں قبر پرستوں کا تصور پیدا کریں اور یہ دھیان رکھیں کہ قبروں پر مزار بنانے والے، قبروں کو چومنے والے، قبروں پر سجدہ کرنے والے، قبروں پر چادر اور مالا چڑھانے والے، اور مردوں سے مرادیں مانگنے والے بدعتی لوگ چونکہ قبروں کی تجارت کرتے ہیں اس لئے آئے روز قبروں کے تعلق سے لوگوں میں جھوٹا قصہ بیان کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹے قصے کہانی بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ اس کے مزار پر آئیں اور مزار کی دکانوں سے خرید و فروخت کریں اور مجاور بن کر بیٹھے ہوئے لوگوں کو نذرانے پیش کریں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قبروں کو پکی بنانا، ان پر مزار تعمیر کرنا، وہاں پر مجاور بن کر بیٹھنا، وہاں پر میلہ ٹھیلہ لگانا اور اس جگہ قوالی اور عرس قائم کرنا یہ سب حرام کام ہیں پھر بھی قبر پرست لوگ یہ سارے کام، دین کے نام پر مال و دولت کمانے کے لئے کرتے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑے ایمان والوں کی قبریں مدینہ میں موجود ہیں مگر کبھی آپ نے یہ نہیں سنا ہوگا کہ مدینہ کی قبر سانس لے رہی ہے یا مدینہ کی قبر سے مردہ زندہ نکل آیا ہے یا میت کا کفن میلا نہیں ہوا ہے کیونکہ مدینہ والے الحمدللہ توحید پرست ہیں۔

جتنے بھی قبروں کے کرشمے بیان کئے جاتے ہیں، یہ سب بدعتیوں کے مزارات کے ہیں اور یہ کرشمے ان کے خود ساختہ ہوتے ہیں یعنی یہ خود سے ڈرامائی اور جادوئی طریقے سے کرشمے کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل میں مزار کی

عقیدت پیدا کی جائے اور مال کمایا جائے۔ پاکستان کا ایک بدعتی بیان کر رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں ہمارے گھر آئے تھے اور وہ جھوٹا شخص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کے نشان بھی لوگوں کو دکھا رہا تھا۔ گویا قبر پرستوں کے یہاں اس طرح کی جھوٹی بات بیان کرنا پرانا رواج ہے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ باباؤں، پیروں اور ولیوں کے بارے میں اسی طرح کے جھوٹے جھوٹے کشف و کرامات بیان کرتے رہتے ہیں۔

میں نے وہ ویڈیو دیکھی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ قبر سانس لے رہی ہے، اس ویڈیو کے بارے میں آپ سے میں یہی کہوں گا کہ آپ خود بھی وہاں جا کر ایسا دیکھیں تو آپ سمجھیں کہ قبر پرستوں کا یہ جھوٹا ڈرامہ ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ ایک ٹی وی والے نے کہا بھی ہے کہ کسی نے خود سے کوئی مشینری چیز رکھ کر اس طرح کی حرکت کی ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ اللہ رب العالمین اپنی قدرت سے زمین میں کہیں بھی کرشمہ ظاہر کر سکتا ہے، یہ اللہ کی قدرت ہے لیکن کسی قبر یا بابا یا مزار یا مزار والے کے بارے میں جھوٹے کرشمے پر کوئی اعتبار نہیں کریں۔

102. **سوال:** کیا پیدل مطاف کے اندر طواف کرنے کا اجر و ثواب اور مسجد الحرام کی اوپری منزل پر سواری پر طواف کرنے کا اجر و ثواب برابر ہوگا، ایک صحتمند شخص جو اپنے قدموں پر چلتا پھرتا ہے لیکن ضعیف والدین کو سواری پر طواف کرواتے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اور ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی سواری پر طواف کرلے تو اس کے اجر و ثواب میں کمی تو نہ ہوگی ان شاء اللہ؟

جواب: مطاف میں طواف کرنے یا اوپری منزل پر طواف کرنے، ان دونوں صورتوں میں اجر میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ دونوں ہی طواف کہلائے گا البتہ یہاں ایک دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص خود صحت مند اور تندرست ہے اور اپنے قدموں پر طواف کر سکتا ہے تو اس کے حق میں بہتر ہے کہ وہ بغیر سواری کے طواف کرے۔ بھلے وہ اوپری منزل پر طواف کرے لیکن قدموں سے طواف کرے۔ اور عبادت کے معاملے میں واضح حدیث ہے کہ جس عبادت میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے اس میں زیادہ اجر ملتا ہے یعنی خود سے کوئی تکلیف مول نہیں لینی ہے لیکن نفس عبادت میں جو تکلیف ہوتی ہے اس تکلیف پر اجر ملتا ہے۔ اس کے باوجود صحت مند کے لیے سواری پر طواف کرنا جائز ہے مگر اس عمل کو افضل نہیں کہا جا سکتا۔

103. **سوال:** کیا عقیقہ میں پانچ ماہ کا بکرا ذبح کر سکتے ہیں؟

جواب: عقیقہ کے لیے پانچ مہینے کا بکرا کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ بکرا کم از کم ایک سال کا ہو اس سے کم کا نہ ہو۔ لہذا پانچ مہینے کے بکرا کو عقیقہ کے طور پر ذبح نہیں کیا جائے گا۔ مزید اس مسئلے کو دلائل سے جاننے کے لیے میرا مضمون "عقیقہ میں جانور کی عمر" کا مطالعہ کریں جو میرے بلاگ اور ٹیلی گرام چینل پر مل جائے گا۔

104. **سوال:** میں اکثر بیمار رہتی ہوں اور میں جانتی ہوں کہ ذکر ویسے ہی کرنا چاہیے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے لیکن پھر بھی لوگ بتاتے ہیں کہ الم نشرح 21 مرتبہ پڑھا کریں، میرے خیال سے یہ طریقہ صحیح نہیں ہے لیکن کیا ہم اس سورت کو نماز میں یا دن میں چلتے پھرتے کبھی اس کو پڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ بہترین سورت ہے؟

جواب: ذکر واذکار کے تعلق سے سنت یہی ہے کہ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اسی طرح سے ہمیں ذکر کرنا چاہیے اور نہ کسی بیماری کے لیے اپنی طرف سے کوئی ذکر خاص کرنا چاہیے اور نہ ہی ذکر کی تعداد اپنی طرف سے خاص کرنا چاہیے ورنہ یہ دونوں عمل بدعت کہلائے گا۔

باقی آپ شفایابی کے لیے قرآن پڑھتے رہیں، ذکر کرتے رہیں، درود پڑھیں اور اللہ سے دعائیں کرتے رہیں الحمدللہ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے حتی کہ اپنی نماز میں الم نشرح بھی پڑھتے ہیں یا دن و رات میں کبھی بغیر تخصیص کے بطور ذکر پڑھتے ہیں تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ حرج تب ہے جب آپ اس سورت کو مخصوص کر کے اور مخصوص تعداد میں پڑھیں۔

105. **سوال:** اگر کوئی عورت شیعہ کی مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ لی تو کیا وہ گنہگار ہو گی؟

جواب: اگر کسی نے شیعہ کی مسجد میں نماز پڑھ لی ہو تو وہ گنہگار نہیں ہے کیونکہ وہ بھی مسجد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ دنیا کی پوری سرزمین مسجد ہے لہذا ہم کسی بھی جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں جو پاک اور صاف ستھری ہو۔ لیکن چونکہ شیعہ کے عقائد برے ہیں اور ان کی مسجدوں میں بہت ساری شرعی مخالفات پائی جاتی ہیں لہذا ہمیں ان کی مسجد میں نماز پڑھنے سے پرہیز کرنا چاہیے، کسی نے پہلے پڑھ لیا تو کوئی مسئلہ نہیں آئندہ اس میں احتیاط کرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی نے شیعہ امام کے پیچھے نماز ادا کی ہے تو پھر اس کی نماز درست نہیں ہے کیونکہ شیعہ کے عقائد میں کفر و شرک پایا جاتا ہے۔

106. **سوال:** کیا بیوہ عورت عید گاہ جا سکتی ہے تاکہ نماز عید اور دعا میں شامل ہو سکے؟

جواب: بیوہ عورت عدت میں ہوتی ہے اور عدت گھر میں گزارنا ہے اس وجہ سے بیوہ، عید کی نماز کے لئے گھر سے نہیں نکلے گی، وہ اپنے گھر میں ہی رہے گی، وہیں پر نماز عید کی طرح نماز پڑھ لے کافی ہے۔ بیوہ کو محلے کی مسجد میں بھی نماز پڑھنے سے اور درس سننے سے اہل علم منع کرتے ہیں گویا بیوہ کو بلا ضرورت اپنے گھر سے نہیں نکلنا ہے۔

107. **سوال: میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا قرآن کا ترجمہ و تفسیر کسی حافظہ سے سیکھ سکتی ہوں جو عالمہ نہ ہوں، فقط حافظہ ہو؟**

جواب: قرآن کی تفسیر کرنا، غیر عالم کا کام نہیں ہے، قرآن ایک عظیم کتاب ہے بلکہ دین اسلام کی یہ اساس ہے اور اللہ تعالی نے اس کتاب کو مجمل انداز میں نازل کیا ہے اور اس کتاب کی شرح و بیان کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایک پیغمبر کو بھیجا، اس پیغمبر نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تفسیر و تشریح صحابہ کرام سے بیان فرمائی جس کو حدیث کہا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں قرآن کا حدیث سے تعلق بنتا ہے یعنی ایک شخص کو قرآن کا معنی مفہوم جاننے کے لیے احادیث پر بھی درک ہونا چاہیے، اسی طرح قرآن سے درجن بھر علوم جڑے ہوئے ہیں اس لئے قرآن کی تفسیر بیان کرنے کے لئے ان علوم کا جاننا ضروری ہے تاکہ قرآن کا صحیح معنی و مفہوم بیان کیا جا سکے۔

جو قرآنی علوم کا جانکار نہیں ہے یا کم از کم وہ عالم بھی نہیں ہے ایسے آدمی کو قطعا حق نہیں ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر بیان کرے۔ قرآن کی تفسیر کوئی اردو کتاب نہیں ہے کہ ہجہ کر کے ہم بچوں کو پڑھا دیں گے، ہر گز نہیں، یہ ایک عظیم کتاب ہے اور اس سے متعدد علوم جڑے ہوئے ہیں لہذا قرآن کی تفسیر کے لیے ان علوم کا جانکار ہونا ضروری ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ مدارس سے ہزاروں طلبہ پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں لیکن سب میں قرآن کی تفسیر بیان کرنے کی ہمت نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ایک ایسی عورت جو عالمہ نہیں ہے اور قرآن کے جو علوم ہیں مثلا عربی زبان و قواعد، اصول تفسیر، اصول فقہ، علم قرات، اسباب نزول، علم محکم و متشابہ، علم ناسخ و منسوخ اور علم اعجاز قرآنی وغیرہ۔ ان علوم کو نہیں جانتی ہے وہ قرآن کی تفسیر بیان نہیں کر سکتی ہے، محض اردو تفسیر سے اردو پڑھ لینا تفسیر بیان کرنے کے لیے کافی نہیں ہے اور عام طور سے آج کل بہت ساری عورتیں اسی طرح سے تفسیر بیان کر رہی ہیں جو کہ حد درجہ غلط ہے۔ آپ ایسی کسی خاتون سے تفسیر کی تعلیم حاصل نہ کریں بلکہ جو تفسیر کے ماہر ہیں انہیں سے تفسیر کا علم حاصل کریں۔

الحمدللہ بہت سارے علماء قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں، آپ ان سے استفادہ کریں جیسے شیخ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ۔

108. **سوال:** اگر حمل کے دوران خون آنا شروع ہو جائے تو وضو کرکے نماز پڑھنا کافی ہوگا یا پھر غسل کرنا ہوگا نماز پڑھنے سے پہلے؟

جواب: عام طور سے حمل کے دوران خون نہیں آتا ہے لیکن کسی سبب، بسااوقات حاملہ عورت سے بھی خون جاری ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ خون، نہ حیض ہے اور نہ نفاس ہے اس لئے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ نماز سے پہلے اس خاتون کو چاہیے کہ کپڑے اور خون آلود جگہ کی پہلے صفائی کرلے پھر وضو کرکے نماز ادا کرے۔

109. **سوال:** آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ ماں بیٹی بغیر محرم کے عمرہ کرنے نہیں جاسکتی ہے، اس پر ایک خاتون کا اعتراض یہ ہے کہ ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ تین دن کا سفر ہو تو عورت کو محرم کی ضرورت ہے جبکہ آج کل ہم ایک یا دو دن میں مکہ پہنچ جاتے ہیں پھر بھی عورت کو محرم کی ضرورت ہے؟

جواب: عورت کے لئے بغیر محرم سفر کرنے کے تعلق سے مختلف احادیث آتی ہیں۔ کسی حدیث میں ہے کہ عورت ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے، کسی حدیث میں ہے کہ عورت دو دن کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے، کسی حدیث میں ہے کہ عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے، یہ ساری احادیث صحیح ہیں۔

اور ان احادیث کے علاوہ بعض ایسی بھی روایات ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے یعنی دن یا رات کی کوئی قید نہیں ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی یہ حدیث دیکھیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ"(صحیح البخاری:1862)

ترجمہ: کوئی عورت اپنے محرم رشتہ دار کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک وہاں ذی محرم موجود نہ ہو۔

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کو سفر بولا جاتا ہے، وہ سفر کوئی بھی عورت بغیر محرم کے نہیں طے کرے گی۔ بعض اہل علم نے سفر کی مسافت 80 کلومیٹر بیان کی ہے یعنی کوئی بھی عورت 80 کلومیٹر یا اس سے زیادہ کا سفر

کرے تو لازماً اس کے ساتھ محرم ہونا چاہیے۔ اب اگر کوئی اسی کلو میٹر یا اس سے زیادہ کلو میٹر ایک گھنٹے میں طے کرلے، یا ایک دن میں طے کرے، یا دو دن میں طے کرے، اس سے کوئی غرض نہیں ہے بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ عورت اسی کلو میٹر یا اس سے زیادہ کا سفر کرے تو سفر میں لازمی طور پر محرم چاہیے۔

110. **سوال:** کیا ہم کسی اور کے نام کا نفلی طواف کر سکتے ہیں اور کیا ہم کسی دوسرے کے نام کا عمرہ کر سکتے ہیں خواہ وہ زندہ ہو یا میت؟

جواب: کوئی آدمی، کسی دوسرے شخص کی طرف سے طواف نہیں کر سکتا ہے خواہ وہ زندہ ہو یا میت ہو، ایک آدمی صرف اپنی ذات کی طرف سے ہی طواف کر سکتا ہے کیونکہ احادیث میں کسی دوسرے کی طرف سے طواف کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔ جہاں تک دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا مسئلہ ہے تو اس کے احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ اگر کوئی آدمی زندہ اور صحت مند ہو تو اس کی طرف سے عمرہ نہیں کر سکتے ہیں، صحت مند آدمی اپنا عمرہ خود سے انجام دے گا۔

☆ ہاں اگر زندہ آدمی صحت مند نہ ہو بلکہ جسمانی طور پر معذور ہو اور اس کے اوپر عمرہ فرض ہو گیا ہو تو ایسے آدمی کی طرف سے دوسرا آدمی عمرہ کر سکتا ہے، اس شرط کے ساتھ کہ عمرہ بدل کرنے والا پہلے اپنا عمرہ کر چکا ہو۔

☆ جہاں تک فوت شدہ آدمی کی طرف سے عمرہ کرنے کا مسئلہ ہے تو جو قریبی رشتہ دار ہیں مثلاً والد یا والدہ جو وفات پا گئے ہوں تو اولاد اپنے وفات یافتہ والد یا وفات یافتہ والدہ کی طرف سے عمرہ کر سکتی ہے۔

111. **سوال:** گھر میں عورت اپنے محرم کے ساتھ ہو تو کیا وہ خوشبو لگا سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے گھر میں خوشبو لگا سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہاں پر کوئی غیر محرم نہ ہو یعنی گھر میں شوہر، بچے اور دوسرے محرم ہوں تو ان کی موجودگی میں ایک عورت خوشبو لگا سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

112. **سوال:** کسی نے کہا ہے کہ یہ کھانے کی دعا ہے، (اللھم اطعمت، وسقیت، واغنیت، واقنیت، وھدیت، واحییت، فلک الحمد علی ماعطیت) کیا یہ دعا میں پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: یہ دعا حدیث سے ثابت ہے، جو مسند احمد میں موجود ہے اور شیخ البانی نے صحیح الجامع اور سلسلہ صحیحہ میں درج فرمایا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا شروع کرتے تو بسم اللہ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے ہیں: اللهم أطعمت وأسقيت وأقنيت وهديت وأحييت، فلله الحمد على ما أعطيت۔

ترجمہ: اے اللہ! تونے کھلایا، تونے پلایا، تونے راضی و مطمئن کیا، تونے ہدایت دی اور تونے زندہ کیا، سو تیرے لیے ہی تعریف ہے (ان نعمتوں پر) جو تونے عطا کیں۔

(حوالہ: سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی: 71)

113. **سوال:** کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ لڑکی کا رشتہ اس وجہ سے نہ ہو رہا ہو کہ جنات یا شیطان اس کی شکل لڑکے والوں کو بگاڑ کر دکھا دیتا ہو؟

جواب: آپ نے پوچھا ہے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جنات و شیاطین لڑکی کا چہرہ لڑکے والوں پر بگاڑ کر پیش کرتے ہوں۔

اس کا دوٹوک جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ لڑکی کو لڑکے پر، لڑکی کے گھر والے پیش کرتے ہیں، اس جگہ لڑکی کے گھر والے اور لڑکا سمیت بہت سارے لوگ موجود ہوتے ہیں، کیا کبھی آپ نے کسی لڑکی کا چہرہ بگڑتے ہوئے دیکھا ہے؟ جب آپ نے ایسا نہیں دیکھا ہے تو پھر یہ سوال کہاں سے آپ کے من میں پیدا ہوا؟

مجھے لگتا ہے سماج میں جھوٹے قسم کے عامل ہوتے ہیں وہ لوگوں کو جنات و شیاطین کے نام پر طرح طرح سے ڈراتے رہتے ہیں اور اپنی طرف متوجہ کراتے ہیں تاکہ مال کمائے، ممکن ہو یہ بات اس کی طرف سے پھیلائی گئی ہو۔

آج ہم کس درجہ گئے گزرے مسلمان ہو گئے کہ اللہ سے توکل اٹھا کر اپنے اکثر معاملات کو جنات و شیطان سے جوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح کی سوچ و فکر سے ہمیں توبہ کرنا چاہیے اور اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔

ہم جانتے ہیں کہ لڑکیوں کی شادی آج کل بے حد مشکل ہو گئی ہے اور مشکل کی وجہ سے گھر والے طرح طرح کی منفی باتیں سوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کوئی جھوٹی بات بھی بتا دے تو اس پر بھی یقین کر لیتے ہیں۔

ہمیں اپنا ایمان مضبوط رکھنا چاہیے، اللہ پر توکل مضبوط کرنا چاہیے اور اللہ ہی سے ڈرنا چاہیے۔ جنات و شیطان کے مکر و فریب ایمان اور نیک عمل کے سامنے ہیچ ہیں، آپ اللہ کی مدد حاصل کریں، اللہ کی پناہ طلب کریں کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

114. **سوال:** اگر ہم اسکول میں پڑھاتے ہوں اور ان میں کچھ بچے غریب فیملی سے ہوں تو کیا اسکول میں لی گئی فیس ان غریب بچوں کو دے سکتے ہیں جبکہ معلوم رہے کہ اسکول سرکاری ہے، وہاں پر بچوں سے کبھی کبھار ٹیچر فائن وغیرہ لے لیتے ہیں تاکہ بچے چھٹی نہ کریں۔ اگر وہ فائن کبھی اپنی ذات پر خرچ ہو جائے تو اس میں گناہ تو نہیں ہے؟

جواب: آپ کے سوال کے جواب سے متعلق کئی پہلو ہیں ان سب چیزوں کو مد نظر رکھیں۔

☆اس سلسلے میں پہلی بات یہ ہے کہ اگر سرکاری اسکول ہے اور سرکار نے تعلیم کے لئے یا چھٹی کرنے والوں کے لئے کوئی فیس نہیں لگائی ہے تو کسی ٹیچر کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس طرح کی کوئی فیس بچوں سے لے جو سرکار نے نہیں لگائی ہے۔

☆دوسری بات یہ ہے کہ شریعت کی روشنی میں کسی سے مالی جرمانہ لینا جائز نہیں ہے یعنی مدرسوں اور اسکولوں میں چھٹی کرنے والے بچوں سے جو مالی جرمانہ لیا جاتا ہے یہ شرعا جائز نہیں ہے۔

☆اور تیسری بات یہ ہے کہ جہاں پر حکومت نے جس کام کے لئے فیس لگائی ہے ٹیچر صرف وہی فیس لے سکتا ہے اور وہ فیس چونکہ سرکار کی امانت ہے اس لیے اسے سرکاری خزانہ میں جمع کرنا ضروری ہے، اپنی ذات یا بچوں پر خرچ نہیں کرنا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اسکولی طلبہ سے مالی جرمانہ لے کر یا اپنی طرف سے بچوں سے فیس لے کر غریب بچوں کو دینا جائز نہیں ہے۔ کوئی ٹیچر غریب بچے کی مدد کرنا چاہے تو اپنی جیب اور اپنے پیسے سے مدد کرے۔ اور کوئی ٹیچر اس قسم کا پیسہ اپنی ذات پر خرچ کرے تو وہ گنہگار ہے۔

115. **سوال:** اگر کسی بچی کی وفات ڈاکٹروں کے غلط انجکشن یا غلط طریقہ علاج سے ہو اور گھر والے تحقیقات کے لئے پوسٹ مارٹم کروانا چاہیں تو کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے اور پھر ثبوت سچ ثابت ہو تو کیا یہ قتل کے زمرے میں آئے گا؟

جواب: اگر ڈاکٹری علاج میں ڈاکٹر سے لاپرواہی ہوئی ہو تو تحقیقات کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی جو جدید طریقہ تحقیق ہے ہم اس کا سہارا لے سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک بچے کے قتل کا معاملہ ہے تو ظاہر سی بات ہے یہ قتل عمد تو نہیں ہو گا یعنی ڈاکٹر نے عمداً بچے کو قتل نہیں کیا ہو گا اس نے اپنی کم علمی یا ناتجربہ کاری کی بنیاد پر غلط دوا دی ہو گی جس سے نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر ڈاکٹر کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے بچہ وفات پا جائے تو اسے قتل شبہ عمد یعنی قتل خطا کہتے ہیں۔

اور ہم چونکہ جمہوری ملک میں رہتے ہیں وہاں پر کسی سے غلطی ہو جائے تو عدالت اور محکمہ کا سہارا لیا جاتا ہے ایسی صورت میں ڈاکٹر کے خلاف قانونی کاروائی کی جا سکتی ہے۔

116. **سوال:** میرے پاس ایک بیٹی ہے اور دوسرا بچہ چاہ رہی ہوں لیکن دوسرا بچہ ٹھہرتا ہے اور دو بار ضائع ہو گیا ہے، ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ کوئی پرابلم نہیں ہے ایسے میں کوئی وظیفہ کر سکتی ہوں تاکہ بچہ ٹھہرے اور اس کی حفاظت ہو، اگر وظیفہ کر سکتی ہوں تو براہ کرم بتائیں کہ کون سا وظیفہ کرنا چاہئے؟

جواب: کسی پریشانی کے وقت انسان کو دو طرح کا کام کرنا چاہیے۔

پہلا کام یہ ہے کہ اللہ رب العالمین سے مدد طلب کرے اور مدد طلب کرنے کے مختلف طریقے ہیں، نماز کے ذریعہ مدد طلب کرے اور اپنی زبان میں اور افضل اوقات میں دعا کر کے اللہ تعالی سے مدد طلب کرے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پریشانی کو دور کرنے کے لیے دنیاوی جائز اسباب اپنائے اور چونکہ بچہ نہ ٹھہرنے کا معاملہ طبّی مسئلہ ہے لہذا اس پریشانی کو حل کرنے کے لیے ہم میڈیکل سائنس کا یعنی اطباء کا سہارا لیں گے۔

جس ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کوئی پرابلم نہیں ہے، ہو سکتا ہے اس ڈاکٹر کے پاس اتنا ہی علم ہو، آپ اس سے ماہر ڈاکٹر سے دکھائیں، ہر کسی کا علم و تجربہ ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے دوسرے ڈاکٹر سے دکھانے پر فائدہ ہو جائے۔

لہذا آپ اپنی زبان میں اللہ رب العالمین سے دعا بھی کرتے رہیں، ساتھ ساتھ اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے دکھاتے بھی رہیں۔

کبھی کبھی اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش بھی ہوتی ہے، ایسے میں ہمیں صبر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے گویا ہم صبر کے ساتھ دعا کرنا نہیں چھوڑیں گے اور جو دنیاوی اسباب ہیں انہیں بھی اپنانا نہیں چھوڑیں گے۔

باقی اس کام کے لیے کوئی مخصوص وظیفہ نہیں ہے کہ آپ کوئی خاص وظیفہ پڑھتے رہیں گے تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا بلکہ ایمان یہ بنائیں کہ پریشانی اللہ کی طرف سے ہے اور وہی دور کرنے والا بھی ہے نیز اوپر جو دو باتیں بیان کی گئی ہیں ان کو عمل میں لائیں۔

117. **سوال:** ایک آنٹی میرے ساتھ رہتی ہیں تو کسی دوسرے کی برائی کرتی ہیں اور کسی دوسرے کے پاس ہوتی ہیں تو میری برائی کرتی ہیں، مطلب خود اچھا بنتی ہیں اور ایک دوسرے کے درمیان برائی کر کے نفرت پیدا کرتی ہیں، کیا یہ منافقت نہیں ہے؟

جواب: جو آنٹی آپ کے پاس دوسرے کی برائی کرتی ہے اور آپ خاموشی سے اس برائی کو سنتے ہیں تو آپ بھی اس کے گناہ میں شریک ہو رہے ہیں کیونکہ آپ اپنے کانوں سے کسی کی برائی سن رہے ہیں۔

ایسی صورت میں آپ کا فرض یہ بنتا ہے کہ برائی کرنے والی خاتون کی زبان پر لگام لگائیں اور اگر اس کی زبان پر لگام نہیں لگا سکتے تو کم از کم اپنے پاس کسی دوسرے کی برائی کرنے کی اسے اجازت نہ دیں اور اسے کسی کے پاس بھی دوسروں کی برائی کرنے سے باز رہنے کی نصیحت کریں۔

منافقت تو بہت بڑا گناہ ہے، اس سے پہلے والا مرحلہ یہ ہے کہ اپنی زبان سے کسی کے بارے میں پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اس کو بری لگے غیبت میں داخل ہے اور یہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ اور جیسے ہمارے لئے کسی کی غیبت کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ ہم کسی دوسرے کی غیبت اپنے کانوں سے سنیں۔

کوئی عورت غیبت کیوں کرتی ہے؟ کیونکہ دوسری عورت غیبت آرام سے سنتی ہے بلکہ بہت سی عورتوں کو غیبت سننے میں مزہ آتا ہے۔

جب ہم کسی کی غیبت نہیں سنیں گے تو کوئی دوسری عورت ہمارے پاس آکر غیبت بھی نہیں کرے گی لہذا غیبت کرنے سے بھی بچیں اور غیبت سننے سے بھی بچیں۔

اور جس عورت کو غیبت کرتے ہوئے دیکھیں اس کو بھلی باتوں کی نصیحت کر دیں، اگر اس کی قسمت میں ہدایت ہو گی تو سدھر جائے گی۔

118. **سوال:** مولانا اشرف علی تھانوی کے قرآن کا ترجمہ پڑھنا کیسا ہے اور کیا ان کی دوسری کتب بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور کیا یہ ضروری ہے کہ ہم کسی نہ کسی امام کی تقلید ضرور کریں؟

جواب: مولانا اشرف علی تھانوی ایک دیوبندی عالم تھے اور ہر دیوبندی مقلد ہوتا ہے خواہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو یعنی مقلد کو عالم بننے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے، وہ امام کے اقوال کی پیروی کرتا ہے۔

اشرف علی تھانوی صاحب کے عقیدے میں خرابیاں ہیں، آپ تصوف کے قائل اور فاعل تھے بلکہ انہوں نے تصوف پر کتاب بھی لکھی ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تصوف نری جہالت اور بے دینی ہے۔

اشرف علی تھانوی صاحب کی محض ایک کتاب بہشتی زیور اٹھالیں اور دیکھیں کہ اس کتاب میں کتنی نجاست، گندگی اور شریعت مخالف باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

آپ کے لئے نصیحت یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی صاحب کی تفسیر بیان القرآن اور ان کی دیگر کتب کا مطالعہ نہ کریں۔ زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، اسے صحیح علم کے حصول میں لگائیں۔ الحمدللہ سلفی منہج کی اس قدر تفاسیر ہیں کہ آپ کی عمر تمام ہو جائے گی اور ان سب تفاسیر کا مطالعہ نہیں کر سکیں گے پھر ہم غیر سلفی تفاسیر کی طرف کیوں رجوع کر کے اپنا وقت کیوں ضائع کریں جن میں افکار و نظریات کے ساتھ غلط عقائد بھی پائے جاتے ہوں۔

آپ نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ کیا کسی امام کی تقلید کرنا ضروری ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ امام کی تقلید کا دین اسلام میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا، یہی قرآن ہمارا دین ہے جو آسمان سے نازل کیا گیا اور اسی قرآن کی تبلیغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ یہی قرآن ہمارے لئے دستور حیات ہے لہذا ہم کسی امام کی تقلید نہیں کریں گے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور اتباع کریں گے۔ اللہ تعالی نے قرآن میں بے شمار مقامات پر اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا حکم دیا ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور کسی کی ذات کو ہمارے لئے نمونہ ٹھہرایا ہے تو وہ صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی عالم ہمارے لیے اسوہ اور نمونہ نہیں ہیں۔

119. **سوال:** کسی کے گھر میں وفات ہو جاتی ہے تو اس کے گھر والوں پر تین دن تک سوگ ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ تین دن تک کیا کیا عمل کرنا چاہئے، گھر میں بچے، بزرگ سبھی ہوتے ہیں، ایسے میں کیا کیا جائے تفصیل سے بتادیں کہ گھر والوں کو تین دن تک کیا کرنا چاہئے اور کیا عورت کھانا بنا سکتی ہے اور کام کاج وغیرہ؟

جواب: کسی کے گھر میں میت ہو جائے تو گھر کی عورت کے لئے اپنے قریبی رشتہ دار یعنی باپ، بھائی، بیٹا وغیرہ کی وفات پر تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے، یہاں یہ واضح رہے کہ سوگ کبھی بھی مردوں کے لیے نہیں ہے یہ صرف عورتوں کے حق میں ہے۔

اب عورت سوگ میں ہے تو اس کو تین دنوں تک شریعت نے کوئی خاص کام کرنے کے لئے حکم نہیں دیا ہے بلکہ جیسی زندگی وہ گزار رہی تھی ویسے ہی وہ زندگی گزارے گی البتہ سوگ میں رونا دھونا نہیں ہے، چیخنا چلانا نہیں ہے اور زینت کی چیز جیسے میک اپ ہے یا خوشبو وغیرہ کا استعمال نہیں کرے گی۔ باقی جس طرح سے وہ کھانا بناتی تھی، گھر میں کام کرتی تھی، چلتی پھرتی تھی وہ ساری چیزیں اسی طریقہ سے کریں گی یعنی اسے تین دنوں تک کوئی خاص کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شریعت نے اس کا کوئی حکم نہیں دیا ہے۔

اور گھر کے دوسرے افراد یعنی مرد کے لئے کوئی سوگ ہی نہیں ہے لہذا انہیں تین دن تک کوئی خاص عمل کرنے کی ویسے بھی ضرورت نہیں ہے۔

120. **سوال:** کمپنی کے شیئرز کیسے معلوم کریں کہ یہ حلال ہے یا حرام جیسے کہ ٹاٹا اسٹیل ایک کمپنی ہے اس کے شیئرز حلال ہیں یا حرام؟

جواب: کمپنی کے شیئرز کو معلوم کرنے کے لیے اسی کمپنی سے معلوم کرنا پڑے گا کہ اس کے پاس کس کس چیز کی تجارت ہے اور تجارت کے کیا اصول ہیں۔ یعنی صرف یہی نہیں معلوم کرنا ہے کہ کس چیز کی تجارت ہے بلکہ یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ تجارت کے اصول اور ضوابط کیا ہیں۔ اگر یہ نہ معلوم ہو کہ کس چیز کی تجارت ہے اور تجارت کے اصول کیا ہیں تو ایسی جگہ پر شیئرز خریدنا جائز نہیں ہے۔

ٹاٹا کے سلسلے میں بھی ان دونوں باتوں کا پہلے مکمل علم حاصل کریں پھر ان باتوں کی جانکاری کے ساتھ اہل علم سے شرعی مسئلہ معلوم کریں۔

121. **سوال:** ایک نوجوان مفلوج ہے، اس کو اس کے گھر والے عمرہ پر لے جا رہے ہیں۔ اگر اس کے احرام میں لاسٹک ڈال دیا جائے تو کیا اس پر کوئی دم/فدیہ ہوگا؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مفلوج نوجوان کے احرام والے لباس میں الاسٹک ڈال دیا جائے، یہ ضرورت کے تحت ہے اور اسلام میں ضرورت کی گنجائش ہے یعنی اس صورت میں کوئی فدیہ نہیں ہے۔

122. **سوال:** اگر کسی کی لائٹ اور بلب وغیرہ کی دکان ہو تو کیا وہ ایسی لائٹوں کو بیچ سکتا ہے جس کو ماہ ربیع الاول میں لوگ بطورِ خاص جشن عید میلاد النبی میں سجاوٹ کے طور پر لگاتے ہیں؟

جواب: جس کے پاس بجلی کی دکان ہے یعنی اس میں لائٹ اور بلب بیچتا ہے تو ربیع الاول میں اسے دکان بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اس ماہ بھی اپنی دکان کی چیزیں بیچتا رہے گا لیکن اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ بدعتی لوگ عید میلاد النبی کے موقع پر جن خصوصی لائٹوں کا استعمال کرتے ہیں، ان خصوصی لائٹوں کو خرید کر دکان پر رکھے تاکہ بدعتی لوگ خرید کر لے جائیں۔ یہ عمل جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بدعت کے کام پر تعاون ہے اور اللہ نے ہمیں گناہ کے کام پر تعاون کرنے سے منع کیا ہے۔ باقی وہ پہلے سے جن جائز چیزوں کی تجارت کر رہا ہے ان چیزوں کو بیچتا رہے۔

123. **سوال:** کسی کی کہی ہوئی بات کو کسی دوسرے سے کہنا یہ بھی غیبت میں شمار ہوگا جبکہ یہ نیت نہ ہو کہ دونوں میں لڑائی اور دشمنی ہو، صرف ایسے ہی کہہ دیتے ہیں کہ فلاں یہ کہہ رہا تھا؟

جواب: اگر کوئی کسی کی کہی ہوئی بات کسی دوسرے سے بیان کرتا ہے جبکہ وہ بات ایسی ہو کہ کہنے والا سنے تو اس کو برا معلوم ہو تو ایسی صورت میں یہ بھی غیبت ہے، بھلے دشمنی کی نیت سے نہ بیان کرے۔

124. **سوال:** اگر کوئی آدمی کسی جگہ پر آٹھ دن قیام کرتا ہے تو وہ مقیم کے حکم میں ہے جیسا کہ آپ نے بتایا لیکن وہ جراب پر کتنے دن تک مسح کرے گا؟

جواب: ایسا شخص پہلے دن سے ہی مقیم ہے اور اس کے لئے ان تمام معاملات میں وہی حکم ہے جو مقیم کے لئے ہے یعنی وہ مکمل نماز پڑھے گا اور وہ مقیم کی طرح ایک دن اور ایک رات جراب پر مسح کرے گا۔

125. **سوال:** قرآن پاک کے جو غلاف ہوتے ہیں انہیں دھونے کے بعد جو پانی ہوتا ہے اسے کہاں پھینکنا چاہیے؟

جواب: اس مسئلہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قرآن پر غلاف یعنی جزدان کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ قرآن کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اگر اس پر جزدان لگا کر رکھتے ہیں تو اسے کھولنے اور پڑھنے میں مشقت ہے۔ ہندو پاک میں لوگ قرآن کو جزدان میں لپیٹ کر بہت اونچا رکھ دیتے تھے تاکہ اس میں گرد و غبار نہ لگ جائے کیونکہ بہت کم اس کو نیچے اتارا جاتا اور کم ہی اس کی تلاوت کی جاتی۔

حقیقت یہ ہے کہ مصحف پر جزدان کی ضرورت نہیں ہے، آپ اس کو ہٹالیں بہتر ہے اور مصحف دو گتوں کے درمیان بہترین طباعت کے ساتھ پہلے سے موجود ہوتا ہے،اس پر یوں بھی جزدان کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جزدان کو دھلنے کے بعد اس کا پانی کہیں بھی بہا سکتے ہیں۔عام طور پر آپ کے حمام کا پانی جہاں بہ رہا ہے یا کپڑے دھلنے کا پانی جدھر جارہا ہے ان ساری جگہ پر بہا سکتے ہیں۔اس پانی کی کوئی افضیلت نہیں یا وہ کوئی مقدس پانی نہیں جسے کسی مخصوص جگہ پر بہانا پڑے۔

126. **سوال:** کیا یہ بات صحیح ہے "جب بہن بھائی بات کرتے ہیں تو فرشتے وقت کو روک دیتے ہیں کیونکہ اگلی زندگی میں بہن بھائی ایک دوسرے سے نہیں ملیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے"۔

جواب: آپ اپنے ذہن میں یہ رکھیں کہ آج کل لوگ اپنی پوسٹ کو سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کے لیے کچھ بھی جذباتی جملہ لکھ کر پوسٹ کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگوں کو بڑی عجیب وغریب معلوم ہو اور زیادہ سے زیادہ شیئر کریں۔

یہ بات بھی کسی کی اپنی بناوٹی اور جذباتی ہے،اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور آپ کے لیے نصیحت ہے کہ اس طرح بغیر حوالے کی پوسٹ یا بے دلیل جذباتی باتوں کو اہمیت دیں بلکہ اس کو اسکرول کر دیا کریں۔ایسی چیزوں کی تحقیق کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں پر دلیل سے بات کی گئی ہو یا کسی بڑے شخص کی طرف کوئی بات منسوب ہو اور اس میں کہیں تردد معلوم ہو یا اشکال ووضاحت درکار ہو تو اس قسم کی چیز کی تحقیق کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

127. **سوال:** کیا بہن، بھائی کو صدقہ دے سکتی ہے اور کیا بھائی کا صدقہ بہن کو لگ جاتا ہے؟

جواب: اگر بھائی غریب اور مسکین ہو یعنی صدقہ اور زکوۃ کا مستحق ہو تو مالدار بہن غریب و مسکین بھائی کو زکوۃ دے سکتی ہے۔اسی طرح کوئی بہن غریب اور مسکین ہو یعنی زکوۃ کی مستحق ہو تو مالدار بھائی غریب و مسکین بہن کو زکوۃ دے سکتا ہے۔

128. **سوال:** اگر کسی کو پیشاب کے قطروں کی بیماری ہو تو وہ کس طرح وضو کرے گا اور کیسے نماز پڑھے گا؟

جواب: اگر کسی کو پیشاب کے قطروں کی بیماری ہے تو ہر نماز سے پہلے اسے وضو کرنا ہے۔اور وضو کرنے سے پہلے شرمگاہ اور نجاست لگی ہوئی جگہ کی صفائی کرنی ہے پھر اس کے بعد وضو کرنا ہے۔وضو کے بعد چاہے تو چڈی یا پیڈ

وغیرہ کا استعمال کرلے تاکہ پیشاب نیچے نہ گرے اور وضو کرنے کے بعد جو قطرہ نکلے تو اس سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔اور وہ اسی وضو سے ایک وقت کی نماز ادا کر سکتا ہے پھر دوسری نماز کے وقت نئے سرے سے وضو کرنا ہے یعنی پہلے نجاست کی صفائی کرے پھر اس کے بعد وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

129. **سوال:** کسی کے پاس کعبہ کا غلاف ہو تو اس کا کیا کیا جائے، کسی نے ہدیہ دیا ہے، سوال یہ ہے کہ ہم اس سے کیا کیا کر سکتے ہیں، ظاہر سی بات ہے کہ ہم اس کو پھیک تو نہیں سکتے تو کیا اس کا فریم بنا کر گھر کی دیوار پر لگا سکتے ہیں؟

جواب: آج کل مسلمانوں میں ایمان و عمل پر توجہ کم اور تبرکات و وظائف اور شارٹ کٹ طریقے سے دین پر عمل کرنے کا رواج بڑھ گیا ہے۔

گھر کی حفاظت کے لئے لوح قرآنی لگا لئے، جنات و شیطان سے خود کی حفاظت کے لئے تعویذ پہن لئے اور مختلف کام بنانے کے لئے ایک سے ایک بناوٹی وظیفے گھڑ لئے، لوگ اسی کو دین سمجھ رہے ہیں اور اسی میں اکثر لوگ مگن ہیں۔

یہاں پر آپ نے جو سوال مجھ سے پوچھا ہے کہ غلاف کعبہ سے کیا کیا کام لینا چاہیے؟

یہ سوال تو آپ سے ہونا چاہیے کہ آپ نے غلاف کعبہ کو کیا کیا کرنے کے لئے لیا ہے؟ سامان آپ لیں اور کام ہم سے پوچھیں یہ تو صحیح نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگ تبرک کے طور پر غلاف کعبہ کا ٹکڑا حاصل کرتے ہیں اور اس مقصد سے گھر میں رکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے گھر میں برکت نازل ہوگی اور گھر والوں کی حفاظت ہوگی۔

اس جگہ آپ سب کے لئے نصیحت ہے کہ آئندہ کبھی بھی غلاف کعبہ کے ٹکڑے کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں اور نہ ہی اسے تبرک کے طور پہ اپنے گھر میں سجائیں بلکہ اگر آپ کے پاس موجود ہو تو اس کو گھر سے نکال کر جلادیں، یہ ٹکڑا آپ کو یا آپ کے گھر کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا، یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ غلاف کعبہ کے نام پر دنیا بھر میں کپڑے تقسیم کئے جاتے ہیں اور اکثر دوسرے کپڑے کاٹ کر تقسیم کئے جاتے ہیں اور یہ کام عموما بدعتیوں اور قبر پرستوں میں زیادہ عام ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ کچھ توحید والے گھرانوں میں بھی یہ چیز عام ہو رہی ہے لہذا اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

130. **سوال:** تجوید کے لحاظ سے ہم کسرہ کو باریک کرکے پڑھتے ہیں جیسے بی لام زیر بل تو جب ہم درود ابراہیمی پڑھتے ہیں اس میں اللھم صلی ٹھیک ہے یا صلے۔ کتنے قاریوں کو سنا وہ صلے علی ہی پڑھ رہے۔ اس میں صحیح کیا ہے؟

جواب: قرآن کو تجوید و قرات کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہوا ہے، یہ حکم حدیث، دعا اور اذکار کے لئے نہیں ہے یعنی کوئی آدمی درود کو قرات و تجوید کے ساتھ نہیں پڑھے گا۔ کیا آپ نے کسی آدمی کو قرآن کی قرات کی طرح درود پڑھتے ہوئے یا دعا اور اذکار کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تجوید کا تعلق صرف قرآن کی تلاوت سے ہے لہذا درود پڑھتے ہوئے معروف یا مجہول پڑھتے ہیں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

131. **سوال:** جب ہم نہاتے وقت وضو کرتے ہیں تو کیا وضو کے بعد کی دعا باتھ روم میں پڑھنی چاہیے؟

جواب: حمام میں اللہ کا ذکر نہیں کرنا ہے لہذا حمام میں وضو کرنے سے پہلے بھی بسم اللہ نہیں پڑھیں گے اور وضو کرنے کے بعد کی دعا بھی نہیں پڑھیں گے۔

حمام میں وضو کرتے ہوئے آپ یہ صورت اپنائیں کہ وضو کرتے وقت شروع میں دل میں ہی بسم اللہ کہہ لیں، زبان سے اس کا اظہار نہ کریں اور جب وضو کرکے حمام سے باہر نکلیں تو وضو کے بعد کی دعا پڑھیں۔

132. **سوال:** کیا فرض اور نفل روزوں کے علاوہ کوئی ایسے ہی روزے رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے؟

جواب: فرض روزوں کے علاوہ جتنے بھی روزے ہیں، وہ سب نفلی ہیں اور بعض نفلی روزے تو متعین ہیں جیسے ایام بیض اور سوموار و جمعرات وغیرہ۔ تاہم ان کے علاوہ بھی آپ پورے سال جس قدر روزہ رکھنا چاہیں، رکھ سکتے ہیں اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ بس اتنی ممانعت ہے کہ آدمی مسلسل یعنی ہر روز روزہ نہ رکھے بلکہ ناغہ کرکے روزہ رکھا کرے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

133. **سوال:** کیا اس دعا کو فرض نماز کے سجدے میں یا پھر تشہد میں پڑھ سکتے ہیں؟

(اللهم اني اعوذ بك من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الأعداء)

جواب: اس دعا کو فرض نماز کے سجدے میں یا آخری تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے، پڑھ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے، یہ ایک بہترین دعا ہے۔ یہ دعا صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے۔

134. **سوال:** امت محمدیہ سے پہلے جو امتیں گزری ہیں مثلاً موسی علیہ السلام، عیسی علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، ان پر جو کتابیں نازل ہوئیں تو کیا ان کی امت ان کی کتابوں کی تلاوت کیا کرتی تھیں اور ان کی عبادت کا طریقہ کیا ہوا کرتا تھا؟

جواب: اہل علم نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جن سوالوں سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی جو بلا مقصد سوال ہے ایسے سوالوں کا جواب تلاش کرنے میں لگے رہنا غلط ہے، علماء نے اس کام سے منع فرمایا ہے۔

اللہ رب العالمین اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز ہمارے لیے ضروری سمجھا اسے ہم سے بیان فرما دیا اس لئے ہم ان چیزوں کو جانیں گے جو ہمارے مطلب کی ہے اور جن پر ہمیں عمل کرنا ہے۔

پچھلی قوموں پر بھی کتاب نازل کی گئی اور ہر نبی کے ماننے والے اپنی شریعت کی کتاب تلاوت کرتے ہوں گے اور تلاوت کا مطلب ہوتا ہے پڑھنا اور ہمیں معلوم ہے کہ عمل کرنے کے لئے کتاب پڑھنے کی ضرورت ہے اور تمام انبیاء کے یہاں عبادت موجود ہے کیونکہ انبیاء اللہ کی عبادت کی طرف بلانے کے لئے آئے لہذا وہ خود بھی اللہ کی بندگی کر کے اپنی امت کو دکھاتے۔ جہاں تک عبادت کی تفصیل کا معاملہ ہے تو اس کا علم اللہ رب العالمین کو ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے انبیاء کی نماز کے بارے میں سوال ہوا تو شیخ نے جواب دیا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو نماز لے کر آئے اس کے پابند ہیں لہذا ہمیں اس طرح سے نماز پڑھنا چاہیے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔

135. **سوال:** ایک عورت کے والد بینک کا منافع لیتے ہیں اور اسی سے مہینے کا خرچ چلتا ہے اور ان کے بچے یہ سب غلط سمجھتے ہیں مگر انہیں کیا کرنا چاہیے، کیا وہ اپنے والد سے نان ونفقہ کا مطالبہ کر سکتے ہیں؟

جواب: اس میں ایک صورت یہ ہے کہ اگر گھر خرچ میں حرام مال کے ساتھ کچھ حلال مال بھی ہو تو یہ معاملہ اس معاملے سے کچھ ہلکا ہے جس کمائی میں مکمل حرام آمدنی ہو۔

بہر کیف! گھر کا سربراہ یا والد بینک کے منافع کے ذریعہ گھر چلاتا ہے تو والد کی کمائی حرام ہے لیکن جو اس کے ماتحت لوگ ہیں وہ معذور ہیں کیونکہ گناہگار وہ ہے جو حرام کما رہا ہے۔

اب گھر کے جو چھوٹے بچے ہیں ان کا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے یعنی وہ معذور ہیں لیکن جو بڑے ہیں یعنی بڑا بیٹا یا بڑی بیٹی یا بیوی جو سمجھدار ہیں انہیں چاہیے کہ مرد کو حرام کمائی سے روکنے کے لئے کوشش کریں۔ اور اگر وہ نہ رکے تو

اس کے خلاف جو تادیبی کاروائی ہو سکتی ہے یعنی اولاد کا ناراض ہونا یا بیوی کا ناراض ہونا اس طرح کا رد عمل کر کے مرد کو احساس دلایا جائے حتی کہ اگر حرام کمائی سے باز نہ آئے تو بیوی ایسے مرد سے جدائی بھی حاصل کر سکتی ہے تاہم حتی الامکان اسے سمجھانے اور حرام کمائی سے بچانے کی کوشش ہو اور یاد رہے کہ حرام کمائی کا گناہ ماتحتوں پر نہیں ہو گا بلکہ کمانے والے پر ہو گا۔

136. **سوال:** میرا سوال ہے کہ کیا ٹائی پہننا جائز ہے کیونکہ سکول میں بچوں کے یونیفارم کے ساتھ لازما پہننے پر استاد مجبور کرتے ہیں، ایسے میں کیا یہ جائز ہے اور بچوں کو مارنے کے حوالے سے بھی رہنمائی فرمائیں کہ کیا استادوں کو بچوں پہ ہاتھ اٹھانے کے حوالے سے اسلام میں کیا حکم ہے؟

جواب: ٹائی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ کسی غیر قوم کا مذہبی شعار نہیں ہے بلکہ یہ پڑھے لکھے لوگوں میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے اور لباس میں آزادی ہے الا یہ کہ وہ کسی قوم کی مذہبی شناخت ہو۔ تاریخی اعتبار سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ٹائی کو ایجاد کرنے والے مسلمان لوگ ہیں۔

اور استاد بچوں کے لئے باپ کی طرف ایک روحانی مربی ہے اس لئے جیسے باپ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر مار سکتا ہے اسی طرح ایک استاد بھی بچے کو ہلکی مار، مار سکتا ہے تاکہ وہ پڑھنے لکھنے میں نظم و نسق اور تعلیم و تربیت کا خیال کرتا رہے مگر مارنے میں زیادتی کرنا یا سخت مار کے ذریعہ بچے کو خوفزدہ کرنا درست نہیں ہے۔

137. **سوال:** نکاح کے بعد ولیمہ کی ذمہ داری لڑکے والوں پر ہے، اگر لڑکی والے نکاح بعد کوئی تقریب نہ رکھ کر اس رقم کو ولیمہ کے خرچ میں شامل کر دیں، اس طرح سے کہ دعوت لڑکے والے کریں اور شادی ہال کا خرچ لڑکی والے کریں یعنی ولیمہ کی دعوت لڑکی اور لڑکے والے دونوں مل کر کر سکتے ہیں؟

جواب: ولیمہ کا تعلق لڑکی یا لڑکی کے گھر والوں سے بالکل بھی نہیں ہے، اس لئے ولیمہ کی تقریب میں لڑکی والوں کا پیسہ لگانا جائز نہیں ہے۔ اگر کہیں پر اس طرح سے کسی نے عمل کیا ہے تو یہ لڑکے والوں کا دباؤ ہو سکتا ہے جیسے بارات کی دعوت جبری اور رواجی ہوتی ہے۔

اگر لڑکا کو ولیمہ کی دعوت کھلانے کی طاقت نہیں ہے تو ولیمہ نہ کھلائے، یہ کوئی واجبی دعوت نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور اگر کم حیثیت والا ولیمہ کرنا چاہتا ہے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سفر میں صفیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کیا اور آپ نے ولیمہ اس طرح کیا کہ آپ کے پاس کھانے پینے کی جو چیز تھی

اسے لے آئے اور صحابہ سے بھی کہا کہ جس کے پاس جو چیز ہے لے کر آؤ، اس طرح آپ کا ولیمہ ہو گیا۔ گویا اپنی حیثیت کے مطابق آدمی کو ولیمہ کرنا چاہیے لیکن ولیمہ کے لئے لڑکی والوں سے پیسہ لینا جائز نہیں ہے۔

اگر اس جگہ لڑکی والے یہ کہیں کہ ہم خوشی سے ولیمہ کی دعوت میں لڑکے والوں کو پیسہ دینا چاہتے ہیں تو یہ بات جھوٹ ہے۔ کیا یہی لڑکی والے اتنے پیسے کسی غریب اور مسکین کو خوشی سے دے سکتے ہیں۔ اگر دے سکتے ہیں تو میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ولیمہ میں یہ پیسہ دینے سے کوئی ثواب تو نہیں ملے گا لیکن غریب کو دینے سے ضرور ثواب ملے گا اس لئے جو پیسہ ولیمہ میں دینا چاہتے ہیں وہ کسی غریب کو دے دیں، غریب ضرورت مند ہوتا ہے اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی اور دینے والے کو ثواب بھی مل جائے گا۔

138. **سوال:** ہم تین، چار بہنیں ہیں جو الحمدللہ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں سے فارغ ہیں اور ہم تعلیم واجتماع کا کام کرتے ہیں تو کچھ عورتیں پوچھتی ہیں کہ آپ کون سے مسلک سے ہیں، کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اھل حدیث ہیں؟

جواب: اللہ تعالی آپ کے دعوتی کام میں برکت دے۔

آپ کو بلا جھجک اپنا منہج لوگوں پر واضح کرنا چاہیے اور بتانا چاہیے کہ ہم اہل حدیث ہیں اور نہ صرف لوگوں کو بتانا چاہیے بلکہ آپ کی دعوت بھی سلفی منہج والی ہونی چاہیے اور اپنی دعوت میں اس بات پر زور دیں کہ لوگ دین کو فہم سلف کے مطابق سمجھیں اور منہج سلف پر چلیں جو صراط مستقیم کا دوسرا نام ہے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی ملے اور ایسے ہی لوگوں کو سلفی اور اہل الحدیث کہا جاتا ہے۔

آپ ذرہ برابر بھی اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ خواتین آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گی یا آپ کی مجلس میں کم آئیں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی دعوت دینے میں لوگوں کی مخالفت کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کی۔

139. **سوال:** جو لوگ میت کو غسل دیں گے ان کا باوضو ہونا ضروری ہے، اس کی کیا دلیل ہے قرآن اور سنت میں؟

جواب: میں اس سے قبل آپ کے ایک سوال کا دلائل کے ساتھ جواب دے چکا ہوں کہ حائضہ عورت بھی میت کو غسل دے سکتی ہے۔ جب ایک حائضہ عورت میت کو غسل دے سکتی ہے پھر میت کو غسل دینے کے لیے باوضو ہونا ضروری کیسے قرار پائے گا؟

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی اس طرح کی بات کہے کہ میت کو غسل دینے کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے تو دلیل اس کے ذمہ ہے جو دعوی کرے اس لئے یہ قاعدہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ دلیل کس سے مانگنی ہے اور

کس سے نہیں مانگنی ہے۔ دلیل مانگنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جو دعوی کرے، دلیل اس کے ذمہ ہے اور جو انکار کرے اس پر دلیل نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے لئے وضو کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

140. **سوال: پنج وقتہ نمازوں یا نماز جمعہ کے بعد کسی کی درخواست پر کسی خاص فرد کی شفایابی کے لئے اعلان کرنا اور اجتماعی دعا کرنا کیسا ہے؟**

جواب: جو سوال کیا گیا ہے کہ پنج وقتہ نمازوں یا نماز جمعہ کے بعد کسی کے درخواست کرنے پر کسی خاص فرد کی شفایابی کے لئے اجتماعی دعا کرنا کیسا ہے تو اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ سنت سے جس بات کا ثبوت ملتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو ہم دعا کے لئے کہہ سکتے ہیں اس کی دلیل ملتی ہے اور اسی طرح کوئی مریض ہمیں پتہ چلے تو ہم اس کی عیادت کر سکتے ہیں اور اس کو دعا دے سکتے ہیں یعنی مریض کی عبادت کرنا اور اس کو دعائیں دینا ثابت ہے اور یہ سب انفرادی معاملہ ہے لیکن اجتماعی شکل میں کہ کوئی آدمی امام صاحب کو کہے اور امام صاحب مسجد میں دعا کے لئے اعلان کرے اور اجتماعی دعا کرے تو یہ دونوں قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہیں اور یہ دونوں غیر شرعی عمل ہیں یعنی اس کو شرعی عمل نہیں کہا جا سکتا ہے۔ جب فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مسجد میں نہیں کر سکتے ہیں تو پھر کسی مریض کے لئے بھی نہیں کر سکتے ہیں، اجتماعی دعا کے لئے باقاعدہ اس کا ثبوت ہونا ضروری ہے تاہم انفرادی طور پر کوئی امام کو آکر کہے یا مسجد میں لوگوں کو کہہ دے اور لوگ اپنے طور پر دعائیں کر رہے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، یہ انفرادی معاملہ ہے یا امام ہی کو پتہ تھا اور امام نے کچھ لوگوں کو بتا دیا فلاں بیمار ہے اس کو دعا میں یاد رکھیں اور لوگوں نے دعائیں دی تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن باقاعدہ مسجد سے اعلان ہونا یہ صحیح نہیں ہے اور اسی طرح اجتماعی شکل میں مسجد میں مریض کے لئے دعا کرنا یہ بھی جائز نہیں ہے حتی کہ مریض کے گھر جا کر لوگ اجتماعی دعا کرتے ہیں تو یہ بھی جائز نہیں۔ اس لئے مسجد میں ہو یا مسجد سے باہر ہو یا مریض کے پاس ہو انفرادی طور پر دعا کریں گے اور اصل تو یہ ہے جو قرآن وسنت سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ہمیں کسی مریض کے بارے میں معلوم ہو تو ہمیں اس کی عیادت کرنی چاہیے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پوچھا کہ آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ہے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے۔ معلوا ہوا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بیمار کے لئے اعلان کرنے یا اجتماعی دعا کرنے نہیں کہا بلکہ وہ خود مریض کی عیادت کرنے گئے تھے جو

مسلمان کے چھ حقوق میں سے ایک حق ہے۔ گویا مسجد میں بیمار کے لئے اعلان کرنے کا معاملہ اس حدیث کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

بہر کیف! مسجد میں اجتماعی طور پر دعا نہیں کی جاسکتی البتہ کوئی آدمی ذکر کرے کہ فلاں آدمی بیمار ہے اور لوگ الگ الگ طور پہ دعا کر دیتے ہیں یا امام صاحب بھی دعا کرتے ہیں اور اپنے طور پر مقتدی بھی دعا کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یا امام کو پہلے سے ہی معلوم تھا انہوں نے بعض لوگوں کو دعا کرنے کی خبر دیدی تو اس میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ دعا کے لئے کہنا اور کسی کو دعا دینا یہ ثابت ہے لیکن یہ انفرادی معاملہ ہے، اجتماعی شکل میں دعا دینا جائز نہیں ہے۔

141. **سوال:** نمازی کے سامنے جو سترہ رکھا جاتا ہے اس کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو سترہ کا اہتمام کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ گو کہ سترے کا استعمال واجب نہیں ہے تاہم اس کی بہت تاکید آئی ہے اس لئے کوئی اکیلے نماز پڑھ رہا ہو یا وہ امام ہو اسے اپنے آگے سترہ رکھ لینا چاہیے۔

اور ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ دیوار، کرسی، ٹیبل، کھمبا، لکڑی یا بیٹھے ہوئے آدمی کو سترہ بنا سکتے ہیں۔

ایک سوال ہے کہ اگر ہم کسی لکڑی کو سترہ کے لئے تراشنا چاہیں اور اسے بطور سترہ استعمال کرنا چاہیں تو سترہ کی مقدار کیا ہونی چاہیے، اس سلسلے میں صحیح مسلم کی روایت دیکھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ:سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ: مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ.(صحیح مسلم:500)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: پالان کی پچھلی لکڑی کے مثل ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہ کی مقدار اونٹ کے کجاوے کی لکڑی کے برابر ہونا چاہیے۔ یہاں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کجاوے کی لکڑی کی مقدار کیا ہوتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اہل علم نے اس کی مقدار ایک ہاتھ بیان کی ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے کجاوے کی مقدار کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ایک ذراع یا اس سے زیادہ۔ اور ذراع ایک ہاتھ کو بولتے ہیں۔ گویا سترے کی مقدار ایک ہاتھ کے برابر ہونا چاہیے۔

رہا یہ مسئلہ کہ سترہ موٹائی میں کیسا ہو تو اس سلسلے میں کوئی حد متعین نہیں ہے۔ موٹی اور پتلی دونوں قسم کی چیز کو سترہ بنا سکتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سے ہر آدمی کو سترہ بنانا چاہیے خواہ تیر ہی کیوں نہ ہو۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پتلی چیز بھی سترہ بن سکتی ہے۔

یہاں ایک اور مسئلہ واضح ہو جائے کہ سترہ کتنی دوری پر رکھنا ہے،اس کا جواب یہ ہے کہ جو سجدہ کی جگہ ہو اس سے معمولی سا ہٹا کر رکھنا ہے تاکہ آسانی سے سجدہ کر سکیں۔

142. **سوال:** نبیوں کے قصوں پر بنائے گئے ڈرامے دیکھنا کیسا ہے۔اصل میں مجھے اس کا جواب اپنے سسر کو بھیجنا ہے تاکہ وہ یہ نہ دیکھیں، وہ ارطغرل اور صلاح الدین ایوبی کے ڈرامے دیکھنے کے بعد اب ڈراموں کے فتنے میں مبتلا ہو گئے ہیں؟

جواب: ڈرامے دیکھنا شریعت کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے کیونکہ ڈراموں میں مختلف قسم کے ناجائز، فحش اور حرام پہلو ہوتے ہیں۔

بنیادی طور پر یہ جان لیں کہ ذہن ودماغ میں کیف وسرور پیدا کرنے کے لیے ڈرامے بنائے جاتے ہیں،ان ڈراموں کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا ہے بلکہ ایک حقیقت میں سو جھوٹ کی ملاوٹ کر کے ڈرامہ تیار کیا جاتا ہے۔آپ دیکھیں گے،ڈرامہ میں تاریخ کی بجائے جھوٹ در جھوٹ ہوتا ہے،اس میں موسیقی ہوتی ہے،اس میں گاجے باجے ہوتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ جاندار کی تصویروں پر مبنی ہوتا ہے۔دین اسلام میں جھوٹ بولنا یا جھوٹی کہانی، جھوٹے قصے یا سیرت اور تاریخ کے نام پہ جھوٹی باتوں کا سہارا لے کر ڈرامے تیار کرنا انتہائی خطرناک ہے۔اسلام میں ایک جھوٹ پر بڑی گرفت ہے جبکہ آپ کو ایک ڈرامے میں ہزاروں جھوٹ میں ملیں گے، نیز جاندار کی تصویر بنانا اور ایسے جاندار کی تصویر دیکھنا بھی اسلام میں حرام ہے۔

جب انبیاء کے نام سے فلمیں بنتی ہیں تو ان فلموں میں نبی کا سایہ وعکس بھی دکھایا جاتا ہے، یہ نبی کی بڑی توہین ہے۔ جب ایک کافر ہمارے نبی کا کارٹون بنائے تو ہم مظاہرے کرتے ہیں اور جب نبی کے نام پر فلم بنائی جائے تو ہم بڑے شوق سے دیکھتے ہیں کتنے گئے گزرے مسلمان ہیں۔

ارطغرل غازی کے ڈرامے کی بات کریں تو اس کے اندر خلافت عثمانیہ کی سچی تاریخ آپ کو نہیں ملے گی، دو چند باتوں میں ہزاروں جھوٹ ملا کر ایک سیریل ڈرامہ تیار کیا گیا ہے اور اس میں جھوٹ کے علاوہ موسیقی، آلات ساز، فحش مناظر حتی کہ عورت سے عشق تک آپ کو اس میں نظر آئے گا۔

اس ڈرامے کو تیار کروانے والا طیب اردگان ہے، وہ طیب اردگان جو فلسطین میں یہودیوں کو خونی کھیل کھیلتے ہوئے دیکھتا رہا مگر ان کے خلاف حملہ کرنے کی جرات نہیں ہوئی بلکہ پیٹھ پیچھے ان یہودیوں کو خوراک، دوا، پٹرول اور گیس فراہم کرتا رہا۔ یقین مانیں یہ ڈرامے آپ کو بھی طیب اردگان کی طرح بزدل، بے ایمان اور بدقماش انسان بنادے گا

۔

آپ کو نبیوں کے قصے پڑھنا ہے تو قصص الانبیاء نامی کتاب پڑھیں، آپ کو اسلامی تاریخ اور خلافت عثمانیہ پڑھنا ہے تو سچی تاریخی کتابیں پڑھیں مگر خدارا کبھی بھی ڈراموں کے ذریعہ اپنی اسلامی تاریخ کو جاننے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس میں تاریخ کم اور جھوٹ زیادہ ہوتا ہے۔

143. **سوال:** جب ہم سفر کرتے ہیں تو فرض نماز چار کے بجائے دو پڑھتے ہیں اور مغرب کے تین ہیں وہ تین ہی ادا کریں گے۔ کہیں جا کر اور کچھ دن رہ کر اپنے گھر واپس آنا ہے تو کتنے دن رکیں کہ نماز ایسے ہی سفر والی پڑھی جائے گی ایک دن، دو دن یا تین دن یا اس سے زیادہ دن، اور سفر کم از کم کتنے کلو میٹر کا ہونا چاہیے؟

جواب: انسان جب سفر میں ہوتا ہے تب نمازوں کو قصر سے ادا کرتا ہے لیکن جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آجاتا ہے تب وہ مسافر نہیں ہے، مقیم ہے کیونکہ وہ اپنی رہائش پر واپس آچکا ہے اس لئے گھر آنے کے بعد پہلے دن سے ہی وہ مکمل نماز ادا کرتا رہے گا۔

اور جب گھر سے کم از کم 80 کلو میٹر یا اس سے زیادہ کا سفر کرتے ہیں تو مسافر کے حکم میں ہوتے ہیں اور کہیں پر چار دن یا اس سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مسافر کہلاتے ہیں لیکن اگر چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم کہلاتے ہیں۔

144. **سوال:** اگر ہم کسی بچی کو اڈاپٹ کرتے ہیں، لے پالک بچی ہے تو کیا اس کو اپنا نام دے سکتے ہیں، بچے کے بارے میں سننے میں آیا ہے کہ اس کو نام نہیں دے سکتے لیکن کیا بچی اگر ہم گود لیتے ہیں تو اس کو اپنا نام دیا جا سکتا ہے؟

جواب: آپ چاہے لڑکی کو لے پالک بنائیں یا لڑکے کو لے پالک بنائیں، ان دونوں میں سے کسی کے لئے بھی والد اور والدہ کی حیثیت سے اپنا نام ہر گز استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنا اسلام کی نظر میں حرام ہے۔ بچے یا بچی کے جو اصل والد اور والدہ ہیں لے پالک کو انہیں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

آپ لے پالک کو پال پوس رہے ہیں تو سرپرست کی حیثیت سے اپنا نام لکھ سکتے ہیں اور بول سکتے ہیں مگر والد یا والدہ کی حیثیت سے نہ لکھ سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں۔

145. **سوال:** جو لوگ فرقہ واریت میں پڑے ہوئے ہیں، ان کو کیسے گائیڈ کیا جائے کہ وہ گروہ بندی میں پھر کبھی نہ پڑیں، بہت سے لوگ ہیں جو فرقہ میں پڑے ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ پوری دنیا میں دین اسلام کا بول بالا ہو سب قرآن اور سنت کو فالو کریں اور کبھی بھی گمراہی میں نہ پڑیں؟

جواب: ہماری دعوت وہی ہو گی جو انبیاء کی دعوت ہے اور بطور خاص ہم جن کے امتی ہیں یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، انہوں نے امت کو جس چیز کی دعوت و تبلیغ کی ہے ہمیں بھی ان باتوں کی تبلیغ لوگوں کو کرنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال تک لوگوں کو اللہ کی توحید کی طرف بلاتے رہے کیونکہ دین میں سب سے بنیادی اور اہم چیز یہی توحید ہے۔

آج لوگوں میں فرقہ واریت، بے دینی، انتشار اور گروہ بندی توحید کی دعوت اور اس پر عمل کرنے سے دوری کا نتیجہ ہے۔

ہم اپنی دعوت کا اصل مرکز توحید کو بنائیں اور کتاب وسنت کی روشنی میں لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف اور اماموں کی تقلید سے نکال کر امام کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی دعوت دیتے ہیں تو اس سے لوگوں کی اصلاح ہو گی اور لوگ اتحاد کی طرف آئیں گے۔

اللہ تعالی نے قرآن میں ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگ مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بندی مت کرو۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اولوالامر کی اطاعت کرو اور اگر تم میں اختلاف ہو جائے تو اپنے اختلاف کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹاؤ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہر گز ہر گز گمراہ نہیں ہو گے۔

یہ سارے دلائل ہم سے بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کی طرف لوگوں کو دعوت دیں، اسی دعوت سے اتحاد بھی ممکن ہے اور گروہ بندی بھی ختم ہو سکتی ہے۔

146. **سوال:** کالج میں میرے بہت سے کولیگ ہیں جو شیعہ بھی ہیں اور عیسائی بھی ہیں، بریک ٹائم کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم ساتھ بیٹھ کے کھانا کھا رہے ہوتے ہیں تو کیا ہم ایک دوسرے کے برتن سے کھانا کھا سکتے ہیں، اگر ہم ان کے ساتھ نہ کھائیں تو وہ برا محسوس کرتے ہیں، اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: اپنے کالج کے شیعہ اور عیسائی کولیگ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے یا ایک دوسرے کی پلیٹ سے کھانے میں شرعا حرج نہیں ہے۔ یہاں پر شرط یہ ہے کہ کسی شیعہ یا عیسائی کی پلیٹ سے صرف وہی کھانا کھا سکتے ہیں جو اسلامی اعتبار سے حلال ہے نیز ان لوگوں کی مذہبی رسومات کا اگر حلال کھانا بھی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

ساتھ ہی یہاں پر یہ بھی واضح رہے کہ آپ کسی اچھے مسلمان کو اپنا دوست بنائیں تاکہ مسلمان کے ساتھ ہی اٹھیں بیٹھیں اور اس کے ساتھ ہی اسلامی آداب کے ساتھ کھائیں پییں اور دین کی باتیں کریں کیونکہ کافروں سے دوستی کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کافروں سے تعلقات دینی دعوت دینے اور اسلام کی طرف مائل کرنے کی غرض سے ہو تو اچھی بات ہے۔

147. **سوال:** اگر کسی جگہ پر دیر سے اذان ہوتی ہے اور نفلی روزہ میں سحری کھاتے ہوئے ٹائم ختم ہو جانے کے بعد پانی پیئے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا جیسے 4:52 پر فجر کا ٹائم ہو رہا ہے تب کوئی پانی پیئے تو اس روزے کا کیا حکم ہے، کیا نفلی روزہ میں ٹائم ہو جانے کے بعد کچھ بھی کھا پی نہیں سکتے ہیں؟

جواب: روزہ نفلی ہو یا فرضی ہو سحری کھانے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ فجر سے پہلے پہلے تک ہے اس لئے اگر کوئی آدمی عمدا فجر کی اذان کے بعد یا فجر کا وقت ختم ہونے کے بعد پانی پیتا ہے تو اس کا وہ روزہ نہیں مانا جائے گا۔

اور نفلی روزہ میں بھی سحر کا وقت ختم ہونے کے بعد کچھ بھی نہیں کھا سکتے جیسے فرض روزہ میں فجر کے بعد نہیں کھا سکتے ہیں۔

148. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کو کئی ماہ سے کھانسی پریشان کر رہی ہے، علاج کروایا مگر کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہر تھوڑی دیر میں کھانسی ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے پیشاب کے قطرے نکلتے ہیں۔ دوران وضو بار بار وضو کرنا پڑتا ہے، فجر کی نماز تک میں سنت اور فرض کی ادائیگی بہت مشکل ہو جاتی ہے، بیچ نماز میں کھانسی آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے پھر وضو کرتی ہیں، ایسی صورت میں ان کے لئے شریعت سے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کو مسلسل کھانسی کی شکایت ہے اور اس کی وجہ سے پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی کھانسی اور پیشاب کے قطرے پر اختیار نہیں رہتا ہے تو ایسی عورت کا حکم استحاضہ والی عورت اور پیشاب کے قطرے آنے والے مریض کا ہے یعنی وہ نماز کے وقت وضو کرے اور ایک وضو سے ایک وقت کی نماز ادا کیا کرے اور نماز کے دوران کھانسی کی وجہ سے جو قطرے آجائیں تو اس کی وجہ سے اس کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ یہ مجبوری ہے اور یہ مجبوری معاف ہے۔

149. **سوال:** سترہ میں ایک ہاتھ کتنے انچ کا ہوتا ہے؟

جواب: ہم میں سے ہر کسی کے پاس ہاتھ ہے اور ہر کوئی جان سکتا ہے کہ ایک ہاتھ میں کتنا فٹ اور کتنا انچ ہو سکتا ہے۔ ہاتھ کی مسافت کہنی سے لے کر انگلی کے آخری سرے تک ہے، یہ متوسط ہاتھ میں تقریباً ڈیڑھ فٹ بنتا ہے اس لئے ہاتھ سے ناپ کر یا فٹ سے پیمائش کر کے سترہ بنا سکتے ہیں۔

150. **سوال:** اگر کسی نمازی کے آگے سترہ رکھا ہوا ہو تو کیا اس کے آگے سے گزرا جا سکتا ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سترہ اس لئے رکھا جاتا ہے تاکہ اس کے آگے سے گزرا جا سکے لہذا جس نمازی کے آگے سترہ ہو تو سترہ کے بعد سے گزر سکتے ہیں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن نمازی اور سترہ کے درمیان سے نہیں گزر سکتے ہیں۔

151. **سوال:** میری والدہ محترمہ فوت ہو چکی ہیں۔ میرے والد ضعیف اور مریض ہیں۔ بستر پر لیٹے رہنے سے اُنہیں (بیٹھنے کی جگہ پر) زخم ہو گئے ہیں، میرا بھائی پورا دن آفس میں ہوتا ہے۔ کیا میں اُن کے زخم صاف کر کے دوائی لگا سکتی ہوں؟

جواب: اس مسئلہ میں اصل یہ ہے کہ بیمار مرد کی زخم زدہ پچھلے حصے کی صفائی ستھرائی اور دوا لگانے کا کام مرد ہی کرے گا اور گھر میں کوئی مرد نہ ہو یا مرد ہو مگر اس کو موقع نہ ملتا ہو تو باہری کسی دوسرے مرد کے ذریعہ خدمت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

کوشش کے باوجود اگر کسی مرد کی خدمت حاصل نہ ہو سکے تو ایسی مجبوری میں بیمار والد کے زخم کی صفائی اور دوا لگانے کا کام بیٹی انجام دے سکتی ہے کیونکہ یہ عذر کا معاملہ ہے اور مجبوری میں اس طرح کا عمل انجام دینے میں حرج نہیں ہے تاہم صفائی اور دوا لگانے کے لئے ہاتھ پر دستانے کا استعمال کیا جائے۔

152. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کے بیٹے کی عمر چھ سال ہے اور ان کو جماعت سے نماز پڑھانے کا بہت شوق ہے، کیا وہ نماز کی امامت کروا سکتا ہے اور کیا اس کے پیچھے ہماری نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر بچہ نماز پڑھا سکتا ہے، اسے نماز کے اذکار معلوم ہیں حتی کہ وہ صحیح ڈھنگ سے سنت کے مطابق نماز پڑھا سکتا ہے تو چھ سال کا بیٹا کبھی کبھار گھر میں امامت کر سکتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی والدہ نماز پڑھ سکتی ہے اور اس کی نماز بھی درست ہو گی، ویسے وہ لڑکا ہے اس لئے عموما اسے مسجد میں جا کر مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ صحیح ڈھنگ سے سنت کے مطابق نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو پھر اس کو امام بنا کر اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا ہے کیونکہ ایسی صورت میں بچے کی اپنی بھی نماز نہیں ہو گی اور والدہ کی بھی نماز نہیں ہو گی، ساتھ ہی اس بچے کو عالم دین کے ذریعہ نماز کی صحیح تعلیم دی جائے۔

153. **سوال:** کیا ٹک ٹاک پہ اسلامی ویڈیوز دیکھنا جائز ہے، اگر کسی کو ٹک ٹاک دیکھنے سے منع کریں تو کہتی ہیں کہ ہم اسلامی ویڈیوز دیکھنے کے لئے دیکھتے ہیں تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ویڈیوز خواہ ٹک ٹاک پر ہوں یا یوٹیوب پر ہوں یا فیس بک اور انسٹا گرام وغیرہ پر ہوں، اگر ویڈیوز دینی اعتبار سے صحیح ہیں تو ان کا دیکھنا صحیح ہے لیکن اگر وہ ویڈیوز فحاشیت، عریانیت، گانا بجانے، رقص و موسیقی، فضول حرکات اور طنز و مزاح پر مبنی ہوں تو ان کا دیکھنا جائز نہیں ہے۔

آپ جس آدمی کی بات کر رہی ہیں اس کو ویڈیوز کے بارے میں یہ شرعی حکم بیان کر دیں تاکہ آپ کے ذریعہ صحیح مسئلہ اس تک پہنچ جائے اور اگر وہ آپ کی بات سن کر صحیح چیز دیکھتی اور سنتی ہے تو ٹھیک ہے لیکن پھر بھی غلط چیز دیکھتی ہے تو اس کا وبال خود اس کے اوپر ہو گا۔

154. **سوال:** وقف بل کے بارے میں ہندوستانی مسلمانوں کو کوئی پیغام دیں؟

جواب: وقف بل یہ ایک سیاسی اور قانونی معاملہ ہے اس سلسلے میں عالم کے بجائے ملک کے ماہر مسلم وکلاء اور سینئر سیاسی رہنماء کے حساب سے عمل کرنے کی ضرورت ہے اور الحمدللہ وکیلوں اور مسلم لیڈروں کے ذریعہ اس معاملہ میں رہنمائی کی جارہی ہے۔ بروقت اس بل کے خلاف پارلیامنٹ کو درخواست بھیجنے کی اپیل کی گئی ہے لہذا مسلمانوں کو بڑھ چڑھ کر وقف بل کو مسترد کرنے کے لئے اس بل کے خلاف ووٹ کرنا چاہیے۔

ساتھ ساتھ ہمیں مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اس معاملے میں پوری طرح ساتھ دینا چاہیے تاکہ وہ وقف بورڈ کی سلامتی و تحفظ میں کامیابی حاصل کرسکے۔

155. **سوال:** میرے گھر جب کبھی کوئی بچہ بیمار ہو جائے تو سارے ایک دوسرے کو کہنے لگتے ہیں کہ یہ تمہارے گناہ ہیں جو تمہارے بچے پہ آگئے ہیں اس لئے تمہارا بچہ بیمار ہے اور تمہارے اوپر مشکل اور پریشانی آتی ہے۔ تم گناہ کرتی ہو، تم نماز ٹائم پر نہیں پڑھتی ہو، اس طرح کرتی ہو، اس طرح کرتی ہو اس لئے بچے بیمار ہوتے ہیں، کیا یہ کہنا درست ہے؟

جواب: لوگوں کی یہ بات غلط ہے کہ والدین کے گناہ بچوں پر آجاتے ہیں پھر بچے بیمار ہوتے ہیں، یہ بات سو فیصد جھوٹ اور غلط ہے، اور آپ لوگوں کی اس قسم کی بیہودہ باتوں پر دھیان نہ دیں۔

بیماری و پریشانی اور سکھ و دکھ اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے لہذا بیماری اور پریشانی میں اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور جو جائز اسباب ہیں انہیں اپنا کر اپنی تکلیف دور کرنا چاہیے۔ اللہ رب العالمین نے قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کے تعلق سے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بیان کرتے ہیں: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو میرا رب مجھے شفا دیتا ہے یعنی بیماری بھی اللہ دیتا ہے اور شفایابی بھی اللہ ہی دینے والا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہمارے اندر عبادت کی انجام دہی میں کوتاہی ہے تو اس کی اصلاح کرنی چاہیے کیونکہ ہم اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، اس میں غفلت اور سستی نہ کریں کیونکہ عبادت میں غفلت سے اللہ رب العالمین کی پکڑ دنیا میں بھی ہوتی ہے اور آخرت میں بھی مواخذہ ہوگا۔

156. **سوال:** کیا قرآن کو نماز پڑھتے وقت بھی تجوید کے ساتھ پڑھنا چاہیے؟

جواب: نماز کے دوران بھی قرآن کی تلاوت ترتیل و تجوید کے ساتھ ہونی چاہیے یعنی جب بھی قرآن پڑھیں، قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھیں خواہ نماز میں تلاوت کریں یا نماز سے باہر تلاوت کریں۔

157. **سوال:** گھر کے حمام میں وضو کرکے مسجد جانا بہتر ہے یا مسجد کے وضو خانے میں وضو کرنا افضل ہے جبکہ گھر کے حمام سے مسجد کا فاصلہ بھی ہے اور ہر قدم پہ نیکی بھی اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ وضو خانے میں وضو کرنا بہتر ہے؟

جواب: گھر میں جو حمام ہے اس حمام میں غسل کیا جاتا ہے، غسل کرنا بھی عبادت ہے اور وضو کرنا بھی عبادت ہے۔ جب اس حمام میں غسل کر سکتے ہیں تو وضو کرکے مسجد جانے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، اس لئے اس میں افضل صورت یہی ہے کہ گھر سے وضو بنا کر مسجد جایا جائے اور حمام میں وضو کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں جیسے اس میں غسل کرتے ہیں یعنی اس میں وضو کرنا جائز ہے، اس میں کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے گھر سے وضو کرکے مسجد جاتے ہیں تو یہ زیادہ ثواب کا باعث ہے اور اگر مسجد میں جاکے وضو بناتے ہیں تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں تاہم گھر سے وضو بنا کر مسجد جانے میں افضیلت ہے۔

158. **سوال:** میری ایک جاننے والی بہن ہے جو جدہ میں ہوتی ہے اور اس کے زیادہ تر دوست واحباب مکہ میں ہوتے ہیں۔ جب کبھی مکہ والے دعوت وغیرہ کے لئے بلاتے ہیں تو کیا اس کو مکہ آنے کے لئے پہلے عمرہ کرنا پڑے گا۔ اسی طرح دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی جدہ سے حرم شریف طواف کرنے اور نماز پڑھنے جائے تب بھی عمرہ کرنا پڑے گا؟

جواب: جو خاتون جدہ میں رہتی ہو اور کسی کی دعوت پہ مکہ جاتی ہو تو اسے لازما عمرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، عمرہ اس کے لئے ہے جو عمرہ کی نیت کرے اور جو عمرہ کی نیت نہ کرے یعنی وہ عمرہ نہ کرنا چاہے تو اس کے لئے بغیر عمرہ کی نیت کئے مکہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دن ورات مکہ جانے آنے والے ہزاروں لوگ ہیں، بڑی گاڑی ڈرائیور ہیں، ٹیکسی ڈرائیور ہیں، سامان خریدنے والے تاجر حضرات ہیں اور آمدورفت کرنے والے ضرورت مند حضرات ہیں جو دن ورات مکہ آتے جاتے ہیں، ان میں سے ہر کوئی عمرہ نہیں کرتا ہے کیونکہ عمرہ اسی کے لئے ہے جو عمرہ کرنے کا ارادہ کرے اور عمرہ کا ارادہ نہیں کرتے ہیں، صرف ضرورت کے تحت مکہ جاتے ہیں تو اپنی ضرورت پوری کرکے بغیر عمرہ کئے مکہ سے واپس آسکتے ہیں۔

اور اسی طرح حرم شریف جا کر نماز پڑھ لیتے ہیں، طواف کر لیتے ہیں تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ گویا کوئی اس نیت سے بھی مکہ جائے کہ وہاں بیت اللہ میں نماز پڑھ لیں گے اور طواف کر لیں گے تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور دعوت کھانے مکہ جاتے ہیں تب بھی عمرہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تین مساجد کی زیارت کرنا چاہیے، ان میں سے ایک مسجد، مسجد حرام ہے یعنی یہ وہ مسجد ہے جس کی زیارت ہم کر سکتے ہیں عمرہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ زیارت کرنا بھی ثواب کا باعث ہے یعنی وہاں جا کر عبادت کر کے واپس آجائیں۔

159. **سوال:** میں سعودی میں ہوں اور میرے کچھ جاننے والے عمرہ کی غرض سے جدہ آرہے ہیں، میں نے ان کے لیے مکہ میں ہوٹل بک کیا ہے، میرا ارادہ ہے کہ وہ جدہ آجائیں اور مکہ ہوٹل میں شفٹ ہو جائیں، کچھ آرام کر لیں پھر اس کے بعد ہم ان لوگوں کو طائف لے کر میقات سے احرام بدھوائیں گے اور پھر یہ لوگ عمرہ کریں گے کیا یہ صورت جائز ہے؟

جواب: یہ صورت جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا سے آنے والوں کے لئے پانچ میقات متعین فرمائی ہے۔ جو لوگ حج یا عمرہ کرنے کے ارادے سے مکہ آتے ہیں ان کو لازماً ان پانچ میقات میں سے کسی سے گزرنا ہے اور اپنی میقات پر احرام باندھ کر مکہ آنا ہے اس لئے آپ اپنے لوگوں سے کہیں کہ فلائٹ پر بیٹھنے سے پہلے احرام کا لباس لگا لیں اور جب ان کی فلائٹ طائف کی میقات کے قریب آئے تو وہ عمرہ کے لئے نیت کر لیں، اسی نیت کو احرام باندھنا کہتے ہیں اور راستہ بھر تلبیہ پکارتے ہوئے آئیں۔ جب وہ جدہ پہنچ جائیں پھر ان کو مکہ ہوٹل میں شفٹ کروالیں، وہاں کچھ ریسٹ کرانا چاہتے ہیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن وہ احرام میں باقی رہیں گے اور احرام کی ممنوعات بچتے رہیں گے۔ اور جب عمرہ کرانے کا ارادہ ہو حرم شریف لے جا کر ان سب کو عمرہ کرا دیں۔

سوال: ایک آدمی کام کاج کے لئے آج ہی جدہ پہنچا ہے اور وہ عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اسے کہاں سے احرام باندھنا پڑے گا؟

جواب: اگر صورتحال ایسی ہی ہے جیسا کہ بیان کی گئی ہے تو وہ آدمی اپنی رہائشی سے یعنی جدہ میں جہاں پر ٹھہرا ہوا ہے، وہیں پر غسل کر کے احرام کا لباس لگائے اور عمرہ کی نیت کرے اور حرم شریف جا کر اپنا عمرہ کرے۔

160. **سوال:** کسی نے سوال کیا ہے کہ اسلام مخالف قوانین پر عمل کا کیا حکم ہے تو اس کا جواب دیا گیا ہے کہ وہ قوانین جو اسلام کے خلاف ہیں ان پر عمل کرنا اس صورت میں کفر ہے جب اسے جائز سمجھا جائے اور اس کے درست ہونے کا یقین ہو۔ سورہ مائدہ میں اللہ نے فرمایا کہ اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ فاسق ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشوائے اسلام کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے اور اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کو اختیار نہیں کریں گے تو اللہ ان پر سخت پھوٹ ڈال دے گا۔

کیا مذکورہ بات صحیح ہے کہ وہ قوانین جو اسلام کے خلاف ہوں ان پر عمل کرنا صرف اس صورت میں کفر ہے جب اسے جائز سمجھا جائے اور اس کے درست ہونے کا یقین ہو؟

جواب: جواب میں لکھا گیا ہے کہ ایسا قانون جو اسلام مخالف ہو اس پر عمل کرنا اس وقت کفر ہو گا جب ہم اس کو جائز سمجھیں گے۔ میرے خیال سے یہ جواب درست نہیں ہے کیونکہ نیچے ذکر کی گئی نہ دلیل میں ایسی بات ہے اور نہ ہی دوسری دلیلوں سے اس طرح کا پہلو نکلتا ہے۔ قرآنی آیت میں ہے کہ جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ فاسق ہے گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کے حکم کے خلاف فیصلہ کرنا خواہ فیصلے کو جائز سمجھ کر یا ناجائز سمجھ کر فیصلہ کیا جائے ان دونوں صورتوں میں آدمی فاسق ہی کہلائے گا اور یہی مفہوم پیش کردہ حدیث سے بھی نکلتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کفریہ کام یا کسی بھی قسم کے گناہ کا کام جائز سمجھ کر کرے یا جائز سمجھ کر نہیں کرے ان دونوں صورتوں میں آدمی کو گناہ ملے گا۔

161. **سوال:** وتر میں کون سی دعا پڑھنا بہتر ہے: اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونؤمن بك ونتوكل عليك..یا پھر اللهم اهدني في من هديت و عافني في من عافيت؟

جواب: دعائے قنوت کے طور پر مذکورہ دونوں دعائیں ثابت ہیں اور جب کسی معاملہ میں ایک سے زیادہ دعائیں ہوں تو ان دعاؤں کے بارے میں افضل صورت یہ ہے کہ کبھی ایک دعا پڑھ لیں، کبھی دوسری دعا پڑھ لیں جیسا کہ استفتاح کی ایک سے زائد دعائیں ثابت ہیں لہذا کوئی کبھی ایک دعا پڑھ لے، کبھی دوسری دعا پڑھ لے اور کوئی صرف ایک ہی دعا برابر پڑھا کرے تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

162. **سوال:** نمازی کے آگے اگر سترہ نہ ہو تو کیا اسکی سجدہ گاہ کے آگے سے گزر سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو اس سلسلے میں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس کے آگے سے نہیں گزر سکتے ہیں خواہ کتنا بھی آگے سے کیوں نہ ہو تاہم بعض اہل علم جیسے شیخ ابن عثیمین یہ کہتے ہیں کہ سترہ نہ ہونے کی صورت میں سجدے کے بعد سے آدمی گزر سکتا ہے کیونکہ نمازی کا حق قدم سے لے کر سجدے کے درمیان تک ہے، یہ مناسب قول ہے، بہر کیف کوئی احتیاط کرتا ہے گزرنے میں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

163. **سوال:** مردوں کے ماتھوں پہ اکثر نشان ہوتے ہیں جنہیں شاید محراب کہتے ہیں جو نماز پڑھنے کی وجہ سے بن جاتے ہیں۔ اگر کسی عورت کے بھی بنے تو یہ کیا اللہ کی طرف سے تحفہ ہوگا اور اگر ایک عورت قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزار رہی ہو اسکے بنے تو؟

جواب: پیشانی پہ سجدہ کرنے کی علامت بن جانا نہ مردوں کے لئے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے اور نہ کسی عورت کے لئے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے۔ یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ سجدہ کرتے کرتے اس جگہ نشان پڑ جاتا ہے جیسے آدمی کے ٹخنوں اور گھٹنوں میں بیٹھتے بیٹھتے نشان پڑ جاتا ہے، اس بارے میں اور کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے بلکہ سورہ فتح میں اللہ نے سجدوں کے نشان کے طور پر چہرے کا نور بتایا ہے یعنی جو لوگ رب کے لئے سجدہ ریز ہوتے ہیں ان کے چہرے پر نور اور روشن ہوتے ہیں، اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ پیشانی پر نشان ہی ہو۔

باقی جو لوگ اخلاص اور سنت کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں، وہ بندگی اللہ کے نزدیک مقبول ہے اور ایسے لوگوں کے اعضاء بھی قیامت میں وضو کے اثر سے چمکیں گے خواہ دنیا میں ان لوگوں کی پیشانی پر کوئی نشان رہا ہو یا نہیں رہا ہو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ اس کے برخلاف جن کی عبادت میں اخلاص یا سنت کی موافقت نہ ہو ایسے لوگوں کی پیشانی پر جتنا بڑا نشان پڑا ہو قیامت میں ان کی عبادت اور نشانی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

164. **سوال:** اسلامی بینکنگ حلال ہے یا حرام اور اس میں جاب کرنا کیسا ہے؟

جواب: شرعی اصولوں کی روشنی میں اسلامی بینکنگ کی جاسکتی ہے جیسے سعودی عرب میں بینکوں کا نظام شرعی اصولوں پر قائم ہے لہذا ایسے بینک قائم کرنا جائز ہے اور ایسے بینکوں میں نوکری کرنا بھی جائز ہے۔

جہاں تک ہندو پاک کے بینکوں کا معاملہ ہے تو ان دو ملکوں میں جن لوگوں نے بھی بینک قائم کرکے اس کا نام اسلامی بینک رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ خواہ ہندوستان ہو یا پاکستان ان ملکوں میں کوئی بھی اسلامی اصولوں پر بینک قائم نہیں ہے لہذا ہندوستان یا پاکستان میں اسلامی بینک کہے جانے والے بینکوں سے دھوکہ نہ کھائیں۔

165. **سوال:** مکہ کے شیر خوار بچوں کو دور دراز علاقوں میں کیوں بھیجا جاتا تھا صرف انکی صحت و تندرستی کے لئے یا کوئی اور وجہ بھی تھی حالانکہ ماں سے بہتر کوئی پرورش نہیں کر سکتا مگر مکہ میں یہ رواج تھا یا ضرورت؟

جواب: زمانے جاہلیت میں بچوں کو دودھ پلانا ایک روزگار اور عورتوں کا ایک پیشہ تھا یعنی غریب و مسکین عورتیں مالدار بچوں کو دودھ پلا کر کمائی کرتی تھیں اور اپنا گھر بار چلاتی تھیں۔

گویا شیر خوار بچوں کو دور دراز علاقوں میں بھیجا نہیں جاتا تھا بلکہ ان علاقوں سے خود ہی عورتیں روزگار کی تلاش میں آیا کرتی تھیں۔ یہ اس زمانے کا رواج تھا اس رواج کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ماں کا اپنی اولاد کو دودھ پلانا اور خود سے پرورش کرنا، ظاہر سی بات ہے کہ یہ سب سے بہتر اور افضل ہے بلکہ اسلام نے دودھ پلانے کی مدت بھی متعین کر دی ہے اور وہ صرف دو سال ہے۔

166. **سوال:** شوہر کے ظلم سے بچنے کی کیا دعا ہے؟

جواب: شوہر کے ظلم سے بچنے کی اسلام میں کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ شوہر اگر ظالم ہے تو اس سلسلے میں اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔

پہلے مرحلے میں ظلم سے باز رہنے اور ظلم پر الٰہی مواخذہ ہونے کا تذکرہ کر کے شوہر کو نصیحت کی جائے۔ خود سے اصلاح نہ ہو سکے تو کسی عالم دین کے ذریعہ اچھی رہنمائی کی جائے۔ اگر اس مرحلے میں رویہ تبدیل نہیں کرتا ہے تو پنچایت بٹھائے تاکہ پنچایت والے ظالم شوہر کے خلاف قرارداد پاس کرے کہ اگر وہ دوبارہ ظلم کرتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے گی۔

اس جگہ عورت کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ شوہر کا ظلم، کیا بیوی کی غلطی کی وجہ سے ہے۔ اگر ظلم کی وجہ بیوی خود ہے تو بیوی اپنی اصلاح کرے۔

اور بیوی اپنی جگہ صحیح ہو لیکن بلاوجہ شوہر ظلم کرتا ہو اور اصلاح کی کوشش کے باوجود وہ ٹھیک نہ ہو پاتا ہو تو صبر کرے اور صبر کا بدلہ بہترین ہے۔ ساتھ ہی اللہ رب العالمین سے شوہر کی ہدایت کے لئے اپنی زبان میں دعائیں کرتی رہے بطور خاص افضل اوقات میں دعائیں کرے۔

ہاں اگر ظلم اس قدر بڑھا ہوا ہو کہ صبر کرنا بھی ایک صبر آزما مرحلہ ہو یعنی بے حد ظلم کرتا ہو تو ایسے ظالم سے طلاق یا خلع کے ذریعہ الگ ہو جائے لیکن اگر صبر کی گنجائش ہو تو صبر کرنا ہی بہتر ہے۔

167.**سوال:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالدار لوگوں کو بکریاں اور محتاج لوگوں کو مرغیاں رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا ہے کہ جب مالدار مرغیاں پالنے لگتے ہیں تو اللہ تعالی اس بستی کو تباہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔(ابن ماجہ: 2307) کیا یہ صحیح ہے اور اس کی وضاحت بھی کردیں؟

جواب: یہ حدیث گھڑی ہوئی ہے یعنی یہ جھوٹ ہے اس لئے اس کو رسول اللہ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ہے اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے جو جھوٹی باتیں گھڑنے والا ہے اسی وجہ سے شیخ البانی نے ابن ماجہ کی تخریج میں اس کی سند کو موضوع قرار دیا ہے۔

168.**سوال:** وضو کے شروع میں اگر بسم اللہ پڑھنا یاد نہ رہے، درمیان میں یاد آئے جیسے منہ دھوتے ہوئے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وضو میں بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے اس لئے اگر کوئی وضو کرتے ہوئے بسم اللہ بھول جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اس کا وضو اپنی جگہ پر درست ہے۔ اگر کوئی شروع وضو میں بسم اللہ بھول جائے اور درمیان میں کسی وقت یاد آجائے تو اسی وقت بسم اللہ پڑھ لے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے ہم کھاتے ہوئے شروع میں بسم اللہ بھول جاتے ہیں اور درمیان میں یاد پڑنے پر بسم اللہ کہہ لیتے ہیں۔

169.**سوال:**

اللهم صل وسلم على نبينا محمد عدد ما خلقت
اللهم صل وسلم على نبينا محمد ملء ماخلقت
اللهم صل وسلم على نبينا محمد عدد ما في الارض والسماء
اللهم صل وسلم على نبينا محمد ملء ما في الارض والسماء
اللهم صل وسلم على نبينا محمد عدد ما احصى كتابك
اللهم صل وسلم على نبينا محمد ملء ما احصى كتابك
اللهم صل وسلم على نبينا محمد عدد كل شيء
اللهم صل وسلم على نبينا محمد ملء كل شيء

کیا اس طرح کا درود پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: اس طرح کا درود کسی بھی حدیث میں وارد نہیں ہے، گو کہ اس میں معنوی کوئی خطا نہیں ہے اس لئے کبھی کبھار اس کے پڑھنے میں حرج نہیں ہے بشرطیکہ ان کلمات کو سنت سمجھ کر نہ پڑھے جائیں اور اس کی کوئی خاص فضیلت کا اعتقاد نہ رکھا جائے تاہم افضل و بہتر یہی ہے کہ درود کے جو صیغے ثابت و وارد ہیں ان کو پڑھا جائے۔

170. **سوال:** میں نے یہ سنا تھا کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جائیں تو اولاد جو بھی نیکی کا کام کرتی ہے اللہ سبحانہ و تعالی والدین کے درجات بلند کرتے ہیں۔ والدین اللہ تعالی سے پوچھتے ہیں ہمارا یہ درجہ کیسے بلند ہوا، تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپ کی فلاں فلاں اولاد نے یہ نیکی کی ہے اس کے بدلے آپ کے درجات بلند ہوئے ہیں۔ والدین پھر اولاد کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ کیا یہ صحیح بات ہے کہ والدین وفات پانے کے بعد جب اولاد نیک کام کرے تو اللہ تعالی سے پوچھتے ہیں پھر اللہ سبحانہ و تعالی جب بتاتے ہیں تو والدین اولاد کے حق میں دعا کرتے ہیں، کیا وفات کے بعد ایسا ہو سکتا ہے؟

جواب: جس طرح آپ نے سنا اور بیان کیا ہے اس طرح سے حدیث میں نہیں ہے بلکہ حدیث میں اس طرح سے بیان ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا، پھر وہ کہتا ہے کہ میرا درجہ کیسے بلند ہو گیا (حالانکہ ہمیں عمل کا کوئی موقع نہیں رہا) اس کو جواب دیا جائے گا: ''تیرے لیے تیری اولاد کے دعا و استغفار کرنے کے سبب سے''۔ (سنن ابن ماجہ: 3660)

گویا اولاد کی ہر نیکی کا ثواب والدین کو نہیں ملتا بلکہ اولاد جب اپنے والدین کے لئے دعا کرتی ہے تو اس دعا سے والدین کا درجہ بلند ہوتا ہے اور پھر حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ والدین مرنے کے بعد بھی اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں، یہ بات غلط اور غیر ثابت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اولاد کی ان نیکیوں کا اجر بھی والدین کو ملتا ہے جن نیکیوں کی تربیت خصوصی طور پہ والدین نے کی ہو گویا اولاد کی ہر نیکی کا اجر والدین کو نہیں ملتا ہے بلکہ صرف انہی نیکیوں کا اجر ملتا ہے جن کی تربیت و رہنمائی ماں یا باپ نے کی ہو۔

171. **سوال:** میں نماز پڑھتی ہوں تو نماز میں دھیان اتنا بھٹک جاتا ہے کہ میں ساری نماز بھول جاتی ہوں، ایسی کوئی نماز نہیں ہے جس میں مجھے سجدہ سہو نہ کرنا پڑے حتی کہ یہ بھی نہیں یاد رہتا کہ میں نے نماز میں کون سی سورت پڑھی

ہے، کتنے سجدے کئے ہیں، کتنے فرض پڑھے ہیں، رکوع کیا ہے یا نہیں؟ اس قدر نماز بھول جاتی ہوں۔ میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ صحیح سے نماز ادا کروں مگر نہیں ہو پاتا، میرا دھیان نماز میں نہیں رہتا، اس وجہ سے خوف سا رہتا ہے کہ شاید میری نماز قبول نہیں ہو رہی ہو یا اللہ مجھ سے ناراض ہے؟ کبھی دل میں آتا ہے کہ ایسی نماز پڑھنے سے کیا فائدہ جو قبول بھی نہ ہو اس لئے مزید وسوسے پیدا ہوتے اور پریشان رہتی ہوں۔ میری لائف میں بھی تھوڑے سے مسئلے چل رہے ہیں اس کی وجہ سے بھی تھوڑی پریشانی ہے، اس صورت میں میرے لئے دعا کریں اور مجھے صحیح رہنمائی کریں؟

جواب: نماز میں ادھر ادھر دھیان بھٹکنے کے مختلف اسباب ہوتے ہیں، ان میں بڑی وجہ خود اپنی زندگی کے مسائل ہوتے ہیں اور دوسری وجہ نماز کو خشوع و خضوع کے بغیر ادا کرنا۔

اس لئے پہلے مرحلے میں آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے عائلی مسائل کو حل کریں اور ان مسائل کو اتنی اہمیت نہ دیں کہ اس کا تصور ہمارا وقت ذہن میں رہے حتی کہ نماز بھی اس سے متاثر ہو جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے والے جو اسباب ہیں ان کو جانیں اور اس طرح سے نماز پڑھنے کی کوشش کریں، ان شاءاللہ آپ کی نماز درست رہے گی۔

آپ جب دنیاوی کوئی کام کرتے ہیں مثلا گوشت بناتے ہیں تو بہت دھیان سے بناتے ہوں گے۔ پکاتے وقت کب کیا ڈالنا ہے اور کتنی مقدار میں ڈالنا ہے تاکہ ذائقہ اچھا رہے اس کا مکمل خیال کرتے ہوں گے اور میرا خیال ہے کہ کبھی آپ کی سبزی ترکاری خراب نہیں ہوئی ہو گی، جب دنیا کا معاملہ صحیح ہے تو پھر عبادت کا معاملہ کیوں الگ ہے اس بارے میں سوچیں اور غلطی کی اصلاح کریں اللہ تعالی سے اپنی اصلاح کے لیے دعا بھی مانگیں۔

نماز میں کسی چیز کا دھیان آجانا کوئی بڑی بات نہیں ہے تاہم ہمیشہ نماز اس طرح پڑھیں کہ کچھ بھی شعور نہیں رہے یعنی ہم کیا پڑھ رہے ہیں، ابھی کیا پڑھے ہیں، سجدہ و رکوع کیا یا نہیں کیا، اذکار پڑھے یا نہیں پڑھے، ایسے میں تو نماز بھی نہیں ہو گی، یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے اور اس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو تصور کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس طرح نماز کی عظمت کو دل میں بٹھا کر ادا کریں، ماحول و صحبت درست کریں، برے کاموں سے دوری اور اچھے کاموں کی رغبت ڈالیں اور نماز کے اذکار و دعاؤں کے معانی و مفاہیم اور اس کی اہمیت کو کتاب سے معلوم کریں

، بہتری پیدا ہو گی۔ نیز نماز میں خشوع و خضوع سے متعلق اہم علم نے مقالات و مضامین لکھے ہیں ان کو بھی پڑھیں جیسے شیخ محمد بن صالح المنجد کی کتاب جس کا اردو ترجمہ کتاب و سنت لائبریری پر موجود ہے۔

172. **سوال:** ربیع الاول کے آتے ہی کچھ خواتین درود کی محافل منعقد کرتی ہیں اور جمع ہو کر درود پڑھا جاتا ہے تو ان کو کیسے منع کیا جائے؟

جواب: ربیع الاول میں درود کی محفل قائم کرنا اور اجتماعی شکل میں درود پڑھنا بدعت ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اس عمل میں دو قسم کی بدعت پائی جاتی ہے۔ پہلی بدعت یہ ہے کہ درود کے لئے ربیع الاول کا مہینہ یا اس کی کوئی تاریخ اپنی جانب سے متعین کیا ہے۔ دوسری بدعت یہ ہے کہ اس میں اجتماعی شکل میں درود کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

شرعی لحاظ سے ہم درود پڑھنے کے لئے اپنی جانب سے کوئی وقت یا کوئی تاریخ متعین نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ کسی کو اس بات کی اجازت حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح درود پڑھنے کے لئے اجتماعی شکل اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح درود پڑھنے کی سنت سے دلیل نہیں ملتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد. (مسلم: 1718)

ترجمہ: یعنی کسی نے ایسا کوئی عمل کیا جو دین میں سے نہیں ہے وہ عمل مردود اور باطل ہے۔

یہاں پر یہ بھی سمجھ لیں کہ نہ صرف درود سے متعلق بلکہ دین کے کسی بھی معاملہ سے متعلق یہی قاعدہ ہے کہ اپنی طرف سے کسی عبادت کے لئے وقت و تاریخ متعین کرنا یا کسی انفرادی عبادت کو اجتماعی شکل میں انجام دینا یہ دونوں بدعت شمار ہوں گے لہذا کسی کو اس قسم کی بدعت کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھیں تو ان کو حق بات کی دعوت دیدیں، یہی آپ کا فریضہ ہے، ہدایت و توفیق اللہ کی طرف سے نصیب ہوتی ہے۔

173. **سوال:** اگر کوئی نماز قضا ہو جائے تو دوسرے وقت اس کی ادائیگی کرتے ہوئے کیا فرض نماز کے بعد اذکار بھی پڑھنے چاہیے؟

جواب: اگر کوئی نماز ہم سے قضا ہو جائے تو دوسرے وقت میں اس نماز کو ادا کرتے ہوئے ٹھیک اسی طرح سے ادا کریں گے جیسے ہم اصل وقت پر ادا کرتے ہیں یعنی فرض نماز سے پہلے سنت ہو تو سنت پڑھیں پھر فرض پڑھیں اور فرض کے بعد اذکار پڑھیں پھر اگر فرض کے بعد سنت بھی ہو تو سنت ادا کریں یعنی ٹھیک ٹھیک اسی طرح ادا کریں گے جیسے اصل وقت پر ادا کرتے ہیں۔

174. **سوال:** چھ سات سال پہلے ایک لڑکی کا ایک لڑکے سے دوستی تھی اور یہ دوستی صرف موبائل سے بات کرنے کی حد تک تھی وہ بھی پڑھنے کے حوالے سے، ملنا وغیرہ نہیں تھا۔ پھر لڑکے کی شادی ہوگئی تو لڑکی نے اس سے رابطہ ختم کرلیا، یہ کہہ کر کے تم کسی اور کے ہو۔ لڑکا اپنی بیوی کو یہ کہہ کر دھمکانے لگا کہ میں اسی لڑکی سے شادی کروں گا جب کہ اس لڑکی نے توبہ کر کے نامحرم سے بات کرنا چھوڑ دیا اور اپنے دل میں اس لڑکے کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ لڑکی کو جاب اور شادی کے سلسلے میں رکاوٹ ہے اس لئے وہ ٹینشن میں رہتی ہے اور سوچتی ہے کہ اس کی بیوی کی بددعا لگ گئی ہے جبکہ یہ لڑکی پرہیزگار بن گئی ہے اور اس کے دل میں لڑکے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے ایسی صورت میں لڑکی کو کیا کرنا چاہیے کیا اسے اس لڑکے کی بیوی سے معافی مانگنا چاہیے جبکہ اس کی بیوی کو جانتی بھی نہیں، اس سے رابطہ بھی نہیں مگر دل میں خیال آتا ہے کہ کہیں اس لڑکی کا دل دکھا ہو اور اس کو تکلیف پہنچی ہو؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ لڑکی نے لڑکے سے تعلق رکھا اور بات چیت کی اور یہ بات چیت جس طرز کی بھی ہو، یہ تعلق اور بات چیت اللہ کے نزدیک بے حیائی اور گناہ کا کام ہے۔ اور جب لڑکی اپنی زندگی میں اس معاملہ کو لے کر بیحد پریشان ہے، لڑکی کی یہ بے چینی اور پریشانی بتاتی ہے کہ اس کا غیر محرم کے ساتھ تعلق و رابطہ تھا جو کہ اسلام کی نظر میں حرام ہے۔

لڑکی اس گناہ کے لئے اللہ رب العالمین سے سچے دل سے توبہ کرے اور اس لڑکی کو لڑکے کی بیوی سے معافی مانگنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا لہذا اسے اپنی غلطی پر اس قدر بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لڑکی اس لڑکے کی بیوی کا مجرم نہیں بلکہ اللہ کا مجرم ہے لہذا اللہ سے معافی طلب کرے اور جب بندہ اللہ تعالی سے سچی توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

رہا مسئلہ شادی یا جاب میں مشکل کا ہونا تو اس کے لئے اللہ رب العالمین سے دعا کرے اور اپنے مسئلے کے حل کے لئے جائز طریقے سے کوشش بھی کرے۔ یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ کسی ایک کے ساتھ ہو بلکہ یہ مسئلہ سبھی کے ساتھ ہے۔ ساتھ ہی یہاں پر ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ عورت کو نوکری کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالی نے عورت کی معاشی کفالت مرد کے ذمہ ڈالی ہے، یہ الگ مسئلہ ہے کہ شرعی دائرہ میں رہ کر نوکری کرنا عورت کے لئے جائز ہے مگر اس کے لئے اسے بے چین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

175. **سوال:** اگر کسی عورت کے پاس کسی قسم کی مالی کمائی نہ ہو اور وہ دوسروں پہ ڈیپینڈ ہو تو مالی طور پر آزاد ہونے کے لئے کیا عورت گھر یا باہر جا کر نوکری کر سکتی ہے تاکہ وہ مالی طور پر انڈیپینڈنٹ ہو سکے، اس میں کوئی گناہ کو نہیں ہے؟

جواب: یہاں اصل سوال یہ ہے کہ کیا عورت کا کفیل یعنی شوہر یا والد یا گھر کا کوئی سرپرست موجود نہیں ہے کیونکہ بیٹی کی حیثیت سے باپ اس کی کفالت کرے گا اور بیوی کی حیثیت سے شوہر کفالت کرے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب عورت کا کوئی کفیل نہ ہو اور اسے اپنے گزر بسر کے لئے نوکری کی ضرورت پڑے تو شرعی حدود میں رہتے ہوئے عورت نوکری یا تجارت کر سکتی ہیں، یہ عذر اور مجبوری کی حالت کا مسئلہ ہے ورنہ عورت کو اپنے گھر ہی میں رہنا ہے یہاں تک کہ عورت کی نماز بھی گھر میں ادا کرنا افضل قرار دی گئی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے لئے عورت کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے۔

المھم ایک عورت عذر کی وجہ سے گھر سے باہر نکل کر شرعی طور پر حلال کمائی کر سکتی ہے ورنہ اسے گھر ہی میں رہنا ہے اور گھر رہتے ہوئے کمائی کرنے کا موقع مل جائے مثلاً سلائی کڑھائی وغیرہ کے ذریعہ تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

176. **سوال:** حیض کے دوران جس طرح قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے کیا اسی طرح پنج سورہ جس کتاب میں دلیل کے طور پر قرآن کی آیت بھی ہوتی ہے اور اردو بھی لکھی ہوئی ہوتی ہے، یا عربی متن لکھا ہوا ہوتا ہے کیا وہ بھی اسی حکم میں آئے گی یعنی ایسی کتاب کو حیض کی حالت میں نہیں چھونا چاہیے؟

جواب: ایک عورت کو حیض کی حالت میں براہ راست مصحف چھونا منع ہے تاہم دستانہ لگا کر مصحف اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ اور جو کتاب مصحف نہیں ہے حیض کی حالت میں اسے چھونے اور اٹھانے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، چاہے اس کتاب میں قرآنی آیات یا حدیث ہی کیوں نہ ہوں۔

جہاں تک پنج سورہ کی بات ہے تو اس طرح کی کتاب میں عام طور پر بدعتی لوگ طرح طرح کی مشکلوں کو حل کرنے کے لئے قرآنی آیات اور حدیث کے ذریعہ مصنوعی وظائف بیان کرتے ہیں اس لئے اس قسم کی کوئی کتاب مسلمان کو اپنے گھر میں نہیں رکھنا چاہیے۔ آپ اپنے گھر میں قرآن رکھیں، قرآن کا سلفی ترجمہ رکھیں یا قرآن کی سلفی تفسیر رکھیں اور ذکر و دعا اور دین کی ایسی کتابیں رکھیں جو کتاب و سنت پر مبنی ہوں اور مستند ہوں۔

177. **سوال:** میں اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے گھر عیادت کرنے کے لئے گئی جس کے شوہر نے میرے شوہر سے بتایا تھا کہ میرا بیٹا کبھی کبھار بوقت ضرورت اوپر والی آمدنی یعنی رشوت بھی لے لیتا ہے اور اس کا جاب گھر بنانے والی

کمپنی میں ہے۔اس وجہ سے میں کبھی اس کے گھر نہیں کھاتی اور آج اس نے بہت ضد کیا تو میں نے کھانے سے منع کر دیا لیکن یہ بہانہ بنایا کہ جب تک آپ میرے گھر نہیں آتے تب تک میں نہیں کھاؤں گی اور اصل میں مجھے اتنی ہمت نہیں ہے کہ سچ بات بتا سکوں،اس بارے میں مجھے کچھ رہنمائی کریں؟

جواب:اس مسئلے میں پہلی بات یہ ہے کہ جس کے پاس حلال کمائی ہو نیز کچھ حرام کمائی بھی اس کے پاس ہو تو اس کی دعوت کھا سکتے ہیں اور جس کے پاس مکمل یعنی خالص حرام کی کمائی ہو اس کی دعوت نہیں کھا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی کے بارے میں ہمیں غلط کام کرنے کا علم ہوتا ہے تو ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس کو صحیح بات بتا سکیں لہذا خود سے یا اپنے شوہر کے ذریعہ یا کسی تیسرے شخص کے ذریعہ اس تک حق بات پہنچا دیں اور ویسے اس کو خود بھی معلوم ہو گا کہ اسلام میں رشوت حرام ہے لیکن بطور تذکیر و نصیحت برائی پر تنبیہ کر دینا ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔

178.**سوال:** لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے تو اس کو خاوند کے نام کا پاسپورٹ بنانا پڑتا ہے،اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

جواب:جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو صرف پاسپورٹ ہی نہیں سیکڑوں کاغذات بنانے کی زندگی میں ضرورت پڑتی ہے جو میاں بیوی سے متعلق ہوتے ہیں،اس میں کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ کاغذات میاں بیوی کی حیثیت سے ہوتے ہیں۔

اسلام نے ہمیں جس کام کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ اولاد کی نسبت باپ کی طرف ہو اور پاسپورٹ میں شوہر کا ذکر شوہر کی حیثیت سے ہوتا ہے نہ کہ باپ کی حیثیت سے۔

179.**سوال:** کیا کسی غیر مسلم کی دکان کا سامان ہم خرید کر کھا سکتے ہیں اور کیا ہم غیر مسلم سے دودھ خرید کر استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب:غیر مسلم کی دکان سے حلال فوڈ خرید سکتے ہیں اور بلاشبہ کھا سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور دودھ بھی خرید سکتے ہیں۔

غیر مسلم کی دکان سے صرف وہی چیز نہیں خرید سکتے جو ہمارے لئے حلال نہیں ہے جیسے غیر مسلم کی دکان سے اس کا ذبح کیا ہوا گوشت نہیں لے سکتے ہیں یا اس کے ہوٹل میں بنا ہوا گوشت نہیں کھا سکتے ہیں۔

180. **سوال:** جو عورت ٹیچر یا ڈاکٹر وغیرہ کی حیثیت سے اداروں میں کام کرتی ہیں، ان کے شوہر یا والد کفالت کرنے والے ہوتے ہیں تو کیا ان کی اجازت سے نوکری کی جاسکتی ہے؟

جواب: ایک عورت شرعی حدود میں رہتے ہوئے جائز نوکری کر سکتی ہے اگرچہ اس کی کفالت کرنے والا موجود ہو لیکن اگر نوکری شرعی حدود میں نہ ہو مثلاً مردوں کے ساتھ کام کرتی ہو یا اس کی عصمت کے لئے خطرہ ہو یا بے پردہ نوکری کرنی ہو تو ان صورتوں میں نوکری جائز نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عورتوں کی متعدد نوکریاں سماجی اور دینی خدمت کے طور پر ہوتی ہیں ایسی نوکریاں کرنا ایک عورت کے لئے بہتر ہے تاکہ دینی اعتبار سے اور سماجی اعتبار سے لوگوں کو فائدہ ہو اس شرط کے ساتھ کہ وہ شرعی حدود میں نوکری کرے۔

181. **سوال:** مفتی اسماعیل مینک کے بیانات سننا کیسا ہے؟

جواب: مفتی اسماعیل مینک اپنے بیانات میں کہیں پر بھی اپنے منہج کی وضاحت نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے عام لوگوں کو شک ہوتا ہے کہ ان کا منہج وعقیدہ کیسا ہے بلکہ بعض لوگوں کو یہ بھی شبہ ہوتا ہے کہ یہ سلفی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ سے پڑھنے کے باوجود بھی سلفیت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ کی پیدائش زمبابوے میں ہوئی، وہیں پر دارالعلوم ہراری سے فراغت حاصل کی پھر مدینہ منورہ سے آپ نے تعلیم لی، اس کے بعد دارالعلوم عربیہ اسلامیہ کنتھاریہ بھروچ گجرات سے افتاء کا کورس کیا اور اسی بنیاد پر وہ مفتی کہے جاتے ہیں۔ دارالعلوم کنتھاریہ ایک حنفی ادارہ ہے۔

مفتی اسماعیل مینک کے والد بھی مولانا ہیں, ان کا نام مولانا موسی مینک ہے، یہ سہارنپور کے دیوبندی ادارہ سے فارغ ہیں اور اردو بھی جانتے ہیں۔

انٹرنیٹ پر مولانا موسی مینک کا اپنے بیٹے کے بارے میں اردو میں ایک انٹرویو (آڈیو) ہے جس میں اپنے بیٹے کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسماعیل مینک سلفی نہیں ہے بلکہ حنفی ہے اور زمبابوے میں حنفیوں کے مفتی ہیں اور زمبابوے میں مسلمانوں کی دو ہی جماعت ہے، ایک حنفی، دوسری شافعی، یہاں پر سلفی نام کی کوئی جماعت موجود نہیں ہے۔

چونکہ مفتی اسماعیل مینک ایک حنفی ہیں اور حنفی، عقائد میں اشعری وماتریدی ہوتے ہیں حتی کہ سلوک وتصوف میں کسی نہ کسی سلسلے سے بھی بیعت ہوتے ہیں اس لئے ایسے آدمی سے علم حاصل کرنا اور ان کے بیانات سننا صحیح نہیں ہے۔

آپ یہ سمجھیں کہ مفتی اسماعیل مینک اپنا منہج چھپا کر رکھتے ہیں انہوں نے اپنے یوٹیوب چینل پر وفائل میں یا اپنی ویب سائٹ پر حنفی ہونے یا گجرات کے حنفی ادارے سے افتاء کا کورس کرنے کا کہیں ذکر نہیں کیا ہے تاکہ لوگوں کو ان کے منہج وعقیدہ کا پتہ نہ چلے۔ آپ کے نام سے بنے وکی پیڈیا پر دارالعلوم کنتھاریہ کا ذکر ملتا ہے اور تحریک میں اشعری لکھا ہوا ہے۔

182. **سوال:** ایک عورت ہے جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ حمل سے ہے اور آخری ایام میں ہے ایسی صورت میں اس کی عدت کیا ہو گی دلیل کے ساتھ رہنمائی فرمادیں؟

جواب: جس عورت کا شوہر وفات پا گیا ہے اور وہ عورت حمل سے ہے تو اس عورت کی عدت وضع حمل ہے یعنی جب تک بچہ پیدا نہیں ہو جاتا تب تک وہ عدت میں رہے گی اور جیسے بچہ پیدا ہو جاتا ہے اس کی عدت ختم ہو جائے گی اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

وَأُولاتُ الأحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ(الطلاق:4)

ترجمہ: اور حمل والیوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے۔

183. **سوال:** ایک شخص کی بیوی ہے اور اس کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہو گی؟

جواب: اس صورت میں ماں کو آٹھواں حصہ ملے گا اور بیٹوں کو بیٹیوں کے مقابلے میں دہرا حصہ ملے گا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين(النساء:11)

ترجمہ: اللہ تعالی تمہیں اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔

184. **سوال:** ایک عالم سے سنی ہوں، وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر چہرے پہ دانے ہیں یا کچھ بھی نشانے ہیں تو رات میں سونے سے پہلے یہ پڑھ لیں۔ "اللہ نور السماوات والارض" یہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پہ دم کر کے چہرے پہ پھیر لیں ان شاءاللہ صاف ہو جائے گا۔ یہ بات مجھے صحیح نہیں لگ رہی ہے، آپ رہنمائی فرمادیجیے کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: جس عالم نے بھی یہ بات بتائی ہے، ان کی خود کی بات ہے، یہ دین اسلام کی بات نہیں ہے لہذا اس قسم کی بے دلیل باتوں پر عمل نہیں کیا جائے گا اور ایسے علماء کی باتوں کو بھی نہ سنیں جو بے دلیل اور بناوٹی باتیں اپنی طرف سے بیان کر کے لوگوں میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی لوگوں سے دین کا نقصان ہوا ہے اور لوگوں میں بے دینی اور جہالت پھیلی ہے۔

185. **سوال:** کیا بیوی کے مرنے کے بعد خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے لئے غیر محرم ہو جاتے ہیں اور شوہر بیوی کو آخری مرتبہ دیکھ بھی نہیں سکتا، دلیل کے ساتھ رہنمائی فرمادیں؟

جواب: لوگوں میں یہ جھوٹ پھیلا ہوا ہے کہ شوہر یا بیوی کے مرنے پر میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے غیر محرم ہو جاتے ہیں اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ بے دلیل اور سراسر جھوٹی بات ہے جسے مقلدوں نے لوگوں میں پھیلایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شوہر یا بیوی کے مرنے سے میاں بیوی کا رشتہ ختم نہیں ہوتا ہے، وہ دونوں میاں بیوی ہی رہتے ہیں اور وفات کے وقت ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب شوہر مرتا ہے تو اس کی جائیداد سے بیوی کا حصہ بیوی کی حیثیت سے نکلتا ہے اور جب بیوی مرتی ہے تو اس کی جائیداد سے شوہر کو حصہ شوہر کی حیثیت سے ملتا ہے، یہاں تک کہ وفات کے بعد جب میاں بیوی جنت میں جائیں گے تو دونوں ایک ساتھ ہوں گے کیونکہ ان کا رشتہ آپس میں قائم ہی رہتا ہے۔

186. **سوال:** میں نے آپ کا ایک مکالمہ پڑھا اس میں بریلوی نے اللہ کے سایہ کی بات کی ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: ایک مشہور حدیث ہے جس میں سات لوگوں کو سایہ نصیب ہوگا اسی حدیث کی طرف اشارہ ہے اور اس حدیث میں مذکور ہے کہ وہ سایہ عرش الٰہی کا سایہ ہوگا یعنی وہ اللہ کی ذات کا سایہ نہیں بلکہ وہ اللہ کے عرش کا سایہ ہے۔

187. **سوال:** کیا میلاد میں بانٹا جانے والا کھانا کھایا جاسکتا ہے اور ایسا کھانا گھر میں آجائے تو اس کا کیا کیا جائے؟

جواب: چونکہ میلاد منانا بدعتی عمل ہے بلکہ نصرانیوں کی مشابہت ہے لہذا کسی مسلمان کو اس قسم کے بدعتی عمل میں نہ تو شرکت کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی بھی طرح کا تعاون کرنا چاہیے۔ میلاد منانے والا اگر اس نسبت کا کھانا

کھلائے یا مٹھائی تقسیم کرے تو ان چیزوں سے خود کو باز رکھنا چاہئے بلکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ایسے لوگوں کو تنبیہ کی جائے تاکہ وہ میلاد منانے سے باز آئے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: تم میں سے جو شخص منکر (غلط کام) دیکھے، وہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے۔ اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے اس کی نکیر کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں (اسے برا جانے اور اسے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (صحیح مسلم)

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ ہم بدعت کرنے والوں کو بدعت سے روکیں گے مگر یہاں مسلمانوں کو میلاد کا کھانا کھانے کی فکر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی کے گھر میں میلاد کا کھانا آپ خود چل کر نہیں آجاتا بلکہ کوئی لانے والا ہوتا ہے اور کوئی اپنے ہاتھوں سے لینے والا ہوتا ہے اس لئے آپ کو ایسا کھانا قبول نہیں کرنا چاہیے اور میلادی کو صاف صاف بنادینا چاہیے کہ ہم اس قسم کی میلاد اور اس میلاد کی نسبت سے پکنے والے کھانے سے بیزار ہیں۔

188. **سوال:** حیض کی عادت چھ دن کی ہو اور کبھی کبھی اگر خون پانچ دن میں ہی بند ہو جائے اور ہم غسل اس شک میں نہ کریں کہ ہو سکتا ہے بلڈ ابھی اور آجائے، اس شک میں ہم پورے ایک دن غسل نہ کریں اور پھر چھ دن مکمل ہونے کے بعد غسل کریں تو پانچویں دن کی ہماری پورے دن کی جو نماز قضا ہوئی ہے ان ساری نمازوں کی قضاء کرنے ہو گی اور کیا ان نمازوں کے چھوٹنے کا گناہ ہو گا؟

جواب: اگر کسی عورت کے حیض کی عادت چھ دن کی ہو لیکن پانچویں دن خون بند ہو جائے تو اس عورت کو انتظار نہیں کرنا ہے بلکہ اسی وقت اطمینان کر لینا ہے کہ اگر مکمل طور پر خشکی حاصل ہو گئی ہے تو یہ حیض سے پاکی کی علامت ہے لہذا وہ غسل کر کے نماز پڑھے گی۔ اور جو نمازیں خشکی کی وجہ سے اس نے چھوڑ رکھی تھی اسے ادا کرنا ہے، اگر عورت چھوٹی ہوئی نماز ادا کر لیتی ہے تو گنہگار نہیں ہو گی لیکن نماز چھوڑے رکھتی ہے تو گناہ ملے گا۔ اور آئندہ اسے اس طرح سے نماز چھوڑے رکھنا نہیں ہے بلکہ حیض سے پاکی حاصل ہونے پر نماز کی ادائیگی کرنی ہے

189. **سوال:** مرحومہ کے روزے، نماز اور حج بیماری کی وجہ سے ان کے ذمہ تھے، اب وارثوں کے لئے اس کی ادائیگی کا کیا طریقہ ہو گا؟

جواب: میت کی چھوٹی ہوئی نماز کی کوئی قضا نہیں ہے بلکہ جب وہ بیمار تھی اس وقت جس طرح سے بھی نماز پڑھنے کی سہولت تھی اسے نماز ادا کرنی تھی نہ کہ اسے چھوڑنی تھی۔

باقی اس کے اوپر اگر حج فرض ہو گیا تھا اور اس نے حج نہیں کیا تو اس کے وارث میں سے ایسا آدمی جس نے پہلے حج کر لیا ہو وہ میت کی طرف سے اس کے مال سے حج کر لے۔ جہاں تک روزہ کا مسئلہ ہے تو اس میں تفصیل ہے اس کو جاننے کے لئے میرے مضمون "میت کی طرف سے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا" کا مطالعہ کریں تاکہ آپ اپنے میت کے روزوں کا صحیح حکم جان سکیں۔

190. **سوال:** جو انسان پندرہ جُز حفظ کر لے وہ حافظ قرآن کہلاتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: کسی کو پندرہ سپارے یاد ہوں تو اس کو حافظ قرآن نہیں کہا جائے گا، حافظ قرآن اس کو کہتے ہیں جسے مکمل قرآن یاد ہو۔ اور پھر کسی کو مکمل قرآن یاد بھی ہو اسے حافظ قرآن کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن یاد کرنا ایک مبارک عمل ہے، اس کے یاد کرنے میں برکت ہے مگر حافظ کہلانا کوئی ضروری نہیں ہے۔ نبی ﷺ سے بڑھ کر یا صحابہ کرام سے بڑھ کر کوئی حافظ نہیں ہو سکتا ہے مگر حافظ رسول اللہ یا حافظ ابو بکر وغیرہ نہیں بولتے ہیں اس لئے حفظ کرنا کافی ہے اور حافظ کہلانا ضروری نہیں ہے۔

191. **سوال:** ایک گھر ہے جو میاں بیوی کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی انتقال ہو جائے تو کیا اس صورت میں آدھے گھر کا حصہ بچوں میں تقسیم کیا جائے گا یا دونوں کے مرنے کے بعد جائیداد تقسیم ہو گی یعنی ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کے پاس جائیداد منتقل ہو جائے گی اور اسکے بھی مرنے کے بعد تقسیم ہو گی؟

جواب: جب میاں بیوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے تو آدھا گھر میت کی جائیداد اور ترکہ یعنی مال وراثت ہے اور اس جائیداد کو میت کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا لہذا اس گھر کی قیمت کا اندازہ لگا کر آدھی قیمت وارثوں میں تقسیم کی جائے اور یہ تقسیم جس طرح ممکن ہو انجام دی جائے خواہ پورا گھر بیچ کر ہو یا وارثوں میں کوئی ایک خرید کر ہو۔

192. **سوال:** ایک شخص کے ظہر کی نماز فوت ہو گئی اور اسے اس وقت یاد آیا جب نماز عصر کے لئے اقامت ہو چکی ہو تو کیا وہ عصر کی نیت سے جماعت میں شامل ہو یا ظہر کی نیت سے یا پھر پہلے تنہا ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے؟

جواب: وہ آدمی تو ہر حال میں جماعت میں ہی شریک ہو کر نماز ادا کرے گا، الگ سے نماز نہیں پڑھے اور چونکہ اس کے ظہر کی نماز چھوٹی ہوئی ہے جو ترتیب کے لحاظ سے پہلے ہے اس لئے پہلے امام کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کرلے پھر الگ سے عصر کی نماز ادا کرے یعنی ترتیب کا خیال کر کے نماز پڑھے تو افضل ہے تاہم اگر وہ پہلے امام کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرتا ہے اور پھر بعد میں ظہر کی نماز ادا کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

193. **سوال:** ایک آدمی کا جسم کسی حادثہ میں بری طرح متاثر ہوا ہے اور اس کے جسم سے خون بہتا ہے، اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو کیا اسے غسل دینا ضروری ہے یا صرف تیمم ہی کروا دیا جائے اور اگر جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو تو پھر غسل کی کیا صورت ہو گی؟

جواب: جو آدمی کسی حادثہ کا شکار ہو کر وفات پایا ہے اس حال میں کہ اس سے خون ٹپکتا ہے تو اسے غسل دیا جائے گا، تیمم نہیں کرایا جائے گا، اور خون ٹپکتا ہو تو اسے بند کرنے کے لئے اس جگہ پر پٹی لگا دے جہاں سے خون بہتا ہو اور اگر اعضاء کٹے ہوئے ہوں تو اس صورت میں بھی سب کو جمع کر کے اسے غسل دیا جائے گا۔

194. **سوال:** کیا مغرب اور عشا کے درمیان سونا منع ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد بات کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی اسے ناپسند فرمایا ہے لیکن اگر کسی کو مغرب و عشاء کے درمیان سونے کی حاجت ہو تو وہ سو سکتا ہے بس اس بات کا خیال رکھے کہ عشاء کی نماز نہ فوت ہو، الارم لگا لے یا کسی کو نماز کے وقت جگانے کے لئے کہہ دے۔ گویا ضرورت کے وقت عشاء سے پہلے سو سکتے ہیں جیسے ضرورت کے وقت عشاء کے بعد بات بھی کر سکتے ہیں۔

195. **سوال:** صدقے کے حوالے سے ایک سوال ہے کہ ہمارے یہاں صدقہ کا کچھ اس طرح ٹرینڈ چلا ہے کہ مرغا وغیرہ سر سے وار کر مطلب سر سے گھما کر اس کا گوشت باہر یا سڑک پر یا فصلوں میں پھینک دیتے ہیں یا کبھی بکرے کا گوشت وغیرہ سر سے سات چکر گھما کر کسی غریب کو دیدیتے ہیں یا کہیں پھینک دیتے ہیں، آپ بتائیں کہ صدقہ کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: صدقہ فقیر اور مسکین کا حق ہے لہذا جو بھی ضرورت کی چیز ہو خواہ پیسہ ہو یا کھانے پینے والی چیز ہو اس چیز کو براہ راست غریب کے گھر جا کر اس کے ہاتھ میں دینا چاہیے تاکہ وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرے۔

صدقہ کی چیز کو سڑک پر یا کھیتوں میں پھینکنا یہ نعمت کی ناقدری ہے اور یہ صدقہ نہیں ہے یہ تو گناہ کا کام ہے اس پر اللہ رب العالمین گناہ لکھے گا اور انسان کی پکڑ کرے گا۔ اور پھر صدقے کی چیز کو وارنا بھی مسنون عمل نہیں ہے اس سے بھی بچا جائے گا۔

196. **سوال:** قرآن شریف پڑھ کر رسول اللہ کے نام سے بخش سکتے ہیں اور بخش سکتے ہیں تو کیا بول کر اور کیسے بخشنا چاہئے؟

جواب: نبی ﷺ میت ہیں یعنی آپ وفات پا چکے ہیں اور قرآن کی تلاوت کر کے کسی میت کو نہیں بخشیں گے، نہ رسول اللہ ﷺ کو بخشیں گے اور نہ ہی کسی دوسرے میت کو بخشیں گے کیونکہ قرآن وحدیث میں میت کو قرآن بخشنے کا کہیں پر حکم نہیں دیا گیا ہے۔

197. **سوال:** میری عمر چوبیس سال ہے جبکہ میری بڑی بہن کی عمر تیس سال ہو گئی اور شادی نہیں ہوئی کیونکہ ان کو کوئی پسند نہیں آتا، بڑی بڑی ڈیمانڈ ہیں، ایسے میں میری شادی کا کیا حکم ہے، والدین اس بات سے راضی نہیں ہیں؟

جواب: آج کل کے حالات میں لڑکیوں کی شادی اکثر جگہ مشکل ہو گئی ہے، ایسے میں کوئی لڑکی اپنی شادی کے لئے بڑی بڑی ڈیمانڈ رکھے تو اس کی شادی میں مزید تاخیر ہو گی اور شادی کی اصل عمر گزرتی چلی جائے گی جس عمر میں میاں بیوی کے درمیان اچھے پل گزرتے ہیں۔

مذکورہ مسئلہ میں آپ کی بڑی بہن کی شادی میں تاخیر کا سبب وہ خود ہے، اللہ اس بہن کو ہدایت دے۔ اگر صورت حال ایسی ہو تو چھوٹی بہن اپنے رشتے کے لئے والدین سے کہہ سکتی ہے کیونکہ ہر کوئی اپنے حال کو بہتر جانتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرماتے ہیں اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو (برائی سے) محفوظ رکھنے کا یہ ذریعہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

شادی سنت، ایک ضرورت اور عفت وعصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور آج کا ماحول بہت پر فتن ہے، اس ماحول میں شادی کی عمر ہوتے ہی لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دینی چاہئے۔ گو کہ سماج اس بات کو معیوب سمجھتا ہے کہ بڑی بیٹی کے رہتے ہوئے چھوٹی بیٹی کی شادی کر دی جائے مگر ضرورت کے پیش نظر پہلے چھوٹی بیٹی کی شادی کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ صورت حال ہے اور اس صورت میں جب چھوٹی بیٹی باپ یا ماں سے خود

اپنی شادی کے لئے کہے تو والدین کو سمجھنا چاہئے اب میری بیٹی کی شادی ایک ضرورت بن گئی ہے لہذا فورا اچھا رشتہ دیکھ کر شادی کر دی جائے۔

198. **سوال:** ایک آدمی عمرہ کر کے آیا ہے اور جدہ میں بال کٹایا ہے، وہ احرام کی حالت میں تھا، کیا اس پر کچھ دم وغیرہ ہے؟

جواب: عمرہ کر کے بال کہیں بھی کٹا سکتے ہیں، مکہ میں ہی بال کٹانا ضروری نہیں ہے شرط یہی ہے کہ آدمی احرام کی حالت میں رہے یعنی وہ احرام کی پابندی کرتا رہے۔ جو آدمی جدہ آکر اپنا بال کٹایا ہے اس کے اوپر کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ اس نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

199. **سوال:** کوئی اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کر لے یا حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل سے پہلے جماع کر لے اور اسی طرح کوئی اپنی بیوی کے دبر میں جماع کر لے، ان سب صورتوں میں کیا کفارہ ہے؟

جواب: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کر لے یا حیض سے پاکی حاصل ہونے پر غسل سے پہلے جماع کر لے تو ان دونوں صورتوں میں کفارہ ہے اور کفارہ کے طور پر ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دینا ہے۔

اور اگر کوئی بیوی کے پچھلے حصے میں مباشرت کر لے تو اس میں کوئی کفارہ قرآن و حدیث میں مذکور نہیں ہے، ایسا آدمی اللہ رب العالمین سے توبہ سچی کرے کیونکہ یہ لعنت والا عمل اور گناہ کبیرہ ہے۔

200. **سوال:** کیا کسی خاتون کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی دوسرے شہر ٹرین سے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ جائے اور ان کا محرم کار سے جائے جبکہ جگہ وہی ہو اور وقت بھی وہی ہو لیکن دونوں کا روٹ الگ الگ ہو تو کیا ایک قافلہ آگے اور ایک قافلہ پیچھے ہونے سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟

جواب: اگر خاتون کم از کم اسی کلو میٹر کا سفر کر رہی ہے اور وہ ٹرین میں ہے جبکہ اس کا محرم گاڑی سے آرہا ہے تو اس طرح سے عورت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ محرم کا ساتھ میں ہونا ضروری ہے یعنی وہ عورت جس چیز سے سفر کر رہی ہے اور جیسے سفر کر رہی ہے اس سفر میں اس کے ساتھ اس کا محرم کا ہونا ضروری ہے لیکن جو صورتحال ذکر کی گئی ہے یہ محرم کا ساتھ ہونا نہیں ہے۔

201. **سوال:** میرے شوہر نے دانتوں پر کیپ لگایا ہے، کیا اس کے لگے رہنے سے وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو میں کلی کرنے کا حکم آیا ہے لہذا اگر کسی دانت پر کور لگا ہو یا دانتوں پر تار لگا ہو یا مصنوعی دانت لگا ہوا ہو

توان ساری صورتوں میں ان چیزوں کو اتارنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کلی پانی لے کر چاروں طرف منہ میں گھمانے کو کہتے ہیں اس سے منہ کی صفائی ہو جاتی ہے لہذا وضو میں اسے اتارنے کی ضرورت نہیں ہے تاہم اگر اتارنے میں کوئی مشقت نہ ہو آسانی سے اتارا جا سکتا ہو تو کو اتار کر وضو کر لے اور اتارنے میں مشقت ہو یعنی وہ دانت میں فکس ہو تو بغیر اتارے وضو اپنی جگہ پر درست ہے۔

202. **سوال:** کیا میاں بیوی ویڈیو کال پہ بات کر سکتے ہیں؟

جواب: شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے اسی طرح کا سوال کیا گیا کہ ویڈیو کال پر بات کرنا کیسا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ یہ صحیح نہیں ہے، آدمی کو چاہیے کہ آواز کے ذریعہ بات کرے اور یہی انسان کی ضرورت کے لئے کافی ہے۔

بعض اہل علم نے موبائل کی تصویر اور ویڈیو کو حرام تصویروں میں نہیں مانا ہے، ان کی نظر میں ویڈیو کال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بہر کیف! آدمی اس معاملہ میں احتیاط سے کام لے اور ویڈیو کال سے بچتے ہوئے، آڈیو کال پہ ہی میاں بیوی سے بات چیت ہو تو یہ زیادہ بہتر اور احوط ہے۔

203. **سوال:** نبی ﷺ کے موئے مبارک یعنی بال مبارک کی زیارت کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: صوفی اور بدعتی لوگوں کے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کی زیارت کے نام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹی عقیدت و محبت کا پرچار کیا جاتا ہے۔ آپ سبھی جانتے ہیں کہ دنیا بھر میں جہاں جہاں صوفی طبقہ کے لوگ پائے جاتے ہیں، یہ سب لوگ دنیا کے مختلف شہروں اور علاقوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بال رکھے ہوئے ہیں اور مخصوص ایام میں ان بالوں کی زیارت کروائی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک دنیا میں کہیں پر موجود نہیں ہے، جو بھی اپنے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ہونے کا دعوی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کے نام پر فرضی اور جھوٹی چیز دکھاتا ہے۔

آپ یقین کریں کہ یہ عمل صرف بدعتیوں اور صوفیوں کے اندر ہی پایا جاتا ہے۔ الحمد للہ جو اہل توحید ہیں ان کے یہاں اس طرح کا جھوٹا دعوی نہیں پایا جاتا ہے حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں پیدا ہوئے یعنی مکہ میں اور جہاں زندگی کے آخری ایام گزارے اور آپ کی قبر مبارک ہے یعنی مدینہ میں، یہاں کے رہنے والوں میں سے کوئی

بھی اپنے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ہونے کا دعوی نہیں کرتا ہے کیونکہ اہل توحید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ مجھ پر جھوٹ باندھنے والا جہنم میں داخل ہوگا۔(ترمذی:2660)

204. **سوال:** کیا سلفی اپنی لڑکی کا رشتہ جماعت اسلامی والے لڑکے سے کر سکتے ہیں؟

جواب: جماعت اسلامی والے تحریکی اور انقلابی ہوتے ہیں یعنی یہ اخوانی اور خارجی لوگوں کی فکر سے وابستہ صرف خلافت کی بات کرتے ہیں۔ان کے یہاں نہ صرف عقیدے میں خرابی اور حدیثوں کا انکار ہے بلکہ یہ لوگ شیعوں کی طرح متعدد صحابہ پر تنقید کرتے اور ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں لہذا ایسی جماعت میں رشتہ کرنا صحیح نہیں ہے۔جماعت اسلامی کی حقیقت کو جاننے کے لئے بہت ساری کتابیں ہیں،ان میں ایک کتاب "جماعت اسلامی کو پہچانئے" ہے۔اس کے مصنف حکیم اجمل خان ہیں اور یہ کتاب، کتاب وسنت لائبریری پر موجود ہے۔

205. **سوال:** بیوہ عورت کی عدت 4/ذوالقعدہ کے حساب سے 14/ربیع الاول کو ختم ہوگی تو اس دن عدت کیا جس ٹائم پر انتقال ہوا اس وقت ہوگی یا کسی بھی ٹائم پر؟

جواب: عدت کی جو تاریخ بتائی گئی ہے اور تاریخ بالکل صحیح ہے اور عدت ختم کرنے کے لئے اس وقت کا خیال کیا جائے جس وقت شوہر کی وفات ہوئی ہے۔

206. **سوال:** اگر کوئی شخص لون لے کر اپنی مارکیٹ بنا رہا ہے تو کیا یہ درست ہے جبکہ دین میں سود کا لین دین سراسر گناہ ہے؟

جواب: سودی بینک سے لون لینا حرام ہے اس لئے کہ یہ سودی معاملہ اور سود پر تعاون ہے جبکہ اللہ تعالی نے گناہ اور ظلم کے کاموں پر تعاون کرنے سے منع کیا ہے نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے، سود دینے اور سود پر کسی طرح کا تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس لئے جب لون لینا حرام ہے تو اس لون سے گھر بنانا، اس سے بزنس کرنا اور اس سے دنیاوی کام کاج کرنا بھی حرام ہے۔

207. **سوال:** کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ہے کہ ہماری نشست وبرخاست کیسے لوگوں کے ساتھ ہونی چاہیے؟ آپ نے فرمایا: من

ذكركم بالله رؤيته وزاد في علمكم منطقه وذكركم بالآخرة عمله ”وہ شخص جس کو دیکھ کر تمھیں خدا یاد آئے اور جس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے اور جس کے عمل کو دیکھ کر آخرت کی یاد تازہ ہو۔“(رواہ البزار)

جواب: شیخ البانی نے اس کو ضعیف کہا ہے اور سلسلہ ضعیفہ میں درج فرمایا ہے، حدیث کے الفاظ اور حوالہ دیکھیں۔

خيرُ جلسائِكم مَن ذكَّركم باللهِ رؤيتُه، وزاد في علمِكم منطقُه، وذكَّركم الآخرةَ عملُه(السلسلة الضعيفة:2830)

208. **سوال:** عید میلاد کے موقع پر اور خاص طور پر بہت سی جگہوں پر بلڈ ڈونیشن کیمپ لگایا جاتا ہے تو کیا ایسے موقع پر بلڈ ڈونیٹ کر سکتے ہیں؟

جواب: 12/ ربیع الاول کی مناسبت سے اگر بلڈ ڈونیشن کا کیمپ لگتا ہے تو بظاہر خون دینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر خالص بدعتیوں کا کیمپ ہو اور خرافات وغیرہ بھی وہاں پر ہوں تو ایسے کیمپ سے دور رہنا چاہیے کیونکہ یہ بدعت پر تعاون کی ایک شکل ہوگی، آج وہ آپ سے خون لیں گے، کل وہ آپ کا ایمان لیں گے اور دھیرے دھیرے وہ آپ کو بدعت میں داخل کریں گے۔ اگر عمومی انداز میں کسی نے کیمپ لگایا ہے تو پھر کوئی حرج کی بات نہیں۔

209. **سوال:** میں نے ایک حدیث سنی کہ پیٹ کی بیماری میں فوت ہونے والا شہید ہوتا ہے، کیا یہ حدیث صحیح ہے اور کیا گردوں کی بیماری اس میں شامل ہے؟

جواب: یہ بات صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید کے حکم میں ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں:

الشُّهَداءُ خَمْسَةٌ: المَطْعُونُ، والمَبْطُونُ، والغَرِقُ، وصاحِبُ الهَدْمِ ، والشَّهِيدُ في سَبيلِ اللَّهِ(صحيح البخاري:2829)

ترجمہ: شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں ہلاک ہونے والا' پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا' ڈوب کر مرنے والا' دب کر مر جانے والا اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔

بعض اہل علم نے مبطون سے اسہال وحیضہ مراد لیا ہے اور بعض اہل علم اسے عام مانتے ہیں یعنی پیٹ کی جس بیماری سے بھی آدمی مرے وہ شہید کے حکم میں ہے۔ پیٹ کی بیماری سے متعلق ایک اور فضیلت ہے۔ عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور (وہیں) سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما (بھی) موجود تھے تو لوگوں نے ذکر کیا کہ ایک آدمی اپنے پیٹ کے عارضہ میں وفات پا گیا ہے، تو ان دونوں نے تمنا کی کہ وہ اس کے جنازے میں شریک ہوں، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا ہے کہ ''جو پیٹ کے عارضہ میں مرے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا''، تو دوسرے نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ (سنن النسائی: 2054، صححہ البانی)

جو شخص گردوں کی بیماری سے وفات پائے اس کے لئے بھی شہادت کے اجر کی امید کی جاسکتی ہے۔

210. **سوال:** جڑی بوٹی بطور علاج مریض کا اپنے جسم پر باندھنے کا حکم کیا ہے، ایک بیماری سوکنھڈوا ہے جس میں بچے بالکل سوکھ جاتے ہیں اس کے علاج کے لئے دیہی علاقوں میں ایک کھر بچے کے گلے میں یا ہاتھ یا کمر پر باندھنے سے چند ایام میں وہ بیماری ختم ہو جاتی ہے؟

جواب: کسی چیز کو لٹکا کر یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے بیماری دور ہو گی اور اس سے آدمی ٹھیک ہو جائے گا یہ تمیمہ میں داخل ہے کیونکہ اس میں وہی چیز پائی جاتی ہے جو تمیمہ میں پائی جاتی ہے اور جس سبب تمیمہ شرکیہ عمل ہے اسی سبب یہ عمل بھی شرکیہ قرار پائے گا لہذا اس طرح کی چیز سے بچنا چاہیے اور جو جائز علاج ہے اس کے ذریعہ مرض کو دور کرنا چاہیے۔

211. **سوال:** ہم عمرہ کیوں کرتے ہیں؟

جواب: حج اور عمرہ اللہ رب العالمین کی عبادت ہے اور یہ عبادت ہم اللہ رب العالمین کے حکم سے کرتے ہیں یعنی یہ عبادت ہم اس لیے کرتے ہیں کہ ہمیں اس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں اس کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وأتموا الحج والعمرة لله (البقرة: 196)

ترجمہ: حج اور عمرے کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

العُمْرَةُ إلى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِما بيْنَهُمَا، والحَجُّ المَبْرُورُ ليسَ له جَزَاءٌ إلَّا الجَنَّةُ(صحیح البخاري:1773)

ترجمہ: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

حج اور عمرہ دین کا اہم حصہ اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، اس کی تعلیم دینے کے لیے جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں تشریف لائے اور آپ نے اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور آپ نے ان سوالوں کا جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام جب چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بتایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے آئے ہوئے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں جو دین دیا ہے ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اس دین پر عمل کریں اس میں ہمیں کیوں کا سوال نہیں کرنا ہے بلکہ اللہ کا حکم دیکھنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک مرتبہ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ(البقرۃ:284)

ترجمہ: تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالی اس کا حساب تم سے لے گا۔

اس سے صحابہ کے دلوں میں شدید خوف کی کیفیت در آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا(صحیح مسلم:330) یعنی کہو ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کیا۔

یہ ہمارا دین ہے یعنی جیسے اللہ کا کوئی حکم آئے اس کی بجاآوری کرنے لگ جائیں اور اس میں تردد نہ کریں۔

212. **سوال:** آج میں قرآن کی تلاوت کر رہی تھی، میرے ہاتھ سے قرآن گر گیا، اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: مردوں میں تو نہیں البتہ عورتوں میں یہ بات کافی مشہور ہے کہ اگر غلطی سے بھی قرآن پاک گر جائے تو بہت بڑے گناہ کا سبب ہے، اس وجہ سے اس غلطی کا تدارک کیسے کیا جائے بہت پریشان ہو جاتی ہیں۔ ابھی رمضان کا مہینہ ہے، قرآن کی تلاوت عام ہے جس کی وجہ سے یہ بات کافی جہتوں سے آرہی ہے۔

اتنا جان لیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے قرآن مجید کا احترام اور تعظیم فرض ہے اس کی بے ادبی و بے حرمتی ناجائز اور حرام ہے، بلکہ بسا اوقات اس کی توہین کفر تک پہنچا دیتی ہے۔اس لئے قرآن کریم لینے دینے، اٹھانے، رکھنے میں بہت احتیاط سے کام لیناچاہئے۔

مگر پھر بھی غیر ارادی طور پر قرآن مجید ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور نہ ہی کوئی کفارہ ادا کرنا ہے۔

ایک دو احادیث سے اس مسئلہ کو سمجھیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ وضَعَ عن أمَّتي الخطَأَ والنِّسيانَ وما استُكرِهوا عليهِ(صحیح ابن ماجہ:1677)

ترجمہ: اللہ تعالی نے میری امت سے (انجانے میں ہونے والی) غلطی، بھول چوک اور زور زبردستی کے نتیجہ میں ہونے والے خلاف شرع کاموں کو معاف کر دیا ہے۔

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت کے متعلق حدیث میں ہے۔

رَبَّنَا لا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا سورة البقرة آية 286، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ(صحیح مسلم:126)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم سے مؤاخذہ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا ہم غلطی کر جائیں" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں نے ایسا کر دیا" ۔

مذکورہ بالا دونوں حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ بندے سے اگر بھول چوک ہو جائے تو اللہ تعالی یوں ہی معاف فرما دیتا ہے، اگر بھول سے قرآن کریم بھی گر جائے تو وہ اللہ کے نزدیک معاف ہے، نیز قرآن مجید کے گرنے پر کوئی کفارہ وغیرہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے بیان نہیں فرمایا۔اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ اس کام پر عنداللہ کوئی مواخذہ نہیں، اور نہ ہی کوئی کفارہ دینا ہے، اگر استغفار کر لیتا ہے تو بہتر ہے، اور دل کی تسلی کے لئے مسکینوں میں صدقہ کر دے تو بھی بہتر ہے۔

213. **سوال:** کیا ایسی نیت صحیح ہے جس میں عورتوں کو دنیاوی علم اس لئے دیا جائے یا وہ خود پڑھنا چاہے اور پروپر ڈگری حاصل کرے تاکہ اگر مستقبل میں کبھی انہیں کمائی کی ضرورت پڑی اور ان کے پاس ڈگری ہوگی تو رزق کے اسباب بنیں گے مثلا والدین اپنی بچیوں کو پڑھائیں اس نیت سے کہ کبھی ان کا خرچ اٹھانے والا کوئی نہ ہو تو یہ دنیاوی پڑھائی ان کے کام آئے یعنی وہ شرعی حدود میں رہ کر ہی کوئی کام کریں کیونکہ انہیں دینی علم سے کوئی کمائی نہیں کرنی، وہ کام خالص اللہ کے لیے ہو اور اگر فیس بھی طلبہ سے لے تو اسے دین کے کام میں استعمال کریں ،پرسنل استعمال نہ کریں؟

جواب: ہر مسلمان مرد وعورت پر شرعی علم حاصل کرنا فرض ہے،اس فریضہ کی ادائیگی ہم میں سے کسی کو کرنا ہے اور رہا دنیاوی علم تو یہ اختیاری معاملہ ہے اس علم کو لڑکا اور لڑکی دونوں حاصل کر سکتے ہیں اس کی ممانعت نہیں ہے۔کوئی لڑکی بھی پروفیشنل کورس یا عصری تعلیم حاصل کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ مستقبل میں اس سے کمانے کی نیت رکھے یا نہ رکھے۔اور کسی لڑکی کے پاس ڈگری ہے وہ اس سے کمائی کرنا چاہتی ہے تو شرعی حدود میں رہ کر کمائی کر سکتی ہے تاہم اگر لڑکی روزگار کے لئے مجبور نہ ہو تو نوکری سے پرہیز بہتر ہے کیونکہ زمانے میں فتنے اور شہوات بہت ہیں جبکہ عذر کا معاملہ الگ ہے۔اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ(الانعام:119)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتادی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تمہیں سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے۔

214. **سوال:** بعض اہل علم کہتے ہیں کہ موبائل سے جو تصویر کھینچی جاتی ہے اس سے وہ تصویر مراد نہیں ہے جو حدیث میں ہے اور جسے المصور کہا گیا ہے، کیا یہ وہی لوگ ہیں جو ہاتھ سے تصویر کشی کرتے ہیں،اس بارے میں کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے ہم کیسے فیصلہ کریں؟

جواب: بہت سارے مسائل میں آپ کو اختلاف ملے گا اس کی وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اختلافی مسائل میں مناسب موقف اختیار کرنا چاہئے جو دلیل سے قریب اور محتاط موقف ہو۔

کیمرے کی تصویر بھی تصویر ہی ہے، ہم اس تصویر کو تصویر کا ہی نام دیتے ہیں اور اس تصویر سے تصویر کا ہی کام لیتے ہیں۔اگر کوئی زبان سے کوئی بات کہے اور وہی بات ویڈیو میں بیان کرے تو کیا ان دونوں باتوں میں فرق ہوگا؟ نہیں

،کچھ بھی فرق نہیں ہوگا۔ ویڈیو جو کہ تصویر ہی ہے مگر متحرک ہے،اس ویڈیو اور تصویر میں یکسانیت پائی جاتی ہے یعنی دونوں کا معاملہ یکساں ہے۔

اللہ سے زیادہ تقوی اختیار کرنے والے اور اس سے خوف کھانے والے علماء کیمرے کی تصویر کو بھی حرام تصویروں میں داخل مانتے ہیں کیونکہ تصویروں کا معاملہ بہت سنگین ہے اور احتیاط کا تقاضہ بھی ہے کہ اس سے جس قدر بچ سکیں اور احتیاط کر سکیں بہتر و افضل ہے۔ یہاں پر ایک اہم حدیث کو مد نظر رکھیں تو بات زیادہ سمجھ میں آسکتی ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إنَّ الحَلالَ بَيِّنٌ، وإنَّ الحَرامَ بَيِّنٌ، وبيْنَهُما مُشْتَبِهاتٌ لا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ، وعِرْضِهِ، ومَن وقَعَ في الشُّبُهاتِ وقَعَ في الحَرامِ(صحیح مسلم:1599)

ترجمہ: حلال واضح ہے،اور حرام واضح ہے،اور ان کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں، جن کو بہت لوگ نہیں (یعنی ان کے حکم کو) جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) تو جو انسان مشتبہ یا شبہ والی چیزوں سے بچ گیا،اس نے دپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا،اور جو شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا،وہ حرام میں مبتلا ہوگا۔

مذکورہ حدیث کو دھیان میں رکھتے ہوئے، کیمرے کی تصویر جس کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں غور و فکر کریں، کیا اس سے بچنا افضل و اولی نہیں ہے؟

215. **سوال:** دوران صلاۃ سجدہ تلاوت سے اٹھنے کے فوراً بعد رکوع میں جائیں گے یا کچھ آیتیں پڑھ کر جائیں گے؟

جواب: اس میں دونوں قسم کا اختیار ہے چاہے تو امام بغیر کچھ آیات کی تلاوت کئے رکوع میں چلا جائے یا امام چاہے تو کچھ آیات کی تلاوت کرلے پھر رکوع میں جائے،ان میں سے کوئی بھی صورت اپنائی جاسکتی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں ہمیں کوئی خاص حکم نہیں فرمایا ہے۔

216. **سوال:** مولانا اقبال سلفی جو راقی ہیں ان کے بیان سن سکتے ہیں؟

جواب: مولانا اقبال سلفی اہل حدیث عالم ہیں اور ان کے بیانات اچھے ہوتے ہیں، بالکل ان کی بیانات سننا چاہیے۔ وہ ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک راقی بھی ہیں اس لئے لوگ ان سے سحر و آسیب سے متعلق سوالات کرتے رہتے ہیں اور علاج بتاتے ہوئے عام طور پر اسی قسم کی غلطی کرتے ہیں جو غلطی دیوبندی حضرات کرتے ہیں

یعنی یہ اپنی طرف سے بعض بیماریوں کی مخصوص آیت یا مخصوص دعا بتاتے ہیں حتی کہ بعض دعاؤں کو اپنی طرف سے تعداد متعین کر کے پڑھنے کے لئے بھی بتاتے ہیں لہذا ان کی طرف سے پیش کردہ اس قسم کی چیزیں ملے تو پہلے اس کی تحقیق کریں اور ذکر واذکار اور وظائف کے سلسلے میں کبھی بھی راقی کی باتوں پر اعتماد نہ کریں اس بارے میں صحیح اہل علم سے رہنمائی حاصل کریں۔

217. **سوال:** ایک آدمی عمرہ پہ جانا چاہتا ہے تو زکوۃ سے اس کی مدد کی جاسکتی ہے، فل پیمنٹ نہیں کرنا بلکہ کچھ مدد کرنی ہے؟

جواب: جو شخص عمرہ پہ جارہا ہے اور اسے کچھ تعاون درکار ہے ایسے شخص کو صدقہ سے یا عام پیسوں سے مدد کر سکتے ہیں لیکن زکوۃ نہیں دیں گے۔ زکوۃ کے جو مصارف ہیں، صرف ان ہی مصارف میں زکوۃ کو خرچ کیا جائے گا۔

218. **سوال:** کیا یہ دعا صحیح ہے اور ہم پڑھ سکتے ہیں؟

اللھم انی اصحبت اشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک ، انک انت اللہ لا الہ الا انت ، وحدک لاشریک لک، وان محمدا عبدک ورسولک۔(اے اللہ! میں نے صبح کی، میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو اور تیرے عرش اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام خلق کو کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں)۔

جواب: یہ دعا کسی حدیث میں صبح پڑھنے کے لئے، کسی میں صبح یا شام پڑھنے کے لئے مذکور ہے مگر یہ ضعیف ہے۔ شیخ البانی نے ترمذی، ابوداؤد، الجامع الصغیر اور الترغیب والترہیب وغیرہ کی تخریج میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف حدیث کا مطلب ہوتا ہے، ہمیں اس پر عمل نہیں کرنا ہے اور صبح وشام کے اذکار کے طور پر بہت ساری صحیح دعائیں اور اذکار موجود ہیں آپ ان کا اہتمام کریں۔

219. **سوال:** کیا ہم اپنے بہن بھائی، قریبی رشتہ داروں کو ایسا کہہ سکتے ہیں کہ تم نے اگر بدعت کرنا، میلاد منانا، قرآن خوانی کرنا، ختم اور گیارہویں وغیرہ کرنا نہیں چھوڑا تو ہم تم سے رشتہ ختم کرلیں گے؟

جواب: ہم ان چیزوں کی بنیاد پر رشتہ توڑنے کی بات نہیں کرنا چاہئے البتہ ان چیزوں سے ہم اپنے آپ کو الگ رکھ سکتے ہیں یعنی ہم نہ اس میں شرکت کریں گے، نہ ہی بدعتی کاموں میں کسی طرح کا تعاون پیش کریں گے۔ باقی رشتہ

اپنی جگہ پر قائم رہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ توڑنے پر بڑی وعید بیان فرمائی ہے بلکہ آپ نے تو ٹوٹے رشتہ کو جوڑنے کا نام رشتہ نبھانا بتایا ہے۔(بخاری: 5991)

عہد رسول میں کتنے ایسے صحابی تھے جن میں سے کسی کے والد یا کسی کی والدہ یا کسی کا بھائی یا ان کا کوئی رشتہ دار غیر مسلم اور مشرک تھا لیکن اس سے صحابی کا رشتہ اپنی جگہ قائم تھا اور حسن سلوک کا معاملہ موجود تھا۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں آتا ہے ان کی والدہ مشرکہ تھیں اور بیٹے کے ساتھ تھیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت کی دعا کروائی اور ان کی والدہ ایمان میں داخل ہو گئیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں اپنا رشتہ بھی بچانا ہے اور گناہ میں بھی کسی طرح سے شریک نہیں ہونا ہے اور اس قدر گھل مل کے بھی ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں رہنا ہے تاکہ بدعت و خرافات کا اثر اپنے اوپر نہ آئے نیز جب بھی ہمیں موقع ملے ہم انہیں بدعت و خرافات پہ نصیحت کرتے رہیں اور ان کے حق میں اللہ تعالی سے ہدایت کی دعا بھی کرتے رہیں۔

220. **سوال:** میں اپنے گھر میں اکیلی رہتی ہوں اور نماز میں قرآن شریف بلند آواز سے پڑھتی ہوں،اس سے نماز میں وسوسے نہیں آتے اور نماز میں ہم نے کیا پڑھا ہے وہ پتہ رہتا ہے، کیا ہم ایسے کر سکتے ہیں؟

جواب: عورت ہو یا مرد سبھی کے لئے سری نماز آہستہ پڑھنے اور جہری نماز بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہے اس لئے کوئی عورت اپنے گھر میں نماز پڑھتے ہوئے سری نماز کو آہستہ قرات کے ساتھ ادا کرے گی اور جہری نماز کو بلند آواز سے ادا کرے گی لہذا آپ اپنی نمازوں کو اسی طرح سے ادا کریں یعنی سری نماز کو آہستہ قرات کے ساتھ اور جہری نماز کو بلند قرات کے ساتھ ادا کریں۔

221. **سوال:** کیا اس طرح کا اسٹیٹس لگا سکتے ہیں؟

(السلام عليك يا رسول الله ،السلام عليك يا نبي الله، السلام عليك يا خير خلق الله، السلام عليك يا حبيب الله، السلام عليك يا سيد المرسلين والسلام عليك يا خاتم النبيين)

جواب: اپنے سماج میں بریلوی حضرات السلام علیک یارسول اللہ اس عقیدے سے پڑھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح زندہ ہیں، وہ سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یارسول اللہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے۔

دراصل ایسی پکار شرک ہے کیونکہ غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنا شرک ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے ہیں، نہ وہ ہماری بات سنتے ہیں اور نہ ہماری کسی بات کا جواب دیتے ہیں۔اس بنیاد پر اس قسم کا اسٹیٹس لگانے سے پرہیز کریں تاکہ کوئی آپ کے اسٹیٹس سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ آپ درود ابراہیمی کا اسٹیٹس لگائیں،اس میں ثواب بھی ملے گا اور جو کوئی اس کو دیکھ کر درود پڑھے گا اس کا اجر ملے گا۔

222. **سوال:** اسکول کی ایک بچی ہے جس کو کتاب، کاپی، جوتے اور کپڑے کی دقت رہتی ہے، کیا زکوۃ کے پیسوں سے ہم اس کی چیزیں خرید کر دے سکتے ہیں، وہ گیارہ بہن بھائی ہیں اور باپ پھل بیچتا ہے جس سے کھانے پینے کا ہی خرچ نکل سکتا ہے؟

جواب: جب ہم پیسوں کی زکوۃ نکالتے ہیں تو پیسوں کی زکوۃ پیسوں کی شکل میں ہی مستحقین کو دینا ہے کیونکہ زکوۃ مستحقین کا حق ہے اور اس حق میں تبدیلی کرنا ہمارے لئے جائز نہیں ہے یعنی اگر کوئی زکوۃ کے پیسے سے کوئی چیز خرید کر دیتا ہے تو مستحق کے مال میں تصرف کرنا ہوگا اور یہ جائز نہیں ہے۔

لہذا ہم پیسوں کی زکوۃ کو پیسوں کی شکل میں ہی مستحق کو دے دیں۔اگر کسی کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور وہ کتاب وغیرہ کے لئے محتاج ہیں تو ہم ان کے والدین کو زکوۃ کا پیسہ دے سکتے ہیں کہ آپ ضرورت مند ہیں، یہ زکوۃ کے پیسے ہیں اپنی ضرورت اور بچوں کی درسی ضرورت پوری کر سکتے ہیں یعنی اگر کہہ کر بھی دیتے ہیں تو ان شاءاللہ کوئی حرج نہیں لیکن جب پیسے سے کوئی چیز خرید کر دیتے ہیں تو مال زکوۃ میں ایک قسم کا تصرف پایا ہے جس کو علماء نے جائز قرار نہیں دیا ہے بلکہ بعض یہاں تک کہتے ہیں کہ اس صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوۃ کے علاوہ نفلی صدقات اور تعاون ہو تو ایسے پیسوں سے ضرورت کی چیزیں خرید کر ضرورت مند بچوں کو دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

223. **سوال:** میری ایک بہن بیمار ہیں وہ بکروں کا صدقہ کرنا چاہتی ہیں، سوال یہ ہے کہ صدقہ کے لئے بکرے کا سائز کم از کم کتنا ہونا چاہیے اور اسے ذبح کرکے درسوں میں پہچانا صحیح ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ صدقہ کے طور پر بکرا ہی دینا کوئی ضروری نہیں ہے بلکہ محتاجوں کو مختلف قسم کی ضرورتوں کا سامنا ہوتا ہے اس لئے پیسے سے صدقہ کرتے ہیں تو محتاجوں کا اس میں زیادہ فائدہ ہے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ بکرا ذبح کرکے فقراء ومساکین کو کھلائیں۔

جب بکرا ذبح کرتے ہیں تو اس کی کوئی شرط نہیں ہے، یہ آپ کی مرضی ہے جس عمر کا بکرا ذبح کریں بلکہ صدقہ میں مرغی کھلائیں، اس کا انڈا کھلائیں، اس کے بچے کھلائیں، یہ ساری چیزیں اپنی مرضی پر منحصر ہیں یعنی بکرا صدقہ کرنے پر جس عمر کا بھی بکرا صدقہ کرنا چاہیں کرسکتے ہیں، اس کی ممانعت نہیں ہے۔اور صدقہ وخیرات فقیر ومسکین کا حق ہے لہذا فقرا ومساکین کو صدقہ وخیرات دینا چاہیے نہ کہ درس میں دینا چاہیے۔

224. **سوال:** ایک خاتون کی چالیس سال عمر ہے، وہ اپنی امی کو حج پہ لے جانا چاہتی ہیں، کیا وہ جاسکتی ہیں کیونکہ سعودی حکومت نے چالیس سال کے بعد بغیر محرم کے اجازت دیدی ہے تو کیا محرم کے بغیر جاسکتی ہیں؟

جواب: محرم کا معاملہ یہ شرعی معاملہ ہے، اس میں سعودی نظام یا انسان کی اپنی مرضی نہیں چلے گی۔ شریعت نے عورت کے لئے عمر کے کسی بھی مرحلے میں بغیر محرم کے سفر کرنا جائز قرار نہیں دیا ہے لہذا چالیس سال سے پہلے کی عورت ہو یا چالیس سال کے بعد کی عورت ہو، وہ جب بھی کہیں سفر کرے گی لازمی طور پر اس کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے اور اگر بغیر محرم کے سفر کرتی ہے خواہ حج یا عمرہ کے لئے ہو تو اس کو گناہ ملے گا۔

225. **سوال:** کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی کسی زوجہ کو طلاق دی تھی اگر دی تھی تو کس وجہ سے دی تھی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کو طلاق دی تھی پھر آپ نے ان سے رجوع کرلیا تھا۔ یہ حدیث ابوداؤد (2283) ابن ماجہ (2016) اور نسائی (3560) وغیرہ میں موجود ہے جسے شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

دوسری روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حفصہ سے رجوع فرمانے کا حکم دیا اور بتایا کہ یہ بہت روزہ رکھنے والی اور بہت قیام کرنے والی اور جنت میں آپ کی بیوی ہے۔(ارواء الغلیل: 2077)

جہاں تک طلاق دینے کے سبب کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں صراحت نہیں ملتی ہے البتہ بعض اہل علم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ سورہ تحریم میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بیوی سے خفیہ بات کی تھی اور وہ بیوی

حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر انہوں نے اس خفیہ بات کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بتا کر رسول اللہ کا راز ظاہر کر دیا۔ بہر کیف! یہ بات صراحتاً مذکور نہیں ہے تاہم یہ بات بیان کی جاتی ہے۔

226. **سوال:** کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گائے کا گوشت نہیں کھاتے تھے؟

جواب: گائے کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے اس لئے گائے کا گوشت کھانے میں ہمارے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور یہ بات صحیح نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گائے کا گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے نبی ﷺ نے گائے کا گاشت کھایا ہے۔ صحیح مسلم سے دو احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1)عَنْ عَائِشَةَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقِيلَ: هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ(صحیح مسلم:1075)

ترجمہ:اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گائے کا گوشت پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بطور صدقہ دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

(2)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ورایت ہے،وہ بیان کرتے ہیں:

اشْتَرَى مِنِّي رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ بَعِيرًا بوُقِيَّتَيْنِ، وَدِرْهَمٍ، أَوْ دِرْهَمَيْنِ، قالَ: فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ، فَذُبِحَتْ فأكَلُوا منها، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ المَسْجِدَ، فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَوَزَنَ لي ثَمَنَ البَعِيرِ، فأرْجَحَ لِي.(صحیح مسلم:715)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دو اوقیہ اور ایک یا دو درہموں میں اونٹ خریدا۔ جب آپ صرار (کے مقام پر) آئے تو آپ نے گائے (ذبح کرنے) کا حکم دیا، وہ ذبح کی گئی، لوگوں نے اسے کھایا، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد آؤں اور دو رکعتیں پڑھوں۔ آپ نے میرے لیے اونٹ کی قیمت (کے برابر سونے یا چاندی) کا وزن کیا اور میرے لیے پلڑا جھکا دیا۔

227. **سوال:** کیا صلاۃ التوبہ روزہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: توبہ کے لئے نماز پڑھنا ہی شرط نہیں ہے بلکہ توبہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گناہ پر شرمندہ ہو جائے اور ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر اللہ تعالی سے نہ کرنے کا عزم مصمم کر لے۔ تاہم توبہ کے لئے کوئی دو رکعت نماز ادا کرنا چاہے تو

اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی توبہ سے پہلے نماز کی ادائیگی مشروع و جائز ہے جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی جب گناہ کرتا ہے، پھر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے معاف فرمادیتا ہے۔(ابوداؤد: 1521)

جہاں تک سوال ہے روزانہ توبہ کی نماز پڑھنے کا تو اس کی کوئی دلیل اور ثبوت نہیں ہے اسی لئے ہمیں روزانہ صلاۃ التوبہ نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ دین کے تمام معاملات میں حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ ہے کہ آپ روزانہ سو دفعہ استغفار کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں ایک دن میں اللہ تعالی سے سو سو دفعہ استغفار کرتا ہوں۔(مسلم: 2702)

لہذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کریں یعنی روزانہ سو دفعہ اللہ تعالی سے استغفار کیا کریں اور جب ہم سے کبھی گناہ کبیرہ سرزد ہو جائے تو اللہ رب العالمین سے سچی توبہ کریں اور اس توبہ سے پہلے نماز ادا کرنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

228. **سوال:** حکومت کی طرف سے ملنے والی سبسڈی کا کیا حکم ہے جیسے ہم ایک لاکھ کا لون لیتے ہیں اس میں ساٹھ ہزار ہمیں جمع کرنے ہیں اور اس کے ساتھ سود بھی دینا ہے اور چالیس ہزار حکومت جمع کرے گی، اس سبسڈی کا کیا حکم ہے؟

جواب: سبسڈی کی متعدد قسمیں ہوتی ہیں ان سب کا حکم کیفیات کے اعتبار سے ہوگا۔ عام طور پر سبسدی حکومتی تعاون ہے اس کے لینے میں مسئلہ نہیں ہے جیسے گیس لینے پر اس میں کچھ سبسڈی ملتی ہے یا حاجیوں کو سبسڈی ملتی ہے۔ جہاں تک آپ نے جس سبسڈی کا ذکر کیا ہے یہ سبسڈی لون ہے، یہ صورت جائز نہیں ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سودی بنکوں سے لون لینا سود پر تعاون ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ سبسڈی لون میں بھی سود دینا پڑتا ہے لہذا ایسا لون لینا جائز نہیں ہے۔

229. **سوال:** اگر ہم رات میں پیر میں تیل مالش کرکے سوتے ہیں تو فجر کے وقت اس پہ وضو ہو جائے گا؟

جواب: ہاتھ و پیر میں تیل لگے رہنے پر وضو کرتے وقت وضو کرنے سے وضو ہو جائے گا، اس میں مسئلہ نہیں ہے کیونکہ تیل لگے رہنے سے پانی جلد تک پہنچتا ہے تاہم وضو کرتے وقت عضو کو رگڑ کر دھلیں تاکہ اچھی طرح جلد تک پہنچ جائے۔

230. **سوال:** میری امی کا انتقال ہو گیا ہے، مجھے کچھ دعائیں بتائیں تاکہ تشہد اور سجدے میں امی کے لئے دعائیں کروں؟

جواب: دعا کے باب میں وسعت ہے، آپ اپنی زبان میں اپنی والدہ کو دعا دے سکتے ہیں، دعا کا عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ آپ اپنی والدہ کو صرف تشہد یا سجدے میں دعا دیں بلکہ آپ اکثر و بیشتر حالات میں والدہ کے لئے بلندی درجات، بشری لغزشوں کی مغفرت اور جنت میں داخلہ کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ , فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا , فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ(سنن ابن ماجة:3660)

ترجمہ: آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا، پھر وہ کہتا ہے کہ میرا درجہ کیسے بلند ہو گیا (حالانکہ ہمیں عمل کا کوئی موقع نہیں رہا) اس کو جواب دیا جائے گا: تیرے لیے تیری اولاد کے دعا و استغفار کرنے کے سبب سے۔

ایک بہترین دعا جو میت کے لئے کر سکتے ہیں، یہ دعا کریں۔

اللهم أغفر لها وأرحمها وعافها وأعف عنها وأكرم نزلها ووسع مدخلها وأغسلها بالماء والثلج والبرد ونقها
من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس. اللهم أبدلها دارا خيرا من دارها وأهلا خيرا من أهلها وزوجا خيرا من زوجها وأعذها من عذاب القبر و عذاب النار (صحیح مسلم:963)

ترجمہ: اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کے جوڑے کے بدلے میں بہتر جوڑا عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔

اسی طرح قرآن کی ایک بہترین دعا کر سکتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ(ابراھیم:41)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی جس دن حساب ہونے لگے۔

231. **سوال:** ایک خاص قسم کی تسبیح کا دانہ ملتا ہے جس کے جوڑ یعنی سر کے پاس لوہے کی زنجیر بنی ہوتی ہے جیسے کوئی تعویذ ہو اس قسم کی تسبیح کا کیا حکم ہے؟

جواب: تسبیح کے سلسلے میں افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح گنا کرے کیونکہ انگلیاں قیامت میں گواہی دیں گی تاہم تسبیح کے دانوں پر تسبیح پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک اس مخصوص تسبیح کا معاملہ ہے جس کے سرے پر لوہے کی زنجیر بنی ہوتی ہے، اگر اس سے تعویذ کی نیت ہو تو پھر ایسی تسبیح کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں پھر یہ تمیمہ میں شمار ہو گی جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے یعنی تعویذ کی حیثیت سے کسی چیز کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر اس تسبیح میں تعویذ والی کوئی بات نہ ہو تو پھر اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

232. **سوال:** کیا نماز میں ٹخنے ننگے رکھنا لازمی ہے، اس سے نماز میں پر فرق پڑتا ہے، عموماً دیکھا یہ جاتا ہے کہ صرف نماز کے لئے ٹخنے ننگے کئے جاتے ہیں اور پائچے فولڈ کرنا کیسا ہے خصوصاً پینٹ کے۔ اکثر سعودی عرب میں ثوب پہننے والے لوگوں کے ٹخنے ننگے نہیں ہوتے اور کہا جاتا ہے کہ شلوار اوپر ہونی چاہیے؟

جواب: ٹخنہ کا معاملہ کافی اہم ہے ایک مسلمان کو نہ نماز کے اندر اور نہ ہی نماز کے باہر کبھی بھی ٹخنہ ڈھک کر نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جس شخص نے اپنی ازار (تہ بند) گھسیٹی اس سے اس کا ارادہ تکبر کے سوا اور نہ تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔ (صحیح مسلم: 2085)

گویا عام حالت میں بھی ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکانا تکبر کی علامت اور اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے جبکہ نماز میں ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکانا اور بھی شدید ہے کیونکہ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ٹخنہ سے نیچے ازار ہونے کی وجہ سے واپس وضو کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کی صحت وضعف کے بارے میں اختلاف ہے تاہم یہ ضرور ہے کہ نماز میں ٹخنے سے نیچے کپڑا ہونا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔

جس کے پاس ٹخنے سے نیچے کپڑا ہو اسے چاہیے کہ کاٹ کر اسے ٹخنے سے اوپر کر لے تاکہ ہمیشہ کپڑا ٹخنے سے اوپر رہے حتی کہ نماز میں بھی۔ اور کسی نے نماز سے پہلے پینٹ کو فولڈ کیا ہے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اصل میں نماز پڑھتے ہوئے کپڑے کو فولڈ کرنا منع ہے یعنی دوران نماز، یہ عمل ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

اور آخری مسئلہ یہ ہے کہ قمیص ہو یا شلوار ہو ان میں سے کوئی بھی ٹخنے سے نیچے نہیں ہونا چاہیے لہذا عربی ڈریس جسے ثوب کہتے ہیں اسے بھی ٹخنے سے اوپر ہی پہننا ہے۔

233. **سوال:** آن لائن جو لوگ دو تین سال عالم کورس کرواتے ہیں اور یہ مختصر کورس کر کے لوگ اپنے نام کے آگے عالم فاضل لگا رہے ہیں، اس مسئلہ میں مختصر رہنمائی کریں؟

جواب: الحمدللہ آن لائن درس کی وجہ سے بہت سارے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور آن لائن کی سہولت نے بہت سارے لوگوں کو دین سے مستفید کیا لیکن جہاں تک مسئلہ ہے کہ بعض شرعی علوم کو مختصر کر کے دو تین سال میں کورس کروا کر کسی کو عالم بنوانا یا عالم کہلوانا یہ قطعا درست نہیں ہے۔ علم تو اصل بالمشافہ حاصل کرنے والی چیز ہے، یعنی استاد کے پاس بیٹھ کر علم حاصل کیا جاتا ہے اور باقاعدہ علمی کورس کرنے کے بعد ہی مدرسے سے فراغت ہوتی ہے۔ کوئی آدمی مدرسہ میں داخلہ لے لے اور ایک دو سال کے بعد مدرسہ چھوڑ دے تو ظاہر سی بات ہے وہ عالم نہیں ہوتا ہے اسی طرح سے کوئی شرعی علوم کو پروپر طریقہ سے نہیں حاصل کیا ہو بلکہ بعض چیزوں کو اور بعض کورس کو آن لائن طرز پر دو تین سال میں حاصل کر لے اور وہ خود کو عالم کہے ایسا درست نہیں ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے کچھ چیزوں کو حاصل کیا، سیکھا اور فائدہ اٹھایا لیکن عالم دین تو نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ شرعی علوم کے متعدد سبجیکٹ ہیں جنہیں دو تین سال میں شاٹ کورس کی شکل میں مکمل طور پر نہیں پڑھا سکتے ہیں۔ پھر آن لائن کورس میں آدمی مکمل ٹائم نہیں دیتا ہے، بس اس سے جڑا ہوا رہتا ہے، درس سنا، نہیں سنا اور سرٹیفکٹ دے دی جاتی ہے، آج کل دو تین سال تک آن لائن کورس سے کون لگا رہتا ہے اور آن لائن درس کو کتنا دھیان سے سنتا ہوگا۔ تھوڑی بہت شرکت کر لی، کبھی سنا اور کبھی نہیں، اس میں اصل فیس دینا اہم ہے، فیس جمع کر دئے، سرٹیفیکیٹ حاصل ہو جاتی ہے۔

بعض مستند ادارے مکمل آن لائن تعلیم دیتے ہیں ان مستند اداروں سے جڑ کر علم حاصل کرنا زیادہ مفید ہے اور کم عمر یا کم پڑھے لکھے لوگ آن لائن کے نام پر صرف پیسہ کماتے ہیں اس لیے ہماشما سے تعلیم نہیں لینی چاہیے۔

234. **سوال:** مسجد میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص کرنا شرعاً صحیح ہے یا نہیں، شریعت کی روشنی میں وضاحت مطلوب ہے؟

جواب: پوری مسجد اللہ کے لئے وقف ہوتی ہے، کوئی بھی مسجد میں کہیں بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور اپنے لئے کوئی آدمی کسی ایک جگہ کو نماز کے واسطے ہمیشہ کے طور پر متعین نہیں کر سکتا ہے کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے، یہ کسی کی ذاتی جگہ نہیں ہے بلکہ نبی ﷺ نے نماز کے لئے ایک جگہ کو متعین کرنے سے منع بھی فرمایا ہے۔ عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

نهى رسولُ اللهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ عن نقرةِ الغُرابِ وافتراشِ السَّبعِ وأن يوطِّنَ الرَّجلُ المكانَ في المسجدِ كما يُوطِّنُ البعيرُ (صحيح أبي داود:862)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح چونچ مارنے، درندے کی طرح بازو بچھانے، اور اونٹ کے مانند آدمی کے مسجد میں اپنے لیے ایک جگہ متعین کر لینے سے (جیسے اونٹ متعین کر لیتا ہے) منع فرمایا ہے۔

لہذا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ نماز کے لئے کسی جگہ کو اپنے لئے مختص کرے۔ آپ اپنے گھر میں کسی جگہ کو نماز کے لئے مختص کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ آپ کا ذاتی گھر ہے مگر مسجد میں ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔

235. **سوال:** اگر گھر کے مختلف حصوں میں رہنے والے خواہ کرایہ پر ہوں یا اپنے گھروں میں رہنے والے ہوں، کیا وہ سب پڑوسی کہلائیں گے؟

جواب: اگر ایک مکان کے الگ الگ فلیٹ اور حصوں میں متعدد افراد رہتے ہوں جن میں اپنے رشتہ دار ہوں یا کرایہ دار ہوں، یہ سب پڑوسی کہلائیں گے۔ اللہ تعالی نے پڑوسی رشتہ داروں اور اجنبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا (النساء:36)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسائے سے اور پہلو کے

ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام، کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔

اگر آپ کے رشتہ دار آپ سے الگ رہتے ہوں خواہ ایک ہی مکان میں کیوں نہ ہوں وہ بھی پڑوسی ہیں اور اجنبی آدمی تو پڑوسی ہے ہی، ان دونوں قسم کے پڑوسی کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں موجود ہے۔

236. **سوال:** غلط نام، غلط لوکیشن اور غلط نمبر کا تجربہ بتا کر پروجیکٹ کرنا صحیح ہے جبکہ کام سو فیصد صحیح ہو اور کلائنٹ بھی اس کے کام سے خوش ہو، کیا یہ حلال ہے؟

جواب: ایک مسلمان کسی کے ساتھ دھوکہ کا معاملہ نہیں کرتا اور جو کسی کے ساتھ دھوکہ کا معاملہ کرتا ہے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے، دیکھیں رسول اللہ ﷺ نے دھوکہ دینے والوں کے بارے میں کیا کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن حَمَلَ علینا السِّلاحَ فلیسَ مِنَّا، ومَن غَشَّنا فلیسَ مِنَّا (صحیح مسلم: 101)

ترجمہ: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔

اس حدیث کے بعد صحیح مسلم میں اگلی حدیث کچھ اس طرح سے ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کی ایک ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا، آپ کی انگلیوں نے نمی محسوس کی تو آپ نے فرمایا: غلے کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: تو تم نے اسے (بھیگے ہوئے غلے) کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ جس نے دھوکا کیا، وہ مجھ سے نہیں۔ (صحیح مسلم: 102)

آپ اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ جو غلہ بارش کے پانی سے بھیگ کیا گیا ہے اس کی نمی اوپر نہیں بلکہ نیچے غلہ میں موجود تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس نمی کو اوپر ظاہر کرنے کا حکم دیا تاکہ کسی کے ساتھ تجارت میں دھوکہ نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کا غلط نام، غلط پتہ اور غلط تجربہ بتا کر پروجکٹ کرنا جائز نہیں ہے، یہ دھوکہ کا معاملہ ہے اور جس نے کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے وہ اللہ سے سچی توبہ کرے، اللہ معاف کرنے والا ہے اور آئندہ اس قسم کا دھوکہ دینے سے پرہیز کرے۔ جو اپنے کام میں ماہر ہے اور اپنے کلائنٹ کو اپنے کام سے خوش کر سکتا ہے وہ اپنے بارے میں اصل حقیقت بتا کر اپنے کام سے کلائنٹ کو خوش کرے اور دھوکہ والا کام نہ کرے۔

237. **سوال:** میرا menopause شروع ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ماہواری کے دن آگے پیچھے رہتے ہیں۔ میری عادت سات ایام سے اوپر کبھی نہیں گئی تھی مگر اس بار سات دن سے اوپر ہونے کو ہیں اور ماہواری جاری ہے، شریعت کی رو سے میرے لئے نماز کب سے پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: عموماً عورتوں کو حیض کی ایک عادت ہوتی ہے اور اسی عادت سے ہر ماہ حیض آتا ہے تاہم حیض کے معاملہ میں اصل حیض کا اعتبار کیا جائے گا، نہ کے دن کا اعتبار کیا جائے گا۔ بڑی عمر کو پہنچنے پر حیض کا سلسلہ ختم ہونا شروع ہونے لگتا ہے ایسے میں حیض کے ایام میں کمی بیشی ہو سکتی ہے لہذا عورت کو جب تک حیض کا خون آئے اس وقت تک نماز سے رکنا ہے خواہ پرانی عادت سے زیادہ یا کم دن کیوں نہ ہو۔

238. **سوال:** جب ہم سے گناہ سرزد ہو جائے تو ہم اللہ سے معافی مانگتے ہیں کیونکہ یہ تو اللہ کے حق میں گناہ ہے مگر بندہ کا گناہ تو بندہ ہی معاف کرے گا اور اگر بندہ معاف کر بھی دے تو کیا اللہ معاف کر دیتا ہے؟

جواب: اگر کوئی بندوں کے معاملہ میں گناہ کرتا ہے اور جس کے حق میں گناہ کیا ہے وہ اگر معاف کر دیتا ہے تو اللہ بھی معاف کر دیتا ہے تاہم ایسے بندہ کو چاہئے کہ وہ اللہ سے بھی معافی طلب کر لے کیونکہ اس نے اللہ کے حکم کی بھی تو نافرمانی کی ہے۔ کیا ہمیں اللہ نے کسی پر ظلم کرنے اور کسی کے ساتھ ناانصافی کرنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اس لئے اللہ سے بھی معافی طلب کر لی جائے تو اور بہتر ہے۔

239. **سوال:** جب بھی ہم چاشت یا اشراق کی نماز پڑھتے ہیں تو کیا یہ نیت بھی درست ہے جیسے دو نفل اشراق، حاجت، مغفرت، شکر یعنی ان سب کی اکٹھی نیت کرنے سے سارے نوافل کا حق ادا ہو جاتا ہے اور ثواب بھی مل جاتا ہے یا الگ الگ پڑھنے چاہیے؟

جواب: آپ اشراق یا چاشت کی نماز پڑھتے وقت صرف اسی ایک نماز کی نیت کر کے نماز پڑھیں، اس کے ساتھ اور کسی نماز کی نیت نہ کریں۔ کسی ایک دیوبندی عالم نے ایک نماز میں پانچ نمازوں (صلاۃ التوبہ، صلاۃ الحاجات، صلاۃ الشکر، صلاۃ الاستعانہ اور صلاۃ الاستخارہ) کی نیت کرنے کی تعلیم دی ہے، اس عالم کا وہ میسیج لوگوں میں گردش کر رہا ہے جس کی وجہ سے لوگ ایسا سوال کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی کا یہ عمل باطل و مردود ہے کیونکہ دین میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ ان پانچ نمازوں میں تین نمازوں کا ثبوت ہی نہیں ہے اور باقی دو نمازوں کا تعلق مخصوص گناہ یا مخصوص کام سے ہے۔ صلاۃ التوبہ ماضی میں ہوئے کسی گناہ سے توبہ کے لئے پڑھ سکتے ہیں مگر اس نماز

میں دوسری نماز کی نیت نہیں کریں گے اور صلاۃ الاستخارہ مستقبل میں کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ ہو تب صلاۃ الاستخارہ پڑھیں گے۔

بہر کیف! آپ اشراق یا چاشت الگ سے پڑھیں اور جو نماز حدیث سے ثابت ہے وہی نماز پڑھیں اور جو نماز ثابت نہیں ہے وہ نہ پڑھیں۔

240. **سوال:** حائضہ عورت مسجد میں جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: حیض والی عورت مسجد میں ٹھہر نہیں سکتی ہے اس لئے حائضہ کا درس یا تعلیم کی غرض سے مسجد جانا جائز نہیں ہے۔

241. **سوال:** وضو میں سر کا مسح کرتے وقت پہلے آگے، جہاں سے بال شروع ہوتے ہیں وہاں سے ہاتھوں کو پھیرتے ہوئے پیچھے گدی تک لے جانا ہے اور پھر وہیں سے دوبارہ آگے تک، جہاں سے شروع کیا تھا وہاں تک ہاتھوں کو لوٹانا ہے لیکن اکثر عورتیں یہاں تک کہ میں بھی بال بندھے ہونے کی وجہ سے ہاتھوں کو صرف پیچھے لے جاتی ہوں اور اسکو آگے کی طرف یا تو کبھی نہیں لوٹاتی ہوں اور اگر لوٹاتی بھی ہوں تو اچھی طرح نہیں ہو پاتا۔ عورتوں کے بال بڑے ہوتے ہیں اور چوٹی وغیرہ بندھی ہوتی ہے اس لئے مشکل ہوتا ہے تو کیا ہمارا وضو صحیح نہیں ہوگا؟ اور جب کبھی ہاتھوں کو آگے تک لاتے ہیں، ہلکا ہاتھ پھیرتے ہوئے بھی تو پورے کے پورے بال بگڑ جاتے ہیں تو اس کو صحیح کرنے کے لئے اسی وقت جس وقت ہاتھ آگے لائے وہیں سے دوبارہ پیچھے کی طرف پھیرتے ہیں بالوں کو صحیح کرنے کے لئے تو کیا اس سے بھی مسح کے طریقہ پر اثر پڑے گا؟

جواب: سر کے مسح میں اصل یہی ہے کہ مرد کی طرح عورت بھی تر ہاتھ کو سر کے اگلے حصے سے گدی تک لے جائے پھر گدی سے اگلے والے حصہ تک واپس لائے۔ مسح کے باب میں رسول اللہ ﷺ کا ایک عمل یہ بھی ملتا ہے کہ آپ نے سر کے اوپری یعنی بیچ کے حصہ سے نیچے کی جانب، بالوں کی سمت میں مسح کیا اور واپس یعنی بالوں کی سمت کے برعکس مسح نہیں کیا چنانچہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

أنَّ رسولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ توضَّأَ عندَها فمسحَ الرَّأسَ كلَّهُ مِن قرنِ الشَّعرِ كلِّ ناحيةٍ لمنصبِّ الشَّعرِ لا يحرِّكُ الشَّعرَ عن هيئتِهِ(صحیح اَبِي داود:128)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضو کیا، تو پورے سر کا مسح کیا، اوپر سے سر کا مسح شروع کرتے تھے اور ہر کونے میں نیچے تک بالوں کی روش پر ان کی اصل ہیئت کو حرکت دیے بغیر لے جاتے تھے۔

اس حدیث میں مذکور ہے کہ بال کی جو ہیئت ہے اسی سمت میں آپ ﷺ نے مسح کیا تاہم سر کے پورے جانب مسح کیا تاکہ پورے سر کا مسح ہو جائے لہذا اس حدیث کی روشنی میں عورتوں کے لئے بھی جائز ہے کہ مسح کرتے وقت سر کے اگلے حصے سے تر ہاتھ پھیرتے ہوئے نیچے گدی کی طرف ایک بار لے جائے، یہی کافی ہے، دوبارہ یعنی ہاتھ کو گدی سے سر کے اگلے حصہ کی طرف پلٹانا ضروری نہیں ہے، گویا بالوں کی مشقت کی وجہ سے ایک مرتبہ ہی اگلے حصے سے پیچھے کی طرف تر ہاتھ پھیر لینا کافی ہے تاہم دھیان رہے کہ پورے سر کا مسح ہونا چاہئے گدی تک۔ اور اگر ہاتھ واپس لوٹانا آسان ہو تو پیچھے سے آگے کی طرف بھی ہاتھ لوٹالیں اور اس صورت میں بال الجھ جائیں پھر سے بالوں کو اسی وقت سیدھا کرتے ہیں تو اس سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

242. **سوال:** جب میں قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہوں تو پانی پر دم کر کے پی لیتی ہو کیونکہ مجھ پر سحر ہوا تھا، کیا یہ عمل درست ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کا کیا معمول تھا یعنی کیسے دم کرتے تھے، آپ دو سورتیں پڑھتے تھے یا تین اور صبح و شام پڑھتے تھے یا کتنی مرتبہ پڑھتے تھے، اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: قرآن کی تلاوت الگ چیز ہے اور دم کرنا الگ چیز ہے اس لئے جب آپ تلاوت کریں تو تلاوت کو تلاوت ہی رہنے دیں، اس کو دم نہ بنائیں اور جب دم کی نیت سے قرآن پڑھیں تو جو میسر ہو قرآن سے پڑھ کر دم کر لیں۔ نبی ﷺ پر جو سحر کیا گیا تھا اس کے لئے جبریل علیہ السلام معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) لے کر آئے اور انہوں نے ان سورتوں کو پڑھ کر آپ پر دم کیا اور آپ سے جادو دور کیا۔ نبی ﷺ معوذات (سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

عن عائشة رضي الله عنها، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم:كان إذا اشتكى يقرا على نفسه بالمعوذات وينفث، فلما اشتد وجعه كنت اقرا عليه وامسح بيده رجاء بركتها(صحيح البخاري:5016)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر

آپ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر بھی پھیر لیتی تھی۔

اس حدیث کی روشنی میں آپ بھی جب کبھی دم کرنا چاہیں تو تین سورتیں پڑھ کر دم کرلیا کریں اور یہی تینوں سورتیں پڑھ کر اور دم کرکے روزرات میں سونا بھی چاہئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے سونے کا معمول تھا۔

243. **سوال:** اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کی غربت کا جو واقعہ ہے جس میں وہ گوشت کھانے کی خواہش کرتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک دعا سکھاتے ہیں، اس کے بعد وہ مدینہ کی سب سے امیر عورت بن گئیں، کیا وہ واقعہ صحیح ہے؟

جواب: ایسا کوئی صحیح واقعہ میرے علم میں نہیں ہے تاہم اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا جن کی شادی زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے ہوئی اس وقت آپ کے شوہر کے پاس ایک گھوڑے کے سوا نہ کچھ مال تھا، نہ غلام تھا، نہ کوئی اور چیز تھی۔ (صحیح مسلم: 2182) بعد میں اللہ نے حالات بہتر بنائے تاہم سوال میں پوچھے گئے واقعہ کا علم نہیں ہے۔

244. **سوال:** غسل میں اگر بغیر واجبات ادا کئے کسی نے نہالیا تو ایسا کرنا کیسا ہے کیونکہ روزانہ سر نہیں دھونا ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر فرائض وواجبات ادا کئے بغیر نہایا جائے تو وہ غسل بے کار ہے؟

جواب: دین کے معاملہ میں ہمارے لئے اسوہ محمد ﷺ ہیں لہذا کون کیا کہتا ہے ہمیں اس بارے میں دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں غسل کے بارے میں جاننا ہے تو اپنے بہترین اسوہ محمد ﷺ کا طریقہ دیکھیں گے

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان فرماتی ہیں:

أَنَّ النبيَّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ كانَ إذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كما يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أصَابِعَهُ في المَاءِ، فيُخَلِّلُ بهَا أُصُولَ شَعَرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ علَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ المَاءَ علَى جِلْدِهِ كُلِّهِ (صحيح البخاري: 248)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسا نماز کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

یہ آپ ﷺ کے غسل کا طریقہ ہے لہذا آپ اسی طرح غسل کیا کریں، آپ کو فرض وواجب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، غسل کی کیفیت ہمیں معلوم ہوگئی اس کیفیت میں غسل کرنا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے غسل کیااور واضح رہے کہ غسل طہارت کے وقت ہر حال میں سر بھی دھونا ہے یعنی بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

245. **سوال:** میری ایک جاننے والی بہن ہے وہ دعا مانگا کرتی کہ اللہ پاک تو نے بیٹا عطا فرمایا تو میں اسے حافظ قرآن بناؤں گی اور اگر نہیں بنا سکی تو آپ مجھ سے واپس لے لینا۔اب وہ بڑا افسوس کرتی رہتی ہیں کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو حافظ قرآن نہیں بنا سکی، اور بیٹا بڑا ہو گیا، اس کی شادی بھی ہوگئی مگر شادی کے بعد بیٹا ماں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا بلکہ کوئی میسج تک بھی نہیں کرتا حتی کہ عید پر بھی نہیں۔ شاید اسے بیوی ایسی ملی یا اس کے سسرال والے ایسے ہیں، پتہ نہیں۔ماں کو اس بات کی بے چینی ہے کہ اس نے جس طرح سے دعا کی تھی شاید اس دعا کی وجہ سے اس سے اس کا بیٹا بچھڑ گیا ایسے میں اس ماں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس مسئلے میں اس بہن کی غلطی یہ ہے کہ اس نے دعا میں غلط الفاظ بولی تھی، اتنی دعا صحیح تھی کہ اے اللہ تو مجھے بیٹا عطا کرے گا تو اسے حافظ قرآن بناؤں گی مگر اس نے جو یہ کہا کہ اگر حافظ قرآن نہ بنا سکوں تو اسے لے لینا، یہ غلط بات تھی۔

المہم! ایک ماں اور ایک باپ اپنی اولاد کو اچھا بنانے کا ارادہ کرتے ہیں اور اس کے لئے انہیں کوشش بھی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، مجھے نہیں معلوم کہ اس بہن نے اپنے بیٹے کو حافظ قرآن بنانے کے لئے کیا کوشش کی، اگر اس نے وعدہ کے مطابق کوشش بھی کی پھر بھی بیٹا حافظ قرآن نہ بن سکا تو اس میں ماں کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن ماں نے بیٹے کو حافظ قرآن بنانے کے لئے کوشش ہی نہیں کی تو پھر ماں نے اپنے وعدہ کے مطابق عمل نہیں کیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ماں نے جو اللہ سے وعدہ کیا وہ ایک نیک ارادہ تھا اس کے لئے ماں کو بے چین ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر ماں باپ نے اولاد کی دینی تربیت میں کوتاہی کی تو یہ بڑی غلطی ہے اور ممکن ہے کہ بیٹے کی دینی تربیت نہیں ہوئی اس لئے ماں کا نافرمان ہے اس کے لئے وہ اللہ تعالی سے سچی توبہ کرے، اللہ معاف کرنے والا ہے۔ جہاں تک بیٹے کا مسئلہ ہے تو اس کے ذمہ والدین کی خدمت ہے، اگر وہ اس خدمت کو پورا نہیں کرتا تو آخرت میں اس سے والدین کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ماں اپنے معاملہ میں اللہ

سے توبہ واستغفار کرلے یہی کافی ہے،اسے بلاوجہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے نیز اپنے بیٹے کو کسی عالم کے ذریعہ والدین کی اطاعت کا احساس دلا سکے تو بہتر رہے گا۔

246. **سوال:** جب ہم کسی فقیر اور غریب بندے کو کچھ پیسے یا کوئی چیز دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرنا۔ کسی عالم کا کہنا تھا کہ اس طرح سے آپ نیکی کا بدلہ دنیا میں ہی پالیتے ہیں یا پانے کی کوشش کرتے ہیں، کیا ہم بغیر بدلہ کی نیت کئے ہوئے یوں ہی دعا کے لئے کہتے ہیں تو کیا یہ مناسب نہیں ہے اور اس میں کوئی قباحت ہے؟

جواب: کسی سے دعا کے لئے کہنا یہ ایک مسنون طریقہ ہے،اس کا صدقہ دینے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ایسا کہنے سے صدقہ کا اجر ضائع نہیں ہوتا یا اس کا اجر دنیا میں ہی نہیں مل جاتا بلکہ صدقہ، صدقہ ہے وہ آخرت میں کام آئے گا۔ شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی فقیر کو صدقہ دینے کے بعد اس سے دعا کے لئے کہنا کیسا ہے تو شیخ نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور ویسے بھی صدقہ لینے والے فقیر و مسکین کو چاہئے کہ صدقہ دینے والے کا شکریہ ادا کرے اور اس کو دعا دے اور وہ دعا نہ بھی دے تو انسان کو اپنے صدقہ کا اجر مل جاتا ہے۔

247. **سوال:** کچھ دن پہلے میری امی بہت بیمار تھی اور ڈپریشن میں چلی گئی تھی جس میں انہوں نے اپنے ہاتھ کی چوڑی کو اللہ کی راہ میں دینے کے لئے کہہ دیا جبکہ اس کے لئے میرے ابو تیار نہیں تھے،ابو چاہتے تھے کہ امی کچھ دن اور پہنے اور انتقال کے بعد اسے اللہ کے راستے میں دے دیا جائے گا۔ جب کچھ دن بعد امی کی طبیعت اچھی ہوئی،اس نے چوڑی پہننے کا ارادہ کیا مگر وہ نہیں پہنی پھر ایک دن جمعہ کے خطبے میں سنا کہ جو آدمی اپنی کسی چیز کو اللہ کی راہ میں وقف کرے تو اس کا ہوش و حواس میں ہونا ضروری ہے اور جس سامان کو وقف کرے وہ پورا اس کا مالک ہو جبکہ زیور کے مالک تنہا امی نہیں،ابو بھی ہیں اور ابو چاہتے ہیں کہ یہ زیور ابھی امی پہنے۔ جب امی نے وقف کے لئے کہا تھا اس وقت وہ گھبراہٹ کی کنڈیشن میں تھی اور ان کو ایسا لگ رہا تھا کہ ان کا آخری وقت آگیا ہے،اب ہم اس حال میں کیا کریں، کیا وہ زیور اللہ کی راہ میں فورا نکال دیں یا ابھی میری امی اس کو پہن سکتی ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ جب شوہر بیوی کو کوئی زیور خرید کر دیتا ہے تو یہ بیوی کی ملکیت ہو جاتی ہے اس میں شوہر کا حق نہیں رہتا ہے، یہ ہدیہ و تحفہ کے قبیل سے ہے مثلا شوہر نے عید کے دن بیوی کو سوٹ اور نسوانی سامان وغیرہ خرید کر دیا تو یہ بیوی کے لئے ہدیہ ہوا اور یہ بیوی کی ملکیت ہو گئی اس میں شوہر کا حصہ نہیں ہوتا

ہے لہذا آپ کے والد نے جو زیور آپ کی والدہ کو دیا ہے وہ آپ کی والدہ کی ملکیت ہے اس میں والد کا حصہ نہیں ہے۔ہاں اگر میاں بیوی دونوں نے پیسہ لگا کر زیور خریدا یہ بول کر کہ اس میں آدھا میرا اور آدھا تمہارا ہوگا تو اس صورت میں دونوں کا آدھا آدھا حصہ ہوگا مگر زیور عورت کی چیز ہے اس لئے عموما مشترکہ نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو بیماری میں صدقہ کرنے کا حکم ہوا ہے اس سے مریض کو فائدہ ہوتا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

دَاوُوا مَرضاكُمْ بِالصَّدقةِ(صحیح الجامع:3358)

ترجمہ: صدقہ کے ذریعہ اپنے مریضوں کا علاج کرو۔

گویا صدقہ ایک طرح سے مریض کے لئے علاج کے درجہ میں ہے، جب آپ کی والدہ بہت زیادہ سیریس تھی اور انہوں نے اس حال میں اپنا زیور صدقہ کرنے کا حکم دیا تو آپ لوگوں کو چاہئے تھا کہ اسی وقت فورا اس کا زیور فقیر ومسکین میں صدقہ کردیتے۔جب آدمی سخت علیل ہوتا ہے تو اس وقت بیماری کے لئے سلطنت بھی دینے کو تیار ہوجاتا ہے، یہ زیور تو معمولی چیز ہے۔

آپ کے مسئلے میں ایک بات تو یہ ہے کہ یہ زیور اگر آپ کے والد نے آپ کی والدہ کو دیا ہے تو یہ والدہ کی ملکیت ہے، اس میں آپ کے والد کا حصہ نہیں ہے اور جس کا ذاتی سامان ہے وہ اپنے سامان کو وقف کرنے کا حق رکھتا ہے، اس میں دوسرے شخص کی مرضی نہیں چلے گی لہذا آپ کے والد کا سوچنا صحیح نہیں ہے، میرے حساب سے اس زیور کو محتاجوں میں تقسیم کردیں اور صدقہ کے لئے اس قدر دل چھوٹا نہ کریں، اس کا اجر آخرت کے لئے جمع ہوتا ہے۔ایک مسلمان دائیں ہاتھ سے بڑا بڑا صدقہ کرتا ہے اور بائیں کو خبر نہیں ہوتی، اور آپ کی والدہ نے معمولی زیور صدقہ کرنے کا حکم دینے کے باجود صدقہ کرنے میں اس قدر ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں؟

248. **سوال:** میری شادی کو پانچ سال ہوگئے اور مسلسل تین سال سے میرا شوہر سعودی عرب میں رہ رہا ہے، مجھے گھر والوں نے ان کی مرضی سے گھر سے نکال دیا اور چار ماہ سے اپنی امی کے گھر پہ ہوں، پہلے بھی دو مرتبہ گھر سے نکال چکے تھے اور یہ تیسری دفعہ ہے اور میرے شوہر کا کہنا ہے کہ جو میرے ابو اور امی کی مرضی ہے وہی میری مرضی ہے نیز چار ماہ سے کوئی میسج اور کوئی بات چیت نہیں ہے۔میں نے خلع کا کیس کیا ہے اور شادی کا پیغام بھی آرہا ہے،

ایسے میں سوال یہ ہے کہ کیا مجھے خلع کی عدت گزارنی پڑے گی جبکہ تین سال سے میرے شوہر باہر رہتے ہیں اور تین چار ماہ سے بات تک نہیں ہوتی؟

جواب: جب آپ کا شوہر آپ کا حق ادا نہیں کرتا ہے اور آپ کو میکے سے نکال دیا گیا، یہی مرضی آپ کے شوہر کی ہے تو ایسے شخص کی زندگی میں رہنا صحیح نہیں ہے، آپ کو اس سے جدا ہو جانا بہتر ہے اور آپ کے لئے خلع کا فیصلہ درست ہے۔ آپ کا جب خلع ہو گا اور چونکہ شوہر باہر رہتا ہے اس صورت میں قاضی نکاح کو فسخ کرے گا، جب نکاح فسخ کرے تو اس وقت سے لے کر ایک حیض آنے تک عدت گزارنا ہے، یہ عدت لازما گزارنا ہے، شوہر کے باہر رہنے کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ کی اپنی غلطی کی وجہ سے آپ کو گھر سے نکالا گیا اور آپ کی غلطی کی وجہ سے شوہر ناراض ہے تو اپنے فیصلہ میں نظر ثانی کریں اور اپنی اصلاح کر کے اپنے شوہر کے ساتھ رہیں۔ میرے علم میں آپ کی پوری حقیقت نہیں ہے اس لئے آپ کو یہ مشورہ دے رہا ہوں۔

249. سوال: کیا مقروض انٹریسٹ کے پیسوں سے اپنا قرض ادا کر سکتا ہے جبکہ قرض بہت زیادہ ہو اور اسکی ادائیگی کی کوئی صورت نہ بن پا رہی ہو؟

جواب: مقروض آدمی اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے سودی پیسہ استعمال نہیں کر سکتا ہے، سود حرام ہے، یہ نہ عام آدمی کے لئے حلال ہے اور نہ ہی مقروض کے لئے حلال ہے۔ قرض لینے والا بسا اوقات اپنی اوقات سے زیادہ قرض لے کر خود اپنے پیر پر کلہاڑی مارتا ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ جتنا بڑی چادر ہو اتنا ہی پیر پھیلانا چاہئے۔ خیر، مقروض سودی پیسہ تو قرض کے لئے استعمال نہیں کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں زکوۃ طلب کر کے زکوۃ سے قرض ادا کر سکتا ہے، یہ جائز ہے۔

250. سوال: دم اور تعویذ کے استعمال کی کیا حقیقت ہے اور اس کے استعمال کی حد کہاں تک ہے اور کب ناجائز ہے قرآن اور حدیث کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: تعویذ لٹکائی جانے والی چیز ہے، یہ کبھی بھی جائز نہیں ہے، حتی کہ جسے قرآنی تعویذ بولتے ہیں وہ بھی جائز نہیں ہے اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے، نہ بیمار مرد و عورت اور نہ ہی بچہ کے لئے تعویذ استعمال کرنا جائز ہے۔ نبی

ﷺ نے ہر قسم کے تعویذ سے منع فرمایا ہے۔ہاں شرعی دم کرنا جائز ہے۔جب کبھی ہم بیمار پڑیں تو رسول اللہ ﷺ کی طرح دم کر سکتے ہیں،آپ ﷺ کے دم کا طریقہ یہ ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم:كان إذا اشتكى يقرا على نفسه بالمعوذات وينفث، فلما اشتد وجعه كنت اقرا عليه وامسح بيده رجاء بركتها(صحيح البخاري:5016)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر بھی پھیر لیتی تھی۔

251.**سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کے لئے ایک رشتہ آیا ہے،اس لڑکے کا اپنا بزنس ہے اور ابھی اس کو سرکاری نوکری ملنے والی ہے،وہ جاب ولڈ بنک سے منسلک ہے۔بینک کا نام سن کر لڑکی کو بے چینی ہے مگر لڑکے کا کہنا ہے کہ یہ بینک جاب نہیں گورنمنٹ جاب ہے،سیلری گورنمنٹ دیتی ہے،بس بینک اور گورنمنٹ کا آپس میں ڈیویلپمنٹل پروجیکٹ ہے اور اس لڑکے کی جاب اس میں فنڈ ڈپروجکٹ میں ہوگی،اس بارے میں رہنمائی کریں؟

جواب: یہ جاب کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بنک جاب ہے اور اس جاب کا پیسہ حکومت کیوں نہ ادا کرے مگر بنک کا عمل ہونے کی وجہ سے یہ جاب جائز نہیں ہے۔حکومت اس لڑکے کو تنخواہ صرف اس بنیاد پر دے گی کہ لڑکا بنک کا کام کرے گا اور بنک کا کام سودی ہے لہذا سودی کام کرکے بنک سے تنخواہ لینا یا حکومت سے تنخواہ لینا دونوں ایک جیسا ہے اور دونوں حرام ہیں۔

252.**سوال:** ایک لڑکی جس کو شادی کے بعد یہ بات پتہ چلی کہ شوہر کے اور بھی میریٹل افیئر (ازدواجی تعلقات) ہیں،وہ اپنی بیوی کو سیدھے سے وقت بھی نہیں دیتا اور اس کے شوہر کی کمائی کا اکثر حصہ حرام اور ناجائز ہے۔جب لڑکی نے سسرال میں یہ بات رکھی تو شوہر نے سارے ثبوت کو جھٹلا دیا اور اپنی بیوی کے ساتھ اکثر لڑائی کرتا اور مارتا ہے،ایسی صورت میں خلع نہیں چاہتی اور نہ ہی اللہ کے لئے مہر چھوڑنا چاہتی ہے بلکہ وہ طلاق کے ذریعہ اپنے شوہر سے الگ ہونا چاہتی ہے تاکہ اسے مہر ملے بلکہ وہ یہاں تک چاہتی ہے کہ سسرال سے جتنے تحائف ملے وہ سب

اس کو ملنا چاہیے نیز وہ ایک بڑی رقم بھی وصول کرنا چاہتی ہے تاکہ شوہر کو سبق سکھائے کیونکہ اس نے حرام آمدنی والی بات شادی کے وقت چھپائی، اگر وہ یہ بات اس وقت بتادیتا تو یہ شادی نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی اس کی ڈیمانڈ پر بھاری بھرکم دعوت کی گئی تھی اور بھاری رقم وصولی کا مقصد یہ بھی ہے کہ دوسری لڑکی کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرے۔ شوہر پہلے دو بار طلاق دے چکا ہے اور وہ تیسری طلاق بھی دینے کے لئے تیار ہے تاہم سوال یہ ہے کہ سبق سکھانے کے لئے دلہا سے بڑی رقم وصول کرنا شریعت کی نظر میں حرام تو نہیں؟

جواب: اگر لڑکے کا کسی دوسری لڑکی سے جنسی تعلقات ہے تو ایسے شخص کے ساتھ لڑکی کا رہنا جائز نہیں ہے بشرطیکہ یہ بات یقینی طور پر صحیح ہو، محض وہم وگمان نہ ہو نیز جب اس کی کمائی بھی حرام ہو تو الگ ہو جانا بہتر ہے۔ لڑکی خلع یا طلاق کے ذریعہ شوہر سے الگ ہو سکتی ہے۔ اگر شوہر طلاق دے دیتا ہے تو اس سے طلاق لے لے اور وہ پہلے اپنا مہر نہ لی تو مہر لے لے نیز اپنے ذاتی سامان مثلاً زیورات وغیرہ لے سکتی ہے حتی کہ لڑکی کو میکے یا سسرال سے جو بھی تحفہ ملا ہو وہ سب لے جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ تحفہ صرف لڑکی کے لئے ہو۔ جہاں تک لڑکے کا تحفہ ہے تو وہ لڑکے کا حق ہے، اسے لڑکی نہیں لے سکتی ہے خواہ اس کو سسرال سے ہی کیوں نہ ملا اور لڑکی کا طلاق کے وقت بڑی رقم طلب کرنا جائز نہیں ہے، یہ رقم لڑکی کے لئے حرام ہوگی۔ جہاں تک مہنگی دعوت کرنے کا مسئلہ ہے تو یہ لڑکی کے گھر والوں کی غلطی ہے حتی کہ لڑکے کی حرام کمائی معلوم نہ کرنا یہ بھی لڑکی والوں کی غلطی ہے۔ شادی کرتے وقت ہماری ذمہ داری ہوتی ہے کہ لڑکا یا لڑکی کیسی ہے، ہم خود سے پہلے تحقیق کرلیں پھر دینداری ملنے پر شادی کریں اور دنیاداروں سے شادی نہ کریں جو جہیز کا مطالبہ کرے اور مہنگی پارٹی کی فرمائش کرے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ شادی دینداری کی بنیاد پر نہیں کی گئی تھی اسی لئے لڑکے کا دوسری عورتوں سے جنسی تعلقات ہے اور وہ حرام کمائی کرتا ہے اور اسی لئے شادی میں ناجائز مطالبات کیا تھا۔ جب لڑکی والوں نے شادی کے وقت تحقیق نہیں کی یا دینداری نہیں دیکھی، پھر لڑکے کو کیا سبق سکھانا ہے، اسے تو خود اپنے آپ کو سبق سکھانا چاہئے تاکہ آئندہ اس قسم کی شادی کہیں نہ کرے۔

253. **سوال:** کسی کو پہلے یہ معلوم نہیں تھا کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد جماع کے لئے غسل کرنا بھی ضروری ہے اور اس سے متعدد بار لاعلمی میں یہ عمل سرزد ہوا، اس کی تعداد بھی معلوم نہیں ہے اس انسان کو کیا کرنا چاہیے جبکہ اسے کفارہ ادا کرنے کی استطاعت بھی نہ ہو؟

جواب: جس نے اپنی بیوی کے ساتھ حیض منقطع ہونے اور غسل طہارت حاصل کرنے سے پہلے، ہمبستری کی اس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ(البقرۃ:222)

ترجمہ: اور وہ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے وہ ایک طرح کی گندگی ہے، سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جائو، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ غسل کر لیں تو ان کے پاس آئو جہاں سے تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں۔

اس آیت کے تحت اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے حیض منقطع ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جماع کرتا ہے تو اہل علم نے ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دینے کو کہا ہے جیسا کہ حدیث رسول میں حیض کی حالت میں جماع کا کفارہ بتایا گیا ہے۔

اور کسی کو اس بات کا علم نہیں کہ کتنی دفعہ اس نے ایسا عمل کیا ہے اور اسے کفارہ دینے کی طاقت بھی نہیں ہے تو وہ اللہ رب العالمین سے سچے دل سے توبہ کرے اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اس عمل سے باز رہے۔

254. سوال: عصر کی نماز کے وقت نیند لگ گئی اور آنکھ کھلتے وقت مغرب کی نماز کا وقت ہو جائے تو ایسے میں پہلے عصر قضاء کریں یا پہلے مغرب ادا کریں؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے ہمارے سونے کے لئے رات بنایا ہے اس لئے ہمیں اصل وقت میں سونا چاہیے اور بغیر حاجت وضرورت کے دوسرے اوقات میں نہیں سونا چاہیے بطور خاص جب نماز فوت ہونے کا خدشہ ہو، ہاں اگر کسی کو عصر کے بعد مجبوری میں سونا پڑ جائے تو وہ سو سکتا ہے تاہم آج سہولت میسر ہے، وہ نماز کے لئے الارم لگا لے یا کسی کو جگانے کے لئے متعین کر لے تاکہ وقت پر نماز ادا کر سکے۔ اور جب کبھی سوتے ہوئے کسی کی عصر کی نماز چھوٹ جائے یہاں تک کہ مغرب میں آنکھ کھلے، ایسے آدمی کو پہلے عصر کی نماز

ادا کرنی چاہیے کیونکہ ترتیب میں پہلے عصر ہے، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کرے۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من نسي صلاة، او نام عنها، فكفارتها ان يصليها إذا ذكرها(صحیح مسلم:684)

ترجمہ: جو شخص کوئی نماز بھول گیا یا اسے ادا کرتے وقت سوتا رہ گیا تو اس (نماز) کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اس نماز کو پڑھ لے۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ کسی کی کوئی نماز نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اٹھنے پر پہلے وہ نماز ادا کرے جو چھوٹی ہوئی ہے یہی اس فوت شدہ نماز کا کفارہ ہے۔

255. **سوال:** لوگ کہتے ہیں کہ جب عورت حاملہ ہو تو سورت مریم اور سورت محمد پڑھے، اس کے پڑھنے سے بچہ خوبصورت پیدا ہوتا ہے اور اللہ آسانی کا معاملہ فرماتا ہے، کیا یہ بات درست ہے اور اس کے لئے آپ کوئی وظیفہ بتا دیں تاکہ حمل کا دورانیہ اچھے سے گزر جائے کیونکہ مجھے حمل میں مشکلوں سے گزرنا پڑتا ہے؟

جواب: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حاملہ عورت کے سورہ مریم اور سورہ محمد پڑھنے سے خوبصورت بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے معاملے میں آسانی ہو جاتی ہے تو وہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں کہیں ایسا نہیں بتایا گیا ہے اور ہمارے لئے قرآن و حدیث سے ہی دلیل ہے، جو بات ان دونوں کتاب میں موجود نہ ہو اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

لہذا آج کے بعد نہ تو آپ ایسی بات کسی کو بتائیں اور نہ ہی کسی کے ایسا کرنے پر خاموش رہیں بلکہ اسے اس پر تنبیہ کریں کہ یہ جھوٹی بات ہے، ایسی بات مت بولو۔اللہ تعالی نے ہمیں بغیر علم کے کوئی بات بولنے سے منع فرمایا ہے، فرمان باری تعالی ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ(الاسراء:36)

ترجمہ: اور جس بات کا تمہیں علم نہ ہو ایسی بات مت بولا کرو۔

ساتھ ہی یہ بھی آپ کے علم میں رہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے حمل کی حالت میں کوئی خاص وظیفہ نہیں بتایا ہے لہذا اگر کوئی آدمی آپ کو حمل کا خاص وظیفہ بتائے تو آپ سمجھ لیں کہ وہ دین کی بات نہیں ہے بلکہ اس آدمی کی

اپنی بات ہے۔ہاں یہ مسئلہ ضرور ہے کہ حمل کی حالت میں ایک عورت کو مختلف پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے بطور خاص توالد کے وقت انتہائی تکلیف دہ مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے ایسی صورت میں ایک عورت کو اپنی زبان میں کثرت کے ساتھ اللہ رب العالمین سے دعا کرنی چاہیے،اللہ تعالی ساری زبانوں کو سمجھتااور ہر پکارنے والے کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔ نیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کے وقت میں متعدد دعائیں پڑھنے کی تعلیم دی ہے،آپ ان دعاؤں کو بھی پڑھ سکتے ہیں تاہم کسی دعا کو وظیفہ بناکر متعین تعداد کے ساتھ خاص کرکے پڑھنا بدعت ہے۔پریشانی کے وقت کی ایک دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العَفْوَ وَالعافِيةَ في الدُّنْيا وَالآخِرَة ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العَفْوَ وَالعافِيةَ في دِيني وَدُنْيايَ وَأَهْلي وَمالي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْراتي وَآمِنْ رَوْعاتي ، اللَّهُمَّ احْفَظْني مِن بَينِ يَدَيَّ وَمِن خَلْفي وَعَن يَميني وَعَن شِمالي ، وَمِن فَوْقي ، وَأَعوذُ بِعَظَمَتِكَ أَن أُغْتالَ مِن تَحْتي.(صحیح ابن ماجۃ:3135)

ترجمہ:اے اللہ! میں تجھ سے دنیاوآخرت میں درگزراور عافیت کا سوال کرتاہوں،اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین ،اپنی دنیا،اپنے اہل اور اپنے مال میں درگزراور عافیت کا سوال کرتاہوں،اے اللہ! میرے پوشیدہ امور پر پردہ ڈال اور میری گھبراہٹوں میں مجھے امن دے،اے اللہ! میرے سامنے سے،میرے پیچھے سے،میرے دائیں سے، میرے بائیں سے،میرے اوپر سے میری حفاظت فرما،اور میں تیری عظمت کے ذریعہ پناہ چاہتاہوں کہ میں اپنے نیچے سے اچانک ہلاک کردیاجاؤں.

اسی طرح حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جو شخص مصیبت میں مبتلاہو وہ یہ دعاپڑھے:

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔(صحیح الجامع للالبانی3388)

ترجمہ:اے اللہ میں تیری ہی رحمت کی امید کرتاہوں،مجھے لحظہ بھر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر،میری مکمل حالت درست فرمادے،تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔

بہر کیف! دعا کی کتابوں سے مزید مسنون دعائیں دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں اور اپنی زبان میں بھی اللہ سے تکلیف کرنے، آسانی پیدا کرنے اور اپنی و بچے کی صحت وعافیت کی دعا کریں، ساتھ ہی یہ بھی دعا کیا کریں کہ اے اللہ حمل کی تکالیف کو میرے گناہوں کا کفارہ بنا۔

256. **سوال:** مرد کے لئے نماز پڑھتے ہوئے مکمل لباس پہننا ضروری ہے یا صرف شرعی ستر ڈھانپنے سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو کندھا ڈھک کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے لہذا ایک مرد کے لئے کندھا سے لے کر گھٹنے سے نیچے تک ڈھکا ہونا ضروری ہے لہذا ایک آدمی نماز پڑھتے ہوئے قمیص اور تہبند پہن کر کم از کم دو لباس میں نماز ادا کرے اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تب بھی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کپڑے سے کندھا سے لے کر گھٹنے سمیت ڈھک کر نماز پڑھے جیسا کہ متعدد صحابہ کرام سے ایک لباس میں نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ایک کپڑے میں نماز اس ادا فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے میرا رسالہ "خواتین کی نماز اور ان کا لباس" مطالعہ کریں۔

257. **سوال:** کسی نے سورت مزمل ایک مخصوص تعداد میں پڑھنے کو کہا، حیض ختم ہو گیا لیکن غسل نہیں کیا گیا تھا یعنی بغیر غسل کے ہی موبائل سے سورت پڑھ کر بتا دیا کہ میں نے پڑھ دی ہے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: اس مسئلے میں آپ سب سے پہلی بات یہ سمجھ لیں کہ جب کوئی عورت آپ سے دین کے نام پر کوئی کام کرنے کے لئے کہے تو پہلے یہ جانکاری حاصل کریں کہ وہ کام کرنا جائز ہے یا نہیں، اس کے بعد ہی آگے کوئی کام کریں۔

جس کسی نے آپ کو سورہ مزمل ایک مخصوص تعداد میں پڑھنے کے لئے کہا اور آپ نے مخصوص تعداد میں سورہ مزمل پڑھ دی، یہ بدعتی کام ہے، آپ نے بدعت پر عمل کیا اور بدعت گناہ کا کام ہے۔ گویا حکم دینے والی عورت نے بدعت کا کام کروایا اور آپ نے بدعت کا کام انجام دیا، اس سے دونوں خاتون کو بدعت پر عمل کرنے کا گناہ ملے گا۔

اصل مسئلہ یہ نہیں کہ کسی نے حیض کی حالت میں یا حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے سے پہلے سورہ مزمل کی تلاوت کی ہے بلکہ حیض کی حالت میں بھی عورت قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے، زبانی بھی کر سکتی ہے اور موبائل

سے بھی کر سکتی ہے لیکن کسی حاجت کے لئے خود سے سورہ مزمل کو متعین تعداد میں پڑھنا یا کسی دوسری خاتون سے پڑھوانا بدعت ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں سورہ مزمل کو اس طرح سے پڑھنے کا کہیں پر حکم نہیں دیا گیا ہے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

كلَّ مُحدَثَةٍ بدعةٌ ، وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ ، وكلَّ ضلالةٍ في النَّارِ (صحیح الجامع:1353)

ترجمہ: ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

258. **سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے جس کی عمر پچاس سال سے کچھ اوپر ہے۔وہ کہتی ہے کہ میرے شوہر کے چچا کی بیوہ بیٹی جو عمر میں میرے برابر ہے، اکثر اپنے گھریلو مسائل پوچھنے کے لئے یا جب بھی ضرورت پڑے میرے شوہر کے پاس آتی ہے بلکہ اس کے شوہر کے بارے میں ایک بار کہا بھی تھا کہ یہ میرا کزن ہے، میرا خون اور میرا جگر ہے اس لئے ہم پریشانی میں اس کے پاس آتے ہیں۔وہ آتی ہے تو ٹھیک ہے مگر وہ بہت قریب بیٹھ کر سرگوشی کے انداز میں بات کرتی ہے، دونوں میں محض دو تین انچ کا فاصلہ ہوتا ہے۔ایسا میں شادی کے وقت سے دیکھ رہی ہوں اور مجھے اس بات پر بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن اپنے شوہر کو نہیں کہہ سکتی، وہ مجھے مارے گا کیونکہ وہ اس مزاج کا ہے اور دوسری بات یہ کہ شوہر کے سارے رشتہ دار میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے اس لئے اس بیوہ کے بارے میں کچھ بولنے سے وہ سب مجھے ہی برا بھلا کہیں گے، ایسی صورت میں مجھے کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہیے یا پھر صبر کرنا بہتر ہے؟

جواب: ایک معمر بیوہ عورت کا ضرورت کے تحت کسی مرد کے پاس ایسی صورت میں جانا جبکہ اس کے گھر میں اس کی بیوی موجود ہے حرج کی بات نہیں ہے خصوصا جب اپنے رشتہ داروں میں سے ہو بلکہ ایسی عورت کو اپنا رشتہ دار ہی اصل سہارا دے سکتے ہے۔

جہاں تک بیوہ کا مرد کے قریب بیٹھنے کا معاملہ ہے تو یقینا یہ قابل اعتراض ہے اور اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

وہ خاتون اگر اپنے شوہر کو نہیں کہہ سکتی تو کسی دوسرے شخص کے ذریعہ اس بات پر مرد اور بیوہ کو تنبیہ کی جاسکتی ہے اور ظاہر سی بات ہے جب ایک مدت سے ایک عورت کا کسی کے گھر انا جانا ہو تو بہت سے لوگوں کو اس بارے میں خبر بھی ہوگی اور کسی کو نہ بھی خبر ہو تو کسی مناسب آدمی کو بتا کر نصیحت کروائی جاسکتی ہے اس طرح کہ بیوی پر شک نہ ہو۔اور بیوی بھی حکمت سے اصلاح کرنا چاہے تو پہلے بھی کر سکتی تھی اور آج بھی کر سکتی ہے مثلا گھر میں کسی اچھے

عالم دین کا بیان لگائے جس میں ایسی بات کا ذکر ہو یا خود سے ہی کسی کتاب سے بلند آواز میں ایسی باتیں پڑھ کر شوہر کو سنائے یا جب شوہر اچھے مزاج میں ہو تو اس وقت دینی مسئلے پر بات چیت کرتے ہوئے اس مسئلے کو بھی درمیان میں بطور بات چیت لے آئے تاکہ شوہر کے دل میں احساس پیدا ہو۔

بہر حال! عورت حکمت و بصیرت کے ساتھ حق بات بتانے کی کوشش کرے۔

259. **سوال:** کیا سجود میں کئی دعاؤں کو جمع کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جی، ہاں سجود میں سجدے کی مختلف دعاؤں کو جمع کر سکتے ہیں بلکہ سجدہ میں مزید مسنون دعائیں بھی کر سکتے ہیں، اس بارے میں حدیث دیکھیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ (صحیح مسلم:482)

ترجمہ: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے دعا کرو۔

اس وجہ سے سجدہ میں بکثرت دعائیں پڑھنی چاہئے اور کوئی سجدہ میں سجدہ سے متعلق صرف ایک دعا کرلے تو بھی کافی ہے اور اس سے زیادہ پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اور سجدہ کی دعا کے بعد مزید مسنون دعائیں کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

260. **سوال:** میری بیٹی یو ایس اے میں رہتی ہے اور پہلی دفعہ حاملہ ہے۔ وہ میرے یہاں نہیں آسکتی ہے جس کی وجہ سے مجھے ڈیلیوری کے وقت اس کے پاس جانا پڑے گا۔ میرے شوہر کو اس وقت چھٹی نہیں مل رہی ہے، کیا اس حال میں اکیلے سفر کر سکتی ہوں۔ ڈاکٹر ذاکر نائک نے فتوی دیا تھا کہ یہاں سے ڈراپ کرنے والا محرم ہو اور وہاں پک کرنے والا بھی اگر محرم ہو یعنی داماد وغیرہ تو ہم سفر کر سکتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: اللہ تعالی آپ کی بیٹی کی حفاظت فرمائے اور خیر و خوبی کے ساتھ وضع حمل ہو جائے، اللہ تعالی زچہ اور بچہ دونوں کو صحیح سلامت رکھے۔ آمین

اگر آپ کی بیٹی حمل سے ہے تو کوئی ضروری نہیں کہ آپ اس کے پاس جائیں جبکہ اس کے پاس اس کا شوہر موجود ہے اور یو ایس اے دنیا کا ترقی یافتہ ملک ہے جہاں ایک سے ایک سہولیات میسر ہیں، اس وجہ سے وضع حمل کے

وقت آپ کا اس کے پاس ہونا کوئی ضروری نہیں ہے تاہم محرم کے ساتھ بیٹی کے پاس جانا چاہیں تو اس میں حرج نہیں ہے۔

اصل مسئلہ یہاں ہے کہ اگر شوہر کو چھٹی نہیں مل رہی ہے یا سفر کے لئے آپ کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو ایسی صورت میں سفر کرنا جائز نہیں ہے بطور خاص اس وقت جب آپ کا جانا بھی اتنا ضروری نہ ہو اور دیکھ ریکھ کرنے والا بھی ہو اور ہر قسم کی سہولتیں بھی میسر ہوں بلکہ وضع حمل جیسی صورت میں کسی کو کچھ کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی، ہاسپیٹل کے سارے کام نرس انجام دیتی ہے۔

جہاں تک ڈاکٹر ذاکر نائک کا فتوی ہے تو بعض علماء اس سلسلے میں اس طرح کا فتوی دیتے ہیں اس لئے انہوں نے ایسا کہا ہے لیکن یہ فتوی صحیح نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں یعنی چلنے کے وقت عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے، صرف ایرپورٹ چھوڑنے اور ایرپورٹ سے ریسیو کرنے کے لئے ہی ضروری نہیں بلکہ حالت سفر میں ساتھ ساتھ محرم کا چلنا ضروری ہے اس لئے ڈاکٹر ذاکر نائک یا اس طرح سے جو بھی علماء یہ فتوی دیتے ہیں ان کا فتوی قرآن وحدیث کی روشنی میں درست نہیں ہے۔

261. **سوال:** کسی بچے نے سوال کیا ہے کہ اس کا دوست باہری ملک گیا ہے، ابھی اپنے سبجیکٹ کے حساب سے جاب نہیں شروع ہوئی ہے اس لئے بروقت ڈیلیوری بوائے کا کام کر رہا ہے جس میں کبھی اس کو کوئی حرام چیز بھی ڈیلیور کرنی پڑ جاتی ہے جو مسلمان کے لئے حرام ہے مثلا شراب یا پوک یا حرام پزا وغیرہ تو کیا یہ اس کے لئے غلط کام ہے جبکہ وہ تو ایک شاپ پہ کام کر رہا ہے اور شاپ والا اس کو جو کہے گا وہ کرنا پڑے گا؟

جواب: کسی مسلمان لڑکا کے لئے ایسی جگہ ڈیلیوری بوائے کے طور پر کام کرنا جائز نہیں ہے جہاں اسے شراب، خنزیر، حرام پزا اور حرام ماکولات ومشروبات وغیرہ ڈیلیور کرنا پڑے۔ اللہ تعالی نے ہمیں گناہ کے کاموں پر تعاون سے منع کیا ہے، اللہ کا فرمان ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ(المائدہ:2)

ترجمہ: نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون کرو، برائی اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو، تقوی الہی اپناؤ؛ یقیناً اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

لہذا اس لڑکے کو چاہئے کہ ایسی جگہ کام کرے جہاں اسے حرام چیزوں پر تعاون نہ کرنا پڑے اور کسی جگہ کچھ مشکوک مسئلہ نظر آئے تو وہاں دوکاندار سے معاہدہ کرلے کہ میرے کام کی نوعیت اسلام کے کنڈیشن کے حساب سے رہے گی اور اس کنڈیشن کے مطابق کام کرے۔

262.**سوال**:(لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ الحليمُ الكريمُ سبحانَ اللَّهِ ربِّ العرشِ العظيمِ الحمدُ للَّهِ ربِّ العالمينَ. اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ موجِباتِ رحمتِكَ ، وعزائمَ مغفرتِكَ والغَنيمةَ من كلِّ برٍّ والسَّلامةَ من كلِّ إثمٍ أسألُكَ ألَّا تدَعَ لي ذنبًا إلَّا غفرتَهُ ، ولا همًّا إلَّا فرَّجتَهُ ولا حاجةً هيَ لَكَ رضًا إلَّا قضيتَها لي) کیا یہ دعا حدیث سے ثابت ہے اور اگر کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ کی حمد بیان کرے، درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھنے کے بعد کوئی دعا کرے تو کیا قبول ہوگی اور کیا یہ طریقہ صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: آپ نے جس دعا کے بارے میں سوال کیا ہے اور حاجت پوری کرنے سے متعلق جو طریقہ بیان کیا ہے وہ ضعیف حدیث میں مذکور ہے۔ ترمذی(479)اور ابن ماجہ(1384)میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنْ الْوُضُوءَ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

ترجمہ: جسے اللہ تعالی سے کوئی ضرورت ہو یا بنی آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو پہلے وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں ادا کرے، پھر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) و سلام بھیجے، پھر کہے:«لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين أسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل إثم لا تدع لي ذنبا إلا غفرته ولا هما إلا فرجته ولا حاجة هي لك رضا إلا قضيتها يا أرحم الراحمين» ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ حلیم (بردبار) ہے، کریم (بزرگی والا) ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین (سارے جہانوں کا پالنہار) ہے، میں

تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور تیری بخشش کے یقینی ہونے کا سوال کرتا ہوں، اور ہر نیکی میں سے حصہ پانے کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے ارحم الراحمین! تو میرا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑ مگر تو اسے بخش دے اور نہ کوئی غم چھوڑ، مگر تو اسے دور فرمادے اور نہ کوئی ایسی ضرورت چھوڑ جس میں تیری خوشنودی ہو مگر تو اسے پوری فرمادے۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے ضعیف الترمذی، ضعیف ابن ماجہ، ضعیف الترغیب، ضعیف الجامع، اور ھدایۃ الرواۃ وغیرہ میں ضعیف کہا ہے جیسے دیکھیں: ضعیف ابن ماجہ: 260۔

لہذا حاجت پوری کرنے کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے اور یہ بھی جان لیں کہ صلاۃ الحاجہ نام کی کوئی خاص نماز نہیں ہے تاہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے ضرورت طلب کرنے میں حرج نہیں ہے، یہ ایک عام نماز ہے لہذا کسی مخصوص طرز پر ضرورت کی نماز نہ پڑھیں۔

263. **سوال:** حادثات سے بچنے کا وظیفہ: حضرت طلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا۔ فرمایا نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے آکر یہی اطلاع دی تو فرمایا: نہیں جلا، پھر تیسرے شخص نے آکر یہی خبر دی، آپ نے فرمایا نہیں جلا، پھر ایک اور شخص نے آکر کہا کہ اے ابوالدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا، مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالی ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (میں نے صبح وہ کلمات پڑھے تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا) وہ کلمات یہ ہیں: ((اللھم انت ربی لاالہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش الکریم ماشاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما اللھم انی اعوذبک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت آخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم))۔

کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: یہ حدیث ثابت نہیں ہے، ابن الجوزی نے اس حدیث کی تحقیق میں بتایا ہے "لایثبت" یعنی یہ ثابت نہیں ہے۔ (العلل المتناھیۃ: 836/2) اور شیخ البانی نے بھی اسے بہت ضعیف کہا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفۃ: 6420)

264. **سوال:** بچے کا نام ملک براق رکھنا کیسا ہے؟

جواب: براق کو متعدد طرح پڑھا جاسکتا ہے اور اس کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں لیکن جو مشہور لفظ ہے وہ نبی ﷺ کی سواری کے طور پر ہے جسے آپ نے معراج کی رات استعمال کیا تھا۔ نام رکھنے کے حساب سے یہ مناسب لفظ نہیں ہے، آپ یہ نام نہیں رکھیں، ملک کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ ملا کر نام رکھیں۔

265. **سوال:** سری نماز کو سرا اور جہری نماز کو جہرا پڑھنا مسنون ہے یا واجب ہے، اور اگر کسی خاتون نے مسلسل جہری نمازوں کو سرا پڑھا ہو تو وہ اب کیا کرے نیز ایک عورت جہری نماز میں قرات کتنی بلند آواز سے کرے گی، کیا اس کے اپنے کان تک آواز پہنچنا کافی ہے؟

جواب: سری نماز کو سرا اور جہری نماز کو جہرا پڑھنا مرد و عورت دونوں کے حق میں مسنون ہے اور ہمیں نماز کی تمام کیفیات کو اسی طرح ادا کرنا ہے جیسے نبی ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے، اس میں یہ نہیں دیکھنا ہے کہ کون واجب ہے اور کون سنت ہے بلکہ نماز کو اس کے ارکان و واجبات اور سنن کے ساتھ ادا کرنا ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: صَلُّوا كما رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (صحیح البخاري: 631، 7246، 6008) یعنی تم نماز ویسے ہی پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اگر کسی خاتون نے مسلسل تمام نمازوں کو سرا پڑھا ہے تو اس نے نماز میں سنت کو ترک کیا ہے تاہم ان کی ساری نمازیں اپنی جگہ صحیح ہیں۔ اور پہلے اس سے جو غلطی کی اس کا مسئلہ نہیں ہے، اب اسے چاہئے کہ سری اور جہری کا فرق کر کے نماز ادا کیا کرے۔ اور جب عورت ایسی جگہ نماز ادا کرے جہاں غیر محرم ہو تو وہ جہری نماز کو سرا پڑھ سکتی ہے کیونکہ اس وقت اس کے لئے مجبوری ہے اور جب وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو جہری نماز کو جہرا پڑھے اور قرات کی آواز اتنی کافی ہے کہ اسے سنائی دے یعنی قرات میں آواز ہو، فقط اپنے دل میں نہ پڑھے۔

266. **سوال:** کیا یہ پتہ کروایا جاسکتا ہے کہ کسی پر یا گھر والوں میں سے کسی فرد پر جادو ہوا ہے اور اس کو کنفرم کرنے کا کوئی طریقہ ہے؟ اگر ہے تو ایسے عالم و قاری کی طرف ہماری رہنمائی کر دیں۔ میرے والد جو صحیح العقیدہ ہیں ان کا کہنا ہے کہ کسی شخص کے سامنے سورت الفلق اور سورت الناس پڑھنے سے اگر اس پر کوئی رد عمل نہیں ہوتا تو جادو نہیں ہے، مزید کہتے ہیں کہ یہی دو سورتیں جادو کا علاج ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں، کیا ان کی بات

درست ہے اور میرا کہنا ہے کہ نبی ﷺ کے لئے کنگھی سے بال کی گرہ بھی کھولی گئی تو کیا ہمیں بھی سورتوں کے پڑھنے علاوہ کچھ کرنا پڑے گا؟

جواب: کسی کے اوپر یا اس کے گھر والوں میں سے کسی پر جادو ہوا ہے یا نہیں ہوا اس کو چیک کروانا حماقت اور بے وقوفی ہے اور لوگوں میں اس قسم کا خیال سماج میں موجود عیار و مکار عاملوں کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ اسلام میں کنفرم کرنے کا ایسا کوئی تھرمامیٹر نہیں ہے اور ایسی کوئی پڑھائی نہیں ہے جسے پڑھ کر مخصوص طرز کا عامل پیدا ہو اور وہ میٹر لگا کر ہر ایک کو چیک کر دے کہ کس پر جادو ہوا ہے اور کس پر جادو نہیں ہوا اور جو لوگ اس قسم کی حرکات کر رہے ہیں وہ لوگوں سے مال کمانے کے لئے کر رہے ہیں۔ لہذا آپ اپنے دماغ سے اس قسم کا فضول و بے ہودہ خیال نکال دیں۔ جب آپ کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس بیماری سے متعلق طبیب سے علاج کرائیں کیونکہ اللہ تعالی نے جو بھی بیماری نازل فرمائی ہے اس کا علاج بھی نازل کیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما أَنْزَلَ اللَّهُ داءً إِلَّا أَنْزَلَ له شِفاءً(صحیح البخاري:5678)

ترجمہ: اللہ تعالی نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ داءٍ دَواءٌ، فإذا أُصِيبَ دَواءُ الدَّاءِ بَرَأَ بإذْنِ اللهِ عزَّ وجلَّ.(صحیح مسلم:2204)

ترجمہ: ہر بیماری کی دوا ہے، جب کوئی دوا بیماری پر ٹھیک بٹھادی جاتی ہے تو مریض اللہ تعالی کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔

نیز اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دیہاتیوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہم دوا کر سکتے ہیں تو آپ نے فرمایا:

تداوَوا فإنَّ اللَّهَ عزَّ وجلَّ لم يَضَع داءً إلَّا وضعَ لَهُ دواءً، غيرَ داءٍ واحدٍ الهرمُ(صحیح أبي داود:3855)

ترجمہ: دوا کرو اس لیے کہ اللہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں پیدا کی ہے جس کی دوا نہ پیدا کی ہو، سوائے ایک بیماری کے

اور وہ بڑھاپا ہے۔

سمجھ کے لئے مذکورہ بالا احادیث کافی ہیں بلکہ آخری حدیث پر زیادہ غور و فکر کریں کہ اس میں سائل نے کیا سوال کیا ہے اور نبی ﷺ نے کیا جواب دیا ہے؟

کیا آپ نے دیکھا ہے کہ کوئی ایسا آدمی جو بیمار نہ ہو اور اس کے ساتھ کوئی مسئلہ نہ ہو وہ ڈاکٹر کے پاس جا کر کہے کہ مجھے چیک کر دو، میرے میں کیا بیماری ہے۔ نہیں، بلکہ کسی کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے تبھی اس کا علاج کرانے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ٹھیک یہی معاملہ سحر کا ہے کہ جب سحر کے اثرات نظر آئیں تو آپ شرعی طور پر دم کرائیں اور کسی پیشہ ور عامل کے پاس نہ جائیں کیونکہ اس کام کے لئے جو لوگ خود کو ماہر کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اسلام میں اس کی کوئی مخصوص پڑھائی نہیں ہے اور مدارس میں اس کی کوئی مخصوص ڈگری نہیں دی جاتی ہے۔

آپ کے والد کی باتیں بھی غلط ہیں اور آپ کی سوچ بھی غلط ہے۔ آپ کو آنکھ سے دیکھ کسی پر سحر ہے تو اس پر رقیہ شرعیہ کریں، پورا قرآن شفا ہے، قرآن میں سے کہیں سے پڑھ کر دم کر سکتے ہیں اور ایک سورت یا دو سورت حتی کہ ایک آیت جیسے آیۃ الکرسی بھی پڑھ سکتے ہیں۔ نبی ﷺ کا سحر دو سورتوں سے ٹھیک کیا گیا، آپ وہ دو سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں اور آپ ﷺ تین سورتوں (سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس) کے ذریعہ بیماری میں دم کیا کرتے تھے ان سورتوں کو پڑھ کر دم کر سکتے ہیں۔ بہر کیف! جیسے بیماری میں قرآن اور مسنون اذکار پڑھ کر دم سکتے ہیں، وہی شرعی دم جادو کا بھی علاج ہے اور کوئی دوسرا علاج نہیں ہے۔ جہاں تک نبی کے بالوں کی گرہ کھولنے والا معاملہ ہے وہ اللہ کی طرف سے جبریل علیہ السلام نے انجام دیا تھا، یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ رقیہ شرعیہ پہ تفصیل سے میں نے بیان دیا ہے اور عاملوں کے غلط طور طریقوں پہ بھی تنبیہ کی ہے اس لئے میرے یوٹیوب چینل پہ وہ بیان سنیں۔ آسانی سے وہ بیان تلاش کرنے کے لئے میرے چینل کی پلے لسٹ میں رقیہ شرعیہ والی لسٹ دیکھیں۔

267. **سوال:** بالوں میں وگ لگانا تو ناجائز ہے لیکن بالوں میں جو پیوند کاری کرتے ہے اور نیا بال لگاتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بالوں کے معاملہ میں اصل حکم یہی ہے کہ بالوں میں بال جوڑنا یعنی مصنوعی بال لگانا یا وگ لگانا جائز نہیں

ہے لیکن اگر کسی کے بال جھڑ گئے ہوں تو بقدر ضرورت یعنی عیب دور کرنے کی حد تک وہ وگ بھی لگا سکتا ہے یا بالوں میں پیوند کاری بھی کر سکتا ہے، اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ یہ فیشن یا شوقیہ نہیں ہے بلکہ بطور علاج ہے۔ ہاں اگر کوئی شوقیہ طور پر وگ پہنے یا بال جوڑے تو جائز نہیں ہے۔

268. **سوال:** کسی غلام کو آزاد کرنے کا کیا طریقہ ہے، کیا زیادہ سے زیادہ صدقہ دے کر اس کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ غلام آزاد کرنے میں بڑا اجر و ثواب ہے اور اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی ترغیب بھی دی ہے بلکہ بعض گناہوں کا کفارہ غلام کی آزادی ٹھہرایا ہے لیکن چونکہ آج کے زمانے میں غلام نہیں پایا جاتا ہے لہذا ہمیں غلام آزاد کرنے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی ان گناہوں کے ارتکاب پر غلام آزاد کرنے کے لئے سوچنا ہے جن کا کفارہ غلام کی آزادی ٹھہرایا ہے۔

تاہم یہ ضرور ہے کہ بعض اعمال کی انجام دہی پر غلام کو آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری: (3293) اور مسلم: (2691) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) سو مرتبہ پڑھے گا تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو جائے گا۔

بخاری کی ایک دوسری حدیث میں اس طرح مذکور ہے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پھر عرض کی کہ کس قسم کے غلاموں کا آزاد کرنا افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان غلاموں کو جو گراں قیمت ہوں اور اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوں۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں یہ نہ کر سکوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کام کرنے والے کی مدد کر دو یا کسی بے ہنر اناڑی کو کچھ کام سکھا دو۔ میں نے عرض کی اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں کی ضرر رسانی چھوڑ دو کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم اپنی جان پر صدقہ کرو گے۔

اسی غلام آزاد کرنے سے کے اجر و ثواب سے متعلق مغرب کی فرض نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھا جانے والا ایک ذکر ہے، عمارہ بن شبیب سبائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ، بَعَثَ اللَّهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ(صحیح الترمذی:3534)

ترجمہ: جس نے مغرب کے بعد دس بار کہا: «لاإله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير» اللہ اس کی صبح تک حفاظت کے لیے مسلح فرشتے بھیجے گا جو اس کی شیطان سے حفاظت کریں گے اور اس کے لیے ان کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی جو اسے اجر و ثواب کا مستحق بنائیں گی اور اس کی مہلک برائیاں اور گناہ مٹادیں گی اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

بہر کیف! ہمارے لئے یہ اصل مسئلہ نہیں ہے کہ ہم صرف غلام آزاد کرنے کا ثواب معلوم کریں اور وہی کام کریں بلکہ اصل یہ ہے کہ ہم اپنا ایمان درست کریں اور جو بھی عمل صالح ہے ان سب کو انجام دیتے رہیں، اسی کا بدلہ جنت ہے جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا(الکہف:107)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے فردوس کے باغ مہمانی ہوں گے۔

269. **سوال:** مسلسل تیز بارش کی صورت میں جمع بین الصلاتین کی جارہی ہے مغرب اور عشاء میں تو کیا عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد اذان دینی چاہیے یا نہیں کیونکہ عشاء کی جماعت تو ہو چکی ہے؟

جواب: جب بارش کے پیش نظر مغرب کے وقت مغرب وعشاء جمع تقدیم سے ادا کرلی گئی تو عشاء کے وقت اذان نہیں دی جائے گی کیونکہ اذان تو نماز کے لئے بلانے کی غرض سے دی جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے اسی طرح عمل کیا ہے۔ حج سے متعلق ایک بہت طویل حدیث جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں مذکور ہے کہ نبی نے عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر وعصر ادا فرمائی، اسی طرح مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی۔ حدیث کے الفاظ ہیں: حَتَّى أَتَى المُزْدَلِفَةَ ، فَصَلَّى بِهَا المَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وإِقَامَتَيْنِ(صحیح مسلم:1218) یعنی جب مزدلفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت سے کہی۔

270. **سوال:** اگر کسی نے یونہی کسی کو صدقہ دے دیا پھر بعد میں اسے زکوۃ کی نیت کرے تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جب پہلے صدقہ کی نیت سے کچھ دے دئے تو اسے صدقہ ہی مانیں گے، اس کو زکوۃ تصور نہیں کریں گے کیونکہ عمل کرنے کے بعد نیت تبدیل نہیں ہوگی اور عمل کے وقت جو نیت تھی اس کا اعتبار ہوگا۔

271. **سوال:** میں عطر کی دوکان کرتا ہوں، عطر کی بعض قسم نہیں رکھتا ہوں خصوصا مہنگے عصر مثلا عود سے متعلق تو خریدار کے آڈر پر اپنی پارٹی دوکان کے ذریعہ آڈر پر بھجوادیتا ہوں، جب آڈر والے سے پیسے مل جاتے ہیں تو اپنا منافع رکھ لیتا ہوں، باقی سامان کا پیسہ پارٹی کو دے دیتا ہوں، کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: نہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے ایسی چیز کو بیچنے سے منع کیا ہے جو اپنی ملکیت نہ ہو جبکہ آپ آڈر کرنے والے کو اپنی ملکیت والی چیز نہیں بیچتے ہیں۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ پارٹی سے وہ سامان خرید کر اس سامان پر قبضہ حاصل کرکے پھر آگے کسی کو بیچیں۔

اس کی ایک جائز صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ اس پارٹی کا وکیل بن کر کام کریں اور اس کے ساتھ منافع/کمیشن پہ کام کریں۔ منافع کی دو صورت ہوسکتی ہے۔ یا تو پارٹی سے طے کرلیں کہ اس کے دوکان کی چیز اپنا منافع رکھ کر بیچیں گے یا دوکاندار ہی آپ کو ہر سامان پہ اتنا منافع دیا کرے جو دونوں کے درمیان طے ہو۔ ایسی صورت میں آپ اس پارٹی کا وکیل ونائب رہیں گے اور آپ کے لئے مذکورہ دو میں سے کسی ایک طرح سے منافع لینا جائز ہوگا۔

272. **سوال:** جب کوئی عورت عدالت میں خلع کا کیس کرے، عدت اسی وقت سے شروع ہوجاتی ہے یا جب عدالت خلع کردے تب سے؟

جواب: خلع کا نوٹس عدالت میں پیش کرنے سے عدت شروع نہیں ہوتی ہے کیونکہ ابھی خلع نہیں ہوا ہوتا ہے۔ جب عدالت سے خلع کا فیصلہ ہوجائے اور جس دن فیصلہ ہو اس دن سے خلع کی عدت شروع ہوگی اور ایک حیض عدت گزارنی ہوگی۔

273. **سوال:** اگر کسی نے میرے پاس آٹو رھن پہ رکھا اور مجھ سے ایک لاکھ قرض لیا اور میں نے آٹو اسی شخص کو چلانے کے لئے دی اور مہینے میں تین ہزار فائدہ مجھے دے رہا ہے تو کیا لے سکتی ہوں؟

جواب: پہلے رہن کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ رہن کہتے ہیں بطور ضمانت کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس رکھنا۔

اگر کسی قرض دینے والے کے پاس بطور رہن آٹو ہے تو اس آٹو کو پھر اسی آدمی کو کیسے دے گا جس نے ضمانت کے طور پر جمع کیا ہے، یہ تو ضمانت اور گارنٹی کی چیز ہے، اس چیز کو قرض خواہ اپنے پاس بطور ضمانت رکھے گا۔

ایک بات تو یہ واضح ہو گئی کہ اس ضمانت کو حفاظت سے گھر میں رکھنا ہے جیسے اپنے گھر میں سونا اور چاندی حفاظت سے رکھتے ہیں لہذا مذکورہ معاملہ جائز نہیں ہے بلکہ یہ سودی معاملہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اپنا آٹو ہو اور اس آٹو کو بھی کسی کو کرایہ پر دیتے ہیں تو اس سے فکس طور پر تین ہزار روپیہ لینا جائز نہیں ہے یعنی فکس کر کے منافع لینا جائز نہیں ہے۔

274. **سوال:** ایک آدمی اپنے بچوں کے لئے باہر سے اکثر کھانے پینے کی چیز لایا کرتا تھا جس سے بچوں کو کبھی نقصان ہو جاتا، اس سے پریشان ہو کر بیوی کہتی ہے کہ اللہ کو حاضر جان کر، اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اگر دوبارہ کوئی چیز بچوں کے لئے لائی تو اسے باہر پھیک دوں گی، سوال ہے کہ کیا کھانے والے سامان کو باہر پھینکنا صحیح ہو گا جبکہ وہ قسم کھالی ہے؟

جواب: جس عورت نے یہ قسم کھائی ہے کہ آئندہ اگر میرا شوہر اس طرح کی چیز لائے گا تو پھینک دوں گی، ظاہر سی بات ایسی قسم کھانا اس عورت کی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ کھانے پینے والی چیز اللہ کی نعمت ہے، یہ پھینکی نہیں جاتی بلکہ اس کی قدر کی جاتی ہے جبکہ یہ عورت پھینکنے کے لئے قسم کھا رہی ہے۔

بہر کیف! ایسی قسم کو توڑ دے اور قسم کا کفارا ادا کرے اور آئندہ اس طرح کی قسم کھانے سے گریز کرے۔ قسم کا کفارہ سورہ مائدہ میں اللہ تعالی نے اس طرح بیان کیا ہے۔((اللہ تم سے تمہاری لغو قسموں کے متعلق مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جن قسموں کو تم نے مضبوط کر کے اٹھایا ہے، ان پر تم سے ضرور مواخذہ کرے گا۔ اس کا کفارہ دس مساکین کو اوسط درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو یا انہیں لباس دینا یا غلام آزاد کرنا ہے لیکن جو شخص ان کی طاقت نہ رکھے تو اس کے ذمے تین دن کے روزے ہیں، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم اٹھا لو اور اپنی قسم کی حفاظت کیا کرو))۔(المائدہ:89)

275. **سوال:** لڑکیوں کو اپنا ٹوٹے بال کیا کرنا چاہئے، اکثر خریدنے والے لوگ بھی گلیوں میں گھومتے ہیں، حدیث میں اس کی کیا رہنمائی ملتی ہے؟

جواب: اس میں بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ عورت اپنے سر کا بال نہیں کاٹے گی لیکن بال میں کنگھی کرنے سے جو بال

ٹوٹتے ہیں ان بالوں کو کہیں پر بھی پھینک سکتی ہے بلکہ بہتر ہے کہ کسی جگہ دفن کر دیں یا ایسی جگہ پھینکیں جہاں پر لوگوں کی نظر نہ پڑے کیونکہ عورت، عورت ہے اس کی ہر ایک چیز لوگوں کے لئے پر کشش اور باعث فتنہ ہے اس وجہ سے مناسب جگہ کہیں پر بھی عورت اپنا بال پھینک سکتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ عورت کے ٹوٹے ہوئے بال کو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے، آدمی دیکھ سکتا ہے، فقط احتیاط کے پیش نظر مناسب جگہ پھینکنے کے لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ معاشرے میں کچھ بیمار ذہن لوگ بھی رہتے ہیں اور کتنی جگہ مکار عاملین (جھاڑ پھونک والے بابا) عورتوں کو بالوں کے بارے میں طرح طرح سے ڈراتے رہتے ہیں۔

جہاں تک مسئلہ ہے بال بیچنے کا تو کوئی بھی عورت اپنا بال کسی کو نہیں بیچ سکتی ہے، بال بیچنا جائز نہیں ہے لہذا کوئی بال خریدنے والا گاؤں محلے میں آئے تو اس کو اپنا بال ہر گز نہ بیچیں حتی کہ دوسری مسلم عورتوں کو بھی اس بات سے آگاہ کریں اور انہیں بھی بال بیچنے سے منع کریں۔

276. **سوال:** ایک عورت کے شوہر کے موبائل میں بہت سارے لڑکیوں کے چیٹ ملے ہیں، اس کا شوہر بہت لڑکیوں کو اپنا جھوٹا نام، جھوٹی کمائی اور جھوٹا پتہ بتا کر ان سے شادی کا وعدہ کرتا ہے، ان سے جنسی باتیں کرتا ہے اور کبھی کبھی ان سے مل کر بھی آتا ہے کیونکہ ایک دو لڑکیوں سے ملنے اور زنا کرنے کی باتیں بھی چیٹ میں ہوئی ہیں، پھر بعد میں ان لڑکیوں سے کچھ نہ کچھ جھوٹ بول کر لڑکیوں سے شادی نہ کرنے کا بہانہ بنا کر ان کو چھوڑ دیتا ہے جبکہ اس کی بیوی نے یہ سب دیکھ کر سسرال والوں کو بتایا تو لڑکا بولا ہے کہ وہ میسج میرا نہیں، دوسروں کا ہے، یہ لنک ڈیوائس ہے، دوسرے اس کے فون سے چیٹ کرتے ہیں، ویسے وہ سب فونز میرے بزنس کے لیے یوز کرتے ہیں، میرا اپنا ذاتی فون بس ایک ہی ہے۔ یہ سب کام ہماری پوری ٹیم مل کر کرتی ہے اور لڑکیوں سے ہم اپنا کام نکلواتے ہیں اور ہم اپنی حد پار نہیں کرتے یعنی وہ سب لوگ زنا نہیں کرتے، یہ بول کر الٹا بیوی سے ہی یہ کہتا ہے کہ میرے اوپر الزام لگا رہی ہو۔ کیا ایسے میں بیوی اپنے شوہر سے طلاق لینے کے ساتھ ساتھ پولیس کیس کر سکتی ہے، کیا ان سبھی لڑکیوں کو اس کے شوہر کا سارا سچ بتا سکتی ہے، شوہر کا پتہ ان لڑکیوں کو دے سکتی ہے تاکہ وہ لڑکیاں خود سے جھوٹے انسان سے آکر بدلہ لے اور کیا بیوی کو اس کا گناہ ہوگا؟

جواب: جس طرح کی باتیں آپ نے لکھی ہیں اگر واقعی شوہر اس طرح کے کاموں میں ملوث ہے تو بیوی کی کچھ ذمہ داری بنتی ہے۔

پہلے مرحلے میں وہ خود اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور اس سے باز آنے کی نصیحت کرے۔ اگر وہ باز آنے کا وعدہ کرتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اچھے لوگوں کے ذریعہ ایک مرتبہ کم از کم فیصلہ کرائے اور اس سے متعلق ساری باتیں بیان کرکے اس کو توبہ کرنے کے لئے آمادہ کرے۔

اگر ان چیزوں کے ذریعہ اصلاح نہیں ہوتی ہے تو بیوی اس سے الگ ہو سکتی ہے اور اسے پولیس کیس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پولیس کیس میں کوئی انصاف نہیں ہے۔ یہاں جھوٹی گواہی، جھوٹے ثبوت اور پیسہ بولتا ہے۔ وہ مرد چاہے تو پیسہ دے کر الٹا بیوی کو بھی پھنسا سکتا ہے کیونکہ پولیس محکمہ میں آج کل یہی ہو رہا ہے، اس لئے اسے کسی لڑکی کو نمبر اور پتہ دینے کی ضرورت نہیں ہے، اس کا کام ہے نصیحت کر دینا اور لوگوں کے ذریعہ سمجھا دینا اور اپنے آپ کو اس کے شر سے الگ کر لینا۔ اگر لڑکی چاہے تو سماجی اعتبار سے اس شخص کے خلاف تادیبی کاروائی کر سکتی ہے تاکہ اس کے شر سے دوسری خواتین بھی محفوظ رہیں لیکن یہ کام اس وقت کرے جب اس کے پاس ٹھوس ثبوت اور یقین واعتماد ہو، صرف وہم وگمان اور یقینی علم نہ ہونے پر اس کاروائی سے باز رہے۔

277. **سوال:** دو سجدوں کے درمیان میں پڑھی جانی والی دعا ہمیں مختلف الفاظ میں تین ملی ہے، ان میں سے کون سی صحیح ہے اور ہم کون سی دعا پڑھا کریں؟ الدعاء بین السجدتین

☆اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي

☆اللهم اغفر لي ، وارحمني ، واجبرني ، واهدني ، وارزقني ، وعافني ، وارفعني

☆ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ، وَارْحَمْنِي ، وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي، وَاهْدِنِي وَعَافِنِي ، وَارْزُ قْنِي

جواب: اس میں دوسری اور تیسری دعا ایک ہی ہے بس آخر کے چار الفاظ دونوں میں ادھر ادھر ہیں اور کوئی فرق نہیں ہے جبکہ پہلے نمبر پر انہی دونوں دعاؤں میں سے پانچ الفاظ موجود ہیں۔

ان سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں سجدہ کے درمیان دعا سے متعلق مختلف احادیث وارد ہیں، کسی میں پانچ الفاظ ہیں تو کسی میں زائد الفاظ بھی موجود ہیں، ان سب الفاظ کی مجموعی تعداد سات الفاظ بنتے ہیں جو دو اور تین نمبر میں مذکور ہیں لہذا آپ نیچے والی دونوں دعا میں سے کوئی پڑھ سکتے ہیں یا اگر چاہیں تو پہلے نمبر کی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں کیونکہ وہ دعا بھی ثابت ہے اور اس سے بھی مختصر ایک دعا ہے جو "رب اغفرلی رب اغفرلی" ہے، کوئی اسے بھی پڑھ سکتا ہے۔

278. **سوال:** کیا ہم اپنے بہن یا بھائی کے کسی کام کے سلسلے میں استخارہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جس کو کوئی معاملہ درپیش ہے وہ آدمی خود سے اپنے معاملات میں استخارہ کرے گا اور کوئی اس کی طرف سے دوسرا آدمی استخارہ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ نماز ہے جو بندے کو خود ادا کرنا ہے اور اسی کو استخارہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے جس کو کوئی اہم کام درپیش ہو بلکہ نماز تو ایک ایسی عبادت ہے کہ کوئی کسی طرح کی نماز کسی دوسرے شخص کی جانب سے نہیں ادا کر سکتا ہے۔

لہذا آپ اپنے کسی بھائی یا اپنی کسی بہن کی طرف سے استخارہ کی نماز نہیں ادا کریں گے، زیادہ سے زیادہ آپ اپنے بھائی بہن کو دعا دے سکتے ہیں، جو کام کرنے کا ارادہ ہو اس کام میں کامیابی اور برکت و سعادت کے لیے اللہ سے دعا کر سکتے ہیں لیکن صلاۃ الاستخارہ وہی پڑھے گا جس کو کسی کام کے لئے استخارہ کرنا ہے۔

279. **سوال:** ایک خاتون کا کہنا ہے کہ ان کی خالہ نے کسی کام کے اچھے ہو جانے کے لئے دل میں ارادا کیا تھا کہ وہ چالیس دن تک اکتالیس مرتبہ سورہ یس پڑھنے کا عمل کرے تاکہ اس کا وہ کام ہو جائے اور اس نے اس پر کچھ دن عمل بھی کیا لیکن اب ان سے نہیں ہو پا رہا ہے تو کیا وہ اس کام کو چھوڑ سکتی ہے؟

جواب: مذکورہ سوال میں کسی کا یہ ارادہ کرنا ہی غلط ہے کہ ایک دن میں اور پھر 40 دن تک روزانہ 41 مرتبہ سورہ یاسین پڑھیں گے، یہ بات وہی عورت سوچ سکتی ہے جس کے پاس دینی معلومات کی کمی ہے۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ کوئی اس لئے 40 دن تک عمل کرے کہ میرا کام بن جائے گا یہ طریقہ بھی غلط ہے اس طرح عمل کرنے کی سنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

تیسری بات یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سورہ یاسین کو متعین کر کے پڑھنا بدعت ہے اور متعین تعداد میں مثلا 41 مرتبہ پڑھنا یہ عمل بھی بدعت ہے اور چونکہ یہ بدعتی عمل ہے لہذا وہ عورت اس کام کو چھوڑ دے، اس پر آئندہ عمل نہ کرے اور اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔

جس کسی عورت یا مرد کو کوئی کام کرنا ہو تو اس کام کے لیے دنیاوی اسباب اپنائے اور ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین سے اپنی زبان میں اس کام میں آسانی کے لیے دعا کرے۔

280. **سوال:** آج کے دور میں محتاج کی کیا صفات ہو گی جبکہ ہر کوئی مانگ ہی رہا ہے چاہے کسی بھی طبقے سے اس کا تعلق ہو اور صدقہ یا کفارہ وغیرہ کی ادائیگی بتا کر کرنا ہے؟

جواب: ہمیں اپنے صدقہ وزکوۃ فقیر اور مسکین کو دینا چاہیے اور ہر مانگنے والا فقیر و مسکین نہیں ہوتا، بہت سے مانگنے والے ایسے ہیں جو ضرورت مند نہیں ہوتے مگر پھر بھی مانگتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے حدیث میں سخت قسم کی وعید آئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سوالی جو ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہوگی۔(بخاری:1474)

اس لئے کسی کو بلا ضرورت مانگنا بھی نہیں چاہیے ورنہ آخرت میں اس کی پکڑ ہوگی اور دینے والے کو بھی چاہیے کہ تحقیق کے بعد صدقہ دیا کرے۔

فقیر اور مسکین یہی اصل میں محتاج اور ضرورت مند ہیں، فقیر وہ ہے جو محتاجگی کے سبب لوگوں سے مانگتا ہے لیکن مسکین ضرورت مند ہونے کے باوجود لوگوں سے نہیں مانگتا تو ہمیں ایسے لوگوں کا پتہ لگا کر ان کی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔اور کفارہ یا صدقہ یا زکوۃ یا فطرانہ بتا کر دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ بغیر بتائے دے سکتے ہیں۔

281. **سوال:** ایک بہن نے سوال کیا کہ ان کے شوہر کا بزنس ہے اور وہ مختلف کمپنیوں سے ادھار پہ سامان خریدتے ہیں، ان سے ان کا یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ آپ مجھے چیزیں بیچ دیں، سیل ہو جانے پر پیمنٹ کر دیں، قیمت طے ہوتی ہے اور اس میں کوئی سود وغیرہ نہیں ہوتا، کیا بزنس کا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب: کوئی آدمی تجارت کرتا ہے اور اسے کوئی پارٹی ادھار سامان دیتی ہے اور کہتی ہے کہ بیچنے کے بعد مجھے پیسہ دے دیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، ادھار میں صرف سونا اور چاندی خریدنا منع ہے باقی دیگر چیزیں ادھار خرید سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

282. **سوال:** قرض کے بدلے زمین رہن رکھ دی جائے تو گروی لینے والا اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور کیا مقرر پیسہ لے کر زمین رہن رکھ دی جائے جائز ہے، اصل میں ہمارے یہاں کسی نے چھ ایکڑ زمین رہن رکھ کر سات لاکھ قرض لیا، زمین پانچ سال کے لئے رہن رکھ دی گئی ہے، نیز زمین سے کھیتی باڑی کا جو فائدہ ہوگا گروی لینے والا اٹھائے گا اور زمیندار کو پانچ سال تک ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا، کیا یہ صورت جائز ہے؟

جواب: سوال کو سمجھنے کے لئے پہلے رہن اور قرض دونوں کو سمجھنا ضروری ہے۔رہن کہتے ہیں بطور ضمانت کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس گروی رکھنا۔اور قرض کہتے ہیں کسی محتاج اور ضرورت مند کو بطور احسان اور بغیر کسی مالی منفعت کے مدد کرنا۔

ان دو باتوں کو ذہن میں رکھ کر سوال کا جواب یہ ہے کہ جس نے سات لاکھ روپیہ کسی کو قرض دیا گویا اس نے قرض لینے والے پر قرض دے کر ایک احسان کیا اور قرض لینے والے نے بطور ضمانت اپنی کچھ زمین گروی رکھ دی۔

اب اسلامی شریعت کی روشنی میں جس کے پاس زمین گروی ہے اس کے لئے گروی رکھی ہوئی زمین سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے۔(یہ حدیث گرچہ ضعیف ہے مگر اس کا معنی درست ہے)۔

اور یہاں پر آدمی قرض دے کر زمین سے فائدہ اٹھا رہا ہے گویا کہ یہ فائدہ اٹھانا سود میں داخل ہے اس لئے رہن سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔

اپنے سماج میں بہت سے لوگ اس طرح سے گروی رکھی زمین سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو کہ شرعا جائز نہیں ہے۔

بہر کیف! جس نے بھی ایسا معاملہ کیا ہے وہ پہلے ہی سے طے شدہ سودی معاملہ کیا ہے، یہ بطور احسان قرض دینے والا معاملہ نہیں ہے بلکہ خالص سودی والا معاملہ ہے اور یہ ناجائز و حرام معاملہ ہے۔

283. **سوال:** جب ہم کسی کو گروی شدہ سامان سے فائدہ اٹھانا ناجائز بتاتے ہیں تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ پھر گروی لینے والے کو کیا فائدہ ملا؟ دوسری بات یہ ہے کہ قرض کے بدلے زمین ایک مقرر وقت تک اس صورت میں رہن رکھ دی جائے کہ گروی لینے والا مقرر مدت تک فائدہ اٹھاتا رہے اور مدت پوری ہو جانے کے بعد قرض ادا کئے بغیر زمین واپس لے لے، اس میں ہوتا یہ ہے کہ مقرر مدت کے اندر گروی لینے والا زمین میں خود کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس مدت کے اندر زمین کا سارا فائدہ خود لیتا ہے، مقروض (زمیندار) کو نہیں ملتا ہے اور جب مقرر مدت پوری ہو جاتی ہے تو یہ شخص دیا ہوا قرض نہیں لیتا ہے اور زمین زمیندار کو واپس دے دی جاتی ہے، کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: جس نے یہ کہا کہ گروی رکھنے کا کیا فائدہ ہوا اس کو معلوم ہونا چاہیے پھر قرض دینے کا مطلب آپ نے سمجھا کیا ہے؟ قرض کہتے ہیں بغیر فائدہ کے کسی کے اوپر احسان کرنا اس لئے گروی شدہ سامان سے فائدہ اٹھانا سود ہے اور یہ حرام ہے۔

دوسرا سوال ہے کہ ایک متعین مدت تک زمین قرض کے بدلے گروی رکھے اور اس کے بعد قرض واپس نہ کرے؟

یہ جو دوسری صورت ہے اس کو کرایہ کی صورت بنا سکتے ہیں یعنی کوئی آدمی کرائے پر پانچ سال کے لئے زمین دے اور اس زمین کا جو کرایہ ہے چاہے ایک مرتبہ ہی لے لے کوئی حرج کی بات نہیں ہے، ایسی صورت میں جس نے زمین کرائے پر لی ہے اس زمین سے جیسے چاہے متعین مدت تک فائدہ اٹھائے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں، یہ صورت جائز ہے اور یہ قرض کا معاملہ نہیں ہے، یہ کرائے کا معاملہ ہے جیسے دکان اور مکان کرایہ پر دیتے ہیں۔ اور جو زمین کرائے پر لے وہ اس میں کھیتی کرے، دکان کرے، تجارت کرے، کچھ بھی کرے اس میں کوئی مسئلہ نہیں یعنی وہ متعین مدت تک اس زمین سے جیسے چاہے فائدہ اٹھائے۔

284. **سوال:** کیا یہ بات صحیح ہے کہ ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا مقبول حج کا ثواب ہے؟

جواب: یہ بات لوگوں میں بہت مشہور ہے کہ ماں کو دیکھنا حج کے برابر ثواب ہے یا ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھنا مقبول حج کے برابر ثواب ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ بات جھوٹی ہے مگر افسوس بریلوی تو بریلوی دیوبندی علماء نے بھی اس جھوٹی بات کو اپنی کتابوں اور بیانوں میں اجاگر کرکے لوگوں میں مشہور کیا اور عوام اس بات کو صحیح سمجھنے لگی۔

اس طرح کی روایت مشکوۃ (4944)، بیہقی اور الجامع الصغیر وغیرہ میں موجود ہے۔

((ما من ولد بار ينظر الى والديه نظرة رحمة الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة؟ قال نعم، الله اكبر وأطيب))

ترجمہ: جو کوئی بچہ اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے ایک حج مبرور کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، خواہ وہ ہر روز سو (100) مرتبہ دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاکیزہ ہے۔

اس کو شیخ البانی نے السلسلۃ الضعیفۃ (6273) اور ھدایۃ الرواۃ (4872) وغیرہ میں موضوع کہا ہے یعنی یہ جھوٹی بات ہے اور امام ذہبی نے منکر اور شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو بہت ضعیف کہا ہے لہذا ہمارے لئے یہ جھوٹی بات بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

285. **سوال:** حیض کی عمر ختم ہونے پر، اگر حیض اور بیماری والا خون ایک ساتھ آئے اور خون آنے کے ایام بڑھ

جائیں تو کیا سولہ دن کے بعد نماز شروع کرنا ہے اور حیض کا خون مع بیماری والا خون آئے تو غسل کی کیا صفت ہو گی ؟

جواب: جس عورت کو حیض کے دنوں میں بیماری کا خون آئے اس عورت کو اپنی عادت کے مطابق صرف اتنے ہی دن نماز سے رکنا ہے جتنے دن حیض کی عادت پہلے رہی ہے یعنی اس سے زیادہ حیض نہیں ماننا ہے۔ اپنی عادت کا اعتبار کر کے اور غسل کرے نماز شروع کرے اور غسل کا اصل ایک ہی طریقہ ہے جسے غسل جنابت کہتے ہیں، اسی انداز میں غسل حیض، غسل جنابت، غسل نفاس اور ہر قسم کا غسل کریں گے۔

بعض اہل علم نے غسل حیض میں چوٹی کھولنے واجب قرار دیا ہے جبکہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بغیر چوٹی کھولے غسل ہو جائے گا، اصل مقصد بال کی جڑوں تک پانی پہنچانا ہے۔

286. **سوال:** اگر کوئی کینسر کا مریض ہو یا کسی عورت کو alopecia جیسی بیماری ہو جس کی وجہ سے بال اس طرح گر جائیں کہ دوبارہ نہ اگیں تو ایسی صورت میں عورت وگ لگا سکتی ہے اور اسی طرح بالوں کی PRP کروانا یا بالوں کا ٹرانسپلانٹ کروانا جائز ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کے بال جھڑ جائیں یا کسی مرض کا شکار ہو کر بال گرنے لگے تو یہ ایک عورت کے لئے الجھن کا سبب ہے بلکہ اس کے لئے ایک عیب مانا جائے گا۔ اس عیب کو دور کرنے کے لئے عورت کسی بھی طرح کا علاج اختیار کر سکتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس علاج میں عورت کے لئے کوئی جسمانی ضرر نہ ہو۔ گویا گنجے پن کے لئے عورت پی آر پی کرا سکتی ہے یا وگ پہن سکتی ہے یا ہیئر ٹرانسپلانٹ بھی کرا سکتی ہے۔

287. **سوال:** بچے کی نانی نے اسے رضاعت کے مطابق دودھ پلایا ہیں تو کیا اس بچے کی چھوٹی بہن کا رشتہ خالہ کے بیٹے سے ہو سکتا ہے اور کیا رضاعت کا قانون صرف اسی بچے کے لئے ہو گا جس نے نانی کا دودھ پیا ہے یا اس کے باقی بہن بھائیوں پر بھی اسی طرح لاگو ہو گا؟

جواب: جس بچے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے رضاعت کا مسئلہ صرف اسی کے ساتھ ہے، باقی اس بچے کے علاوہ دوسرے بہن بھائی اس سے مستثنی رہیں گے اور خالہ زاد بھائی بہنوں سے رشتہ کر سکیں گے کیونکہ رضاعت کا رشتہ صرف اسی بچے کے مربوط ہے جس نے دودھ پیا ہے۔ گویا جس بچے نے نانی کا دودھ پیا ہے اس کی چھوٹی کا رشتہ خالہ کے بیٹے سے ہو سکتا ہے۔

288. **سوال:** دلہن کو سلامی کے طور پر رشتہ داروں سے جو رقم ملتی ہے کیا اس رقم کو بھی زکوۃ کے وقت شامل کرنا ہے اور لڑکی جاب کرتی ہو اور سیلری سے سونے کی کوئی چیز خریدے، ایسے میں ساری سیلری کی زکوۃ نکالنی ہوگی یا سونے والی رقم منہا کر کے زکوۃ دینی ہے؟

جواب: یہاں پر آپ تین چیزوں کی زکوۃ سمجھیں۔

☆نقدی روپے پیسوں کی زکوۃ

☆سونے کی زکوۃ

☆چاندی کی زکوۃ

ان تینوں کی الگ الگ زکوۃ دینی ہے یعنی نقدی پیسے نصاب تک پہنچ جائیں اور ایک سال تک رہیں تو جب سال مکمل ہوگا اس پر زکوۃ دینی ہے۔ ٹھیک یہی مسئلہ سونا کے لیے ہے کہ جس کے پاس نصاب بھر یعنی 85 گرام یا اس سے زیادہ سونا یا سونے کا زیور ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ دینا ہے اور ٹھیک یہی معاملہ چاندی کے لیے بھی ہے یعنی وہ بھی نصاب تک پہنچ جائے اور ایک سال تک رہے تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ دینا ہے۔

لہذا آپ کے پاس جو تنخواہ کا پیسہ ہے یا سلامی کا پیسہ ہے یا بینک میں ہے یا کوئی ہدیہ تحفہ ہے ان سارے پیسوں کو جمع کیا جائے گا اور جب سال مکمل ہو جائے تو ان سب کو جوڑ کر ڈھائی فیصد زکوۃ نکالیں گے اور جو پیسہ سونا خریدنے پر لگایا گیا ہے اس کو نہیں جوڑا جائے گا، سونے کی زکوۃ الگ ہے اور چاندی کی زکوۃ الگ ہے۔

جب سونا یا چاندی نصاب کو نہ پہنچے اس وقت آپ کے پاس نقدی بھی ہو تو نقدی کو سونا کے ساتھ یا نقدی کو چاندی کے ساتھ ملا کر نصاب پورا ہو جائے تو اس صورت میں زکوۃ دینی ہے۔

289. **سوال:** کیا اپنے بیٹے کا نام عبد الہادی رکھ سکتے ہیں؟

جواب: یہاں پر ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ کیا الہادی اللہ کے اسمائے حسنی میں سے ہے یا نہیں ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے، شیخ ابن عثیمینؒ نے کہا ہے کہ اس کے اسمائے حسنی میں سے ہونے کی دلیل کا مجھے علم نہیں ہے اور کچھ اسی قسم کی بات شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے کہی ہے اور اس میں صحیح بات یہی ہے کہ الہادی اسمائے حسنی میں سے نہیں ہے بلکہ اللہ کے صفات میں سے ہے کیونکہ اللہ ہی اصلا الہادی ہے یعنی وہ بندوں

کو ہدایت دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا (الفرقان: 31)

ترجمہ: اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔

اور اسی طرح اللہ کا فرمان ہے: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (القصص: 56)

ترجمہ: آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔

تاہم اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بھی ھادی یعنی ہدایت ورہنمائی کرنے والا کہا ہے جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: 7)

ترجمہ: بات یہ ہے کہ آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔

لہذا محمد ہادی بھی نام رکھ سکتے ہیں اور اگر کوئی عبدالہادی نام رکھتا ہے تو بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ اسلاف میں اس طرح کا نام گزرا ہے اور کسی نے اس نام پر نکیر نہیں کی ہے۔ جب ھادی پر الف لام آجائے یعنی الھادی تو خصوصیت کے ساتھ اللہ ہی کے لئے استعمال ہوگا۔

290. **سوال:** 85 گرام سونے کی مقدار تولے کے حساب سے کیا ہے، میرے پاس تین تولہ سونا ہے اور اس پر سال بھی گزر گیا ہے تو کیا زکوۃ دینی ہوگی اور کیا اس تین تولے سونا کی وجہ سے قربانی بھی کرنی ہوگی؟

جواب: 85 گرام سونا تولہ کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بنتا ہے۔ جس کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ یعنی 85 گرام یا اس سے زیادہ سونا ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس کی قیمت میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ دینی ہوگی۔

آپ کے پاس نصاب سے کم سونا ہے لہذا آپ کو زکوۃ نہیں دینا ہے اور سونا وچاندی سے قربانی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قربانی ایک الگ چیز ہے اور یہ اس کو دینا ہے جس کے پاس قربانی کا جانور خریدنے کی طاقت ہو۔

291. **سوال:** اگر عورت پر غسل جنابت واجب ہو اور وہ کسی وجہ سے ابھی غسل نہ کر سکی تو کیا اس ناپاکی کی حالت میں وہ خود کھاپی سکتی ہے اور بچے کو فیڈ کروا سکتی ہے؟

جواب: جنابت کی حالت میں کھانا بنانا، کام کاج کرنا، کھانا کھانا، بچے کو دودھ پلانا، سونا وغیرہ یعنی ان میں سے کوئی کام

ممنوع نہیں ہے۔ گویا یہ سارے کام جنابت کی حالت میں جنبی انجام دے سکتا ہے تاہم بلا عذر غسل جنابت میں تاخیر نہیں کرنا چاہیے تاکہ نماز کی ادائیگی میں تاخیر یا کوتاہی نہ ہو۔

292. **سوال:** غزیہ نام کا کیا مطلب ہے، کیا یہ نام لڑکا یا لڑکی دونوں کا رکھ سکتے ہیں اور غازیہ کا معنی کیا ہے؟

جواب: غزیہ نام سے انصاری صحابی گزرے ہیں ان کا نام اس طرح سے ہے، غَزِيَّةَ بْنِ عمرو الأنصاري (یہاں زاء کے بعد یاء پر تشدید ہے)۔

یہ نام لڑکے کا رکھ سکتے ہیں اور غازیہ غزوہ کرنے والی عورت، یہ نام عورت کے لئے رکھ سکتے ہیں۔

293. **سوال:** نقدی میں زکوۃ کا نصاب کتنا ہوتا ہے؟

جواب: نقدی کی زکوۃ سونا یا چاندی کے نصاب کا اعتبار کرکے دیں گے۔ مثال کے طور پر 595 گرام چاندی کا نصاب ہے، اگر کسی کے پاس 595 گرام چاندی کی قیمت کے برابر پیسہ ہو جائے اور اس پیسے پر ایک سال گزر جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ دینا ہے۔ گویا پیسے میں زکوۃ کے لئے کوئی رقم متعین نہیں ہے، یہ رقم اپنے اپنے ملک اور شہر کے سونا اور چاندی کی قیمت میں اختلاف کے سبب الگ الگ ہو سکتی ہے۔

294. **سوال:** کیا سمندر کی ہر چیز حلال ہے، بعض لوگوں سے سنا ہے کہ سمندر میں بعض زہریلے جاندار بھی ہوتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ان کا کھانا کیسا ہے اور کیکڑا کے بارے میں سنا ہے کہ جس کا تعلق پانی ہو ہوا اس کا کھانا جائز ہے اور جو ریگستان میں رہتا ہو اس کا کھانا جائز نہیں ہے، اس بارے میں رہنمائی کریں؟

جواب: سمندری جانور کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ(المائدۃ:96)

ترجمہ: تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اسکا کھانا حلال قرار دیا گیا ہے۔

اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی جانور جس کی زندگی پانی ہے، جو پانی کے بغیر زندہ نہ رہ سکے وہ حلال ہے اور جو پانی و خشکی دونوں پر رہ سکے اس کے احکام الگ ہیں۔

اس کے باوجود اہل علم نے سمندری بعض چیزوں کو ضرر و خباثت کی وجہ سے ان کا کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔ شیخ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے اپنے ایک فتوی میں ان بعض استثناء کو اس طرح ذکر کرتے ہیں:

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔سے استدلال میں محدثین نے اسی آیت کی بناپر سرطان(کیکڑا) کو بھی حرام فرمایا ہے۔علامہ دمیری حیات الحیوان میں بذیل حکم سرطان لکھتے ہیں۔یرحم اکلہ لاستخباثہ ولمافیہ من الضرر(ص17 ج2)یعنی بوجہ خبیث اور مضر ہونے کے سرطان کا کھانا حرام ہے۔حافظ عسقلانی رحمۃاللہ علیہ فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں۔

ومن المستثني ايا التمساح والقرش والثعبان والعقرب والسرطان والسلحفاة للا ستخباث والضرر اللا حق من السم ودينلس قيل ان اصله السرطان فان ثبت پ23 ص215)یعنی حلت صید البحر سے مستثنیٰ کیے گئے ہیں۔(گھڑیال اور قرش عظیم الجثہ بحری شکاری جانور)اور آبی اژدہے ار بچھو اور کیکڑے اور کچھوے بوجہ خبیث ہونے کے اور اس نقصان کے جو ان کے زہر سے آکل کو لاحق ہوتا ہے۔اور گھونگھے کہ اصل ان کی سرطان ہی ہے۔کیونکہ دونوں صدف سے پیدا ہوتے ہیں۔پس اگر ایسا ہی ہے۔تو گھونگھے بھی مثل کیکڑوں کے حرام ہوں گے۔(فتاویٰ ثنائیہ امرتسری:109/2)

شیخ محمد صالح المنجد نے بعض مستثنی جانور کو اس طرح ذکر کیا ہے۔

☆مگرمچھ کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

☆مینڈک کا کھانا جائز نہیں ہے۔

☆بعض اہل علم نے سمندر سانپ کو بھی مستثنی کیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اگر وہ صرف سمندر میں ہی رہتا ہو اس کا کھانا جائز ہو گا۔

☆پانی میں رہنے والا سمندری کتا اور کچھوا کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ اسے ذبح کرنے کے بعد کھانا جائز ہے کیونکہ یہ خشکی اور سمندر دونوں جگہ رہتا ہے۔اس سے سرطان خارج ہے،اسے ذبح کرنا لازم نہیں چاہے وہ سمندر اور خشکی دونوں جگہ رہتا ہے،کیونکہ اس میں خون نہیں۔

☆ہر وہ چیز جس میں ضرر اور نقصان ہو اس کا کھانا جائز نہیں،چاہے وہ سمندری ہو کیوں نہ ہو.(الاسلام سوال وجواب:فتوی رقم،1919)

295.**سوال:** جنبی آدمی کیا اذکار،دعائیں،اذان کا جواب اور درود وغیرہ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جنبی اذکار، دعائیں، اذان کا جواب اور درود وغیرہ پڑھ سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے اور یہ سب ذکر کی قسموں میں سے ہے البتہ جنبی کے لئے قرآن کریم سے تلاوت کرنا ممنوع ہے۔

296. **سوال:** میری بہن چار بچوں کو لے کر والد صاحب کے گھر پر ہے، طلاق نہیں ہوئی ہے، اللہ کے فضل سے اسکی اور بچوں کی ضروریات میرے والدہ اور بھائی پوری کرتے ہیں، سوال یہ تھا کہ بہن کو صدقہ اور زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے، بہن کے پاس تین تولہ سونا ہے باقی کوئی رقم نہیں ہے؟

جواب: چونکہ آپ کی بہن کی کفالت کرنے کے لئے آپ کی والدہ اور آپ کے بھائی موجود ہیں اور اگر آپ کی بہن کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں تو پھر آپ اپنی بہن کو زکوۃ نہیں دے سکتے ہیں لیکن اگر ضروریات پوری نہ ہوں تو آپ اپنی بہن کو زکوۃ دے سکتے ہیں البتہ صدقہ کا معاملہ الگ ہے، آپ صدقہ دینا چاہیں تو کبھی بھی دے سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ شوہر کے ساتھ بیوی کا کیا معاملہ ہے اس کا تصفیہ کروائیں یعنی اگر وہ بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا اور بیوی اس کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو اس سے طلاق یا خلع سے جدائی حاصل کرلے تاکہ وہ کہیں دوسری جگہ شادی کرنا چاہے تو شادی کرسکتی ہے اور اگر شوہر کے ساتھ رہنا ممکن ہو گو کہ کچھ صبر کرنا پڑے تو پھر شوہر کے ساتھ رہے۔

297. **سوال:** ایک بہن کے شوہر کے پاس پیسے موجود ہیں مگر بیوی کو ذاتی اخراجات کے لئے پیسے نہیں دیتے، گھر اور بچوں پر خرچ کرتے ہیں لیکن بیوی کے لئے کپڑا، جوتا، کوئی آن لائن کورس کرنا ہو جیسے تجوید کلاس یا تفسیر کلاس اور اسی طرح کسی کو کچھ دینا ہو تو ان ضروریات کے لئے شوہر بیوی کو پیسے نہیں دیتے ہیں ایسے میں ان کا سوال ہے کہ کیا وہ اپنے شوہر کے پاکٹ سے چپکے سے پیسہ نکال سکتی ہے؟

جواب: اگر شوہر، بیوی کی بنیادی ضرورت کو پورا کر رہا ہے یعنی کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی جو بنیادی ضرورت ہے وہ پورا کر رہا ہے تو پھر بیوی کو شوہر کے مال سے پوشیدہ طور پر لینے کا حق نہیں ہے۔ جہاں تک اضافی کپڑے و چپل یا سجاوٹ کی چیزیں یا پڑھائی یا دوسروں کو پیسہ دینا، یہ سب اضافی چیزیں ہیں، ان کاموں کے لئے شوہر کے پیسے کو بیوی چپکے سے نہیں لے سکتی ہے بلکہ اس سے اجازت لے کر ان چیزوں پر استعمال کرسکتی ہے۔ اور جو شوہر گھر کے لئے خرچ کرے، بچوں کے لئے خرچ کرے، ظاہر سی بات ہے وہ بیوی کی بنیادی ضرورت کو بھی پورا کرتا ہوگا،

بنیادی ضرورت سے زیادہ چیز کے لئے بیوی کو شوہر سے مانگنا ہے اور اگر شوہر نہ دے تو صبر کرے۔ اور اگر بیوی کے پاس اپنے پیسے ہیں تو وہ اپنے پیسے کو اپنی مرضی سے استعمال کر سکتی ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

298. **سوال:** کلینڈر وغیرہ پہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث لکھی ہوئی ہوتی ہیں، کلینڈر استعمال کرنے کے بعد ہٹا دیا جاتا ہے، ہمیں آیت والے صفحات کا کیا کرنا چاہئے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جلا دینا چاہئے، کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ مدارس اور مراکز وغیرہ سے جو اردو کلینڈر شائع کئے جاتے ہیں اس میں قرآنی آیات، احادیث اور دعائیں بھی لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب اس کلینڈر کے استعمال کا وقت ختم ہو جائے تو آپ اسے جلا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

چنانچہ جمع قرآن سے متعلق صحیح بخاری میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ(صحیح البخاری:4987)

ترجمہ: اور جب تمام صحیفے مختلف نسخوں میں نقل کر لیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھیجوا دیا اور حکم دیا کے اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا دیا جائے۔

اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس کتاب، کاپی، اخبارات و جرائد اور کلینڈر وغیرہ میں قرآنی آیات و احادیث لکھی ہوئی ہوں آپ ان چیزوں کو جلا سکتے ہیں۔

299. **سوال:** شیخ کیا سوشل میڈیا/یوٹیوب وغیرہ کسی سلفی عالم کی قرآن کی تفسیر اردو میں آڈیو یا ویڈیو کی شکل میں موجود ہے، اگر مکمل تفسیر قرآن موجود ہے تو اس کی رہنمائی فرمائیں؟

جواب: قرآن کی تفسیر ایک بہت ہی اہم ترین بلکہ نازک ترین معاملہ ہے اور یہ ذمہ داری بحسن وخوبی وہی عالم ادا کر سکتے ہیں جو واقعتا قرآنی علوم میں مہارت رکھتے ہوں۔

اول درجہ میں وہ عربی زبان کے بہترین ماہر ہوں، صرف و نحو پر انہیں ملکہ حاصل ہو یعنی عربی زبان کے قواعد و ضوابط اور گرامر میں عبور و دسترس ہوتا کہ وہ ایک ایک لفظ کے اعراب، اس کے مشتقات و معانی اور پھر جملے کی معنویت اور وسعت و گہرائی کو بیان کر سکیں۔

عربی زبان کے علاوہ علم تفسیر، علم قرات و تجوید، علم محکم و متشابہ، علم ناسخ و منسوخ، اسباب نزول اور علم بلاغت وغیرہ کے علاوہ انہوں نے مختلف تفاسیر کا دقت نظری سے مطالعہ کیا ہو بلکہ انہیں حدیث و اصول حدیث اور فقہ پر بھی درک حاصل ہو۔

شیخ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ آج کے دور کی عبقری شخصیت ہیں جو متعدد علوم و فنون کے ماہر ہیں اور مختلف علوم پر آپ کی متعدد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں حتی کہ "ذکر للعالمین" کے نام سے تین جلدوں میں آپ کی عمدہ تفسیر بھی شائع ہو چکی ہے۔ آپ یہ سمجھیں کہ عرصہ حیات سے آپ قرآنی علوم سے خصوصی طور پر وابستہ ہیں اور امت کو تفسیر قرآن سے فیض پہنچا رہے ہیں لہذا وہ تمام لوگ جو اردو زبان میں قرآن کی تفسیر سننا چاہتے ہیں وہ شیخ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ کی تفسیر سماعت کریں۔ آپ کے بیان میں علمی گہرائی، وسعت مطالعہ اور علم تفسیر کا باریک سے باریک نکتہ پائیں گے جنہیں شیخ اس انداز و سنجیدگی سے بیان کرتے ہیں جیسے محسوس ہو کہ شیخ تفسیر بیان کرتے رہیں اور ہم ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہی رہیں۔ شیخ کی تفسیر کے متعلق ایک جملے میں، اگر میں کہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ تفسیر بیان کرتے ہوئے قرآن کی تفسیر کا حق ادا کر دیتے ہیں۔

شیخ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ کی ذاتی ویب سائٹ ہے، جہاں پر آپ کے مضامین و کتب اور مکمل آڈیو تفسیر حتی کہ ویڈیو تفسیر کے بھی لنک موجود ہیں۔ یوٹیوب پر شیخ جلال الدین قاسمی کی تفسیر کے نام سے تلاش کریں گے تو آپ کو شیخ کے یوٹیوب چینل پر بھی تفسیری بیان مل جائے گا اور بھی متعدد ویب سائٹ پر آپ کی ویڈیو تفاسیر موجود ہیں۔ شیخ کی ویب سائٹ کا عنوان ہے، ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو ڈاٹ جلال الدین قاسمی ڈاٹ ان۔

300. **سوال:** کیا عطر یا پرفیوم میں الکوحل ہو تو ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: اسلام نے کھانے اور پینے کے طور پر نشہ آور چیزوں کو ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وكُلُّ مُسْكِرٍ حَرامٌ (صحیح مسلم:2003)

ترجمہ: ہر نشہ اور چیز خمر ہے اور ہر نشہ اور چیز حرام ہے۔

لہذا کھانے پینے کے طور پر کسی بھی قسم کی نشہ آور چیز ہم نہیں استعمال کریں گے۔ جہاں تک مسئلہ ہے پرفیوم کا تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں کیمیاوی الکوحل ہوتا ہے جو معمولی مقدار میں ہوتا ہے اور ہم اسے غذا کے طور پر استعمال نہیں کرتے ہیں بلکہ کپڑے میں بطور پرفیوم استعمال کرتے ہیں اور یہ پرفیوم کپڑے پر لگنے کے بعد کچھ دیر میں اڑ جاتا ہے۔ گویا پرفیوم کے الکوحل سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ ہی یہ نجس العین ہے کہ کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اس وجہ سے پرفیوم لگا کر اس کپڑے میں نماز بھی پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

301. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ کیا ہم ہندو ڈاکٹر سے اپنا علاج کروا سکتے ہیں؟

جواب: جی، بلاشبہ ہندو ڈاکٹر سے علاج کرا سکتے ہیں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ علاج کراتے ہوئے ہمیں یہ دھیان دینا ہے کہ مرد، مرد ڈاکٹر سے علاج کرائے اور عورت، عورت ڈاکٹر سے علاج کرائے تاہم ضرورت کی بنا پر مخالف جنس کے ڈاکٹر سے بھی علاج کرا سکتے ہیں۔

302. **سوال:** عورت عمرہ کے لئے جا رہی ہے، اس کے ساتھ ایک پرابلم ہے، وہ یہ کہ اس کی طہارت نکل جاتی ہے ایسے میں کیا وہ ڈائپر پہن کر عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب: آپ کے سوال میں طہارت کا ذکر ہے شاید طہارت سے آپ نے پیشاب مراد لیا ہو یا ہو سکتا ہے اسے لیکوریا کی شکایت ہو یا استحاضہ ہو۔

بہر کیف! اگر عورت کو ان میں سے کسی طرح کی کوئی شکایت ہو تو حفاظت کے طور پر عمرہ کے دوران وہ پیڈ، پمپر، لنگوٹ اور ڈائیپر وغیرہ استعمال کر سکتی ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ طواف کے لئے وضو کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے طواف سے پہلے نجاست وغیرہ کی صفائی کر لے پھر پمپر لگا کر اور وضو کر کے عمرہ ادا کرے۔

303. **سوال:** کیا عورتیں واقعی ناقص العقل ہوتی ہیں اور مرد حضرات عورتوں کو موقع بہ موقع اس طرح کہہ سکتے ہیں؟

جواب: یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ عورتیں ناقصات العقل والدین ہیں مگر اس سے مراد کیا ہے اس کو سمجھنا ضروری ہے۔ عورت کے دین میں نقص سے مراد حیض ونفاس کے دنوں میں نماز وروزہ ادا نہ کرنا اور عقل میں

نقص سے مراد مردوں کے مقابلہ میں عورت کی آدھی گواہی مانا جانا۔ گویا عورت کے دین اور عقل میں نقص کا معاملہ اللہ کی طرف سے متعین بعض چیزوں میں کمی سے متعلق ہے اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ عورت مرد سے کم دیندار ہوتی ہے یا مرد سے کم عقلمند ہوتی ہے۔ ایک سے ایک صالحہ اور عاقلہ خاتون گزری ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہی معاملہ دیکھ لیں، ان سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ دین کے مسائل پوچھنے کے لئے آتے تھے۔ اس وجہ سے کسی مرد کا عورت کو دین و عقل میں کمی کا طعنہ دینا خود اس مرد کی عقل میں کمی کے سبب ہے۔ اگر مرد کے پاس صحیح عقل و سمجھ ہو تو وہ کسی عورت کو ایسا طعنہ نہ دے۔

304. **سوال:** لڑکی نے والد کے گھر آکر طلاق مانگی، شوہر نے گھر رہتے ہوئے ایک بار بھی اس کے لئے طلاق کا لفظ استعمال نہیں کیا، لڑکی نے خود طلاق کی ڈیمانڈ کی، اب لڑکی کو شوہر کی طرف سے طلاق کا ایک نوٹس آیا ہے، کیا اس کی عدت شروع ہو جائے گی یا طلاق کے تیسرے نوٹس کے بعد عدت شروع ہو گی؟

جواب: شوہر جب طلاق دے اسی وقت سے طلاق شروع ہو جاتی ہے لہذا دو یا تین نوٹس ملنے کا انتظار کرنے کی عورت کو ضرورت نہیں ہے، پہلے ہی نوٹس اور اس کی لکھی طلاق کی تاریخ سے عدت شروع ہو جاتی ہے۔ اس نوٹس میں طلاق کی تاریخ لکھی ہوئی ہو گی، اسی تاریخ سے طلاق کی عدت شروع ہو گی اس لئے عورت کو طلاق کی تاریخ سے تین حیض عدت گزارنی چاہیے۔

305. **سوال:** کیا رضاعی بیٹے کی بیوی سے شادی کی جاسکتی ہے؟

جواب: رضائی بیٹے کی بیوی سے شادی کی جاسکتی ہے کیونکہ مرد کے لئے اپنے رضائی بیٹے کی بیوی سے رضاعت کا کوئی تعلق نہیں ہے سوائے مصاہرت کے اور رضاعت مصاہرت یعنی شادی میں موثر نہیں ہے۔

اس قسم کے ایک سوال سے متعلق شیخ محمد صالح المنجد جواب دیتے ہیں کہ رضاعت مصارت میں موثر نہیں اس لئے لڑکے پر اپنے رضاعی باپ کی بیوی حرام نہیں ہے اور اسی طرح باپ پر اپنے رضاعی بیٹے کی بیوی حرام نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ(النساء:23)

ترجمہ: اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی (تم پر حرام ہیں) جو تمہاری صلب سے ہوں۔

اور یہ بیٹا اس کے صلب سے نہیں ہے اس لیے اس کی بیوی اس کے باپ پر رضاعت کی وجہ سے حرام نہیں ہو گی۔(الاسلام سوال وجواب:291210)

306. **سوال:**((حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب سفر پر نکلتے تھے تو قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتے بھی تھے اور پڑھاتے بھی تھے اور کہتے تھے کہ سفر پر نکلو تو یہ دعا پڑھ لو تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی ان شاءاللہ اور اگر خدانہ خواستہ تکلیف پہنچے تو حشر کے میدان میں مجھ سے لے لینا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے،وہ آیت پڑھ لیجئے میرے ساتھ۔(وما قدروا الله حق قدره والارض جميعا قبضته يوم القيامه والسموات مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون). یہ آیت یاد کر لیجئے چوبیس پارے کی آیت ہے))۔

یہ پوسٹ ایک گروپ میں اسی طرح سے آئی ہے،اس کی حقیقت بتادیجئے کیا یہ بات مستند ہے؟

جواب: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی امام طبرانی نے اس طرح ذکر کیا ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : أَمَانٌ لأُمَّتِي مِن الغرَقِ إذا ركِبوا السُّفُنَ أو البحرَ أنْ يقولوا بسمِ اللهِ الملِكِ {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ} [الزمر: 67] {بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [هود: 41]-

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لئے غرق ہونے سے یہ امان ہے کہ جب وہ کشتی پہ سوار ہو یا سمندر کا سفر کرے تو یہ کلمات کہے: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ} [الزمر:67](اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے،وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں) {بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [هود:41](اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے،یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے)۔

حوالہ:(المعجم الأوسط للطبراني:(124/12) (12661)،طبرانی نے اسے "المعجم الکبیر"(124/12) میں بھی ذکر کیا ہے اور دیلمی نے "مسند الفردوس"(1667) میں بیان کیا ہے۔

امام طبرانی نے خود ہی اس حدیث کے بارے میں کہا کہ اس حدیث کو ضحاک بن مزاحم سے صرف نہشل بن سعید ہی ورایت کرتے ہیں۔ گویا وہ اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ نہشل بن سعید متروک راوی ہیں جیسا کہ ہیثمی نے "مجمع الزوائد "(132/10)میں کہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور آپ کے سوال میں جو باتیں ذکر کی گئی ہیں، اس طرح کی روایت مجھے نہیں ملی بلکہ الفاظ سے ہی اس کا جھوٹ ہونا واضح ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے "اگر خدانخواستہ تکلیف پہنچے تو حشر کے میدان میں مجھ سے لے لینا"۔ یہ جھوٹی بات ہے، یہ حدیث رسول نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی صحابی کی بات ہو سکتی ہے۔

دراصل مولانا یونس پالنپوری دیوبندی صوفی آدمی ہیں جو ہاتھ میں تسبیح پکڑے اور گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کو وظیفہ سنا کر ویڈیو بنواتے رہتے ہیں، انہوں نے ہی ایک ویڈیو میں یہ وظیفہ بتایا ہے جس کو لوگوں نے پھیلا دیا ہے۔ یہ صوفی بدعتی آدمی ہیں ان کے بیان کردہ اوراد و وظائف سے بچیں۔

307. **سوال:** کیا کسی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے؟

جواب: اللہ تعالی نے قرآن میں متعدد مقامات پر نبی ﷺ کو امی کہا ہے یعنی آپ ان پڑھ تھے بلکہ اس بات کی صراحت بھی قرآن میں موجود ہے کہ آپ کتاب سے نہ دیکھ کر پڑھ سکتے تھے اور نہ قلم سے لکھنا جانتے تھے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ(العنکبوت:48)

ترجمہ: اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے، نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک وشبہ میں پڑتے۔

یہی وجہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مشرکین نے صلح نامہ پہ لکھے ہوئے الفاظ "رسول اللہ" پر اعتراض کیا تو آپ نے حضرت علی سے پوچھا کہ دکھاؤ، کہاں پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں، جب آپ کو دکھایا گیا تو آپ نے اسے مٹا دیا اور آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد بن عبداللہ لکھو۔ آپ نے قرآن کی کتابت کے لئے متعدد صحابہ کرام کو مامور کیا تھا اور اسی طرح احادیث لکھنے کا بھی صحابہ کو حکم دیا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد آپ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔

308. **سوال:** میں نے کل جمعہ کو عمرہ ادا کیا اور چونکہ اس وقت دھوپ تھی اس وجہ سے میرا کندھا ڈھکا ہوا تھا بلکہ مجھے یاد بھی نہیں تھا، دو چکر کے بعد یاد آیا تو میں نے کندھا کھول لیا ایسے میں میرے عمرہ کا کیا حکم ہے جبکہ میں نے اللہ تعالی سے توبہ استغفار بھی کی ہے؟

جواب: آپ کا عمرہ درست ہے اس میں کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، ویسے آپ کو ساتوں چکر میں دایاں کندھا کھول کر طواف کرنا تھا لیکن بھول سے آپ نے دو چکروں میں اضطباع چھوڑ دیا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور کندھا کھولنا یعنی اضطباع کرنا یہ مسنون ہے، واجب اور رکن نہیں ہے اس لئے بھول سے سنت چھوٹ جانے پر عمرہ کی صحت پر فرق نہیں پڑے گا۔

309. **سوال:** کیا آرٹیفیشل چوڑی، رینگ یا کان میں پہنے جانے والے ٹپس جس میں لوہا یا اسٹیل کا استعمال ہوتا ہے کیا اس کو پہننے سے وضو نہیں ہوتا ہے؟

جواب: ایک عورت مصنوعی چوڑی، رنگ، کان کے ٹپس استعمال کر سکتی ہے خواہ وہ کسی بھی چیز سے بنی ہوئی ہو، چاہے لوہے سے، پیتل سے، کانچ سے یا سونے و چاندی سے۔ عورت کے لئے ان چیزوں کا استعمال جائز ہے اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا بھی درست ہے، نماز پڑھنے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جہاں تک وضو کا مسئلہ ہے تو وضو میں اعضائے وضو تک پانی پہنچانا مقصد ہے، چوڑی پہنے ہونے سے پانی ہاتھ کے جلد تک پہنچ جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے اور پانی نہ پہنچے تو اسے ہلا کر نیچے جلد تک پانی داخل کریں اور اسی طرح انگوٹھی کا معاملہ ہے یا تو اسے نکال لیں یا پھر ہلا کر نیچے پانی پہنچائیں اور کان کے ٹپس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

310. **سوال:** بہت سارے گھروں میں ابھی بھی نماز، روزہ، حج، قرآن کی تلاوت اور زکوۃ کو ہی دین سمجھا جاتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ نجات کے لئے کافی ہے یا عام لوگوں کو دین کا باقاعدہ علم حاصل کرنا چاہئے یا صرف کام کی معلومات حاصل کرنا ہی کافی ہے؟

جواب: آج فتنے کا زمانہ ہے، لوگ اسلام پر برائے نام چلتے ہیں، اسلام کی کچھ کچھ باتوں پر عمل کر لینے کو لوگ اسلام سمجھتے ہیں جبکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ(البقرۃ:208)

ترجمہ: ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت میں اللہ نے مومنوں کو خطاب کر کے کہا کہ مکمل اسلام پر چلو یعنی ایسا نہ ہو کہ اپنی خواہش کے مطابق دین کی کچھ باتوں پر عمل کرو اور باقی اسلام کو چھوڑ دو بلکہ پورے طور پر اسلام پر عمل کرو اس لئے ہمیں پورے اسلام کا علم بھی حاصل کرنا ہے اور پورے اسلام پر عمل بھی کرنا ہے اور پورے اسلام کی تبلیغ بھی کرنا ہے۔ اور دیکھا جائے تو ہماری نماز، روزے اور زکوۃ کا معاملہ تک درست نہیں ہے، ہم میں سے ہر کوئی اپنا اپنا محاسبہ کر سکتا ہے کہ ان فرائض کی انجام دہی میں کتنا مخلص ہیں۔

311. **سوال:** جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جہنم کے سات دروازے کیوں؟

جواب: ہم مسلمان ہیں، مسلمان کا مطلب ہے اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار۔ ایک مسلمان کے لئے جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی حکم آجائے تو وہ فوراً اس پر عمل کرتا ہے، اس میں چوں چرا، یا کیوں کا سوال نہیں کرتا ہے جیسے شروع اسلام میں شراب حلال تھی، جب اللہ کی جانب سے شراب کی حرمت کا اعلان کیا گیا فوراً صحابہ نے شراب چھوڑ دی۔ یہ سوال نہیں کیا کہ کیوں حرام کی گئی اور یہ بھی نہیں سوچا کہ بعد میں یا کل سے اس پر عمل کریں گے، بلکہ فوراً حکم الٰہی کی تعمیل کی۔ ہمیں بھی اللہ اور اس کے رسول کے فرمان پر اسی طرح عمل کرنا ہے اور یہ سوال نہیں کرنا ہے کہ یہ ایسا کیوں، ویسا کیوں۔

مذکورہ بالا سوال بھی بلا فائدہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے تو جہنم کے سات کیوں؟ اللہ نے جیسا چاہا ویسا بنایا، ہم اس میں کیوں کا سوال کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ خالق وہ ہے، تخلیق کے بارے میں وہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْأَلُونَ (الأنبياء: 23)

ترجمہ: وہ اپنے کاموں کے لئے (کسی کے آگے) جواب دہ نہیں اور سب (اس کے آگے) جواب دہ ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اللہ کی تخلیق کے بارے میں کیوں کا سوال نہیں کر سکتے ہیں، ہاں جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں بتایا وہی ہمارے لئے کافی ہے، اپنی جانب سے قیل و قال نہیں کرنا چاہئے۔

جہنم کے سات دروازے سے متعلق کسی نے یہ جواب دیا ہے کہ جسم میں سات قسم کے اعضاء عمل کے لئے مکلف ہیں، نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملے گی، ان میں آنکھ، کان، زبان، دونوں ہاتھ، دونوں پیر، شرمگاہ اور پیٹ ہیں۔ اور جہنم سے جنت کا ایک دروازہ زیادہ اس لئے ہے کہ جنت اللہ کا فضل ہے اور جہنم اس کا عدل ہے اور فضل میں عدل سے زیادہ وسعت ہے۔

یہ لوگوں کا خیال ہے مگر یہ باتیں دلیل سے ثابت نہیں ہیں، دلیل سے یہ ثابت ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں لہذا ہمیں احتیاط کرتے ہوئے ثابت شدہ باتیں کرنی چاہئے اور آئندہ اس قسم کے بلا فائدہ سوال سے بچنا چاہئے۔

312. **سوال:** کس کس وقت پہ قرآن نہیں پڑھ سکتے، اکثر کہا جاتا ہے کہ زوال کے وقت نہیں پڑھنا چاہیے؟

جواب: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زوال کے وقت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں، وہ دین کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں، قرآن کریم، اللہ تعالی کا عظیم ذکر ہے، یہ رات و دن کسی بھی پڑھ سکتے ہیں، قرآن کی تلاوت کے لئے کوئی بھی وقت منع نہیں ہے۔ نفل نماز کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ تین اوقات میں پڑھنا منع ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حتَّى تَغْرُبَ.(صحیح مسلم:831)

ترجمہ: تین اوقات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا ان میں اپنے مردوں کو قبروں میں اتاریں: جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتی کہ سورج (آگے کو) جھک جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے جھکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔

اس حدیث کی روشنی میں عام نفل نماز تین اوقات میں ادا کرنا منع ہے جبکہ فرض نماز چھوٹی ہو یا سبب والی کوئی نماز (تحیہ المسجد، نماز طواف، وضو کی سنت وغیرہ) ہو تو اسے ہمیشہ ادا کر سکتے ہیں حتی کہ ممنوع اوقات میں بھی۔ ان باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ تلاوت کے لئے کوئی بھی وقت ممنوع نہیں ہے۔

313. **سوال:** عدت میں عورت کس کس سے ملاقات کرنے جاسکتی ہے؟

جواب: عدت میں ایک عورت کو اپنے گھر کو لازم پکڑنا ہے اور کسی سے ملنے نہیں جانا ہے، ایسا کوئی آدمی یا عورت نہیں جس سے عدت والی عورت ملنے جائے گی، وہ مکمل طور پر عدت گھر میں گزارے گی البتہ ضرورت کا معاملہ الگ ہے۔ جب وہ بیمار ہو اور ڈاکٹر کے پاس جانے کی اسے ضرورت پڑے تو وہاں جاسکتی ہے۔

314. **سوال:** کیا قرآن وحدیث میں کہیں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ اذان کے وقت یا تلاوت کے وقت سر پہ دوپٹہ لیا جائے گا؟

جواب: سر پہ دوپٹہ کا تعلق اذان یا تلاوت سے نہیں ہے، اس کا تعلق حجاب سے ہے، اگر اس بات کی کوئی حقیقت ہوتی تو ضرور شریعت میں عورتوں کو اس کا حکم دیا گیا ہوتا۔ مرد کی طرح عورتیں بھی مختلف حالات سے گزرتی ہیں مثلاً غسل کر رہی ہو، قضائے حاجت کر رہی ہو، جماع کی حالت میں ہو، کیا ان حالات میں بھی اذان کے وقت عورت کو سر ڈھکنا ضروری ہے؟ ظاہر سی بات ہے شریعت میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے۔ اذان کے وقت رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ سننے والا یا سننے والی اس کا جواب دے۔ ہاں کسی اجنبی مرد کی نظر پڑنے والی جگہ ہو تو جس طرح پورے بدن کو اس سے چھپانا ہے اسی طرح سر کو بھی چہرہ سمیت چھپانا ہے خواہ کوئی بھی وقت ہو یعنی عورت تلاوت کر رہی ہو یا اذان ہو رہی ہو۔

315. **سوال:** اگر ظہر کی صرف ایک ہی رکعت ملے اور عصر کا وقت شروع ہو جائے تو ظہر کے فرض ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی کی ظہر کی نماز باقی ہو اور عصر سے کچھ دیر پہلے ادا کرنے کا موقع ملے، صرف فرض ادا کرنے کا وقت ہو تو ظہر کی فرض نماز پہلے ادا کر لے تاکہ فرض نماز وقت پر ادا ہو جائے اور بعد میں سنت ادا کرے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس طرح کبھی کبھی فجر کے وقت بھی ہو سکتا ہے کہ سورج نکلنے میں تھوڑا وقت ہو، صرف فرض پڑھ سکتے ہیں تو ایسے میں پہلے فجر کی فرض نماز ادا کر لیں پھر بعد میں سنت ادا کریں تاکہ فرض نماز وقت پر ادا کرنے کا اجر حاصل ہو جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَن أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، ومَن أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ العَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فقَدْ أَدْرَكَ العَصْرَ (صحیح البخاري:579)

ترجمہ: جس نے فجر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج نکلنے سے پہلے پالی اس نے فجر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پالیااور جس نے عصر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج ڈوبنے سے پہلے پالی، اس نے عصر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا۔

316. **سوال:** امسال پانچ اکتوبر کو پوری دنیا میں ٹیچر ڈے منایا جائے گا لیکن ہمارے سکول میں دو اکتوبر کو منایا جارہا ہے، ایسے میں سوال ہے کہ بچوں سے گفٹ تو نہیں لیکن کارڈز اور پھول لینا جائز ہے اور اگر اپنی خوشی سے بچے ٹیچر کو پارٹی دیتے ہیں، کیک پیش کرتے ہیں یا پزا لاتے ہیں تو کیا یہ سب بھی برتھ ڈے منانے جیسا ہے۔ آخر ٹیچر کی بھی اسکول میں محنت اور کارگزاری ہوتی ہے ایسے میں بچوں کا خوشی سے کچھ کرنا کیسا ہے جبکہ یہ روٹین سے ہٹ کر ہے؟

جواب: اصل میں اس طرح کا کوئی ڈے منانا اسلام کی روشنی میں جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ٹیچر ڈے کی مناسبت سے کسی قسم کا تحفہ لینا ٹیچر ڈے منانے جیسا ہے۔ اگر آپ یہ ہدیہ و تحفہ اس دن نہ لے کر کسی دوسرے دن لیتے ہیں تب بھی یہ وہی مانا جائے گا کیونکہ یہ نسبت ٹیچر ڈے کی ہے۔ بنی اسرائیل کا واقعہ آپ نے پڑھا ہوگا کہ اللہ نے ان کو ہفتہ کے دن مچھلی مارنے سے منع کیا تھا، انہوں نے بہانہ بنایا، ہفتہ کو مچھلی پھنسا لیتے اور اتوار کو مار کر لاتے مگر یہ ایک بہانہ تھا۔ اسی طرح ٹیچر ڈے کی مناسبت سے کسی دوسرے دن بھی تحفہ لینا یہی ہوگا۔ یہاں سوال یہ نہیں ہے کہ ٹیچر کی محنت کی وجہ سے تحائف دئے جاتے ہیں بلکہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ ٹیچر ڈے کی نسبت سے یہ تحائف دئے جاتے ہیں۔

317. **سوال:** میں ایک سکول ٹیچر ہوں اور میں ایک کلاس کی انچارج بھی ہوں، اس کلاس میں ایک غیر مسلم عیسائی لڑکی پڑھتی ہے، اس نے ایک ماہ میں تقریبا تین ہفتے ناغہ کیا ہے اور میرے کلاس کا رول ہے کہ جو بچہ چھٹی کرتا ہے اس سے فائن لیا جاتا ہے اور اس کو سزا بھی دی جاتی ہے۔ یہاں پہ اصل سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے تاکہ اس کے ذہن میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ اس کے ساتھ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے زیادتی کی جا رہی ہے؟

جواب: اسکول کا جو نظام ہوتا ہے، وہ سب کے لئے برابر ہوتا ہے اور مسلم و غیر مسلم کا امتیاز کئے بغیر سب کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کیا جاتا ہے لہذا اسکول کے نظام کو نظام عدل کے تحت ہر کسی کے لئے برابر برتنا چاہیے تاہم یہاں پر دو باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اسکول یا مدارس میں غیر حاضری کرنے پر جو مالی فیس لی جاتی ہے یہ اسلامی شریعت میں جائز نہیں ہے لہذا اسکول سے اس مالی جرمانہ کو ختم کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بچوں کو سزا دینے پر تکلیف دہ مار یا ذلیل کرنے والی مار سے پرہیز کیا جائے یعنی ایسی تنبیہ ہو جس سے نہ بچے کو ضرر لاحق ہو اور نہ ہی وہ ایسی ذلت محسوس کرے کہ وہ آئندہ کے لئے تعلیم منقطع کر دے۔

ان دو باتوں کے علاوہ اسکول کے تمام اصول و ضوابط میں سب کے لیے یکسانیت ہونی چاہیے، یہی ہمارا اسلام کہتا ہے۔

318. **سوال:** اگر کسی عورت کے شوہر کی آمدنی حرام ہو اور اس وجہ سے لڑکی شوہر سے طلاق لینا چاہے تو کیا اسے اپنی عدت شوہر کے گھر پر ہی گزارنی ضروری ہے یا میکے میں بھی گزار سکتی ہے؟

جواب: اگر شوہر کی آمدنی حرام ہو تو بیوی کو چاہیے کہ ہر ممکن طور پر اپنے شوہر کو منائے اور حلال روزی کمانے کی ترغیب دے اور اس کے لئے جو بھی حکمت بھری ترکیب ہو اسے اپنائے اور اصلاح کی پوری کوشش کرے۔ انتہائی کوشش کے باوجود شوہر اپنی اصلاح نہ کرے اور حرام کمائی سے باز نہ آئے تو بیوی اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے۔ اور جب شوہر طلاق دے تو اسے عدت شوہر کے گھر میں ہی گزارنا ہے کیونکہ یہ رجعی طلاق ہے یعنی شوہر کو رجوع کا اختیار ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ ممکن ہے شوہر اپنی اصلاح کر لے اور بیوی کو صحیح سے اپنا لے۔

319. **سوال:** عصر و مغرب کے درمیان سونا کیسا ہے، کیا اس درمیان سونے سے بچوں میں یا بڑوں میں برے اثرات آتے ہیں؟

جواب: عصر اور مغرب کے درمیان سونے سے بچوں یا بڑوں پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ آدمی کو رات میں سونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نے سونے کے لئے رات کو بنایا ہے اس لئے بلا ضرورت عصر کے بعد نہ سوئے کیونکہ اس میں مغرب کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہاں کسی کو عصر کے بعد سونے کی حاجت اور

ضرورت پڑ جائے تو وہ سو سکتا ہے اس میں حرج نہیں ہے اور اس سے کسی چیز پر برا اثر نہیں پڑتا ہے تاہم نماز کے لئے الارم وغیرہ لگالے۔

320. **سوال:** کیا ہم وہ چیز بیچ سکتے ہیں جس کو شریعت اسلامیہ میں منع کیا گیا ہو جیسے چھوٹے کپڑے، شادی کے جوڑے اور لڑکیوں کے جینس وغیرہ؟

جواب: اسلام نے جہاں عبادات و احکام کی ہمیں تعلیم دی ہے، وہیں پر ہمیں تجارت و معاملات سے متعلق بھی واضح تعلیمات دی ہے۔ تجارت میں ہم صرف اسی چیز کی کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں جس کا استعمال شرعاً جائز ہے لہذا ایسی چیزوں کا بیچنا اور اس کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے جو اسلام میں منع ہے۔ اس وجہ سے ایسے تمام کپڑوں کی تجارت شرعاً جائز نہیں ہے جن کا پہننا اسلام میں جائز نہیں ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: کہ تم گناہ اور ظلم کے کام پر تعاون نہ کرو۔

اگر کوئی غیر شرعی لباس بیچتا ہے تو جس طرح غیر شرعی لباس پہننے والے کو گناہ ہوگا اسی طرح غیر شرعی لباس بیچنے والے کو بھی گناہ ہوگا۔

321. **سوال:** ایک عورت عمرے پر جارہی ہے اس کا سوال یہ ہے کہ احرام کی حالت میں عورت کس قسم کا جوتا پہن سکتی ہے، کیا کراس چپل جو آگے سے پنجے کور ہوتے ہیں لیکن پیچھے سے ٹخنے ننگا ہوتے ہیں، اسی طرح لیدر سوکس جو ٹخنے تک ہوتے ہیں یا جوتا پہن کر طواف و سعی کیا جاسکتا ہے اور وہ نقاب کرتی ہے تو احرام کی حالت میں کیسے نقاب کرے گی؟

جواب: عورت کے لئے احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کا جوتا اور موزہ لگانا جائز ہے بلکہ وہ چپل نہیں پہنے، موزہ اور جوتا استعمال کرے تاکہ زیادہ پردہ ہو۔ جہاں تک حرم میں جوتا پہن کر داخل ہونے اور اس میں طواف و سعی کرنے کا مسئلہ ہے تو اس معاملے میں احتیاط کرے یعنی حرم کے اندر جوتا پہن کر داخل نہ ہو کیونکہ یہ صفائی ستھرائی کا معاملہ ہے، وہ جراب (پورے پیر ڈھکنے والا) یا لیدر ساکس (خواہ پورے پیر ڈھکے یا ٹخنے تک ہو) پہن کر حرم کے اندر داخل ہو اور اس حالت میں عمرہ کرے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ مسح صرف اس موزہ پر ہوگا جو حالت وضو میں پہنا جائے اور وہ پورے ٹخنوں کو ڈھکنے والا ہو، ٹخنے سے نیچے والے موزہ و جراب پر مسح نہیں ہوگا۔

اور عورت کے لئے احرام کی حالت میں نقاب اور برقع ممنوع ہے اسے چاہیے کہ قمیص وشلوار کے ساتھ بڑی چادر استعمال کرے جس سے اپنے سر وچہرے اور ہاتھ کا پردہ کرے۔ تفصیل کے لئے اس موضوع پر میرا مضمون "حج وعمرہ میں عورتوں کے احرام کا لباس" دیکھیں۔

322. **سوال:** میرے نندوی کا ریاض میں چھبیس تاریخ کو انتقال ہوا ہے اور آج وہیں پر ان کی تدفین ہوئی ہے، کیا ان کی نمازِ جنازہ انڈیا میں پڑھ سکتے ہیں، ہمارے یہاں کی مسجد کے مولانا نے کہا ہے کہ یہ درست نہیں ہے؟

جواب: نماز غائبانہ سے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے، بعض علماء نماز جنازہ کے قائل ہیں اور بعض نماز جنازہ کے قائل نہیں ہیں اور میرا اس سلسلے میں ماننا یہ ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں دلیل موجود ہے لہذا آپ کا جو رشتہ دار ریاض میں انتقال کیا ہے ان کے جنازہ کی نماز، غائبانہ طور پر انڈیا میں پڑھی جاسکتی ہے۔

323. **سوال:** اگر کوئی اپنے سامان کو ہاتھ لگانے سے منع کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ دے یعنی وہ یہ کہے کہ اللہ کے واسطے میرے سامان کو ہاتھ نہیں لگانا یا میری مٹھائی وغیرہ نہیں کھانا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اور اس جملہ کے ذریعہ منع کرنے کے بعد بھی کوئی ہاتھ لگا دیتا ہے یا کھالیتا ہے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟

جواب: ویسے اللہ کا واسطہ دے کر کوئی چیز مانگنے سے منع کیا گیا ہے اس لئے کسی چیز سے منع کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ نہیں دینا چاہیے، اگر کسی کو منع کرنا ہو تو اللہ کا واسطہ دئے بغیر منع کرے اس لئے یہاں صرف یہی اہم نہیں ہے کہ کوئی منع کردہ چیز کو ہاتھ لگائے بلکہ یہاں اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی ایسی بات ہی نہ بولے جو نہیں بولنا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی کسی کو اللہ کا واسطہ دے کر منع کرے یا بغیر اللہ کا واسطہ دئے منع کرے، جس چیز سے منع کیا گیا ہے اس چیز سے رکنا چاہیے اور اگر کوئی نہیں رکتا ہے اور اس کی منع کردہ چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو یہ امانت میں خیانت ہے۔

ویسے بھی کسی کی رکھی ہوئی چیز کو ہاتھ لگانا صداقت وامانت کے خلاف ہے اور جب منع کر دیا جائے تو اس کو ہاتھ لگانا اور بھی امانت کے خلاف ہے لیکن صرف ہاتھ سے چھو دینا کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ اس وقت ہوگا جب کسی کی چیز کو استعمال کرلے یعنی کھانے والی چیز کھالے یا استعمال کرنے والی چیز کو بغیر اجازت کے استعمال کرلے۔

324. **سوال:** ڈاکٹر ذاکر نائک کے بارے میں کچھ لوگوں سے سنا ہے کہ وہ منہج سے بھٹکا رہے ہیں، ان کو سننا نہیں چاہیے، وہ قرآن کی آیت کا غلط مفہوم بتاتے ہیں اگرچہ وہ غیر مسلموں کو دعوت دیتے ہیں اور مجھے ان کی باتیں غلط لگتی ہیں بلکہ کچھ کو ان سے نفرت اتنی ہے کہ ان سے کوئی ویڈیو بھی شیئر کر دیں تو ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علماء کے ہوتے ہوئے جاہلوں سے علم لینا علماء کے ساتھ ناانصافی ہے، کیا ڈاکٹر ذاکر نائک سے اس طرح نفرت کرنا صحیح ہے، آپ اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

جواب: ان دنوں ڈاکٹر ذاکر نائک کے خلاف سوشل میڈیا پر طوفان مچا ہوا ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں ڈاکٹر ذاکر نائک کے خلاف بدگمانی پیدا ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دعوت دین میں ڈاکٹر ذاکر نائک کی اپنی خدمات ہیں اور وہ اپنے میدان میں آج بھی نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں لہذا ان کی گرانقدر خدمات سے چشم پوشی کرتے ہوئے مکمل طور پر ڈاکٹر ذاکر نائک کے خلاف ہو جانا قطعا درست نہیں ہے۔

یہ بھی اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ ان سے علمی طور پر غلطی ہوئی ہے، ہمیں ان کی غلطی کو غلطی ہی ماننا ہے ہم ان کی غلطی کو درست نہیں مانیں گے لیکن ان کی جو صحیح چیزیں ہیں ہم ان کا انکار نہیں کر سکتے ہیں۔

وہ کتاب وسنت کے داعی ہیں اور دین کی دعوت کتاب وسنت ہی سے پیش کرتے ہیں لہذا ان کی جو حق بات ہے اسے قبول کی جائے اور ان کی جو غلطی ہے ان غلطیوں کو غلطی مانا جائے جیسے ہم دیگر عالموں کے تعلق سے موقف اختیار کرتے ہیں یعنی ان کی درست بات کو تسلیم کرتے ہیں اور خطاؤں کو چھوڑ دیتے ہیں نیز ڈاکٹر صاحب کی علمی خطا کو بیان کرنا بھی اپنے جگہ درست ہے تاکہ ان کی خطاؤں سے دوسرے بچیں۔

آخری بات یہ ہے کہ شرعی علوم حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس علماء موجود ہیں ہم ان سے مربوط ہو کر شرعی تعلیم حاصل کریں گے اور علماء ہی سے شرعی مسائل پوچھیں گے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کا میدان غیر مسلموں سے متعلق ہے وہ اپنے میدان میں کام کریں، کسی کو ان کے کام میں کوئی رخنہ نہیں ڈالنا چاہیے اور خطاؤں پر نصیحت کرنا اپنی جگہ درست ہے۔

325. **سوال:** کیکڑے سے متعلق صحیح مسئلہ کیا ہے کیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؟

جواب: کیکڑے کے متعلق علماء کے دو قسم کے اقوال ملتے ہیں، بعض علماء کیکڑے کو ناجائز سمجھتے ہیں اور بعض علماء کیکڑے کو حلال سمجھتے ہیں۔ مختصرا آپ یہ سمجھیں کہ اللہ تعالی نے پانی کے جانور کو حلال قرار دیا ہے لہذا وہ کیکڑا جس

کی زندگی پانی ہی ہو اور پانی کے بغیر زندہ نہ رہ سکے تو اس کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں یعنی آپ اس کو کھا سکتے ہیں کیونکہ اللہ نے سمندری شکار کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے۔ہاں اگر اس کیکڑے سے انسانی جسم کو ضرر لاحق ہوتا ہو تب اس صورت میں جائز نہیں کہا جائے گا۔

326. **سوال:** ایک بہن کا بھائی جیل میں ہے، وہ بہن پوچھتی ہے کہ کوئی دعا بتادیں جس کے پڑھنے سے جلد از جلد جیل سے رہائی ہو جائے؟

جواب: ہم نے بارہا اس بات کی تاکید کی ہے کہ جب ہم کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو اس سے نکلنے کے لئے ہمیں تدبیر اور دنیاوی اسباب اپنانا پڑے گا اور ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین سے اپنی زبان میں دعا بھی کریں بطور خاص افضل اوقات میں، ان میں اپنی پریشانی کو رب العالمین سے بیان کریں بلکہ اپنی کسی خاص نیکی جو اللہ کی رضا کے لئے انجام دی ہو، اس کا وسیلہ لگا کر اللہ سے دعا کریں۔ ممکن ہے اللہ تعالی تکلیف دور کر دے جیسے اس نے غار میں پھنسے ہوئے لوگوں کی تکلیف کو دور کیا تھا۔ جیل سے رہائی کے لئے ہمیں رسول نے کوئی خصوصی دعا نہیں بتائی ہے، تکلیف سے متعلق جو بھی مسنون دعائیں ہیں وہ پڑھ سکتے ہیں اور بہتر ہے کہ اپنی زبان میں اللہ سے دعا کریں، اللہ ہر پکار کو سننے والا ہے۔ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم رہے کہ بدعتی لوگ مختلف قسم کے وظیفے بتاتے ہیں، ان وظائف کے کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے سوائے گناہ کے کیونکہ مصنوعی وظائف بدعتی عمل کہلاتا ہے۔

یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کوئی واقعتا جرم کیا ہو تو مجرم کو سزا ملنی چاہئے تاکہ اس کو عبرت ملے اور دوسروں کو بھی اس سے عبرت حاصل ہو اور لوگ سماج میں جرم کرنے سے بچیں، اسی لئے تو اسلام نے مختلف قسم کے جرائم پر سزائیں مقرر کی ہے۔

327. **سوال:** کیا مرد ہیرے موتی پہن سکتے ہیں جیسے آج کل شیروانی پر پہنتے ہیں؟

جواب: مردوں کا اپنی شیروانی پر ہیرے اور موتی لگوانا یہ عورتوں کی مشابہت میں سے ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے اور اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ ایسے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:" لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ(صحیح البخاری:5885)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں جیسا چال چلن اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسا چال چلن اختیار کریں۔

لہذا مردوں کو ایسی زینت اختیار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے جو عورتوں کی خصوصیت ہے اور معمولی مقدار میں جیسے انگوٹھی یا ایک آدھ بٹن لگا ہو جس سے نسوائیت نہ جھلکتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے نیز مردوں کے لئے سونا یا سونے سے بنی چیز بھی استعمال کرنا منع ہے مگر چاندی کی انگوٹھی مرد استعمال کر سکتا ہے۔

328. **سوال:** صحیح مسلم (780) میں ایک حدیث ہے کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں کیا سورہ بقرہ ہر روز پوری تلاوت کرنی ہے؟

جواب: صحیح مسلم کی اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ سورہ بقرہ گھر میں روز پڑھنا چاہیے بلکہ سورہ بقرہ پڑھنا جن وشیاطین سے حفاظت کا سبب ہے لہذا ہمیں جب اور جتنی سہولت ہو اپنے گھر میں سورہ بقرہ پڑھنا چاہیے اور اگر کوئی چاہے تو سورہ بقرہ کی تلاوت بھی اپنے گھر میں لگا سکتا ہے لیکن یہ روز کا عمل نہیں ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ کوئی اپنے گھر میں صرف سورہ بقرہ کی تلاوت کرے بلکہ پورا قرآن شفا ہے تو پورے قرآن سے تلاوت ہونی چاہیے۔

اور نہ صرف گھر میں تلاوت ہو بلکہ گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھنے کا حکم دیا ہے اور وہ گھر جس میں نماز نہ پڑھی جائے اس گھر کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان کہا ہے جیسا کہ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إجعلوا من صلاتكم في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا (صحیح مسلم: 777).

ترجمہ: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

لہذا ہمیں گھر میں قرآن بھی پڑھنا چاہیے، نماز بھی پڑھنا چاہیے اور مزید جو کچھ گھر اور انسانی زندگی کی حفاظت کے لئے اللہ اور اس کے رسول نے بتایا ہے وہ سارا عمل ہمیں انجام دینا چاہیے۔ واضح رہے کہ عورتیں اپنی مکمل نماز گھر ادا کر سکتی ہیں جبکہ مردوں کو فرض نماز مسجد میں اور سنن ونوافل گھر میں ادا کرنا چاہئے۔

329. **سوال:** ایک مرد نے اپنی بیوی کو نشہ کی حالت میں ایک مرتبہ پہلے بھی طلاق دیا تھا اور اس نے ابھی بھی نشہ کی حالت میں طلاق دیا ہے، کیا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے لہذا اگر کسی نے اپنی بیوی کو نشہ کی حالت میں طلاق دی ہے اور نشہ ایسا تھا کہ اس وقت صحیح وغلط میں تمیز کی صلاحیت نہیں تھی تو ایسی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ نشہ کی حالت میں آدمی دیوانہ کے حکم میں ہے جس کے پاس عقل نہیں ہوتی اور دیوانہ مرفوع القلم ہوتا ہے۔طلاق واقع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی اپنے پورے ہوش اور حواس میں ہو۔

330. **سوال:** میری شادی کو تیرہ سال ہو گئے ہیں اور الحمدللہ ہمارے تین بچے ہیں، میرے شوہر باہر جایا کرتے ہیں اور میں سسرال میں ہی رہتی ہوں۔ بہت اچھے سے ہماری زندگی گزر بسر ہو رہی تھی، میرے شوہر ہفتہ دس دن پر گھر آتے تھے، فون سے بھی دن بھر کچھ کچھ وقفہ سے باتیں ہوتی تھی لیکن اچانک میرے شوہر نے مجھ سے بات کرنا بند کر دیا حتی کہ فون اٹھانا بھی۔ بہت زیادہ فون کرنے پر ریسیو کرتے ہوئے کہتے ہیں فون مت کرو، کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ میں بہت پریشان ہو گئی کہ آخر مجھ سے کیا غلطی ہو گئی، بہت روئے، ہاتھ پیر جوڑ کر معافی مانگے کہ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو معاف کر دیں مگر کوئی سنوائی نہیں۔اس بات کا میرے اوپر اتنا برا اثر ہوا کہ روتے روتے برا حال ہے، کھانا پینا چھوٹ گیا، کمزوری لاحق ہو گئی، جب اپنی امی سے کہا تو صبر کرنے کہتی ہیں۔ میں نے تعویذ گنڈے بھی بہت کروائے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، مجھے شک ہے کہ شوہر کا باہر کسی سے افیئر چل رہا ہے۔اس معاملہ کی لمبی داستان ہے۔میکے والوں نے بھی سمجھایا مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔اب تو دو تین مہینے پر گھر آتے ہیں اور دو تین دن رہ کر جاتے ہیں مگر نہ وہ مجھ سے بات کرتے ہیں اور نہ ہمارے بیچ کوئی میاں بیوی والا تعلق ہے۔فون سے بھی بات نہیں ہوتی، ایک سال ہو گیا مگر ہمارے بیچ کچھ بھی نہیں ہے، سمجھ نہیں آرہا ہے کہ میں کیا کروں، میری رہنمائی کریں۔

جواب: کافی دکھ بھری کہانی ہے، اللہ تعالی آپ کو ہمت وحوصلہ دے اور آپ کی پریشانی کو دور فرمائے۔اس مسئلے میں ضروری ہے کہ آپ کسی عالم کی رہنمائی میں آپ خود بھی اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھیں تاکہ اس مسئلہ میں گفتگو کی جائے اور شوہر کی بات آپ کے سامنے سنی جائے، اسے آپ بھی سنیں اور وہ بھی صحیح بات بتا سکے۔اس لئے آپ اپنے آس پاس کے کسی اچھے عالم دین کو تلاش کریں اور ان سے وقت لے کر ایک دن آپ اور آپ کے شوہر ایک ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے پہ گفتگو کریں کہ آخر آپ کے شوہر کے ساتھ کیا معاملہ ہے، کیا وہ آپ کی کسی بات سے ناراض ہیں یا ان کا باہری کوئی مسئلہ ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں آپ کسی عالم دین کے ذریعہ بیٹھک

کریں۔اور ساتھ ہی اپنے سسرال میں جو آپ کے ہم خیال ہیں ان کا تعاون لے کر ان کے ذریعہ اپنے شوہر کے حال چال جاننے اور شوہر کی اصلاح کرنے کی بھی کوشش کریں۔ہمت نہ ہاریں،اللہ سے دعائیں بھی کریں، تعویذ گنڈے سے بچیں یہ بدعتی کام ہے اور اگر شوہر گھر سے نہیں نکالتا، کھانے پینے کی ضروریات پوری کرتا ہے تو صبر سے کام لیں۔صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔

331.**سوال:** دعا کرتے ہوئے نبی ﷺ کے صدقے سے لوگ دعا مانگتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: صحیح حدیث کی روشنی میں دعا کے طور پر تین قسم کے وسیلے لگانا جائز ہے،ان تین کے علاوہ اور کوئی وسیلہ لگانا جائز نہیں ہے۔

پہلا: اللہ کے اسمائے حسنی کا وسیلہ لگانا جائز ہے۔

دوسرا: اپنی کسی نیکی کا وسیلہ لگانا جائز ہے۔

تیسرا: زندہ شخص کے ذریعہ دعا کروانا جائز ہے۔

ان تین وسیلوں کے علاوہ چوتھا کسی اور کا وسیلہ لگانا خواہ وہ نبی ہو یا ولی ہو یا شہید ہو یا کوئی اور ہو جائز نہیں ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبہ سے وسیلہ لگانے کے بارے میں بعض احادیث آئی ہیں لیکن کوئی بھی صحیح نہیں ہے اس لئے اپنی دعا میں یہ کہنا کہ اے اللہ نبی کے صدقہ طفیل قبول فرما، یا نبی کی شان اور مرتبہ کے وسیلے قبول فرما جائز نہیں ہے۔ہم براہ راست اللہ رب العالمین سے دعا کریں گے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ(اغفر:60)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے کہا تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔یعنی اللہ تعالی نے خود ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اللہ کو بغیر وسیلہ کے ڈائریکٹ پکاریں۔

332.**سوال:** کیا ہم اپنی زکوۃ سے لیا ہوا قرض واپس کر سکتے ہیں؟

جواب: سائل نے شاید یہ پوچھنے کی کوشش کی ہے کہ اس نے کسی آدمی سے قرض لیا ہے، کیا اسی آدمی کو قرض اتارنے کے لئے زکوۃ دے سکتا ہے؟اگر سوال یہی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں یعنی قرض اتارنے کے لیے زکوۃ نہیں دی جاسکتی ہے۔قرض کو ادا کرنے کے لئے الگ سے پیسہ دینا پڑے گا اور زکوۃ کی ادائیگی ان لوگوں کے

لئے کریں جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔ جس سے قرض لیا گیا ہے اگر وہ بھی زکوۃ کا مستحق ہے تو اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن قرض باقی رہے گا اس زکوۃ سے قرض نہیں اترے گا۔

333. **سوال:** شریعت اسلامیہ میں کس حد تک ایک طالب علم کو اپنے اساتذہ کی سختی کو برداشت و صبر کرنے کا حکم ہے۔ اگر کوئی طالب کسی ماہر استاد سے پڑھ رہا ہو لیکن استاد کو غصہ بہت آتا ہو اور وہ اتنی سختی سے طالب علم سے پیش آتے ہوں کہ اسے ذہنی بیماری ہونے لگے۔ اسٹریس کی وجہ سے بدنی بیماری بھی ہو جائے تو ایسی حالت میں طالب علم کے لئے اس استاد کو چھوڑ کر دوسرے ماہر اور نرم مزاج کو ڈھونڈنا چاہیے یا پھر یہ سوچنا چاہئے کہ چاہے کچھ بھی ہو استاد کی سختی پر صبر کر کے ہی علم حاصل کیا جا سکتا ہے حالانکہ اس کی حالت بدترین ہو رہی ہو؟

جواب: استاد کے غصہ سے قبل یہ بات جاننا ضروری ہے کہ ہمارے معلم اور مدرس کتاب و سنت کے مستند عالم اور منہج سلف کے مطابق تعلیم دینے والے ہوں اور ان کے اندر تعلیم دینے کے تئیں اخلاص وللہیت پائی جاتی ہو۔ اگر آپ اس قسم کے مدرس سے تعلیم حاصل کرتے ہیں تو یقیناوہ آپ کو وہیں پر ڈانٹیں گے اور تنبیہ کریں گے جہاں پر آپ سے غلطی ہوئی ہے اور غلطی پر استاد کا تنبیہ کرنا ایک فریضہ ہے۔ یہ فریضہ ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے بلکہ دین کا آدھا حصہ غلطی پر تنبیہ کرنا ہے اور آدھا حصہ نیکی کا حکم دینا ہے جسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہتے ہیں۔ اگر کوئی عالم صرف نیکی کا حکم دے اور غلطی پر تنبیہ نہ کرے تو وہ عالم، عالم ہی نہیں ہے۔

اب اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر مذکورہ بالا صفات کے حامل عالم نہیں ہیں تو یقیناوہ طالب علم کے ساتھ زیادتی کر سکتے ہیں اور جیسا کہ آپ نے بتایا کہ وہ بات بات پر غصہ ہوتے ہیں جس سے طلبہ کو ذہنی بیماری لگ سکتی ہے بلکہ تکلیف ہونے لگی ہے تو پھر ایسے استاد کو چھوڑ کر مخلص اور منہج سلف کے معلم سے وابستہ ہونا چاہیے۔

اس سلسلے میں ایک آخری بات یہ بھی ہے کہ آپ نے اس استاد کی کوئی کیفیت نہیں بیان کی ہے جس سے اس استاد کی حقیقت کو ہم اچھی طرح جان سکیں کیونکہ بسا اوقات طالب علم استاد کی صحیح تنبیہ کو بھی اپنے لئے ظلم اور زیادتی سمجھتا ہے لہذا اگر استاد کی کیفیت بیان کی جاتی تو معاملہ زیادہ واضح رہتا تاہم میں نے صورتحال بیان کر دی ہے اس سے آپ صحیح راستہ چن سکتے ہیں۔

334. **سوال:** آپ نے ایک آدمی کو بتایا کہ لفظ سر استعمال نہیں کرنا چاہیے، یہ اسکول کے ٹیچر کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن جب یہ بات میں نے اپنے ساتھیوں سے بتائی تو ان کا کہنا ہے کہ یہ صرف زبان کا فرق ہے۔ سر بھی عزت

دینے کے لئے ہی بولا جاتا ہے اور سب اپنی اپنی زبان میں بول سکتے ہیں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ایک عالم یا اپنے استاد کے لئے بھی لفظ سر استعمال کر سکتے ہیں لیکن مجھے بھی سر کا استعمال درست نہیں لگتا ہے مگر اپنے ساتھیوں کو کیسے سمجھاؤں،اس بارے میں میری مدد کریں؟

جواب: لفظ سر انگریزی لفظ ہے جو عصری تعلیم سے وابستہ لوگوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یا عام بول چال میں بھی دنیاوی پیشوں سے جڑے لوگوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔جہاں تک علمائے کرام کا تعلق ہے تو ان کے لئے سر کا استعمال کرنا قطعا درست نہیں ہے کیونکہ علماء،دین کے رہنما ہیں اور آپ دین سے متعلق جس زبان کی بھی کتاب اٹھا کر دیکھیں گے حتی کہ انگریزی کتاب بھی اٹھا کر دیکھیں وہاں پر علماء کے لئے سر کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر سر کا لفظ استعمال کرنا علماء کے لئے مناسب ہوتا تو انگلش کتابوں میں کم از کم اس کا استعمال ضرور ملتا مگر ایسا نہیں ہے۔آپ تمام زبانوں میں علماء کے لئے خصوصا شیخ کا لفظ اور اردو ہندی کے طور پر شیخ کے علاوہ مولانا یا حضرت وغیرہ کا لفظ پائیں گے۔

یہاں پر اسی مسئلہ کو دوسرے زاویہ سے دیکھئے کہ کسی وکیل یا انجینیئر یا لیکچرار اور پروفیسر کو مولانا اور شیخ کہہ کر پکاریئے،کیا وہ آپ کے اس لفظ سے خوش ہوگا،کبھی خوش نہیں ہوگا۔اگر کسی پولس والے کو مولانا کہیں تو اپنے پاس کھڑا نہیں ہونے دے گا کیونکہ مولانا اور شیخ عالم دین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ جب کسی ڈاکٹر اور انجینئر کو مولانا کہنے سے وہ ناراض ہوگا اسی طرح کسی عالم دین کو سر کہنے سے ہم ناراض ہوتے ہیں۔

اور چونکہ میرے جیسے بہت کم علماء ہیں جو اس بات پر لوگوں کی تنبیہ کرتے ہیں اس لئے عام لوگ علماء کے لئے بھی سر استعمال کرتے رہتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اس کا استعمال اہل علم کے لئے درست نہیں ہے۔اگر میری طرح دیگر علماء بھی اس پر گرفت کریں تو پھر عام لوگ علماء کے لئے سر استعمال کرنے سے باز آجائیں گے۔

335.**سوال:** کیا سلام کے ساتھ بار بار اس کا ترجمہ بھیجنا بدعت میں شمار ہوگا؟

جواب: اگر ہم کسی کو سلام کرتے ہیں تو صرف سلام کرنا ہی کافی ہے اس کا ترجمہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ہاں اگر آپ سلام کا معنی،مفہوم اور اس کی شرح بیان کر رہے ہیں تو ظاہر سی بات ہے آپ سلام کا معنی بتائیں گے لیکن سلام کرتے ہوئے سلام کا معنی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اگر کسی نے سلام کے ساتھ ترجمہ لکھ بھی دیا تو اس میں حرج کی بات نہیں ہے تاہم اسی کام کو بار بار کوئی کرے تو یہ مناسب نہیں ہے مگر اسے بدعت نہیں کہیں گے کیونکہ یہاں تو ایک حقیقت بیان کی جارہی ہے یعنی سلام کا جو معنی ہے وہ بیان کیا جارہا ہے اسے بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

336. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ اس کے شوہر چند دن پہلے فوت ہو چکے ہیں اور وہ کریانے کی دکان چلاتے تھے جو کہ گھر کے نیچے ہے اور دکان کے اوپر گھر ہے۔ گھر کا گزر بسر اسی دکان پر ہے تو کیا وہ اپنی عدت کے دنوں میں نقاب کر کے اس دکان پر بیٹھ سکتی ہے جبکہ اس کا کوئی اور ذریعہ آمدنی نہیں ہے۔ وہ اپنی بچیوں کو نہیں بٹھانا چاہتی۔ ایک بیٹا ہے جو کہ بیمار اور معذور ہے، اس کا علاج بھی چل رہا ہے اور سارا خرچ ان کو اس دکان سے ہی نکالنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بیوہ کیا کرے؟

جواب: جیسا کہ صورتحال مذکور ہے کہ ایک خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے جس کے پاس ایک کریانے کی دکان ہے اور اب اس کو چلانے والا گھر میں کوئی مناسب آدمی نہیں ہے اور وہی دکان گھر کی ضرورت کے لیے ہے لہذا ایسی صورت میں بیوہ عورت عدت میں اپنی دکان پر بیٹھ سکتی ہے اور دکان چلا سکتی ہے کیونکہ یہ باعث عذر ہے۔ باقی اس خاتون کو عدت کے دیگر امور کی پابندی کرنی چاہیے یعنی وہ زینت کی چیزیں نہ استعمال کرے اور بلا ضرورت دوسری جگہ نہ جائے، اپنے آپ کو دکان اور مکان تک محدود رکھے۔

337. **سوال:** نیا گھر بننے کی خوشی میں دوست واحباب کو دعوت دے سکتے ہیں؟

جواب: نیا مکان میسر ہونا اللہ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ بڑی مشکل سے اور پائی پائی جمع کر کے آدمی آج کے زمانے میں مکان بنا پاتا ہے اور مکان بنانے کی خوشی دراصل وہی آدمی محسوس کر سکتا ہے جس نے اپنا ذاتی مکان محنت کے بل بوتے بنایا ہو۔

لہذا نئے مکان کی نعمت ملنے پر اگر خوشی میں کوئی دعوت کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جب بھی ہمیں خوشی ملے تو خوشی کے موقع پر خوشی کے اظہار سے اسلام ہمیں منع نہیں کرتا ہے تاہم خوشی میں گناہ یا بدعت کا کام کرنا یا جاہلی رسم ورواج انجام دینا جائز نہیں ہے۔

338. **سوال:** میری چچی نے مسجد میں قرآن دینے کے لئے منت مانی تھی تو کیا وہ اس کا پیسہ مسجد میں دے سکتی ہے یا قرآن ہی دینا پڑے گا؟

جواب: منت میں جس چیز کی منت مانی جاتی ہے اور جیسے منت مانی جاتی ہے اسی طرح پورا کرنا واجب ہے لہذا آپ کی چچی پر مسجد میں قرآن دینا واجب ہے، اس کا پیسہ نہیں دیا جائے گا۔

339. سوال: نیل پالش لگی ہو تو کیا اس سے وضو ہو جاتا ہے، دلیل سے اس بات کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: اگر کسی خاتون نے ناخن پر نیل پالش لگائی ہو تو اس سے وضو نہیں ہوگا کیونکہ نیل پالش کی وجہ سے پانی ناخن کی جلد تک نہیں پہنچ سکے گا اور وضو کے لئے ضروری ہے کہ پانی جلد تک پہنچے۔ اسی لئے نبی ﷺ نے اچھی طرح اور کامل طور پر وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور وضو میں تین تین بار ہر عضو کو دھلنے کا حکم بھی اسی وجہ سے ہے کہ اعضائے وضو اچھی طرح دھل جائیں۔ اس بارے میں خصوصی دلیل صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کو واپس لوٹے یہاں تک کہ ہم جس وقت پانی پر پہنچے جو راستہ میں تھا تو کچھ لوگوں نے نماز عصر کے لئے وضو کرنے میں جلدی کی اور وہ لوگ بہت جلدی کرنے والے تھے چنانچہ جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (خشک رہ جانے کی وجہ سے) کیونکہ ان تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ (ان خشک ایڑیوں کو دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ کی صورت میں ہلاکت ہے، مکمل طور پر وضو کرو۔ (صحیح مسلم: 241)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو میں کوئی حصہ خشک رہ جانے سے وضو بھی نہیں ہوتا اور یہ ہلاکت کا سبب بھی ہے بلکہ صحیح مسلم کی ایک دوسری حدیث دیکھیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے وضو کیا اور اس نے اپنے پیر پہ ناخن کے برابر حصہ چھوڑ دیا (یعنی باخن کے برابر پیر کے خشک رہ گیا)۔ آپ نے اسے دیکھا اور فرمایا: لوٹ جاؤ اور اچھے ڈھنگ سے اپنا وضو کر کے آؤ۔ پس وہ لوٹ گیا پھر اس نے (دوبارہ وضو کر کے) نماز پڑھی۔ (صحیح مسلم: 243)

اب اس حدیث سے پوری طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ اعضائے وضو میں کوئی حصہ خشک رہ جائے تو وضو ہی نہیں ہوتا اور نیل پالش میں بھی پانی ناخن کی جلد تک نہیں پہنچ پاتا جس کی وجہ سے ناخن خشک ہی رہ جاتا ہے اس وجہ سے نیل پالش لگے رہنے پر وضو نہیں ہوگا۔ اور کسی نے نیل پالش کے ساتھ وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم: 224)

لہذا جس عورت کو نیل پالش لگی ہو اسے وضو کے وقت پہلے کھرچ کر ہٹانا اور پوری طرح صاف کرنا ہو گا اس کے بعد وضو کرنے سے وضو ہو گا۔

340. **سوال:** میں اپنی کوئی چیز کسی خاتون سے واپس لیتی ہوں تو وہ گالی دیتی ہیں، جھولی اٹھا اٹھا کے بد دعائیں دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں روز محشر تمہارا گریبان پکڑوں گی، تم سے حساب لوں گی، اس طرح رو رو کر بد دعائیں دیتی ہیں تو کیا یہ بد دعائیں لگ سکتی ہیں اور روز محشر وہ میرا گریبان پکڑے گی جبکہ چیز ہماری ہے، اس کو استعمال کے لئے دی تھی اور جب ہمیں ضرورت پڑی تو واپس مانگی؟

جواب: اگر آپ کسی کو اپنا سامان دیتے ہیں اور وہ سامان واپس لینے پر کوئی آپ سے گالی گلوچ کرے اور بد دعائیں دے تو اس حال میں آپ صبر کریں اور گالی کے بدلے اس کو ہدایت کی دعا دیں۔ جہاں تک اس کی گالیوں اور اس کی بد دعاؤں کا معاملہ ہے تو اس سے آپ کو فائدہ ہی ہو گا، نقصان نہیں ہو گا۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی روز قیامت ہر قسم کے نیک اعمال کر کے آئے گا لیکن اس کی نیکیاں مظلوم میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اس نے جس کو گالی دی ہو، جس پر بہتان لگایا ہو، جس کو مارا ہو، جس پر ظلم کیا ہو اس کی نیکیاں ان سب لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اس لئے کسی کی گالیوں اور بے جا بد دعاؤں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں، ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے اور اس کے حق میں ہدایت کی دعا کرنی چاہیے۔ ممکن ہے کہ کبھی آپ کی طرف سے بھی زیادتی ہو گئی ہو، ورنہ صرف اپنا سامان واپس مانگنے پر کوئی اس قدر گالی اور بد دعا نہ کرے، اگر ایسی بات ہے تو آپ اپنی غلطی کی تلافی کروالیں۔ اور آپ کی طرف سے زیادتی نہیں ہوئی ہے تو صبر کریں اور اس کے لئے ہدایت کی دعا کریں۔

341. **سوال:** ایک بہن نے اپنی ایک عزیز کی رہائش کیلئے فلیٹ خریدنے کیلئے بطور قرض پیسے دئے، جو امید ہے واپس مل جائیں گے۔ اس دی گئی رقم پر سال گزرنے کے بعد زکوۃ ادا کرنی ہو گی؟

جواب: جس خاتون نے کسی کو فلیٹ خریدنے کے لئے بطور قرض پیسے دئے ہیں تو اس پیسے پر سال گزرنے پر زکوۃ ادا کرنی پڑے گی بشرطیکہ وہ پیسے نصاب تک پہنچتے ہوں۔ یاد رہے کہ اگر آپ کے پاس مزید پیسے ہوں تو ان سب پیسوں کو قرض کے ساتھ جوڑ کر زکوۃ نکالنا ہے۔

342. **سوال:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں ہلاک ہونے والا' پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا' ڈوب کر مرنے والا' دب کر مر جانے والا اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا

(حدیث)اس حدیث میں جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ شہید کی دیگر اقسام بتائی گئیں ہیں تو ایسی موت پانے والے کا ذکر کیا شہید کہہ کر کیا جاسکتا ہے مثلا کوئی پیٹ کی بیماری سے موت پائے تو ہم کہہ سکتے کہ وہ شہید ہے؟

جواب: حدیث میں شہید کی جتنی اقسام بیان کی گئی ہیں، اگر کوئی اس جیسی وفات پاتا ہے جس کا ذکر بطور شہید آیا ہے تو ہم اس کو شہید کہہ سکتے ہیں تاہم شہید کہتے ہوئے ان شاءاللہ لگالیا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اصل علم اللہ کے پاس ہے، ہمارے سامنے صرف ظاہر ہے۔ مثلا پیٹ کی بیماری سے مرنے والے کو کہیں، وہ شہید ہے ان شاءاللہ اس طرح سے کہنا بہتر رہے گا۔

343. **سوال:** ایک شخص نے کچھ مال والد سے بطور تحفہ میں پایا اور اس سے ایک فلیٹ بک کروایا تاکہ اسکو مہنگا ہونے پر بیچ کر اچھی رقم مل جائے یا کرایہ پر دے دیا جائے اور گھر کے اخراجات میں اس سے مدد ملے۔ اب اس فلیٹ کی ملکیت ملنے میں گزشتہ ایک سال سے تاخیر ہو رہی ہے، کیا اس انویسٹ کی گئی رقم کی تمام مدت میں زکوٰۃ دی جاتی رہے گی؟

جواب: فلیٹ کی دو حیثیت ہے، اگر فلیٹ بیچنے کی نیت سے خریدا ہے تو ہر سال زکوۃ دینی پڑے گی چاہے قبضہ ہو نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں یہ مال تجارت ہے اور اس کی حیثیت ویسی ہی ہے جیسے ہم کسی کاروبار میں اپنا پیسہ لگاتے ہیں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر فلیٹ کرایہ پر دینے کے لئے خریدا گیا ہے تو اس میں زکوۃ نہیں ہے بلکہ زکوۃ اس فلیٹ سے جب آمدنی ہوگی اور وہ نصاب تک پہنچے گی اور ایک سال گزرے گا تب زکوۃ دینا ہے ورنہ کرائے والے فلیٹ پر زکوۃ نہیں۔

اور اگر نیت متعین نہ ہو کہ فلیٹ کرایہ کے لئے ہے یا بیچنے کے لئے ہے تو پھر ایسی صورت میں بھی زکوۃ نہیں ہے۔ جب متعین طور پر وہ فلیٹ بیچنے کے لیے ہو تب زکوۃ دینا ہے۔

344. **سوال:** کوئی بے اولاد جوڑا اپنی زندگی میں اپنی ساری جائیداد کسی ٹرسٹ کو دے سکتا ہے؟

جواب: جس آدمی کو اپنی اولاد نہ ہو لیکن اس کا کوئی نہ کوئی وارث موجود ہے تو وہ آدمی اپنی پوری جائیداد کسی ٹرسٹ کو وقف نہیں کر سکتا اور نہ پوری جائیداد کی وصیت کر سکتا، صرف ایک تہائی مال ہی وقف یا وصیت کر سکتا ہے۔ یہ مسئلہ واضح ہے۔

ہاں جب آدمی کا کوئی بھی وارث نہ ہو تو ایسی صورت میں اختلاف ہے۔ بعض ائمہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں وہ پوری جائیداد کی وصیت کر سکتا ہے اور بعض ائمہ کہتے ہیں کہ نہیں ثلث مال سے زیادہ وصیت نہیں کر سکتا ہے اور چونکہ حدیث میں یہ کہا گیا ہے کہ صاحب مال ایک ثلث کی ہی وصیت کر سکتا ہے لہذا کسی کو اولاد ہو یا نہ ہو اسے اپنے مال سے ایک ثلث کی ہی وصیت یا وقف کرنا ہے۔

345. **سوال:** جب بھی کبھی مالی اعتبار سے استطاعت ہو جائے تو سب سے پہلے حج یا عمرہ میں سے کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: اگر کسی کے پاس اس قدر مال ہو جائے کہ وہ اس سے حج کر سکتا ہے تو اس کے اوپر حج واجب ہو جاتا ہے لہذا ایسے آدمی کو بلا تاخیر حج کرنا واجب ہے۔ یہاں افضل یا غیر افضل کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایک فریضہ کا معاملہ ہے۔ اور اگر اتنا مال نہ ہو کہ حج کر سکتا ہو بلکہ وہ صرف عمرہ کر سکتا ہے تو ایسی صورت میں اس کے اوپر حج فرض نہیں ہے وہ صرف عمرہ کر سکتا ہے۔

346. **سوال:** سنت مؤکدہ کے علاوہ نوافل میں بلند آواز سے قرات کر سکتے ہیں یا نہیں رہنمائی فرمائیں؟

جواب: وہ نفلی نماز جو دن میں ادا کی جائے، اس میں سنت یہ ہے کہ سری طور پر اسے ادا کریں گے اور وہ نفلی نماز جو رات میں ادا کی جائے، اس میں سنت یہ ہے کہ اسے جہرا ادا کیا جائے بلکہ رات کی ساری نماز جہری ہے خواہ فرض ہو جیسے مغرب، عشاء اور فجر خواہ نفل ہو جیسے تہجد۔

347. **سوال:** ترمذی (1987) میں ہے کہ گناہ کے بعد نیکی کرو تو اس گناہ کو ختم کر دے گی۔ اس حدیث کی روشنی میں اگر انسان جب کسی کو تکلیف دیتا ہے تو نیکی کرنے سے کیا وہ گناہ مٹ جاتا ہے؟

جواب: اس حدیث کا تعلق حقوق اللہ سے ہے یعنی اگر کوئی اللہ کے معاملے میں غلطی کرتا ہے تو نیکی کرنے سے غلطی معاف ہو جاتی ہے، وہ بھی وہ غلطی جو گناہ صغیرہ میں داخل ہے لیکن اگر کوئی اللہ کے معاملہ میں گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی معافی کے لئے توبہ کرنا ضروری ہے۔ جہاں تک حقوق العباد کا معاملہ ہے یعنی اگر کوئی بندوں کے معاملہ میں زیادتی کرے تو اس معاملہ کی تلافی اس بندے سے کرنے پر ہی گناہ معاف ہوگا ورنہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔

348. **سوال:** سکول وکالج جانے والے افراد کی ظہر کی نماز فوت ہو جاتی ہے تو کیا ظہر کی نماز وقت سے پہلے صبح گھر سے ادا کر کے جا سکتے ہیں، انگلش ملکوں میں سکول وکالج کے اندر سہولیات آسانی سے نہیں ملتیں؟

جواب: ظہر کی نماز کسی بھی صورت میں ظہر سے پہلے ادا نہیں کر سکتے حتی کہ سفر کی حالت میں بھی کوئی آدمی ظہر کی نماز ظہر سے پہلے نہیں ادا کر سکتا ہے، اس بات کی گنجائش نہیں ہے البتہ اس بات کی گنجائش ہے کہ مجبوری کی وجہ سے ظہر کی نماز کو مؤخر کر کے آخری وقت میں ادا کرے اور عصر کی نماز کو اول وقت میں ادا کرے اس کو جمع صوری کہتے ہیں مجبوری میں یہ صورت جائز ہے مگر اس عمل کو بھی کوئی ہمیشگی والا عمل نہیں بنائے گا، کوشش یہی ہو کہ ہر نماز اول وقت پر ادا کی جائے اور مرد کے لئے مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے، مسجد نہ ہو تو قرب وجوار کے لوگوں کے ساتھ جماعت بنا کر نماز ادا کرے۔ اور عورت کا معاملہ مختلف ہے، یہ اکیلے گھر واسکول وغیرہ میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

349. **سوال:** کیا یہ دعا ثابت ہے، اللهم انی اسالک لذه النظر الی وجهک والشوق الی لقائک (اے اللہ میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا طالب ہوں)؟

جواب: اصل میں ایک لمبی دعا کا یہ ایک ٹکڑا ہے اور یہ صحیح دعا ہے، متعدد کتاب میں موجود ہے اور شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، سنن نسائی کے حوالے سے یہ اس طرح مروی ہے۔

اللَّهمَّ بعِلمِكَ الغيبَ وقدرتِكَ على الخلقِ أحيني ما علمتَ الحياةَ خيرًا لي وتوفَّني إذا علمتَ الوفاةَ خيرًا لي وأسألُكَ خشيتَكَ في الغيبِ والشَّهادةِ وَكلمةَ الإخلاصِ في الرِّضا والغضبِ وأسألُكَ نعيمًا لاَ ينفدُ وقرَّةَ عينٍ لاَ تنقطعُ وأسألُكَ الرِّضاءَ بالقضاءِ وبردَ العيشِ بعدَ الموتِ ولذَّةَ النَّظرِ إلى وجْهِكَ والشَّوقَ إلى لقائِكَ وأعوذُ بِكَ من ضرَّاءٍ مُضرَّةٍ وفتنةٍ مضلَّةٍ اللَّهمَّ زيِّنَّا بزينةِ الإيمانِ واجعَلنا هداةً مُهتدين.(سنن النسائي:1307)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دیدے جب تو جانے کہ موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ! میں غیب وحضور دونوں حالتوں میں تیری خشیت کا طلب گار ہوں، اور میں تجھ سے خوشی وناراضگی دونوں حالتوں میں کلمہ اخلاص کی توفیق مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا

ہوں جو ختم نہ ہو،اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو،اور میں تجھ سے تیری قضاء پر رضا کا سوال کرتا ہوں،اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طلبگار ہوں،اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت،اور تیری ملاقات کے شوق کا طلبگار ہوں،اور پناہ چاہتا ہوں تیری اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے،اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کردے،اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ،اور ہم کو راہنما و ہدایت یافتہ بنادے۔

350. **سوال:** میرے شوہر باہر ہوتے ہیں تو میں دوا یا دیگر ضرورت کے لئے کسی کے ساتھ باہر جاتی ہوں،مجھے میل کی ضرورت ہوتی ہے،اس کے ساتھ بائک پہ باہر جانا ہوتا ہے،سفر کرنا ہوتا ہے،اس حوالے سے میرے کزن وغیرہ سپورٹ کرتے ہیں،ان سب سے کام پڑتا ہے،مجھے یہاں کے بارے میں معلوم نہیں،اکیلے کیا کروں،میں پردہ کرتی ہوں تاہم جاننا چاہتی ہوں کہ کس طرح کسی سے میں مدد لے سکتی ہوں؟

جواب: اسلامی شریعت کسی خاتون کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد کے ساتھ بائیک پر بیٹھے کیونکہ ایسی صورت میں اس مرد کے ساتھ خلوت بھی ہوگی جو کہ حرام ہے اور مرد کے بدن سے بھی بدن ٹچ ہوگا اور یہ شدید حرام کام ہے۔اور کوئی عورت کسی غیر محرم کے ساتھ اکیلے کہیں نہیں جاسکتی ہے،اس کے ساتھ سفر نہیں کرسکتی،نہ بائک پر اور نہ بغیر بائیک کے۔اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے کسی خاتون کا سہارا لے یا اپنی ضرورت کی چیزیں معتمد آدمی کے ذریعہ گھر پہ ہی منگوالے،وہ خود کسی غیر محرم کے ساتھ تنہا نہ جائے،بھلے ضرورت کے وقت باہر قریب پاس میں اکیلی چلی جائے مگر غیر محرم کے ساتھ نہیں جائے۔

351. **سوال:** سری اور جہری نماز کے درمیان فرق کو واضح کردیں؟

جواب: سری اس نماز کو کہتے ہیں جس میں قرآن کی قرات آہستہ کرتے ہیں جیسے ظہر اور عصر کی نماز۔اور جہری اس نماز کو کہتے ہیں جس میں قرآن کی قرات بلند آواز سے کرتے ہیں جیسے فجر و مغرب اور عشاء۔گویا سری اور جہری میں یہ فرق ہے کہ جو نماز آہستہ قرات سے پڑھی جائے وہ سری ہے اور جو بلند آواز سے پڑھی جائے وہ جہری ہے۔

352. **سوال:** کیا ہیپی برتھ ڈے کہنا شرک ہے؟

جواب: فقط ہیپی برتھ ڈے کہنا شرک نہیں ہے کیونکہ اس میں شرک کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی ہے۔جب کوئی ہیپی کرسمس کہتا ہے تو اس وقت کہیں نہ کہیں شرک پایا جاتا ہے کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ کرسمس ڈے کو اللہ کا بیٹا

پیدا ہوا لہذا ہپی کرسمس کہنے سے پرہیز کریں اور ہپی برتھ ڈے بھی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ جنم دن کی مبارکباد دینا جائز نہیں ہے۔

353. **سوال:** وضو کے اعضاء کو حدیث میں 1-1، 2-2، 3-3 مرتبہ دھونے کا ذکر ہے، کیا ایک دفعہ کے وضو میں ایک بار عضو کو دھلتے ہیں تو تمام عضو کو ایک بار دھلنا ہے اور اگر تین بار دھلتے ہیں تو ہر عضو کو تین تین بار دھلنا ہے یا کم وزیادہ بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وضو کے عضو کو تین تین بار دھلنے کا حکم دیا ہے۔ گویا کوئی آدمی وضو کرتے ہوئے تمام عضو کو تین تین مرتبہ دھل سکتا ہے اور اگر کوئی چاہے تو دو مرتبہ بھی یا ایک مرتبہ بھی دھل سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ایک بار وضو کرتے ہوئے کسی عضو کو ایک مرتبہ دھلے، کسی عضو کو دو مرتبہ دھلے، کسی کو تین مرتبہ دھلے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر عضو کو تین تین بار ہی دھلیں۔ اصل مسئلہ ہے کہ اعضائے وضو اچھی طرح دھل جائیں چاہے ایک مرتبہ سے یا دو مرتبہ سے یا تین مرتبہ سے۔

354. **سوال:** ایک آدمی کا انتقال ہو گیا ہے، اس کے چھ بیٹے ہیں، ان میں سے تین صاحب حیثیت ہیں جنہوں نے اپنا حج بھی کر لیا ہے اور تین غریب ہیں جنہوں نے حج نہیں کیا ہے اور بیٹوں کا ارادہ ہے کہ میت والد کی طرف سے حج کیا جائے تو کون حج کرے گا جس نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے یا جس کے پاس استطاعت نہیں ہے اس کے ذریعہ بھی حج کروا سکتے ہیں؟

جواب: حج بدل کرنے کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ وہی آدمی کسی میت کی طرف سے حج بدل کرے گا جس نے پہلے اپنا حج کر لیا ہے لہذا بیٹوں میں سے وہ بیٹا جو پہلے اپنا حج کر لیا ہے وہ اپنے فوت شدہ والد کی طرف سے حج کر سکتا ہے اور حج بدل کے لئے کوئی ضروری نہیں کہ بیٹا ہی حج کرے بلکہ پیسہ دے کر کسی دوسرے شخص سے بھی حج بدل کروا سکتے ہیں جس نے پہلے اپنا حج کر لیا ہو۔ اور اگر غریب بیٹے سے حج بدل کروانا چاہیں جس نے پہلے حج نہیں کیا ہے تو پہلے اس کو خود اپنا حج کرنا پڑے گا پھر دوسرے سال والد کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے۔

355. **سوال:** اگر نماز کے دوران کسی کو لیکوریا ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جس عورت کو لیکوریا کی بیماری ہے وہ عورت ہر نماز سے پہلے وضو کرے گی اور ایک وضو سے ایک وقت کی نماز ادا کرے گی اور دوران نماز رطوبت خارج ہونے سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور جس عورت کو لیکوریا کی بیماری نہیں ہے بلکہ کبھی کبھار کا مسئلہ ہے، اچانک کبھی خارج ہو گیا جیسے نماز کے دوران لیکوریا خارج ہو جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور اسے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرنی پڑے گی۔ لیکوریا جسے رطوبت کہتے ہیں یہ اپنے آپ میں پاک ہے لیکن ناقض وضو ہے یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

356. **سوال:** اگر صبح و شام کے اذکار گروپ میں پڑھے جائیں تو جو سو دفعہ کے اذکار ہیں ان کا ویڈیو اور یوٹیوب سے پلے کر کے سنیں اور اس کے ساتھ پڑھیں تو ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب: صبح اور شام کے اذکار ہر کسی کو انفرادی طور پر اپنے لئے پڑھنا ہے، یہ اجتماعی عمل نہیں ہے کہ سب مل جل کر اسے پڑھیں اس لئے اگر چند خواتین مل جل کر اجتماعی صورت میں صبح و شام کے اذکار پڑھتی ہیں تو یہ بدعت ہے۔ اور اگر کوئی یوٹیوب کے ویڈیو سے اذکار سنتا ہے تو یہ اذکار کرنا نہیں کہلائے گا۔ ذکر کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود اپنی زبان سے پڑھیں، اس طرح سے پڑھیں کہ آپ کی زبان حرکت کرے۔ گویا ویڈیو سننا کافی نہیں ہے لیکن ویڈیو کے ساتھ خود بھی پڑھتے ہیں تو اس میں حرج نہیں ہے مگر جب خود سے ذکر کرنا ہی پڑے گا تو ویڈیو پلے کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

357. **سوال:** اٹھرا جو عورتوں کو ہوتا ہے کیا اس کی قرآن و حدیث میں کوئی حقیقت ہے اور کیا یہ ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے یا صرف جھوٹ ہے؟

جواب: حمل سے متعلق ایک مشکل کا نام اٹھرا ہے، اسے انگلش میں (Recurrent Miscarriage) کہا جاتا ہے۔

حمل پیش رفت نہ ہونا، حمل بار بار گرنا، حمل ٹھہر کر وقت سے پہلے گر جانا اس طرح کی مشکلوں سے دوچار عورت کو اٹھرا کی عورت کہتے کہا جاتا ہے۔ دراصل یہ ایک جسمانی بیماری ہے جو ماہواری میں خرابی اور جینز وغیرہ کے سبب ہے۔ کسی عورت کے ساتھ بھی حمل کی دشواری آسکتی ہے، ایسی عورت کو طبّی علاج کرانا چاہیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اپنے سماج اور معاشرے میں جس عورت کا حمل بار بار ضائع ہوتا ہو یا وقت سے پہلے حمل ضائع ہو جائے یا پیدائش کے وقت بچہ مر جائے یا پیدائش کے بعد بچہ مرے تو اس طرح کی صورت میں عورت کو منحوس مانا جاتا ہے، اس پر جنات کا سایہ ہے، کہا جاتا ہے اور اس سے دوری اختیار کی جاتی ہے اور تعویذ گنڈے کرائے جاتے ہیں جبکہ یہ سب جھوٹی باتیں اور جھوٹے قصے کہانیاں ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اٹھرا کسی کو لگنے والی بیماری نہیں ہے۔

358. **سوال:** کیا طلاق بائن میں بھی رجوع کی عدت ہے، اور جب شوہر کی حرام کمائی کی وجہ سے بیوی طلاق لے رہی ہو اور شوہر حرام کمائی سے باز نہیں آنا چاہتا ہو تو بیوی شوہر کے گھر عدت میں رک کر اپنی عبادت کو کیوں ضائع کرے گی کیونکہ کوئی حرام کا ایک لقمہ بھی اگر کھا کر عبادت کرتا ہے تو چالیس سال تک اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی؟

جواب: جب شوہر پہلی یا دوسری طلاق دیتا ہے تو اسے طلاق رجعی کہتے ہیں اور جب رجوع کی عدت ختم ہو جاتی ہے تب اس طلاق کو طلاق بائن کہتے ہیں یعنی پہلی یا دوسری طلاق دیتے ہی یہ طلاق بائن نہیں ہے بلکہ عدت ختم ہونے کے بعد یہ طلاق بائن کہلاتی ہے۔ تیسری طلاق، بائن بلکہ طلاق مغلظہ ہے کیونکہ تیسری طلاق دیتے ہی بیوی جدا ہو جاتی ہے، اس میں رجوع نہیں۔ یہ عدت، مطلقہ اپنے گھر گزارے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ رجوع والی عدت میں بیوی کو شوہر کے گھر رہنا پڑے گا کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا (الطلاق:1)

ترجمہ: اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھر سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ

کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے۔

اس آیت میں اللہ نے بیوی گھر سے نکالنے سے منع کیا ہے اور بیوی کو بھی گھر سے نکلنے سے منع کیا ہے۔

اور مستقبل کی بات کوئی مرد یا کوئی عورت نہیں جانتی ہے اس لئے کسی عورت کو مستقبل کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہیے۔ بیوی کو خود نہیں معلوم ایک منٹ کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے، پھر وہ اپنے شوہر کے مستقبل کے بارے میں کیسے کچھ کہہ سکتی ہے؟

جہاں تک حرام لقمہ کی بات ہے تو وہ بیوی خود سے کما کر حرام لقمہ نہیں کھا رہی ہے، جو حرام کما رہا ہے گناہ اس کے سر پر جائے گا اور بیوی ماتحت ہے لہذا عذر کی وجہ سے بیوی گنہگار نہیں ہے۔

359. **سوال:** استخارہ ایک مرتبہ کرنا کافی ہے یا تین دن استخارہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ کسی کام کے لئے استخارہ کرنا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے۔ آپ کرنا چاہیں تو ٹھیک ہے اور نہ کرنا چاہیں تو کوئی ضروری نہیں ہے، اس لئے یہ عمل نہ ایک بار ضروری ہے، اور نہ دو تین بار ضروری ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی ایک مرتبہ استخارہ کرے تو بھی کافی ہے اور ایک سے زائد مرتبہ استخارہ کرے تو بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے تاہم ایک مرتبہ یا تین مرتبہ استخارہ کرنے کو ضروری عمل نہیں کہیں گے۔

360. **سوال:** کوئی بھی کی چین ہو جس پر کوئی جانور بنا ہو اس کو استعمال کر سکتے ہیں مثلاً اونٹ یا کنگارو وغیرہ؟

جواب: پہننے، اوڑھنے اور استعمال کرنے کی کوئی بھی چیز ہو اور اس پر جاندار کی تصویر بنی ہو تو اس کو اپنے پاس رکھنا جائز نہیں ہے لہذا وہ چین بھی جس پر کوئی جانور بنا ہو مثلاً اونٹ و کنگارو وغیرہ اس کا رکھنا جائز نہیں ہے۔

361. **سوال:** کیا بالغ لڑکا کسی نامحرم عورت سے قرآن پڑھ سکتا ہے یعنی وہ نامحرم عورت کو قرآن سنا سکتا ہے؟

جواب: جو لڑکا بالغ ہے اس سے غیر محرم عورت کو پردہ کرنا واجب ہے اور اسی طرح اس لڑکے سے خلوت سے بھی بچنا واجب ہے لہذا کسی عورت کا غیر محرم بالغ لڑکے کو اکیلے میں تعلیم دینا جائز نہیں ہے۔

ہاں اگر متعدد لڑکوں کا مجموعہ ہے اور خاتون محض آواز کے ساتھ تعلیم دیتی ہے تو جائز ہے تاہم اس سے بھی پرہیز کرنا بہتر واولی ہے کیونکہ یہ عمل ضرورت میں شامل نہیں ہے،اس حال میں کہ وافر مقدار میں مرد علماء تعلیم دینے کے لئے موجود ہیں۔

لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ صرف عورتوں کو تعلیم دے اور مرد کو چاہیے کہ مردوں کو تعلیم دے نیز ضرورت کے پیش نظر مرد عورتوں کو اور عورت مردوں کو تعلیم دے سکتی ہے مگر اس کے اصول اور ضوابط ہیں، شرعی حدود ہیں ان حدود کی پابندی ضروری ہے۔

362. **سوال:** چھ کلموں کی کیا حقیقت ہے، کیا یہ دعائیں ہیں، بچوں کو یہ کس طرح سکھائے جائیں، مطلب چھ کلمے کہہ کر یا دعاؤں کے طور پر؟

جواب: چھ کلموں کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں صرف ایک کلمہ دیا ہے اس لئے ہمارا صرف ایک کلمہ ہے، ہمارے کلمے چھ نہیں ہیں لہذا ہم اپنے بچوں کو صرف ایک کلمہ کی ہی تعلیم دیں گے جو قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ آپ کو کتب حدیث میں بے شمار احادیث مل جائیں گی جن میں ایک ہی کلمہ کا ذکر ہے اور وہ سارے صحابہ جس کلمہ کو پڑھ کر اسلام میں داخل ہوئے وہ صرف ایک ہی کلمہ ہے، مثال کے طور پر یہ حدیث دیکھیں۔ صحیح بخاری (4372) میں ثمامہ رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ موجود ہے اس واقعہ سے اسلام لانے کا بیان ذکر کرتا ہوں۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (رسی کھول دی گئی) تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا" «أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا رسول الله» (بخاری)

اس حدیث میں جو کلمہ ہے یہی ایک کلمہ اسلام کا کلمہ ہے اور چھ کلموں کا اسلام میں کوئی تصور نہیں بلکہ جہاں قرآن نازل ہوا وہاں کے لوگوں نے چھ کلمہ سنا بھی نہیں ہوگا۔

جہاں تک لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ان چھ کلموں میں بھی دعائیں ہیں تو اس سلسلے میں ہمارا یہ کہنا ہے کہ دعا کو دعا ہی رہنے دیں، نہ اس میں کتر بیونت کریں اور نہ اس کو کلمہ بنا کر پیش کریں بلکہ ہم یہ بھی کہیں گے کہ آپ کو کس نے اختیار دیا ہے کہ ایک کلمہ کو آپ چھ بنائیں جبکہ دین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مکمل ہو گیا؟

لہذا آپ اپنے بچوں کو ایک کلمہ سکھائیں اور چھ کلموں سے متعلق کوئی کتاب ہو تو اس کو کینسل کریں اور دعا سے متعلق جو مستند کتاب ہے اس کتاب سے بچوں کو دعائیں سکھائیں۔

363. **سوال:** کیا بیوی زکوۃ اپنے شوہر کو دے سکتی ہیں تاکہ وہ اپنا قرض اتار سکیں؟

جواب: شوہر اگر محتاج ہو یعنی اس کا شمار فقیر و مسکین میں ہوتا ہو تب بیوی شوہر کو زکوۃ دے سکتی ہے لیکن اگر شوہر کا شمار مسکین میں نہ ہوتا ہو، وہ اپنا قرض خود ادا کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں اسے زکوۃ نہیں دے گی۔

364. **سوال:** ایک شوہر اپنا، اپنی بیوی کا، اپنے بچوں کا، فلیٹ کا، گھر کا اور اپنی جاب اور گاڑی کا ہر ماہ صدقہ نکالتا ہے، کیا صدقہ نکالنے کا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: انسان کے جسم کے ہر عضو پر صدقہ ہے اور یہ صدقہ کس طرح سے ادا کریں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طریقہ بیان کیا ہے۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يصبح على كل سلامى من أحدكم صدقة، فكل تسبيحة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وكل تكبيرة صدقة وأمر بالمعروف صدقة ونهي عن المنكر صدقة، ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى(سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی: 577)

ترجمہ: تم میں سے ہر شخص کے ہر عضو پر صدقہ (واجب) ہے، ہر مرتبہ «سبحان اللہ» کہنا صدقہ ہے اور ہر مرتبہ «الحمد للہ» کہنا صدقہ ہے اور ہر مرتبہ «لا إله إلا الله» کہنا صدقہ ہے اور ہر مرتبہ «اللہ اکبر» کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کافی ہو جائیں گی جو کوئی شخص چاشت کے وقت ادا کرے گا۔

لہذا ایک آدمی اپنی جانب سے ہر عضو کا صدقہ ادا کرنے کے لئے روزانہ چاشت کی دو رکعت نماز ادا کیا کرے۔ باقی اللہ تعالی نے کسی انسان کو مال دیا ہے تو ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر مہینہ یا جب بھی اسے میسر ہو اور جتنا میسر ہو اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے صدقہ کیا کرے لیکن اس طرح سے نیت کر کے کسی کا صدقہ نکالنا کہ اس کا، اس کے گھر کا، اس کے بچوں کا، بیوی کا، گاڑی کا، جاب کا صدقہ اس پر واجب ہے، اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے گھر یا گاڑی یا جاب کے نام سے صدقہ نکالنا درست نہیں ہے۔ وہ عمومی انداز میں اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے

جس قدر صدقہ کرنا چاہیے، مہینے میں کرنا چاہے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں، روزانہ کرنا چاہے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں۔اور اگر صدقہ کبھی نہیں بھی کر پائے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ صدقہ کرنا نفلی عبادت ہے، واجب نہیں ہے البتہ جس مال میں زکوۃ فرض ہوتی ہو اس کی زکوۃ ادا کرنا واجب ہے۔

365. **سوال:** دن یا رات میں بارہ بجے نماز نہیں پڑھنا چاہئے، ایسا لوگ بولتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ بارہ بجے دن میں یا بارہ بجے رات میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ہاں صحیح حدیث میں یہ بات ہے کہ تین اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے۔

ایک وقت، جب سورج نکل رہا ہو، دوسرا وقت، جب سورج سر کے اوپر بیچ آسمان میں ہو اور تیسرا وقت، جب سورج ڈوب رہا ہو۔

ان تین اوقات میں نفلی نماز پڑھنا منع ہے لیکن اگر آپ کی فرض نماز باقی ہے تو اسے کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں خواہ سورج نکل رہا ہو، زوال کا وقت ہو یا سورج ڈوب رہا ہو یا بارہ بجے دن یا بارہ بجے رات ہو حتی کہ سبب والی نمازیں جیسے تحیۃ المسجد، وضو کی سنت اور طواف کی سنت وغیرہ بھی چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت ادا کر سکتے ہیں۔

366. **سوال:** مسجد کے ایک حصے میں عوام کے لئے قبرستان ہوتا ہے اور کچھ مسجدوں کے حصے میں ایک یا دو یا کچھ پکی قبر بنی ہوتی ہے تو کیا ایسی مسجدوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے آپ مسجد کو سمجھیں یعنی جو نماز پڑھنے کی جگہ ہے اور مسجد کے لئے جو احاطہ اور باؤنڈری بنائی گئی ہے اگر اس مسجد کے احاطہ میں قبرستان ہو یا قبر ہو تو اس مسجد میں نماز پڑھنا بالکل بھی جائز نہیں ہے لیکن اگر مسجد الگ ہو اور قبرستان الگ ہو، گرچہ قبرستان مسجد سے چھٹا ہوا ہو لیکن مسجد کا جو احاطہ ہے وہ قبرستان سے الگ ہے تو ایسی مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں نیز جس مسجد میں ایک قبر ہو یا دو قبر ہو یعنی مسجد کے احاطے میں قبر موجود ہو تو ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

367. **سوال:** اگر مرد داڑھی نہیں رکھتا ہے تو کیا اس سے سوال ہوگا اور اس کو گناہ ملے گا؟

جواب: مرد کے لئے داڑھی رکھنا واجب ہے اور واجب اس عمل کو کہتے ہیں جسے شریعت نے لازمی طور پر انجام دینے کا حکم دیا ہے۔جو آدمی اس پر عمل کرتا ہے وہ واجب کو ادا کرتا ہے اور اسے ثواب ملے گا اور جو نہیں واجب کو

چھوڑ دیتا ہے وہ گنہگار ہے اسے سزا ملے گا لہذا وہ مرد جو داڑھی مونڈتا ہے وہ واجب کا تارک ہے، ایسا شخص اللہ کی نظر کی گنہگار ہے اور اس کو سزا ملے گی۔

368. **سوال:** اگر ہم درس قرآن دے رہے ہیں یا قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور اذان ہونے لگے تو کیا یہ کام روک دینا چاہئے اور اذان کا جواب دینا چاہئے؟

جواب: اس مسئلے میں ہمیں سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اذان کے جواب دینے کا حکم کیا ہے؟ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اذان کا جواب دینا مسنون ہے یعنی واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی اذان کا جواب نہیں دے تو گنہگار نہیں ہوگا لیکن جو اذان کا جواب دے گا اس کو بہت اجر و ثواب ملے گا نیز ضرورت کے وقت آدمی اذان کا جواب دئے اپنا کام جاری رکھ سکتا ہے۔

اس مسئلہ کو جاننے کے بعد اب اگر کوئی آدمی درس قرآن دے رہا ہے، وہ چاہے تو درس قرآن کو جاری رکھ سکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو درس قرآن کو بند بھی کر سکتا ہے تاہم ضرورت کے پیش نظر دوران اذان اپنے درس کو سمیٹ لے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ پھر لوگ نماز کی تیاری کریں اور اول وقت پر نماز ادا کریں۔

اور جہاں تک تلاوت کا معاملہ ہے تو یہ انفرادی چیز ہے۔ درس تو اجتماعی معاملہ تھا، کئی سارے لوگ اس سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے درس میں لوگوں کا خیال کرتے ہوئے درس جاری رکھ سکتے ہیں یا ختم کر سکتے ہیں لیکن تلاوت انفرادی ہے لہذا آدمی کو چاہیے کہ تلاوت روک دے اور خاموشی سے اذان سنے اور اذان کے کلمات کا جواب دے، یہ بہتر ہے لیکن اگر تلاوت جاری بھی رکھتا ہے کوئی حرج نہیں ہے مگر بہتر اور افضل ہے کہ تلاوت بند کر کے اذان کا جواب دے۔

369. **سوال:** اگر کوئی شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اسے (لا الہ الا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پڑھائیں گے یا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ) اور اسی طرح موت کے وقت دونوں کلموں میں سے کس کلمے کو پڑھنا ہے اور تلقین کرنا ہے؟

جواب: یہ دونوں کلمہ ہی ہیں اس لئے اسلام میں داخل ہوتے وقت یا موت کے وقت "لا الہ الا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھائیں یا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھائیں دونوں اپنی جگہ درست ہیں تاہم اسلام لاتے وقت بہتر و افضل اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھنا ہے کیونکہ اس کا مطلب ہوتا ہے میں گواہی دیتا

ہوں اور کلمہ پڑھنے والے کو گواہی دینے کی ضرورت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں داخل ہوتے وقت احادیث میں اشہد والے کلمہ کا ذکر ملتا ہے۔اور موت کے وقت آدمی مشکل میں ہوتا ہے اس وجہ ہے اس وقت آسان کلمہ لاالہ الا اللہ کی تلقین کرنا چاہئے جیسا کہ حدیث رسول میں ہے، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقِّنُوا مَوْتاكُمْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ(صحیح مسلم:917)

ترجمہ: اپنے مرنے والے لوگوں کو لاالٰہ الااللہ کی تلقین کرو۔

370.**سوال:** میرا بیٹا کافی شاپ پہ کام کرتا ہے اور اس کو میڈیکل ملتا ہے تو کیا وہ میڈیکل استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: آپ کا سوال یہ ہے کہ آپ کا بیٹا کافی شاپ پر کام کرتا ہے اور اسے لوگوں کی طرف سے یا دکان مالک کی طرف سے دوا ملتی ہے، آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس دوا کو آپ کا بیٹا استعمال کر سکتا ہے کہ نہیں؟

اگر یہ دوا، کافی شاپ پر کام کرنے والے لوگوں کے لئے ہے تو آپ کے بیٹے کے لئے اس کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ یہ انہی لوگوں کے لئے ہے لیکن اگر یہ کام کرنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ شاپ مالک کے لئے ہے یا دوسرے لوگوں کے لئے ہے تو پھر بغیر اجازت اس دوا کا استعمال کرنا آپ کے بیٹے کے لئے جائز نہیں ہے۔

371.**سوال:** شیعہ کو گھر کرایہ پر دے سکتے ہیں جبکہ سات اور لوگ کرایہ کے لئے انتظار میں ہیں جو شیعہ نہیں ہیں؟

جواب: شیعہ کو اپنا مکان کرائے پر دے سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن مکان بہتر آدمی کو دیں تو زیادہ اچھا ہے اور بہتر آدمی کا مطلب یہ ہے کہ اچھے مسلمان کو دیں جو مشرک وبدعتی نہ ہو، جو آپ کے گھر میں نماز پڑھے، تلاوت کرے، اللہ کا ذکر کرے۔ اس سے آپ کا گھر اللہ کے ذکر سے آباد رہے گا تاہم شیعہ کو بھی گھر کرائے پر دے سکتے ہیں اس میں حرج نہیں ہے۔

372.**سوال:** حق مہر معاف کرنے کی کیا فضیلت ہے اور کن صورتوں میں حق معاف کرنا ہوتا ہے اور حق مہر زیادہ لکھوایا جائے تو لکھوا سکتے ہیں؟

جواب: مہر بیوی کا مالی واجبی حق ہے جو شوہر کے ذمہ ہے اور اللہ تعالی نے یہ حق بیوی کو اس لئے دیا ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے، نہ کہ اسے معاف کرنے کے لئے یہ حق دیا ہے۔ہاں یہ الگ مسئلہ ہے کہ بیوی اگر چاہے تو بغیر جبر

و تشدد کے اپنی رضامندی سے جس قدر معاف کرنا چاہے، معاف کر سکتی ہے، خواہ مکمل یا تھوڑا بہت۔ اور مہر معاف کرنے کی حدیث میں کوئی فضیلت وارد نہیں ہے، یہ بیوی کا حق ہے بیوی کو چاہئے کہ اپنا حق شوہر سے حاصل کرلے۔

جہاں تک مہر کے طور پر زیادہ رقم لکھوانے کا معاملہ ہے تو اس میں شرعی حکم یہ ہے کہ جو عرف اور سماج کے اعتبار سے معاشرے میں مہر ہوتا ہے یا جو شوہر کی استطاعت ہے اس حساب سے مہر ہونا چاہیے لیکن اگر کوئی شوہر کی استطاعت یا عرف کے اعتبار سے زیادہ لکھوائے تو یہ ظلم ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

373. **سوال:** میری ایک سہیلی اس ہفتہ عمرہ پہ جائے گی، اس کی طرف سے سوال ہے کہ وہ پیریڈ میں ہے، وہ مکہ پہنچنے کے ایک دن بعد پاک ہو گی تو کیا اس کو مسجد عائشہ سے پھر سے احرام باندھنا ہو گا؟

جواب: آپ اپنی دوست سے کہیں کہ وہ فلائٹ میں احرام باندھنے کے ارادے سے بیٹھے اور جب میقات پر پہنچے تو فلائٹ ہی میں میقات کے آس پاس عمرہ کی نیت کرلے اور عمرہ کی نیت کرنے سے وہ احرام میں داخل ہو جائے گی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ حیض کی حالت میں ہے یعنی وہ حیض کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے۔ پھر وہ مکہ آئے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو غسل کرکے حرم جا کر عمرہ کرے، اسے مسجد عائشہ یا کسی میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ احرام ہی میں ہے اور وہ ممنوعات احرام کی پابندی کرتی رہے گی۔ نیز اسے یہ بھی معلوم رہے کہ احرام میں عورت کے لئے نقاب و برقع اور دستانہ لگانا منع ہے لہذا عمرہ کا احرام باندھتے وقت سے ہی نقاب ہٹادے گی اور بڑی چادر سے سر، چہرہ اور ہاتھوں کا پردہ کرے گی۔

374. **سوال:** ایک مسلم گھرانے میں کرسچین ملازمہ ہے جو کھانا پکانا، برتن دھونا، غرض گھر کا پورا کام کرتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: عیسائی ملازمہ سے کھانا بنوانے اور برتن دھلوانے یا گھر کا کام کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ غیر مسلم سے گھریلو کام یا پکانے کا کام لے سکتے ہیں تاہم اس کام کے لئے اگر مسلم خادمہ ہو تو زیادہ بہتر ہے تاکہ اسلامی اعتبار سے صفائی ستھرائی کا خیال کرے اور اپنے کام اور دین کے معاملہ میں امین اور صادق ہو۔ اگر کوئی عیسائی ملازمہ رکھنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس خادمہ کو دین اسلام سے بھی واقف کراتے رہا جائے اور اسلام کی دعوت دیتے رہا جائے ممکن ہے اللہ تعالی اسے ہدایت دیدے اور اسلام میں داخل ہو جائے۔

375. **سوال:** رکاز کے لئے نصاب متعین نہیں تو کیا جس قدر بھی خزانہ نکلے اس کا بیسواں حصہ زکوۃ ہوگا؟

جواب: سب سے پہلے رکاز کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ زمین سے ملنے والا ہر قسم کا خزانہ رکاز نہیں ہے بلکہ رکاز وہ مدفون خزانہ ہے جو زمانہ جاہلیت میں دفن کیا گیا ہو یعنی جب کسی کو زمین سے کوئی مدفون خزانہ ملے اور اس پر ایسی کوئی علامت ہو جس سے پتہ چلے کہ یہ اسلام سے پہلے کا خزانہ ہے تو ایسے مدفون خزانے کو رکاز کہیں گے۔ صحیح بخاری میں امام مالک اور امام شافعی رحمہااللہ نے کہا رکاز جاہلیت کے زمانے کا خزانہ ہے اس میں تھوڑا مال نکلے یا بہت پانچواں حصہ لیا جائے گا اور کان رکاز نہیں ہے۔

اور رکاز کے لئے کوئی نصاب متعین نہیں ہے یعنی جو کچھ بھی زمین سے رکاز نکلے اس کا پانچواں حصہ نکالنا پڑے گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: وفي الركاز الخمس (صحيح البخاري: 1499)

ترجمہ: اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

پھر اس معاملے میں اختلاف ہے کہ یہ پانچواں حصہ بحیثیت زکوۃ ہے یا مال فیء ہے؟

بہر کیف! یہ طے ہے کہ رکاز سے پانچواں حصہ نکالا جائے گا اور نکالا جانے والا حصہ اس لئے زیادہ ہے کیونکہ بغیر محنت کے یہ خزانہ ملتا ہے۔

376. **سوال:** باپ کے مرنے کے بعد جو وراثت کا حصہ بچوں کے حصے میں آتا ہے اگر اس کا کوئی گھر لے لیا جائے اور کچھ عرصے بعد اسے بیچیں تو اس کا منافع بھی بنے گا۔ ایسے میں منافع میں بھی اس کا حصہ ہوگا؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جب کسی کا باپ مر جائے اور باپ وراثت میں جو کچھ چھوڑ جائے اس وراثت کو تدفین کے بعد فورا اسی وقت تمام وارثوں میں تقسیم کر کے ان سب کو اپنا اپنا حصہ دے دینا چاہیے، وارثوں کے حصوں کو گڈمڈ کر کے نہیں رکھنا چاہئے۔ سبھی کا حصہ الگ الگ ہو اور ہر کوئی اپنے حصے میں اپنا کام کرے۔

سوال میں پوچھا گیا ہے کہ بچوں کے حصوں سے ایک مکان خرید لیا گیا پھر اگر اس کو زیادہ قیمت پر بیچا جائے تو بچوں کو اتنا ہی پیسہ ملے گا جتنا مکان خریدنے میں لگا تھا یا پھر زیادہ قیمت ملنے پر اس میں بھی حصہ ہوگا؟

اگر باپ کی جائیداد سے دوسرے وارثین اپنا اپنا حصہ لے چکے ہیں، یہ مکان صرف چند چھوٹے بچوں کے حصوں

سے خریدا گیا تو یہ مکان صرف انہیں چند بچوں کا ہے جن کے پیسوں سے خریدا گیا، اس مکان میں دوسرے کسی فریق یا کسی اور وارث کا حصہ نہیں ملے گا۔ اب مکان زیادہ قیمت پر بکے یا کم قیمت پر بکے، یہ سارا پیسہ ان بچوں کا ہے جن کے پیسوں سے مکان خریدا گیا ہے۔

377. **سوال:** میری مرحوم پھوپھی کے لئے ان کے گھر والے قرآن پڑھ کر بخشنے کا پروگرام رکھے اور آنے والے سبھی لوگوں کو دعوت بھی دیا۔ ہم لوگ تو نہیں گئے لیکن ان لوگوں نے ہمارے گھر کھانا بھیجا تو اس کھانے کا کھانا بھی جائز نہیں ہے نا، اور کھانے کو پھینکنے سے گناہ ہوگا؟

جواب: میت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کرنا بدعتی عمل ہے اور اس عمل میں نہ ہمیں شریک ہونا چاہیے، نہ اس تعلق سے بنا ہوا کھانا کھانا چاہیے۔ اگر آپ کا کوئی رشتہ دار قرآن خوانی کا کھانا آپ کے گھر بھیجتا ہے تو آپ صاف صاف انکار کریں اور کہہ دیں کہ یہ کھانا جائز نہیں ہے، آپ ان سے کہیں کہ بلاشبہ ہمیں دوسرے موقع پر دعوت کر کے کھلائیں، ہم ضرور آپ کا کھانا کھائیں گے لیکن قرآن خوانی کا کھانا جائز نہیں ہے۔ آپ نے جو سوال کیا کہ آپ کا رشتہ دار گھر کھانا بھیج دیا تو کیا اس کا پھینکنا گناہ ہے؟

میں کہتا ہوں آپ وہ کھانا قبول ہی کیوں کریں گے، ظاہر سی بات ہے، آپ جب کھانا قبول کریں گے، تب وہ کھانا آپ کے گھر آئے گا اور جب قبول نہیں کریں گے تو وہ کھانا آپ کے گھر نہیں آئے گا لہذا شرعی لحاظ سے آپ شرعی ذمہ داری انجام دیں یعنی بدعتی عمل کی نسبت کا کھانا قبول ہی نہیں کریں۔

378. **سوال:** گاؤں کے روڈ پر سے ٹرک گزرنے کی وجہ سے بجلی کی لائن ٹوٹ گئی، گاؤں والوں نے ڈرائیور کو گھیر لیا، بات پولیس تک پہنچائی اور ڈرائیور سے 20000 کا مطالبہ کیا، پیسہ کم کراتے ہوئے ڈرائیور کو بالآخر 10 ہزار، پھر 9000 پر راضی کیا۔ بعد میں بجلی کی لائنیں بنوائی گئی تو خرچہ فقط ایک ہزار ہوا ایسی صورتحال میں گاؤں والوں کو کیا کرنا چاہیے تھا اور ڈرائیور سے جو پیسہ لیا گیا وہ جائز ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں اگر پولیس کو خبر کر دی گئی تو پھر یہ پولیس گیس تھا، پولیس اپنے حساب سے اس مسئلہ کو حل کرتی۔ اور جب گاؤں والوں اپنے حساب سے اس مسئلہ کو حل کرنا تھا تو اس کا طریقہ یہ تھا کہ بجلی مستری بلا کر اس کے ذریعہ کام کروایا جاتا اور اس جو اس میں مزدوری وصرفہ آتا اس ڈرائیور سے لے لیا جاتا ہے، یہ منصفانہ طریقہ تھا مگر من مانی طریقے سے جبرا زیادہ پیسہ وصول کرنا ایک آدمی کے ساتھ زیادتی ہے۔

379. **سوال:** میرے رشتہ دار عمرہ ویزہ پر جدہ آئے ہوئے ہیں، وہ تین ماہ یہاں رہیں گے اگر وہ عمرہ کریں تو کیا انہیں بار بار مسجد عائشہ جانا پڑے گا یا پھر جدہ سے ہی احرام باندھ سکتے ہیں؟

جواب: جو آدمی کسی دوسرے ملک سے آکر جدہ میں مقیم ہے اور وہ جدہ میں رہتے ہوئے عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی رہائش سے یعنی جدہ ہی سے احرام باندھ کر مکہ جانا ہے اور پھر عمرہ کرنا ہے، اس کو مسجد عائشہ سے احرام نہیں باندھنا ہے ورنہ دم لازم آئے گا کیونکہ وہ اس صورت میں اس جگہ سے احرام نہیں باندھ رہا ہے جہاں سے اسے احرام باندھنا تھا بلکہ آگے جاکر احرام باندھ رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک دن میں کئی بار یا ایک مرتبہ میں بار بار عمرہ کرنا سنت کی خلاف ورزی ہے۔ آدمی کو ٹھہر ٹھہر کر اور کچھ دنوں کے وقفہ کے ساتھ عمرہ کرنا چاہیے۔

380. **سوال:** میں نے سنا ہے کہ مرنے والے کا مرنے سے چالیس دن پہلے اعمال نامہ بند کر دیا جاتا ہے؟

جواب: جس نے یہ کہا کہ مرنے سے چالیس دن پہلے اعمال نامہ بند کر دیا جاتا ہے اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ قران وحدیث میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں ہے لہذا کسی مسلمان کو بغیر دلیل کے اس قسم کی جھوٹی باتیں کرنا گناہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالی نے ہمیں قرآن میں حکم دیا ہے کہ تم ایسی بات مت بولو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آدمی جب تک زندہ ہے اس وقت تک اس کا عمل جاری رہتا ہے بلکہ نبی ﷺ نے ہمیں اس بات کی خبر دی ہے کہ انسان آخری وقت میں جس عمل پر مرتا ہے اسی عمل کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

وإنَّما الأعْمَالُ بالخَوَاتِيمِ (صحيح البخاري: 6607)

ترجمہ: بلاشبہ عملوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

نیز ایک دوسری حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان مرتا ہے اس وقت اس کا عمل منقطع ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عنْه عَمَلُهُ إِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو له. (صحيح مسلم: 1631)

ترجمہ: جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے):
صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔

381. **سوال:** اذان کے وقت ایک اذان کا جواب دینے لگتے ہیں، دوسری طرف سے بھی اذان سنائی دیتی ہے، کئی آواز آتی ہے کیسے جواب دیں؟

جواب: مسلم علاقوں میں ایک وقت میں کئی اذانیں ہوتی ہیں تو آپ سے جس قدر اور جتنی اذانوں کا جواب دینا ممکن ہو سکے اس قدر اذان کا جواب دیا کریں۔ جتنا زیادہ جواب دیں گے اتنا زیادہ آپ کو ثواب ملے گا۔

گویا حسب استطاعت جس قدر اذان کا جواب دے سکتے ہیں، آپ اپنی استطاعت کے حساب سے جواب دیا کریں، اس میں اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک آدمی دین پر اسی قدر عمل کرے گا جو اس کی حیثیت اور استطاعت ہے۔ ہاں اگر قریبی مسجد سے کوئی اذان واضح طور پر سنائی دیتی ہو تو اس اذان کے ساتھ جواب دیں اور آخر میں اذان کے بعد کی دعا پڑھیں۔

382. **سوال:** ایک کنڈکٹر ہے وہ صرف فجر اور عشاء کی نماز پڑھتا ہے اور ظہر و عصر و مغرب تینوں نمازوں کو ایک ساتھ جمع کر کے پڑھتا ہے، کیا ایسا کرنا درست ہے اور اس نے ایسا معمول بنا رکھا ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے پانچ نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر فرض کیا ہے لہذا ہر مسلمان مرد اور عورت ان پانچ نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا کریں گے البتہ جو مسافر ہے اس کے لئے دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت ہے۔

اس وجہ سے وہ کنڈکٹر جو روزانہ لمبی دوری کا سفر کرتا ہو وہ دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے لیکن تین نماز کو جمع نہیں کر سکتا اور اگر وہ آس پاس ہی میں رہتا ہے یعنی وہ لمبی دوری کا سفر طے نہیں کرتا ہے تب تو دو نمازوں کو بھی وہ جمع نہیں کر سکتا ہے گویا اسے پانچوں نمازوں کو اپنے اپنے اوقات پر ادا کرنا ہے۔ نماز کے سلسلے میں یہ شرعی حکم ہے آپ اس کنڈکٹر کو یہ بات بتا سکتے ہیں تو اس سے یہ شرعی مسئلہ بتا دیں، یہی آپ کی ذمہ داری ہے۔ باقی کنڈکٹر اپنے اعمال کا وہ خود اللہ کے یہاں جواب دہ ہے۔

383. **سوال:** کیا حضرت محمد ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں؟

جواب: دین کے تین مراتب میں ایک درجہ ایمان کا ہے اور ایمان کے چھ ارکان ہیں، ان چھ ارکان میں ایک رکن یہ بھی ہے کہ ہمیں مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لانا ہے۔ اس رکن میں ہم اس بار پر ایمان

لاتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز فانی ہے سوائے اللہ کے اور انسانوں میں بھی کوئی ایسا نہیں ہے جو نہیں مرنے والا ہے۔ ہر آدمی مرتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالی پھر ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ جس مسلمان کو عقیدے کا یہ علم نہیں ہے اس مسلمان کا عقیدہ کچا اور عقیدے کے معاملہ میں کم علم ہے۔ ایسے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایمان کے چھ ارکان کو تفصیلی طور پر جانے تاکہ اپنے عقیدے کو اور ایمان کو پختہ اور مضبوط کر سکے کیونکہ دین میں عقیدہ اور ایمان سب سے اہم چیز ہے۔ جس کا عقیدہ درست نہیں ہوتا ہے اس کا عمل بھی اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے لہذا عقیدے کی مکمل جانکاری حاصل کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور اسی لئے آپ کو قبر میں دفن کیا گیا۔ آپ زندہ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالی نے آپ کی زندگی ہی میں آپ کو خبر دے دی تھی کہ آپ بھی دوسرے لوگوں کی طرح وفات پانے والے ہیں جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

اِنک میت واِنھم میتون (الزمر:30)

ترجمہ: یقیناخود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔

اللہ تعالی نے کس قدر وضاحت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میت کا لفظ استعمال کیا ہے اس کے باوجود بھی مسلمانوں کو شک ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں یعنی اللہ کی آیت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اس آیت کے علاوہ قرآن وحدیث کے وہ سارے دلائل آپ ﷺ کی وفات پر دلیل ہیں جن میں تمام انسانوں کے وفات پانے کا ذکر ہے۔

384. **سوال:** ہم انڈیا سے ہیں اور یہاں ہندو لوگوں کا اکثر میلا لگتا ہے تو اس میلے میں میرا ایک دوست سواری لے کے جاتا ہے اس میلے میں ہندو لوگ پوجا وغیرہ بھی کرتے ہیں اور بہت سارے ساز وسامان بھی بکتے ہیں تو کیا سواری لے کر ایسی جگہ جانا درست ہے جبکہ وہ سواری کو میلے کے باہر ہی اتار دیتا ہے؟

جواب: کوئی آدمی اپنی گاڑی کو ہندو کے میلہ میں استعمال کرتا ہے، چاہے وہ سواری پہنچاتا ہے یا سامان پہنچاتا ہے یا اور بھی کسی طرح کا کوئی کام اپنے گاڑی کے ذریعہ انجام دیتا ہے جو میلے سے متعلق ہے تو ایسا کام مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گناہ کے کام پر تعاون ہے اور اللہ تعالی نے ہمیں ظلم اور گناہ کے کاموں پر تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ سواری کو میلہ سے پہلے ہی اتار دیتا ہے یا سامان اتار دیتا ہے۔

یہ اصل میں تعاون ہی گناہ کی بنیاد پر ہے چاہے ایک قدم ہی تعاون کیوں نہ کرے۔

385. **سوال:** اگر کوئی لڑکا ایسا کام کرتا ہے جس میں شک ہو کہ حرام کا پیسہ ہو سکتا ہے جیسے آن لائن کام کرتا ہے یا ویڈیو ایڈ وغیرہ کے ذریعہ کماتا ہے تو ایسے شخص سے ادھار لینا کیسا ہے اور اگر ہم اس سے ادھار لیتے ہیں تو کیا ہمارا پیسہ بھی حرام کا پیسہ ہو گا؟

جواب: اگر یقینی طور پر ہمیں علم ہے کہ اس کی کمائی مکمل حرام کی ہے تو ایسے آدمی سے تعاون اور قرض نہیں لینا چاہیے کیونکہ ظاہر سی بات ہے اس صورت میں آپ بھی حرام کی کمائی کو استعمال کریں گے۔اور حرام مال جیسے کمانے والے کے لئے حرام ہے ویسے دوسروں کے لئے بھی حرام ہے،ہاں اگر ایک آدمی کی کمائی میں حرام بھی ہے اور حلال بھی ہے یعنی کچھ حرام کا ہے اور کچھ یا اکثر حصہ حلال کا ہے تو ایسی صورت میں اس سے قرض لے سکتے ہیں کیونکہ اس میں مکمل حرام کی آمدنی نہیں ہے۔ایسی صورت میں اس سے قرضہ بھی لیا جا سکتا ہے اور ایسے آدمی کی دعوت بھی کھا سکتے ہیں تاہم مکمل حرام کی آمدنی ہو تو پھر پرہیز کرنا چاہیے۔یہ ایک طرح سے گناہ کے کام پر تعاون ہو سکتا ہے۔

386. **سوال:** میں ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچر ہوں،رزلٹ کے موقع پر اگر والدین ٹیچر کے لئے کوئی تحفہ یا کیک وغیرہ لے کر آئیں تو کیا اس کو قبول کرنا چاہیے اور ان اشیاء کو ٹیچر استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: رزلٹ کے موقع پر اگر بچوں کے والدین ٹیچر کے لئے تحفہ پیش کریں خواہ کیک ہو یا اور کوئی چیز ہو تو ٹیچر کے لئے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے حتی کہ بچے بھی ٹیچر کو کچھ گفٹ کریں تو اس موقع سے لینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔اسلام میں تحفہ لینا اور دینا جائز ہے اور بچوں کے تئیں ٹیچر کے خدمات ہوتے ہیں،ان خدمات کے پیش نظر سرپرستوں کا ٹیچر کی حوصلہ افزائی کے طور پر انہیں کچھ دینا اچھی بات ہے۔

387. **سوال:** کیا چھوٹے بچوں کو مثلا چار پانچ سال کے بچوں کو مسجد میں لے جایا جا سکتا ہے جبکہ عموماً دیہاتوں میں ٹیبل فین یا اس طرح کی چیزوں کے نقصان کا خدشہ لاحق ہوتا ہے؟

جواب: چار پانچ سال کے بچے کو مسجد لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے،لے جا سکتے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھے اور نماز پڑھنے کی اس میں رغبت پیدا ہو۔

جہاں تک مسجد میں رکھی ہوئی چیزوں کا مسئلہ ہے تو اس اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ بچہ اپنے باپ کے

ساتھ رہے گا اور باپ اپنے بچے کی نگرانی کرے گا۔ ایسا نہیں کہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور وہ مسجد میں کچھ بھی کرے مثلاً شور مچائے یا سامان کو نقصان پہنچ جائے۔ نہیں، بلکہ باپ یا ذمہ دار بچے کو اپنی نگرانی میں اور اپنے ساتھ رکھے۔ اور اگر کسی ایسے بچے کو مسجد میں لانے کے بعد معلوم ہو کہ بچہ نقصان کر رہا ہے اور اس پر کنٹرول نہیں کیا جا سکتا ہے تو اسے مسجد نہ لایا جائے، جب اسے شعور ہو جائے اور باپ اس کی نگرانی کر سکے اس وقت مسجد میں لائے۔

388. **سوال:** کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ کوئی انسان نبیوں والی نیکی لائے اور والدین کا نافرمان ہو تو سب اعمال برباد ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کا حوالہ بتائیں؟

جواب: حدیث قدسی کے نام سے اس طرح کی بات بیان کی جاتی ہے۔ "لو أن العاق لوالديه يعمل باعمال الأنبياء جميعاً لم أقبلها منه" یعنی اگر والدین کا نافرمان تمام انبیاء کے اعمال کے برابر بھی عمل کرے گا تو اس سے عمل قبول نہیں کروں گا۔

یہ حدیث میرے علم کے مطابق حدیث کی اہم کتابوں میں موجود نہیں ہے مگر مجھے یہ شیعہ کی کتاب جامع السعادات میں ملی ہے جس کا مصنف ایک شیعہ عالم محمد مهدي النراقي ہے۔ گویا یہ بات مجھے شیعہ کتاب میں تو ملی مگر اپنے یہاں کسی معتمد کتاب میں نہیں ملی اس لئے یہ بات نہیں بیان کی جائے گی۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کے نافرمان کا عمل قبول نہیں ہوتا ہے۔ اس بابت شیخ البانیؒ نے سلسلہ صحیحہ میں ایک روایت ذکر فرمایا ہے۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاثة لا يقبل الله منهم صرفا ولا عدلا: عاق ومنان ومكذب بالقدر. (سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی: 1785)

ترجمہ: ان تین قسم کے اشخاص کی فرضی عبادت نہ قبول ہوتی ہے نہ نفلی: نافرمان و بدسلوک، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

گو کہ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے تاہم متعدد محدثین نے اس کو ضعیف بھی کہا ہے جیسے ابن الجوزی نے العلل المتناھیہ میں "لایصح" (صحیح نہیں ہے) کہا ہے، اور ذہبی، ہیثمی وغیرھما نے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے

اس وجہ سے یہ روایت صحت وضعف کے اعتبار سے مختلف فیہ ہے تاہم یہ ضرور ہے کہ والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ میں سے ایک عظیم گناہ ہے۔ شیخ ابن بازؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا والدین کے نافرمان کی نماز، روزہ اور صدقہ قبول نہیں کیا جاتا تو شیخ نے جواب دیا کہ والدین کی نافرمانی کبائر اور محرمات میں سے ہے اس سے بچنا واجب ہے لیکن ان کی نافرمانی نماز، روزہ اور دیگر اعمال صالحہ کو باطل کرنے والی نہیں ہے تاہم ایسا گنہگار بڑے گناہ کے دہانہ پر ہے۔(بن باز ڈاٹ آرگ ڈاٹ ایس اے)

389. **سوال:** غیروں کے تہوار وغیرہ کی مناسبت سے سامان کو کم قیمت میں فروخت کیا جاتا ہے تو کیا بحیثیت ایک مسلمان ان کے اس طرح کے آفروں اور ڈسکاؤنٹ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

جواب: جو چیزیں ڈیلی روٹین کے اعتبار سے آدمی اپنی دکان میں بیچتا ہے اگر ان چیزوں کی قیمت تہوار یا اور کسی موقع پر کم کر دیتا ہے تو اس کے خریدنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر تہوار کے موقع پر دئے جانے والے مختلف قسم کے تجارتی آفر اور ڈسکاؤنٹ سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

390. **سوال:** ایک چیز مجھے پریشان کر رہی تھی، تو میں نے سوچا آپ سے پوچھ لوں۔ دراصل میں ابھی تین مہینے سے ایک پری اسکول میں ٹیچنگ کر رہی ہوں۔ وہاں اسکول میں فیسٹیولز اور سرگرمیاں ہوتی ہیں اور چونکہ وہ ہندو اسکول ہے اس لئے جو بھی فیسٹیول کا جشن ہوتا ہے اس کے لئے ہم سے ڈیکوریشن کروائی جاتی ہے، بورڈز بنوائے جاتے ہیں اور یہ سب گروپ میں ٹیچرز سے کروایا جاتا ہے۔ یہ کام کا حصہ ہے اور اسکول میں یہ سب کرنا لازمی ہوتا ہے۔ البتہ میں جشن کے دوران ہمیشہ پیچھے کھڑی رہتی ہوں اور ان میں حصہ نہیں لیتی اور ویڈیوز وغیرہ میں بھی شامل نہیں ہوتی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لینا اسلامی طور پر جائز ہے؟

جواب: کسی اسکول میں پڑھانا اور تعلیم دینا اچھی بات ہے لیکن کسی مسلمان کو ایسے سکول اور ایسی جگہ تعلیم دینے کے لیے جانا ہی نہیں چاہیے جہاں پر اسے ہندوانہ فنکشن میں مدد کرنا پڑے یا غیر اسلامی فنکشن سے متعلق کاموں میں تعاون دینا پڑے اور ان کاموں میں شرکت بھی کرنا پڑے۔

الحمد للہ بہت سارے تعلیمی ادارے غیر اسلامی فنکشن سے پاک ہیں، آپ ایسے کسی ادارے سے جڑ کر تعلیم دیں، یہ آپ کے حق میں اس اسکول سے بہتر ہے جس میں غیر اسلامی فنکشن کے کام کرنے پڑتے ہیں۔ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے کہ گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کی مدد نہ کرو۔

391. **سوال:** اگر کوئی تعلیمی مرکز میں بچوں کو ٹیوشن پڑھاتا ہو اور وہ چودہ دن تک عمرہ کی وجہ سے چھٹی پر ہو۔اس کی جگہ کسی اور سے پڑھائے جس کو گھنٹوں کے بیس پر پہلے سے وہاں اجرت دی جاتی ہو تو جس نے چودہ دن تعلیم دی ہے اس کو تنخواہ دیتے وقت کچھ بڑھا کر تنخواہ دی جائے گی یا جو ادارے کا اصل ذمہ دار ہے وہ فیس کو بغیر پڑھائے اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

جواب: تعلیمی مرکز کا ٹیچر کے ساتھ پڑھانے اور اجرت دینے کے سلسلے میں جو اتفاق شروع میں ہوا ہے اسی اتفاق کی بنیاد پر ٹیچر کو تعلیمی اجرت دی جائے گی۔اگر ٹیچر کا تعلیمی مرکز سے گھنٹوں کے حساب سے اجرت طے ہوئی ہے تو اسے مہینے کے اختتام پر گھنٹوں کی بنیاد پر ہی اجرت دینا چاہیے۔اس معاملہ میں شریعت بھی یہی کہتی ہے کہ آدمی نے جتنا کام کیا ہے اس کو اپنے کام کے حساب سے ہی اجرت ملنی چاہیے اور جو کام نہیں کیا اس کام کے بدلے اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

کسی خاص ٹیچر کی حاضری میں جس ٹیچر نے چودہ دنوں تک بچوں کو تعلیم دی ہے اس نے اگر اپنی ڈیلی روٹین والی اصل ذمہ داری ادا کرتے ہوئے مزید اضافی طور پر ایک ٹیچر کی ذمہ داری نبھائی ہے تو اسے چودہ دنوں کی اجرت ملنی چاہئے اور اگر انہوں نے پرانے گھنٹوں کی بنیاد پر ہی چودہ دن تعلیم دی ہے تو صرف اتنی ہی اجرت ملے گی جو سابقہ مہینوں میں ملتی تھی، بڑھا کر اجرت نہیں ملے گی۔اور چودہ دنوں کی اجرت مرکز کے اصل ذمہ بھی نہیں رکھیں گے بلکہ اس صورت میں معلوم یہ ہوتا ہے کہ چودہ دنوں میں ایک ٹیچر کی تعلیم دینے کے برابر بچوں کا تعلیمی نقصان ہوا ہے اس وجہ سے بچوں سے اس قدر فیس معاف کی جائے۔

392. **سوال:** کوئی عمرہ کیلئے احرام باندھ کر نکلے، راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو کیا دم دینا ہو گا اور حرم بھیجنی ہے دم کیلئے رقم؟

جواب: جس آدمی نے عمرہ کے لئے احرام باندھا اور احرام باندھنے کے بعد اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ آدمی بروقت عمرہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے یا نہیں؟ اگر بروقت عمرہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو اسی وقت عمرہ کرنے کے لئے جائے اور عمرہ ادا کرے لیکن اگر اسے علاج کی ضرورت ہے تو وہ احرام میں باقی رہے گا اور اپنا علاج کرائے گا۔جب اللہ اسے شفا دے پھر وہ اسی احرام میں حرم جا کر اپنا عمرہ مکمل کرے اور اس دوران حتی المقدور محظورات احرام سے بچتا رہے۔گویا اکسیڈنٹ کی حالت میں دم نہیں ہے بلکہ عمرہ کرنا ہے، خواہ اسی

وقت ہو یا علاج کی ضرورت ہو تو علاج کے بعد۔

393. **سوال:** میں سمجھتی ہوں کہ قرآن خوانی الگ چیز ہے جس میں لوگ ثواب کی نیت سے یا کسی کام کے ہو جانے پر قرآن خوانی کرنے کی منت کر کے اسے پورا کرنے کے لئے لوگوں سے قرآن پڑھواتے ہیں تو اس دعوت کا کھانا بدعت میں شمار ہوگا اور میت کو قرآن پڑھ کر بخشوانے اور اس کا ثواب میت کو پہنچانے کی نیت سے سب لوگ جمع ہو کر پڑھتے ہیں جو یہ بھی بدعت ہے۔ رہی اس کی دعوت تو کیا میت کی طرف سے کوئی صدقہ کرنا یا مال خرچ کرنا یا لوگوں کو کھانا کھلانا جائز نہیں ہے، اس حساب سے قرآن بخشوانا غلط ہے مگر اس میں آئے لوگوں کو کھانا کھلانے کی نیت صحیح ہے تاکہ اس کھانے کا ثواب میت کو پہنچ جائے؟

جواب: قرآنی خوانی اصل میں میت کو بخشوانے کے مقصد سے ہی کی جاتی ہے اور یہ عمل کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے لہذا یہ بدعت ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی حاجت و مقصد کو پورا کرنے کے لئے یا کسی مقصد کو پورا کرنے کے بعد اجتماعی شکل میں قرآن خوانی کرے تو یہ بھی بدعت ہے۔ جہاں تک میت کی جانب سے کھانا کھلانے کا مسئلہ ہے تو اس مسئلے کو آپ نہیں سمجھ پائے ہیں اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

میت کی طرف سے کھانا کھلانا اور صدقہ و خیرات کرنا جائز ہے مگر یہ فقراء اور مساکین کے لئے ہے، یہ کھانا مالداروں کو نہیں کھلایا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ کھانا جو قرآن خوانی کے وقت بنایا جاتا ہے اس کھانے کا تعلق بدعتی عمل سے ہے اور وہ بدعتی عمل قرآن خوانی ہے اور یہ کھانا دراصل قرآن خوانی میں آنے کی وجہ سے کھلایا جاتا ہے لہذا یہ کھانا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی قرآن خوانی کرے اور کھانا کھانے کی نیت میت کی طرف سے کرے تو بھی جائز نہیں ہے۔

بغیر کسی رسم، بغیر کسی قرآن خوانی اور بغیر کوئی مناسبت و تاریخ متعین کئے عام انداز میں اگر فقیر و مسکین کو میت کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یا صدقہ اور خیرات کیا جائے تو یہ عمل جائز ہے۔

394. **سوال:** مایوں مہندی کی رسم ہندوانہ ہے اس میں گناہ ہے مگر گھر والے جبر کریں تو کیا کریں اور اس کا کھانا آجائے تو کھا سکتے ہیں، گھر والے کہتے ہیں کہ وہاں بیٹھنا ہے بس، اس میں ہمیں گناہ نہیں ملے گا اور گناہ اس کو ملے گا جو کرتے ہیں اور اسی طرح شادی کی بات پکی ہو جانے پر ایک رسم ہے تو کیا پکی رسم کی دعوت کھا سکتے ہیں؟

جواب: دلہن کے مہندی لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے بظاہر یہ جائز عمل ہے لیکن مایوں مہندی کے نام سے جو

رسم انجام دی جاتی ہے،اس کے لئے بڑی دھوم دھام سے پر تکلف تقریب منعقد کی جاتی ہے اوراس کے اندر فضول خرچی کے علاوہ متعدد غیر شرعی کام کئے جاتے ہیں جسے عام طور پر خواتین جانتی ہیں بلکہ بے حیائی اور فحش کام تک انجام دئے جاتے ہیں لہذامایوں مہندی کے نام پر غیر شرعی رسومات اور بے حیائی کے کام کرنا کسی بھی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔گھر کے ذمہ داروں کواس قسم کے رسم ورواج اور فضول تقریب سے پرہیز کرنا چاہیے خصوصاد لہن جس کی شادی ہورہی ہے وہ اس چیز کا کھلم کھلا بائیکاٹ کرے اوراس طرح کی رسم و تقریب میں حصہ نہ لے،نہ اس قبیل کا کھانا کھائے۔

شادی کی بات پکی ہونے پر دعوتی تقریب منعقد کرنے کااسلام میں کوئی ثبوت نہیں ہے لہذااس موقع سے تقریب رکھنااسلامی طریقہ نہیں ہے،ہمارے لئے اس طرح کی فضول تقریب اور کھانے کا بائیکاٹ کرنا بہتر ہے تاکہ سماج سے غلط رسم ورواج کا خاتمہ ہوسکے۔

395.**سوال:** میرے ایک بھائی کا کہنا ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ قبر میں زندہ ہیں،وہ قبر میں عبادت بھی کرتے ہیں،کیایہ بات درست ہے؟

جواب: مستند بزار کے اندر ایک حدیث ہے جسے شیخ البانی نے صحیح قرار دیاہے۔

الأنْبياءُ أَحْياءٌ في قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ(السلسلہ الصحیحہ:621)

ترجمہ: انبیاءاپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازپڑھتے ہیں۔

اس حدیث میں انبیاء کے تعلق سے دو خصوصیات کاتذکرہ ملتاہے۔پہلی بات یہ ہے کہ انبیاءاپنی قبروں میں زندہ ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔دراصل ایسی حدیث کوبنیاد بناکر صوفی حضرات یہ استدلال کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں ہماری طرح زندہ ہیں اور ہماری طرح نمازپڑھتے ہیں جبکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے ہیں،اس بات پر قرآن کی واضح آیت موجود ہے بلکہ متعدد آیات اور احادیث اس بات پر شاہد ہیں۔اور مذکورہ بالا حدیث میں جس زندگی کی بات ہے وہ برزخ کی زندگی ہے اور برزخ کی زندگی ہر کسی کو ملتی ہے خواہ وہ مسلمان ہو یاکافر ہو۔برزخ کی زندگی دنیا کی زندگی سے بالکل مختلف ہے اور جو کوئی برزخ کی زندگی میں ہوتاہے اسے میت یامردہ کہاجاتاہے۔

جہاں تک دوسرامسئلہ ہے کہ انبیاءاپنی قبروں میں نمازپڑھتے ہیں تودلیل کی روشنی میں اس بات پر ایمان لائیں

گے انبیاء اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں مگر اس نماز کی کیفیت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ برزخ میں انبیاء کس کیفیت میں نماز پڑھتے ہیں کیونکہ برزخ کا معاملہ غیبی ہے اس کو دنیاوی امور پر قیاس کرنا کسی صورت صحیح نہیں ہے۔

آپ کتنے میڈیکل ٹریننگ کالج میں مردہ لاش کو پائیں گے جن لاشوں پر میڈیکل پڑھائی کرنے والے چیر پھاڑ اور ریسرچ کرتے ہیں۔ اگر یہ کسی مومن کی لاش ہے تو نہ وہ زندہ ہے، نہ اس میں حرکت ہے، نہ بولی ہے اور نہ ہی ہم اپنی آنکھوں سے اسے جنت کی نعمت میں دیکھتے ہیں اس کا جو معاملہ ہے وہ برزخی ہے اسے صرف اللہ جانتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کتنے سارے کافروں کی لاش ہاسپیٹلوں میں کئی کئی مہینوں تک رکھی رہتی ہے اور ہم اس لاش پر کسی قسم کا کوئی عذاب نہیں دیکھتے ہیں کیونکہ یہ برزخی معاملہ ہے عذاب کی کیفیت کو ہم نہیں جان سکتے۔

مذکورہ بالا مثال انبیاء اور غیر انبیاء میں بطور تقابل نہیں پیش کی گئی ہے بلکہ محض عالم برزخ کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جس طرح عام آدمی کو برزخ کی زندگی ملتی ہے اسی طرح انبیاء کو برزخ کی زندگی ملتی ہے، اس زندگی کا ہمیں کچھ بھی شعور نہیں اور ان کے نماز پڑھنے کا بھی ہمیں کوئی شعور نہیں اس لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ ہماری طرح زندہ ہیں اور ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

396. **سوال:** ایران سے آنے والے لوگ اکثر اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے کچھ تحائف لاتے ہیں جن میں کھانے پینے کی چیزیں بھی شامل ہوتی ہیں جیسے کھجور، مختلف اقسام کی ٹافیاں اور دیگر میٹھی چیزیں اور اسی طرح وہاں سے بچیوں کے لئے اسکارف وغیرہ بھی لائے جاتے ہیں۔ کیا ان اشیاء کا استعمال شرک کے زمرے میں آتا ہے نیز ایسی تسبیح کا کیا حکم ہے، اس پر اللہ کا ذکر کرنا کیسا ہے؟

جواب: اسلامی اعتبار سے کھانے پینے یا پہننے اوڑھنے سے متعلق جو چیز ہمارے لئے حلال ہو اس کے قبول کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ تحفہ کے قبیل سے ہے۔ اس لحاظ سے اگر شیعہ بھی ایسی کوئی چیز پیش کرے جو شرعا ممنوع نہ ہو تو بطور تحفہ قبول کرنے میں حرج نہیں ہے۔ ساتھ ہی کھانے پینے کی چیزوں سے متعلق اس بات پر یقین کر لینا ضروری ہے کہ یہ کسی نسبت کا کھانا یا شرکیہ وکفریہ عقیدے سے متعلق کوئی کھانا نہ ہو۔ گویا جائز چیز کا استعمال، جائز ہوگا، شرک نہیں کہلائے گا اور شیعہ کی طرف سے پیش کردہ تسبیح پر اللہ کا ذکر کر سکتے ہیں بلکہ ہم تسبیح کے بارے میں یہ مشورہ دیں گے کہ انگلیوں پر تسبیح پڑھیں کیونکہ انگلیوں پر تسبیح پڑھنا افضل ہے۔

397. **سوال:** جیسے ہم نماز کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں کیا اسی طرح یہ ذکر بھی دس مرتبہ پڑھنا ہے، لاالااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شی قدیر؟

جواب: نماز کے بعد دس مرتبہ درود پڑھنے کا حدیث میں کہیں ذکر نہیں آیا ہے بلکہ ایک حدیث آتی ہے جس میں صبح اور شام کے اذکار کے طور پر دس مرتبہ درود پڑھنے کا ذکر ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔"جو شخص مجھ پر درود بھیجے دس مرتبہ صبح کے وقت اور دس مرتبہ شام کے وقت تو اس کو میری شفاعت قیامت کے دن پالے گی۔" یہ طبرانی کی روایت ہے اور شیخ البانی نے اسے سلسلہ ضعیفہ (5788) میں ضعیف کہا ہے۔

گویا کہ یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے اس لئے اس پر عمل نہیں کریں گے۔ باقی جو دوسرا ذکر آپ نے بیان کیا ہے وہ فجر کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد دس دس مرتبہ پڑھنا ثابت ہے اس لئے اس ذکر کو آپ فجر و مغرب کی فرض نماز کے بعد دس دس مرتبہ پڑھا کریں۔

398. **سوال:** کیا اسرائیلی مصنوعات استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ فلسطینیوں پر ظلم کر رہے ہیں اس لئے اسرائیلی مصنوعات کا استعمال کرنا ان کا ساتھ دینا ہے؟

جواب: کافر حربی ہو یا غیر حربی ہو یعنی ہم سے جنگ کرنے والا کافر ہو یا جنگ کرنے والا کافر نہ ہو ان لوگوں سے معاملہ کرنا، خرید و فروخت کرنا، ان سے کچھ بیچنا یا ان سے کچھ خریدنا شرعا جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں سے سامان خریدا ہے، یہودیوں سے سامان لیا ہے اور کافروں اور یہودیوں سے مدد بھی لی ہے بلکہ آپ نے مدینہ کے یہودیوں سے معاہدہ بھی کیا تھا۔

ہاں جنگی اسلحے دشمن کافروں کو نہیں بیچنا ہے کیونکہ وہ اس کا استعمال ہمارے خلاف کر سکتے ہیں۔ باقی دیگر مباح چیزیں ان سے بھی ہم لے سکتے ہیں اور ہم ان کو دے سکتے ہیں۔

فلسطین کے پس منظر میں یہودیوں کا چہرہ بہت بھیانک اور ظالمانہ معلوم ہوتا ہے اور فلسطینی مسلمان کے حالات کو دیکھتے ہوئے مختلف ممالک میں اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تحریک چلی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسرائیلی مصنوعات کو خریدنے سے یہودیوں کی معیشت مضبوط ہوتی ہے اور اسی معیشت سے وہ ہتھیار خریدتے ہیں اور مظلوموں کے خلاف استعمال کرتے ہیں اس لئے اگر ہم ان مصنوعات کا بائیکاٹ کریں جن سے یہود کو زیادہ مالی مدد ملتی ہے تو یہ اچھی بات ہے مگر یہاں معاملہ یہ ہے کہ بعض مسلمان صرف کھانے پینے کی چند چیزوں کا بائیکاٹ

کرتے ہیں جبکہ ایک سے ایک مشینری چیزیں ہیں، ایک سے ایک ٹیکنالوجی اور ایک سے ایک نئی نئی ایجادات اکثر و بیشتر یہودیوں کی ہیں۔ ظاہر ہے ہم اپنی زندگی میں ان ساری مشینری اور الیکٹرانک چیزوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان سے ہم اپنا دامن بھی نہیں چرا سکتے۔

گویا بعض اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ سے یہودیوں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا جبکہ بہت ساری ایجادات یہودیوں کی ہیں جن کو ہم چاہ کر بھی نہیں چھوڑ سکتے، نیز یہودیوں کی مدد کرنے والا اور اسلحے مہیا کرنے والا سپر پاور امریکہ ساتھ کھڑا ہے۔ لہذا اس معاملے میں میرا تجربہ یہ ہے کہ چند ایک اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ سے یہودیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اور شرعا اسرائیلی مصنوعات کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں یعنی آپ کو اس میں کوئی گناہ نہیں ملے گا۔

399. **سوال:** جب ہم کسی غلط رسم و رواج جیسے مہندی، ہلدی وغیرہ کی رسومات سے متعلق لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ یہ گناہ ہے تو الٹا وہ ہم ہی پر طنز کستے ہیں کہ تم بھی فلاں فلاں کام کرتے ہو ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہوتا ہے کہ جو کسی کو دین کی صحیح بات بتائی جائے خصوصا کسی برائی اور منکر پر تنبیہ کی جائے تو لوگ الٹا آپ پہ طنز کریں گے اور آپ ہی کو غلط ٹھہرائیں گے ایسے میں ہمارا کردار کیا ہونا چاہیے؟

اس مسئلے میں بنیادی چیز یہی سمجھیں کہ ہمارے ذمہ دین کی دعوت دینا ہے، اس دعوت کو جس پر پیش کی جائے، وہ قبول ہی کرلے ایسا ضروری نہیں ہے کیونکہ ہدایت و توفیق اللہ کی جانب سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کی قسمت میں ہدایت نہیں تھی، وہ رسول کی تبلیغ سے بھی ایمان نہیں لا سکے اس لئے ہمیں قطعا اس بات کے لئے پریشان نہیں ہونا ہے کہ کوئی ہماری بات کو قبول نہیں کرتا۔ ہم دلائل کے ساتھ حق بات سامنے والے پر پیش کردیں اس سے ہمارا فریضہ ادا ہو جاتا ہے اور ہم عنداللہ ثواب کے بھی مستحق ہوتے ہیں اور بری الذمہ بھی ہو جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ سماج میں جو غلط رسم و رواج چل پڑے ہیں، اگر آپ ان رسم و رواج کے خلاف بات کرتے ہیں تو آپ کو نہ صرف طعنہ دیا جائے گا بلکہ اذیت بھی دی جاسکتی ہے، آپ کا سوشل بائیکاٹ بھی ہو سکتا ہے، یہ کافی صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے، یہاں پر ہمیں دعوت دین کے راستے میں تکلیف لاحق ہونے پر صبر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے اور جس کا ذکر اللہ نے سورۃ العصر میں فرمایا ہے۔

شادی کے موقع پر یہ کسی اور موقع پر جس غلط رسم پر آپ تنبیہ کریں اس کے بارے میں حکمت و بصیرت اور قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں بات کریں اور جدل و مناظرہ اور تلخ کلامی سے حتی الامکان پرہیز کریں، ساتھ ہی دعوت کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا اپنا کردار بھی اچھا ہو اور ہم خود بھی نیکی کے کام کرتے ہوں اور برائی سے پرہیز کرتے ہوں۔

400. **سوال:** مقام ابراہیم کے بارے میں، میں نے سنا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جیسے جیسے ضرورت پڑتی وہ پتھر آپ خود وہاں تک پہنچا دیتا تھا کیا یہ بات صحیح ہے اور کیا کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے کی یا فرشتوں نے کی؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خانہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر سے پہلے تعمیر ہو چکا تھا کیونکہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو پرانی بنیاد پر تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم سب سے پہلے کس نے کعبہ کی بنیاد رکھی اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ فرشتوں نے اس کی تعمیر کی اور بعض کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے تعمیر کی یعنی تاریخ میں اس طرح کی باتیں ملتی ہیں مگر اس بارے میں ٹھوس دلیل نہیں ہے۔

جہاں تک مقام ابراہیم کی بات ہے کہ جس پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے وہ آپ خود حرکت کرتا اور ابراہیم علیہ السلام کو وہاں پہنچا دیتا جہاں سے تعمیر کرنے کی ضرورت پڑتی، اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ سراسر فسانہ اور جھوٹ ہے۔ پتھر جمادات کی قسم میں سے ہے اور جمادات میں حرکت نہیں ہوتی ہے۔ اس پتھر کے بارے میں یہ بات صحیح ہے کہ آپ اس پر کھڑے ہو کر کعبہ کی بنیاد تعمیر فرماتے مگر یہ آپ خود حرکت کرتا اور آپ خود مطلوبہ مقام تک پہنچا دیتا، یہ بات بے دلیل اور بے بنیاد ہے۔

401. **سوال:** کیا ہم اپنے بدن کی سرجری کرا سکتے ہیں جیسے چہرہ، ناک، بریسٹ، پیٹ اور پرائیویٹ پارٹ وغیرہ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسے کسی کے چہرے کی رنگت اچھی نہ ہو یا ناک موٹی ہو یا پرائیویٹ پارٹ کا شیپ ٹھیک نہ ہو تو ان صورتوں میں سرجری کرنا کیسا ہے؟

جواب: سوال سے بالکل ظاہر وعیاں ہے کہ مذکورہ اعضاء کی سرجری خوبصورتی اور حسن میں اضافہ کے لئے کی جانی ہے۔ اس معاملہ میں آپ یہ سمجھیں کہ ضرورت کے وقت سرجری کرنا جائز ہے اور ضرورت یہ ہے کہ سرجری کے بغیر آدمی کا کام نہ بنے یا بڑے عیب کو دور کرنے کے لئے سرجری کی جائے جیسے ایک صحابی کی ناک کٹ گئی تھی

تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی، جب اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو پھر بعد میں سونے کی ناک لگوائی۔(سنن نسائی:5156)

اسی طرح کسی کا چہرہ جل جائے اور چہرہ بدنما معلوم ہو تو اس کا عیب دور کرنے کے لئے سرجری کر سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی ضرورت کے تحت سرجری کرنا جائز ہے۔

جہاں تک حسن وخوبصورتی پیدا کرنے کے لئے سرجری کرنے کا حکم ہے تو یہ حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کے مترادف ہے اور اللہ تعالی نے تخلیق میں تبدیلی کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ شیطانی فعل ہے جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے۔

ابلیس ملعون کے بارے میں بتلاتے ہوئے فرمان باری تعالی ہے: وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ(النساء:119)

ترجمہ: [شیطان نے کہا]اور میں انہیں ضرور حکم کروں گا تو وہ اللہ تعالی کی تخلیق میں لازماً تبدیلی کریں گے۔

اسی طرح حدیث رسول میں ہے، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لعنت فرمارہے تھے خوبصورتی کے لیے چہرے سے بال نوچنے والی اور دانتوں میں فاصلہ ڈالنے والی عورت پر کیونکہ یہ عورتیں تخلیق الہی میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔(بخاری:4507)

مذکورہ بالا قرآنی آیت اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی مرد وعورت خوبصورتی کے لئے جسم کے کسی حصے کی سرجری نہیں کروا سکتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی ہے۔

اور جس خاتون نے چہرے کو اچھا بنانے یا موٹی یا بڑی ناک کو خوبصورت بنانے یا پرائیویٹ پارٹ کو اچھی شکل دینے کے لئے سرجری کروانے سے متعلق سوال کیا ہے اس عورت کے لئے اس قسم کی سرجری کروانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت میں سے نہیں ہے، یہ خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ عورتوں میں مغربی تہذیب اور فحش چیزوں کو دیکھ کر پرائیویٹ پارٹ تک کو خوبصورت بنانے کی فکر پیدا ہو گئی ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آج مسلمان کس راہ پر چل پڑے اور کن لوگوں کی نقالی کرنے لگے، ایک مسلمان کو اپنا کردار خوبصورت بنانا چاہیے، اس کو اپنا عمل خوبصورت بنانا چاہیے اور اس کو اپنے صبح و شام اور صبح و شام کے اعمال و معاملات خوبصورت و بہتر بنانا چاہیے۔

402. **سوال:** غسل کرنے کے بعد جو وضو غسل کے شروع میں کئے تھے اسی سے نماز ادا کریں یا پھر سے وضو کریں؟

جواب: اگر کسی نے غسل سے پہلے وضو کیا پھر غسل کیا تو آدمی اسی وضو سے نماز ادا کر سکتا ہے لیکن ایک شرط ہے۔ وہ شرط یہ ہے کہ غسل کرتے ہوئے یا غسل کے بعد اس نے بغیر پردے کے شرمگاہ کو ہاتھ نہیں لگایا ہو کیونکہ بغیر پردے کے شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اور عموماً غسل کرتے وقت لوگ پورے بدن پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور صابن لگاتے ہیں جس کی وجہ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگتا ہے، اگر غسل کے دوران ایسا ہوا ہو تو پھر وہ وضو باقی نہیں رہے گا اور نماز کے لئے پھر سے وضو کرنا پڑے گا۔

403. **سوال:** میں بہت پریشان ہوں کیونکہ میری نماز قبول نہیں ہو رہی ہے مجھے نماز میں نیند آنے لگتی ہے اور بھول و سستی بھی ہو جاتی ہے اور میری دعا بھی قبول نہیں ہوتی ہے اس بارے میں میری رہنمائی کریں؟

جواب: ہمارے اور آپ کے ذمہ اللہ کی بندگی کرنا جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، رب کی بندگی کی ہے اور اس سے دعائیں مانگنا ہے۔

نماز کو اور دعا کو قبول کرنے والا اللہ رب العالمین ہے اور یہ یقین رکھیں کہ جو بھی عبادت اخلاص کے ساتھ اور سنت کے مطابق انجام دی جائے وہ عبادت اللہ کی یہاں مقبول ہے اور ہم جو کچھ بھی اللہ رب العالمین سے دعائیں مانگتے ہیں وہ ساری قبول ہوتی ہیں۔ ممکن ہے بعض دعائیں دنیا ہی میں قبول کر لی جائیں اور بہت ساری ہماری دعائیں آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہیں، ہماری کوئی بھی دعا رائیگاں نہیں جاتی۔

لہذا ہمیں نہ اپنی نماز کی قبولیت کے لئے پریشان ہونا ہے اور نہ اپنی دعا کی قبولیت کے لئے پریشان ہونا ہے۔ آپ اخلاص کے ساتھ سنت کے مطابق اللہ کی بندگی کرتے رہیں اور اخلاص کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے رہیں نیز جو کام ہماری عبادتوں کو رائیگاں کرنے والا ہے اس سے بچیں یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانے سے بچیں کیونکہ یہ ہمارے اعمال کو برباد کرنے والا ہے۔

نیند کوئی مسئلہ نہیں ہے، آپ رات میں بھرپور نیند لیں ان شاءاللہ نیند کی پریشانی ختم ہو جائے گی اور نیند کی وجہ سے جو سستی و کاہلی پیدا ہوتی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔

404. **سوال:** کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کا سونا رزق

کو روک دیتا ہے۔(مسند احمد:530)

جواب: یہ حدیث مسند میں اس طرح سے موجود ہے۔

عن عمرو بن عثمان بن عفان، عن ابیہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الصبحۃ تمنع الرزق۔

ترجمہ: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت سوتے رہنے سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے، شیخ البانی نے ضعیف الترغیب اور ضعیف الجامع میں بہت ہی ضعیف کہا ہے اور مسند احمد کی تخریج میں شعیب ارناؤوط نے کہا کہ یہ بہت ہی ضعیف ہے بلکہ موضوع کے مشابہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض محدثین نے اسے موضوع بھی کہا ہے جیسے صغانی نے الموضوعات میں موضوع کہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ بات حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ صبح کے وقت سوئے رہنے سے آدمی رزق سے محروم ہو جاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی فجر کی نماز چھوڑ کر صبح میں سویا رہے، آدمی سویرے سوئے اور فجر کے وقت بیدار ہو کر جماعت سے فجر کی نماز ادا کرے۔ ہاں فجر کی نماز کے بعد آدمی کو سونے کی ضرورت ہو تو وہ سو سکتا ہے۔

405. **سوال:** آن لائن انسٹیٹیوٹ میں یعنی جو آن لائن مدرسے چلاتے ہیں ان میں تعاون کے طور پر زکوۃ کا پیسہ دے سکتے ہیں؟

جواب: کسی بھی آن لائن انسٹیٹیوٹ کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، آن لائن انسٹیٹیوٹ والے فیس لے کر لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں، نیز نہ ان کے پاس زکوۃ کا کوئی مصرف ہے اور نہ ہی آن لائن انسٹیٹیوٹ زکوۃ دینے کا ادارہ ہے۔ زکوۃ کے آٹھ مصارف قرآن میں مذکور ہیں انہی آٹھ مصارف میں زکوۃ صرف کی جاسکتی ہے۔ زکوۃ کے مصارف اور ان کی تفصیل جاننے کے لئے سورہ توبہ کی ساٹھ نمبر کی آیت اور اس کی تفسیر دیکھیں۔

406. **سوال:** مہاراشٹر حکومت کے چیف منسٹر نے ماجھی لاڈکی بہین یوجناکااعلان کیاہے جس میں پندرہ سوروپے ماہانہ براہ راست خواتین کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرائے جارہے ہیں توکیااس رقم کولیناد رست ہے؟

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ مہاراشٹر حکومت نے ماجھی لاڈلی بہین یوجناکااعلان کیاہے،اس اعلان کے تحت خاتون کو پندرہ سوروپیے ماہانہ دئے جائیں گے۔ تحقیق سے مجھے یہ بھی معلوم ہواہے کہ جن خاندان کی سالانہ آمدنی ڈھائی لاکھ روپے سے کم ہوگی اور جن کے پاس پیلا یااورینج راشن کارڈ ہوگا اسی خاندان کی خاتون کواس اسکیم کافائدہ ملے گا۔

لہذا اگر واقعی حکومت کی شرائط میں یہ بات بھی درج ہے تواس شرط پر پورااترنے والی خاتون اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکتی ہے لیکن جو خاتون اس شرط پر پورانہ اترتی ہواس کا فرضی طریقہ سے جھوٹے کاغذات بناکر یہ اسکیم لیناجائز نہیں ہوگا۔

مختصر الفاظ میں یہ سمجھیں کہ حکومت نے جن شرائط کی بنیادپر یہ اسکیم لائی ہے،ان شرائط پر جو بھی خاتون اترتی ہو اس کے لئے اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ ایک طرح سے حکومت کاعوام کے ساتھ تعاون ہےاور مستحق خاتون کااس تعاون سے فائدہ اٹھاناجائز ہے۔

407. **سوال:** عام حالات میں صبر کی دعاکرسکتے ہیں،قرآنی دعایااپنی زبان میں کہ یااللہ! مجھے صبر دے مثلااگر کوئی کسی تکلیف میں یاآزمائش میں مبتلاہوتوکیاوہ دعاکرسکتاہے کہ یااللہ مجھے صبر عطافرما؟

جواب: تکلیف کے وقت صبر کرنامومن کاخاصہ ہےاور مومن ایسے وقت میں اللہ تعالی سے صبر کی دعامانگ سکتا ہے کیونکہ صبر کی دعامانگنے میں شرعی طورپر کوئی حرج نہیں ہےاس لئے جو کوئی کسی مصیبت میں یاآزمائش میں مبتلا ہووہ بلاشبہ اللہ تعالی سے اس قسم کی دعاکرسکتاہے کہ اے اللہ مجھے اس مصیبت میں صبر دےیااس آزمائش میں صبر کی توفیق عطافرما۔

408. **سوال:** میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سناکہ مصیبت آنے سے پہلے صبر کی دعاکرنے کامطلب ہے پہلے اپنے لئے مصیبت مانگناپھراس پر صبر مانگناہے۔کیامصیبت کے آنے سے پہلے صبر کی دعانہیں مانگ سکتے؟

جواب: جب کوئی کسی مصیبت یاپریشانی میں ہوتاہےاس وقت وہ اللہ تعالی سے صبر کی دعامانگتاہے کہ اے اللہ! مجھے صبر دےاور جو مصیبت میں مبتلانہ ہووہ بھلاایسی دعاکیوں کرے گاکہ اے اللہ! مجھے صبر دے۔

تاہم اس طرح کی دعا ہم کر سکتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں مصیبت میں صبر دے۔اس دعا کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کبھی مصیبت آئے تو اللہ تعالی ہمیں صبر دے گا۔ یہ دعا ٹھیک اسی طرح ہے جیسے ہم اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں اے اللہ! ہمیں آزمائش سے بچا، اے اللہ! ہمیں مصیبت سے بچا یعنی آزمائش اور مصیبت آنے سے پہلے اللہ تعالی سے اس سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں۔

409. **سوال:** ایک لڑکی کی شادی ہوئی ہو پھر اس کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ حصہ لئے بغیر دوسری شادی کر لے تو کیا پھر بھی دوسری شادی کرنے کے بعد پہلے شوہر کی جائیداد میں حصہ رہے گا؟

جواب: جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس حال میں کہ وہ عورت شوہر کی بیوی تھی اور میاں بیوی میں طلاق یا خلع وغیرہ کے ذریعہ جدائی نہیں ہوئی تھی تو ایسی صورت میں اس عورت کو شوہر کی جائیداد سے حصہ ملے گا چاہے وہ عورت دوسری جگہ شادی کر لے یا شادی نہیں کرے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

410. **سوال:** ایک لڑکے کا نکاح مولوی نے پڑھایا لیکن لڑکی کا نکاح باپ نے پڑھایا اور نام میں کچھ مسٹیک کر دیا مثلا باپ کا جو نام ہے وہ صحیح سے نہیں لیا اور شادی کو ایک سال ہو گیا، اب جا کر پتہ چلا ہے تو کیا یہ شادی صحیح ہے؟

جواب: لڑکے کا نکاح پڑھاتے وقت لڑکے کے نام میں یا اس کی ولدیت بولنے میں لفظی طور پر کوئی غلطی ہو جائے تو اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ جس لڑکی کا نکاح ہونا تھا اس کی طرف سے ولی راضی تھا اور اس لڑکی کا اعتبار کر کے اس کے ولی کی طرف سے نکاح خواں نے لڑکے سے نکاح کے لئے قبول کروایا گیا، عقد نکاح کے وقت یہی ایجاب و قبول ہی نکاح کا نام ہے اور نام بولنے میں لفظی خطا کوئی مسئلہ نہیں ہے، نکاح اپنی جگہ پر درست ہے۔

جہاں تک لڑکی کے نکاح پڑھوانے کا مسئلہ ہے تو یہ اپنے معاشرے کا فضول طریقہ ہے، اس رواج کا نکاح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نکاح میں لڑکی کی خاموشی ہی اس کی رضامندی ہے اور اس لڑکی کی طرف سے اس کا ولی لڑکے سے نکاح کروائے گا اور اگر کسی نے لڑکی کا بھی نکاح پڑھایا اور وہاں پر نام بولنے میں کچھ غلطی ہو گئی تو بھی اس سے نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، نکاح اپنی جگہ درست ہے۔

411. **سوال:** فرض عین اور فرض کفایہ میں کیا فرق ہے اور کیا قرآن کی تجوید سیکھنا فرض عین ہے؟

جواب: فرض عین کا مطلب ہوتا ہے ہر کسی پر فرض ہے اور فرض کفایہ کا مطلب ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اگر فرض کو ادا کرلیں تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے جیسے جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر گاؤں کے چند لوگ ادا کر لیتے ہیں تو پورے گاؤں کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

اور قرآن کی تجوید سیکھنا فرض عین نہیں ہے یعنی تجوید سیکھنا فرض اور واجب نہیں ہے بلکہ یہ عمل فقط استحباب کا درجہ رکھتا ہے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی تجوید واجب نہیں ہے، تجوید فقط لفظ کا حسن ہے اور قرآنی الفاظ کا حسن بلاشبہ خیر ہے اور حسن قرات کا اکمال ہے لیکن جو تجوید سے قرآن نہ پڑھے ہم اس کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ گنہگار ہے کیونکہ یہ بات بلا دلیل ہے۔ گویا شیخ تجوید قرآن کو واجب قرار نہیں دیتے ہیں بلکہ مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ حرکات کو قائم رکھا جائے اور جیسے حروف ہیں ٹھیک اسی طرح ان کا نطق واضح کیا جائے مثلاً راء کو لام نہ پڑھا جائے اور ذال کو زاء نہ پڑھا جائے یعنی اس طرح کی چیزیں ممنوع ہیں۔

412. **سوال:** دو بہن اور ایک بھائی ہیں جن کی ماں ایک ہے اور باپ الگ الگ ہیں مطلب ایک بہن اور ایک بھائی سگے ہیں اور دوسری بہن کا باپ الگ ہے، سوال یہ ہے کہ کیا دوسری بہن جس کا باپ الگ ہے بھائی کو محرم بنا سکتی ہے۔ اور کیا دوسری بہن جس کا باپ الگ ہے، اس کا بیٹا پہلی بہن کا محرم ہو سکتا ہے؟

جواب: ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں تو ماں کی تمام اولادیں آپس میں ماں شریک بہن بھائی ہیں جن کو اخیافی بہن بھائی بھی کہتے ہیں۔ اور ماں شریک بہن بھائی آپس میں اسی طرح سے حرام ہیں جیسے حقیقی بہن بھائی حرام ہیں اس لئے ماں شریک بھائی، اپنی بہن کا محرم ہے۔

اسی طرح دوسری بہن کا بیٹا پہلی بہن کا بھی محرم ہے کیونکہ ماں شریک بھائی بہن اور ان کی اولاد بھی آپس میں ایک دوسرے کے لئے حرام ہیں۔

413. **سوال:** میرے یہاں اذان کی آواز نہیں آتی ہے تو میں مسلم پروسے وقت دیکھ کر نماز پڑھتی ہوں، کیا میرا طریقہ صحیح ہے؟

جواب: عورتوں کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے لہذا نماز کا وقت ہوتے ہی عورت کو اول وقت پہ اپنی نماز ادا کر لینا چاہیے خواہ وہ اذان سنے، یا نہ سنے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہاں اگر مسجد سے باقاعدہ اذان کی آواز آرہی ہو اور اول وقت پہ اذان دی جارہی ہے تو عورت پہلے اذان سن لے پھر اس کے بعد نماز پڑھے لیکن اگر کہیں پر تاخیر

سے مسجد میں اذان ہوتی ہو یا پھر کسی مسجد کی اذان سنائی نہیں دیتی تو ایسی صورت میں عورت اول وقت پہ اپنی نماز ادا کر لیا کرے۔ جہاں تک اوقات نماز کا مسئلہ ہے تو اس کے لئے اپنے علاقہ کے سلفی ادارے اور مرکز کا کلینڈر حاصل کریں جس سے اوقات نماز کی صحیح رہنمائی حاصل ہو گی۔

414. **سوال:** کسی نے اپنے بیٹے کا نام زارون رکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے اور یہ کس زبان کا نام ہے؟

جواب: آج کل اکثر لوگ اپنے بچوں کا نام عجیب و غریب رکھنا چاہتے ہیں یعنی یہ چاہتے ہیں کہ اس کے بچے جیسا نام پورے محلے میں اور پوری بستی میں کسی کا نام نہ ہو اور اس کام کے لئے وہ انٹرنیٹ سے عجیب و غریب نام تلاش کرتے ہیں جبکہ ہمیں اپنے اسلاف کے طرز پر نام رکھنا چاہیے اس کے لئے ہمیں سیرت کی کتابیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

زارون لفظ بھی انٹرنیٹ کے فرضی ناموں میں سے ایک نام ہے، نہ یہ اردو لغت میں ہے اور نہ ہی عربی لغت میں ہے مگر مختلف ویب سائٹ والوں نے اپنی ویب سائٹ کو مشہور کرنے کے لئے زارون کا معنی ملاقاتی یعنی وزٹ کرنے والا بتایا ہے جبکہ عربی میں زارون کوئی لفظ نہیں ہے۔ ہاں عربی میں زائرون کا لفظ ہے، یہ جمع کا صیغہ ہے اور اس کا معنی ہے زیارت کرنے والے لوگ۔

415. **سوال:** مجھے ایک امیج ملا جس میں انگریزی زبان میں ہربل دھونی پیک لکھا ہے، مزید لکھا ہے "حرمل، گوگل اور لوبان (اینٹی بیکٹیریل/اینٹی وائرل) پھر اس کے فوائد لکھے ہیں کہ منفی اثرات کو زائل کریں، ماحول کو صاف ستھرا بنائیں اور تھکان دور کریں۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: اصل میں جو لوگ عملیات کرتے ہیں اور لوگوں کو جادو ٹونے اور آسیب دور کرنے کا علاج اور نسخہ بتاتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک حرمل (اسفند)، گوگل اور لوبان کی دھوبی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ جادو ٹونے کا علاج کرنے والے، لوگوں کو بتاتے ہیں کہ حرمل کی دھونی دینے سے گھر سے آسیب دور ہوتے ہیں، گوگل کی دھونی دینے سے بھی سحر و آسیب ختم ہوتے ہیں اور اسی طرح لوبان کی دھونی دینے سے گھر کے منفی اثرات اور جادو ٹونے ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض حدیثوں میں گھر میں لوبان وغیرہ کی دھونی دینے کا ذکر آیا ہے مگر اس سلسلے میں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے، جو بھی روایات آتی ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔

ایک روایت: عبداللہ بن ابی جعفر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بخروا بيوتكم باللبان و الشيح(الشعب الايمان للبيهقي:2092/5)

ترجمہ: اپنے گھروں کو لوبان اور نبات شیح سے دھونی دو۔

امام بیہقی نے اس حدیث کو منقطع کہا ہے یعنی یہ ضعیف حدیث ہے۔

دوسری حدیث: انس بن مالک سے روایت ہے:

بخروا بيوتكم باللبان و المر و الصعتر(الاجوبۃ المرضیۃ:537/2)

ترجمہ: اپنے گھروں کو لوبان، مر اور صعتر سے دھونی دو۔

امام سخاوی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

غرض یہ ہے کہ لوبان اور دیگر نبات کی دھونی دینے سے متعلق مختلف احادیث وارد ہیں مگر کوئی بھی صحیح نہیں ہے اور پھر اس میں یہ بھی مذکور نہیں ہے کہ اس کی دھونی دینے سے جادو کے اثرات زائل ہوتے ہیں، یہ لوگوں نے اپنی طرف سے جھوٹ گھڑ لیا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں خوشبو والی دھونی نہیں دے سکتے ہیں، آپ بلاشبہ اپنے گھروں میں اگر بتی اور بخور وغیرہ جیسی کوئی بھی خوشبو کی دھونی دے سکتے ہیں مگر یہاں پر جھوٹے اور فرضی عاملوں کا پردہ فاش کرنا ضروری ہے۔ وہ لوگ عوام کو یہ بتلاتے ہیں کہ حرمل، گوگل اور لوبان کی دھونی سے گھر کے منفی اثرات، نحوست، بھوت پریت کا سایہ اور آسیب وغیرہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ بات سراسر جھوٹ ہے لہذا کسی بھی عامل کی اس قسم کی جھوٹی بات اور اس قسم کے جھوٹے فریب میں آپ کبھی نہ آئیں۔ آپ سیدھی سی بات یہ سمجھ لیں کہ جادو یا سحر و آسیب کا علاج صرف اور صرف مسنون اذکار ہیں اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

416. **سوال:** میرے پاس میری بہن زکوۃ کے پیسے لوگوں کو دینے کے لئے دیتی ہیں مجھے پوچھنا تھا کہ جب میں زکوۃ کسی کو دیتی ہوں تو کیا مجھے اسے بتانا چاہیے کہ یہ میری بہن نے دی ہے جبکہ میں اپنی بہن کو بتا دیتی ہوں کہ میں نے کس کو زکوۃ دی ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ کی بہن آپ کو زکوۃ تقسیم کرنے کے لئے دیتی ہے اور جس کو آپ زکوۃ دیں اس کو زکوۃ کی رقم بتلا کر دینا یا فلاں نے یہ زکوۃ دی ہے، یہ بتلانا کوئی ضروری نہیں ہے تاہم اس جگہ پر دو باتوں کو ضرور دھیان سے سمجھنا ضروری ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ زکوۃ صرف مستحق کو ہی دیں اور مالی زکوۃ ہے تو مال ہی دیں، کوئی سامان خرید کر نہیں دیں۔
دوسری بات یہ ہے کہ زکوۃ کو فی الفور ادا کیا جاتا ہے یعنی جس نے زکوۃ نکالی ہے اسے چاہیے کہ بغیر تاخیر اپنی مکمل زکوۃ مستحقوں میں تقسیم کردے اور اسے اپنے پاس رکھ کر تھوڑا تھوڑا تقسیم کرنا جائز نہیں ہے۔

417. **سوال:** مجھے آخری ہفتہ پیریڈ ہوا مطلب صرف اسپاٹنگ لگی، میں نے انتظار کیا لیکن کوئی بلیڈنگ نہیں ہوئی، سات دن کے بعد میں نے غسل کر لیا اب دو دن کے بعد مجھے بلیڈنگ ہو رہی ہے کیا اب مجھے نماز چھوڑنی چاہیے یا پڑھنی چاہیے؟

جواب: کبھی کبھی حیض آنے سے پہلے براؤں کلر کا کچھ ظاہر ہو سکتا ہے یا اسپاٹنگ لگ سکتی ہے، اگر یہ حیض سے منفصل ہو کر یعنی ایک دو دن گیپ ہو کر آئے تو یہ حیض نہیں ہے اور مذکورہ صورت میں یہی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ پھر جب دوبارہ خون جاری ہوا، اگر اس خون میں حیض کے صفات ہیں تو بعد میں آنے والا خون حیض کا مانا جائے گا اور حیض کو اس کے صفات سے جان سکتے ہیں، حیض کے تین اہم صفات ہیں۔ وہ گاڑھا ہوگا، وہ بدبودار ہوگا اور وہ سیاہی مائل ہوگا۔

418. **سوال:** دیوالی کے موقع پر دیوالی بونس دیا جاتا ہے کیا اس کا لینا جائز ہے؟

جواب: دیوالی یا کسی تہوار کے موقع پر اگر کوئی کمپنی یا ادارہ اپنے ورکر کو بونس دے تو اس کو لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی کا دل اس بولس کے لینے میں مطمئن نہ ہو اور بونس نہ لینے میں کمپنی سے اس کی نوکری کو کوئی خطرہ نہ ہو تو وہ بونس کو چھوڑ بھی سکتا ہے تاہم اسے لینے میں حرج نہیں ہے۔

419. **سوال:** کیا عورتوں کی آواز کا پردہ ہے؟

جواب: عورت کی آواز کا مطلق طور پر پردہ نہیں ہے، بقدر ضرورت عورت اپنی آواز غیر محرم کے پاس ظاہر کر سکتی ہے اور غیر محرموں سے ضرورت کے وقت بات بھی کر سکتی ہے جیسا کہ عہد رسول میں ضرورت کے وقت عورتیں مردوں سے بات کرتی تھیں اور ضرورت کے وقت مرد حضرات عورتوں سے بات کرتے تھے۔ آپ نے کتب احادیث میں بہت ساری احادیث پڑھی ہوگی جن میں یہ مذکور ہے کہ فلان خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہوں نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، بطور مثال ایک حدیث ذکر کرتا ہوں۔
ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إلى رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، فَقالَتْ: يا رَسولَ اللَّهِ، إنَّ اللَّهَ لا يَسْتَحِي مِنَ الحَقِّ، فَهلْ علَى المَرْأَةِ غُسْلٌ إذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقالَ: نَعَمْ، إذَا رَأَتِ المَاءَ(صحيح البخاري:6121)

ترجمہ:ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ حق بات سے حیاء نہیں کرتا کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت منی کی تری دیکھے تو اس پر بھی غسل واجب ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام ضرورت کے وقت عورت سے بات کیا کرتے تھے بطور مثال ایک دلیل دیکھیں۔ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ما أشكَل علينا - أصحابَ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم - حديثٌ قطُّ فسألْنا عائشةَ إلَّا وجَدْنا عندَها منه عِلْمًا(صحیح الترمذي:3883)

ترجمہ: ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی کوئی حدیث مشکل ہوتی اور ہم نے اس کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ہمیں ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی جانکاری ضرور ملی۔

اسی طرح نبی ﷺ عورتوں کو سلام کرتے اور عورت آپ سے سلام کرتی۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ انہیں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے:

مرَّ علينا النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في نسوةٍ، فسلَّم علينا(صحيح أبي داود:5204)

ترجمہ: ہم عورتوں کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

ام ہانی بنت ابی طالب جو نبی ﷺ کی چچازاد بہن تھیں، رشتہ میں آپ ان کے لئے غیر محرم ہوئے اس کے باوجود انہوں نے (فتح مکہ کے موقع سے) آپ ﷺ کو سلام کیا۔(دیکھیں، بخاری:6158)

بہر کیف! عورت کی آواز کا پردہ نہیں ہے یعنی عورت ضرورت کے وقت مردوں سے بات کر سکتی ہے مگر یہاں بات کرنے سے متعلق عورتوں کے لئے دو بنیادی باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

پہلی بات: عورت مردوں سے بات کرے تو پردے کے پیچھے سے بات کرے یعنی پردہ کے ساتھ بات کرے جیسے اللہ نے صحابہ کرام کو نبی کی بیویوں سے پردہ کے پیچھے سے بات کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ کا فرمان ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ(الاحزاب:53)

ترجمہ: جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو تم پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی یہی ہے۔

دوسری بات: عورت مرد سے بات کرتے وقت بقدر ضرورت بات کرے اور اپنی باتوں میں لچک اور تصنع نہ پیدا کرے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا(الاحزاب:32)

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔

ان دو باتوں کو ملحوظ رکھ کر عورت مرد سے ضرورت کے وقت بقدر ضرورت بات کر سکتی ہے، نیز عورت اجنبی مرد کے ساتھ خلوت و تنہائی میں بات نہ کرے کیونکہ غیر محرم کے ساتھ خلوت ممنوع ہے۔

420. **سوال:** میری بیٹی کا خلع ہو گیا ہے، کورٹ کا پیپر ہم کو ابھی تک نہیں ملا ہے۔ وکیل صاحب کہہ رہے ہیں کہ کچھ پروسیس ہے جس کے بعد ملے گا۔ ایسے میں عدت کب سے شروع ہو گی اور میری بیٹی کے اپنے شوہر سے ازدواجی تعلق قائم نہیں ہوا تو کیا پھر بھی عدت ہو گی جبکہ وہ جاب کرتی ہے؟

جواب: چونکہ آپ کی بیٹی کا خلع بذریعہ کورٹ ہو رہا ہے تو صرف وکیل یا کسی آدمی سے سن لینے کی وجہ سے خلع نہیں مانا جائے گا جب تک کہ خلع کا نوٹس نہ ملے۔ جب آپ کو کورٹ سے خلع کا نوٹس ملے اور اس میں خلع کی جو تاریخ لکھی ہو گی اس وقت سے خلع کی عدت شروع ہو گی۔

جہاں تک مسئلہ ہے کہ شوہر نے بیوی سے ازدواجی تعلق قائم نہیں کیا تھا لیکن بیوی کی رخصتی ہوئی تھی اور وہ شوہر کے پاس رہتی تھی تو اسے عدت گزارنی ہے اور خلع کی عدت ایک حیض ہے۔

421. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ کیا وہ موبائل ایپ کے ذریعہ حیض کے دوران اپنی یومیہ تلاوت کو جاری رکھ سکتی ہے یا جمعہ کے روز سورہ الکہف کی تلاوت کر سکتی ہے؟

جواب: ایک عورت حیض کی حالت میں قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے لہذا جس بہن کا روزانہ تلاوت کرنا معمول تھا وہ حیض کے دنوں میں بلاشک موبائل کے ذریعہ یومیہ تلاوت کر سکتی ہے اور جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ سکتی ہے بلکہ حائضہ کا مصحف سے قرآن پڑھنے کے بجائے موبائل سے تلاوت کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس صورت میں وہ مصحف چھونے سے بچ جائے گی اور موبائل میں موجود قرآنی ایپ مصحف کے حکم میں نہیں ہے۔اور جس بہن کو مصحف سے قرآن پڑھنا پڑے جیسے طالبات ومعلمات وغیرہ تو وہ مصحف سے بھی پڑھ سکتی ہیں مگر اپنے ہاتھوں کو دستانہ لگالے۔اس موضوع سے متعلق مفصل ومدلل طور پر جانکاری حاصل کرنے کے لئے میرا مضمون "حیض کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت" کا مطالعہ کریں۔

422. **سوال:** جب ہم فجر، ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھتے ہیں اور ان میں اگر بھول چوک ہوتی ہے تو آخری رکعت

میں دو سجدے کر لیتے ہیں لیکن اگر عصر کی نماز میں بھول چوک ہو جائے تو سجدہ سہو کر سکتے ہیں یا نہیں، کسی نے کہا کہ عصر کے بعد سجدہ سہو نہیں کرتے کیونکہ عصر کے بعد کوئی سجدہ نہیں کرتے۔اس بارے میں رہنمائی کر دیں؟

جواب: جس نے آپ سے کہا کہ عصر کی نماز میں بھول چوک ہو جائے تو سجدہ سہو نہیں کر سکتے ہیں، اس نے آپ سے غلط مسئلہ بتایا ہے، وہ دین کے بارے میں کم علم رکھتا ہے لہذا ایسے کم علم اور نادانوں سے علمی مسئلہ نہ پوچھا کریں اور اگر ایسا آدمی کچھ بتائے بھی تو ایسے لوگوں کی باتوں پر اعتبار نہ کریں بلکہ جو کتاب وسنت کا علم رکھتے ہیں ان علماء سے مسئلہ دریافت کریں۔

عصر کی نماز میں بھول چوک ہو جائے تو اس وقت بھی سجدہ سہو کر سکتے ہیں، سجدہ سہو کسی بھی وقت منع نہیں ہے۔سوال سے متعلق اہم مسئلہ یہ سمجھ لیں کہ اگر کوئی آدمی نماز کا رکن چھوڑتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لیکن اگر نماز کا کوئی واجب چھوڑتا ہے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی اور اگر نماز میں سنت چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہے تاہم اگر سنت چھوٹنے پر بھی سجدہ سہو کر لیتے ہیں تو بہتر ہے۔

423. **سوال:** غیر مسلم کو سلام کرنا جائز نہیں ہے تو اس کو اس کی زبان میں نمستے یا کچھ اور بولنا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلم کو سلام کرنا جائز نہیں ہے، نہ ہی اس کے سلام کا جواب دینا جائز ہے حتی کہ غیر مسلموں میں استعمال ہونے والے نمستے اور اس قبیل کے دیگر الفاظ بھی ہم مسلمان استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔ ہاں ہیلو، گوڈ مارننگ، آداب اس قسم کے سادہ الفاظ غیر مسلموں کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

424. سوال: ((ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من استمع الی ایہ من کتاب اللہ تعالی کتب لہ حسنہ مضاعفہ ومن تلاھا کانت لہ نورا یوم القیامہ". جو قران مجید کی ایک آیت سنتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے اضافہ کی ہوئی نیکی لکھ دیتے ہیں اور جو اس کی تلاوت کرتا ہے تو یہ آیت قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی)). کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: الجامع الصغیر میں یہ روایت اس طرح سے ہے، "مَن استمعَ إلى آيةٍ من كتابِ اللهِ، كُتِبتْ لهُ حسنةٌ مضاعفةٌ، ومَن تلا آيةً من كتابِ اللهِ كانتْ لهُ نُورًا يومَ القِيامةِ"۔ اس حدیث کو شیخ البانیؒ نے ضعیف الجامع میں ضعیف کہا ہے یعنی یہ حدیث ضعیف ہے۔ (ضعیف الجامع: 5408)

425. سوال: کسی گروپ میں یہ میسیج شیئر ہوا ہے، کیا یہ درست ہے؟ جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں، لہذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (الدر المختار، ج۳، ص، ۳۹)

جواب: یہ بات کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں حتی کہ کسی بھی دن روحوں کے جمع ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے لہذا یہ بات کہنا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غیبی اور برزخی معاملہ ہے جس کے بارے میں بلا دلیل کچھ بولنا جائز نہیں۔ اور قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے لیکن قبر کی زیارت کے لئے کوئی دن متعین کرنا مثلا جمعہ یا اور کوئی مہینہ اور کوئی تاریخ بدعت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک حدیث (ابوداؤد: 1083) میں مذکور ہے کہ جمعہ کو جہنم نہیں بھڑکایا جاتا مگر یہ حدیث ضعیف ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو میسیج آپ نے بھیجا ہے وہ مکمل مبنی بر غلط ہے لہذا اس کو نہ کہیں شیئر کریں اور نہ ہی کوئی اس پر عمل کرے۔

426. سوال: ایک بہن کے شوہر نے اس کو ایک طلاق کا نوٹس فروری کے مہینے میں عدالت کے ذریعہ بھیجا پھر پانچ ماہ بعد دوسرا نوٹس عدالت کے ذریعہ بھیجا، اب وہ تیسرا نوٹس نہیں بھیج رہا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب وہ آزاد ہے اس کے

نکاح سے، اگر اس بچی کے والدین کہیں اور اس بچی کی شادی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یا پھر کہیں اور شادی کرنے کے لئے اس سے تیسری طلاق کا نوٹس لینا ضروری ہے؟

جواب: طلاق واقع ہونے کے لئے نہ تو نوٹس کی ضرورت ہوتی ہے، نہ ہی تین نوٹس کا ملنا ضروری ہے بلکہ طلاق کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ یہ یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ شوہر نے بیوی کو طلاق دی ہے۔ خواہ زبان سے ہو یا پیپر کے ذریعہ ہو یا موبائل میسج کے ذریعہ ہو۔

لہذا جب عدالتی نوٹس کے ذریعہ بیوی کو معلوم ہو گیا کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے تو پہلے ہی نوٹس سے اور پہلے نوٹس کی اس تاریخ سے طلاق کی عدت شروع ہو جاتی ہے جو تاریخ نوٹس میں لکھی گئی ہے۔ اس نوٹس کے حساب سے تین حیض عدت شمار کی جائے اور اگر تین حیض گزر گیا تو عدت پوری ہو گئی وہ لڑکی کسی اور جگہ شادی کر سکتی ہے۔ سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ ماہ بعد دوسرا نوٹس ملا گویا طلاق کی عدت ختم ہو چکی ہے اور بیوی اپنے شوہر کی زوجیت سے آزاد ہو چکی ہے لہذا وہ اب دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے۔

427. **سوال:** قرآن خوانی کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے اور کب بدعت میں شمار ہو سکتی ہے، اس کی ایک لسٹ مل جائے تو زیادہ بہتر ہو جائے گا؟

جواب: قرآن کی تلاوت کرنا اجر و ثواب کا باعث ہے اور قرآن کی تلاوت جب چاہیں کریں مگر اکیلے کریں۔ اپنے معاشرے میں اجتماعی شکل میں جو قرآن خوانی کی جاتی ہے، یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے اسے بدعت کہیں گے یعنی ناجائز و بدعت ایک ہی معنی میں ہے۔ اور اس قرآن خوانی کی کوئی فہرست نہیں ہے جسے ہم آپ کے سامنے پیش کر سکیں۔ بدعتی لوگ اپنے گھروں میں اجتماعی شکل میں قرآن خوانی کرتے ہیں، اس کی یہی ایک لسٹ ہے اور اس کی کوئی دوسری لسٹ میری نظر میں نہیں ہے۔ مختصر طور پر یہ جان لیں کہ اجتماعی صورت میں قرآن خوانی کرنا میت کو بخشنے ہو یا نذر و نیاز وغیرہ کے لئے ہو یہ بدعت و ناجائز ہے۔

428. **سوال:** والدین اپنے ساتھ تین ناسمجھ بچوں کو عمرہ کے لئے لے جا رہے ہوں تو بچوں کا عمرہ کس طرح ہو گا وضاحت کے ساتھ جواب مطلوب ہے؟

جواب: بچوں کا عمرہ کروانا جائز ہے اور بچوں کا عمرہ اپنی جگہ پر درست و صحیح ہے لیکن یہاں پر سرپرست کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کیا بچہ احرام کی پابندی برداشت کر سکے گا اور بچے کو لے کر اس سے عمرہ کروانا آسان ہو گا؟

اگر یقین ہو کہ بچے کا احرام باندھنا، احرام کی پابندی برداشت کرنا اور عمرے کے اعمال انجام دینا آسان ہوگا، تب ہی سرپرست کو بچے کی جانب سے احرام باندھنا چاہیے لیکن اگر یہ مشقت والا عمل ہو تو بچے کا عمرہ نہ کروائیں۔ جب بچہ باشعور اور باتمیز ہو جائے اس وقت بچے کا عمرہ کروائیں۔ جہاں تک بچے کے عمرے کا معاملہ ہے تو جیسے بڑے عمرہ کرتے ہیں وہی طریقہ بچوں کے لئے بھی ہے۔

پہلے بچے کو احرام کا لباس پہنایا جائے گا اور میقات پر بچے کی جانب سے اس کا سرپرست وذمہ دار عمرہ کی نیت کرے گا اور اگر چاہیں تو بچے کی زبان سے بھی لبیک عمرہ کے الفاظ ادا کروالیں۔ یاد رہے کہ بچے کو بھی احرام کی حالت میں محظورات احرام سے بچانا پڑے گا۔

اس کے بعد بچے کو تلبیہ یاد ہو تو بچہ بھی راستہ بھر تلبیہ پکارتا چلے۔ مکہ پہنچ کر سرپرست بچے کو اپنے ساتھ رکھے اور طواف کا کام شروع کرے، بچے کی اوپری چادر کو اضطباع کی شکل بنادے یعنی دایاں کندھا کھول کر رکھے اور سرپرست اپنے ساتھ بچے کے طواف کی بھی نیت کرلے۔ پھر اسی طرح سعی میں بھی اپنی نیت کے ساتھ بچے کی سعی کی نیت کرلے۔ طواف و سعی مکمل کر لینے کے بعد بچے کا بال کاٹ دے خواہ پورے سر سے بال منڈوادے یا مکمل سر سے تھوڑا تھوڑا بال چھوٹا کردے۔ اس طرح بچے کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

429. **سوال:** ایک بہن کے ساتھ کافی سنگین مسئلہ درپیش ہے، اس کے شوہر نے تیس سال بعد 18 سالہ اپنی ملازمہ سے نکاح کرلیا ہے جبکہ مرد کی عمر 63 سال ہے، یہ نکاح ایسے حالات میں ہوا کہ نہ تو لڑکی کے گھر والوں کو صحیح علم ہے اور نہ ہی اس نکاح کا کوئی اعلان کیا گیا ہے اور لڑکی کے والد کے مطابق یہ نکاح دباؤ میں کیا گیا، زبردستی ان سے انگوٹھا لگوایا اور کہا کہ اگر ایسا نہیں کیا تو وہ لڑکی کو بھگا کرلے جائیں گے۔ شوہر شادی کا کوئی ثبوت نہیں دے رہا ہے اور جھوٹ پہ جھوٹ بول رہا ہے اور طرح طرح کے بہانے بنا رہا ہے اور دو لڑکیوں کی زندگی خراب ہوسکتی ہے نیز لڑکی اپنا حق استعمال کرتے ہوئے شوہر کے ساتھ مزید زندگی گزارنے سے انکاری ہے، اس صورتحال میں وہ بہن یہ سوال کر رہی ہیں کہ کیا پہلی بیوی کا اپنے شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟

جواب: ایک مرد ایک سے زائد شادی کر سکتا ہے، اسے اللہ تعالی نے اس کی اجازت دی ہے خواہ اس کی عمر 60 سال ہو یا اس سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور لڑکی چھوٹی عمر کی ہو یا بڑی عمر کی ہو کوئی مسئلہ نہیں ہے حتی کہ اس کی ذات اور

پیشہ سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے لہذا شوہر کا دوسری شادی کرنا یہ کوئی سنگین مسئلہ نہیں ہے البتہ عورتیں اس مسئلہ کو اپنے لئے سنگین ہی نہیں، انتہائی سنگین سمجھتی ہیں۔

دوسری شادی کے کچھ شروط ہیں، اگر مرد ان شرطوں کو پورا کرلے تو دوسری شادی کر سکتا ہے۔

☆وہ دو بیویوں میں عدل کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

☆وہ دو بیویوں کا حق زوجیت ادا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

☆وہ دونوں بیویوں کا خرچ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو۔

ان تین شرطوں کی بنیاد پر ایک مرد دوسری شادی کر سکتا ہے اور بیوی کو دوسری شادی سے روکنے کا حق ہے اور نہ ہی دوسری شادی کرنے پر شوہر سے طلاق یا خلع کا مطالبہ کرنا چاہیے ورنہ وہ گنہگار ہوگی۔ جہاں تک نکاح کے صحیح ہونے کا مسئلہ ہے تو اس کے لئے ولی کی رضامندی ضروری ہے، دو عادل گواہان کی ضرورت ہے اور مہر طے ہو نیز یہ بھی سنت ہے کہ نکاح کا اعلان کیا جائے بلکہ بعض علماء اعلان نکاح کو واجب بھی کہتے ہیں، اس طرح سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

شرعی مسئلہ میں نے بیان کر دیا ہے اب لڑکے نے شرعی طور پر نکاح کیا یا نہیں، واقعتا نکاح ہوا ہے یا جبری معاملہ ہے یہ تحقیق طلب موضوع ہے اس لئے ضروری ہے کہ لڑکا، لڑکی اور ولی کی موجودگی میں شرعی طور پر پنچایت بلائیں اور ہر طرف سے معاملہ کی تحقیق کے بعد اہل علم اس بارے میں محقق فیصلہ دیں گے۔

430. **سوال:** ایک آٹھ ماہ کی حاملہ خاتون ہیں جنہیں نماز کے دوران سجدے میں پریشانی ہوتی ہے، وہ کیسے سجدہ کریں؟

جواب: حمل کی حالت میں اگر خاتون کو زمین پر ناک اور پیشانی لگانا مشکل ہو تو جس قدر وہ سجدے کے لئے جھک سکے اتنا جھک کر وہ سجدہ کرے، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ جیسے کرسی پر نماز پڑھنے والا آدمی رکوع کے لئے تھوڑا جھکتا ہے اور سجدہ کے لئے اس سے زیادہ جھکتا ہے، ٹھیک اسی طرح حمل والی عورت سجدہ کے لئے زمین کی طرف جس قدر جھک سکے، جھک کر سجدہ کرے۔

431. **سوال:** بعض خواتین کو ماہواری شروع ہونے سے ایک یا دو دن قبل اور بعض کو ماہواری ختم ہونے کے بعد ایک دو دن لائٹ براؤن یا ڈارک براؤن میل نکلتا ہے، تو کیا یہ ماہواری کے حکم میں ہے یا پاکی کے حکم میں؟

جواب: اگر کسی عورت کو ماہواری آنے سے پہلے یا ماہواری آنے کے بعد لائٹ براؤن یا ڈارک براؤن کلر کا کچھ ظاہر ہو تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ یہ براؤن کلر حیض سے متصل ہو تو یہ ایام بھی حیض کے ہی مانے جائیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ براؤن کلر حیض سے منفصل ہو یعنی پہلے براؤن کلر کا کچھ ظاہر ہو پھر خشکی حاصل ہو پھر حیض آئے تو پہلے والا براؤن کلر حیض نہیں ہے۔ اسی طرح حیض سے پاکی حاصل ہونے کے بعد براؤن کلر ظاہر ہو تو یہ بھی حیض نہیں ہے۔ ام عطیہ سے رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں: كنَّا لا نعُدُّ الكُدْرةَ والصُّفْرةَ بعدَ الطُّهْرِ شيئًا (صحیح أبي داود: 307)

ترجمہ: ہم حیض سے پاک ہو جانے کے بعد زردی اور گدلے پن کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

432. **سوال:** اگر نکاح میں ولی اور گواہ موجود ہو تو نکاح درست ہو گا یا لوگوں کو خبر کرنا ضروری ہے یعنی اعلان نکاح، نکاح کے لئے شرط ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہو گا؟

جواب: نبی ﷺ کا فرمان ہے: أعلِنوا هذا النِّكاحَ واضرِبوا عليْهِ بالغربالِ (صحیح ابن ماجہ: 1549)

ترجمہ: اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اس موقع پر دَف بجایا کرو۔

اس حدیث کی روشنی میں اہل علم نے کہا ہے کہ نکاح کا اعلان کرنا واجب ہے جبکہ بعض اہل علم اعلان نکاح کو واجب نہیں کہتے ہیں۔ نکاح میں اصل ولی کی رضامندی اور دو عادل گواہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کی رضامندی کے ساتھ ولی نے اس کی شادی کسی لڑکے سے دو عادل گواہ کی موجود میں کر دی تو یہ نکاح اپنی جگہ درست ہے، اس کا اعلان کرنا نکاح کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں ہے تاہم یہ بھی مسنون و مستحب ہے کہ عقد نکاح کے وقت یا ولیمہ کی دعوت کر کے اس کا اعلان کرے تاکہ لوگوں کو نکاح کی خبر ہو سکے۔

433. **سوال:** ایک بہن نے آپ کا ایک سوال و جواب پڑھا جس میں آپ نے بتایا ہے کہ جو قرآنی علوم کا ماہر ہو وہی قرآن کی تفسیر کرے ایسے میں سوال یہ ہے کہ ایک عام انسان تجوید قرآن پڑھ کر بچوں کو قرآن نہیں پڑھا سکتا؟

جواب: ایک استانی یا ایک استاد بچوں کو قرآن کی تعلیم دے سکتا ہے اور قرآن کی تعلیم سے مراد بچوں کو ناظرہ پڑھانا، مخارج سکھانا، قرآن پڑھنے کا طریقہ سکھانا، قرآن کی قرات سکھانا، قرآن کی تجوید پڑھانا اور قرآن حفظ کروانا وغیرہ۔

434. **سوال:** نماز باطل ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز باطل ہونے سے مراد ہے نماز کا ٹوٹ جانا جیسے ہم کہتے ہیں روزہ باطل ہو جانا اس کا مطلب ہوتا ہے روزہ کا ٹوٹ جانا۔ جب کبھی نماز باطل ہو جائے تو ایسی صورت میں دوبارہ پھر سے نماز ادا کرنی پڑتی ہے۔

435. **سوال:** ایک لڑکی قبر کی ویڈیو بنا رہی ہے، وہاں مردے پر عذاب ہو رہا ہے اس طرح کی وہ ویڈیو بنا رہی ہے تو کیا ممکن ہے مردے پر جو عذاب ہو رہا ہے انسانوں کو دکھایا جائے وہ ایسی بہت ساری ویڈیو بناتی ہے جیسے قبر کھلی ہے اور مردے پر عذاب ہو رہا ہے یعنی طرح طرح کی ویڈیو، کیا یہ صحیح ہے ایسا ہو سکتا ہے یا یہ جھوٹ ہے؟

جواب: کسی لڑکی یا کسی لڑکا کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ قبر کی ایسی ویڈیو بنائے جس میں مردہ کو دفن کرتے یا مردہ پر کوئی عذاب ہوتے یا مردے کے ساتھ کوئی حرکت کرتے ہوئے دکھایا جائے۔ یہ عمل سراسر حرام ہے، نہ کسی کے لئے ایسی ویڈیو بنانا جائز ہے اور نہ کسی مسلمان کو ایسی ویڈیوز دیکھنا جائز ہے بلکہ جو اس قسم کی ویڈیو بناتا ہے وہ قیامت میں پکڑا جائے گا اور اپنے اس عمل کی وجہ سے سزا دیا جائے گا۔

قبر کا معاملہ برزخ کا معاملہ ہے یا یوں کہیں کہ وہ غیب کا معاملہ ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں معلوم ہے حتی کہ کسی قبر والے پر عذاب ہو رہا ہو تو اس عذاب کی کیفیت اور نوعیت کیا ہے ہم اسے نہیں جانتے پھر کوئی کیسے قبر کے عذاب کو اور قبر کی غیبی چیزوں کو ویڈیو میں بیان کر سکتا ہے۔ لوگوں کی نصیحت کے لئے اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان ہی کافی ہے، ہمیں اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو بیان کر کے نصیحت حاصل کرنا ہے۔

436. **سوال:** میرے شوہر الحمدللہ حافظ قرآن اور کتاب و سنت کے پابند ہیں، ان کا یہ سوال ہے کہ میرے والد صاحب کو انتقال ہوئے تین ہفتے ہونے کو ہیں اور مجھے دو دن سے خواب آ رہا ہے جس میں وہ گھر میں پھر رہے ہیں اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ انتقال ہو گیا ہے۔ پہلے دن وہ کافی کمزور دکھ رہے تھے لیکن چل پھر بھی رہے تھے، دوسرے دن وہ صحت مند دکھائی دے رہے تھے اور چل پھر رہے تھے اور دونوں میں لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ انتقال ہو گیا ہے جبکہ والد صاحب گھوم پھر رہے ہیں ایسے خواب کی کیا وجہ ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے، دل بے چین ہو رہا ہے؟

جواب: سب سے پہلے تو اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ آپ کے والد محترم کی بشری غلطیوں کو معاف فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے شوہر نے جو خواب دیکھا ہے اور اس

خواب کی وجہ سے بے چین وپریشان ہیں، آپ ان سے کہیں کہ خواب کے بارے میں بے چین وپریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کے والد کو دنیا کی جو زندگی ملی اور جو عمل کرنے کا موقع ملا، اللہ کی توفیق سے جو کچھ وہ عمل کر سکے اور دنیا کی زندگی تمام ہوئی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہی معاملہ ہمارے ساتھ ہونا ہے، ہمیں بھی اللہ تعالی نے زندگی دے کر عمل کرنے کا موقع دیا ہے، اب ہماری باری ہے ہم اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنائیں اور جو چلے گئے ہیں، ان کے لئے زیادہ سے زیادہ آپ دعائے استغفار کر سکتے ہیں، باقی ان کے لئے مزید بے چین اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنے لئے اس وقت پریشان رہیں کیونکہ آپ ابھی زندہ ہیں اور آپ کو عمل کی مہلت ملی ہوئی ہے۔ بسا اوقات انسان دن میں جو کچھ سوچتا ہے، رات میں وہ خواب دیکھ لیتا ہے یا کبھی کبھی شیطان انسان کو پریشان کرنے کے لئے کسی کی شکل بنا کر خواب میں آتا ہے لہذا اس معاملہ میں قطعا بے چین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

437. **سوال:** اکثر علماء کہتے ہیں کہ عورت اگر قرآن پاک بھی پڑھ رہی ہو اسکی آواز مردوں کو کانوں میں نہیں پڑھنی چاہیے اگر آواز کو مزین کر کے پڑھ رہی ہو تو، کیا ایسا ہی ہے؟

جواب: عورت کسی ایسی جگہ تلاوت کر رہی ہے جہاں پر غیر محرم مرد موجود ہے تو اسے اپنی آواز پست رکھنی چاہیے اور اگر غیر محرم نہیں ہے بلکہ محرم موجود ہے یا کوئی بھی نہیں ہے تو اپنی آواز بلند کر کے قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے عورت کے لئے تلاوت کا یہ مسئلہ ہے۔

آواز مزین اور غیر مزین کرنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آواز اونچی اور نیچی رکھنے کا مسئلہ ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

438. **سوال:** نکاح کے بعد چھوہارا وغیرہ جو تقسیم کرتے ہیں کیا اِسکا کھانا جائز ہے؟

جواب: چھوہارا کھانے میں حرج نہیں ہے، کھایا جا سکتا ہے۔ نکاح خوشی کا موقع ہے اس موقع پر کوئی مٹھائی تقسیم کرے یا چھوہارا کھلائے تو کوئی حرج نہیں ہے، نہ تقسیم کرنے میں حرج ہے اور نہ ہی کھانے میں حرج ہے۔ حرج اس وقت ہے جب لوگ چھوہارا تقسیم کرنے کو سنت سمجھتے ہیں اور اسے کھانے والے سنت سمجھ کر کھاتے ہیں جبکہ چھوہارا تقسیم کرنے کو سنت کہنا غلط ہے۔ اس سلسلے میں ایک حدیث آتی ہے۔

كان إذا زوَّج أو تزوَّج نثَر تمرًا (السلسلة الضعيفة: 4198)

ترجمہ: جب نبی ﷺ شادی کرتے یا کراتے تو کھجور تقسیم کرتے۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے موضوع کہا ہے یعنی ہم اس حدیث کو بنیاد نہیں بنا سکتے ہیں لہذا نکاح کے بعد چھوہارا تقسیم کرنا سنت نہیں ہے۔ کوئی بغیر سنت سمجھے چھوہارا یا مٹھائی تقسیم کرے تو اس میں حرج نہیں ہے اور اس کو کھانے میں بھی حرج نہیں ہے۔

439. **سوال:** اگر کوئی لڑکی، عورتوں کو مسجد میں تعلیم دے رہی ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسری معلمہ نہ ہو یا پھر اس کا مسجد میں پروگرام ہو اور اسے حیض واقع ہو جائے تو اس کو کیا کرنا چاہیے۔ بحیثیت معلمہ اگر وہ ایام حیض میں نہیں جائے گی تو طالبات کا بہت زیادہ نقصان ہوگا یا اس کا عورتوں کے لئے مسجد میں پروگرام کو کینسل کر دینا ساری تیاریوں کو بیکار کر دیگا، تو کیا وہ حالت حیض میں مسجد کے کسی کونے میں یا آخر صف میں ٹھہر کر بیان دے سکتی ہے اور طالبات کو پڑھا سکتی ہے؟

جواب: اس سلسلے میں سب سے بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کی مستقل تعلیم کے لئے مسجد کا انتخاب ہی غلط ہے کیونکہ حیض کا مسئلہ صرف ایک بار کا نہیں ہے بلکہ ہر ماہ کا مسئلہ ہے اور یہ صرف معلمہ ہی کے لئے نہیں بلکہ ان تمام بچیوں کے ساتھ ہے جو بالغہ ہیں یعنی بالغہ بچیوں کو بھی ہر ماہ پابندی سے حیض آئے گا اور معلمہ کو بھی آئے گا تو ایسی صورت میں مسجد کا انتخاب کرنا درست نہیں ہے کیونکہ حائضہ کا مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے اس لئے تعلیم کے واسطے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جو مسجد کے علاوہ جگہ ہو جہاں پر حائضہ ٹھہر سکتی ہو۔ باقی مسجد میں جو پروگرام ترتیب دیا گیا اور معلمہ حائضہ ہے تو اس پروگرام کو کینسل کر دینے سے بہت بڑا نقصان نہیں ہوگا۔ یا کوئی دوسری عالمہ مل جائے جو اس خلا کو پر کر سکے تو ٹھیک ہے، نہیں تو اس پروگرام کو کینسل کیا جائے یا اگر پروگرام کینسل نہیں کرنا چاہتے ہیں تو جگہ کو تبدیل کیا جائے اور مسجد کے علاوہ دوسری جگہ کو منتخب کیا جائے۔

440. **سوال:** آج کل کہیں بھی نوکری بنا پیسے دئے نہیں ملتی اس لئے اگر اس طرح مجبوری میں جاب حاصل کرنا پڑے تو کیا اس میں گناہ ہے؟

جواب: نوکری کے لئے مجبوری میں پیسے دینے سے شاید رشوت مراد ہو، اگر رشوت مراد ہے تو رشوت دے کر اور رشوت کے ذریعہ کوئی بھی نوکری حاصل کرنا اور اس کی کمائی کھانا اسی طرح حرام ہے جیسے رشوت دینا حرام ہے۔ اس بات کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ رشوت کے بل بوتے پر کوئی نوکری حاصل کرنا حرام ہے اور اس نوکری سے حاصل شدہ کمائی بھی حرام ہے۔

یہاں پر ایک دوسرا معاملہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی نوکری کے لئے انٹرویو اور امتحان کے ذریعہ پاس ہو چکا ہے اور اس کی نوکری لگ چکی ہے لیکن نوکری شروع کرنے یا نوکری کا پیپر حاصل کرنے کے لئے رشوت دینے پر مجبور ہے تو اس مجبوری میں گنجائش ہے کہ رشوت دے کر اپنا حق حاصل کر لے اور اگر کوئی اس سے بھی بچنا چاہے اور بلا رشوت سو فیصد حلال کام کرنا چاہے تو وہ اور بہتر ہے۔اللہ کی زمین بہت کشادہ ہے اور حلال روزگار و حلال روزی کے متعدد ذرائع ہیں، ہم کوئی بھی حلال ذریعہ اپنا سکتے ہیں، ہم کسی ایک نوکری یا پیشہ کے لئے مجبور نہیں ہیں ۔خلاصہ یہ ہے کہ رشوت دے کر ہم باطل طریقے سے کوئی حق حاصل کریں گے تو یہ جائز نہیں ہے لیکن کسی جگہ پر اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے رشوت دینے پر مجبور ہونا پڑے تو اس کی گنجائش ہے۔

441. **سوال:** کیا نماز کے دوران وضو ٹوٹنے پر سلام پھیر کر نماز سے نکلنا پڑتا ہے، میں نے کسی کو ایسا عمل کرتے دیکھا، جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ نماز سے نکلنے کے لئے سلام پھیرا جاتا ہے اور جب اس سے دلیل مانگی تو پریشان ہو گیا، اس بارے میں صحیح کیا ہے رہنمائی فرمائیں؟

جواب: اگر نماز پڑھنے کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو نماز سے باہر نکلنے کے لئے سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہے، یوں ہی نماز سے باہر ہو جائیں گے یعنی نماز سے باہر ہونے کا کوئی بھی مخصوص طریقہ نہیں ہے۔اور آپ نے جس کو سلام پھیر کر نماز سے باہر ہوتے ہوئے دیکھا ہے اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اسی لئے آپ نے جب ان سے دلیل مانگا تو وہ پریشان ہو گیا۔

اس مسئلہ سے متعلق ایک حدیث پہ غور فرمائیں، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إذا أحدثَ أحدُكم في صلاتِهِ فليأخُذ بأنفِهِ، ثمَّ ليَنصرِفْ(صحیح أبي داود:1114)

ترجمہ: جب حالت نماز میں تم میں سے کسی شخص کو حدث ہو جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر چلا جائے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں جب کسی کو نماز میں حدث لاحق ہو جائے تو بس ناک پہ ہاتھ رکھ کر نماز سے نکل جائے یعنی جماعت والی نماز سے باہر ہو جائے۔

اس حدیث سے ہمیں صاف صاف معلوم ہو گیا کہ جب نماز کے دوران مبطلات نماز میں سے کوئی چیز لاحق ہو جائے مثلا ہوا خارج ہو جائے تو نماز ہی باطل ہو جاتی ہے اور جب نماز باطل ہو گئی پھر سلام پھیرنے کی ضرورت

ہی باقی نہیں رہ جاتی اس لئے جب نماز کے دوران ہوا خارج ہو جائے تو آدمی فورا نماز سے باہر ہو جائے اور دوبارہ وضو کر کے از سر نو نماز شروع کرے۔

442. **سوال:** کوئی شخص نماز کو اتنا مؤخر کرے کہ بالکل آخری وقت ہو جائے اور پھر وہ نماز پڑھے جیسے فجر میں سورج نکلنے سے دس پندرہ منٹ پہلے نماز پڑھے تو اس طرح نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز کو تاخیر سے ادا کرنے سے متعلق مختلف احکام ہیں جو مندرجہ ذیل بیان کئے جاتے ہیں۔

*اگر کوئی مرد ہے تو اس کے اوپر واجب وضروری ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں مسجد میں حاضر ہو کر جماعت سے ادا کرے۔

*اگر کبھی کبھار کسی آدمی کو مشغولیت یا ضرورت کی وجہ سے کوئی نماز تاخیر سے ادا کرنا پڑے تو اس میں حرج نہیں ہے اور کوشش یہ ہو کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے ادا کر لے، یہ مسئلہ صرف ضرورت کے وقت ہے۔ یہاں پر فجر کی نماز کا بھی مسئلہ سمجھ لیں کہ کوئی سویا رہ جائے اور کبھی کبھار سورج نکلنے کے وقت آنکھ کھلے تو وہ اسی وقت فجر کی نماز ادا کر لے مگر عمدا فجر میں تاخیر کرنا اور سویا رہنا غلط ہے۔

*اور اگر کوئی بیمار آدمی ہے جو مسجد میں حاضر نہیں ہو سکتا تو ایسے آدمی کے لئے نماز کا آخر وقت پر ادا کرنا بھی جائز ہے تاہم اس کے لئے بھی افضل یہی ہے کہ اول وقت پر نماز ادا کیا کرے۔

*جہاں تک عورتوں کا مسئلہ ہے تو ان پر جماعت فرض نہیں ہے لہذا وہ اول وقت سے لے کر آخر وقت تک کسی بھی وقت نماز کو ادا کر سکتی ہیں تاہم اول وقت پر نماز ادا کرنا افضل عمل قرار دیا گیا ہے لہذا عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنی نمازیں اول وقت پر ادا کیا کریں۔

اور سب سے آخری مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی مرد جس کے ساتھ کوئی عذر یا ضرورت نہ ہو وہ اگر ہمیشہ تاخیر سے نماز ادا کرتا ہے اور جماعت کو ترک کرتا ہے تو ایسا آدمی گنہگار ہو گا کیونکہ جماعت سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعید سنائی ہے۔

443. **سوال:** کیا میں ڈاکٹر سے پوچھ سکتی ہوں کہ ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے یا بیٹی اور اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

جواب: ڈاکٹر سے یہ بات پوچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے یا بیٹی ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ساتھ ہی یہاں پر یہ بات آپ کے علم میں رہے کہ ڈاکٹر بھی آلات کے ذریعہ ہی اندازہ لگا کر بتاتا ہے اس لئے اس اندازہ کو یقینی علم بھی نہیں کہا جائے گا۔ بسا اوقات ڈاکٹر کچھ بتاتا ہے اور کچھ اور ہو جاتا ہے۔

اس معاملہ میں احتیاطی پہلو یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا پتہ نہیں لگانا چاہیے کہ ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے یا بیٹی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آدمی معلوم کر لیتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے تو بہت سارے لوگ مستقبل کے لئے بہت زیادہ سوچ و فکر کرنے لگتے ہیں بلکہ لوگوں کی بڑی تعداد ایسی ہے کہ جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بیٹی ہے پھر اس کا اسقاط اور ابارشن کرنے کے لئے سوچنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت ساری جگہوں پر یہ لکھا رہتا ہے کہ بیٹا یا بیٹی معلوم کرنا قانوناً جرم ہے کیونکہ اکثر لوگ بیٹی کا علم ہونے پر اسے گرا دیتے ہیں۔ لہذا اس معاملہ میں بہتر اور افضل پہلو یہی ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اس کا پتہ نہ لگایا جائے، جو کچھ بھی ماں کے پیٹ میں ہے وہ ایک نہ ایک دن ظاہر ہو گا اور معلوم ہو جائے گا اور اللہ کو بہتر معلوم ہے کہ ہمیں کیا دینے والا ہے، وہ جو کچھ بھی عطا فرمائے گا وہ ہمارے حق میں بہتر ہی ہو گا۔

444. **سوال:** کیا ایک استاد کو یتیم بچوں کو قرآن پڑھانے کی فیس صدقہ یا زکوٰۃ سے دی جا سکتی ہے؟

جواب: زکوۃ کے آٹھ مصارف ہیں، ان میں فقیر و مسکین بھی داخل ہیں۔ اگر یتیم بچوں کو تعلیم دینے والا فقیر و مسکین کے زمرے میں آتا ہے تو اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن اگر وہ اس زمرے میں داخل نہیں تو اسے زکوۃ نہیں دے سکتے ہیں۔ جہاں تک نفلی صدقات کی بات ہے تو یہ بھی اصلا غریب و محتاج کا ہی حق ہے تاہم ضرورت کے وقت مالدار کو بھی صدقہ دے سکتے ہیں اس لحاظ سے استاد کو صدقہ دیا جا سکتا ہے۔

445. **سوال:** احرام کی حالت میں مرد کو اس کے احرام کی چادروں میں کفنایا جاتا ہے، نہ سر ڈھانپا جاتا اور نہ ہی خوشبو لگائی جاتی ہے لیکن احرام والی عورت کو کفن دینے کا کیا طریقہ ہو گا؟

جواب: میدان عرفات میں ایک صحابی کا احرام کی حالت میں انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ نے ان کو غسل دے کر احرام کے لباس کی طرح دو کپڑوں میں کفن دینے کا حکم دیا، حدیث اس طرح سے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

بيْنَما رَجُلٌ واقِفٌ بعَرَفَةَ، إذْ وقَعَ عن رَاحِلَتِهِ ، فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قالَ: فأوْقَصَتْهُ - قالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: اغْسِلُوهُ بمَاءٍ وسِدْرٍ، وكَفِّنُوهُ في ثَوْبَيْنِ، ولَا تُحَنِّطُوهُ، ولَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فإنَّه يُبْعَثُ يومَ القِيَامَةِ مُلَبِّيًا(صحیح البخاري:1265)

ترجمہ: ایک شخص میدان عرفہ میں (احرام باندھے ہوئے) کھڑا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے انہیں کچل دیا۔ یا«وقصته» کے بجائے یہ لفظ«أوقصته» کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انہیں کفن دو اور یہ بھی ہدایت فرمائی کہ انہیں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کا سر چھپاؤ کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

یہ تو مردوں کا معاملہ ہے، اگر کوئی عورت احرام کی حالت میں وفات پاجائے تو اس کو کیسے کفن دیا جائے گا؟

چونکہ احرام کی حالت میں مردوں کا ایک خاص لباس ہے جو بلا سلی ہوئی دو عدد چادر ہے یہی وجہ ہے کہ جب محرم مرد کا انتقال ہو جائے تو اسی طرح دو عدد بغیر سلی ہوئی چادر میں کفن دیا جائے گا جبکہ عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں ہر قسم کے لباس کی آزادی ہے سوائے نقاب و دستانہ کے، نیز عورت احرام کی حالت میں بھی چہرہ اور ہاتھوں سمیت پورے جسم کا پردہ کرتی ہے لہذا جب کوئی محرمہ انتقال کر جائے تو جیسے عام حالت مین کفن دیتے ہیں اسی طرح غسل دے کر تین کپڑوں میں اسے کفن دیں گے اور سر، چہرہ، ہاتھوں سمیت پورا بدن ڈھکیں گے، محرم مرد کی طرح سر اور چہرہ کھلا نہیں رکھیں گے کیونکہ عورت کے لئے احرام و غیر احرام ہمیشہ پردہ ہے البتہ خوشبو نہیں لگائیں گے اور نہ ہی بال و ناخن تراشیں گے۔

446. **سوال:** مسجد میں جب دینی پروگرام چل رہا ہو اور ہم پروگرام کے لئے مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو اس وقت ہم تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جب آپ مسجد میں کسی پروگرام میں شرکت کرنے کے لئے داخل ہوں تو سب سے پہلے آپ تحیۃ المسجد دو رکعت ادا کریں پھر اس کے بعد بیٹھیں، یہ مسجد کا ادب ہے بلکہ جب بھی آپ کا مسجد میں جانا ہو تو آپ باوضو ہو کر مسجد جائیں تاکہ مسجد میں داخل ہونے کی دو رکعت نماز ادا کر سکیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ المَسْجِدَ، فلا يَجْلِسْ حتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ(صحیح مسلم:714)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔

447. **سوال:** اگر رمضان میں روزہ کے دوران شوہر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے تو کفارہ شوہر کو ادا کرنا ہوگا یا بیوی کو یا اس عمل میں بیوی کی رضامندی شامل ہو تب کفارہ بیوی اور شوہر دونوں کو ادا کرنا ہوگا یا صرف شوہر کو ہی؟

جواب: رمضان میں میاں بیوی کے درمیان جماع ہونے پر بیوی کی رضامندی شامل ہو تو بیوی پر بھی شوہر کی طرح ہی کفارہ ہے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اگر بیوی شوہر کو جماع سے روک سکتی تھی مگر اس نے نہیں روکا تو یہ بھی بیوی کی رضامندی کی طرح ہے یعنی اس صورت میں بھی بیوی پر کفارہ ہے۔ہاں اگر شوہر بیوی پر جبر اور غالب آکر یا مار پیٹ کر ہمبستری کرلے اس طرح کہ بیوی روکنے کی قدرت نہ رکھتی ہو تو ایسی صورت میں بیوی پر کفارہ نہیں ہے اور اس کا ورزہ بھی درست ہے۔ گویا روزہ کی حالت میں ہمبستری کرنے پر شوہر پر کفارہ تو ہے ہی کیونکہ جماع میں اصل اسی کا کردار ہے لیکن بیوی پر کبھی کفارہ ہو سکتا ہے اور کبھی نہیں جس کی اوپر وضاحت کی گئی ہے۔

448. **سوال:** کیا اللہ کے نام سے قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قرآن کی تلاوت ہم اللہ کے نام سے ہی کرتے ہیں بلکہ جو بھی قولی اور فعلی عبادت انجام دیتے ہیں وہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے انجام دیتے ہیں۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ(الانعام:162)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

اس آیت سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور یہاں پر یہ مسئلہ بھی سمجھ لیں کہ کسی بھی عمل کی قبولیت کے لئے اخلاص اور اتباع سنت ضروری ہے۔اخلاص کا مطلب ہوتا ہے وہ عمل اللہ کے لئے ہو اور اتباع سنت کا مطلب ہے وہ عمل رسول اللہ کی سنت کے مطابق ہو۔جب یہ دونوں شرطیں پائی جاتی ہیں تبھی جاکر کوئی بھی عمل اللہ کے یہاں قبول ہوتا ہے۔

449. **سوال:** اگر کوئی ہمارے ساتھ برا سلوک کرے اور ہم اسے یہ کہیں کہ "جو کرنا ہے کرلو، آج کل اللہ تعالی دنیا میں ہی بدلہ لے رہا ہے" تو کیا یہ جملہ شرعی اعتبار سے درست ہے؟

جواب: اگر کوئی ہمارے ساتھ ظلم کرے تو اس طرح سے کہنا کہ "جو کرنا ہے کرلو آج کل اللہ تعالی دنیا میں ہی بدلہ

لے رہا ہے" بالکل بھی درست بات نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کا نظام ہمیشہ سے یکساں ہے اور ایسا نہیں ہے کہ آج کل اس کا نظام بدل گیا ہے اس لئے ہمیں اس طرح سے کسی کو بھی نہیں کہنا چاہیے خواہ کوئی ہمارے اوپر ظلم ہی کیوں نہ کرے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جو ظلم کرے اس کے ظلم کے برابر ہم بدلہ لے سکتے ہیں اسلام نے ہمیں اس کی اجازت دی ہے تاہم جو معاف کر دیتا ہے اور بدلہ نہیں لیتا ہے اس کا مقام بہت بلند ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ظلم کرنے والے کو معاف کر کے ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ پیش کیا ہے بلکہ آپ ہابیل و قابیل کا واقعہ پڑھیں گے تو ہمارے لئے اس میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کرنے کی دھمکی دی تو ہابیل نے کہا کہ اگر تم مجھے قتل بھی کر دو تو میں کچھ نہیں کروں گا، میں اللہ سے ڈرنے والا ہوں، اللہ تعالی کا فرمان دیکھیں:

لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ (المائدہ:28)

ترجمہ: گو تو میرے قتل کے لئے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف ہر گز اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا، میں تو اللہ تعالی پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔

لہذا ہمیں بھی اگر کوئی ڈرائے دھمکائے، برا بھلا کہے اور ناروا سلوک کرے تو ہم صبر کریں۔ اللہ سے اس کی ہدایت کے لئے دعا کریں اور کچھ اپنی زبان سے کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ ٹھیک ہے تم کو جتنا ظلم کرنا ہو کر لو، ہم تمہارے ظلم کا بدلہ نہیں لیں گے۔ اللہ دیکھ رہا ہے وہی ہمارے درمیان انصاف کرے گا۔

450. **سوال:** میں نے آپ کی ایک تحریر پڑھی جس کا خلاصہ ہے کہ انعامی آن لائن کوئز کمپٹیشن میں فیس دے کر شامل ہونا جوا ہے، جب یہ بات تعلیمی کورس کرانے والے لوگوں سے کرتے ہیں تو آگے سے جواب ملتا ہے ہم انعام دینے کے لئے فیس پر منحصر نہیں ہیں بلکہ انعام کی سوچ تو پہلے سے ہی طے ہوتی ہے پھر یہ جوا کیسے ہے اور پھر محنت کرنے والے یا تعلیم دینے والے فیس لیتے ہی ہیں ایسے میں جو اچھے نمبرات لائے ان کی حوصلہ افزائی کے طور پر انعام دینا جوا کیسے ہوا؟

جواب: کورس کروانے پر فیس لینے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے مگر یہاں جو اصل مسئلہ ہے، وہ انعام کے ذریعہ لوگوں کو لالچ دینا ہے۔ دنیا بھر میں دینی ادارے، مدارس، مراکز اور اسکول و کالج چلتے ہیں، اکثر اداروں میں فیس

لے کر کورس کروائے جاتے ہیں اور تعلیم دی جاتی ہے مگر آپ نے کسی بھی اسکول اور ادارہ میں نہیں دیکھا ہوگا کہ وہاں پر فیس کے ساتھ انعام کا لالچ دیا جاتا ہو۔ آخر آج کل معمولی معمولی کورس کے لئے فیس کے ساتھ انعام کا ٹرینڈ کیوں چلا ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ کم علم لوگ معمولی معمولی چیزوں کا کورس کروا کر زیادہ سے زیادہ پیسہ بٹورنے کی کوشش کرتے ہیں اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے جوئے کی ایک شکل اختیار کرتے ہیں وہ ہے انعام کا لالچ۔ اگر تعلیم دینے والا مخلص ہو تو اپنی محنت کی وجہ سے تعلیم پر فیس لے سکتا ہے مگر وہ انعام کا لالچ دے کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرے گا۔ انعام نہ رکھا جائے تو ان چھوٹے چھوٹے اور کم علم لوگوں کے کورس کی طرف عام لوگ توجہ نہیں دیں گے اس لئے انعام کا لالچ دیا جاتا ہے، دراصل یہ جوا اور لاٹری کی طرح ہے۔

انعام کی ایک جائز شکل یہ ہے کہ جو مخلص ہو کر دینی تعلیم دے یا کوئی تعلیمی کورس کروائے اور فیس بھی لے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن وہ انعام کا اعلان نہ کرے اور جب کورس کروالے اور اسے کورس میں کوئی محنتی یا زیادہ نمبر حاصل کرنے والا طالب نظر آئے اس کو انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ اس کو مثال سے یوں سمجھیں کہ کوئی آدمی کسی کو قرض دیتا ہے، اگر قرض کے شروع میں یہ کہے کہ قرض لوٹاتے وقت اتنا پیسہ زیادہ دینا پڑے گا یا قرض سے بڑھا کر دینا پڑے گا تو یہ سود ہے لیکن قرض دیتے وقت ایسی کوئی بات طے نہ ہوئی ہو تو قرض لوٹانے والا اپنی مرضی سے قرض سے زیادہ کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

451. **سوال:** ہم اپنے استعمال شدہ کپڑے کسی ضرورت مند کو دے سکتے ہیں اور جب دینا ہو تو کیا دھو کر دینا ضروری ہے کیونکہ تقریبات میں استعمال ہونے والے کپڑے فینسی ہوتے ہیں جن کا دھلنا مشکل ہوتا ہے؟

جواب: ایک مسلمان عورت کے لئے ایسا لباس خریدنا فضول خرچی کے دائرے میں آئے گا جو کافی زیادہ مہنگا ہو اور اس کو دھل بھی نہیں سکتے، دو چار مرتبہ بغیر دھلے پہن کر پھینکنا پڑ جائے یا کسی کو دینا پڑے۔ ایسا بھڑکیلا اور جاذب نظر لباس پہننا بھی کسی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو لوگوں کے لئے اپنی جانب میلان کا سبب بنے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی کے پاس ضرورت سے زائد کپڑے یا استعمال شدہ کپڑے ہوں جو کسی محتاج کو دینا چاہے تو وہ بالکل کسی غریب و مسکین کو دے سکتا ہے، یہ ایک طرح سے تعاون ہے اور پہنا ہوا لباس دھل کر دینا چاہیے،

بغیر دھلے کسی کو کپڑا دینا بالکل بھی مناسب نہیں ہے خواہ کیسا بھی کپڑا ہو اور اگر ایسا کپڑا جسے نہ دھل سکتے ہوں تو وہ خود ہی اسے جب تک استعمال کرنا چاہے، استعمال کرے مگر کسی کو بغیر دھلے کوئی کپڑا نہ دے اور آئندہ اس قسم کے فضول، خرچیلے اور بھڑکیلے کپڑوں سے پرہیز کرے۔ یاد رکھیں اللہ کے نزدیک پائی پائی کا حساب دینا ہوگا۔

452. **سوال:** کیا بچی کا نام انعمت رکھ سکتے ہیں؟

جواب: انعمت، یہ نام نہیں ہے، یہ کام ہے۔ اس کا معنی ہے تو نے انعام کیا، اس لئے یہ کسی بچی کا نام نہیں رکھ سکتے۔ آپ ناموں کے لئے اسلامی سیرت کی کتاب دیکھیں اور صحابیات اور نیک خواتین کے ناموں پر اپنی بچی کا نام رکھیں۔

453. **سوال:** کیا بنک میں جاب کرنا جائز نہیں ہے اور کیا بنک میں جاب سے حاصل شدہ پیسوں کو حلال کاموں میں نہیں لگا سکتے ہیں جیسے ان پیسوں سے حج و عمرہ نہیں کر سکتے ہیں؟

جواب: سودی بینک میں نوکری کرنا جائز نہیں ہے۔ جب بینک کی نوکری جائز نہیں ہے تو اس کی کمائی بھی جائز نہیں ہے لہذا بینک کی کمائی کو اپنے اوپر خرچ کرنا، اس سے گھر بنانا، بال بچوں کی پرورش کرنا، اس سے حج و عمرہ کرنا اور اس قسم کا دوسرا کوئی کام کرنا جائز نہیں ہے۔

454. **سوال:** اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور ایک مہینہ گزر گیا لیکن اس نے رجوع نہیں کیا۔ جب دوسرا مہینہ شروع ہوگا تو کیا دوسری طلاق خود بخود واقع ہو جائیگی اگرچہ شوہر نے دوبارہ طلاق نہ دی ہو یا پھر ایک ہی طلاق شمار ہوگی اگرچہ کئی مہینے ہی کیوں نہ گزر گئے ہوں؟

جواب: اگر کسی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور ایک مہینہ گزر گیا مگر شوہر نے رجوع نہیں کیا تو دوسرا مہینہ شروع ہونے پر دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ وہی طلاق مانی جائے گی جو پہلی بار شوہر نے دی تھی۔ طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے، خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر شوہر ایک طلاق دیتا ہے اور وہ عدت میں دوسری یا تیسری طلاق دے تب بھی وہ طلاق واقع نہیں ہوگی، بس پہلی طلاق مانی جائے گی خواہ کتنے مہینے بھی گزر جائیں اور آپ خود تو طلاق واقع ہوتی ہی نہیں ہے۔ نیز طلاق دینے کے بعد اگر شوہر نے رجوع نہیں کیا یہاں تک کہ تین حیض کی عدت گزر گئی تو میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے، اب شوہر کا بیوی سے یا بیوی کا شوہر سے رشتہ باقی نہیں رہتا۔ بیوی آزاد ہو جاتی ہے، وہ عدت گزرنے کے بعد جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔

455. **سوال:** ایک آدمی جدہ میں رہتا ہے اس کی بیوی عمرہ پہ آئی ہوئی ہے۔ وہ جدہ سے احرام باندھ کر ایک مرتبہ اپنی بیوی کے ساتھ عمرہ کر لیا ہے اور ابھی میاں بیوی دونوں مکہ میں ہیں۔ ایک عمرہ کرنے کے بعد شوہر بیوی کے ساتھ اب دوسرا عمرہ کرنا چاہتا ہے تو وہ کہاں سے احرام باندھے گا، اس کی بیوی نے مسجد عائشہ سے احرام باندھا ہے؟

جواب: عمرہ کرنے کے سلسلے میں اصل یہ ہے کہ آدمی ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کرے اس لئے جو آدمی جدہ سے عمرہ کرنے کے لئے گیا تھا یا جو کسی ودسرے ملک سے عمرہ کے لئے آیا تھا ان کے لئے وہی ایک عمرہ کافی ہے جو انہوں نے پہلی دفعہ کر لیا ہے، دوبارہ جب مکہ کا سفر ہو اور عمرہ کا ارادہ ہو تو اس وقت دوسری مرتبہ عمرہ کرنا چاہئے۔

بہر کیف! جو آدمی مکہ میں ہے اور مکہ میں رہتے ہوئے عمرہ کرنا چاہتا ہے تو مسجد عائشہ جا کر احرام باندھ سکتا ہے اور عمرہ کر سکتا ہے لہذا وہ شخص اور اس کی بیوی دونوں مسجد عائشہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

456. **سوال:** میں ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچر ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ جن مہینوں میں ٹیچرز کو چھٹیاں ہوتی ہیں ان مہینوں کی تنخواہ لینا کیسا ہے؟

جواب: اگر اسکول سے چھٹی کی تنخواہ پر بھی اتفاق ہوا ہو تو چھٹی کی تنخواہ لے سکتے ہیں اور اگر چھٹی کی تنخواہ پر اتفاق نہ ہوا ہو تو چھٹی کی تنخواہ نہیں لیں گے یعنی جو ایگریمینٹ اور اتفاق ہوا ہے اس حساب سے عمل کیا جائے گا۔ ویسے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں ماہانہ حساب سے پڑھانے والے ٹیچروں کو بعض مواقع پر چھٹی کی تنخواہ نہیں کاٹی جاتی البتہ کئی ماہ کی چھٹی ہو تو پھر اس کی تنخواہ کاٹی جاتی ہے بہر حال تنخواہ سے متعلق جس ادارے کا جو نظام ہو اس کے حساب سے عمل کیا جائے گا۔

457. **سوال:** جویلرس کی دکان میں ہر ماہ ایک متعین مدت تک مخصوص رقم انویسٹ کرتے ہیں، وقت پورا ہونے پر انعام بھی ملتا اور زیور پر اضافی چارجز نہیں لگتے ہیں، کیا اس طرح جویلوی لینا جائز ہے؟

جواب: اگر کسی نے سونا یا چاندی کی خرید و فروخت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ جویلری والے کے پاس تھوڑا تھوڑا کر کے ایک میعاد تک ہر ماہ پیسہ جمع کرتا ہے پھر اس کے بعد جب پیسے مکمل ہو جاتے ہیں تو جویلر سے جویلری یعنی سونا یا چاندی لیتا ہے اور اسے انعام بھی ملتا ہے تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے۔ سونا اور چاندی کی خرید و فروخت کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی مجلس میں لین دین ہو یعنی ایک ہاتھ سے پیسہ دیا جائے اور دوسرے ہاتھ سے زیور لیا جائے۔ ایک ہی طریقہ ہے سونا و چاندی کے خرید و فروخت کا یعنی نقدی طریقہ، اس میں ادھار خرید و

فروخت نہیں کر سکتے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا پیسہ جمع کر کے سونا و چاندی خریدنا ایک قسم کا ادھار معاملہ ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے میرا ایک مشورہ ہے کہ جو پیسہ آپ جویلر کے پاس جمع کرتے ہیں، اس کو آپ اپنے پاس ہی جمع کرتے رہیں اور جب پیسہ جویلری خریدنے کے قابل ہو جائے تو اس پیسے سے ایک ہی مرتبہ میں نقد اجویلری خرید لیں، یہ جائز معاملہ ہے۔

458. **سوال:** جو آدمی بے نمازی ہے یعنی اس نے کبھی بھی نماز نہیں پڑھی اور ایک آدمی ہے جو کبھی نماز پڑھ لیتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا ہے، کیا ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے یا نہیں پڑھنی چاہیے؟

جواب: جو آدمی نماز کبھی کبھار پڑھتا ہے تو ظاہر سی بات ہے وہ نماز کا قائل ہے اور نماز کو تسلیم کرتا ہے بلکہ کبھی کبھار اسے ادا کر کے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ ایسا آدمی اسلام میں داخل ہے، اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

جہاں تک اس آدمی کا معاملہ ہے جو کبھی نماز نہ پڑھتا رہا ہو در حقیقت وہ آدمی اسلام سے خارج ہے کیونکہ اسلام اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو بے نمازی ہو گا اللہ رب العالمین اسے جہنم رسید کرے گا۔

یہاں پر ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اگر مسلمان گھرانے میں ایک ایسے شخص کی پیدائش ہوئی جو کبھی نماز نہ پڑھتا ہو، جب ایسے شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے بشرطیکہ وہ اللہ، اس کے رسول اور دین کا منکر نہ ہو؟

شریعت کا معاملہ تو بالکل واضح ہے کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی اور ایسے آدمی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہیں کیا جائے گا مگر معاشرتی طور پر ایسے بہت سے افراد ہیں جو نماز کا اہتمام نہیں کرتے ہیں اور وہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں، خود کو مسلمان بھی باور کراتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو قبرستان میں دفن نہ کیا جائے تو نہ صرف امت مسلمہ میں تشویش پیدا ہو گی بلکہ اغیار کی طرف سے مسلمانوں کے لئے طنز و تمسخر کا فتنہ انگیز دروازہ کھل جائے گا، ممکن ہے اس وجہ سے کتنے کلمہ گو، کلمہ بھی پڑھنا چھوڑ دیں اور وہ دوسرے ادیان میں چلے جائیں یا ملحد ہونے لگیں۔ بایں سبب حالات اور ضرور کو دیکھتے ہوئے جو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہو اور وہ کلمہ کا اقرار کرتا ہو

تو ایسے آدمی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے تاہم اس کے جنازہ میں نیک اور اچھے لوگ شامل نہ ہوں تاکہ دوسروں کو عبرت و نصیحت حاصل ہو۔

459. **سوال:** اگر بارہ، تیرہ، چودہ سال کی لڑکیاں حفظ کر رہی ہوں تو کیا مرد عالم یا حافظ روبرو ہو کر انہیں پڑھا سکتے ہیں۔ لڑکیاں باضابطہ نقاب میں ہوں لیکن چہرے کھلے ہوئے اور روبرو ہوں تو اس طرح کسی عالم یا حافظ مرد کا تعلیم دینا اور حفظ کروانا شرعاً جائز ہے؟

جواب: مرد و عورت کی تعلیم کے سلسلے میں اصل تو یہی ہے کہ خاتون، خاتون سے تعلیم حاصل کرے اور مرد، مرد سے تعلیم حاصل کرے لیکن اگر کبھی ضرورت ہو تو مرد، عورت سے اور عورت، مرد سے بھی تعلیم حاصل کر سکتی ہے لیکن شرعی حدود میں رہتے ہوئے۔ اگر کہیں پر ضرورت کے تحت مرد حافظ و عالم، لڑکیوں کو حفظ کی تعلیم دے تو اس میں حرج نہیں ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ لڑکیاں پردے میں ہوں یعنی استاد اور طالبات کے بیچ میں پردے کا آڑ کیا جائے تاکہ دونوں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں اور دوسری بات یہ ہے کہ مرد عالم صرف ایک لڑکی کو نہیں پڑھائے بلکہ متعدد لڑکیاں ہوں تاکہ خلوت نہ رہے۔ اس کے علاوہ جو دوسرے حفاظتی امور ہیں ان کو بھی دھیان میں رکھنا ضروری ہے۔

سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے کہ لڑکیاں چہرہ کھول کر مرد عالم کے روبرو طالب حاصل کرے یہ صورت جائز نہیں ہے، جائز صورت پردہ کے آڑ کے ساتھ پڑھانا ہے۔

460. **سوال:** جب صحرائے عرب میں لڑکیاں جلدی بالغ ہو جاتی ہیں تو کم عمری میں نکاح کر دیا جاتا تھا مگر نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ کی شادی میں تاخیر کیوں کی اور لگ بھگ پندرہ سال یا اس سے زائد عمر پر نکاح کیا، اس کی پیچھے کیا حکمت تھی؟

جواب: عرب کی سرزمین میں لڑکی کا جلدی بالغ ہونا تاریخ میں بیان کیا جاتا ہے لیکن بلوغت کے لئے یہ کوئی اصول نہیں ہے کہ ہر کوئی جلدی ہی بالغ ہو جائے۔ یہ فطری معاملہ ہے، کوئی نو سال میں، کوئی دس سال میں، کوئی بارہ سال میں، کوئی پندرہ سال میں بالغ ہوتی ہے۔ عام طور سے پندرہ سال بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی پندرہ سال میں بلوغت تک پہنچ جاتے ہیں۔

آج کل اپنے معاشرہ کو دیکھا جائے تو برصغیر ہندو پاک یا پوری دنیا کہہ لیں، کم عمری میں حتی کہ آٹھ سال کی عمر میں

بعض لڑکی بالغ ہو جاتی ہے مگر یہ اصول نہیں ہے کہ ہر لڑکی آٹھ سال میں بالغ ہو جاتی ہے بلکہ کوئی جلدی اور کوئی تاخیر سے بالغ ہوتی ہے، یہی عرب کا معاملہ رہا ہے۔

جہاں تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا معاملہ ہے تو اس میں کہیں تاخیر نظر نہیں آتی ہے۔ پندرہ سال کا مرحلہ نوجوانی کا مرحلہ ہے اور یہی وہ عمر ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاخیر تو اس وقت کہیں گے جب نوجوانی کا مرحلہ گزر جائے اور آدمی بڑھاپے میں داخل ہو جائے۔

شادی کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پوری طرح واضح ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے، یہ نگاہوں کو جھکانے اور شرمنگاہ کی حفاظت کرنے میں (دوسری چیزوں کی نسبت) بڑھ کر ہے، اور جو استطاعت نہ پائے، وہ خود پر روزے کو لازم کرلے، یہ اس کے لئے اس کی خواہش کو قطع کرنے والا ہے۔ (مسلم: 3400)

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے لئے نوجوانوں کو مخاطب کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانی میں شادی کرنا چاہئے اور بلوغت کے بعد نوجوانی شروع ہوتی ہے یا یوں کہیں کہ پندرہ سال کے بعد نوجوانی شروع ہوتی ہے پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں تاخیر کہنا کسی طرح درست نہیں ہے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ ان کا نکاح صحیح وقت پر ہوا۔

461. **سوال:** مروان نام رکھنا کیسا ہے اور کیا نام شخصیت پر اثرانداز ہوتا ہے یا اگر بچہ مستقل بیمار رہتا ہے تو اس میں نام کا اثر ہو سکتا ہے یعنی نام بیماری کی وجہ ہو سکتا ہے؟

جواب: مروان نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ناموں کا شخصیت اور آدمی کے کردار پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے اور نہ ہی ناموں کا بیماری سے اور صحت مندی سے کوئی تعلق ہے۔ نام محض ایک نام ہوتا ہے جو تعارف اور پہچان کے کام آتا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اچھے نام سے نیک فال لے سکتے ہیں لیکن ناموں میں کوئی تاثیر نہیں ہوتی ہے اور اس کا شخصیت پر اچھا یا برا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

سوال سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مروان بن حکم نام سے جو اسلامی تاریخ میں شخصیت گزری ہے ان کے بارے میں کچھ غلط فہمی ذہن میں ہے۔ اس سے متعلق آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ مروان بن حکم کو بعض اہل

علم نے صحابی اور بعض نے تابعین میں شمار کیا ہے اور ان کے متعلق خصوصا شیعہ، مسلمانوں میں غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں، ہمیں کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا ہے نیز مروان نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ مروان نام رکھنے سے بچے پر کوئی برا اثر پڑے گا۔

462. **سوال:** الطھور شطر الایمان کا ترجمہ پاکیزگی آدھا ایمان ہے، کرتے ہیں، تو کیا یہ صحیح ترجمہ ہے یعنی شطر الایمان کا ترجمہ نصف الایمان کر سکتے ہیں؟

جواب: آج کل سوشل میڈیا پر "الطھور شطر الایمان" سے متعلق کافی چرچا ہے کیونکہ ڈاکٹر ذاکر نائک نے ایک سائل کے جواب میں کہا کہ صفائی آدھا ایمان ہے، یہ بات قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں ہے حالانکہ یہ حدیث معتبر کتاب، میری مراد صحیح مسلم (223) میں موجود ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الطُّهُورُ شَطْرُ الإيمانِ۔

ترجمہ: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

صحیح مسلم میں کتاب الطھارہ کے تحت "باب فَضْلِ الوُضُوءِ" میں یہ حدیث درج ہے۔ یہاں جو اصل سوال ہے کہ شطر کا معنی کیا ہے اور شطر الایمان کا معنی آدھا ایمان کرنا درست ہے؟

جب آپ لغت کی کتاب دیکھیں گے تو وہاں پر شطر کا معنی نصف ملے گا، اسی لئے جب عربی میں کہا جاتا ہے "شَطَرَ الشيءَ" تو اس کا مطلب ہوتا ہے اس کو دو حصوں میں یعنی آدھا آدھا کیا۔

اب حدیث کی روشنی میں اس لفظ کا معنی دیکھتے ہیں چنانچہ ہم سبھی جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیبر کے یہود سے ان کی زمین میں کاشت کا آدھا حصہ لینے پر معاملہ طے کیا اس حدیث میں یہی شطر کا لفظ وارد ہے۔ حدیث دیکھیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:

أَعْطَى النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ خَيْبَرَ اليَهُودَ: أنْ يَعْمَلُوها ويَزْرَعُوها، ولَهُمْ شَطْرُ ما يَخْرُجُ مِنْها (صحیح البخاري:4248)

ترجمہ: ی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمین و باغات وہاں کے) یہودیوں کے پاس ہی رہنے دیئے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوئیں جوتیں اور انہیں ان کی پیداوار کا آدھا حصہ ملے گا۔

تاریخی اعتبار سے یہ معاملہ کافی معروف ومشہور ہے اس وجہ سے کسی کو اس میں کوئی تردد نہیں ہوگا کہ یہاں شطر کا معنی نصف نہیں ہے۔ یہ روایت بخاری ومسلم میں کئی مقامات پر آئی ہے اور اصحاب السنن نے بھی اسے روایت کیا ہے بلکہ شطر کا لفظ متعدد قسم کی احادیث میں وارد ہے جیسے عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں، یہ ہم سب کو معلوم ہے اس سے متعلق یہ حدیث دیکھیں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا: أَخَّرَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إلى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أقْبَلَ عَلَيْنَا بوَجْهِهِ، فَقالَ: إنَّ النَّاسَ قدْ صَلَّوْا ورَقَدُوا، وإنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا في صَلَاةٍ ما انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ (صحيح البخاري: 847)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات (عشاء کی) نماز میں دیر فرمائی تقریباً آدھی رات تک۔ پھر آخر حجرہ سے باہر تشریف لائے اور نماز کے بعد ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ دوسرے لوگ نماز پڑھ کر سو چکے لیکن تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے گویا کہ نماز میں رہے (یعنی تم کو نماز کا ثواب ملتا رہا)۔

اس سے بھی واضح ایک اور حدیث ہے جو ثلث کے ساتھ استعمال ہوا ہے جس سے شطر کا معنی نصف متعین کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كانَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يَعُودُنِي وأَنَا مَرِيضٌ بمَكَّةَ، فَقُلتُ: لي مَالٌ، أُوصِي بمَالِي كُلِّهِ؟ قالَ: لا قُلتُ: فَالشَّطْرِ؟ قالَ: لا قُلتُ: فَالثُّلُثِ؟ قالَ: الثُّلُثُ والثُّلُثُ كَثِيرٌ (صحيح البخاري: 5354)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں اس وقت مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے پاس مال ہے۔ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر آدھے کی کر دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں! میں نے کہا، پھر تہائی کی کر دوں (فرمایا) تہائی کی کر دو اور تہائی بھی بہت ہے۔

اس طرح بے شمار احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ شطر کا معنی نصف کے ہوتا ہے تاہم دلیل کے لئے ایک ہی حدیث کافی ہے اور اگر بالکل واضح حدیث چاہئے کہ شطر کا معنی نصف ہوتا ہے تو ایک حدیث دیکھیں جس میں خود

نبی ﷺ نے شطر کی وضاحت نصف سے کر دی ہے۔ جنت میں امت محمد ﷺ کی تعداد سے متعلق حدیث ہے،

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:

كُنَّا مع النَّبيِّ في قُبَّةٍ، فَقالَ: أتَرْضَوْنَ أنْ تَكُونُوا رُبُعَ أهْلِ الجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قالَ: أتَرْضَوْنَ أنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أهْلِ الجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قالَ: أتَرْضَوْنَ أنْ تَكُونُوا شَطْرَ أهْلِ الجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قالَ: والَّذي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بيَدِهِ، إنِّي لَأَرْجُو أنْ تَكُونُوا نِصْفَ أهْلِ الجَنَّةِ(صحیح البخاري:6528)

ترجمہ: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تم نصف رہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔

اب بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ شطر کا معنی نصف کے ہوتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث کا صحیح معنی ہے، طہارت وپاکیزگی نصف ایمان ہے بلکہ یہ بھی حدیث ملتی ہے "الطهور نصف الايمان" طہارت نصف ایمان ہے جس سے حدیث کا معنی پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک بات یہ بھی مد نظر رہے کہ شطر جزء اور حصہ کے معنی میں بھی آتا ہے اس لئے کہیں قرینہ صارفہ ہو تو جزء کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے مگر اس کا اصل معنی نصف کے ہے اور یہاں اصل معنی میں مستعمل ہے۔

463. **سوال:** اگر کہیں جسم میں چوٹ آئی ہو اور اس سے خون نکلے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا زخم اور پھوڑے سے خون وپیپ بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جسم کے کسی حصے سے خون نکل جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے لہذا اگر کسی کو چوٹ لگ جائے یا اس کے زخم و پھوڑے سے خون وپیپ نکلے اور وہ باوضو ہو تو اس سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، وضو برقرار رہے گا اور وہ اس حال میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

نماز کی حالت میں ایک صحابی کو تیر لگتا ہے اور جسم سے خون نکلتا ہے مگر وہ صحابی نماز جاری رکھتے ہیں۔ ابوداؤد (198) میں ہے۔ غزوہ ذات الرقاع کا واقعہ ہے، ایک گھاٹی پر ایک انصاری اور ایک مہاجر کی ڈیوٹی لگی تھی

، "مہاجر (صحابی) لیٹ گئے اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے (اور ساتھ ساتھ پہرہ بھی دیتے رہے، نماز پڑھتے میں اچانک)، وہ مشرک آیا، جب اس نے (دور سے) اس انصاری کے جسم کو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہی قوم کا محافظ و نگہبان ہے، اس کافر نے آپ پر تیر چلایا، جو آپ کو لگا، تو آپ نے اسے نکالا (اور نماز میں مشغول رہے)، یہاں تک کہ اس نے آپ کو تین تیر مارے، پھر آپ نے رکوع اور سجدہ کیا، پھر اپنے مہاجر ساتھی کو جگایا، جب اسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ ہوشیار اور چوکنا ہو گئے ہیں، تو بھاگ گیا، جب مہاجر نے انصاری کا خون دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! آپ نے پہلے ہی تیر میں مجھے کیوں نہیں بیدار کیا؟ تو انصاری نے کہا: میں (نماز میں قرآن کی) ایک سورۃ پڑھ رہا تھا، مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے بند کروں (ادھوری چھوڑوں)"۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زخم اور پھوڑوں سے خون نکلنا ناقض وضو نہیں ہے یعنی اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

464. **سوال:** اگر کوئی لڑکی میڈیکلی ان فٹ ہو یا جیسے کچھ لوگوں کو ایسی بیماری ہوتی ہے جس میں ڈاکٹرز بتا دیتے ہیں کہ ان کو اولاد نہیں ہو سکے گی تو ایسی صورت میں اگر لڑکی نکاح کرنا چاہے کیونکہ یہ ایک سنت بھی ہے تو کیا وہ کر سکتی ہے اسلام اجازت دیتا ہے ایسی خواتین اور مردوں کو نکاح کی؟

جواب: جس لڑکی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے اندر طبّی پرابلم ہے اور ڈاکٹر بتائے کہ یہ اولاد سے محروم ہو گی تو ایسی لڑکی کے لئے یہ پرابلم بیان کر کے جو لڑکا شادی کے لئے تیار ہو اس سے شادی کر سکتی ہے لیکن چھپا کر شادی کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

باقی ہم ڈاکٹر کی اس بات پر سو فیصد یقین نہیں رکھتے ہیں۔ اولاد دینے والی اللہ کی ذات ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کو اولاد ہو گی اور کس کو اولاد نہیں ہو گی یعنی اس بارے میں صحیح علم اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے۔ بسا اوقات جس عورت کو بانجھ سمجھا جاتا ہے اس کو بھی اولاد نصیب ہوتی ہے جیسے سورہ مریم میں ہے کہ جب اللہ تعالی نے زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی خوشخبری دی تو اللہ نے زکریا علیہ السلام کا قول ذکر کیا ہے:

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا (مریم:8)

ترجمہ: زکریا (علیہ السلام) کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا، جب کہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی حقیقت ہے کہ بعض کو اللہ بانجھ بھی بنادیتا ہے جیسے اللہ کا فرمان ہے:

وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (الشوری:50)

ترجمہ: اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔

معلوم ہوا کہ حقیقی علم اللہ کے پاس ہے کہ کون بانجھ ہے اور کون نہیں ہے اور اللہ اپنی قدرت سے بانجھ کو بھی اولاد دے سکتا ہے۔اس علم وعقیدہ کے باوجود جس لڑکی کے ساتھ رپورٹ میں اولاد نہ ہونے کے پرابلم کا پتہ چلے تو وہ اپنی اس بات کو چھپا کر شادی نہیں کر سکتی ہے۔اگر وہ شادی کرنا چاہے تو اس پرابلم کو بیان کرے اور جو لڑکا اس پرابلم کے ساتھ شادی کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔بہت سے ایسے لڑکے بھی ہوں گے جن کو ڈاکٹر نے کہا ہوگا کہ تمہیں اولاد نہیں ہوگی ایسے لڑکے اس قسم کی لڑکی سے شادی کر سکتے ہیں۔اس پرابلم کو چھپا کر شادی کرنا دھوکہ کرنا کہلائے گا۔

465. **سوال:** کسی عورت کے پاس نصاب سے زیادہ سونا ہو اور اس کے پاس زکوۃ نکالنے کے لئے رقم موجود نہ ہو اور وہ اپنے ماں باپ یا شوہر سے رقم نہ لینا چاہتی ہو زکوۃ کے لئے اور نہ ہی اولاد ہو جن میں نصاب کے مطابق سونا تقسیم کر سکے جبکہ سونا بیچنے کے لئے بھی فیملی رضامند نہ ہو ایسی صورت میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟

جواب: جب عورت کے پاس نصاب بھر سونا ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس کی زکوۃ اس عورت پر فرض ہے جو سونے کی مالکہ ہے البتہ اگر اس کا شوہر یا اس کا باپ یا اس کا بھائی اس کی زکوۃ ادا کر دے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔اگر عورت زکوۃ کے سلسلے میں اپنے باپ یا شوہر سے مدد نہیں لینا چاہتی ہے تو اپنے سونا کی زکوۃ کے لئے سونے میں سے کچھ حصہ بیچ دے تاکہ زکوۃ ادا کر سکے۔

جہاں تک بات ہے گھر والوں کی رضامندی کی تو اس سونے سے گھر والوں کا کوئی تعلق نہیں ہے، نہ باپ کا، نہ ماں کا، نہ اس کے شوہر کا کیونکہ یہ سونا بیوی کا ہے تو اس سونے کی مالکہ بھی بیوی ہی ہے۔بیوی جیسے چاہے اپنی مرضی سے سونے میں تصرف کر سکتی ہے۔

عموما سونا چاندی کی زکوۃ سے متعلق خواتین کو مسائل درپیش ہوتے ہیں اس تعلق سے میں عورتوں کو یہ تجویز دیتا ہوں کہ وہ تھوڑا تھوڑا پیسہ سال بھر جمع کرتی رہے اور جب زکوۃ دینے کا وقت ہو جائے اس جمع شدہ پیسے سے آسانی کے ساتھ زکوہ ادا کر لے۔

466. **سوال:** کیا عنیزہ اور عرئضہ نام رکھ سکتے ہیں؟

جواب: عنیزہ زمانہ جاہلیت میں ایک عورت کا نام تھا اور سعودی میں ایک شہر کا بھی نام ہے۔ اور عرئضہ کا معنی درخواست یا چوڑی چیز وغیرہ ہے۔ بطور نام یہ لفظ رکھ سکتے ہیں۔ اس میں حرج نہیں ہے۔

467. **سوال:** کیا عمرہ کے لئے گیا ہوا شخص اسی سفر میں مدینہ جا کر آئے اور اس طرح سات آٹھ عمرے کر سکتا ہے؟

جواب: اولا جو آدمی عمرہ پہ آیا ہے اس کے لئے ایک عمرہ ہی قبول ہو جائے وہی بہت ہے اور ایک سفر میں ایک عمرہ کرنا کافی ہے، یہی سنت بھی ہے۔ اگر کوئی آدمی عمرہ پہ آیا اور وہ مدینہ جا کے واپس آرہا ہے تو ایسی صورت میں یہ دوسرا سفر شمار ہوگا اور وہ دوبارہ عمرہ کر سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ساڑھے چار سو کلو میٹر کی دوری ہے یعنی اس کو الگ سفر کہا جائے گا۔

بہر کیف! عمرہ میں اصل سنت یہی ہے کہ آدمی کچھ وقفے سے عمرہ کیا کرے، بار بار یا جلدی جلدی عمرہ کرنا سنت کی خلاف ورزی ہے۔ اگر کوئی اس طرح سے کر رہا ہے تو سنت کے خلاف عمل کر رہا ہے۔ ہاں الگ الگ سفر میں الگ الگ عمرہ کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔

468. **سوال:** کیا اسلام میں عدد "اربعین" (چالیس) کو کچھ خاص اہمیت حاصل ہے، اہل بدعت کے یہاں اس عدد کی اہمیت کے پیش نظر چہلم، چلہ یا چالیس دن تک متعدد من گھڑت وظائف اعمال وغیرہ انجام دئے جاتے ہیں، ان سب کے بارے میں تو جانتے ہیں کہ یہ سب فضول و بے بنیاد اور سراسر بدعات ہیں۔ جاننا یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں اکثر اس عدد کا ذکر آتا ہے مثلا ((وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ))((وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ))

اسی طرح حدیث میں مثلا جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ابھی ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کی ایک وڈیو میں سنا آپ ایک بے نمازی کے لئے چالیس دن تک ہر فجر پڑھ کر ظہر پڑھنے کی توفیق اور ظہر بعد عصر اس طرح ہر نماز میں اگلی نماز کی توفیق کی دعا کرنے کہا، کیا اس عدد اربعین کو کوئی خصوصی اہمیت ہے؟

جواب: اسلام میں کئی سارے عدد کا بار بار ذکر آیا ہے، اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ اس عدد سے اپنے مطلب کی کوئی دوسری چیز نکالیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے ساتھ جو عدد وارد ہے وہ عدد صرف اسی چیز کے ساتھ خاص ہے، اس عدد کو کسی اور چیز سے جوڑ کر نہیں دیکھا جائے گا جیسے بہت ساری چیزوں کا ذکر تین مرتبہ آیا ہے، بہت ساری چیزوں کا ذکر سات مرتبہ آیا ہے، بہت ساری چیزوں کا ذکر دس مرتبہ آیا ہے، بہت ساری چیزوں کا ذکر سو مرتبہ آیا ہے ٹھیک اسی طرح بعض چیزوں کا ذکر چالیس مرتبہ بھی آیا ہے اس لئے چالیس کو کوئی الگ اہمیت حاصل نہیں ہے۔

اس سوال کے تحت اصل بنیادی مسئلہ سمجھ لیں کہ کوئی بھی اپنی طرف سے دین میں کسی بھی چیز کے لئے تعداد متعین نہیں کر سکتا ہے البتہ شریعت نے جس چیز کے لئے جو تعداد متعین کی ہے ہم اسے تسلیم کریں گے۔ جو لوگ ذکر میں اپنی طرف سے تعداد متعین کرتے ہیں وہ بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں یا جو لوگ صرف تعداد کو دلیل بنا کر چہلم یا چلہ یا اور کوئی چیز ایجاد کرتے ہیں یہ ساری چیزیں بدعات کے زمرے میں داخل ہیں، ہم ان بدعات سے دور رہیں گے۔

شیخ ابن عثیمینؒ نے عبادت کی چھ شرطیں ذکر کی ہیں، وہ چھ شرطیں عبادت کا سبب، اس کی نوعیت، مقدار، کیفیت، وقت اور جگہ ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے عبادت وبندگی میں نبی ﷺ کی پیروی کے لئے ان چھ شرطوں کو اپنانا لازم ہے۔ ان چھ شرطوں میں ایک شرط عبادت کی مقدار ہے یعنی جس مقدار وتعداد میں جو عبادت جس طرح شریعت میں مذکور ہے ہم ٹھیک اسی مقدار وتعداد کے ساتھ وہ عبادت انجام دیں گے مثلاً جمعہ کی نماز دو رکعت ہے تو کسی کو اس تعداد کے گھٹانے یا بڑھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے، ہمیں دو ہی رکعت جمعہ ادا کرنا ہے، اسی طرح کوئی ذکر تین مرتبہ آیا ہے تو اسے تین مرتبہ پڑھنا ہے لیکن جو عبادت یا ذکر عام ہو اسے عام ہی رہنے دینا ہے، اسے کسی تعداد سے خاص نہیں کرنا ہے۔

469. **سوال:** اگر کوئی شخص ہمیں ایک راز بتائے اور ہم اُس بات کے امین بن جائیں اور کوئی تیسرا شخص ہمیں قسم دے کر اُس راز کے بارے میں دریافت کرے تو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے، کیا ہم سچّی قسم کھا کر رازِ افشا کر دیں یا راز کی حفاظت کے لئے جھوٹی قسم کھالیں، اِس مشکل صورت حال سے کیسے نکل سکتے ہیں تاکہ ہم شرعی اعتبار سے بھی دُرست رہیں اور اپنی اخلاقی ذمے داری بھی پوری کر سکیں؟

جواب: کوئی آپ سے اپنے راز بتائے تو اس راز کو دوسرے سے بیان کرنا امانت میں خیانت ہے اور اس پہ وعید اور سزائیں بھی ہیں لہذا راز کو راز ہی رکھیں، اس معاملہ میں نہ جھوٹی قسم کھانا ہے اور نہ سچی قسم کھانا ہے، کسی کا راز آپ کے سینے میں امانت رہے، اسے بطور امانت محفوظ رکھنا ہے، یہی آپ کا اخلاقی فریضہ ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا حدَّثَ الرَّجلُ الحديثَ ثمَّ التفتَ فَهيَ أمانةٌ(صحيح الترمذي:1959)

ترجمہ: جب کوئی آدمی تم سے کوئی بات بیان کرے پھر (اسے راز میں رکھنے کے لیے) دائیں بائیں مڑ کر دیکھے تو وہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔

اس حدیث کو مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آپ سے کوئی بات بیان کرے اور دائیں بائیں مڑ کر دیکھے تو یہ اہم اور راز کی بات ہے، اس کو امانتداری کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہے، کسی سے بیان نہیں کرنا ہے۔

نبی ﷺ نے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما سے راز کی ایک بات کی اور ان کو اس بات پر امین بنایا مگر انہوں نے رسول اللہ کے راز کو فاش کر دیا تو اللہ تعالی نے ان دونوں امہات المومنین کی سرزنش کی اور توبہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ (التحریم:4)

ترجمہ: ۔(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبرائیل ہیں اور نیک اہل ایمان اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

لہذا ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ راز امانت ہے اس کا ظاہر کرنا خیانت اور گناہ کبیرہ ہے۔ جس نے کسی کے ساتھ اس قسم کا معاملہ کیا اسے چاہئے کہ اللہ تعالی سے سچی توبہ کرے اور راز فاش کرنے والے کو اس کے متعلق خبر ہو گئی ہو تو اس سے بھی معافی مانگے ساتھ ہی اگلے سے کسی اور سے اس کے عدم اظہار کا وعدہ لے نیز الزامی امر ہو تو اس کی تردید کرے اور حقوق کا معاملہ ہو تو تصفیہ کرے۔

470. **سوال:** بیماری اور تکلیف میں اللہ پر توکل کی دعا۔اذهب الباس رب الناس انت الطبيب وانت الشافي.(تکلیف دور کر دیں اے لوگوں کے رب اپ ہی طبیب ہیں اور شفا دینے والے ہیں)۔(مسند احمد:24744؛41) یہ روایت درست ہے؟

جواب: یہ دعا مسند احمد میں وارد ہے اور یہ صحیح دعا ہے مگر میں آپ کو بتادوں کہ اس دعا میں مزید اضافہ بھی ہے جو بخاری و مسلم کی روایات میں ہے وہ دعا پڑھا کریں، وہ رقیہ شرعیہ کی دعا ہے یعنی خود بیمار پڑیں یا کسی دوسرے بیمار کو دعا دیں تو اس طرح دعا دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض (بیماروں) پر یہ دعا پڑھ کر دم کرتے اور اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے «اللهم رب الناس أذهب الباس، اشفه وأنت الشافي، لا شفاء إلا شفاؤك، شفاء لا يغادر سقما» "اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے! تکلیف کو دور کر دے، اسے شفاء دیدے تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہ جائے"۔(بخاری: 5743)

471. **سوال:** جب ہم نفل نماز کے سجدے میں اپنی ذاتی دعا مانگیں تو پھر سجدے کا جو وقت ہے وہ کم زیادہ ہو جاتا ہے مطلب پہلا سجدہ چھوٹا بعد والا بڑا، گویا بعد والے سجدے میں زیادہ دعا مانگ لو تو وہ لمبا ہو جاتا ہے اور پہلے والا چھوٹا رہتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے یا پہلے سجدہ کو بڑا اور بعد والے کو چھوٹا کرنا چاہئے اس معاملہ میں صحیح رہنمائی درکار ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ دعا مانگنے کے لئے سجدے ہی میں دعا مانگنا ضروری نہیں ہے اس لئے کوئی آدمی دعا کے واسطے سجدہ کو خاص نہ کرے اور سجدہ ہی میں لمبی لمبی دعا نہ کرتا رہے بلکہ سجدے میں بھی دعا کرے، آخری تشہد میں بھی دعا کرلے اور نماز کے بعد بھی دعا کیا کرے۔ جہاں تک مسئلہ ہے کہ سجدے میں زیادہ دعا کرنے سے ایک سجدہ کم وقفہ والا اور دوسرا سجدہ طویل وقفہ والا ہو جاتا ہو تو ایسی صورت میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمیں نماز، نبوی کیفیت کے مطابق ادا کرنا چاہیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی تمام ہیئتوں میں یکساں وقفہ رکھتے تھے یعنی جتنی دیر قیام کرتے، اتنی دیر رکوع کرتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے لہذا اسی کیفیت میں ہمیں اپنی نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سجدے میں بلاشبہ دعا کر سکتے ہیں اور جب سجدے میں دعا کریں تو زیادہ طویل نہ کریں کہ نماز کی ہیئتوں میں اور دو سجدوں میں زیادہ وقفہ نظر آئے بلکہ اعتدال کے ساتھ دعا کیا کریں اور تمام

سجدوں میں تسبیح کے بعد کچھ دعا کیا کریں۔

472. **سوال:** والد کا قرض ادا کرنے کے لئے میں جو زکوۃ نکالتی ہوں اس سے ان کا قرض ادا کر سکتی ہوں؟

جواب: اولاد اپنے والدین کو زکوۃ نہیں دے سکتی ہے، اولاد کو چاہیے کہ اپنی اصل رقم والدین پر خرچ کرے یعنی جو رقم اولاد اپنے اوپر خرچ کرتی ہے، اسی قسم کی رقم اپنے ماں باپ پر بھی خرچ کرے اور زکوۃ ان کو دے جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ زکوۃ وہ ادا کرتا ہے، جس کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ مالدار ہوتا ہے، جب اولاد مالدار ہے تو باپ کو زکوۃ دینے کے لئے سوچنا بھی غلط ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مالدار بیٹا یا مالدار بیٹی اپنا اصل مال اپنے والدین پر خرچ کرے۔

473. **سوال:** اگر کوئی عورت شوہر سے طلاق لینے کے بعد شوہر کے گھر میں عدت نہ گزارنا چاہتی ہو کیونکہ شوہر سے رجوع کی کوئی امید بھی نہیں ہے اور بیوی بھی اس کے پاس واپس جانا نہیں چاہتی اور اس سے بڑھ کر شوہر سے بیوی کی جان کو خطرہ ہے اور مار پیٹ کرنے والا آدمی ہے تو کیا ایسے میں بیوی گنہگار ہو گی؟

جواب: اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق رجعی دیتا ہے تو ایسی صورت میں بیوی کو طلاق کی عدت شوہر کے گھر گزارنی ہوتی ہے اور یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے اس میں کسی کو اپنی مرضی نہیں چلانا چاہیے۔ اور یہ بات بولنا کہ رجوع کی امید نہیں ہے، جائز نہیں ہے کیونکہ یہ مستقبل کے بارے میں اپنی جانب سے پیشین گوئی کرنا ہے جو کہ شرعا جائز نہیں ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا چاہتا ہے انہیں الٹا پلٹتا رہتا ہے۔ (ترمذی: 2140)

اس لئے اللہ کب کس کا دل کس طرف پھیر دے یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہے۔

ہاں اگر شوہر کے گھر نہ رہنے کا کوئی شرعی عذر ہو جیسے شوہر سے جانی خطرہ ہو یا نان و نفقہ نہ دے، الٹا ظلم اور مار پیٹ کرے تو ایسی صورت میں بیوی اس جگہ کو چھوڑ کر اپنے میکے عدت گزارنے آسکتی ہے اور شرعی عذر کی بنیاد پر اسے گناہ نہیں ملے گا لیکن کوئی عذر نہ ہو پھر بھی اس جگہ کو چھوڑے تو یہ باعث گناہ ہے۔

474. **سوال:** اگر کوئی رات میں وتر پڑھ کر سو جائے اور آنکھ کھلنے پر تہجد پڑھنا چاہے تو کیا وہ تہجد پڑھ سکتا ہے اور تہجد کے بعد دوبارہ وتر پڑھنا ہو گا، ایک مولانا سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ پہلے ایک رکعت پڑھ لیں تاکہ

پہلے والی وتر جوڑ بن جائے پھر جس قدر تہجد پڑھنا چاہیں تہجد پڑھیں، اس کے بعد آخر میں وتر پڑھ لیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: اس میں صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز پڑھ لی ہے اور رات میں اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے ہیں تو بے شک تہجد کی نماز ادا کریں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن چونکہ آپ پہلے وتر پڑھ چکے ہیں اس لئے تہجد کے بعد وتر نہیں پڑھیں گے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ایک رات میں دو وتر نہیں ہے۔ اور آپ کو جوڑ بنانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وتر پڑھنے کے بعد بھی آدمی تہجد اور قیام اللیل ادا کر سکتا ہے۔ اس بارے میں ایک صحابی کا عمل بھی ملتا ہے کہ وہ ایک جگہ رمضان میں تہجد کی نماز وتر کے ساتھ پڑھاتے ہیں پھر دوبارہ دوسری جگہ تہجد کی نماز پڑھاتے ہیں مگر وتر نہیں پڑھاتے کیونکہ پہلی مرتبہ وہ وتر پڑھ چکے ہوتے ہیں، وہ حدیث اس طرح ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، قال: زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوِتْرُ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا , فَقَالَ لَهُ: أَوْتِرْ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , يَقُولُ:" لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ"(صحیح النسائی:1678)

ترجمہ: قیس بن طلق کہتے ہیں ہمارے والد طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک دن ہماری زیارت کی اور ہمارے ساتھ انہوں نے رات گزاری، ہمارے ساتھ اس رات نماز تہجد ادا کی، اور وتر بھی پڑھی، پھر وہ ایک مسجد میں گئے، اور اس مسجد والوں کو انہوں نے نماز پڑھائی یہاں تک کہ وتر باقی رہ گئی، تو انہوں نے ایک شخص کو آگے بڑھایا، اور اس سے کہا: انہیں وتر پڑھاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''ایک رات میں دو وتر نہیں''۔

ساتھ ہی یہاں پر یہ مسئلہ بھی معلوم رہے کہ اگر آپ رات میں تہجد کے لئے جاگنا چاہتے ہیں اور پہلے سے ارادہ ہے تو عشاء کے بعد وتر نہ پڑھیں کیونکہ وتر رات کی آخری نماز ہے۔

475. سوال: بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ ہر وقت گھر اور ان کے پاس سے خوشبو آئے اس لئے وہ اپنے گھر اور جسم پر خوشبو کا استعمال کرتے ہیں کیا ایسا کرنا تکبر میں آتا ہے؟

جواب: خوشبو استعمال کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور پسندیدہ عمل تھا لہذا کوئی برا برا اپنے بدن پر خوشبو

استعمال کرے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے بلکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانا ہے۔اپنے معاشرہ میں اس سنت کا رواج کم ہے جبکہ عربوں میں اس کا رواج بہت عام ہے۔خوشبو کے تعلق سے عورتوں کا معاملہ الگ ہے کہ وہ خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی ہے مگر گھر میں لگانے میں حرج نہیں ہے۔اور کوئی آدمی اپنے گھروں میں بھی کوئی خوشبودار اسپرے استعمال کرے یا خوشبو کی دھونی دے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور اسے تکبر کی علامت نہیں کہا جائے گا تاہم گھر میں برابر خوشبو استعمال کرنے سے بہتر ہے آدمی برابر اپنے بدن پر خوشبو استعمال کرے یہ اصل سنت ہے۔

476. **سوال:** ایک ماں اپنے بچوں کو ڈرانے کے لئے پابندی کے ساتھ قرآن کا حکم دے رہی تھی اور وہ قسم کھالیتی ہے کہ جس نے فجر کی نماز کے بعد قرآن نہ پڑھا اسکو ماروں گی پھر ساتھ ہی دل میں یہ نیت بھی کرتی ہے کہ کسی دن گھر پہ نہ رہی یا کسی وجہ سے کسی بچے نے قرآن نہ پڑھا اور میں نے نہ مارا تو میں گنہگار نہ ہوں۔اس کا مقصد بچوں کو ڈرانا اور لازمی طور پر پابندی کے ساتھ قرآن پڑھانا ہے، اگر کسی دن کسی بھی وجہ سے کوئی بچہ قرآن نہ پڑھے اور اس پہ ماں نہ مارے، صرف زبان سے سختی کرے تو صحیح ہوگا یا قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب: اللہ کی قسم کھانا کوئی معمولی بات نہیں ہے اس لئے کسی عورت یا مرد کا معمولی معمولی بات پر اللہ کی قسم کھانا یہ سنگین معاملہ ہے۔قرآن کی تلاوت مستحب اور مسنون عمل ہے اس عمل کو خود ہمیں اپنانا چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے لیکن تلاوت قرآن نہ کرنے پر عورت کا قسم کھا کر بچوں کو مارنے کی بات کہنا نہایت غیر معمولی معاملہ ہے۔اس خاتون کو سب سے پہلے اپنے اس عمل سے توبہ کرنا چاہیے اور آئندہ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔دوسری بات یہ ہے کہ بچوں کے سامنے زبان سے قسم کھانا اور پیٹھ پیچھے دل میں یہ کہنا کہ ویسے ہی قسم کھالی ہوں، یہ نفاق کی علامت ہے جبکہ مومن کی زبان سے وہی بات نہیں نکلتی ہے جو اس کے دل میں ہوتی ہے لہذا اپنے اندر سے اس نفاق کو ختم کریں۔

اور آخری بات یہ ہے کہ اگر اس نے قسم کھا کر قسم توڑی ہے یعنی نہ پڑھنے پر نہ مارا، صرف زبان سے کچھ کہا تو اس کا کفارہ ادا کرے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالی سے سچی توبہ کرکے اس عمل سے باز رہے۔ہم خود قرآن کے کتنے احکام پر عمل نہیں کرتے جبکہ قرآن کی تلاوت تو محض سنت ہے اور احکام پر عمل کرنا واجب ہے۔اگر اللہ تعالی ہمارا مواخذہ کرنے لگے تو ہم زندہ بھی نہیں رہ سکتے پھر بچوں کے لئے اس طرح کی سختی صحیح نہیں ہے۔قرآن پڑھنے اور

سیکھنے کے لیے بچوں کو ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔ آپ ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان سے انعام واکرام کا وعدہ کریں، نہ کہ ڈرائیں اور دھمکائیں اور سزا دینے کی بات کریں، ڈرانے اور مارنے سے دین کی محبت نہیں پیدا ہو گی۔

477. **سوال:** ہمارے والد نے پھوپھا، پھوپھی کے انتقال کے بعد ان کی بیٹی جو پانچ سال کی تھی، اس کی پرورش کر کے تمام ساز وسامان کے ساتھ اس کا نکاح بھی کروایا، مجھے یہ پوچھنا ہے کہ میرے والد کی وراثت میں اس کا کیا حصہ ہو گا؟ ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ گود لی ہوئی اولاد کا وراثت میں حصہ ہوتا ہے بھلے پھوپھی کی لڑکی کیوں نہ ہو مگر ابو نے پالا ہے تو اسے وراثت میں حصہ ملے گا، آپ سے گزارش ہے کہ دلیل سے ہمیں جواب دیں تاکہ بھائیوں کو سمجھا سکیں؟

جواب: میت کے ترکہ اور اس کی وراثت میں میت کی بہن کی بیٹی کا کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ میت کو بیٹا اور بیٹی ہو تو بہن کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے اور بہن کی اولاد کا تو کوئی حصہ ہے ہی نہیں۔ کسی بچی کو گود لے لینے سے وہ حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی ہے وہ بچی غیر کی ہی اولاد رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن میں یہ حکم دیا ہے کہ لے پالک کو ان کے اصل باپ کی طرف منسوب کرو یعنی لے پالک کو پالنے والا اپنی طرف منسوب تک نہیں کر سکتا ہے حتی کہ وراثت کا معاملہ، نکاح کا معاملہ، پردہ کا معاملہ، جوں کا توں رہتا ہے مثلا اگر لے پالک لڑکی ہے تو گھر کے غیر محرم مرد سے پردہ کرے گی اور اگر لے پالک لڑکا ہے تو گھر کی غیر محرم عورتیں اس سے پردہ کریں گی یعنی دین کے تمام احکام اپنی جگہ پر ویسے ہی رہتے ہیں۔

اس کو مثال سے یوں سمجھیں کہ اگر کوئی آدمی یتیم بچوں کی کفالت کرتا ہے اور وہ یتیم بچے اپنے ہی گھر میں رہتے ہیں لیکن خرچہ کوئی دوسرا دیتا ہے۔ کیا اس طرح یتیم بچے کو پالنے کی وجہ سے وہ یتیم بچہ، پالنے والے کی وراثت کا حقدار ہو جائے گا؟ نہیں، ہر گز نہیں۔ ٹھیک یہی معاملہ لے پالک کا ہے۔ باپ کی جائیداد میں اس کی اپنی اولاد اور اس کے اپنے قریبی گھر والے اور وارثین کا حصہ ہوتا ہے اور وراثت کا اصول ہے کہ جب میت کے اپنے قریبی رشتے دار اور وارثین موجود ہوں تو دور کے رشتہ دار وراثت کے حقدار نہیں ہوں گے اور لے پالک تو پالنے والے کی وراثت میں حصہ دار ہی نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ لے پالک کا حصہ اس کے اپنے باپ کی جائیداد میں ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ لے پالک

اپنے باپ کی بھی جائیداد سے حصہ لے اور دوسرے کی بھی جائیداد سے حصہ لے جو اس کا اپنا باپ نہیں ہے؟ آپ یہ ساری باتیں اپنے بھائیوں سے بتائیں، نہ مانے تو ان لوگوں سے ہی دلیل طلب کریں کہ قرآن وحدیث میں کہاں پر لے پالک کو وراثت میں حصہ دینے کی بات کہی گئی ہے یا کسی عالم دین سے انہیں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کہیں۔

478. **سوال:** کیا غیر مسلم کو زمزم کا پانی ان کے مانگنے کی خواہش پر دیا جاسکتا ہے؟

جواب: غیر مسلم کے مانگنے پر اس کو زمزم کا پانی دے سکتے ہیں بلکہ بلا مانگے اور بغیر خواہش کئے ہوئے بھی آپ اپنی مرضی سے زمزم کہہ کر غیر مسلم کو دے سکتے ہیں۔ ممکن ہے اللہ تعالی اس کے ذریعہ اسے شفا دے یا کوئی فائدہ پہنچائے اور زمزم اسلام کی طرف رغبت کا ذریعہ بن جائے۔ زمزم دینا ہدیہ کے قبیل سے ہے، آپ کسی کو بھی بطور ہدیہ زمزم پیش کر سکتے ہیں خواہ وہ مسلم ہو یا کافر ہو۔

479. **سوال:** آج کل حسد بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، اگر لوگ جس سے حسد کرتے ہے اس کے بارے میں زیادہ بولنے سے نظر لگ سکتی ہے؟

جواب: حسد کرنا بذات خود ایک بیماری ہے اور اس بیماری کا نقصان پہلے حاسد کو ہی ہوتا ہے۔ حسد سے اس کا دل بیمار ہو جاتا ہے اور اس کے چہرے سے بشاشت چھین لیتا ہے۔ اور حسد کہتے ہیں اپنے بھائی کی کسی نعمت کو دیکھ کر اس کے زوال کی تمنا کرنا۔ حاسد کے تمنا کرنے سے کسی کی نعمت نہیں چھن جاتی ہے، یہ بس تمنا ہی رہتی ہے اور یہ نظر بد بھی نہیں ہے، نظر بد الگ چیز ہے اور حسد الگ چیز ہے۔ ہاں کبھی ہمیں حسد سے بھی نقصان لاحق ہو سکتا ہے اس وجہ سے اللہ اور اس کے رسول نے حسد سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی ہے، ہمیں حاسد کے شر وحسد سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہئے۔ اس مقام پہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنا ایمان صحیح رکھیں، رب کی عبادت اور اس کا ذکر کرتے رہیں اور اللہ پر اعتماد مضبوط رکھیں، کوئی حاسد آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے۔ جب آپ کے پاس صحیح ایمان اور اللہ پر توکل واعتماد ہو تو لوگوں کے حسد، بغض، کینہ، نفرت اور دشمنی سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لوگوں کی مخالفت اور ان کے بغض وحسد سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو ایمان اور توکل واعتماد میں کمزور ہوتے ہیں۔ آپ ہمیشہ اپنی نظر میں ایک سنہری حدیث رکھیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا،

آپ نے فرمایا: اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تو مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔ (ترمذی: 2516)

480. **سوال:** بیس دن سے خون جاری ہے، ڈاکٹر سے ٹسٹ کروانے پر معلوم ہوا کہ بچے دانی میں خون جمع ہے اس وجہ سے خون جاری ہے، سوال یہ ہے کہ کیا میں نمازیں ادا کر سکتی ہوں، کیا ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوگا؟

جواب: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن تک ہو سکتی ہے، اس سے زیادہ دن آئے تو پندرہ دن کے بعد استحاضہ (بیماری) کا خون مانا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے لئے اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہر ماہ آپ کی جو عادت رہی ہو اس عادت پر عمل کریں گے یعنی جتنے دن ہر ماہ حیض آتا رہا، اس وقت بھی اتنا ہی دن حیض کا مان کر اس کے بعد نماز کی پابندی کریں گے۔ نیز حیض کو اس کے صفات سے پہچان سکتے ہیں جو استحاضہ سے بالکل الگ ہوتا ہے یعنی حیض کالا، گاڑھا اور بدبودار ہوتا ہے۔

بہر کیف! ابھی پندرہ دن سے زیادہ مدت ہو گئی ہے لہذا اس وقت تو آپ ہر حال میں غسل کر کے نماز ادا کریں گے اور آئندہ ماہ سے حیض کے لئے اپنی عادت اور حیض کی کیفیت کا خیال کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ استحاضہ کے خون میں ہر نماز کے لئے غسل نہیں کرنا پڑتا ہے بلکہ ہر نماز سے پہلے خون آلود جگہ اور کپڑے کی صفائی کر کے وضو کرنا ہوتا ہے اور آپ ایک وضو سے ایک وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں اور اس طرح ہر نماز کے لئے نیا وضو ضروری ہے۔

481. **سوال:** اگر عورت کمائے تو گھر سے برکت اٹھ جاتی ہے خصوصا جب گھر میں کوئی کمانے والا مرد ہو؟

جواب: اگر جائز طریقہ سے حلال رزق کمایا گیا ہو تو جیسے مرد کی کمائی حلال ہے ویسے عورت کی کمائی بھی حلال ہے اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے عورت کو کمانے کا موقع ملے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ گھر میں کمانے والا مرد ہی کیوں نہ ہو اور اس سے نہ گھر کی برکت ختم ہوتی ہے، نہ اس میں کوئی شرعی مسئلہ ہے۔ اگر کوئی آدمی آپ

سے یہ کہے کہ عورت کی جائز کمائی بھی حرام ہے یا جائز طریقے سے عورت کے کمانے سے بھی گھر کی برکت ختم ہو جاتی ہے تو آپ اس سے پوچھیں کہ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ اگر وہ دلیل پیش نہ کر سکے تو اسے اللہ کا یہ فرمان سنائیں۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا(الاسراء:36)

ترجمہ: جس بات کی تمہیں خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔

اس بارے میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اگر کہیں پر عورت کے نوکری کرنے میں فتنہ ہو، اس کی عزت و عصمت کو خطرہ ہو اور شرعی حجاب وغیرہ کا اہتمام نہ ہو تو پھر ایسی نوکری عورت نہ کرے بلکہ عورت کی اصل جگہ اس کا گھر ہے، وہ جس قدر اپنے گھر کو لازم پکڑے اس قدر فتنے سے محفوظ رہے گی۔

482. **سوال:** مہندی لگے ہوئے ہاتھ کو اسٹیٹس پر یا انسٹا گرام پر پوسٹ کرنا کیسا ہے ہمارا مقصد مہندی کی ڈیزائن کو دکھانا ہے جس کو دیکھ کر لوگ ہم سے مہندی لگوا سکیں؟

جواب: اس طرح کی تصویریں سوشل میڈیا پر شیئر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ جاندار کی تصویر ہیں جن کی حرمت ہمیں معلوم ہے، مزید برآں مہندی لگا ہوا ہاتھ، عورت کا ہاتھ ہوگا اور عورت سراپا پردہ کی چیز ہے اس کے کسی عضو کی تصویر شیئر کرنا اور بھی فتنہ کا سبب ہے۔

آپ مہندی کا ڈیزائن جو بغیر ہاتھ کے کاغذ پر بنا ہوا ہو اسے شیئر کر سکتے ہیں، یہی کافی ہے۔ یاد رہے ہاتھوں میں لگی مہندی شیئر کرنے سے گناہ ملے گا اور اس سے حاصل شدہ کمائی پر اثر پڑے گا، نیز یہ بھی معلوم رہے کہ کسی مرد کے لئے اجنبی عورت کے ہاتھوں پر مہندی لگانا جائز نہیں ہے، ہاتھوں پر مہندی لگانے کا کام عورت کو ہی کرنا چاہئے اور مسلم عورتوں کو عورت سے ہی مہندی لگانا چاہئے، وہ کسی اجنبی مرد سے مہندی نہ لگوائے۔

483. **سوال:** آج کل ہماری اہل حدیث مسجد میں جماعت سے فرض نماز ہونے کے بعد کچھ لوگ ہر روز دیر سے آتے ہے اور دوسری جماعت بنا کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ ہر روز کے پنج وقت نمازوں میں کم سے کم دو سے تین مرتبہ

دوسری جماعت ایک ہی مسجد میں بنتی ہے جسکی وجہ سے دوسرے نمازیوں کو اور سنت پڑھنے والوں کو ان کی آواز سے خلل ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا ہر روز اس طرح دوسری جماعت بنا کر نماز پڑھنا درست ہے اور پہلی نماز امام کے ساتھ جو ادا کی گئی ہے کیا اسکی اہمیت کم ہو گی؟

جواب: مسجد میں دوسری یا تیسری جماعت کے ہونے کو خلاف سنت نہیں کہہ سکتے ہیں۔ جماعت سے نماز پڑھنے پر جماعت کا ثواب ملے گا تاہم مذکورہ صورتحال سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی جان بوجھ کر ہمیشہ تاخیر سے آتا ہے اور پہلی جماعت کو ترک کر کے جماعت ثانیہ بنا کر نماز ادا کیا کرتا ہے تو یہ خلاف سنت ہے بلکہ معیوب ہے۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کی جائے گی، ان کو سمجھایا جائے گا تاکہ وہ پہلی جماعت سے نماز ادا کیا کریں لیکن جو لوگ مشغولیت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے وہ اپنی جماعت بنا کر نماز ادا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ دوسری جماعت بن جائے یا تیسری جماعت بن جائے۔ قابل گرفت اصل یہ عمل ہے کہ کوئی عمدا جماعت اولی چھوڑ کر بعد میں اپنی جماعت کرا کر نماز ادا کرے، ایسے میں امام مسجد اور انتظامیہ کمیٹی کو چاہئے کہ لوگوں کے اس عمل کی اصلاح کرے۔ جہاں تک جماعت اولی کی اہمیت کا معاملہ ہے تو ہم پہلی جماعت کو غیر اہم نہیں کہہ سکتے یا دوسری تیسری جماعت کی وجہ سے پہلی جماعت کی اہمیت ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اصل تو وہی جماعت ہے جو پہلی مرتبہ جماعت کی گئی ہے، اصل وہی جماعت ہے اور اسی جماعت کا اصل میں اعتبار کیا جائے گا اور اسی جماعت سے وہاں کے لوگوں اور محلے والوں کو نماز ادا کرنی پڑے گی۔

484. **سوال:** کیا اہل حدیث لڑکی حنفی مسلک میں شادی کر سکتی ہے؟

جواب: اہل حدیث لڑکی حنفی مسلک میں شادی کر سکتی ہے کیونکہ عام طور سے عام افراد کے یہاں ایسا شرک نہیں پایا جاتا ہے جو اسے ملت اسلام سے خارج کر دے اگرچہ ان کے یہاں بدعت موجود ہے جیسے اجتماعی قرآن خوانی، تبلیغی چلے، تعویذ اور دعاؤں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ وغیرہ تاہم اس طرح کی چیزیں نہیں ہیں جو اسلام سے خارج کرے جیسے بریلویوں کے یہاں پائی جاتی ہیں اس لئے اہل حدیث لڑکی حنفی میں شادی کر سکتی ہے۔ دیکھ بھال کر شادی کی جائے، جو لڑکا دینداری اور اخلاق و کردار میں بہتر ہو اس سے بیٹی کا رشتہ کرنے میں حرج نہیں ہے۔ افضلیت و ترجیح اہل حدیث مسلک کو دینا چاہیے اور اسی کے لئے اصلا رشتہ کی کوشش کی جائے کیونکہ اہل حدیث عقائد میں پختہ ہوتے ہیں اور بدعات و خرافات سے ہمیشہ دور رہتے ہیں۔

485. **سوال:** اکثر بڑی بڑی منڈی میں بیٹھے لوگ اور بڑے بڑے ڈیلر ادھار کاروبار کرتے ہیں۔ان کے یہاں نقد سامان لینے میں الگ ریٹ ہوتا ہے اور ادھار لینے میں اس کا ریٹ الگ ہوتا ہے مثلا کوئی چیز نقد میں دس روپئے کی ہے تو اسے ادھار میں بارہ روپئے دینے ہوتے ہیں، کیا یہ سود میں آئے گا؟

جواب: منڈی والوں کا ڈیلروں سے ادھار خریدنے پر زیادہ پیسہ لینا سود کے زمرے میں آئے گا کیونکہ سامان کی اصل قیمت کم ہوتی ہے مگر صرف ادھار یا پیسے کی ادائیگی میں مہلت دینے کی وجہ سے قیمت بڑھا کر دے رہا ہے، یہ سود ہے اور ایسا معاملہ کرنا درست نہیں ہے۔

گو کہ بعض علماء نے نقد کے مقابلہ میں زیادہ قیمت پر ادھار بیع کو جائز قرار دیا ہے مگر میں اس مسئلے میں ان علماء کی رائے کو قوی مانتا ہوں جو ایک چیز کی دو قیمت والی بیع کو جائز نہیں سمجھتے، یہاں بیک وقت ایک ہی چیز کی دو الگ الگ قیمت ہے۔

486. **سوال:** جماعت اسلامی والوں نے ایک اسلامی بنک کھول رکھا ہے، جب ان سے کوئی قرض لیتا ہے تو پہلے کچھ پیسے یا کوئی چیز گروی لیتا ہے اور ادائیگی کے موقع پر دو ہزار ایکسٹرا لیتا حواری موارى کے نام پر یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: سب سے پہلے اس میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو بینک کھولا گیا ہے، وہ اسلامی اصول پر قائم ہے کہ نہیں؟ اگر اس میں سود کی آمیزش ہے یا سودی کاروبار میں ملوث ہے تو پھر اس بینک سے قرض لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں وہ سود پر تعاون کہلائے گا۔

اگر بینک یا ادارہ اسلامی اصول پر قائم ہے اور اس بینک سے آپ قرض لیتے ہیں، اس قرض کی وجہ سے کچھ خدماتی چارجز دینا پڑے تو اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ ادارہ قائم کرنے اور اس میں موظف رکھنے پر مصروفات آتے ہیں لہذا اسلامی اصول پر قائم بینک سے قرض لیا جاسکتا ہے اور سروس چارج دینے میں مسئلہ نہیں ہے تاہم سروس چارجز حقیقی مصارف سے زیادہ نہ ہوں ورنہ وہ سود میں داخل ہو جائے گا۔

487. **سوال:** کیا عورت کے لئے ایسی خوشبو کا لگا کر باہر نکلنا جائز ہے جو عام عطر کی طرح نہیں پھیلتی ہے البتہ جو بغل میں کھڑا ہو اس کو محسوس ہوتی ہے؟

جواب: ایسی خوشبو لگا کر عورت کا باہر نکلنا جائز نہیں ہے کیونکہ اگرچہ وہ خوشبو نہیں پھیلتی لیکن چونکہ اس کی خوشبو نزدیک میں رہنے والے کو محسوس ہوتی ہے اس وجہ سے یہ خوشبو لگا کر باہر نکلنا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔ گھر میں رہتے ہوئے لگائے کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت کی اصل خوشبو رنگ ہے یعنی وہ بغیر خوشبو والی چیز جس میں فقط رنگ ہو وہ استعمال کرے جیسے مہندی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ(سنن نسائی:5120، صححہ البانی)

ترجمہ: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ چھپا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہو۔

488. **سوال:** ایک مولانا نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ نماز سنسکرت کا لفظ ہے اگر یہ صحیح ہے تو کیا ہم لفظ نماز کا استعمال نہ کریں بلکہ صلاۃ کا استعمال کریں؟

جواب: نماز فارسی زبان کا لفظ ہے۔ آپ اردو لغت اٹھا کر دیکھیں مثلاً فیروز اللغات اس میں نماز کو اردو زبان کا لفظ بتایا گیا ہے۔ اگر نماز سنسکرت زبان کا بھی لفظ ہو تب بھی اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ لفظ بطور بندگی استعمال ہوتا ہے اور اردو مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے جس میں ہندی، سنسکرت، فارسی، انگریزی اور دیگر کئی زبانوں کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

ہمارا دین عربی زبان میں ہے، جب ہم اس زبان کو اپنی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں تو ظاہر سی بات ہے اپنی زبان کے الفاظ کا سہارا لینا پڑے گا۔ یہاں پر صرف لفظ نماز کا مسئلہ نہیں بلکہ ہزاروں الفاظ ہیں جنہیں ہم ترجمہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اس لئے لفظ نماز ہو یا لفظ روزہ ہو یا اور دیگر ترجمہ شدہ الفاظ ہوں ان کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔ ٹھیک یہی معاملہ دیگر زبانوں کا بھی ہے جیسے انگریزی میں نماز کو کئی الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں ان کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔

489. **سوال:** کوئی عمرہ کرنے گیا، تھکاوٹ وغیرہ میں حلق کروانا بھول گیا اور احرام اتار دیا۔ یاد آنے پر کچھ دیر بعد جا کر حلق کروایا۔ اب وہ پریشان ہے کہ کیا کوئی کفارہ ہے یا اس پہ دم ہے یا دوبارہ عمرہ کرنا پڑے گا؟

جواب: احرام لباس کا نام نہیں ہے بلکہ عمرہ کی نیت کا نام ہے اس لئے اگر کوئی احرام کا لباس اتار دیتا ہے تو اس سے آدمی کا احرام ختم نہیں ہو جاتا ہے اور احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سلا ہوا کپڑا لگانا ممنوع ہے۔

جس آدمی نے تھکاوٹ اور بھول کی وجہ سے احرام کا لباس اتار دیا لیکن پھر وہ کچھ دیر کے بعد حلق کروالیا تو اس وجہ سے اس کے اوپر کوئی کفارہ اور دم نہیں ہے کیونکہ اس نے بھول کر غلطی کی ہے اور اللہ نے بھول چوک معاف کر دیا ہے۔اس کا عمرہ اپنی جگہ درست ہے اور دوبارہ اسے عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

490. سوال: کچھ لوگ اپنی اولاد کو خود جنم دینے کے بجائے دوسری عورت کے رحم سے پیدا کرواتے ہیں۔ میں نے یوٹیوب پر دیکھا کہ بعض مشہور شخصیات کے بچے دراصل ان کے اپنے ہوتے ہیں مگر انہیں جنم دوسری عورت دیتی ہے۔اپنے دوستوں سے پوچھا کہ یہ کیسے ممکن ہے، کیا یہ زنا کے ذریعہ ہوتا ہے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں بلکہ ڈاکٹر کے ذریعہ شوہر اور بیوی کے نطفے کو دوسری عورت کے رحم میں منتقل کر کے یہ عمل کیا جاتا ہے۔آج کل سائنس اور ٹیکنالوجی بہت ترقی کر چکی ہے اور اس کے ذریعہ لوگ بہت سے حیرت انگیز کام کر رہے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب شوہر اور بیوی کا نطفہ دوسری عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے، تو کیا اس کے خون اور جسم سے پیدا ہونے والا بچہ حقیقت میں انہی کا ہوتا ہے اور کیا شرعی طور پر وہ بچہ ان دونوں کا ہی کہلائے گا؟

جواب: بہت پہلے اس سائنسی طریقہ کی ایجاد ہوئی اور بعض لوگ اس طریقہ کو اپنا کر اولاد حاصل کرتے ہیں، اسے سروگیٹ مدد ہوڈ کہا جاتا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے نقطے لے کر اور دونوں کے نطفے کو بار آور کر کے دوسری عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے، دراصل یہ بھی زنا کی ایک قسم ہے اور یہ حرام ہے یعنی کسی مسلمان کے لئے اس طرح سے اولاد حاصل کرنا حرام ہے۔

جہاں تک نسب کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ بچہ جس کی منی ہے اس کا ہو گا اور بعض کہتے ہیں کہ جس نے اپنی کوکھ میں رکھا اور اسے جنم دیا ہے وہی اس کی ماں ہے۔

بہر کیف! نسب سے زیادہ اہم معاملہ یہ ہے کہ یہ طریقہ ہی حرام ہے۔ جو اس طرح سے اولاد حاصل کرے وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا مجرم ہے اور وہ اس جرم کی آخرت میں سزا پائے گا۔(مزید جانکاری کے لئے میرا مضمون "رحم مادر کی پیوندکاری اسلام کی نظر میں" دیکھیں)۔

491. **سوال:** گھر کا انشورنس، گاڑی کا انشورنس، میڈیکل انشورنس وغیرہ ان سب انشورنس میں ہمیں ہر مہینے متعین رقم دینی پڑتی ہیں پھر جب ہمیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ ہمارے نقصان کی بھرپائی کرتے ہیں یہ جائز ہے؟

جواب: تجارت سے جڑے کسی بھی قسم کا انشورنس جائز نہیں ہے خواہ وہ گھر کا انشورنس ہو یا گاڑی کا انشورنس ہو یا میڈیکل انشورنس ہو یا اور کوئی انشورنس ہو۔

تجارتی ہر قسم کا انشورنس سود، جوا، دھوکہ اور فریب پر مبنی ہے۔ اس کے صرف ایک پہلو پہ نظر ڈالیں اس کی حرمت کا علم ہو جائے۔ انشورنس ایک قسم کی تجارت ہے اور یہ مجہول تجارت ہے جبکہ اسلام میں مجہول چیزوں کی تجارت جائز نہیں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیع غرر یعنی مجہول تجارت اور بیع حصاۃ سے منع فرمایا ہے (سنن ابن ماجہ: 2194)۔ اس لئے کسی مسلمان کو بغیر عذر کے کسی قسم کا انشورنس کروانا جائز نہیں ہے۔

492. **سوال:** وسطی اور سبابہ انگلی میں انگھوٹھی پہننا کیسا ہے؟

جواب: درمیانی اور شہادت کی انگلی میں انگوٹھی پہننا منع ہے، صحیح مسلم میں یہ روایت موجود ہے، ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضر علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ میں ان دونوں میں سے کسی انگلی میں انگوٹھی پہنوں، پھر انھوں نے درمیانی اور (انگوٹھے کی طرف سے) اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (صحیح مسلم: 5493)

یہ ممانعت صرف مردوں کے لئے ہے لیکن عورتیں تمام انگلیوں میں انگوٹھی پہن سکتی ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ اس پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ سنت یہ ہے کہ مرد خنصر میں انگوٹھی پہنے اور عورتیں تمام انگلیوں میں انگوٹھی پہن سکتی ہیں۔

493. **سوال:** کیا زکوۃ کی رقم سے زکوۃ کی چیزیں خرید کر دی جاسکتی ہیں یا رقم ہی دینا ضروری ہے؟

جواب: اگر نقدی مال کی زکوۃ دینی ہے تو زکوۃ میں روپیہ ہی نکالنا ضروری ہے، اس مال سے سامان خرید کر دینا جائز نہیں ہے بلکہ سامان خرید کر دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ مال غیر میں یہ تصرف مانا جائے گا۔ مستحق اپنی ضرورت بہتر جانتا ہے اس لئے اسے رقم ہی دینا چاہئے تاکہ اپنی ضرورت کی چیز اپنے حساب سے خرید سکے۔ ہاں کبھی شدید حاجت و مصلحت کی بنا پر اشیاء خرید کر دے سکتے ہیں جیسے کوئی یتیم بچہ ہو یا دیوانہ و مجنوں ہو یا پیسے کو ضائع

کر دینے والا ہو تو ایسی مجبوری میں ان کی ضرورت سمجھ کر اشیاء دے سکتے ہیں۔ شیخ ابن عثیمینؒ نے یہ بات بھی کہی ہے کہ جب غریبوں کی طرف سے اس چیز کا مطالبہ کیا جائے اور وہ کہیں کہ اگر آپ کے پاس پیسے ہوں تو میرے لئے فلاں فلاں چیزیں خرید لینا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مجموع رسائل وفتاوی ابن عثیمین)

494. **سوال:** یہ بات مشہور ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام کو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا مگر کیا یہ بات صحیح ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی پر ایک پھوڑا ہوا تھا اور وہ پھوڑا آہستہ آہستہ بڑا ہو گیا اور وہ زمین پر گر گیا جس سے حضرت حوا علیہا السلام کی پیدائش ہوئی؟

جواب: صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حوا علیہا السلام، آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کی گئیں جبکہ یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی پر ایک پھوڑا ہوا اور وہ پھوڑا آہستہ آہستہ بڑا ہوا اور زمین پر گر گیا جس سے حوا علیہ السلام پیدا ہوئیں۔ یہ جھوٹی بات ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

495. **سوال:** نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی، یا ابا القاسم! آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انہوں نے کسی اور کو پکارا ہے) اس پر آپ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔ (صحیح بخاری: 3537) اس حدیث کی روشنی میں کیا اگر کسی کا نام قاسم ہو تو اس کے باپ کو ابو القاسم نہیں کہہ سکتے ہیں؟

جواب: یہ حدیث، صحیح بخاری میں موجود ہے اس حدیث کی بنیاد پر بعض علماء کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام رکھنا درست ہے مگر آپ کی کنیت رکھنا منع ہے تاہم بعض دوسرے علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک محدود تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کا نام بھی رکھ سکتے ہیں اور آپ کی کنیت بھی رکھ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی وارد ہے جو ابو داؤد میں ہے۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے بیٹا پیدا ہو تو میں اس کا نام اور اس کی کنیت آپ کے نام اور آپ کی کنیت پر رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ (ابو داؤد: 4967، صححہ البانی)

المہم، ابو القاسم نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جس کے بیٹے کا نام قاسم ہو اس کو ابو القاسم کہنے میں حرج نہیں ہے۔

496. **سوال:** کیا بچوں کو انبیاء کرام کے واقعات اس طرح کارٹون کی شکل میں دکھا سکتے ہیں جس میں انکا چہرہ نہیں دکھایا گیا ہے کیونکہ آج کل بچے بڑے سب میڈیا سے وابستہ ہیں؟

جواب: یوٹیوب پر موجود کارٹون کی شکل میں انبیاء کرام کے واقعات بچوں کو دکھانا جائز نہیں ہے خواہ اس میں انبیاء کا چہرہ دکھایا گیا ہو یا نہیں دکھایا گیا ہو۔انبیاء کے نام پر اس قسم کے کارٹون اور ویڈیوز بنانا ہی حرام کام ہے کیونکہ نہ صرف اس میں جاندار کی تصویر بنائی گئی ہے جس کی حرمت مختلف احادیث سے ثابت ہے بلکہ یہ انبیاء کی توہین بھی ہے کہ ان کے ناموں کا کارٹون بنایا جائے۔

کتنی حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ جب کفار و مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کارٹون بنائے تو ہم ان کے خلاف مظاہرہ کرتے ہیں اور جب یہی کام ایک مسلمان کرے تو ہمیں کیوں برا نہیں لگتا بلکہ اپنے بچوں کو بھی ایسے کارٹون دکھاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے کارٹون بنانا ہی جائز نہیں ہے تو اپنے بچوں کو دکھانا کیسے جائز ہوگا۔اور ویسے بھی کارٹون اور ویڈیوز کے ذریعہ کبھی بھی اسلام کی سچی تصویر یا کسی بھی قصے کی صحیح ترجمانی نہیں کی جاسکتی ہے بلکہ اس میں جھوٹ اور مرچ مصالحہ لگا کر کچھ اور چیز دکھائی جاتی ہے۔ یہاں ذرا ٹھہر کر ایک اور بات سوچیں کہ نبی کی طرف جھوٹ منسوب کرنا کتنا بڑا گناہ ہے، پھر کارٹون بنانے والا ایک ویڈیو میں کتنی ساری جھوٹی باتیں انبیاء کی طرف منسوب کر دیتا ہوگا، جسے ہم سچ سمجھ کر دیکھتے ہیں۔

خدارا! اپنے بچوں کو ایسی غلط چیزوں سے دور رکھیں اور ایسی چیزوں سے بچوں کی تربیت نہ کریں۔ان کی تعلیم و تربیت کے لئے کتابوں کے ذریعہ سچے اور اسلامی واقعات پڑھ کر سنائیں اور ترغیب دلائیں۔

497. **سوال:** کیا مسجد جعرانہ سے عمرہ کی نیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: عمرہ کے واسطے احرام باندھنے کے لئے تین قسم کے مقامات ہیں۔

پہلی قسم: جو مکہ میں رہتا ہے وہ حدود حرم سے باہر جا کر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے اور جعرانہ حدود حرم سے باہر ہے لہذا مکہ میں رہنے والا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔

دوسری جگہ: جو میقات کے اندر رہتا ہے جیسے جدہ والے وہ اپنی رہائشی سے احرام باندھ کر عمرہ کریں گے۔

تیسری جگہ: جو میقات سے باہر رہتا ہے وہ اپنی میقات پر آکر اور یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جعرانہ سے صرف وہی احرام باندھے گا جو حدود حرم کے اندر رہتا ہے، نیز وہ بھی جعرانہ سے احرام باندھ سکتا ہے جو کسی دوسری جگہ سے آیا ہو اور فی الحال حدود حرم میں رہ رہا ہو جیسے کسی کام وضرورت سے مکہ آنے والا یا عمرہ کی غرض سے آنے والا جو بروقت مکہ میں مقیم ہو، وہ دوبارہ عمرہ کے لئے جعرانہ جائے گا یا حدود حرم سے باہر نکل کر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔

498. **سوال:** میاں بیوی میں جھگڑا کے سبب شوہر نے طیش میں آکر عدالت کے باہر سے اسٹامپ پیپر پر تین طلاقیں لکھوائی اور بیوی کو بھیج دیا، ساتھ ہی موبائل پر بھی تین دفعہ طلاق طلاق طلاق لکھ کر بھیج دیا۔ اس واقعہ کو ایک سال گزر گیا، اب دونوں کو غلطی کا احساس ہوا ہے پھر دونوں خاندان والے آپس میں مل کر صلح کئے اور ایک عالم دین سے تجدید نکاح اور حق مہر دوبارہ طے کرکے گواہوں کی موجودگی میں بیوی کو شوہر کے سپرد کردیا، کیا یہ عمل درست ہے۔ یاد رہے اس بارے میں لوگ دو گروہ میں بٹ گئے ہیں، ایک گروہ اس کو صحیح کہتا ہے جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ تین طلاق دینے اور تین حیض کی عدت گزر جانے کی وجہ سے اصل طلاق واقع ہوگئی ہے اور اب رجوع کا اختیار ختم ہوگیا ہے۔ اب لڑکی کی دوسری جگہ شادی کے بعد طلاق یا شوہر کے مرنے کے بعد ہی پہلے شوہر کے لئے حلال ہوسکتی ہے یا پھر یہ حلالہ کرائے تب ہی پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہا جارہا ہے کہ نکاح کی تقریب میں موجود ہر فرد کا نکاح ختم ہوگیا ہے، وہ سارے لوگ اپنا نکاح دوبارہ کروائیں۔ دلائل کے ساتھ اس بارے میں حقیقت کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: جب شوہر نے اپنی بیوی کو پیپر پہ اکٹھی تین طلاق لکھ کر بھیجا اور موبائل پر بھی ایک ساتھ تین طلاق دیا ہے تو اس صورت میں بیوی کو صرف ایک رجعی طلاق واقع ہوئی۔ طلاق دینے کے بعد جب تین حیض کی عدت گزر جاتی ہے تو میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے اور چونکہ میاں بیوی کے درمیان عدت گزر جانے کی وجہ سے نکاح ختم ہو چکا تھا لہذا جب دوبارہ نکاح کیا گیا تو اس نکاح سے پھر وہ دونوں آپس میں میاں بیوی ہوگئے اور یہ نکاح اپنی جگہ پر درست ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ نکاح نہیں ہوا، عورت کا حلالہ کرنا پڑے گا اور اسی طرح جو لوگ اس نکاح میں شامل تھے سب کا نکاح ختم ہوگیا، ان سب کو اپنا نکاح دوبارہ کرنا پڑے گا۔ دراصل یہ لوگ اندھے مقلدین ہیں جو مشرکین مکہ

کی طرف اپنے آباءواجداد کی تقلید کر رہے ہیں جبکہ دین قرآن اور حدیث کا نام ہے۔ مقلدوں کی بیان کردہ مذکورہ بالا ساری باتیں جھوٹ اور قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔

سماج میں اماموں کی تقلید کی وجہ سے کچھ غلط فتوی رائج ہیں جن کی وجہ سے طلاق کے مسائل میں بہت سارے گھرانے الجھے ہوئے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو اللہ کی کتاب قرآن مجید اور محمد ﷺ کی سنت یعنی حدیث پر عمل کرنا چاہئے، اسی کا نام اسلام ہے۔ اسلام میں اماموں کی تقلید نہیں ہے۔ اسلام میں اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننا ہے ۔

تقلید کرنے والے عالم کہتے ہیں کہ ایک ساتھ تین طلاق دینے سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے جبکہ یہ فتوی صحیح نہیں ہے۔ صحیح فتوی یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاق دیدے تو وہ ایک ہی طلاق واقع ہو گی۔ ایسی صورت میں شوہر کو عدت کے دوران رجوع کرنے کا حق ہے۔ جب شوہر عدت میں بیوی سے رجوع کرلے تو بیوی حلال ہو جاتی ہے۔

اس سلسلے میں قرآن کی ایک آیت اور ایک حدیث پیش کر کے مسئلہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (سورۃ البقرۃ: 229)

ترجمہ: طلاق دو مرتبہ ہے، پس (اس کے بعد) بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے طلاق کی تعداد اور طلاق دینے کا طریقہ بھی بتایا۔ اللہ بتاتا ہے کہ لوٹانے والی طلاق یعنی طلاق رجعی صرف مرتبہ ہے۔ اگر کوئی اپنی بیوی کو پہلی طلاق دے یا دوسری طلاق دے تو لوٹا سکتا ہے، اس بات کا اختیار ہے لیکن اگر تیسری طلاق دیتا ہے تو پھر بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ اس تیسری طلاق کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔

آیت میں غور کرنے والی بات یہ بھی ہے کہ اللہ نے "مرتان" کا لفظ ذکر کیا یعنی طلاق الگ الگ وقت میں دو مرتبہ ہے جس کی وضاحت اگلے الفاظ سے بھی ہوتی ہے کہ طلاق دینے کے بعد چاہو تو عدت میں رجوع کر کے بیوی کو روک لو اور رجوع نہ کرنا چاہو تو بیوی کو چھوڑ دو۔

جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ ایک ساتھ تین طلاق دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور فورا بیوی حرام ہو جاتی ہے، ان کا کہنا غلط ہے اس آیت کے خلاف ہے جس میں بیوی کو الگ الگ وقت میں طلاق دینے کا اختیار دیا ہے۔ ویسے تو بیوی کو ایک بار میں ایک ہی طلاق دینا چاہئے لیکن اگر کسی نے ایک ساتھ تین طلاق دے بھی دیا تو ایک ہی طلاق مانی جائے گی کیونکہ اللہ نے کسی کو ایک ساتھ تین طلاق دینے کا اختیار ہی نہیں دیا ہے۔ اس بات کو ایک حدیث سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں، وہ حدیث مسند احمد میں اس طرح سے ہے۔

سیدنا رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں لیکن بعد میں سخت غمگیں ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: « كيف طلقتها » کہ "تم نے اسے کس طرح طلاق دی تھی؟" انہوں نے کہا: تین مرتبہ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: « في مجلس واحد؟ » کہ "ایک ہی مجلس میں؟" انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: « فإنما تلك واحدة، فارجعها إن شئت » کہ "پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے، اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔" راوی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر: 2387)

اس حدیث میں بالکل واضح ہے کہ ایک صحابی نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک ہی طلاق ہے، ساتھ ساتھ یہ بتایا کہ تم رجوع کرنا چاہو تو رجوع کر سکتے ہو اور اس صحابی نے رجوع بھی کر لیا تھا۔ اگر ایک ساتھ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتیں تو نبی ﷺ رجوع کرنے کے لئے نہیں کہتے اور صحابی تین طلاق کے بعد رجوع نہیں کرتے مگر نبی ﷺ نے رجوع کا اختیار دیا اور صحابی نے رجوع بھی کیا۔

معلوم ہوا کہ مقلدوں کا تین طلاق والا فتوی غلط ہے اور اسی طرح مقلدوں نے حرام کاری کا چور دروازہ کھول رکھا ہے جس کا نام حلالہ ہے۔ احناف کے معاشرہ کا مروجہ حلالہ سراسر غلط اور خلاف شرع ہے۔ سنن ترمذی میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے، ابن ماجہ میں روایت موجود ہے کہ نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سانڈ قرار دیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا، اگر یہ دونوں میرے علم میں آ گئے تو میں دونوں کو رجم کر دوں گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سابق شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا درست ہے اور اب پھر سے ان دونوں کے درمیان میاں بیوی کا رشتہ قائم ہو گیا ہے، اس نکاح میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

499. **سوال:** کرنسی ایکسچینج میں جو پرسنٹیج لگتا ہے اس کا حکم بتائیں؟

جواب: ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی سے تبادلہ کرانا اور اس تبادلہ پر اجرت دینا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آدمی ایسا کاروبار کر سکتا ہے اور کرنسی کے تبادلہ پر اجرت لے سکتا ہے یا کوئی اپنی کرنسی چینج کرا سکتا ہے اور اس پہ اجرت دے سکتا ہے جیسے خلیجی ممالک میں رہنے والے منی ایکسچینج سے اپنا پیسہ اپنے اپنے ملک بھیجتے ہیں اور ایکسچینج والا اجرت لے کر یہ کام کرتا ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ منی ایکسچینج میں الگ سے اجرت لینا ہے اس میں پرسنٹیج نہیں لینا ہے۔

500. **سوال:** کیا تہجد کے نوافل میں آخری دس سورہ پہلی رکعت میں اور پھر دوسری رکعت میں اسی طرح دس سورہ پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اتنی ہی سورتیں یاد ہیں جبکہ اپنا قیام لمبا کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ تہجد کی نماز صرف دو رکعت نہیں ہے کہ کوئی دس سورتیں ایک رکعت میں پڑھ لے اور دس سورتیں دوسری رکعت میں پڑھ لے بلکہ تہجد کی آٹھ رکعات ہیں اور کوئی چاہے تو اس سے کم یا زیادہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جو سورتیں پہلی رکعت میں پڑھی گئی ہیں، وہی سورتیں بعد والی رکعت میں بھی پڑھی جائیں نیز تہجد کی نماز میں کوئی چاہے تو مصحف سے دیکھ کر بھی تلاوت کر سکتا ہے۔

501. **سوال:** اگر کوئی اپنے بیٹے کے قرآن حفظ کرنے کی دعوت کرے اور ہمیں دعوت دے تو ایسی دعوت میں جانا صحیح ہے یا ایسی رسم تو نہیں ہے جس میں ہمیں گناہ ملے گا؟

جواب: یہ رسم ہے اور غلط رسم ہے، ایسی دعوت قبول نہ کریں اور ایسے لوگوں کو نصیحت کریں کہ آپ اپنے بیٹے کی حوصلہ افزائی کے لئے اسے جو دینا چاہتے ہیں، وہ گفٹ دیں اور اپنے بیٹے کی حوصلہ افزائی کریں لیکن تقریب عام کر کے اپنے مال ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالی نے آپ کو مال دیا ہے تو محتاج اور فقیر و مسکین پر صدقہ کریں، اس سے مسکین کی حاجت بھی پوری ہو گی اور صدقہ کرنے والے کو ثواب بھی ملے گا اور فضول دعوت کر کے اپنا مال ضائع نہ کریں جس میں آپ کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

502. **سوال:** مغرب کی اذان سے لے کر کتنے وقت تک اس کی نماز پڑھی جاسکتی ہے، سورج ڈوبنے سے تو مجھے پتہ ہے مگر سورج ڈوبنے کے بعد سے کب تک وہ وقت رہتا ہے، وہ ایگزیکٹ ٹائم کا اندازہ نہیں ہے؟

جواب: مغرب کی نماز کا وقت سمجھنا تمام نمازوں میں سب سے زیادہ آسان ہے۔ سورج ڈوبتے ہی مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور آسمان میں جب تک شفق یعنی لالی باقی رہتی ہے اس وقت تک مغرب کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت کو ایگزیکٹ دنیا کے کسی حصے میں طے نہیں کیا جاتا ہے بلکہ یہ ہر شہر کے اعتبار سے سورج ڈوبنے اور شفق کے غائب ہونے کو دیکھ کر مغرب کا علم حاصل کیا جاتا ہے اور بارہ مہینے یہ وقت بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ سورج ڈوبنے اور شفق دیکھنے سے مغرب کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ آسمان کی لالی ختم ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو گیا۔

503. **سوال:** لڑکے کے عقیقہ کے وقت ایک ہی بکرا میسر ہو، دوسرے کی استطاعت نہ ہو تو بر وقت جتنا موجود ہو اس سے عقیقہ کر سکتے ہیں۔ بعد میں جب استطاعت ہو تو دوسرا کر لیں یا دوسرا کرنا پھر ضروری نہیں ہے اور کیا عقیقہ کا جانور ولیمہ میں یا نکاح میں کھلا سکتے ہیں؟

جواب: جس کو اللہ تعالی نے بیٹا دیا ہے اور اس کو بطور عقیقہ دو بکرا ذبح کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اسے عقیقہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ عقیقہ اس کو دینا ہے جو عقیقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ اگر کسی کو ایک جانور ذبح کرنے کی طاقت ہو تو ایک جانور ذبح کر لے پھر بعد میں جب اللہ تعالی دوسرے جانور کی استطاعت دے تو دوسرا جانور ذبح کر لے یعنی کوئی اس طرح سے کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور ولیمہ یا نکاح میں کھلایا جاسکتا ہے لیکن کوئی جان بوجھ کر اپنے عقیقہ کو روک کر رکھے اور نکاح کے ٹائم کھلائے یہ غلط ہے بلکہ جب عقیقہ کی استطاعت ہو اسی وقت عقیقہ کرنا چاہیے، یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ ولیمہ کب ہے یا شادی کب ہے، ایسا سوچ کر عقیقہ میں تاخیر کرنا غلط ہے۔

504. **سوال:** گھر سے گولڈ زیورات سیٹ چوری ہو گیا جو بہت پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے، برائے مہربانی کوئی حل یا کوئی دعا یا کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ چور کا پتہ لگایا جاسکے کیونکہ بے گناہ ملازمین پر اور فیملی میمبرز ایک دوسرے پر شک کر رہے ہیں؟

جواب: گھر کے زیورات چوری ہو گئے ہیں تو گھر والے کو چاہیے کہ پولیس میں شکایت درج کرائے اور اس کی مدد لے کر چور کو پکڑنے کی کوشش کرے، یہی قانونی کاروائی ہے۔ اور چور کو پتہ لگانے کا کوئی وظیفہ یا کوئی خاص دعا

نہیں ہے، اگر چور کو پکڑنے کا کوئی وظیفہ ہوتا تو دنیا میں کوئی چوری نہیں کرتا، نہ کسی کے گھر سے کوئی سامان چوری ہوتا، نہ دنیا میں کوئی چور چوری کر کے بچ پاتا بلکہ وہ فورا پکڑ لیا جاتا، نہ پولیس محکمہ بنانے کی ضرورت پڑتی، نہ چور کا ہاتھ کاٹنے کی ضرورت پڑتی۔ جو لوگ چوروں کو پکڑنے کے لئے الٹا سیدھا وظیفہ بتاتے ہیں، وہ جھوٹے لوگ ہیں، ایسے لوگوں پر کبھی اعتبار نہ کریں نیز چوری کے لئے جن وشیاطین کی مدد لینا بھی جائز نہیں ہے۔

اور جو آدمی بغیر ثبوت کے اپنے ملازم یا گھر کے کسی فرد پر شک کرے یا تہمت لگائے وہ اللہ کے ہاں سزا پائے گا اور یہ حقوق العباد سے متعلق گناہ ہے لہذا وہ کسی پر بغیر ثبوت کے شک کرنے یا تہمت لگانے سے باز آئے۔

چور پکڑنے کے لئے ایک تو قانونی کاروائی ہے، دوسرا طریقہ حکمت کے ساتھ وہاں موجود لوگوں سے پوچھ تاچھ کرے اور اس گناہ کے اخروی انجام بیان کر کے لوگوں کو نصیحت کرے، اگر وہاں موجود لوگوں میں کوئی چوری کیا ہوگا تو ممکن ہے نصیحت سے فائدہ ملے۔ اللہ سے اپنے گم شدہ سامان کے ملنے کی دعائیں کرے، اللہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ اگر تلاش بسیار اور کوشش کے باوجود سامان نہ ملے تو اس پر صبر کرے اور اس کو صدقہ کی نیت کرلے، ان شاءاللہ گم شدہ سامان صدقہ ہو جائے گا لیکن سامان گم ہونے پر الٹی سیدھی حرکتیں کی جائیں، بلا ثبوت الزام تراشیں کی جائیں تو سامان کا سامان نقصان ہوا مزید گناہ بھی ملے گا۔

505. **سوال:** کسی گھر میں عورت کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے شوہر، اس کے بیٹا بیٹی اور رشتہ دار کو کتنا دن تک اور کب تک غم منانا ہے؟

جواب: اس معاملہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سوگ منانے کا تعلق صرف عورت سے ہے، مرد کے لئے سوگ ہے ہی نہیں۔ اس لئے کسی کے گھر میں وفات ہو جائے تو گھر کے مرد لوگ سوگ نہیں کریں گے، ہاں عورت اپنے باپ، یا ماں یا بھائی یا بیٹا، یا بیٹی یا بہن اور کسی قریبی آدمی کی وفات پر تین دن تک سوگ کر سکتی ہے۔ اور سوگ کا مطلب ہے زینت کی چیزیں ترک کرنا مثلا خوشبو، سرمہ وغیرہ، رونا دھونا، چیخنا چلانا اور گریبان چاک کرنا منع ہے، بطور سوگ عورت صرف زینت کی چیز ترک کرے گی اور اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا ہے تو اسے چار ماہ دس دن سوگ کرنا ہوتا ہے۔ اس بارے میں حدیث دیکھیں۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تُحِدُّ امْرَأَةٌ علَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ، إلَّا علَى زَوْجٍ، أرْبَعَةَ أشْهُرٍ وعَشْرًا، ولا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ، ولا تَكْتَحِلُ، ولا تَمَسُّ طِيبًا، إلَّا إذا طَهُرَتْ، نُبْذَةً مِن قُسْطٍ ، أوْ أظْفارٍ (صحیح مسلم:938)

ترجمہ: کوئی عورت کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر خاوند پر، (اس پر) چار مہینے دس دن (سوگ منائے)۔ نہ وہ عَصب کے خانہ دار کپڑے کے سوا کوئی رنگا ہوا کپڑا پہنے، نہ سرمہ لگائے، مگر (اس دوران میں) جب (حیض سے) پاک ہو تو معمولی سی قُسط یا اظفار (جیسی کوئی چیز) استعمال کر لے (یہ دونوں خوشبوئیں نہیں، صرف بدبو کو زائل کرنے والے بخور ہیں)۔

لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ گھر میں کسی کی وفات ہو جائے تو گھر والوں کے لیے تین دن سوگ ہوتا ہے جبکہ میں نے حدیث کی روشنی میں بتایا کہ گھر کے سارے لوگوں کے لیے سوگ نہیں ہے بلکہ صرف عورت کے لیے سوگ ہے لہذا معاشرے میں پھیلی غلط فہمی کو دور کرنا چاہیے۔

506. **سوال:** عمرہ کی غرض سے میری بیوی اپنے بیٹے کے ساتھ آرہی ہے اور میری بیوی کی بہن بھی ہے جو اپنی فیملی کے ساتھ ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ میری بہن بھی ساتھ آنا چاہتی ہے جس کی عمر پچاس سال ہے مگر اس کا شوہر نہیں ہے ایسے میں وہ کیسے آسکتی ہے؟

جواب: آپ کا بیٹا آپ کی بہن کے لئے محرم ہے لہذا اس سفر میں آپ کا بیٹا آپ کی بیوی کے لئے اور آپ کی بہن دونوں کے لئے محرم کی حیثیت سے ہوگا اس لئے آپ کی بہن اپنے بھتیجا یعنی آپ کے بیٹے کے ساتھ عمرہ کے لئے سفر کر سکتی ہے، کوئی حرج نہیں گویا ایک ہی محرم دو خواتین کے لئے کافی ہے۔

507. **سوال:** میں جب مسجد میں جاتا ہوں تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ الوضوء پڑھتا ہوں تو کیا اس کے بعد تحیۃ المسجد بھی پڑھنا ضروری ہے جبکہ فرض نماز میں کافی وقت رہتا ہے؟

جواب: جب کوئی مسجد جائے اور فرض نماز کی اذان ہو گئی ہے اور فرض نماز کے لئے سنت ہے جیسے ظہر کی اذان ہو چکی ہے تو مسجد میں داخل ہونے والا آدمی تحیۃ الوضوء یا تحیۃ المسجد نہیں پڑھے گا بلکہ وہ آدمی براہ راست ظہر نماز کی سنت ادا کرے گا لیکن اگر کسی نماز کی اذان ہوئی اور اس نماز میں سنت نہیں ہے جیسے عصر کی نماز تو اس وقت مسجد میں داخل ہونے والا تحیۃ المسجد پڑھے گا۔ تحیۃ الوضوء نہیں پڑھنا ہے، تحیۃ المسجد پڑھنا ہے کیونکہ مسجد میں داخل ہو

رہے ہیں تو مسجد کے ادب میں تحیۃ المسجد پڑھنا ہے اور تحیۃ المسجد پڑھ کے بیٹھے رہنا ہے، تحیۃ الوضوء کسی دوسرے موقع پر یا گھر میں یا کسی اور جگہ پر پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں یا اسی نماز میں تحیۃ المسجد کے ساتھ ہی تحیۃ الوضوء کی بھی نیت کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب کسی نماز کے لئے سنت ہو تو پھر اس وقت تحیۃ المسجد نہیں پڑھیں گے، ڈائریکٹ سنت پڑھنے لگیں گے۔

508. **سوال:** چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت میں ملنے والا مسافر مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دے یا مکمل چار رکعت کے بعد سلام پھیرے گا؟

جواب: مسافر آدمی، مقیم امام کے پیچھے مکمل نماز ادا کرے گا لہذا تیسری رکعت میں پہنچنے والا مقتدی ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے تاکہ مقیم امام کی طرح چار رکعت ہو جائے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

تلك سنة أبي القاسم صلى الله عليه وسلم. يعني إتمام المسافر إذا اقتدى بالمقيم، وإلا فالقصر (السلسلۃ الصحیحۃ:2676)

ترجمہ: یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ یعنی مقیم کی اقتدا میں مسافر کا نماز پوری پڑھنا، وگرنہ قصر کرنا۔

509. **سوال:** اگر ہم صدقہ کریں تو کیا پوری امت کی طرف سے صدقہ کی نیت کر سکتے ہیں؟

جواب: صدقہ اپنی جانب سے یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی جانب سے کریں کیونکہ اعمال صالحہ کے خود ہم محتاج ہیں اور اللہ تعالی نے ہمیں زندگی دی ہے تو نیکی کرنے کا موقع اس وقت ہمارے لئے ہے۔ جو گزر گئے ہیں ان کی ذمہ داری زندوں پر نہیں ہے بلکہ جو زندہ ہیں ان کی اپنی ذمہ داری ہے کہ جیتے جی کثرت سے اعمال صالحہ کرتے رہیں۔ پوری امت کی طرف سے صدقہ کرنے کا حکم ہمیں نہیں دیا گیا ہے اور نہ ہی سلف سے یہ طریقہ منقول ہے۔ اللہ تعالی ہر کسی سے اس کے اپنے اعمال کے بارے میں پوچھے گا اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (فاطر:18)

ترجمہ: اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

لہذا صدقہ اپنی جانب سے کریں تاہم قریبی رشتہ داروں کی طرف سے یا کسی خاص زندہ یا میت کی طرف سے بھی صدقہ کر سکتے ہیں۔ باقی اپنی دعاؤں میں امت کے تمام مسلمانوں کو بھی شریک کریں اور امت کو اپنی دعاؤں میں شریک کرنا ہی کافی ہے، اسی کی اکثر دلیل ملتی ہے۔

510. **سوال:** رزق سے متعلق کچھ دعاؤں کی ضرورت ہے؟

جواب: سوال سے متعلق ایک ضروری علم یہ دینا چاہتا ہوں کہ صرف دعا کرنے سے روزی نہیں ملتی ہے بلکہ اسباب اپنانے اور محنت کرنے سے روزی ملتی ہے، ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے بھی حلال روزی کے لئے دعا کی جائے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف دعا کرنے سے روزی کا دروازہ کھل جاتا ہے اس لئے ہم ایسے موقع پر لوگوں کی صحیح رہنمائی کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ انسانوں میں اللہ کے سب سے مقرب بندے انبیاء ہوتے ہیں اور انبیاء نے بھی محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالا ہے بلکہ بخاری (2262) میں ہے کہ تمام انبیاء نے بکریاں چرائی ہیں۔ اس لئے ہمیں روزی کے لئے جتن بھی کرنا ہے، ساتھ ساتھ اللہ سے دعا بھی کرنا ہے۔ متعدد قسم کے اعمال صالحہ بھی رزق کا سبب ہیں جیسے توبہ واستغفار، توکل، تقوی، دلجمعی والی عبادت، صلہ رحمی، انفاق فی سبیل اللہ، کمزوں کے ساتھ احسان، اللہ کی راہ میں ہجرت اور نکاح کرنا وغیرہ۔

اللہ سے روزی مانگنے سے متعلق چند دعائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں اور دوسرے اوقات میں بھی پڑھ سکتے ہیں: اللَّهمَّ إنّي أسألُكَ عِلمًا نافعًا ورزقًا طيّبًا وعملًا متقبَّلًا۔ اس دعا سے متعلق ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:
كانَ يقولُ إذا صلَّى الصُّبحَ حينَ يسلِّمُ اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ عِلمًا نافعًا ورزقًا طيِّبًا وعملًا متقبَّلًا (صحیح ابن ماجہ: 762)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے: «اللهم إني أسألك علما نافعا ورزقا طيبا وعملا متقبلا» اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(2) اللہ تعالی نے سیدنا عیسی علیہ السلام کی ایک دعا قرآن میں ذکر فرمائی ہے:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ(المائدۃ:114)

ترجمہ: اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد کے ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرمادے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔

(3) موسی علیہ السلام کی اپنے رب سے دعا، اللہ کا فرمان ہے:

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ(القصص:24)

ترجمہ: اے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔

(4) صحیح مسلم (2697) میں ایک عظیم دعا ہے جسے آپ ﷺ نئے مسلموں کو سکھاتے تاکہ ان کلمات کے ذریعہ نماز میں وہ اپنے رب سے دعا مانگے، وہ کلمات یہ ہی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي۔

ترجمہ: اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

یہ دعا دونوں سجدوں کے درمیان پڑھی جانے والی بھی ہے، اس دعا کو نماز اور غیر نماز میں کثرت سے پڑھیں، نبی ﷺ اس دعا کو سکھانے کے بعد فرماتے ہیں: فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ (یہ کلمات تمہارے لئے تمہاری دنیا اور آخرت دونوں جمع کر دیں گے)۔

اور صحیح ابن حبان یہ مذکور ہے کہ ایک اعرابی نے یہ دعا کی تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا: لقد ملأ يديه خيرًا (اس نے تو اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا)۔

(5) نبی کریم ﷺ کی ایک محبوب دعا جو دنیا و آخرت دونوں کے لئے ہے چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وفي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وقِنَا عَذَابَ النَّارِ (صحیح البخاری:6389)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی «حسنة» عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ سے بچا۔

(6) نبی ﷺ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے:

اللهمَّ اغفِرْ لي ذَنْبي، و وسِّعْ لي في داري، و بارِكْ لي في رِزْقي(صحیح الجامع:1265)

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں کشادگی دے اور میرے رزق میں برکت دے۔

(7) نبی ﷺ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو یہ دعا دی تھی:

اللَّهُمَّ أكْثِرْ مَالَهُ، ووَلَدَهُ، وبَارِكْ له فِيما أعْطَيْتَهُ(صحیح البخاري:6380)

اس دعا کو اپنے لئے اس طرح کر سکتے ہیں:

اللَّهُمَّ أكْثِرْ مَالي، ووَلَدي، وبَارِكْ لي فِيما أعْطَيْتَني.

ترجمہ: اے اللہ! میرے مال واولاد میں زیادتی فرما اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

511. **سوال:** عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے حیض شروع ہو جائے تو کیا گولی استعمال کر کے اسی دن خون رک جانے پر عمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: حیض روکنے کے لئے مانع حیض گولی کھا سکتے ہیں بشرطیکہ اس میں کوئی نقصان نہ ہو۔

اگر کوئی عورت عمرہ کرنا چاہتی ہے اور احرام باندھنے سے قبل اسے حیض شروع ہو جائے تو بہتر ہے کہ وہ پاک ہونے تک انتظار کرے اور جب پاک ہو جائے تو پاکی کی حالت میں احرام باندھ کر عمرہ کرے۔ دوران حیض گولی کھانے سے ممکن ہے صحت کو نقصان پہنچے کیونکہ یہ قدرتی نظام کے خلاف عمل ہے۔ پھر بھی اس معاملے میں ڈاکٹر سے مشورہ لے، اگر وہ مشورہ دیں کہ حیض کی حالت میں دوا کھانے اور حیض روکنے سے کوئی جسمانی نقصان نہیں ہوگا تو عورت گولی کھا سکتے ہیں اور حیض رکنے پر غسل کر کے عمرہ کر سکتی ہے۔

512. **سوال:** کیا وضو کے بعد بغیر بات کئے تحیۃ الوضوء پڑھنا ہے یا بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؟

جواب: وضو کرنے کے بعد اگر کسی نے بات چیت کر لی تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، آپ وضو کی سنت ادا کر سکتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ وضو کرنے کے فورا بعد وضو کی سنت ادا کریں اس میں زیادہ تاخیر نہیں کرنا چاہیے اور بات کرنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

513. **سوال:** آپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ شوہر کی وفات سے میاں بیوی کا رشتہ ختم نہیں ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ اگر وفات کے بعد میاں بیوی کا رشتہ ختم نہیں ہوتا تو جو عورت عدت گزار کر دوسری شادی کرتی ہے اس کا رشتہ ختم ہوتا ہے کہ نہیں؟

جواب: جس عورت کا شوہر وفات پاجائے تو وفات پانے سے رشتہ ختم نہیں ہوتا ہے، وہ اس کا شوہر ہی ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے شوہر کے لئے چار ماہ دس دن سوگ مناتی ہے۔ یہ وہ سوگ ہے جو صرف بیوی کے لئے جائز ہے، مرد کو سوگ کی اجازت نہیں ہے۔

ساتھ ہی اللہ تعالی نے عورت کو یہ اجازت دی ہے کہ شوہر کی وفات کی عدت گزار کر وہ دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے، یہ اللہ کی طرف سے اس خاتون کو اجازت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالی نے مردوں کو ایک ساتھ چار بیویوں کی اجازت دی ہے اور ایک مرد بیک وقت چار شادی کر کے وہ چار عورتوں کا اکیلا شوہر ہوتا ہے جبکہ اللہ نے عورت کو بیک وقت ایک سے زائد شوہر رکھنے کی اجازت نہیں دی ہے لیکن شوہر کی وفات پر دوسری شادی کی اجازت دی ہے۔

514. **سوال:** ہم جب کسی سے کہتے ہیں کہ ہر قسم کا انشورنس حرام ہے تو بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ انشورنس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں پایا جاتا تھا پھر کس طرح انشورنس حرام ہو سکتا ہے؟

جواب: اللہ رب العالمین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شریعت نازل کی ہے وہ قیامت تک کے لئے ہے اور اس شریعت کی خوبی یہ ہے کہ عہد رسول سے لے کر قیامت تک جتنے مسائل پیدا ہوں گے ان تمام مسائل کا اس میں حل موجود ہے۔

جس موبائل کے ذریعہ لکھ کر آپ سوال کر رہے ہیں یہ موبائل بھی رسول اللہ کے زمانے میں نہیں تھا مگر ہم اس موبائل کو حرام نہیں کہتے کیونکہ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اسی موبائل میں گندی فلمیں بھی ہوتی ہیں، ہم اس کو حرام کہتے ہیں کیونکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے جبکہ فلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے موجود میں نہیں تھی۔ ٹھیک یہی معاملہ انشورنس کا بھی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس تجارتی انشورنس میں متعدد خامیاں ہیں جن کی وجہ سے اس تجارت کو حرام قرار دیا جاتا ہے۔ اس موضوع پر بہت ساری کتابیں موجود ہیں جن کے ذریعہ تفصیلا اس کی حرمت جان سکتے ہیں۔

515. **سوال:** نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے ربنا آتنا۔۔۔ پڑھنا بھول جائیں اور سلام پھیر دیں تو اس سے نماز ضائع ہو جائے گی؟

جواب: نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ربنا آتنا۔۔۔پڑھنے کے لئے حکم ہی نہیں دیا ہے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعاپڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا ہے پھر اگر کوئی یہ دعاپڑھے یانہ پڑھے اس کی نماز اپنی جگہ درست ہے بشرطیکہ آخری تشہد میں پڑھے جانے والے اذکار پڑھا ہو۔آخری تشہد میں التحیات، درود اور اللھم انی ظلمت نفسی،،، نیز چار چیزوں (جہنم، عذاب قبر، موت وحیات اور دجال کا فتنہ) سے پناہ مانگنے والی دعاپڑھی جاتی ہے۔ربنا آتنا۔۔قرآن کی ایک دعا ہے مگر یہ آخری تشہد کی دعا نہیں ہے پھر بھی کوئی آخری تشہد میں اسے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اور کوئی نہیں پڑھے تو اس سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، نماز اپنی جگہ درست ہے۔

516. **سوال:** تعزیت کے لئے گھر آنے والی خواتین اور مرد، جہاں میت ہے اس جگہ جنازہ نماز پڑھنا چاہے الگ الگ یا جماعت سے تو جائز ہے، اس کی کوئی دلیل ملتی ہے؟

جواب: اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ جہاں پر میت ہو وہاں پر آنے والے لوگ اپنے اپنے طور پر اکیلے اکیلے یا جماعت بنا بنا کر جنازہ کی نماز پڑھتے رہیں۔میت کے لئے صرف ایک مرتبہ جنازہ پڑھا جائے گا، اسی جنازے میں سب لوگ شریک ہو کر ایک ساتھ نماز ادا کریں گے حتی کہ جو عورتیں نماز ادا کرنا چاہیں تو وہ بھی مردوں کی جماعت میں شریک ہو کر نماز ادا کریں۔

ہاں اگر نماز جنازہ میں شرکت کے واسطے عورتوں کے لئے سہولت نہ ہو تو عورتیں جمع ہو کر یعنی ایک ساتھ مل کر میت کے پاس نماز جنازہ ادا کر سکتی ہیں جیسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ منگا کر نماز جنازہ ادا فرمائیں۔

517. **سوال:** لوگوں میں ایک چیز عام ہو گئی ہے کہ نفاس والی عورت کو چھٹی اور چلہ جیسے ناموں سے پورے چالیس دن تک بیچ بیچ میں پورے پانچ الگ الگ موقعوں پر واجب الغسل کی طرح پانی سے نہلایا جاتا ہے جبکہ کچھ عورتوں کو چالیس دن تک خون بھی نہیں آتا پھر بھی وہ عبادت سے دور رہتی ہیں اور چالیس دن مکمل ہونے پر ماں کے ساتھ بچے کو بھی وضو کرا کر پانی سے نہلایا جاتا ہے، اس کی کوئی حقیقت ہے؟

جواب: حیض کی طرح نفاس بھی ناپاکی کی حالت ہے اس حالت میں غسل کرنے سے ناپاکی دور نہیں ہوتی ہے البتہ فریش ہونے کے لئے اور بدن کی صفائی کے لئے عورت حالت نفاس میں غسل سکتی ہے، اس میں حرج نہیں ہے۔

جہاں تک مسئلہ ہے چھٹی یا چلہ کے نام سے حالت نفاس میں عورت کو پانچ الگ الگ مواقع پر غسل کرانے کا تو یہ عمل شرعاثابت نہیں ہے، یہ سماج و معاشرے کی بے دینی اور جہالت کے سبب ہے۔ غسل نفاس سے متعلق شرعی مسئلہ یہ ہے کہ عورت چالیس دن سے پہلے جب بھی پاک ہو جائے، اسی دن سے غسل طہارت کر کے وہ نماز کی پابندی کرنے لگے گی۔ ممکن ہے کسی عورت کو چالیس دن تک نفاس کا خون آئے کیونکہ نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے، ایسی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی اور چالیس دن پر غسل نفاس کر کے نماز کی پابندی کرے گی۔ اپنے ماحول اور معاشرہ میں بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ نفاس میں لازمی طور پر چالیس دن تک انتظار کرنا پڑے گا خواہ خون آنا بند کیوں نہ ہو جائے جبکہ یہ مسئلہ شریعت کے خلاف ہے۔ ہمیں شریعت یہ کہتی ہے کہ جب عورت پاک ہو جائے اسی دن سے غسل کر کے نماز پڑھنے لگ جائے۔

اور نومولود کا چالیسویں دن سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نومولود کا وضو سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے لہذا جس جگہ پر چالیسویں دن نومولود کو وضو کرایا جاتا ہے اور غسل دیا جاتا ہے، یہ بھی معاشرے کی بے دینی اور جہالت ہے۔ شرعی طور پر نومولود کو ساتویں دن غسل دیا جائے گا پھر اس کے بعد آپ اپنی مرضی سے جب چاہیں غسل دیں لیکن چالیسویں دن سے اس بچے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

518. **سوال:** سورہ النساء آیت نمبر 159 کی تفسیر میں ایک حدیث کے تحت لکھا ہے کہ ایک سجدہ دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہو گا یہاں پر اس بات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح بخاری (حدیث نمبر: 3448) میں موجود ہے، حدیث اس طرح ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیا ومافیھا» سے بڑھ کر ہو گا۔

اس حدیث میں قرب قیامت سے متعلق یہ بات کہی جا رہی ہے کہ جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے اس وقت "ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہو گا"۔ اہل علم نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس وقت مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو گی کہ لوگ اس جانب توجہ نہیں کریں گے اور اس کا خیال نہیں کریں گے اس لئے اللہ سے قربت الہی

کا ذریعہ مال نہیں بلکہ عبادات بدنیہ ہوگا اور ایک سجدہ بھی بہت زیادہ اہمیت رکھے گا یعنی اس وقت بدنی عبادت کی اہمیت زیادہ بڑھ جائے گی۔

519. **سوال:** ڈی ٹی پی ورک یعنی ڈیزائننگ ٹائپنگ پرنٹنگ: اس کام میں ہندو، یہود اور عیسائیوں کی عید، سالگرہ وغیرہ سے متعلق کئی قسم کے کام کئے جاتے ہیں جیسے ان کی کتابیں ٹائپ کرنا رہتا ہے مثلا بائبل، بھاگوت گیتا وغیرہ اور چھاپنا بھی رہتا ہے۔ان کے ہر پوجا اور میت سے متعلق پوسٹرز وغیرہ مطلب ان کے بہت سے کام اس تجارت میں شامل ہیں، کیا یہ تجارت کرنا جائز ہے اور یہ کام حلال ہے؟

جواب: اللہ رب العالمین نے ہمیں حلال روزی کھانے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (المومنون:51)

ترجمہ: اے پیغمبر! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔

جہاں ایک طرف اللہ تعالی پاکیزہ روزی کھانے کا حکم دیتا ہے وہیں دوسری طرف خبیث اور غیر حلال چیزوں سے روکتا بھی ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا (صحیح مسلم:2346)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا۔

اس لئے ہمیں پاکیزہ چیزیں کھانا بھی ہے اور جائز طریقے سے پاکیزہ چیزیں کمانا بھی ہے۔ وہ تمام کمائی جو غلط طریقے سے حاصل کی جائے حرام اور خبیث کمائی ہے، وہ مسلمانوں کے لئے حلال نہیں ہے۔ سوال میں جن کاموں کی تجارت کا ذکر ہے وہ گناہ اور معصیت کے کام پر تعاون ہے۔ گناہ پر تعاون کر کے کمائی ہوئی دولت حلال نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے گناہ و ظلم کے کاموں پر تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ:2)

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ ظلم زیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

یہودیت، عیسائیت اور ہندومت کی مذہبی کتابوں اور عبادت کی چیزوں کو تیار کرنا اور چھاپنا ایسا گناہ

ہے جس گناہ کا اثر ہمیشہ باقی رہے گا یعنی جو لوگ بھی اس کی تیار کردہ معصیت والی چیزوں کو استعمال کرتے رہیں گے سب کے گناہوں میں اس مسلمان کا بھی حصہ رہے گا جس نے غیر مسلموں کے لئے ایسی چیزیں مہیا کی ہے۔اس سلسلے میں ایک حدیث دیکھیں اور عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن دَعا إلى هُدًى، كانَ له مِنَ الأجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَن تَبِعَهُ، لا يَنْقُصُ ذلكَ مِن أُجُورِهِمْ شيئًا، ومَن دَعا إلى ضَلَالَةٍ، كانَ عليه مِنَ الإثْمِ مِثْلُ آثامِ مَن تَبِعَهُ، لا يَنْقُصُ ذلكَ مِن آثامِهِمْ شيئًا(صحیح مسلم:2674)

ترجمہ: جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی،اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ(کا بوجھ)ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

لہذا مسلمان کے لئے یہودیت،عیسائیت اور ہندؤں کی مذہبی چیزوں سے وابستہ اس قسم کی تجارت جائز نہیں ہے۔

520.**سوال:** کیا لڑکے والے جب لڑکی کا رشتہ دیکھنے آئیں تو لڑکے کے والد (یعنی ہونے والے سسر)اس لڑکی کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: جب لڑکا والے لڑکی دیکھنے کے لئے اس کے گھر آتے ہیں تو لڑکی کو لڑکا کے علاوہ کوئی بھی دوسرا مرد نہیں دیکھ سکتا ہے۔ہاں لڑکا والوں کے ساتھ خواتین ہوں تو خواتین لڑکی کو دیکھ سکتی ہیں لیکن غیر محرم کوئی بھی مرد لڑکی کو نہیں دیکھ سکتا ہے یہ حرام ہے۔شادی کے موقع پر لڑکی کو دیکھنے کی اجازت اللہ تعالی نے صرف لڑکے کو دی ہے۔ صحیح مسلم ہے،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی،انہوں نے کہا:

كُنْتُ عِنْدَ النبيِّ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ، فأتَاهُ رَجُلٌ فأخْبَرَهُ أنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأنْصَارِ، فَقالَ له رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ: أنَظَرْتَ إلَيْهَا؟ قالَ: لَا، قالَ: فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إلَيْهَا، فإنَّ في أعْيُنِ الأنْصَارِ شيئًا(صحیح مسلم:1424)

ترجمہ: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا،آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح (طے) کیا ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟

اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔

اس حدیث پہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کو شادی کرنی ہے اسی کو حق حاصل ہے کہ وہ لڑکی کو دیکھے اور جس کو شادی نہیں کرنی ہے وہ مرد، لڑکی کو نہیں دیکھے گا اس لئے لڑکے کے والد کا لڑکی کو دیکھنا جائز نہیں ہے، نہ ہی کسی اور اجنبی مرد کا لڑکی کو دیکھنا جائز ہے۔

521. **سوال:** اگر کوئی آدمی دمام سعودی عرب میں وزٹ ویزا پہ مقیم ہو تو عمرہ کے لئے میقات سے احرام کی نیت کریں گے یا اپنی رہائش سے؟

جواب: جو کوئی دمام میں مقیم اور رہائش پذیر ہو اور وہ عمرہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی میقات، طائف کی میقات (السیل الکبیر) ہوگی۔ وہ طائف آکر یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔ اگر کسی ایسی گاڑی یا فلائٹ سے آرہا ہے جس کی وجہ سے میقات پر ٹھہرنا ممکن نہیں ہے تو وہ دمام میں اپنی رہائش سے غسل کرکے اور احرام کا لباس لگا کر سفر کرے اور جب طائف کی میقات کے قریب آئے تو عمرہ کی نیت کرلے۔

522. **سوال:** اگر پردہ کرنے والی خاتون کو اینڈوسکوپی کرانے کی ضرورت پیش آئے اور وہاں کوئی خاتون ڈاکٹر دستیاب نہ ہو، تو کیا ایسی صورت میں مرد ڈاکٹر کے سامنے چہرہ کھولنا جائز ہے؟

جواب: کسی مسلم خاتون کو انڈوسکوپی کرانے کی ضرورت پڑے تو پہلے کوشش یہ ہو کہ چیک اپ کے لئے لیڈی ڈاکٹر تلاش کی جائے۔ اگر تلاش کے باوجود لیڈی ڈاکٹر کی سہولت میسر نہ ہو تو میل ڈاکٹر سے مسلم خاتون انڈوسکوپی کرا سکتی ہے اور اس میں ضرورت کے تحت بدن کے جو حصے ظاہر کرنا پڑے اسے ظاہر کر سکتی ہے کیونکہ علاج ضرورت میں داخل ہے اور ضرورت کی اسلام میں گنجائش ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ:173)

ترجمہ: پھر جو مجبور کر دیا جائے، اس حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

523. **سوال:** بارہ سال پہلے دو بھائیوں نے ملکر ایک پلاٹ خریدا، بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا آپس کی بات ہے ایک گھر میں رہتے ہیں پلاٹ اپنے نام کرلو، یہ پیسہ بڑے بھائی کی بیوی کا تھا جو گھر والوں کو معلوم تھا۔ کچھ سالوں

بعد چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کے گھر بور ویل لگایااور بڑے بھائی نے کہا مجھ سے قرض ادا نہیں ہو رہا ہے اس پلاٹ سے تم بور ویل کا پیسہ لے لو پھر دو سال بعد چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کو بغیر بتائے پلاٹ بیچ کر اس سے کہا میں نے وہ پلاٹ بیچ دیا جبکہ کتنے میں بیچا ابھی تک اس نے واضح نہیں کیا ہے۔ کچھ دن بعد بڑے بھائی کی بیوی نے کہا چلو اپنا پلاٹ بیچ دیتے ہیں تاکہ ہم اپنا قرض ادا کر سکیں، اس وقت بڑے بھائی نے اپنی بیوی کو بتایا کہ چھوٹے بھائی نے ہمیں بتائے بغیر دو ماہ پہلے ہی بیچ دیا ہے، کیا ایسا کرنا شرعا جائز ہے؟

جواب: دو بھائیوں نے مل کر ایک پلاٹ خریدا اور بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے اپنے نام پلاٹ کر لینے کے لئے کہا یہ بڑے بھائی کی بڑی غلطی ہے۔ اسے چاہیے تھا کہ جب دونوں بھائی کا پلاٹ تھا تو زمین کی رجسٹری میں اپنا نام بھی دیتا اور جب بڑے بھائی کا نام ہوتا تو چھوٹا بھائی مکمل پلاٹ نہیں بیچ سکتا تھا۔ بڑے بھائی کی دوسری غلطی یہ کہ اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کہا پلاٹ سے بور ویل کا پیسہ لے لو، ظاہر سی بات ہے زمین بیچنے کی طرف اشارہ بڑے بھائی نے ہی کیا ہے، وہ بغیر پلاٹ بیچے کیسے اپنا پیسہ لے سکتا تھا اور جب بڑے بھائی کو دو ماہ پہلے بیچنے کی اطلاع ملی پھر بھی بیوی سے بیان نہیں کیا اس کا مطلب ہے کہ وہ خود بھی اس معاملہ میں بڑی غلطی کیا ہے۔

بہر کیف! جب زمین دو بھائیوں کی ملکیت تھی تو اصولی طور پر چھوٹے بھائی کو بڑے بھائی کی رضامندی کے ساتھ اس پلاٹ کو بیچنا چاہیے تھا اور اگر پلاٹ بیچ کر غلطی کر بیٹھا ہے تو پھر کم از کم اب زمین کی صحیح قیمت بتا کر بڑے بھائی کا پیسہ لوٹا دے۔ چھوٹے بھائی کو پیسہ بڑے بھائی نے دیا ہے تو یہ پیسہ بڑے بھائی کا مانا جائے گا چاہے اس نے اپنی بیوی سے ہی لے کر کیوں نہ دیا ہو۔

524. **سوال:** گھروں میں اجتماعی شکل میں قرآن پاک کی تلاوت رکھوانا کیسا ہے کیونکہ سنا ہے کہ جو اجتماعی شکل میں یا گروہ میں اللہ پاک کو یاد کرنے کی محفل ہوتی ہیں وہ بابرکت ہوتی ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن کی تلاوت باعث اجر و ثواب ہے اور گھر میں قرآن پڑھنا باعث رحمت و برکت ہے لیکن چونکہ دین اسلام میں اجتماعی شکل میں قرآن تلاوت کرنے کی دلیل نہیں ملتی ہے اس لئے مروجہ اجتماعی قرآن خوانی بدعت ہے۔ پہلے ہم دین کو سمجھیں تو یہ مسئلہ بھی سمجھ میں آجائے گا۔ دین اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا نام ہے اور جو عمل اطاعت الٰہی و اطاعت رسول سے خالی ہے وہ مردود و باطل ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ(محمد:33)

ترجمہ:اے ایمان والو!اللہ کی اطاعت کرواور رسول کی اطاعت کرواور اپنے عملوں کو برباد نہ کرو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن عَمِلَ عَمَلًا ليسَ عليه أمْرُنا فَهو رَدٌّ(صحیح مسلم:1718)

ترجمہ:جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو(یعنی دین میں ایسا عمل نکالے)تو وہ مردود ہے۔

قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ عمل جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہ ہو مردود و باطل ہے۔اس کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت سراسر گمراہی ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ(ہر بدعت گمراہی ہے)۔(مسلم:867)

چونکہ گھر میں،مسجد میں یا کسی اور جگہ پر اجتماعی شکل میں قرآن خوانی کا ثبوت نہیں ملتا ہے اس لئے ہمیں اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے،جو ایسا عمل کرتے ہیں وہ بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں اور بدعت کرنے سے ثواب نہیں ملتا ہے،اس میں الٹا گناہ ملتا ہے۔یہیں سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ گھروں میں اجتماعی قرآن خوانی کی محفل قائم کرنے سے برکت نازل ہوتی ہے،ان کی یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

ہاں قرآن کی علمی مجلس میں سکینت نازل ہوتی ہے،جب علماء مساجد یا دوسری جگہوں پر اللہ کی کتاب کی لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں اس مجلس پر رحمت وسکینت نازل ہوتی ہے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما اجتمعَ قومٌ في بيتٍ من بيوتِ اللَّهِ تعالى يتلونَ كتابَ اللَّهِ ويتدارسونَه بينَهم إلَّا نزلت عليهمُ السَّكينةُ وغشيتهمُ الرَّحمةُ وحفَّتهمُ الملائِكةُ وذَكرَهمُ اللَّهُ فيمن عندَه(صحیح أبي داود:1455)

ترجمہ:جو بھی قوم(جماعت)اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی اور باہم اسے پڑھتی پڑھاتی ہے اس پر سکینت نازل ہوتی ہے،اسے اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے،جو اس کے پاس رہتے ہیں یعنی مقربین ملائکہ میں۔

اس حدیث میں ہمارے معاشرہ کے مروجہ اجتماعی قرآن خوانی کا ذکر نہیں ہے بلکہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے یعنی قرآن کی تعلیم دینے کا ذکر ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں نبی ﷺ فرماتے ہیں تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔(بخاری:5027)

525. **سوال:** ہمبستری کے وقت بستر پر اگر کچھ ڈسچارج وغیرہ لگ جائے تو کیا وہ بستر ناپاک ہو جاتا ہے اور کیا صرف اتنا حصہ دھونا کافی ہو گا یا پھر جہاں جہاں ہمارے ہاتھ لگ جائیں وہ حصہ بھی ناپاک ہو جائے گا اور سارا بستر دھونا پڑے گا ؟

جواب: اگر جماع کی وجہ سے بستر پر منی لگ جائے تو صرف اس حصے کو دھلنا کافی ہے جہاں پر منی لگی ہوئی ہے، پورا بستر دھلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اس بارے میں سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ أَنَغْسِلُهُ، أَوْ نَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَتْ عَائِشَةُ " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ ثَوْبَهُ فَيَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَنَا أَرَى أَثَرَ الْغَسْلِ فِيهِ۔(سنن ابن ماجہ:536، صححہ البانی)

ترجمہ: عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سوال کیا: اگر کپڑے میں منی لگ جائے تو ہم صرف اتنا ہی حصہ دھوئیں یا پورے کپڑے کو؟ سلیمان نے کہا: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی لگ جاتی تو اس حصے کو دھو لیتے، پھر اسی کو پہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے،اور میں اس کپڑے میں دھونے کا نشان دیکھتی تھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جگہ منی لگی ہے صرف اسی جگہ کو دھلنا کافی ہے اور بستر پر ہاتھ لگنے یا جسم لگنے سے بستر ناپاک نہیں ہوتا ہے اس لئے مکمل بستر دھلنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جہاں آنکھوں سے منی لگی ہوئی دکھائی دے بس اس حصے کو دھلنا کافی ہو گا۔

526. **سوال:** حال ہی میں، ڈاکٹر ذاکر نائک کی میں نے ایک کلپ سنی ہے اس میں ایک شخص ڈاکٹر ذاکر نائک سے یہ پوچھ رہا ہے کہ جب ہم جنت میں چلے جائیں گے تو ہم اللہ کو کیسے دیکھیں گے ،اللہ تو نور ہے ؟جواب میں ڈاکٹر ذاکر نائک نے کہا کہ سارے جنتی اللہ کو نہیں دیکھیں گے ،اللہ کو وہ جنتی دیکھیں گے جن کا مقام اونچا ہو۔میں نے پہلے سنا

تھا کہ جب سارے لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ ساروں کو اپنا دیدار کرائے گا مگر اس کلپ کو سن کر الجھن ہو رہا ہے، اس بارے میں صحیح کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالی سورہ یونس میں ارشاد فرماتا ہے: لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (یونس:26)

ترجمہ: جن لوگوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ویسا ہی اچھا بدلہ ہوگا اور اس سے زیادہ بھی۔ ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت یہی لوگ جنتی ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت میں اللہ رب العالمین نیک عمل کرنے والوں کے بارے میں بتاتا ہے کہ ان کے لئے اچھا بدلہ اور زیادتی ہے، یہ لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہاں پر آیت میں "وَزِيَادَةٌ" کی مختلف تفسیر بیان کی جاتی ہے، ایک تفسیر یہ ہے کہ زیادتی سے مراد جنت میں اللہ کا دیدار ہے چنانچہ اس بارے میں سنن ترمذی کی حدیث دیکھیں جو صحیح مسلم (181) میں بھی موجود ہے۔

صہیب رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں:

في قولِهِ : لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ قالَ : إذا دخلَ أَهْلُ الجنَّةِ الجنَّةَ نادى مُنادٍ : إنَّ لَكُم عندَ اللَّهِ موعدًا، قالوا : ألَم يبيِّضْ وجوهَنا وينجِّنا منَ النَّارِ ويدخِلْنا الجنَّةَ ؟ قالوا : بلى، فيُكْشفُ الحجابُ، قالَ : فواللَّهِ ما أعطاهُم شيئًا أحبَّ إليهِم منَ النَّظرِ إليهِ(صحيح الترمذي:2552)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ: «للذين أحسنوا الحسنى وزيادة» (یونس:26) کے بارے میں فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اللہ سے تمہیں ایک اور چیز ملنے والی ہے، وہ کہیں گے: کیا اللہ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا، ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی، اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، پھر حجاب اٹھ جائے گا، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی جو ان کے نزدیک اللہ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو گی۔

یہاں پر رسول کریم ﷺ نے یہ واضح کر دیا کہ اہل جنت کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا، یہ دیدار تمام جنتیوں کو نصیب ہوگا بلکہ اس سے بھی واضح انداز میں نبی ﷺ نے دیدار الٰہی کو بیان کر دیا جب صحابہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے رب کو کیسے دیکھیں گے چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّم قالوا: يا رَسولَ اللَّهِ، هلْ نَرَى رَبَّنَا يَومَ القِيَامَةِ؟ قَالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّم: نَعَمْ، هلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ ليسَ فِيهَا سَحَابٌ؟ قالوا: لَا، قَالَ: وهلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ ضَوْءٌ ليسَ فِيهَا سَحَابٌ؟ قالوا: لَا، قَالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّم: ما تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ عزَّ وجلَّ يَومَ القِيَامَةِ إلَّا كما تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا (صحیح البخاری: 4581)

ترجمہ: کیا کہ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، کیا سورج کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے، جبکہ اس پر بادل بھی نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کچھ دشواری پیش آتی ہے، جبکہ اس پر بادل نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دقت اور رکاوٹ کے اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔

دلائل سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی کہ جنت میں موجود ہر کسی کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا کیونکہ یہی تو اہل جنت کی سب سے بڑی نعمت ہے اور کسی بھی حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ جنت میں اونچے طبقہ میں رہنے والوں کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا اور دوسرے جنتیوں کو اللہ کا دیدار نصیب نہیں ہوگا اور اس مسئلہ میں اہل سنت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ تمام جنتی اپنے رب کا دیدار کریں گے، اگر کوئی اس مسئلہ میں اختلاف کرتا اور بعض جنتیوں کے لئے دیدار الٰہی کا منکر ہے اس کے عقیدہ و ایمان میں خلل ہے۔

527. **سوال:** ایک عورت ہے جس کے دو بچے ہیں اور وہ یتیم ہیں۔ اس بہن نے دوسری شادی کی لیکن اپنے شوہر پر ان بچوں کی اسکول اور ٹیوشن فیس کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی۔ ان بچوں کی خالہ نے زکوۃ اور صدقہ سے تقریبا چار لاکھ روپئے دئے ہیں، وہ ان پیسوں کو اپنے بھائی کی تجارت میں لگانا چاہتی ہے اور اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ ہر ماہ

مجھے بچوں کی فیس کے طور پہ تیس ہزار روپئے بھیج دیا کریں۔ان کے بھائی تیار ہو گئے ہیں اور کہا ہے کہ جب تم کو ضرورت ہو اپنے سارے پیسے واپس لے لینا، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟

جواب: کاروبار میں پیسہ لگا کر اس طرح سے فکس منافع لینا جائز نہیں ہے، یہ سود کے زمرے میں داخل ہے۔شریعت کی روشنی میں کاروبار کے نفع اور نقصان کے حساب سے فائدہ طے کر سکتے ہیں، ماہانہ فکس رقم کے طور پر منافع نہیں لے سکتے ہیں کیونکہ کاروبار میں اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے۔مثلا اس طرح منافع لینا جائز ہے کہ کاروبار میں جو منافع ہوگا اس منافع سے دس فیصد یا پندرہ فیصد جس پر آپس میں اتفاق ہو جائے طے کر سکتے ہیں مگر ماہانہ طور پر رقم فکس کر کے منافع لینا جائز نہیں ہے۔

528. **سوال:** بالوں کو گھنے اور بھرے ہوئے دکھنے کے لئے ہئر بلڈنگ فائبرس استعمال کیا جاتا ہے، یہ مصنوعی یا قدرتی مواد پر مبنی چھوٹے ذرات ہوتے ہیں جو بالوں پر لگا کر کمزور یا پتلے حصوں کو کلر بھرنے میں مدد دیتے ہیں، یہ صرف اس حصے میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں بال کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سر کی چمڑی دکھائی دیتی ہے یعنی زیادہ تر لوگ بالوں کے پتلے حصے یا گنج پن کے شکار علاقوں کو چھپانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔یہ fibers وقتی طور پر بالوں کو بھرے اور گھنے دکھاتے ہیں لیکن یہ کوئی مستقل علاج نہیں ہے، بارش، پسینہ، یا بال دھونے کے بعد دوبارہ استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

Hair building fibers مختلف رنگوں میں دستیاب ہوتے ہیں تاکہ بالوں کے قدرتی رنگ سے مطابقت پیدا کی جاسکے اور عام رنگوں میں کالا، بھورا، سرمئی، اور سنہری شامل ہوتے ہیں۔کیا اس طرح سر کو ایسے رنگوں سے رنگ سکتے ہیں؟

جواب: کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے کالے رنگ کا اسپرے یا کالا خضاب یا کالا رنگ لگانا جائز نہیں ہے، نبی ﷺ نے سر اور داڑھی کے بالوں میں کالا رنگ لگانے سے منع فرمایا ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أُتِيَ بأَبِي قُحَافَةَ يَومَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا هذا بشيءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ(صحیح مسلم:2102)

ترجمہ: فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، وہ آئے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغام یا ثغامہ (کے سفید پھولوں) کی طرح تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کی عورتوں کو حکم دیا، یا ان کے بارے میں (ان کے گھر کی عورتوں کو) حکم دیا گیا، فرمایا: اس (سفیدی) کو کسی چیز (اور رنگ) سے بدل دیں۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی کے بالوں میں کالا رنگ لگانے منع کیا ہے یہی وجہ ہے کہ امام مسلم نے اس حدیث پر اس طرح باب قائم کیا ہے "باب اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَ تَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ (باب: بڑھاپے میں بالوں پر زرد رنگ یا سرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں)۔

لہذا کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ سر کے بالوں کو رنگنے کے لئے یا سر کے پتلے بالوں کے لئے یا سر کے گنجے پن کے لئے کالا رنگ استعمال کرے۔ ہاں کالے رنگ کے علاوہ دوسرا کوئی بھی رنگ یا فائبر س استعمال کر سکتے ہیں، اس سے بالوں کو رنگ سکتے ہیں، پتلے کو موٹا کر سکتے ہیں یا گنجے پن کو وقتی طور پر چھپا سکتے ہیں، اس کام کے لئے بس کالے رنگ سے بچنا ہے۔

529. **سوال:** عورت زیور یعنی سونا پیر میں یا پیر کی اُنگلیوں میں یا کمر میں یا بیلٹ یا پٹے میں پہن سکتی ہے؟

جواب: عورت سونے کو پیر کی انگلیوں میں، کمر میں، بیلٹ میں، کان میں، ناک میں، بازو میں، کمر میں یعنی جس جگہ چاہے پہن سکتی ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ اس سلسلے میں کوئی ممانعت وارد نہیں ہے۔

530. **سوال:** کیا قرآن مکمل ہونے کی دعوت کرنی چاہیے اور خوشی منانی چاہیے یا نہیں کیونکہ لوگ باقاعدہ ہال میں آمین کی تقریب کرتے ہیں اور خوشی کے طور پر دعوت میں بہت سارے لوگوں کو بلاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے اور قرآن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے کیونکہ تقریب کرنے والے اس آیت کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس آیت کا مطلب قرآن کی خوشی منانا ہے "بس لوگوں کو چاہیے خوشی منائیں قرآن ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں"۔ (یونس 58)؟

جواب: قرآن مکمل ہونے پر خوشی منانا اور خوشی میں آمین کی محفل قائم کرنا دین میں نئی ایجاد ہے کیونکہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے کہیں پر ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا ہے اور جو عمل دین میں موجود نہ ہو وہ باطل و مردود

ہے،اللہ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے۔نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَن عَمِلَ عَمَلًا ليسَ عليه أمْرُنا فَهو رَدٌّ(صحیح مسلم:1718)

ترجمہ:جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو(یعنی دین میں ایسا عمل نکالے)تو وہ مردود ہے۔

آپ نے سوال میں قرآن کی جس آیت کے بارے میں پوچھا ہے وہ مکمل آیت ترجمہ کے ساتھ دیکھیں گے تو بات سمجھ میں آئے گی۔اللہ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ(یونس:58)

ترجمہ:آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔

یہاں پر اللہ اللہ تعالی قرآن کو اپنا فضل اور اپنی رحمت قرار دے رہا ہے اور اس فضل و رحمت کے لئے خوش ہونے کو کہا ہے اور یہ خوش ہونا دلی اعتبار سے خوش ہونا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ لوگ جو دنیاوی مال و متاع جمع کرنے میں لگے ہیں اس سے اس قرآن کا علم حاصل کرنا بہتر ہے۔یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ جب تم قرآن مکمل کرو تو خوشی میں تقریب اور محفل منعقد کرو یا مجلس قائم کرو،اس قسم کی بات اس آیت میں مذکور نہیں ہے۔اللہ نے خوش ہونے کو کہا ہے نہ کہ مجلس قائم کرکے خوشی منانے کو کہا ہے۔اس بات کو مثال سے اس طرح سمجھیں کہ میں آپ سے کہوں کہ مجھے سرکاری نوکری مل گئی ہے،یا میری شادی ہو گئی ہے،آپ یہ بات سن کر خوش ہوں گے یا نہیں؟یقینا آپ خوش ہوں گے۔یہاں پر آپ کی خوشی کیسی ہے،دل کی خوشی ہے۔اسی خوشی کا ذکر مذکورہ بالا قرآنی آیت میں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم کی تکمیل پر تقریب کا انعقاد کرتے ہیں،شریعت کی نظر میں یہ عمل بدعت ہے اور اللہ بدعتی عمل کو ہرگز قبول نہیں کرتا ہے،وہی عمل اللہ کے یہاں مقبول ہے جو اخلاص کے ساتھ اور سنت کے مطابق انجام دیا جائے۔

531.**سوال:**ایک عورت کے بیٹے کا نکاح ہوا ہے،لڑکی کے والد نے حق مہر دو طرح سے لکھوایا ہے۔مہر معجل پچاس ہزار تھا وہ ادا ہو گیا اور غیر معجل جب طلاق ہو گی اس وقت دس تولہ سونا دینا ہو گا۔اس وقت لڑکے کے والد نے لکھ دیا لیکن اب وہ پریشان ہیں کہ دو حق مہر ہوتے ہیں یا نہیں اور کیا وہ دس تولہ سونا بھی شادی کے بعد دینا ضروری

ہے۔لڑکے کی حیثیت ابھی ایسی نہیں ہے کہ وہ دے سکے،والد پہ بوجھ ہے؟

جواب: بطور مہر رقم یا کوئی چیز متعین نہیں ہے،اس معاملہ میں لڑکا اور ولی جس چیز پر متفق ہو جائیں وہی مہر کہلائے گا تاہم مہر میں زیادتی کرنا اور بڑھا چڑھا کر لکھوانا مناسب نہیں ہوتا ہے، حسب استطاعت مہر ہونا چاہئے تاہم اتفاق رائے سے جو بھی مہر طے ہو جائے وہ ادا کرنا ضروری ہے خواہ زیادہ ہو یا کم۔جہاں تک سوال میں مذکور ہے کہ مہر معجل کے طور پر پچاس ہزار لکھوایا گیا اور طلاق دینے پر دس تولہ سونا لکھوایا گیا۔مہر معجل ادا کر دیا گیا ہے اور طلاق سے متعلق جو مہر ہے وہ ابھی باقی ہے، یہ مہر اس وقت دینا پڑے گا جب لڑکا اپنی بیوی کو طلاق دے گا۔اگر لڑکا طلاق نہیں دیتا ہے تو یہ مہر ادا کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ طلاق کے ساتھ مشروط ہے۔طلاق دے تو حسب شرط ہر حال میں لڑکا کو یہ مہر ادا کرنا پڑے گا کیونکہ نکاح کے وقت جو جائز شرط رکھی جائے اس شرط کا ادا کرنا ضروری ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

عن عقبة بن عامر رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج(صحیح البخاری:2721)

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مہر غیر معجل لڑکے کو صرف اس صورت میں ادا کرنا ہے جب وہ اپنی بیوی کو طلاق دے گا،اور بیوی کو طلاق نہ دے تو یہ مہر زندگی میں کبھی بھی اسے ادا نہیں کرنا ہے۔

532.**سوال:** کسی نے کہا ہے کہ ایک سو انیتس بار سورہ کوثر پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے اور اول آخر گیارہ بار درود ابراھیم پڑھنا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: دین اسلام میں اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے، ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس طرح کی کوئی تعلیم نہیں دی ہے، یہ سراسر جھوٹی بات ہے اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔کسی بدعتی نے اپنی طرف سے گھڑ کر لوگوں میں اسے پھیلا دیا ہوگا۔بدعتی لوگوں کے یہاں اس قسم کے بے شمار مصنوعی وظائف پائے جاتے ہیں۔لوگوں کے گھڑے ہوئے اور ایجاد کردہ وظائف بدعتی اعمال ہیں،ایسے بدعتی اعمال سے دور رہیں۔

533.**سوال:** جب لڑکی بالغ ہوتی ہے تو اسے ساتویں، نویں اور گیارہویں دن غسل حیض دیکر پاک کیا جاتا ہے، اسی

طرح نفاس میں نویں یا گیارہویں اور اکیس کو پھر لڑکی پیدا ہوئی ہے تو پینتیس دن میں اگر لڑکا پیدا ہوا تو چالیسویں دن نفاس کا غسل دیا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: اسلام میں بالغ ہونے کا کوئی غسل نہیں ہے، نہ لڑکا کے لئے اور نہ ہی لڑکی کے لئے۔ غسل اس وقت کیا جاتا ہے جب کسی کو حدث اکبر (جنابت یا حیض ونفاس) لاحق ہو۔ جب کسی لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو یہ اس کی بلوغت کی علامت ہے مگر اس کو اس دن غسل طہارت کرنا ہے جب وہ حیض سے پاک ہو گی جیسے دوسری حیض والی عورت غسل کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بلوغت کا یا بالغ ہونے والی لڑکی کا کوئی مخصوص طریقہ غسل نہیں ہے اور جو بیان کیا جاتا ہے کہ ساتویں دن، نویں دن اور گیارہویں دن غسل حیض دے کر پاک کیا جاتا ہے، یہ معاشرہ کا اپنا بنایا ہوا رواج ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح نفاس میں بھی جب عورت نفاس سے پاک ہو جائے اس وقت اسے غسل کرنا پڑے گا لیکن سوال میں جو طریقہ بیان کیا گیا ہے نویں یا گیارہویں یا اکیسویں دن پھر لڑکی پیدا ہو تو پینتیسویں دن اور لڑکا پیدا ہو تو چالیسویں دن عورت غسل کرے گی، یہ بھی لوگوں کا اپنا رواج ہے۔ اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جن باتوں کا اسلام سے تعلق نہیں ہے ہمیں ایسی باتوں کو عمل میں نہیں لانا چاہیے۔ بس اسی پر عمل کریں جو کتاب اور سنت سے ثابت ہے۔

534. **سوال:** بچہ پیدا ہونے کے تین دن بعد فوت ہو گیا، کیا اس بچے کی وفات کے بعد فوت شدہ بچے کے نام سے عقیقہ کر سکتے ہیں اس بات کو حدیث کی روشنی میں واضح فرما دیجئے؟

جواب: بچے کی پیدائش کے بعد ساتویں دن اس کے نام سے عقیقہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سات دن سے پہلے عقیقہ کا کسی حدیث میں حکم نہیں دیا گیا ہے۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كلُّ غلامٍ رَهينةٌ بعقيقتِهِ تُذبَحُ عنهُ يومَ سابعِهِ ويُحلَقُ ويُسَمَّى (صحيح أبي داود: 2838)

ترجمہ: ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے ذبح کیا جائے، اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جب بچہ پیدا ہو کر اسے سات دن ہو جائے تب اس کے نام سے عقیقہ کیا جائے۔ اگر کوئی بچہ ساتواں دن پانے سے پہلے وفات پا جائے تو اس کے نام سے عقیقہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس بچے نے

اس دن کو نہیں پایا جس دن عقیقہ کرنا مسنون ہے۔

535. **سوال:** کیا ننگے پاؤں چلنے سے عقل کم ہوتی ہے، کیا یہ بات حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: حدیث سے ایسی بات ثابت نہیں ہوتی ہے کہ ننگے پاؤں چلنے سے عقل کم ہوتی ہے بلکہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہم ننگے پاؤں بھی چل سکتے ہیں اور پیر میں جوتا پہن کر بھی چل سکتے ہیں یعنی دونوں عمل اپنی جگہ پر درست ہے، صرف اس بات کی ممانعت ہے کہ کوئی ایک پیر میں جوتا پہنے اور دوسرے پیر میں جوتا نہ پہنے۔

عن ابي هريرة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: لا يمشي احدكم في نعل واحدة ليحفهما جميعا او لينعلهما جميعا(صحیح البخاری:5856)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں پاؤں ننگا رکھے یا دونوں میں جوتا پہنے۔

536. **سوال:** احرام سے دھاگے نہ نکلے اس وجہ سے کیا اس کے چاروں طرف انٹر لاک یا سلائی کروا سکتے ہیں؟

جواب: احرام کے لباس سے دھاگہ نہیں نکلنے کی وجہ سے انٹر لاک کرنا یا سلائی کرنا صحیح نہیں ہے احرام کی جو چادر ہوتی ہے وہ خود ہی محفوظ ہوتی ہے، اس کے اطراف کو سلنے اور انٹر لاک کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ یہ چادر روزانہ استعمال کے لئے نہیں ہے، ایک مرتبہ عمرہ کرنے کے بعد پھر اتار دینا ہوتا ہے، مشکل سے تین چار گھنٹے بدن پر رہتی ہے۔ میں پندرہ سالوں سے سعودی عرب میں ہوں، اللہ کی توفیق سے برابر عمرہ کرنے کا موقع ملا اور مجھے کبھی احرام کی چادر سے دھاگہ نکلنے کی شکایت نہیں ملی۔ اگر کبھی ایک آدھ دھاگہ چادر سے نکل آئے تو اسے توڑ کر ہٹا دینا ہے اس کے لئے باقاعدہ سروں کو سلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں مریض کے لئے یا بچوں کے لئے ضرورت کے تحت کچھ سلنا پڑے جیسے ازار بند ڈالنے کے لئے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ یہ مجبوری کے تحت ہے۔

537. **سوال:** کیا صبح وشام کے اذکار ٹہلتے پھرتے کر سکتے ہیں تاکہ نیند نہ آئے؟

جواب: چلتے پھرتے ہوئے صبح وشام کے اذکار پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ اللہ کا ذکر اور دعائیں ہیں، اسے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں پڑھ سکتے ہیں۔ آپ کو صبح وشام کے اذکار پڑھنے کے لئے جو سہولت ہو اس طرح پڑھ سکتے ہیں۔

538. **سوال:** مجھے ایک سافٹ ویئر سیکھنا ہے جس کو پچاس ہزار میں خریدنا پڑتا ہے مگر میرے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے ۔اگر یہی سافٹ ویئر دوسری جگہ سے کریک کر کے فری میں مل جائے تو کیا یہ چوری ہو گی؟

جواب: جس کی جو چیز ہوتی ہے اس کی چیز کو اس کی اجازت سے استعمال کرنا چاہئے،اسلام ہمیں کسی کی خاص اور ذاتی چیز کو بغیر اجازت استعمال کرنے سے منع کرتا ہے۔اگر کوئی سافٹ ویئر پچاس ہزار قیمت کا ہے اور اسے کریک کر کے استعمال کرنا اس سافٹ ویئر کمپنی کے قانون کے خلاف ہے تو کریک شدہ سافٹ ویئر حاصل کرنا چوری ہے، جو کریک کر رہا ہے وہ بھی قانونی جرم کر رہا ہے اور جو کریک شدہ سافٹ ویئر اس سے حاصل کر رہا ہے وہ بھی اس جرم میں شریک ہے۔

539. **سوال:** میری امی عمرہ پر آئی ہوئی تھی،وہ حرم شریف سے مسجد عائشہ گئی اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر حرم آئی مگر کسی وجہ سے اس نے عمرہ نہیں کیا اور انڈیا چلی گئی اب ہمیں کیا کرنا چاہئے،اس وقت دم دینے کے لئے پیسے بھی نہیں تھے اور کیا گھر پہ دم دے سکتے ہیں؟

جواب: عمرہ ایسی عبادت ہے کہ اس عبادت میں داخل ہونے کے بعد آدمی کپڑا بدل لے یا سوچے کہ ہم عمرہ نہیں کریں گے اس سے احرام ختم نہیں ہو جاتا ہے،ایک مرتبہ جو عمرہ کا احرام باندھ لے وہ احرام میں رہے گا جب تک عمرہ نہ کر لے۔خیر آپ کی والدہ کو پہلے ہی سوچنا تھا کہ وہ عمرہ کر سکتی ہے یا نہیں؟اکثر لوگوں کو عمرہ پہ آنے کے بعد بار بار عمرہ کرنے کی چاہت ہوتی ہے،یہ عمل سنت کے خلاف ہے۔آپ کی والدہ کو سب سے پہلے اللہ سے توبہ کرنا چاہئے کیونکہ اس نے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور بغیر عمرہ کئے انڈیا چلی گئی۔چونکہ وہ انڈیا سے اب واپس بھی نہیں آسکتی ہے اس وجہ سے وہ محصر کے حکم میں کہلائے گی یعنی ایسے آدمی کے حکم میں جو عمرہ سے روک دیا جائے۔اس صورت حال میں مکہ کے حدود میں والدہ کی طرف سے ایک دم دیں اور دم دینے کے بعد والدہ کو کہیں انگلی کے پور برابر سر کے نچلے حصے سے بال کاٹ کر حلال ہو جائے کیونکہ وہ ابھی بھی حالت احرام میں ہی ہے۔وہ ممنوعات احرام سے بچتی رہے اور دم انڈیا میں نہیں دینا ہے بلکہ لازما مکہ میں ہی دینا ہے۔

540. **سوال:** تقریبا آج سے سترہ سال پہلے جب سعودیہ میں بریدہ القصیم میں تھے،اس وقت جب ہم نے عمرہ کیا تو عمرہ میں طواف کے بعد حلق کروالیا،سعی نہیں کیا کیونکہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔بال کٹانے کے بعد کسی نے سعی کے بارے میں پوچھا تو ہم نے کہا کہ سعی نہیں کی،پھر وہاں کسی سعودی سے پتہ کیا تو انہوں نے کہا

کہ تین مسکین کو کھانا کھلادو، ہم نے تین مسکین کو کھانا کھلادیا مگر اچانک ابھی یاد آرہا ہے کہ پتہ نہیں ہمارا عمرہ صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: آپ نے سترہ سال پہلے جو عمرہ کیا اور اس میں آپ نے سعی چھوڑ دی، اس سعی سے متعلق اہل علم کی دو رائیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سعی عمرہ میں واجب ہے اور بعض کہتے ہیں سعی رکن ہے۔ سعی کا رکن ہونا ہی راجح معلوم ہوتا ہے اور جب سعی رکن ہوگا تو اس رکن کو چھوڑ دینے سے عمرہ نہیں ہوگا۔ اس مسئلہ میں تین مسکین کو کھانا کھلانا نہیں تھا بلکہ اسی وقت حرم جاکر سعی مکمل کرکے پھر سے بال کٹانا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ اتنے سالوں سے سعودی عرب میں مقیم ہیں، لازما آپ نے پھر دوبارہ عمرہ بھی کیا ہوگا، آپ کا وہ عمرہ جو آپ نے بعد میں کیا وہ پہلے عمرہ کے لئے بطول بدل ہو جائے گا اور یہ مانا جائے گا کہ جب آپ نے دوسرا عمرہ کیا اس وقت تک احرام میں تھے اور اس دوران محظورات احرام کے ارتکاب پر کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ یہ لاعلمی میں ہوا ہے۔

541. **سوال:** میں جدہ میں مقیم ہوں اور ابھی پاکستان جانا چاہتا ہوں، چھٹی نہیں لگی ہے۔ اس جمعہ کو عمرہ کرنے کا ارادہ ہے مگر آج طبیعت ناساز لگ رہی ہے پتہ نہیں جمعہ کو طبیعت ٹھیک ہوگی یا نہیں۔ اگر خدانخواستہ جمعہ کو عمرہ نہ کرسکیں تو مسئلہ تو نہیں ہے اور اس میں کچھ رعایت ہے؟

جواب: ابھی آپ نے عمرے کرنے کی جو نیت کی ہے کہ اس جمعہ کو عمرہ کریں گے اور اگر طبیعت ساتھ نہ دے اور عمرہ نہ کرسکیں تو اس میں حرج کی کوئی بات نہیں کیونکہ ابھی آپ نے عمرہ کرنے کے لئے سوچا اور ارادہ بنایا ہے، یہ ارادہ بدل سکتے بھی ہیں۔ جب آپ احرام کا لباس پہن کر عمرہ کی نیت کرلیں اس وقت آپ کو عمرہ مکمل کرنا پڑے گا اور جب تک احرام لگا کر عمرہ کرنے کی نیت کرکے گھر (جدہ) سے نہیں نکلتے ہیں اس وقت تک آپ کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

542. **سوال:** امام بھول کر پانچویں رکعت کے لئے اٹھنے لگا، ابھی اٹھنے ہی والا تھا کہ اچانک مقتدیوں نے سبحان اللہ کہہ دیا ایسے میں امام کو کھڑا ہونا چاہئے یا اسے بیٹھ جانا چاہئے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر پانچویں رکعت کیلئے پورا کھڑا ہوگیا یعنی مکمل سیدھا کھڑا ہوگیا تو اگرچہ اس کو یاد ہے کہ یہ پانچویں رکعت ہے اور چونکہ پورا کھڑا ہوگیا ہے اس لئے اب بیٹھے گا نہیں بلکہ پانچویں رکعت پورا کرکے آخر میں سجد سہو کرے گا؟

جواب: اگر کوئی امام پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہونے کی کوشش کررہا ہے یا کھڑا ہوگیا ہے اور مقتدیوں نے لقمہ

دیا ہے کہ امام غلطی پر ہے ایسی صورت میں امام کو لازما اور واجبا بیٹھ جانا ہے کیونکہ نماز میں زیادتی بطلان نماز کا سبب ہے یعنی کوئی عمدا نماز میں زیادتی کرے تو اس سے نماز ہی باطل ہو جاتی ہے۔ جس نے آپ سے کہا ہے کہ اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو رکعت پوری کرے گا اس نے غلط مسئلہ بتایا ہے اس کو اس مسئلے کا علم نہیں ہے۔

اس طرح کا مسئلہ پہلے تشہد سے متعلق ہے یعنی چار رکعت والی نماز میں اگر کوئی امام بھول کر دو رکعت پر بیٹھنے کے بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو اب اسے نہیں بیٹھنا ہے بلکہ اپنی نماز جاری رکھنی ہے اور آخر میں سجدہ سہو کرنا ہے کیونکہ پہلا تشہد واجب ہے اور نماز میں واجب چھوٹ جانے پر سجدہ سہو سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

543. **سوال:** ایک بیمار خاتون بیٹھ نہیں سکتی، نہ کرسی پر، نہ زمین پر اور وہ رکوع تو کر سکتی ہے مگر سجدہ کیسے کرے یعنی کتنا جھکے اور ہاتھ کہاں رکھے؟

جواب: صحیح بخاری میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔ (بخاری: 1117)

اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے، وہ پہلو کے بل نماز پڑھے لہذا جو خاتون مرض کی وجہ سے کھڑے ہو کر یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتی ہے وہ دائیں پہلو پر نماز پڑھے۔ اس کی کیفیت یہ ہو گی کہ دائیں کروٹ لیٹ کر اپنا چہرہ قبلہ کی جانب رکھے اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر قیام کرے، پھر رکوع کے وقت رفع یدین کر کے ہاتھ اپنی راہ پر رکھے اور رکوع کے لئے تھوڑا سا سر جھکائے اور پھر سجدہ کے لئے اس سے زیادہ سر جھکائے یعنی جتنی استطاعت ہو اسی قدر، اس حال میں دونوں ہاتھ ران پر رہے یا ران پر نہ رکھ سکے تو زمین پر ہی رکھ لے، اسی طرح تشہد میں رکھے اور قیام میں سینے پر باندھے پھر دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔ مریض کے لئے لیٹ کر نماز پڑھنے میں ہاتھوں اور سر جھکانے کا مسئلہ اس کی استطاعت کے بقدر ہے۔ جب مریض حرکت نہ کر سکے تو اشارہ سے نماز پڑھنا ہی کافی ہو گا۔

544. **سوال:** بچوں کے لئے جاندار کی ڈرائنگ بنا سکتے ہیں، آنکھیں بند ہوں؟

جواب: بچوں کو بہلانے اور ان کی تعلیم و تربیت کے طور پر اس طرح کی چیزیں معمولی حد تک بنا سکتے ہیں کیونکہ بچوں کو گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت نظر آتی ہے مگر اس میں غلو نہیں ہونا چاہیے۔فقط کام چلانے کے لئے کبھی کبھار اس طرح کے ڈرائنگ کا سہارا لیا جائے یا ہوم ورک ہو تو اس کو کمپلیٹ کر سکتے ہیں۔

545. **سوال:** کیا شدید تکلیف یا سخت مصیبت کے اظہار کے لئے اس طرح کہنا صحیح ہے کہ "اللہ ایسی تکلیف یا مصیبت کسی دشمن کو بھی نہ دے"؟

جواب: ہم اپنے معاشرے میں اپنا دشمن اپنے ہی پڑوسی یا رشتہ داروں کو مانتے ہیں جن سے ہمارا جھگڑا اور اختلاف رہتا ہے۔ دراصل ایسے ہی پس منظر میں یہ جملہ بولا جاتا ہے۔اس پس منظر کو شریعت سے جوڑ کے دیکھیں تو اس طرح کی سوچ ہی غلط ہے پھر ہم ایسی بات کیسے اپنی زبان سے نکال سکتے ہیں۔اسلام نے ہمیں اپنے مسلم بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی ہم مسلمان اصلا آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کا دشمن نہیں ہو سکتا ہے اس لئے اپنی زبان سے اس طرح کا جملہ تکلیف یا کسی اور موقع پر نکالنا درست و مناسب نہیں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح کا جملہ کہنا بھی ایک طرح سے مصیبت کو ظاہر کرنا ہوا جبکہ ہمیں مصیبت کے نزول پر صبر کرنا چاہیے اور اس سے باہر نکلنے کی تدبیر اپنانے کے ساتھ اللہ سے دعائیں کرنی چاہیے۔اللہ سے اپنے لئے بھی دعا کریں اور دیگر مسلمان بھائیوں کی خیر و عافیت کے لئے بھی دعا کریں

546. **سوال:** قضائے حاجت کے علاوہ ہر وضو کے لئے استنجا کرنا ضروری ہے؟

جواب: بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ جب صبح اٹھیں تو ہر حال میں وضو سے پہلے استنجا کرنا ضروری ہے خواہ آپ پیشاب یا پاخانہ کریں یا نہ کریں۔اس بات کا شریعت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ جھوٹی بات ہے۔اسی طرح یہ بات بھی جھوٹ ہے کہ قضائے حاجت کے علاوہ ہر وضو سے پہلے استنجا کرنا پڑے گا۔

وضو کا قضائے حاجت یا استنجا سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے، حاجت و استنجا اپنی جگہ ایک الگ چیز ہے اور وضو اپنی جگہ ایک الگ چیز ہے۔ نماز پڑھنے کے لئے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے صرف وضو کرنے کا حکم دیا ہے، استنجا یا قضائے حاجت کرنے کا حکم نہیں دیا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ(ترمذی:1)

ترجمہ: نماز بغیر وضو کے قبول نہیں کی جاتی اور نہ صدقہ حرام مال سے قبول کیا جاتا ہے۔

اس حدیث سے مسئلہ واضح ہے کہ نماز سے پہلے صرف وضو کریں گے۔ہاں اگر کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے پھر اس کے بعد وضو بنائے۔

547.**سوال:** کیا عورت کو جہاد کی خاطر لڑنے اور نامحرموں کے ساتھ کام کرنے کی اجازت ہے؟

جواب: جہاد سے متعلق بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کے لئے جہاد نہیں ہے اس لئے عورت جہاد نہیں کرے گی، جہاد کرنا صرف مرد کا کام ہے البتہ عورتیں جہاد میں مجاہدوں کی بعض حیثیت سے مدد کرنے کی خاطر جاسکتی ہیں جیسا کہ صحیح بخاری کی اس حدیث میں مذکور ہے۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوتے تھے، مسلمان فوجیوں کو پانی پلاتیں تھیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور جو لوگ شہید ہو جاتے انہیں مدینہ اٹھا کر لاتیں تھیں۔(بخاری:2882)

آج کل کی جنگیں میزائل اور توپ کی جنگیں ہیں، تعاون کے لئے یہاں پر خواتین کی ضرورت نہیں ہے۔جو فوجی اس قسم کی جنگوں میں زخمی ہوں گے یا انہیں علاج کی ضرورت ہو گی فوراایمر جنسی طور پر ہسپتال میں داخل کیا جائے گا اور یہ ایمر جنسی سہولیات فوجی تنظیم میں موجود ہوتی ہیں۔

جب پہلے جیسے کبھی حالات ہوں اور تیر و تلوار سے جنگ لڑی جائے تو وہاں عورتیں بعض کاموں پر تعاون دینے کے لئے جاسکتی ہیں۔

548.**سوال:** میرے خاوند نے ایک طلاق دی پھر عدت کے دوران رجوع کر لیا اور پھر اس کے بعد میرے بھائی اسے تنگ کرتے تھے توڈرانے کے طور پر طلاق کا اسٹامپ پیپر بھیجا لیکن اس میں دستخط نہیں ہے، زبان سے طلاق بولا، نہ ہاتھ سے پیپر پر لکھا۔ پھر اس کے بعد اس نے پھر طلاق دی تو کیا رجوع ہو سکتا ہے اور وہ جو پیپر والی طلاق ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر نے پہلی طلاق دی اور عدت میں رجوع کر لیا تو میاں بیوی کا رشتہ بحال ہو گیا لیکن پہلی طلاق کا اختیار شوہر کھو چکا ہے۔

جب شوہر نے دوسری بار طلاق کا پیپر بیوی کو بھیجا ہے تو اس سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی اور یہ دوسری طلاق مانی جائے گی۔طلاق کے لئے کوئی ضروری نہیں ہے کہ شوہر ہاتھ سے لکھے یا زبان سے بولے یا پیپر پر دستخط کرے یا

کورٹ سے لکھوائے، اس سب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شوہر نے طلاق کا پیپر بنا کر بیوی کو بھیج دیا جس میں طلاق دیتا ہوں لکھا ہو تو یہ طلاق مانی جائے گی۔ پیپر والی طلاق کے بعد اگر تین حیض کی عدت باقی ہے تو شوہر رجوع کر سکتا ہے اور اگر تین حیض کی عدت ختم ہو گئی ہے تو رجوع نہیں ہو سکتا ہے اور میاں بیوی میں تعلق ختم ہو چکا ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ پیپر والی طلاق کے بعد پھر جو طلاق دی گئی ہے وہ شمار نہیں ہو گی خواہ وہ طلاق عدت میں دی گئی ہو۔ اور عدت کے بعد تو میاں بیوی کا رشتہ ہی ختم ہو جاتا ہے ایسے میں شوہر طلاق دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ پیپر والی طلاق شمار کی جائے گی، اگر اس طلاق کے بعد عدت باقی ہے تو شوہر رجوع کر سکتا ہے اور عدت ختم ہو گئی ہے تو میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو گیا ہے تاہم اگر وہ دونوں پھر سے اکٹھا ہونا چاہتے ہیں تو نئے نکاح اور نئے مہر کے ذریعہ اکٹھا ہو سکتے ہیں۔

549. **سوال:** اگر جمعہ کو غسل کر کے بے دھیانی میں بھول کر پرفیوم لگا لیا ہو جس میں مہک بھی تیز نہ ہو اور بیس منٹ کے بعد جمعہ کی نماز کے لئے مسجد جانا ہو تو کیا عورت جا سکتی ہے جبکہ عبایا میں پرفیوم نہیں ہے یا اس کو لباس تبدیل کرنا ہو گا، مسجد میں خواتین کا بالکل علاحدہ ہال ہے؟

جواب: عورت کے لئے پرفیوم لگا کر مسجد جانا سختی کے ساتھ منع ہے۔ اگر کسی عورت نے بدن یا لباس پر خوشبو لگائی ہو اور وہ مسجد جانا چاہے تو اسے غسل کر کے اپنے بدن کی خوشبو زائل کرنی ہو گی، اس بارے میں حدیث دیکھیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ(سنن نسائی:5130، صححہ البانی)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت مسجد کے لیے نکلے تو خوشبو مٹانے کے لیے اس طرح غسل کرے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔

لہذا جس عورت نے بھول کر یا جان بوجھ کر اپنے بدن پر یا کپڑے پر خوشبو لگائی ہو وہ اپنے جسم و کپڑے سے خوشبو کو مکمل طور پر زائل کر لے تبھی مسجد حاضر ہو، چاہے خوشبو کم ہو یا زیادہ اور مسجد میں عورتوں کی جگہ علاحدہ ہی کیوں نہ ہو اور دس منٹ میں مسجد جانا ہو یا بیس منٹ میں جانا ہو، اس سے بحث نہیں ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ عورت کے لئے مسجد جانے کے جو نبوی ارشادات ہیں ان کے مطابق عورت مسجد جائے۔

نیز عورت کے لئے خوشبو لگا کر صرف مسجد جانا ہی منع نہیں ہے بلکہ خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا بھی عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔

ذرا اس حدیث کو پڑھیں اور غور کریں کہ اس بارے میں کس قدر وعید آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں (اور اس کی طرف متوجہ ہوں) تو وہ بدکارہ (زانیہ) ہے۔ (سنن نسائی: 5129، حسنہ البانی)

550. **سوال:** اگر ہم تہجد کے لئے اٹھتے ہیں تو اس میں کتنی رکعت پڑھنا زیادہ افضل ہے، دو پڑھ لیں، چار پڑھ لیں یا آٹھ رکعت پڑھنا ضروری ہے، اور جس کو عم پارہ سے بڑی سورتیں یاد نہیں، چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہیں تو رکعتوں میں بار بار دہرا کر پڑھ سکتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ قرآن سے بھی دیکھ کر نماز میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تہجد کی رکعت گیارہ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر اسی عدد کے ساتھ ہمیشہ تہجد پڑھا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

كانَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فإذا طَلَعَ الفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ علَى شِقِّهِ الأيْمَنِ، حتَّى يَجِيءَ المُؤَذِّنُ فيُؤْذِنَهُ (صحيح البخاري: 6310)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں (تہجد کی) گیارہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو ہلکی رکعات (سنت فجر) پڑھتے۔ اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے آخر مؤذن آتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیتا تو آپ فجر کی نماز پڑھاتے۔

لہذا ہمیں بھی تہجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پڑھنا چاہیے اور کبھی کبھار کم یا زیادہ ہو جائے تو حرج کی بات نہیں ہے لیکن اصل یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے گیارہ رکعت تہجد پڑھا کریں۔

چھوٹی یا بڑی جو سورتیں آپ کو یاد ہیں وہ تہجد میں پڑھا کریں تاہم ایک ہی سورت کو بار بار نہیں پڑھیں گے کیونکہ احادیث سے ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ جو یاد ہے اتنا پڑھیں گے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (المزمل: 20)

ترجمہ: تمہیں جو میسر ہو قران میں سے پڑھو۔

یہ ہماری غلطی ہے کہ ہمیں اتنا بھی قرآن یاد نہیں کہ تہجد کی نماز پڑھ سکیں اس کے لئے ہماری کوشش یہ ہو کہ ہم اتنا قرآن ازبر کریں جس سے کم از کم تہجد پڑھ سکیں اور جب تک زیادہ یاد نہ ہو سکے تب تک قرآن سے دیکھ کر بھی تہجد پڑھ سکتے ہیں یعنی مجبوری میں قرآن سے دیکھ کر تہجد کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

551. **سوال:** ہمارے پڑوس کے گھر آٹھ مہینے کی بیٹی پیدا ہوئی اور مستقل دس دن ہاسپیٹل میں ہی رہی اور دس دن میں اس کی وفات ہو گئی ایک دفعہ بھی گھر نہیں آئی تو کیا اس کا عقیقہ کرنا چاہیے؟

جواب: جس کے یہاں بچہ پیدا ہوا اگر وہ عقیقہ کرنے کی استطاعت رکھتا تھا تو اسے چاہیے تھا کہ ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرتا۔ اگر عقیقہ کی استطاعت نہیں تھی تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور عقیقہ کے لئے بچے کا گھر پہ ہونا ضروری نہیں تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ جو بچہ وفات پا جائے یا جو انسان وفات پایا ہوا ہو اگر اس کی طرف سے عقیقہ نہیں ہوا ہے تو کیا میت کی طرف سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب شریعت میں تلاش کرتے ہیں تو ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی ہے جس سے پتہ چلے کہ میت کی طرف سے عقیقہ دیا گیا ہو لہذا مرنے والے بچے کی طرف سے عقیقہ دینے کی ضرورت نہیں ہے تاہم بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مرنے والے بچے کی طرف سے عقیقہ دے سکتے ہیں۔

552. **سوال:** میرا شوہر کافی سخت ہے، گالیاں دیتا اور مار پیٹ بھی کرتا ہے۔ گھر کا کھانا پینا وہی کرتا ہے البتہ الگ سے جیب خرچ نہیں ملتی، بچوں پر خرچ کرتا ہے، کیا ایسے شوہر کی اطاعت واجب ہے جبکہ وہ اپنی بیوی کو اپنے بھائیوں کے ساتھ عمرہ کرنے سے منع کرے اور اپنے ماں باپ کی قبر پر جانے سے روکے۔ ایسے میں کیا شوہر کی اطاعت لازمی ہے یا عورت اس کی اجازت کے بنا عمرہ کرنے یا قبرستان جا سکتی ہے؟

جواب: ایسی بہن کو اللہ رب العالمین کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ کم از کم اس کا شوہر نان و نفقہ ادا کرنے والا ہے ورنہ بہت سارے ظالم ہیں جو اپنی بیویوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ الحمدللہ بہت ساری مظلوم بہنوں سے اس بہن کی حالت اچھی ہے۔ جہاں تک شوہر کی سختی، گالی اور مار پیٹ کا معاملہ ہے تو بیوی کو سمجھنا پڑے گا کہ کس بات پر شوہر ناراض ہوتا ہے، گالی گلوچ اور مار پیٹ کرتا ہے ان باتوں سے خود کو پرہیز کر کے رکھے۔

باقی شوہر کی اطاعت بیوی پر لازم اور فرض ہے اس کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہیں نکال سکتی ہے کیونکہ وہی اس کا ذمہ دار ہے۔ دراصل یہیں سے بیوی کے لئے ظلم کا دروازہ کھلتا ہے جب وہ اپنی مرضی سے گھر سے نکلنا چاہتی ہے یا شوہر کی مخالفت کر کے اپنی مرضی سے زندگی گزارنا شروع کر دیتی ہے۔ جس وقت عورت یہ سمجھ لے کہ مجھے شوہر کی خوشی کے ساتھ جینا ہے اسی دن سے شوہر کے دل میں بیوی کے لئے محبت جاگ جاتی ہے اور آپ سمجھ لیں کہ اللہ نے عورت میں وہ خصوصیت رکھی ہے جسے کام میں لا کر کسی کا دل جیت سکتی ہے۔

553. **سوال:** شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلقات نہیں قائم کرتا ہے، اگر بیوی اسے اپنی اس حاجت کے متعلق اصرار کرتی ہے تو وہ ناراض ہوتا ہے یا بحث و مباحثہ کرتا ہے اور بیوی کو اس کا یہ حق نہیں دیتا۔ ان حالات میں شریعت بیوی کو کیا حکم دیتی ہیں؟

جواب: جیسے بیوی کے اوپر لازم ہے کہ شوہر کی جنسی خواہش کا احترام کرے اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے اسی طرح شوہر پر بھی لازم ہے کہ بیوی کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جب اس کے دل میں قربت کی چاہت پیدا ہو تو اس کی طلب پوری کرے یعنی یہ وہ حق زوجیت ہے جو میاں اور بیوی دونوں کے درمیان مشترک ہے، دونوں کو ایک دوسرے کی خواہش و طلب کا احترام کرنا پڑے گا۔

بہر کیف! اس معاملہ میں زور زبردستی نہیں کی جائے گی بلکہ حکمت اور پیار بھرے انداز کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کیا جائے گا۔ اللہ نے عورت کے اندر وہ کشش رکھی ہے جس کے سامنے حکومتیں جھک پڑتی ہیں لہذا عورت اپنی اس فطری ہنر کو کام میں لاتے ہوئے اپنے شوہر سے اپنی ضرورت پوری کرے۔

کوشش کے باوجود اگر شوہر بیوی کی جنسی خواہش نہیں پوری کرتا ہے اور مسلسل کئی ماہ گزر جائیں تو اس صورت بیوی ایسے مرد سے علاحدگی اختیار کر سکتی ہے لیکن کبھی کبھار اس کی ضرورت پوری کرتا ہے یا اپنی خواہش سے جماع کرتا ہے اور بیوی صبر کر سکتی ہے تو صبر کرے۔

554. **سوال:** مالک بن دینار کا ایک واقعہ ہے جس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط سالی آگئی، بارش نہیں ہو رہی تھی تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آیا اور مسئلہ بتایا نبی کو مخاطب کرتے ہوئے تو اس شخص کے خواب میں ایک شخص ظاہر ہوا اور کہنے لگا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ انہیں سلام کرو اور اس چیز کی انہیں

خبر دو، تمہیں پانی دیا جائے گا۔اس نے ایسا ہی کیا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ وہ رونے لگے اور دعا کی اے اللہ! میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا سوائے اس کے جو میرے اختیار میں نہیں، کیا یہ صحیح ہے اور قبر سے مدد مانگ سکتے ہیں؟

جواب: شیخ البانی کی وسیلہ سے متعلق ایک کتاب ہے اس میں اس روایت کو درج کر کے اس کے بارے میں کہا کہ یہ ضعیف ہے اس لئے اس حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی ہے۔

أصابَ الناسَ قحطٌ في زمنِ عمرَ، فجاءَ رجلٌ إلى قبرِ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فقال : يا رسولَ اللهِ ! استسقِ لأمَّتِكَ، فإنَّهُمْ قد هلكُوا، فأتى الرجلَ في المنامِ، فقيلَ لهُ : ائتِ عُمرَ.. الحديث.(التوسل للألباني:118)

حقیقت یہ ہے کہ ہم کسی بھی قبر اور صاحب قبر سے مدد نہیں مانگ سکتے ہیں، یہ شرکیہ عمل ہے اس عمل سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ پکار عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کے لئے خاص ہے لہذا مدد کے لئے ہم صرف اللہ رب العالمین کو پکاریں گے۔

555.**سوال:** امام ابن جوزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ ابو عالی ہمدانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ ایک ایسے شہر میں بیٹھے ہیں جس کی ہر دیوار کتابوں سے بنی ہوئی ہے اور اس کے ارد گرد بھی بے حد وحساب کتابیں پڑھی ہیں اور وہ درمیان میں بیٹھ کر مطالعہ کر رہے ہیں پوچھا گیا یہ اپ کے ارد گرد اتنی کتابیں کیوں ہیں فرمایا یہاں اکر میں نے اللہ تعالی کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ یا اللہ مجھے دنیا میں جس شے سے زیادہ محبت تھی اور میرا دین رات کا جو مشغلہ تھا مجھے یہاں بھی عطا فرما چنانچہ اللہ تعالی نے میری خواہش پوری کر دی اور یہ کتاب میں عطا فرما دی اس لیے اب میں یہاں بھی ہر وقت مطالعہ میں مشغول رہتا ہوں (طبقات الحنابلہ لابن رجب)۔

کیا ایک خواب کی بنیاد پر یہ کہنا درست ہے کہ "جنت میں بھی کتاب دوستی ہو گی" اور کیا جنت میں مطالعہ کا امکان موجود ہے، اگر اس بارے میں کوئی دلیل موجود ہے تو براہ کرم رہنمائی فرمائیں؟

جواب: جنت کا معاملہ غیبی امور میں سے ہے، اس بارے میں محض خواب کو معیار بنانا کسی بھی طرح صحیح نہیں ہے، بغیر نص صریح کے غیبی امور میں کوئی بات نہیں بیان کر سکتے ہیں۔ جنت میں مطلقا مومنوں کے پڑھنے سے متعلق

صراحت نہیں ہے، اشارتاً پڑھنے کا ذکر ملتا ہے جیسے یہ روایت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة، قلت: من هذا؟ فقالوا: حارثة بن النعمان، كذلكم البر كذلكم البر (وكان أبر الناس بأمه)(السلسلۃ الصحیحۃ:913)

ترجمہ: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں قراءت کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا: (جس کی آواز آرہی ہے) یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہے۔ یہی نیکی اور (حسن سلوک) ہے، یہی نیکی اور (حسن سلوک) ہے، وہ (حارثہ) اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کرنے والا تھا۔

اس لئے صراحت کے ساتھ اور تمام مومنوں کے لئے مطلق طور پر جنت میں پڑھنے والی بات بیان نہیں کی جاسکتی ہے اور یہ بات بھی محض کسی کے خواب کی وجہ سے بیان نہیں کی جاسکتی ہے کہ جنت میں مومنوں کی کتاب دوستی ہوگی۔ عمومی طور پر یہ دلیل موجود ہے کہ جنت میں مومن جو خواہش کرے گا اس کی خواہش پوری کی جائے گی مگر خصوصیت کے ساتھ کسی چیز کو بیان کرنے کے لئے کتاب وسنت سے صریح دلیل چاہئے۔ اللہ کا فرمان ہے:

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ, يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ(الزخرف:-70-71)

ترجمہ: تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ، ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

556. **سوال:** نماز کے شروع میں نیت دل سے کی جاتی ہے یعنی زبان سے الفاظ ادا نہیں کرتے تو کیا نیت کرتے وقت کوئی دعا یا الفاظ قرآن یا حدیث سے ثابت ہیں جسے ہم نیت کرتے وقت دل میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: نماز کے شروع میں یا کسی بھی عمل کے شروع میں نیت کرنے کا تعلق دل سے ہے اور دل کا مطلب ارادہ ہے یعنی دل میں عمل سے متعلق جو ارادہ اور خیال پیدا ہوتا ہے اسی کا نام نیت ہے اس کے لئے قرآن وحدیث سے کوئی مخصوص دعا ثابت نہیں ہے۔

نیت کا معاملہ صرف نماز کے تعلق ہی سے نہیں ہے بلکہ جمیع عبادات سے متعلق ہے جیسے وضو سے پہلے نیت، غسل سے پہلے نیت، زکوۃ سے پہلے نیت اور صدقہ سے پہلے نیت یعنی تمام عبادات میں پہلے نیت ہے اور وہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے اس کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

اصل میں الفاظ تو زبان کے لئے درکار ہوتے ہیں، دل کے لئے الفاظ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ دل سے سوچا جاتا ہے نہ کہ بولا جاتا ہے۔

557. **سوال:** مدینہ منورہ کا ایک نام "الجابرۃ" (جوڑنے والا شہر) ہے کیونکہ یہاں شکستہ دل جڑتے ہیں اور ڈولتا ہوا ایمان قرار پکڑتا ہے۔ اور ایک نام "المجبورۃ" (جوڑا گیا شہر) ہے کیونکہ اللہ نے اسے اپنی پیارے نبی ﷺ کی سکونت کے ذریعہ جوڑ دیا ہے اور اسے فضائل و برکات کا منبع بنا دیا ہے۔ (وفاء الوفاء للسمھودي: / ، /)

جواب: علامہ نووی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ نے مدینہ کے لئے دس نام ذکر فرمائے ہیں، وہ یہ ہیں۔ [المدينة وطابة وطيبة والدار والمطيبة والمسكينة، والجابرة، والمجبورة، والمحببة، والمحبوبة، والقاصمة]۔ اور حموی نے معجم البلدان میں 29 نام گنائے ہیں، وہ یہ ہیں۔ (المدينة، وطيبة، وطابة، والمسكينة، والعذراء، والجابرة، والمحبة، والمحببة، والمجبورة، ويثرب، والناجية، والموفية، وأكالة البلدان، والمباركة، والمحفوفة، والمسلمة، والمجنة، والقدسية، والعاصمة، والمرزوقة، والحيرة، والمحبوبة، والمحرومة، وجابرة، والمختارة، والمحرمة، والقاصمة، وطابا)۔

اور بعض دیگر لوگوں نے چالیس بلکہ اس سے بھی زائد نام گنائے ہیں تاہم جو مشہور ہیں ہمیں ان پر اکتفا کرنا چاہئے سوال میں مدینہ کے جن دو ناموں کا ذکر ہے وہ نام بھی اہل علم نے مدینہ کے اسماء میں شمار کیا ہے جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے اور اس میں جس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے وہ کافی مشہور کتاب ہے جو تاریخ مدینہ پر مبنی ہے۔ اس کتاب کا پورا نام "وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی ہے، اس کے مصنف علی بن عبداللہ بن احمد حسنی شافعی ہیں جو نور الدین ابو الحسن سمہودی (متوفی: 911ھ) سے معروف ہیں۔ تاریخی اعتبار سے یہ کتاب معلوماتی ہے، اس کتاب کے شروع میں مدینہ کے مختلف نام اور ان کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں ان میں یہ دو نام اور ان کی وجہ تسمیہ بھی ہیں۔

اس کتاب میں نبی ﷺ کے متعلق یہ بات کہی گئی ہے کہ جو نبی ﷺ سے مدد مانگنے یا آپ کی قبر کے پاس آکر کچھ طلب کرے اس کی مراد پوری ہے، یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ یہ شرک ہے۔ ہمیں مدد کے لئے صرف اللہ کو پکارنا چاہئے۔

558. **سوال:** ایک شخص غیر مسلم ملک میں رہتا ہے، اس کے پاس ذاتی کار ہے۔ جب وہ گھر سے کہیں سفر پہ دور جاتا ہے اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا ہے تو وہ جہاں گیس اسٹیشن ہو وہاں پر اپنی کار روک کر وضو کر کے کار کے اندر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آس پاس کی زمین پاک نہیں سمجھ آتی جس وجہ سے کہیں باہر نماز نہیں پڑھتا ہوں اور کہیں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں لگتا۔ جب اللہ نے کار دیا ہے تو کار کے اندر ہی آرام سے پڑھ لیتا ہوں، کیا اس کا کار میں بیٹھ کر نماز پڑھنا صحیح عمل ہے؟

جواب: جو آدمی اپنی کار کے اندر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوگی اس کی دو وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ سوائے عذر کے فرض نماز سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ساری زمین نماز پڑھنے کے لئے مسجد بنادیا ہے اس لئے جہاں پر بھی نماز کا وقت ہو جائے، مسلمان زمین کے اس حصے پر نماز پڑھ سکتا ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الأرضُ كلُّها مسجدٌ إلا الحمامَ والمقبرةَ (صحيح أبي داود: 492)

ترجمہ: ساری زمین نماز پڑھنے کی جگہ ہے، سوائے حمام (غسل خانہ) اور قبرستان کے۔

لہذا جو بندہ اپنی کار میں بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز صحیح نہیں ہے۔ اسے لازما زمین پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا ہے اور زمین پر سجدہ کرنا ہے اس طرح کہ جسم کے سات اعضاء زمین سے جڑے ہوں۔ اس بندے کو اس بارے میں صحیح بات کی خبر دی جائے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر سکے اور زمین پر اس طرح عبادت کرے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کر کے دکھایا ہے۔

559. **سوال:** پڑوس میں سے اگر کسی بچے کی حصلی کے کھانے کا نوتا آئے تو وہاں کا کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ حاصلی اصل میں کیا ہے یہ تو ہمیں بھی نہیں پتہ، بس اتنا معلوم چلا کہ بچہ جب بہت دعاؤں کے بعد پیدا ہو جاتا ہے تو نذر وغیرہ کچھ مانتے ہیں کہ اتنے سال میں حسلی اتاریں گے ایسا کچھ۔۔ اور پھر اس کا کھانا بھی رکھتے ہیں، دعوت کرتے ہیں؟

جواب: پہلی بات یہ ہے جس دعوت کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے اس کے لئے آپ نے تین مختلف الفاظ استعمال کئے ہیں حصلی، حاصلی اور حسلی۔ جہاں تک اس دعوت کے کھانے کا معاملہ ہے تو اس دعوت کے کھانے سے پہلے اپنے آپ سے سوال کریں، کیا اسلام میں اس دعوت کا ثبوت ہے، کیا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی دعوت کرنے اور دعوت کھانے کی ترغیب دی ہے؟

اگر اسلام میں ایسی کوئی دعوت نہیں ہے تو نہ اس قسم کی دعوت کرنا جائز ہے اور نہ ہی اس قسم کی دعوت میں شریک ہونا جائز ہے۔

اور حقیقت یہی ہے کہ اسلام میں ایسی کوئی دعوت نہیں ہے لہذا اگر کسی پڑوسی سے اس طرح کا دعوت نامہ آئے تو نہ صرف دعوت قبول کرنے سے انکار کریں بلکہ انہیں ایسی دعوت نہ کرنے کی نصیحت بھی کریں، ممکن ہے نصیحت کام آئے اور کم از کم آپ بری الذمہ ہو جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹائے اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور زبان سے منع کرنے کی طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا ادنی درجہ ہے۔ (صحیح مسلم: 49)

560. **سوال:** چندہ کا پیسہ جس کام کے لئے وصول ہوتا ہے وہی کام کرنا ہے یا کسی دوسرے خیر کے کام میں تھوڑے پیسے دے سکتے ہیں، یا ایسا کرنا دھوکہ دینے کے برابر ہوگا جیسے کسی کی بیماری میں مدد کے لیے عورتوں نے پیسہ جمع کیا۔ جس کے پاس پیسہ جمع ہے اس کے پاس آکر ایک دوسری بیمار عورت یہ کہتی ہے کہ میں بھی ضرورت مند ہوں مجھے بھی کچھ پیسہ چاہیے تو کیا جمع شدہ پیسوں سے کچھ اس کو دے سکتے ہیں حالانکہ پیسہ کسی دوسری بیمار عورت کے لئے جمع ہوا ہے، اگر اس کو دیا تو دھوکہ دینے جیسا ہوتا ہے؟

جواب: اصل یہی ہے کہ جس بیمار کے لئے پیسہ جمع کیا گیا ہے وہ پیسہ اسی بیمار پر صرف کیا جائے گا، یہی امانتداری کا تقاضہ ہے کیونکہ جمع بھی اسی کے لیے کیا گیا ہے اور لوگوں نے بھی اسی کو دینے کی نیت سے چندہ دیا ہے لہذا اسی بیمار پر وہ پیسہ خرچ کیا جائے جس کے لیے جمع کیا گیا ہے۔

جب اس بیمار کے علاج اور ٹھیک ہو جانے کے بعد پیسہ بچ جائے تو پھر اس قسم کے دوسرے ضرورت مند پر خرچ کیا جاسکتا ہے مگر علاج سے پہلے نہیں۔

561. **سوال:** جو شخص سود کے ذریعہ کاروبار کرتا ہے، کیا اس کی دعوت قبول کر سکتے ہیں؟

جواب: کسی کے یہاں دعوت کھانے سے متعلق ایک اصول یاد رکھیں۔ اگر دعوت کھلانے والے کی مکمل کمائی حرام کی ہے تو اس کی دعوت نہیں قبول کرنی چاہیے اور اگر اس کے پاس حرام اور حلال دونوں مکس ہیں تو اس کی دعوت کھا سکتے ہیں۔ خالص حرام کمائی والے کی کوئی بھی دعوت قبول نہ کریں۔

562. **سوال:** اگر کوئی مرد اذان کے بعد مسجد میں داخل ہوتا ہے یعنی نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اور اس کو کہیں سفر پہ جانے کی یا کسی اور کام کے لئے جانے کی جلدی ہے تو کیا ایسے میں وہ مرد کی جماعت کھڑی ہونے سے پہلے اکیلے ہی بنا جماعت کے نماز پڑھ کے مسجد سے نکل سکتا ہے؟

جواب: جب کوئی آدمی مسجد جائے اور اذان ہو گئی ہے تو اسے مسجد سے باہر نہیں نکلنا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے۔ ابراہیم بن مہاجر نے ابو شعثاء سے روایت کی، کہا:

كُنَّا قُعُودًا في المَسْجِدِ مع أَبِي هُرَيْرَةَ ، فأذَّنَ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ المَسْجِدِ يَمْشِي فأتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حتَّى خَرَجَ مِنَ المَسْجِدِ، فَقالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هذا، فقَدْ عَصَى أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ(صحیح مسلم:655)

ترجمہ: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی، ایک آدمی مسجد سے اٹھ کر چل پڑا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسلسل اس پر نظر رکھی حتی کہ وہ مسجد سے نکل گیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص، یقیناً اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

جس بندہ کو سفر پر جانے کی ضرورت ہے اور اس کے پاس وقت نہیں ہے تو وہ مسجد نہیں آئے گا، وہ اپنے سفر پر نکلے گا اور جب وہ مسجد آیا ہے تو وہ مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھ کر نکلے وہ مسجد سے اکیلے نماز پڑھ کر نہیں نکلے گا۔

انسان کو اپنی ضرورت کا علم ہوتا ہے اور نماز پڑھنے والے کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں نماز پڑھنے میں کتنا ٹائم لگتا ہے لہذا اگر کسی کو ایمرجنسی کہیں نکلنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت پر نکل جائے اور اگر وہ مسجد کی جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے تب مسجد جائے۔

مسجد میں داخل ہونے اور اذان ہو جانے کے بعد ایک اضطراری صورت یہ ہے کہ اذان کے بعد مجبوری کے تحت مسجد سے نکلنا پڑ جائے تو آدمی مسجد سے نکل سکتا ہے لیکن جماعت سے پہلے اکیلے مسجد میں نماز نہیں پڑھے گا۔

563. **سوال:** جو لوگ عمرہ کے لئے آتے ہیں وہ لوگ مکہ میں سات دن اور مدینہ میں سات دن رہتے ہیں لیکن جب وہ مکہ میں رہتے اور انہیں عمرہ کرنا پڑے تو بار بار انہیں عائشہ مسجد جانا پڑے گا اور بعد میں وہ جدہ میں اقامت کریں گے تو عمرہ جانے کے لئے انہیں عائشہ مسجد جانا ہوگا یا پھر یہیں جدہ سے ڈائریکٹ عمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جو عمرہ پہ آتے ہیں ان کو چاہیے کہ اپنا عمرہ مکمل کر کے صبر کے ساتھ مکہ اور مدینہ میں رہیں اور دوسری عبادات پہ توجہ دیں، بار بار عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک سفر میں ایک عمرہ کافی ہوتا ہے اور یہی سنت ہے۔ عمرہ پر آنے والا جب تک مکہ میں ہے وہ دوسرا عمرہ کے لئے مسجد عائشہ جائے گا اور جب وہی آدمی جدہ چلا جائے اور وہاں سے عمرہ کا ارادہ بنے تو وہ جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کرے گا۔ ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ عمرہ کو عمرہ کی طرح انجام دیں اور بار بار، جلدی جلدی کئی عمرہ کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ سنت کی مخالفت ہے تاہم ایک طویل سفر میں کچھ دنوں کے وقفہ کے ساتھ دوبارہ عمرہ کیا جاسکتا ہے۔

564. **سوال:** الحمد للہ میں اپنے اطراف میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ حتی المقدور انجام دے رہی ہوں، معاشرتی طور پر سب سے تعلقات رہتے ہیں جن میں دیوبندی خواتین بھی ہیں، وہ لوگ چاہتی ہیں کہ میں ان کے یہاں بھی دعوت و تبلیغ کروں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے حلانکہ وہ سب جانتی ہیں کہ میں اہلحدیث ہوں اور سلفی منہج کے مطابق دعوت ہوگی ،ان کو ہمارے بیان پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس بارے میں رہنمائی درکار ہے؟

جواب: دین اسلام تمام جہان والوں کے لئے ہے لہذا ہمیں جہاں پر بھی دعوت حق پیش کرنے کا موقع مل جائے ہم ان لوگوں پر اپنی دعوت پیش کریں بلکہ ہمیں از خود کوشش کرنی چاہیے کہ ہم دیوبندی، بریلوی، ہندو، عیسائی، تمام لوگوں میں دین کی دعوت عام کریں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہمارے دین اور اسلام کا تقاضہ ہے اور ہمارے اوپر یہ ذمہ داری ہے۔

ہم میں سے اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اہل حدیث کو دعوت دے دئے، ہمارا فریضہ ادا ہو گیا ایسا نہیں ہے، اہل حدیث کی دعوت قرآن و حدیث کی دعوت ہے اور یہ صرف اہل حدیث طبقہ تک ہی محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ بلا تفریق تمام لوگوں کے لئے ہونی چاہیے لہذا جس قدر وسعت و طاقت ہو اپنی دعوت کو دوسروں میں عام کریں۔ نیز خواتین میں دعوت کا کام کرتے ہوئے شرعی حجاب اور شرعی حدود کی پابندی کرنا اور فتنے کے مقامات سے بچنا از حد

ضروری امر ہے مثلامرد وزن کا اختلاط نہ ہو، دعوت کی جگہ عورتوں کے لئے محفوظ و مامون ہو اور مجمع کی تصاویر ویڈیوز پر پابندی ہوتاکہ سوشل میڈیا پر اس کا بیجا استعمال نہ ہو۔

565. **سوال:** میں مالی طور پر مستحکم نہیں ہوں، میری ایک بیٹی ہے اور وہ الحمدللہ تین سال کی ہوگئی ہے اور اب میں دوسرا بچہ چاہ رہی ہوں۔ڈاکٹر کے پاس جانے پر مجھے پتہ چلا کہ تھوڑے علاج کی ضرورت ہے جس کے لئے میرے اور میرے شوہر کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں مگر مجھے بہت شدت سے دوسرے بچے کی طلب ہے۔اس بارے میں شوہر سے میری لڑائی بھی ہوئی۔ان کا کہنا ہے کہ مجھے دوسرا بچہ نہیں چاہیے ابھی ایک ہی بس، یہی کافی ہے کیا انہوں نے اللہ پاک کو ناراض کیا، اللہ پاک سے کیسے معافی طلب کریں تاکہ اللہ پاک معاف کر دے اور دوسرا بچہ بھی آجائے بناعلاج کے ؟

جواب: بنیادی طور پر پہلے آپ کو دو چیزیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پہلی چیز یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ عہد رسول میں کافر لوگ کھلانے پلانے کے ڈر سے بچوں کا قتل کرتے تھے اور آج بھی غیر مسلم کم بچے پیدا کرتے ہیں تاکہ انہیں کھلانا نہ پڑے جبکہ اللہ تعالی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ بچوں کو اور تم کو روزی اللہ ہی دیتا ہے اس لئے روزی کے ڈر سے بچوں کا قتل مت کرو۔فرمان الٰہی ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا (الاسراء:31)

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انھیں رزق دیتے ہیں اور تمھیں بھی۔بے شک ان کا قتل ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔

ان دونوں دلیلوں کی روشنی میں آپ کے شوہر کی سوچ درست نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول نے جو حکم دیا ہے اس کے خلاف ہے لہذا انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب اللہ نے ایک عورت کو ایک بچہ دیا ہے تو اسے دوسرا بچہ بھی ہو سکتا ہے لہذا کسی علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔بس شوہر کے ساتھ حق زوجیت ادا کریں اور اللہ رب العالمین سے اپنی زبان میں اولاد کے

لئے دعا کریں۔اس سے پہلے قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے شوہر کے ایمان وعقیدے اور سوچ وفکر کی اصلاح کریں اور پہلے شوہر کی وہ سوچ بنائیں جو ایک مسلمان کی سوچ ہونی چاہیے۔اولاد دینا اللہ کا کام ہے اور کوشش کرنا اللہ کے بندوں کا کام ہے۔جب کبھی شرعی عذر کے تحت حمل میں وقفہ کی ضرورت پڑے تو اس میں حرج نہیں ہے مگر غیروں کی نقالی میں بغیر عذر کے بچے کی پیدائش روکنا از روئے شریعت مناسب نہیں ہے۔

566. **سوال:** اگر ایک شادی شدہ عورت کسی غیر محرم سے میسج پہ بات کرے تو کیا یہ آج کل کے دور کے لحاظ سے بدکاری اور زنا کے زمرے میں آئے گا اور اس پر سورت النساء کی آیت 15 میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کو گھر میں قید کر لو یا جو سورت النور میں ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے یہ سزائیں ملنی چاہیے اور اگر اس عورت کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ توبہ کرنا چاہے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شادی شدہ عورت کسی غیر محرم سے ضرورت کی بنیاد پر میسج کے ذریعہ بات کرے تو شریعت کی روشنی میں یہ عمل جائز ہے لیکن اگر کوئی عورت غیر محرم مرد سے چیٹ پہ ناجائز پیار ومحبت، عشق وعاشقی اور فحش بات چیت کرے تو یہ زنا نہیں ہے مگر زنا کے قبیل سے ضرور ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: اللہ تعالی نے ہر ابن آدم پر زنا کا کچھ نہ کچھ حصہ لکھ دیا ہے، جو اسے لازمی ملوّث کرے گا، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنے سے ہوتا ہے، زبان کا زنا بولنے سے ہوتا ہے، دل کا زنا تمنا اور چاہت کرنے سے ہوتا ہے، اور شرمگاہ اس تمام کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (بخاری: 5889)

کوئی عورت ہاتھ سے لکھ کر فحش چیٹ کر رہی ہے تو یہ ہاتھ کا زنا کہلائے گا لیکن یہ وہ زنا نہیں ہے جس کی وجہ سے عورت پر حد قائم کی جائے یا اس کو رجم کیا جائے گا بلکہ زنا کا ایک حصہ ہے، یہ بے حیائی ہے اسے گناہ کبیرہ کہیں گے اور یہ بھی قابل ملامت وسرزنش ہے۔اگر عورت کو اپنی فحش کلامی کا احساس ہو گیا ہے تو وہ اللہ رب العالمین سے سچی توبہ کرے ان شاء اللہ اس کے گناہ کے لئے توبہ کافی ہو جائے گی۔

567. **سوال:** ایک بیان سن رہی تھی اس میں ایک عالم ایک حدیث ذکر کرتے ہیں کہ ایک بار بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے گوشت صدقہ دیا تو انہوں نے وہ صدقہ کا گوشت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ کر دیا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور دریافت کیا کہ گھر میں کچھ ہے کھانے کے لئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ گوشت ہے لیکن صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ نے ہم کو ہدیہ کیا۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بریرہ کے لیے تھا

لیکن ہمارے لیے تو ہدیہ ہے لہذا ہم کھا سکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ گوشت کھائے اس واقعہ کو دلیل بنا کر وہ عالم کہتے ہیں کہ اگر کسی کے گھر میں حرام کمائی آتی ہو جیسے بینک کی جاب یا سودی کاروبار والی تو یہ کمائی اس کے لئے حرام ہے جس نے کمایا ہے لیکن یہ پیسہ وہ آدمی اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے یا دوست ورشتہ داروں کو کچھ ہدیہ کرے تو ان کے لئے حرام نہیں ہے۔ کیا بریرہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ صحیح ہے اور اس کو دلیل بنا کر اس طرح کہنا صحیح ہے کہ اس کی کمائی اس کی لئے حرام ہے لیکن اگر وہ دوسروں پر خرچ کر رہا ہے تو یہ حرام نہیں یہاں تک کہ بیوی بچوں کے لئے بھی حرام نہیں؟

جواب: یہ واقعہ درست ہے، بخاری و مسلم سمیت متعدد کتب حدیث میں یہ واقعہ موجود ہے، صحیح بخاری میں اس طرح مروی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:

وأُتِيَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ بلَحْمٍ، فَقُلتُ: هذا ما تُصُدِّقَ به علَى بَرِيرَةَ، فَقالَ: هو لَهَا صَدَقَةٌ، ولَنَا هَدِيَّةٌ(صحيح البخاري:1493)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ کے طور پر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے صدقہ تھا لیکن اب ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے۔

واقعہ تو صحیح ہے لیکن اس واقعہ سے جو مسئلہ اخذ کیا گیا ہے کہ حرام مال آدمی اپنی بیوی اور بچوں پر خرچ کر سکتا ہے یہ مسئلہ استنباط کرنا غلط ہے اور حدیث سے غلط استدلال ہے۔ جو مال بنفس نفیس حرام ہو جیسے سودی کمائی، زنا کی کمائی، جوا کی کمائی، وہ سب کے حق میں حرام ہے، کمانے والے کے لئے بھی حرام ہے اور اس کے تمام اہل وعیال اور رشتہ داروں کے لئے بھی حرام ہے بلکہ سب کے حق میں حرام ہے۔ نبی ﷺ کو جو گوشت پیش کیا گیا وہ اپنے آپ میں حلال چیز ہے یعنی وہ حلال جانور کا گوشت تھا جو مسلمانوں کے لئے آج بھی حلال ہے، آل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے اس حکم کے تحت آل بیت صدقہ نہیں کھا سکتے ہیں ورنہ صدقہ اپنے آپ میں حلال وجائز چیز ہے۔

اس سے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا ایک فتوی ملاحظہ کریں، جب آپ سے کسی نے سوال کیا اگر ایک آدمی حرام مال کھاتا ہو اور وہ کچھ لوگوں کی کفالت کرتا ہو تو ان کے ماتحتوں اور بچوں کا کیا حکم ہے؟

اس پر شیخ نے یہ جواب دیا کہ جو مجبور اور مضطر ہیں جیسے چھوٹے بچے تو ان کے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے لیکن اگر بیوی کو اس کی خبر ہے تو اپنے شوہر سے طلاق لے لے کیونکہ یہ شرعی عذر ہے کہ جب شوہر کی کمائی خبیث ہو تو وہ طلاق طلب کر سکتی ہے اور اپنے ماں باپ کے گھر جا سکتی ہے۔ یا تو وہ کمائی کا ذریعہ بدلنے کا مطالبہ کرے یا طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ وہ حرام کھانے والے کے ساتھ باقی نہ رہے۔ یہ شیخ ابن باز کے فتوی کا اختصار بتایا ہوں۔

568. **سوال:** اگر غسل جنابت فرض ہو گیا ہے اور رات غسل نہیں کیا اور رات کو ہی حیض شروع ہو گیا تو غسل کرنے سے حیض رکنے کا اور تکلیف کا ڈر ہو تو غسل کرنا ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر عورت حالت جنابت میں تھی اور اسے حیض شروع ہو گیا ہے، اس حالت میں وہ نہانا چاہے تو نہا سکتی ہے اور اگر نہانے سے کوئی مسئلہ ہے تو رک جائے، نہانا کوئی ضروری نہیں ہے تاہم جب نہانے کا موقع مل جائے اور وہ نہا لیتی ہے تو جنابت کی ناپاکی دور ہو جائے گی اور جنابت کی ناپاکی دور ہونے سے قرآن کی تلاوت کرنا اس کے لئے جائز ہو جائے گا۔

569. **سوال:** اگر جمعہ کے دن کوئی شخص خطبہ/بیان کے دوران سو جائے یا کچھ دیر کے لئے آنکھ لگ جائے بغیر ٹیک لگائے ہوئے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا یا وہ ایسے ہی نماز پڑھ لے؟

جواب: میں سمجھتا ہوں کہ مسجد میں بیٹھے بیٹھے اونگ آسکتی ہے، گہری نیند نہیں ہو گی، ایسی صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا اور اسی حالت میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ صحابہ کرام کے متعلق آتا ہے کہ عشاء کی نماز میں بیٹھے بیٹھے انہیں اونگھ آنے لگتی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوتے اور صحابہ کو نماز پڑھاتے اور صحابہ کرام بغیر وضو کئے نماز ادا کر لیتے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، ورَجُلٌ يُنَاجِي رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، فَما زَالَ يُنَاجِيهِ حتَّى نَامَ أصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى (صحیح البخاري: 6292)

ترجمہ: نماز کی تکبیر کہی گئی اور ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرتے رہے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سونے لگے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھائی۔

یہاں سونے سے اونگھ مراد ہے یعنی اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے لہذا اگر کسی کو مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے تو وہ اسی حالت میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

570. **سوال:** ایک شخص کی پہلی بیوی شدید بیمار ہے اور بسترِ مرگ پر ہے۔ جس سے ایک بیٹی ہے جو بالغ ہو چکی ہے۔ اس شخص نے دوسری شادی بھی کی ہے اور دوسری بیوی اپنے پہلے شوہر سے ایک بالغ بیٹا ساتھ لائی ہے۔ دونوں بچے بالغ ہیں، اس لیے ان کا آپس میں پردہ ہے۔ دونوں خاندان الگ الگ رہتے ہیں۔ اگر پہلی بیوی کا انتقال ہو جائے اور شوہر دونوں خاندانوں کو ایک ساتھ رکھنا چاہے تو گھر کے اندر پردہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں کیا دونوں کا پردہ ختم ہو جائے گا، کیا اس بارے میں دورِ رسول ﷺ یا صحابہ کرام کے زمانے سے کوئی دلیل موجود ہے؟

جواب: سوال میں جس بالغ لڑکے اور بالغہ لڑکی کا ذکر ہے ان دونوں کا آپس میں پردہ ہے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے غیر محرم ہیں اور وہ چاہیں تو آپس میں نکاح بھی کر سکتے ہیں۔ صحابہ کرام کے زمانے کی ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ دو بیویوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے بلکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دونوں بیویوں کو الگ الگ رکھا جائے گا یعنی ان میں سے ہر ایک کا چولہا، رہنے سہنے کا نظام اور طرز معاشرت علاحدہ ہونا چاہئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔ آپ کی حیات میں بیک وقت نو بیویاں زندہ تھیں مگر ان سب کا رہن سہن اور انتظام علاحدہ تھا۔ ہمارے یہاں جو جوائنٹ فیملی سسٹم ہے یہ اسلام کے خلاف ہے اس میں کئی ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں، ان میں ایک خرابی بے پردگی بھی یعنی اس نظام کے تحت عورتوں کے لئے غیر محرموں سے پردہ نہیں ہو پاتا ہے لہذا اس شخص کو چاہئے کو اپنی دونوں بیویوں کے لئے علاحدہ علاحدہ انتظام کرے خواہ قریب میں ہی رہائش کیوں نہ ہو مگر ان دونوں کا علاحدہ انتظام ہو تاکہ اختلاط نہ ہو۔

571. **سوال:** ایک کینسر کے مریض عمرہ پہ جانا چاہتے ہیں، ان کا نظام دفاع بہت کمزور ہے، ایسی حالت میں کیا وہ اور ان کے گھر والے (خاص طور پہ ان کی بیوی) حالت احرام میں فلو، گلا خراب اور دیگر بیماریوں سے بچنے کیلئے ماسک پہن سکتے ہیں، اگر گھر والے بیمار ہو گئے تو مریض کے اور زیادہ بیمار ہونے کا خدشہ ہے؟

جواب: جو لوگ عمرہ پر آرہے ہیں خواہ وہ بیمار ہوں یا بیمار کے ساتھ ہوں وہ سبھی لوگ اپنی حفاظت کے لئے احرام کی حالت میں چہرے پر ماسک لگا سکتے ہیں اس میں کسی بھی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مرد بھی ماسک لگا سکتا ہے اور عورت بھی ماسک لگا سکتی ہے۔

572. **سوال:** اگر میاں بیوی عیسائی ہوں لیکن صرف مرد اسلام قبول کر کے کسی مسلمان عورت سے شادی کر لے تو کیا پہلی بیوی جو ابھی تک عیسائی ہی ہے وہ بیوی اپنے مسلمان شوہر کی زوجیت میں ہو گی کہ نکاح ختم ہو جائے گا؟

جواب: اگر میاں بیوی دونوں عیسائی ہوں اور ان میں سے شوہر اسلام قبول کر لے تو عیسائی بیوی شوہر کے نکاح میں ہی باقی رہے گی کیونکہ عیسائی عورت سے نکاح حلال ہے۔ نیا مسلمان دوسری شادی کر لے تب بھی عیسائی بیوی اس کے لئے بیوی ہی ہے اور اگر نیا مسلم پہلی بیوی کو اپنے سے جدا کرنا چاہے تو جدا کر سکتا ہے اور رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔

573. **سوال:** اگر کوئی بچہ گود لے تو کیا وہ رضاعت سے بھائی بہن اور محرم بن جائے گا اور اگر دودھ نہ پلایا ہو جیسے بچہ بڑے ہوتے ہیں تھوڑے جب اڈاپٹ کر لے تو نا محرم ہی رہتے ہیں؟

جواب: اگر کسی بچہ کو گود لیا جائے اور عورت اسے پانچ مرتبہ دودھ پلائے اور یہ دودھ پلانا بچے کے دو سال کی مدت کے اندر ہو تو اس سے رضاعت ثابت ہو جائے گی یعنی وہ بچہ اس عورت کے لئے رضائی بیٹا بن جائے گا اور اس عورت کی جتنی اولاد ہے سب کے لئے رضائی بھائی بن جائے گا۔ اس طرح یہ بچہ دودھ پلانے والی عورت اور اس کی بیٹیوں کے لئے محرم ہو جائے گا۔

اور اگر بچہ دو سال سے زیادہ عمر کا ہو اس وقت گود لیا جائے تو اس بچے کو رضاعی بیٹا نہیں بنایا جا سکتا، وہ عورت کے حق میں غیر محرم ہی رہے گا کیونکہ رضاعت صرف دو سال کی مدت میں ہے۔

574. **سوال:** کیا میت کے بعد وارثوں کا میراث تقسیم نہ کرنے پر میت کو کوئی گناہ ہو گا؟

جواب: اگر میت نے وراثت کے معاملہ میں غلط وصیت کی ہو جس کی وجہ سے وراثت تقسیم نہ کی جا رہی ہو تو اس صورت میں میت بھی گنہگار ہو گا لیکن اگر میت نے زندگی میں ایسی کوئی وصیت نہ کی ہو جس کی وجہ سے تقسیم وراثت میں تنازع ہوا ہو بلکہ میراث کی تقسیم میں وارثین غفلت کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں صرف وہ وارث لوگ گنہگار ہوں گے جو میراث نہیں تقسیم کر رہے ہیں۔ میت کی چھوڑی ہوئی جائیداد اس کے وارثوں کا حق ہے لہذا وفات کے بعد جتنی جلدی ہو جائیداد وارثوں میں تقسیم کر دی ہے اور بلا سبب اس تقسیم کو روکا نہیں جائے۔

575. **سوال:** عموماً لوگ روم میں جاندار قسم کی چیزیں رکھتے ہیں جیسے گھوڑا، بھالو اور بہت ساری چیزیں اس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: گھر میں کسی طرح کی جاندار کی تصویر اور مورتی رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ اسلام میں جاندار کی تصویر بنانا اور اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔اس تعلق سے احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں، صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فيه صُورَةٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، ثُمَّ قالَ: إنَّ مِن أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَومَ القِيَامَةِ، الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بخَلْقِ اللَّهِ.وفي روايةٍ : أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ دخل عليها. بمثل حديث إبراهيمَ ابنِ سعدٍ. غير أنه قال : ثم أهوى إلى القِرامِ فهتكه بيدِه. وفي روايةٍ : إنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا: مِنْ(صحيح مسلم:2107)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک موٹے سے کپڑے کا پردہ لٹکایا ہوا تھا،اس پر تصویر تھی تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔پھر آپ نے پردہ کو پکڑا اور پھاڑ دیا، پھر فرمایا؛ قیامت کے دن شدید ترین عذاب میں پڑے ہوئے لوگوں میں سے وہ (بھی) ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی (جاندار) اشیاء کے جیسی (مشابہ) بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لئے جس کسی کے گھر میں گھوڑا، بھالو اور بندر وغیرہ ہو اسے نکال کر باہر پھینک دینا چاہئے۔

576.سوال: کہیں پر ایک سے زائد عورتیں موجود ہوں اور وہ جماعت بنا کر نماز ادا کرتی ہیں تو اس کی کوئی دلیل ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ عورتوں پر نہ اذان ہے، نہ اقامت ہے اور نہ عورتوں پر جماعت واجب ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، عورتیں جماعت سے نماز پڑھ سکتی ہیں اس کی دلیل ابوداؤد کی یہ حدیث ہے جس میں ام ورقہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کرتی ہیں۔ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہا سے حدیث مروی ہے:كانَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ يَزورُها في بَيتِها، وجعلَ لَها مؤذِّنًا يؤذِّنُ لَها، وأمرَها أن تؤمَّ أهلَ دارِها(صحيح أبي داود:592)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ورقہ سے ملنے ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا، جو اذان دیتا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کریں۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت، عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے لیکن ان کے لئے اقامت نہیں ہے اس لئے بغیر اقامت کے نماز ادا کرے گی اور عورتوں کی امامت کرنے والی درمیان صف میں کھڑی ہو گی۔

577. **سوال:** ایک فیملی ریاض سے مدینہ آئی پھر دو دن بعد جدہ آئی کیونکہ یہاں اس کی کچھ مصروفیات تھے۔اب وہ لوگ عمرہ کرنا چاہتے ہیں، احرام کی نیت کہاں سے کریں گے، جدہ میں ان کے چار دن گزرے ہیں، ان کا عمرہ کا ارادہ تھا وہ بغیر احرام کے میقات سے گزر گئے کیا دم دینا ہو گا؟

جواب: جو آدمی مدینہ سے جدہ آیا اس حال میں کہ اسے عمرہ کرنے کا ارادہ تھا مگر اس نے احرام نہیں باندھا، بغیر احرام کے میقات پار کر گیا اور وہ عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی میقات پر واپس لوٹ کر احرام باندھنا پڑے گا ورنہ جدہ سے احرام باندھنے پر دم دینا پڑے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر عمرہ کا ارادہ پختہ نہیں تھا بلکہ جدہ کام کی غرض سے آنا تھا اور یہ بھی ارادہ تھا کہ اگر عمرہ کا موقع مل گیا تو عمرہ بھی کر لیں گے تو ایسی صورت میں وہ جدہ سے ہی احرام باندھ سکتا ہے اس صورت میں کوئی دم نہیں ہے۔

578. **سوال:** ایک عورت کے حیض میں پرابلم ہے شروع کے دو چار دن صرف دھبے نظر آتے ہیں جو کہ صرف براؤن کلر کے ہوتے ہیں پھر دو یا تین دن پر حیض کا خون آتا ہے پھر آخر میں دو تین دن صرف براؤن دھبے لگتے ہیں۔اس طرح سے تقریبا نو دس دن گزر جاتے ہیں اور یہ معاملہ پچھلے دو تین سالوں سے چل رہا ہے ورنہ اس کی عادت صرف پانچ یا چھ دن کی تھی اب ایسے میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض سے پہلے اور حیض کے بعد جو دو تین دن براؤن کلر کے دھبے کا مسئلہ ہے اگر یہ حیض سے متصل آتا ہے تو پہلے والا اور بعد والا بھی حیض میں ہی شمار کیا جائے گا لیکن اگر یہ دھبے پہلے والے اور بعد والے حیض سے منفصل ہو کر آتے ہیں تو یہ دونوں حیض میں شمار نہیں کئے جائیں گے۔اور حیض میں اصل خون کا ہی اعتبار ہوتا ہے عادت کا اعتبار اصل نہیں ہوتا ہے، ہاں جب استحاضہ کی نوبت آجائے تو اس وقت عادت کو بھی دیکھا جاتا ہے۔

579. **سوال:** جمعہ کو جب امام صاحب خطبہ دیتے ہیں پھر دعا کرتے ہیں تو لوگ دعا مانگنے کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا لیتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: جب امام صاحب خطبہ کے آخر میں دعا کرتے ہیں تو اس جگہ پر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ مقتدی آہستہ آمین کہیں تو اس میں حرج کی بات نہیں ہے۔آپ دیکھتے ہوں گے امام صاحب دعا کرتے وقت خود بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے ہیں کیونکہ یہاں ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے،ایسے ہی مقتدی کو بھی ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے۔

580. سوال: ہم نے 50 گرام سونا آج کے ریٹ کے حساب سے کمپنی سے ایک گولڈ کارڈ کی شکل میں خریدا،جب ہم کمپنی کو 50 گرام سونے کا یہ کارڈ واپس دیں گے تو کمپنی ہمیں اس وقت کے موجودہ ریٹ کے مطابق رقم ادا کرے گی چاہے سونے کا ریٹ خریدنے کے وقت سے زیادہ ہو یا کم۔اس میں جب ہم اپنا پیسہ لینا چاہیں تو کارڈ دے کر مارکیٹ کے موجودہ قیمت کے حساب سے رقم ملے گی،کارڈ سونے کے نام سے ہوتا ہے مگر سونا نہیں ملتا رقم ملتی ہے ۔یہ یاد رہے کہ اس گولڈ کارڈ کی حقیقت سونے کی خریداری نہیں بلکہ رقم کو محفوظ کرنا ہے مثلاً اگر ہم نے اس کمپنی میں 5 لاکھ روپے جمع کر رکھے ہیں تو کمپنی 5 لاکھ کے مطابق گولڈ کارڈ بنا کر دے گی یعنی اتنے ہی گرام سونے کے برابر نمبر والا کارڈ دے گی جیسا کہ ہم نے 50 گرام کا ذکر کیا ہے۔اس طرح کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟

جواب: سوال میں یہ صراحت موجود ہے کہ یہ سونے کی خرید وفروخت نہیں ہے بلکہ پیسہ محفوظ کرنا مقصد ہے اور اس طرح پیسہ محفوظ کرکے نفع کمانا جائز نہیں ہے۔یہ سراسر سودی معاملہ ہے کیونکہ یہاں پر پیسہ قرض کی طرح جمع کرکے اس پیسے سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے جیسے کوئی کسی کو قرض دے کر اس قرض سے نفع کماتا ہے بالکل ہو بہو وہی شکل ہے۔اگر اس معاملہ کو سونا کی خرید وفروخت والا معاملہ مانتے ہیں تب بھی یہ شکل جائز نہیں ہے کیونکہ سونا کی خرید وفروخت میں ادھار معاملہ جائز نہیں ہے،نقد معاملہ کیا جاتا ہے جبکہ یہاں گولڈ کارڈ بنا کر سونے کے کاروبار میں پیسہ لگا کر رکھ دیا جاتا ہے اس لئے اس جہت سے بھی یہ کاروبار جائز نہیں ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ یہ سودی معاملہ ہے جو ہمارے لئے حرام ہے بنابریں مسلمان کو اس طرح کے کاروبار سے پرہیز کرنا چاہئے۔

581. سوال: کیا جنت میں بعض جنتیوں کو روزانہ دو مرتبہ اللہ کا دیدار نصیب ہوگا؟

جواب: مسند احمد اور ترمذی میں اس معنی کی ایک حدیث موجود ہے،ترمذی کے حوالہ سے یہ حدیث پیش کرتا ہوں ۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنَّ أدنى أهلِ الجنَّةِ منزلةً لمن ينظرُ إلى جنانِه وأزواجِه وخدمِه وسررِه مسيرةَ ألفِ سنةٍ وأكرمَهم علَى اللهِ عزَّوجلَّ من ينظرُ إلى وجهِه غدوةً وعشيَّةً ثمَّ قرأ رسولُ اللهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ وجُوهٌ يَومَئذٍ نَاضِرةٌ إلى ربِّها نَاظِرَةٌ(أخرجه الترمذي:2553)

ترجمہ: سب سے کم تر درجے کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خادموں اور تختوں کی طرف دیکھے گا جو ایک ہزار سال کی مسافت پر مشتمل ہوں گے، اور اللہ کے پاس سب سے مکرم وہ ہوگا جو اللہ کے چہرے کی طرف صبح وشام دیکھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی «وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة» ''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے'' (القیامۃ:22،23)۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے، دیکھیں: (ضعيف الجامع:1382، ضعيف الترغيب:2246، ضعيف الترمذي:3330)

جب یہ حدیث ضعیف ہے تو اس بنیاد پر ہم یہ بات نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اونچے درجے والے مومنوں کو جنت میں اللہ کا روزانہ دوبار دیدار ہوگا اور جنت کا معاملہ غیبی امور میں سے ہے اس کے لئے واضح دلیل چاہئے۔ یہ الگ بات ہے کہ جنت میں ایمان واعمال کے اعتبار سے مومنوں کے درجات میں تفاوت ہوگا مگر اس تفاوت کے باوجود جس بات کے لئے ہمارے پاس قطعی ثبوت نہیں ہے وہ نہیں بول سکتے ہیں۔

582. **سوال:** اگر عورتیں شادی میں دلہن کو مہندی لگا رہی ہوں اور وہاں پر کوئی ڈانس میوزک نہ ہو اور نہ ہی کوئی نامحرم موجود ہو لیکن اس دن کچھ لڑکیاں سب ایک کلر کے ڈریس بناتی ہوں جیسے سبھی لڑکیاں گرین کلر کا ڈریس پہنیں اور ایک دن سب پیلا ڈریس بھی پہنتے ہیں تو ایسا کرنا صحیح ہوگا جبکہ وہاں ناچ گانے اور نامحرم نہ ہوں؟

جواب: مہندی اور ہلدی لگانے میں حرج نہیں ہے۔ حرج اس وقت ہے جب رسم ورواج کو اپنایا جائے اور اپنے معاشرے میں مہندی کی رسم یا ہلدی کی رسم کافروں کی نقالی ہے۔ اسلامی تاریخ میں خواہ شادی بیاہ کے موقع پر یا کسی اور خوشی کے موقع پر مسلم خواتین میں یہ طریقہ کبھی رائج نہیں رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان رسموں میں مزید نئے زمانے کی نقالی کی جارہی ہے وہ ہے مخصوص لباس پہن کر مہندی اور ہلدی کی رسم ادا کرنا۔ مسلم خواتین کے لئے اس طرح کی رسومات کی ادائیگی بالکل درست نہیں ہے خواہ اس میں میوزک یا ڈانس یا غیر محرم موجود نہ

ہوں۔اسلام نے ہمیں شادی بیاہ کا ایک طریقہ بتایا ہے اس طریقہ پر شادی کرنا اسلام میں مطلوب ہے، جو اسلامی طریقہ نکاح سے ہٹ کر غیروں کی مشابہت اور نقالی ہو وہ معیوب ہے۔

583. **سوال:** نماز کے دوران کبھی کبھی چھینک آجاتی ہے، میں الحمدللہ پڑھ لیتا ہوں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب: نماز میں چھینک پر الحمدللہ دل میں آہستہ سے کہہ سکتے ہیں، اس میں حرج نہیں ہے مگر آواز بلند نہ کی جائے تاکہ دوسرے نمازیوں کو تشویش نہ ہو، اگر کوئی نمازی الحمدللہ سن لے تو جواب میں یرحمک اللہ نہ کہے، خاموشی اختیار کرے۔

ابوداؤد میں معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، قوم میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے (حالت نماز میں) «یرحمک اللہ» کہا، اس پر لوگ مجھے گھورنے لگے، میں نے (اپنے دل میں) کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں، تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے رانوں کو تھپتھپانا شروع کر دیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ مجھے خاموش رہنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، میرے ماں باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو نہ تو آپ نے مجھے مارا، نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، صرف اتنا فرمایا: نماز میں اس طرح بات چیت درست نہیں، یہ تو بس تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے۔(ابوداؤد: 930، اسے شیخ البانی نے صحیح کہا ہے)۔

584. **سوال:** کیا مائکرو فائننس بینک میں جاب جائز ہے؟

جواب: مائیکرو فائننس بنک لوگوں میں چھوٹے چھوٹے قرضہ دینے سے معروف ہے مگر یہ بھی سودی بنک ہی ہے، سود کے بنیاد پر قرض فراہم کیا جاتا ہے لہذا ایسے بنک میں کام کرنا سود پر تعاون کرنے جیسا ہے اس لئے اس میں بھی جاب کرنا اسی طرح حرام ہے جیسے دیگر سودی بنک میں جاب کرنا اس لئے بنک کے ذریعہ کمائی گئی رقم حلال نہیں ہوگی۔

585. **سوال:** کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟

جواب: حیض کی حالت میں نکاح کی ممانعت وارد نہیں ہے اس لئے حیض کی حالت میں بھی نکاح ہو جاتا ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

586. **سوال:** میری شادی ہوئی تھی اور اب طلاق ہو گئی ہے براہ کرم نیک رشتہ کے لئے کوئی دعا اور وظیفہ بتادیں جو میں پڑھا کروں؟

جواب: اللہ تعالی آپ کو خوش رکھے اور آپ کے مسائل حل فرمائے۔ کسی نیک آدمی سے رشتہ ازدواج قائم کرنا ایک عمل ہے اور عمل کے لئے صرف دعا کرنے سے کام نہیں بنے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی آدمی صرف دعا پڑھے اور فوراً من پسند نیک رشتہ آجائے، اگر صرف دعا کرنے سے ہر کام انجام پذیر ہو جائے تو پھر دنیا میں کسی کو کوئی کام کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ آپ کو گھر میں جب کھانا کی ضرورت پڑتی ہے اس وقت کیا آپ دعا پڑھ لیں گے تو کھانا بن جائے گا؟ دعا پڑھ لیں گے تو پیٹ میں کھانا چلا جائے گا؟ دعا پڑھ لیں گے تو گھر میں جھاڑو لگ جائے گا؟ آپ کا جواب ہو گا کہ نہیں تو اسی طرح نیک رشتہ کے لیے ہمیں عمل کرنا پڑے گا اور وہ عمل یہ ہے کہ اپنے ولی اور گھر والوں کے ذریعہ رشتہ تلاش کریں، نیک رشتہ کے لیے کوشش کریں اور اسباب اپنائیں۔ اور ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین سے افضل اوقات میں دعائیں بھی کریں۔ اللہ یقیناً اپنے بندوں کی مراد پوری کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دعا مومن کا ایک بہترین ہتھیار ہے مگر ساتھ ساتھ ہمیں اسباب بھی اپنانے کی ضرورت ہے۔

اس جگہ دو باتوں کو مزید علم میں رکھیں کہ رشتہ کرنے کے لئے شریعت میں کوئی مخصوص دعا نہیں ہے، آپ اپنی زبان میں اللہ رب العالمین کے سامنے اپنی فریاد رکھ سکتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ شادی میں دنیاوی معیار کو مد نظر نہ رکھیں بلکہ دین دیکھ کر رشتہ طے کرلیں خواہ لڑکا کسی بھی ذات کا ہو یا غریب و محنت کش ہی کیوں نہ ہو تاہم دیندار ہو۔

587. **سوال:** اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ کہہ دے کہ تمہارا میرا نکاح حرام ہے یا کہ تم میرے نکاح میں حرام ہو تو اس کا کیا حکم ہے کیا اس سے خلع ہو جائے گا جیسے غصہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق شمار ہوتی ہے، نیت خلع لینے کی نہیں تھی، شوہر کو ڈرانا مقصد تھا لیکن جذبات میں اس طرح کے واضح الفاظ استعمال ہو گئے، اس کا کیا حکم ہے قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مطلوب ہے؟

جواب: اگر کوئی بیوی اپنے شوہر سے کہے کہ میرا تمہارا نکاح حرام ہے یا تم میرے نکاح میں حرام ہو، ایسا کہنے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، ایسا کہنے سے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ ہی اس سے خلع ہوتا ہے۔ نیت کچھ بھی ہو، یہاں پر نیت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس سے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ خلع ہوتا ہے۔

بیوی اپنی زبان سے طلاق کا لفظ بھی بول دے پھر بھی طلاق نہیں ہوتی کیونکہ طلاق شوہر کا اختیار ہے بیوی کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔اس کے باوجود مسلمان کو اپنی زبان سے لایعنی، بدکلامی اور نازیبا کلمات نہیں نکالنا چاہیے۔

588. **سوال:** فرعون کی بیٹی کی مشاطہ کا ایک ایمان افروز واقعہ ہے جسے آپ نے بتایا ہے کہ سنداوہ واقعہ صحیح ہے مگر میں نے سورہ قصص آیت (اونتخذہ ولدا-9) کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ فرعون اولاد سے محروم تھا، ایسے میں میرا سوال یہ ہے کہ فرعون کو اولاد تھی یا نہیں؟

جواب: قرآن کی اس آیت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ فرعون کو اولاد نہیں تھی بلکہ اس میں موسی علیہ السلام کو بطور بیٹا بنانے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے اور پھر آپ نے جس کسی تفسیر میں فرعون کی اولاد نہ ہونے کا ذکر پڑھا ہے وہاں پر اس بات کے لئے کوئی دلیل نہیں ہوگی۔

جہاں تک مشاطہ والے واقعہ کا معاملہ ہے تو اس کے لئے ایک دلیل ہے جو ثابت ہے اور ثابت شدہ دلیل کے مقابلہ میں بغیر دلیل کی بات نہیں مانی جائے گی اس لئے ثابت شدہ دلیل سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فرعون کو اولاد تھی۔

589. **سوال:** پانچ افراد ہیں جن کو عمرہ کرنا تھا وہ بغیر احرام باندھے جدہ آگئے ہیں، وہ لوگ دم نہیں دے سکتے ہیں۔ان کو چار دن ہوگئے جبکہ بتایا جاتا ہے کہ چار دن قیام ہونے پر مقیم ہو جاتا ہے تو کیا وہ جدہ سے احرام باندھیں گے یا میقات جانا پڑے گا؟

جواب: مسافر اور مقیم کا مسئلہ عمرہ سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔عمرہ ایک الگ چیز ہے اور مسافر و مقیم کا معاملہ دوسری چیز ہے۔آپ جانتے ہیں کہ حجاج کو ایام حج میں (منی، عرفات اور مزدلفہ) میں قصر سے نمازیں ادا کرنی ہوتی ہے، اگر حاجیوں کے ایام کو دیکھا جائے تو اکثر حجاج مقیم کے حکم میں ہوتے ہیں، باوجود اس کے وہ حج میں قصر سے نمازیں پڑھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی ثابت ہے۔اسی طرح عمرہ کا سفر یا اقامت سے تعلق نہیں ہے بلکہ عمرہ کے جو احکام ہیں وہ نافذ ہوں گے۔

جن لوگوں نے اپنے ملک یا شہر سے عمرہ کی نیت سے جدہ کا سفر کیا تو اس کے اوپر لازم تھا کہ وہ اپنی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کرتا۔اگر وہ جدہ سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کر لیتا ہے تو ان پانچوں افراد کو دم دینا پڑے گا لیکن اگر وہ

سبھی اپنی میقات پر واپس جاکر احرام باندھ کر آتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں تو اس صورت میں ان کو دم نہیں دینا پڑے گا۔اور جدہ میں چار دن ٹھہرنے کا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، عمرہ کے لئے عمرہ کے احکام دیکھے جائیں گے۔

590. **سوال:** ایک خاتون ہیں جن کی بیٹی کا خلع ہوا ہے، وہ اسکول میں جاب کرتی ہے۔اسکول والے عدت کے لئے چھٹی نہیں دے رہے ہیں اور چھٹی ایک ماہ بعد مل رہی ہے۔اگر جاب چھوٹ گئی تو خرچہ کیسے پورا ہوگا؟

جواب: خلع کی عدت ایک حیض ہے اور یہ لازما خلع والی عورت کو گزارنا چاہیے۔جہاں تک اس لڑکی کا معاملہ ہے جو نوکری کرتی ہے اور عدت گزارنے کے لئے اسے چھٹی نہیں مل رہی ہے اور اگر وہ بغیر چھٹی لئے عدت گزارتی ہے تو نوکری سے ہاتھ دھونا پڑے گا، ایسی صورت میں وہ عدت کے دوران نوکری کر سکتی ہے کیونکہ یہ اس کے لئے اضطراری صورت ہے۔

591. **سوال:** ایک ویڈیو میں قاری صہیب صاحب نے بتایا کہ اذان ہوتے وقت دعا کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے سوال یہ ہے کہ جب اذان ہوتی ہے اس وقت اذان کا جواب دینا ہوتا ہے پھر دعا کیسے کریں؟

جواب: قاری صہیب حفظہ اللہ نے جو بات بیان کی ہے وہ درست ہے اور وہ بات صحیح حدیث میں مذکور ہے اور اذان کے وقت دعا کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ایک وقت میں اذان کا جواب بھی دے سکتے ہیں اور دعا بھی کر سکتے ہیں۔اذان کے وقت دعا کرنے سے متعلق صحیح حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثِنتانِ لا تُرَدَّانِ أو قلَّما تردَّانِ الدُّعاءُ عندَ النِّداءِ وعندَ البَأسِ حينَ يُلحِمُ بعضُهُم بَعضًا (صحیح أبي داود:2540)

ترجمہ: دو (وقت کی) دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی ہیں: ایک اذان کے بعد کی دعا، دوسرے لڑائی کے وقت کی، جب دونوں لشکر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں۔

592. **سوال:** ایک آدمی احرام باندھ کر میقات سے ہوٹل آگیا اور پھر اسے یاد آیا کہ وہ انڈر ویئر اتارنا بھول گیا ہے تو کیا اسے کوئی فدیہ یا دم دینا ہوگا؟

جواب: احرام کی حالت میں مرد کے لئے سلا ہوا کپڑا لگانا منع ہوتا ہے لیکن اگر کوئی احرام کی حالت میں انڈر ویئر اتارنا بھول گیا تو اس کے اوپر کوئی دم اور کوئی فدیہ نہیں ہے کیونکہ بھول سے ایسا ہو جانے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

593. **سوال:** کیا بیٹی کسی صورت میں اپنی ماں کو زکوۃ نہیں دے سکتی ہے؟

جواب: زکوۃ کے تعلق سے اصل مسئلہ یہی ہے کہ اولاد خواہ بیٹی ہو یا بیٹا اپنے والدین کو زکوۃ نہیں دے سکتے ہیں لیکن کبھی ایسی صورت درپیش ہو سکتی ہے کہ اولاد کے پاس والدین کو دینے کے لئے زکوۃ کے علاوہ کچھ نہ ہو تو ایسی صورت میں اولاد اپنے والدین کو زکوۃ دے سکتی ہے خاص طور سے اکثر عورتوں کے پاس زکوۃ کے علاوہ پیسے نہیں ہوتے ہیں۔

عورتیں عموما اپنے زیورات کی زکوۃ نکالتی ہیں اور زکوۃ کے علاوہ ان کے پاس مزید پیسے نہیں ہوتے لہذا مجبوری میں یہ زکوۃ اپنے والدین کو دے سکتی ہیں مگر وہ عورتیں جن کے پاس اپنا کاروبار ہو اور نوکری و پیشہ سے جڑی ہوں تو ایسی صورت میں وہ اصل مال سے والدین کی مدد کرے۔

594. **سوال:** نمازوں میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر کیسے کرتے ہیں؟

جواب: جب دو نمازوں کو عذر کے سبب جمع کیا جاتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی صورت: جمع تقدیم یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرتے ہوئے دوسری نماز کو پہلی نماز کے ساتھ مقدم کر لینا جیسے ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا جمع قدیم ہے۔

دوسری صورت: جمع تاخیر یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرتے وقت پہلی نماز کو مؤخر کر کے پڑھنا جیسے عصر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا جمع تاخیر ہے۔

یہاں یہ یاد رہے کہ حالت اقامت میں بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع نہیں کیا جائے گا لیکن سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔

595. **سوال:** اگر رات میں وتر نہ پڑھ سکیں تو اشراق کے وقت کتنی رکعات پڑھنی ہے جبکہ میری عادت تین رکعت وتر کی ہے پھر اس میں دو تشہد ہوگا اور دعائے قنوت بھی ہوگی ان سب کی تفصیل بتادیں؟

جواب: صحیح قول کی روشنی میں وتر کی نماز واجب نہیں ہے اور وتر کی نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے کسی بھی وقت ادا کر سکتے ہیں۔

جسے رات کے آخری پہر میں وتر کی ادائیگی کی امید نہ ہو وہ عشاء کے بعد ہی وتر ادا کر لے۔ اور جو رات میں کسی وقت وتر نہ ادا کر سکے وہ دن میں اس وتر کی قضا کر سکتا ہے۔ وتر کی قضا کرتے ہوئے جفت نماز ادا کرے گا یعنی جو آدمی

تین رکعت وتر پڑھا کرتا تھا وہ دن میں وتر کی قضا کرتے وقت چار رکعت پڑھے گا اور دو دو رکعت کر کے پڑھے گا اور اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھنی ہے۔

596. **سوال:** والدین نے اپنے دو بیٹوں کے لئے دو الگ الگ گھر خریدے ہیں جن کی آدھی آدھی قیمت ابھی بطور قرض باقی ہے۔ بڑے بیٹے کے لئے جو گھر لیا گیا ہے، اس کی قیمت تھوڑی زیادہ ہے اور وہ گھر والدین کے نام پر ہی ہے جبکہ دوسرا گھر جو چھوٹے بیٹے کے لئے لیا گیا ہے اس کی قیمت تھوڑی کم ہے مگر وہ گھر چھوٹے بیٹے کے نام سے رجسٹریشن کرایا گیا ہے۔ اب والدین نے دونوں بیٹوں سے کہہ دیا کہ اپنے اپنے گھروں کا باقی بچا قرض خود ادا کرو۔ چونکہ بڑے بیٹے کے گھر کا رجسٹریشن نہیں ہوا اس میں بھی لاکھوں روپئے چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ دونوں بیٹوں کو مکان کی قیمت میں فرق کے ساتھ گھر دینا جائز ہے جبکہ چھوٹے بھائی کا ماننا ہے کہ والدین نے اسے ڈاکٹر بنانے پر خرچ کیا اس لئے کم قیمت کے گھر پہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر والدین کا انتقال ہو جائے جن کے نام گھر رجسٹرڈ ہے تو کیا بڑا گھر دونوں بچوں کو وراثت میں دیا جائے گا کیونکہ یہ کاغذ کا زمانہ ہے اور شیطان مال و دولت کے لئے خونی رشتوں کو بھی بگاڑ دیتا ہے تو کل کو کیا پتہ چھوٹا بیٹا بڑے بھائی کے گھر سے وراثت مانگ لے؟

جواب: اگر والد نے دو بیٹوں کے لئے الگ الگ گھر خریدا ہے یعنی دونوں کو گھر گفٹ کیا ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ باپ اپنی اولاد کو جو چاہے تحفہ میں دے سکتا ہے اس میں مسئلہ نہیں ہے، بس تحفہ دیتے ہوئے یہ اہم اصول یاد رکھنا چاہیے کہ ساری اولاد کو تحفہ دینا چاہیے۔ اگر اس کے پاس اور بھی اولاد ہے تو انہیں بھی دینا چاہیے خواہ بیٹی ہی کیوں نہ ہو۔ بڑے اور چھوٹے بیٹے کے گھر کی قیمت میں جو فرق ہے اور فرق کی جو وجہ بیان کی گئی ہے اس حساب سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

اور چونکہ بڑے بیٹے کا گھر اس کے نام نہیں ہے لہذا بیٹے کو چاہیے کہ اپنا گھر اپنے نام کرلے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو اور یہ گھر باپ کے مرنے کے بعد بھی بڑے بیٹے ہی کا ہوگا چاہے کاغذات میں کسی کا بھی نام رہے۔

597. **سوال:** کوئی موٹر سائیکل، اسکوٹی وغیرہ کی دکان کھولنا چاہتا ہے لیکن اس میں بہت سے کسٹمر ایسے آتے ہیں جو بینک کے ذریعہ یعنی قرض پر لینا چاہتے ہیں کیونکہ بھارت میں زیادہ تر یہی چلتا ہے تو کیا اس طرح کی کمائی جائز ہوگی؟

جواب: جو آدمی موٹر سائیکل اور اسکوٹی سودی بنک سے مربوط ہو کر بنک لون کے ذریعہ فروخت کرے تو یہ کاروبار اور اس کی کمائی جائز نہیں ہے کیونکہ سودی بینک سے جڑ کر یہ کام کرنا سود پر تعاون کرنا ہے اور یہ گناہ کا کام ہے۔ انڈیا میں کچھ بھی ہوتا ہو اس سے مسئلہ نہیں ہے، ہمیں دیکھنا ہے کہ اسلام میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا ہے۔ اسلام میں جو چیز حلال ہے وہی حلال ہے اور جو حرام ہے وہ حرام ہے لہذا ایک مسلمان کو حلال روزی کھانی چاہیے۔

598. **سوال:** ایک شخص اگر کسی چیز کو بیچتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کی رقم اتنے عرصے بعد لوں گا جیسے کسی نے گندم، چاول اور بھینس وغیرہ بیچا اور طے کر لیا کہ اتنی رقم چھ مہینے یا سال بعد لوں گا تو کیا یہ درست ہے یا یہ سودی معاملہ ہے؟

جواب: اگر آدمی کوئی چیز ابھی بیچتا ہے اور اس کا سودا طے کر لیتا ہے اور سامان دے دیتا ہے لیکن خریدار اس کی قیمت بعد میں دیتا ہے مثلاً چھ ماہ بعد تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے یہ تجارت جائز ہے تاہم اس تجارت سے متعلق چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

☆ بیچتے وقت ہی اشیاء کی قیمت طے ہو اور اس قیمت میں چھ مہینے کی مدت کا پیسہ جوڑ کر نہ لیا گیا ہو گا جیسے قسطوں کے کاروبار میں نقد میں الگ رقم اور ادھار میں الگ رقم ہوتی ہے بلکہ موجودہ وقت کے حساب سے پیسہ طے کیا گیا ہو کیونکہ مہلت دے کر اس کے بدلے نفع لینا سود ہے۔

☆ بعد میں اس کی قیمت میں تبدیلی نہ کی جائے۔

☆ اور سب سے اہم شرط یہ ہے کہ طے شدہ وقت پر پیسہ نہ دینے کی صورت میں مالی جرمانہ نہ لگایا جائے۔

599. **سوال:** ایک بہن کا کہنا ہے کہ میرے پاس سو گرام سونا ہے اور میری مالی حالت اچھی نہیں ہے کہ زکوۃ نکال سکوں۔ گذشتہ سال تک زکوۃ ادا کرتی رہی، اب گذارا مشکل سے ہو رہا ہے، میری تین بیٹیاں ہیں اگر ان کی شادی کے لئے حصہ نکال دوں پھر بھی مجھے زکوۃ ادا کرنی ہو گی؟

جواب: جس بہن کے پاس سو گرام سونا ہے تو اس بہن کو سالانہ طور پر زکوۃ دینی پڑے گی لیکن اگر وہ اپنی بیٹیوں کی شادی میں سونا دینا چاہتی ہیں اور ابھی سے ان کا حصہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ کچھ کچھ حصہ اپنی بیٹیوں کے لئے مختص کر دے اور جب شادی ہو تو ان کو ان کا حصہ لازما دے، اس صورت میں جب نصاب سے سونا کم ہو جائے تو زکوۃ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

600. **سوال:** اگر کوئی صدقہ کی نیت سے پیسے جمع کرتا ہے تو کیا وہ مسجد اور بورنگ کے کام میں یا دیگر جگہوں پر خرچ کر سکتا ہے یا اگر جمع شدہ پیسہ صدقہ کی نیت سے ہو تو صرف محتاجوں اور مسکینوں کو ہی دینا ہے؟

جواب: صدقہ کی نیت سے جو پیسے جمع کریں وہ دین کے تمام قسم کے کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں، صدقہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف غریب کو دینا ہے بلکہ صدقہ دین کے تمام کاموں کو شامل ہے حتی کہ اگر ضرورت پڑے تو صدقہ سے مالدار آدمی کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔

601. **سوال:** ایک ڈاکٹر ہے جو اکوپنچر لیڈی ہے، کیا وہ مرد مریض کا علاج کر سکتی ہے، اس میں نبض کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے، ہاتھ کے نبض کو پکڑ کر کہنی تک اور پیروں میں ٹخنوں تک پوائنٹس پر ٹچ کر کے علاج کیا جاتا ہے اس طرح کا علاج ایک لیڈی ڈاکٹر، مرد مریض کے لئے انجام دے سکتی ہے؟

جواب: ایک عورت غیر محرم مرد کا علاج اسی وقت کر سکتی ہے جب اس مرد کے لئے مرد ڈاکٹر موجود نہ ہو۔ جب مرد ڈاکٹر موجود ہو تو لیڈی ڈاکٹر کو چاہیے کہ اسے مرد مریض کو، مرد ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے مشورہ دے کیونکہ جب عورت مرد کا علاج کرے گی تو کم از کم اس کو چھونے، ٹچ کرنے اور چیک اپ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ عموماً ڈاکٹر کے چیمبر میں خلوت بھی ہوتی ہے ایسے میں ایک مرد اور ایک عورت خلوت میں رہیں گے جو کہ جائز نہیں ہے۔

بنابری ایک عورت، عورت ہی کا علاج کرے البتہ جب کبھی اضطراری صورت حال ہو تو لیڈی ڈاکٹر، مرد کا علاج کر سکتی ہے جیسے اس بیمار کا علاج کرنے والا کوئی مرد نہ ہو یا اسے ایمرجنسی علاج کی ضرورت ہو اور دوسری جگہ لے جانے میں جانی نقصان ہو۔

602. **سوال:** ایک عورت ہے جس کی عمر بیالیس سال ہے، جسم میں طاقت بھی نہیں ہے کہ اولاد ہو سکے اور اس کے گھر میں بڑی ساس بستر مرگ پر ہے اور وہ عورت بہت مجبور ہو گئی ہے کیا ایسی حالت میں کوپر ٹی استعمال کر سکتی ہے؟

جواب: سوال میں مذکور تین اسباب کی بنیاد پر کوپر ٹی لگانے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ حمل روکنے کے لئے کوپر ٹی لگانا بوڑھی ساس کے بیمار ہونے کے سبب یا عورت کے بیالیس سال ہونے کے سبب مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ

عورت اس قدر کمزور ہو کہ حمل کی تکلیف اور توالد برداشت نہیں کر سکتی ہے تو وقتی طور پر ضبط تولید کے لئے کوپر ٹی لگانا جائز ہے اس بات کی تاکید کے ساتھ کہ اس خاتون کے پاس پہلے سے اولاد موجود ہو۔

603. **سوال:** میرے جیٹھ کی بیٹی کو اس کے میاں نے اسے دو دفعہ ایک ہی ٹائم میں طلاق دی ہے، کیا یہ طلاق ہو جائے گی؟

جواب: جس مرد نے اپنی بیوی کو ایک مرتبہ میں دو طلاقیں دی ہے تو اس سے ایک طلاق واقع ہو گی اور یہ طلاق رجعی کہلائے گی یعنی اگر شوہر رجوع کرنا چاہے تو تین حیض سے پہلے پہلے اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے اور اگر وہ رجوع نہیں کرتا ہے تو عدت گزرنے کے بعد میاں بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے گی یعنی نکاح کا رشتہ ختم ہو جائے گا۔

604. **سوال:** اگر ظہر کی نماز مؤخر کر کے عصر کے ساتھ ادا کی جائے تو صرف فرض ادا کریں گے یا مکمل ادا کریں گے؟

جواب: اصل جواب جاننے سے پہلے اس سے متعلق بنیادی مسئلہ جاننا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ مردوں کو پانچوں نمازیں جماعت سے مسجد میں حاضر ہو کر ادا کرنا ہے اور عورتوں کے لئے جماعت کی رخصت ہے، اس کی نماز گھر میں افضل ہے۔ اور ہر نماز کا اول و آخر وقت ہے، عورت کو اس درمیان میں ہر نماز ادا کر لینی چاہئے جبکہ اول وقت میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ نماز کا اس کے وقت سے تجاوز کر کے قضا کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔

دو نمازوں کو جمع کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک جمع تقدیم اور دوسری جمع تاخیر۔ اور اس کی بھی دو حالتیں ہیں، ایک حالت ہے سفر کی اور دوسری حالت ہے اقامت کی۔

جب آپ حالت سفر میں ہوں گے اور جمع تقدیم یا جمع تاخیر کریں گے تو سنن رواتب (ماسوا وتر و سنت فجر) کی ادائیگی نہیں کرنی ہے، صرف فرض ادا کرنا ہے لیکن جب آپ حالت اقامت میں کسی عذر کے سبب دو نمازوں کو جمع کریں گے تو فرض اور سنن رواتب دونوں ادا کریں گے۔

605. **سوال:** کیا قرآن چومنا صحیح ہے۔ بہت سوں کو دیکھا ہے قرآن پڑھنے کے بعد چومتے ہیں اور منع کرنے پر کہتے ہیں کیوں نہیں چومنا چاہیے؟

جواب: قرآن وحدیث میں قرآن چومنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، یہ لوگوں کی کا بنایا ہوا اپنا طور طریقہ ہے۔ اگر کوئی اس طرح کرنے کو سنت کہتا ہے یا ایسا کرنے کو باعث اجر وثواب گردانتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ سنت میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اور میں نے ہمیشہ ایک بات کی نصیحت کی ہے کہ کسی کو کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ اس سے دلیل پوچھیں کہ اس کے کرنے کی کیا دلیل ہے کیونکہ دلیل اس کے ذمہ ہے جو کوئی عمل کرے یا کسی کام کے کرنے کا دعوی کرے۔ اس لئے جب کبھی ایسے لوگ ملیں تو اس سے دلیل طلب کریں، آپ کے ذمہ دلیل پیش کرنا نہیں ہے بلکہ مدعی کے ذمہ دلیل ہے اور قرآن چومنے والا مدعی ہے۔

اس سے کہیں کہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو دلیل پیش کرو اور اگر دلیل نہیں پیش کر سکتے ہو تو بلا دلیل عمل کیوں کرتے ہو۔ اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے: قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (البقرۃ:111)

ترجمہ: ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ (صحیح مسلم:1718)

ترجمہ: جس نے کوئی ایسا عمل کیا، جس کے متعلق ہمارا حکم نہیں ہے، تو وہ قابل قبول نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس عمل کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ہر وہ عمل جس کے لئے دلیل نہ ہو وہ مردود و باطل ہے۔

606. **سوال:** اگر ثواب سمجھ کر نہیں بلکہ ویسے ہی قرآن چوم لیا جائے تو اس میں کوئی حرج ہے؟

جواب: اصل میں بریلویوں نے قرآن چومنے کو ایک مسنون عمل بنالیا ہے اور اس عمل کو باعث اجر وثواب گردانتا ہے۔ بریلویوں کے اس عمل کو دیکھ کر عام لوگوں کو لگتا ہے کہ واقعی یہ سنت ہوگی اس لئے عوام بھی ایسا کرتی ہے جبکہ سنت میں ایسا کچھ وارد نہیں ہے۔

ویسے قرآن چومنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ آپ قرآن چومنے کو اپنی عادت بنالیں۔ اگر آپ اس عمل کو اپنی عادت بنالیتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ اس کو سنت سمجھ رہے ہیں۔

607. **سوال:** اگر کسی عورت نے چار یا پانچ ماہ کی بچی کو صرف پانچ دن دودھ پلایا ہو پھر وہ بچی اپنی ماں کے پاس چلی جائے تو کیا اس سے بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: اگر چار یا پانچ ماہ کی بچی کو پانچ دن میں پانچ مرتبہ دودھ پلایا گیا ہو تو اس سے رضاعت ثابت ہو جائے گی اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ وہ بچی پھر اپنی ماں کے پاس چلی جائے۔ رضاعت کے لئے شیر خواری میں پانچ مرتبہ صرف دودھ پینا کافی ہے، باقی بچی کہیں بھی رہے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

608. سوال: کسی کا گھر مسجد کے سامنے ہو اور مسجد میں نماز باجماعت ہو رہی ہو تو اپنے گھر میں صف بنا کر اس جماعت میں شامل ہوا جا سکتا ہے جیسے لوگ کہتے ہیں کہ حرم کے پاس ہوٹلز کے اپنے کمروں کو لوگ بطور مصلی بناتے ہیں اور حرم کی جماعت میں رش کی وجہ سے شریک ہوتے ہیں ان کی نماز ہو جاتی ہے۔ اس کو دلیل بنا کر ہم مسجد کے قریب گھروں میں مسجد کی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں؟

جواب: جس نے آپ سے یہ کہا ہے کہ حرم کے قریب ہوٹلوں میں رہتے ہوئے حرم کے امام کی اقتداء کر سکتے ہیں اور نماز ہو جائے گی اس نے غلط کہا ہے۔ حرم کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ حرم شریف کے اندر نماز پڑھیں اور متصل ہو کر صف میں نماز پڑھیں اور جو لوگ حرم کے قریب ہوٹلوں میں رہتے ہوئے امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز درست نہیں ہے۔

جس طرح حرم کے قریب ہوٹلوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز درست نہیں ہے اسی طرح دوسرے مقام پر مسجد کے پاس گھر میں رہتے ہوئے مسجد کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

609. سوال: جب کُرسی پر نماز پڑھی جاتی ہے تو سجدہ کے لئے ہاتھ گھٹنوں پر رہنے چاہئے یا آگے پھیلانا چاہئے؟

جواب: کرسی پر نماز پڑھنے کے مختلف احکام اور مسائل ہیں لہذا جو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق مکمل احکام و مسائل کو جانے۔ اس سلسلے میں میرا ایک مضمون "بیٹھ کر نماز پڑھنے کے احکام" کا مطالعہ کریں جو میرے بلاگ پر موجود ہے۔ جہاں تک سوال ہے کہ کرسی پر نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی حالت میں ہاتھ کہاں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاتھ گھٹنے پر ہونا چاہیے جیسے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں ہوتا ہے۔

610. سوال: ایک معلمہ قرآن پڑھاتی ہے اور گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لئے وہ مناسب فیس بھی لیتی ہے، اس کی نیت صدقہ جاریہ کے طور پر پڑھانا ہو لیکن مجبوری کے تحت کچھ فیس لے رہی ہو تو کیا معلمہ کو قرآن پڑھانے کا اجر نہیں ملے گا کیونکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب پڑھانے کی فیس لی جائے تو اجر نہیں ملتا ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم پر مناسب اجرت لینے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

إنَّ أحَقَّ ما أخَذْتُمْ عليه أجْرًا كِتَابُ اللَّهِ(صحیح البخاری:5737)

ترجمہ: بیشک سب سے زیادہ مستحق کام جس کی اجرت لی جائے کتاب اللہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کی وجہ سے آدمی قرآن کی تعلیم دینے کے اجر سے محروم نہیں ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی نیت خالص رکھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

خَيْرُكُمْ مَن تَعَلَّمَ القُرْآنَ و عَلَّمَهُ(صحيح البخاري:5027)

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو بھی قرآن دوسروں کو سکھاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک بہتر انسان ہے اور دینی تعلیم دینا صدقہ جاریہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ تعلیم دیتے ہوئے اپنی نیت خالص رکھیں یعنی اللہ کی رضا اور قرآن کی خدمت کی نیت سے تعلیم دیں۔ اگر تعلیم دینے کا مقصد محض پیسہ کمانا نہ ہو اور شہرت مقصود نہ ہو بلکہ رضائے الٰہی مقصود ہو تو یقیناً اس طرح کی تعلیم دینے پر اجر وثواب ملے گا چاہے پڑھانے پر اجرت ہی کی کیوں نہ لی جاتی ہو۔ پوری دنیا میں دینی مدارس موجود ہیں جن میں قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے، ان میں تعلیم دینے والے اکثر علماء اجرت لیتے ہیں اس لئے محنت کے بقدر تعلیمی اجرت لینے پر اجر سے محروم قرار نہیں دئے جائیں گے بشرطیکہ نیت خالص ہو۔

611. **سوال:** کیا یہ بات صحیح ہے کہ درود دنیا کی واحد ایسی عبادت ہے جس سے ایک ہی وقت میں گناہ بھی معاف ہوتے ہیں، نیکیاں بھی لکھی جاتیں ہیں اور درجات بلند بھی کر دیئے جاتے ہیں؟

جواب: یہ بات صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ درود پڑھنے سے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں، نیکیاں بھی لکھی جاتیں اور درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيْئَاتٍ ، وَرَفَعَ عَشْرَ دَرَجَاتٍ(صحیح الجامع:6359)

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے۔

مگر یہ بات کہنا کہ صرف درود ہی ایسی عبادت ہے صحیح نہیں ہے، بعض دوسرے اعمال کو بھی یہ خصوصیت حاصل ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ(صحیح الترمذی:3474)

ترجمہ: جو شخص نماز فجر کے بعد جب کہ وہ پیر موڑے (دوزانوں) بیٹھا ہوا ہو اور کوئی بات بھی نہ کی ہو: «لاإله إلا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء» دس مرتبہ پڑھے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی، اس کے لیے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور وہ اس دن پورے دن بھر ہر طرح کی مکروہ و ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہے گا، اور شیطان کے زیر اثر نہ آپانے کے لیے اس کی نگہبانی کی جائے گی، اور کوئی گناہ اسے اس دن سوائے شرک باللہ کے ہلاکت سے دوچار نہ کر سکے گا۔

اسی طرح عمارہ بن شبیب سبائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ، بَعَثَ اللَّهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ(صحیح الترمذی:3534)

ترجمہ: جس نے مغرب کے بعد دس بار کہا: «لاإله إلا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير» اللہ اس کی صبح تک حفاظت کے لیے مسلح فرشتے بھیجے گا جو اس کی شیطان سے حفاظت کریں گے اور اس کے لیے ان کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی جو اسے اجر و ثواب کا مستحق بنائیں گی اور اس کی مہلک برائیاں اور گناہ مٹادیں گی اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

612. **سوال:** اگر وتر نماز قضا ہو جائے تو اس کی ادائیگی کس وقت کریں اور اگر غلطی سے وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائیں تو کیا نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

جواب: سب سے پہلے وتر کا حکم جان لیں کہ وتر کی نماز واجب نہیں ہے سنت مؤکدہ ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم آدمی عمداً اس نماز کو نہ چھوڑے، برابر اس نماز کو ادا کرتا رہے۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو زندگی بھر یہ نماز ادا کرنے کی وصیت کی تھی۔

جب کبھی وتر کی نماز پڑھتے ہوئے دعائے قنوت بھول جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ کبھی کبھار آپ خود سے بھی چھوڑ سکتے ہیں یعنی کبھی بغیر دعائے قنوت کے بھی وتر کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جب رات میں کبھی وتر کی نماز نہ پڑھ سکیں تو دن میں ظہر سے پہلے اس کی قضا کر سکتے ہیں اور دن میں وتر کی نماز قضا کرتے ہوئے جفت ادا کریں گے یعنی اگر آپ رات میں ایک رکعت وتر پڑھتے تھے تو دن میں دو پڑھیں گے اور اگر تین رکعت وتر پڑھتے تھے تو دن میں چار رکعت دو سلام سے پڑھیں گے۔

613. **سوال:** میں فنڈنگ کا کام کرتی ہوں لوگ مجھے رقم بھیجتے ہیں، مجھے کسی بہن نے قربانی کے لیے کچھ رقم بھیجی تھی لیکن قربانی نہیں کر سکی کیونکہ ان کی قربانی نہیں ہو گی، وہ ایک قربانی کا پورا حصہ دے رہی ہے، اس کی طرف سے بھی صدقہ ہی ہو گا قربانی نہیں ہو گی۔ رقم بھیجنے والی کو نہیں جانتی تو کیا میں وہ کسی بھی فی سبیل اللہ کام میں لگا سکتی ہوں؟

جواب: بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت اہم ہے اس لئے پیسوں کی فنڈنگ کے سلسلے میں بہت محتاط رہنا چاہیے اور جو جس نیت سے پیسہ دے اس پیسے کو اسی مد میں خرچ کرنا چاہیے۔ اگر اس میں آگے پیچھے کرتے ہیں یا کمی کرتے ہیں تو پھر ایک ایک پیسے کا اللہ کے یہاں حساب دینا پڑے گا۔

فنڈنگ کرتے ہوئے شروع ہی میں اس بات کا احتیاط کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہر ایک کو یہ خبر دی جائے جو جتنا پیسہ بھیجے اور جس مد میں بھیجے اس کی تفصیل اور معلومات بھی ساتھ ذمہ دار کو بھیجے یا الگ الگ مد کا الگ الگ اکاؤنٹ ہونا چاہیے مثلاً زکوۃ کے لیے الگ اکاؤنٹ اور صدقہ و خیرات کے لئے الگ اکاؤنٹ۔

بہر کیف! آپ نے قربانی کا جو پیسہ لیا ہے، اسے عام صدقہ نہ کریں بلکہ اگر اس پیسے میں کوئی جانور آجائے تو کسی غریب کو جانور خرید کے دے دیں تاکہ وہ قربانی کرلے اور اس کا ثواب پیسہ دینے والے کو ملے اور کچھ پیسہ گھٹ جائے تو مزید پیسہ ملا کر قربانی کا انتظام کریں۔

614. **سوال:** کیا فٹ بال کو کریئر کے طور پر چنا جا سکتا ہے؟

جواب: ایک مسلمان کے لئے فٹبال، کرکٹ، والی بال، ٹینس یا اس طرح کے دیگر کسی کھیل کو اپنی زندگی کے لئے بطور کیریئر منتخب کرنا کسی بھی طرح صحیح نہیں ہے اس کے متعدد وجوہات ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ہماری تخلیق کا مقصد اللہ رب العالمین کی بندگی ہے جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ(الذاریات:56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

جو کوئی کھیل کو اپنا کیریئر بناتا ہے وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو بھلا دیتا ہے اور وہ کبھی بھی تخلیق کا مقصد پورا نہیں کر سکتا۔

☆اس دنیا میں ہم بطور آزمائش وامتحان بھیجے گئے ہیں تاکہ اچھا عمل کریں جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ(الملک:2)

ترجمہ: جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

جو آدمی کھیل کو اپنا کیریئر بنائے گا اسے زندگی کی آزمائشوں میں کامیابی کی فکر نہیں ہوگی بلکہ اسے دنیاوی کھیلوں میں کامیابی کی فکر ہوگی، اس طرح وہ فکر آخرت اور اس کی تیاری کو بھول بیٹھے گا۔

☆ایک دنیا کی زندگی ہے اور ایک آخرت کی زندگی ہے، دنیا کی زندگی کو کھیل تماشہ صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو اللہ کے دین پر عمل نہیں کرتے اور جو اللہ کے دین پر عمل کرتے ہیں وہ آخرت کو اپنا اصل گھر سمجھ کر دنیا میں آخرت کی تیاری کرتے ہیں، نہ کہ کھیل تماشے میں اپنے اوقات کو ضائع کرتے ہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (الانعام:32)

ترجمہ: اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو ولعب کے اور دار آخرت متقیوں کے لئے بہتر ہے کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں۔

☆دنیا کی زندگی مومن کے لئے انتہائی قیمتی ہے، وہ اس زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ رب العالمین کی رضا، اس کی

بندگی اور آخرت سنوارنے میں لگاتا ہے۔اس کے برعکس کفار لوگ دنیا کے کھیل تماشے میں لگے رہتے ہیں اور اپنی خواہشات کی پیچھے بھاگتے ہیں یہاں تک کہ موت آجاتی ہے لیکن جب مر کر اللہ کے پاس جائیں گے تو پھر اسی دنیا میں آنے کی دوبارہ تمنا کریں گے مگر ان کی تمنا پوری نہیں ہوگی۔اللہ فرماتا ہے:وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ (السجدۃ:12)

ترجمہ:کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ گناہگار لوگ اپنے رب تعالٰی کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹادے ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔

اس آیت سے اس دنیا کی زندگی کا اندازہ لگائیں کہ اگر ہم دنیا کی زندگی کو رب کی بندگی میں نہ لگا کر کھیل تماشے میں لگائیں تو پھر اسی دنیا میں آنے کے لئے اور نیک عمل کرنے کے لئے آخرت میں ترسیں گے مگر اس وقت افسوس کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

لہذا وقت رہتے ہمیں مقصد تخلیق کو سمجھ لینا ہے اور اسی مقصد کے تحت اپنی زندگی گزارنی ہے یا یوں کہہ لیں کہ جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی گزاری ہے ہمیں آپ کی سیرت کو اپناتے ہوئے اسی طرز پر اپنی زندگی گزارنی ہے۔

615.**سوال:** میری عمر اڑتالیس سال ہے اور شاید عمر کے اس حصے میں مینوپاز (حیض ختم ہونے کا عمل) کا وقت قریب ہے۔ پچھلے کچھ عرصے سے میری ماہواری کے دن بے قاعدہ ہو گئے ہیں۔ کبھی دو دو یا ڈھائی ڈھائی مہینے ماہواری نہیں آتی اور کبھی آ بھی جاتی ہے۔اس مہینے پہلی بار ایسا ہوا کہ تیرہ دن کے اندر ہی دوبارہ ماہواری آگئی ہے لیکن اس بار مجھے عام علامات جیسے جسم میں بھاری پن اور سردی محسوس ہونا محسوس نہیں ہوئیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر تیرہ دن کے اندر دوبارہ ماہواری آجائے تو اسے حیض شمار کیا جائے گا یا میں ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: جب عورت پچاس کے قریب ہونے لگتی ہے تو ماہواری کا سلسلہ بند ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ساٹھ تک پہنچتے پہنچتے عام طور سے ماہواری منقطع ہو جاتی ہے۔ عمر دراز خاتون کو جب کسی ماہ ماہواری نہ آئے تو اس مہینے میں مکمل طور پر نماز پڑھنا ہے اور جب ماہواری آئے اور اس میں ماہواری کے صفات موجود ہوں تو اتنے دن نماز و روزہ سے رک جانا ہے اور جب ماہواری ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز کی پابندی کرنا ہے۔

جیسا کہ مذکورہ صورتحال ہے کہ ایک مرتبہ ماہواری آئی اور پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ ماہواری آگئی۔ اس مسئلہ میں بنیادی بات جو سمجھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ حیض کو اس کے صفات سے پہچانیں گے نہ کہ جسم کے درد اور سردی سے۔ حیض کے تین اہم صفات ہیں اس کا رنگ کالا ہوتا ہے، وہ گاڑھا ہوتا ہے اور اس میں بدبو ہوتی ہے۔

جب پہلی مرتبہ خون آیا اور اس میں مذکورہ بالا تینوں صفات موجود تھے تو وہ حیض کا وقت تھا اور جب حیض سے پاکی حاصل ہو گئی یعنی پورے طور پر حیض منقطع ہو گیا۔ پھر چند دن کے بعد دوبارہ خون آنے لگے اس حال میں کہ اس میں حیض کی کیفیت نہ ہو تو دوبارہ آنے والا خون حیض نہیں مانا جائے گا بلکہ فاسد خون مانا جائے گا اس حال میں عورت ہر نماز کے وقت پہلے خون آلود جگہ کی صفائی کر لے پھر وضو کر کے نماز ادا کرے۔

616. **سوال:** پہلا بچہ ہونے پر لوگوں میں مٹھائی تقسیم کرتے ہیں اور "نیمنگ سریمنی" لکھ کر ڈبہ میں لڈو ڈالکر گھر گھر بانٹتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے اور لڈو کھا سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی کے یہاں پہلا بچہ ہو یا دوسرا ہو یا تیسرا و چوتھا بچہ ہو اور وہ خوشی میں لوگوں کو مٹھائی کھلائے یا کوئی چیز تقسیم کرے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے آپ اس کا تحفہ قبول کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی اس معاملہ میں رسم و رواج پر عمل کرے اور اس رواج کے تحت کوئی تقریب منعقد کرے یا اس رواج کے تحت کوئی چیز ہمیں بھیجے تو ہمیں اس چیز سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس وقت وہ چیز قبول کر کے اس رسم کا آپ حصہ بن جاتے ہیں لہذا آپ کے گھر جو لڈو بھیجا جاتا ہے اس کی حیثیت معلوم کر کے مذکورہ بالا حکم کے مطابق عمل کریں۔

617. **سوال:** اگر قبض یا گیس کی وجہ سے وضو بار بار ٹوٹ جاتا ہو یعنی ایک نماز میں ہی دو یا تین دفعہ، اس صورتحال میں ہر بار وضو کرنا ضروری ہے یا ایک ہی وضو سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی کو قبض اور گیس کی وجہ سے مستقل طور پر ہوا خارج ہونے کا پرابلم ہے تو وہ ہر نماز کے وقت ایک دفعہ وضو کرے اور اس وضو سے ایک وقت کی ساری نمازیں ادا کر لے یعنی بار بار وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے

پھر دوسرے وقت میں جب دوسری نماز ادا کرے تو ایک وقت کی ساری نماز ایک وضو سے ادا کرے۔ یہ تو اس کے لئے مسئلہ ہے جس کو مستقل طور پر ہوا خارج ہونے کی شکایت ہو لیکن اگر کسی کو مستقل بیماری نہ ہو، وقتی طور پر ایسا ہو رہا ہو تو اسے ہوا خارج ہونے پر پھر سے وضو کرنا پڑے گا۔

618. **سوال:** ایک عورت کے رحم میں ٹانکے لگے ہیں جس کی وجہ سے شرمگاہ سے خون آرہا ہے کیا اس کے لئے نماز و روزہ جائز ہے؟

جواب: اس میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کیا شرمگاہ سے نکلنے والا خون نفاس کی مدت کا ہے؟

اگر یہ خون بچے کے تو الد کے وقت نفاس والا ہے تو اس حال میں عورت نماز اور روزہ سے رکی رہے گی یہاں تک کہ نفاس سے پاک ہو جائے۔ اور اگر شرمگاہ سے نکلنے والا خون نفاس کی مدت میں نہیں ہے یعنی یہ خون صرف ٹانکے لگے رہنے کے سبب زخم سے رس رہا ہے تو اس کے لئے نماز و روزہ ہے۔ ایسی صورت میں اس عورت کو نماز سے پہلے خون آلود جگہ کی صفائی کر لینی ہے پھر لنگوٹ باندھ لینا ہے اس کے بعد وضو کر کے ایک وقت کی ساری نمازیں ادا کرنا ہے اور اسی طرح ہر نماز سے پہلے صفائی کرنی ہے پھر لنگوٹ باندھ کر اور وضو کر کے نماز ادا کرنا ہے۔

619. **سوال:** عورت کا عورت سے کتنا پردہ ہے؟

جواب: ایک عورت کا دوسری عورت کے لئے ستر وہی ہے جو ایک مرد کا مرد کے لئے ہوتا ہے یعنی ایک مرد کا دوسرے مرد کے لئے ستر ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر ہے۔ ایک عورت کا دوسری عورتوں کے لئے بھی یہی ستر ہے یعنی ناف کے نیچے اور گھٹنے کے اوپر اس درمیان کا حصہ ہے۔

جہاں تک پردہ کا مسئلہ ہے تو عورت سراپہ پردے کی چیز ہے لہذا ایک عورت اپنے پورے بدن کا پردہ عورتوں سے بھی کرے ماسوا ہاتھ و پیر اور چہرہ کے۔ اور کوئی عورت ننگا ہو کر یا عریاں لباس لگا کر دوسری عورت کے سامنے بھی نہ جائے بلکہ اپنے سینہ، پیٹ، پیٹھ وغیرہ سب کچھ دوسری عورتوں سے بھی چھپا کر رکھے کیونکہ اس کے ظاہر کرنے میں فتنہ ہے۔ اور جہاں کہیں فتنے کا اندیشہ ہو جیسے کافر عورتوں کے درمیان تو وہاں بہتر ہے کہ وہ مکمل پردہ کرے یعنی چہرے تک کا بھی پردہ کرے۔

620. **سوال:** اگر بیوی ساس و سسر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے، اس کا شوہر الگ گھر دینے کی طاقت بھی رکھتا ہے اور بیوی الگ رہنے کی خواہش کرے تو اسے گناہ ہوگا جبکہ ساتھ رہنے سے ازدواجی زندگی پہ اثر ہو رہا؟

جواب: ایک معاملہ ہے جوائنٹ فیملی کا جس میں دیور، دیورانی، نند، جیٹھ، جیٹھانی اور ان کی اولاد وغیرہ سب ہوں۔ اس طرح کے مشترکہ فیملی میں زندگی گزارنا بہت ساری مشکلات کا سبب ہے اس لئے اس قسم نظام کو ختم کیا جانا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شوہر کے ذمے جہاں بیوی کا نان ونفقہ ہے وہیں اس کی رہائش کا انتظام کرنا بھی ہے یعنی شوہر جہاں رہے وہاں پر بیوی کے لئے بھی اچھی رہائش کا انتظام کرے۔

تیسری اور اصل بات جو سوال میں پوچھی گئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر بہو کا اپنی ساس اور سسر سے الگ رہنا ساس وسسر کے لئے تکلیف کا سبب ہے پھر الگ رہائش کا مطالبہ درست نہیں ہے۔

والدین کی خدمت کرنا اولاد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر شوہر بیوی کو نئی جگہ رکھ دے تو کیا بیوی چاہے گی کہ اس کا شوہر اپنے والدین کے پاس رہے جبکہ والدین کی خدمت اولاد کی ذمہ داری ہے؟ ہر گز نہیں چاہے گی۔

گویا یہ حالات پر منحصر ہے، اگر حالات اس کی اجازت دیتے ہوں تو بہو اپنے شوہر سے الگ رہائش کا مطالبہ کر سکتی ہے اور حالات ٹھیک نہ ہوں تو یہ مطالبہ درست نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے بیوی کے سبب شوہر سے اس کے والدین کے حق میں ظلم وزیادتی ہو جائے۔

621. **سوال:** عقیقہ کا گوشت رشتہ داروں میں بانٹنے کے بعد کچھ حصہ گھر میں بھی رکھ سکتے ہیں کیا جیسے کلیجی، پائے اور گردے وغیرہ؟

جواب: عقیقہ کا گوشت بھی قربانی کی طرح ہے۔ اسے خود بھی کھائیں دوسروں کو بھی کھلائیں خواہ پکا کر کھلائیں یا گوشت تقسیم کریں کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر اسے اسٹور کر کے رکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔ جانور کی معمولی یا الگ قسم کی چیزیں جیسے اوجھڑی، پایا اور سر رکھ لینے میں حرج نہیں ہے (لوگوں بلکہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتے ہیں تو اور اچھی بات ہے کیونکہ رکھنے سے بہتر تقسیم کرنا ہے) اور میں سمجھتا ہوں اس کے علاوہ باقی ساری چیزوں کو مکس کر کے خود بھی کھانا چاہئے اور دوسروں کو بھی کھلانا چاہیے۔ کلیجی گردے تو وہ حصے ہیں جو سب کو پسند ہیں پھر سب کو پسند آنے والی چیزیں اپنے حصے میں رکھ لینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (صحیح البخاری: 13)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ پسند کرے جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عقیقہ کرنے والا خود بھی گوشت کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور اپنے لئے جو پسند کرتا ہے اپنے بھائیوں کے لئے بھی پسند کرے، کوئی ان چیزوں کو اپنے لئے رکھ لیتا ہے تو اس میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، اصل یہ ہے کہ کھائے اور کھلائے۔

622. **سوال:** ایک عورت پوچھتی ہے کہ وہ غریب خاندان سے ہے اس کا شوہر نہیں کماتا ہے، والدین فوت ہو چکے ہیں اور سسرال والے بہن بھائیوں سے مانگنے کو کہتے ہیں۔ اس کے پاس کچھ نہیں تھا تو اس نے مجبوری میں اپنی ساس کے بیس ہزار روپے چوری کر لئے، وہ کہتی ہیں کہ مجھے پچھتاوا بہت زیادہ ہے، میں اللہ سے بہت معافی مانگتی ہوں، میرے پاس پیسے نہیں ہیں کہ ساس کو واپس کر دوں کیونکہ کوئی مجھے نہیں دیتا کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا یا مجھے ہر حال میں پیسے چکانے ہیں؟

جواب: چوری کرنا بہت بدترین خصلت ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جس کے سبب ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ایسا مجرم عمر بھر لوگوں کے لئے نشان عبرت بن جاتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مخزومیہ خاتون (فاطمہ بنت اسود) جس نے (غزوہ فتح کے موقع پر) چوری کر لی تھی، اس کے معاملہ نے قریش کو فکر میں ڈال دیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کرے! آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزیز ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا (جس میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پچھلی بہت سی امتیں اس لیے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ (صحیح البخاری: 3775)

مذکورہ بالا واقعہ میں چوروں کے لئے بہت بڑی نصیحت ہے اس لئے کتنی بھی مجبوری ہو جائے کسی کو چوری نہیں کرنا چاہئے، اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے بھیگ کر کھائے۔ جس خاتون نے اپنی ساس کا پیسہ چوری کیا ہے اسے چاہئے کہ اپنی ساس کو یہ بات بتائے، اگر وہ معاف کر دیتی ہے تو معاف ہو جائے گا مگر یونہی دل میں معافی مانگنے سے حقوق العباد معاف نہیں ہو گا، آخرت میں اللہ سخت محاسبہ کرے گا اس لئے ساس سے بتا کر اور اس سے معافی مانگ کر اپنے معاملہ کا تصفیہ کر لے۔

623. **سوال:** امام ممبر پہ بیٹھ گیا ہو اور اذان ہو رہی ہو تو اس وقت مسجد میں آنے والا کیا کرے گا؟

جواب: مقتدی چاہے تو اذان کا جواب دئے بغیر فورا تحیۃ المسجد پڑھ سکتا ہے کیونکہ اذان کا جواب دینا واجب نہیں سنت ہے تاہم بہتر ہے کہ وہ اذان سنے، اس کا جواب دے اور اس کے بعد اذان کے بعد کی دعا پڑھ کر پھر تحیۃ المسجد پڑھے اس طرح اذان کا اجر بھی مل جائے گا۔

تحیۃ المسجد وہ نماز ہے جس کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران بیٹھنے والے کو کھڑا کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے لہذا جو شخص خطبہ کے دوران مسجد آئے اسے ہلکی دو رکعت نماز پڑھ کر ہی بیٹھنا چاہئے۔

624. **سوال:** کیا کوئی مسلمان مندروں، گرجا گھروں اور غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی دعا کر سکتا ہے۔ مولانا سجاد نعمانی یہ دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بالکل کر سکتے ہیں اور بطور دلیل کہ یہ بات کہتے ہیں کہ اگر اسلام میں یہ حرام ہوتا تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مصر میں فرعونوں کی ایک بھی عبادت گاہ نہیں چھوڑتے اور عبید اللہ بن جراح اور خالد بن ولید عراق اور شام میں ان کی ایک بھی عبادت گاہ نہیں چھوڑتے جبکہ ان جگہوں پر یہ سب آج بھی موجود ہیں؟

جواب: سجاد نعمانی صاحب کی بات ہی نہ کریں وہ تو الٹی پلٹی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ وہ شیعوں کو اپنا ہمنوا سمجھتے ہیں مگر اہل توحید کو اپنا دوست نہیں مانتے۔ دن و رات سعودی عرب کو گالیاں دیتے اور یہاں کے حکام کو یہودیوں کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کے دشمن شیعوں کی کھل کر تعریف کرتے ہیں۔ ابھی میں ملت ٹائمس پر ایک انٹرویو سن رہا تھا جس میں انہوں نے شیعوں کی بڑی تعریف کی ہے اور ایران کو فلسطین کے مسلمانوں کا اصل ہمدرد قرار دیا ہے جبکہ ایرانی شیعوں نے کس طرح فلسطینی مسلمانوں کو موت کے منہ میں دھکیلا اور

ہزاروں لوگوں کی زندگی تباہ کروائی وہ اہل خرد اچھی طرح جانتے ہیں مگر سجاد نعمانی جیسے لوگوں کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔

مسلمان کبھی بھی مندروں، گرجاگھروں اور غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے دعا نہیں کر سکتا، یہ عمل جائز نہیں ہے۔اسلام تو آیا ہے ایک اللہ کی عبادت کے لئے۔کوئی مسلمان کیسے اللہ تعالی سے یہ دعا کر سکتا ہے کہ دنیا میں غیر اللہ کی عبادت کی جانے والی جگہ بھی محفوظ رہے اور اللہ سے ان جگہوں کی حفاظت کے لئے دعا کرے۔ گرجاگھروں کو توڑنا ایک الگ مسئلہ معاملہ ہے اور ان کی حفاظت کے لئے دعا کرنا ایک الگ مسئلہ ہے اور دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

اللہ رب العالمین نے سورہ انعام میں ہمیں حکم دیا ہے کہ "اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ جاہلانہ ضد سے گزر کر اللہ کی شان میں گستاخی کریں گے"۔اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم بھی غیر اللہ کی تعظیم کریں یا کافروں سے دوستی کریں۔

625.**سوال:** اگر کسی کو وتر کی دعا اور اسی طرح جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو وہ کیا پڑھے گا؟

جواب: یہ قابل افسوس مقام ہے کہ ایک مسلمان کو وتر کی یا جنازہ کی دعا یاد نہ ہو۔ایسا مسلمان بلا تاخیر جنازے کی اور وتر کی دعا یاد کرے گا اور زبانی طور پر نماز میں دعا پڑھے گا اور یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے۔وتر میں کبھی دعا چھوڑ دیتے ہیں تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں اور جنازے سے متعلق کئی دعائیں ہیں کوئی بھی یاد کر لی جائے۔

626.**سوال:** آپ نے ایک ویڈیو میں کہا ہے کہ اشراق کی فضیلت پانے کے لئے فجر کی نماز ادا کر کے اسی جگہ بیٹھ کر ذکر کرے جب تک کہ اشراق کا وقت نہ ہو جائے، اگر اس درمیان کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا اس فضیلت سے محروم ہو جائے گا جو اشراق میں حاصل ہوتا ہے؟

جواب: کوئی آدمی اشراق کی نماز کے لئے بیٹھا ہوا ہے اس حال میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے آنے میں حرج نہیں ہے، یہ اٹھنا عذر کے سبب ہے اور اس سبب اشراق کی فضیلت ختم نہیں ہو گی بلکہ ایسے آدمی کو پورا اجر ملے گا

627.**سوال:** میں نے سنا ہے کہ زم زم کو متبرک سمجھنے کا سبب یہ کہ یہ جنت کی نہر سے نکلا ہے اور اللہ نے اس کو مبارک بنایا ہے، کیا یہ صحیح بات ہے یا یہ اللہ کے حکم سے جاری ہونے والا ایک معجزہ ہے اور خاص نبی کی طرف منسوب ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے زمزم کو برکت والا قرار دیا ہے، جب نبی کسی چیز کو برکت والا قرار دیں تو وہ برکت والی ہے۔ صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ ایک آدمی تیس دنوں سے صرف زمزم پی کر گزارا کر رہا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ؛ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ (صحیح مسلم: 2473)

ترجمہ: (زمزم کا پانی) برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھر دیتا ہے۔

جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کا سینہ چاک کر کے زمزم کے پانی سے دھلا ہے اس سے زمزم کے پانی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ زمزم جنت کے چشموں میں سے ہے۔

بہر کیف! زمزم متبرک پانی بھی ہے، جنت کے چشموں کا ایک چشمہ بھی ہے، اللہ کے حکم سے جاری ہونے والا ایک معجزہ بھی ہے اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی طرف منسوب بھی ہے۔

628. **سوال:** بہت سے لوگ دسمبر کو غم کا مہینہ سمجھتے ہیں، کیا کسی مہینہ کو مخصوص کر کے غم کا مہینہ قرار دینا ٹھیک ہے؟

جواب: مسلمانوں کا دسمبر کے مہینے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کیونکہ دسمبر انگریزی مہینہ ہے اور انگریزی مہینہ کا اسلام سے واسطہ نہیں ہے اسلام کا عربی تاریخ سے واسطہ ہے۔ اور عربی تاریخ میں بھی کوئی دن یا کوئی مہینہ غم والا نہیں ہے۔ مسلمانوں میں سے جو لوگ کسی تاریخ یا مہینے کو غم کا دن قرار دیتے ہیں وہ شریعت کی مخالفت کرتے ہیں اور غیر اقوام کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک سے ایک غم کے پہاڑ ٹوٹے مگر آپ نے کسی ماہ یا دن یا وقت کو غم کا وقت قرار نہیں دیا، نہ اپنی امت کو کسی قسم کا غم منانے کا حکم دیا ہے۔ اسلام میں خوشی منانے کا حکم تو ہے لیکن غم منانے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ غم منانا دراصل غیر اقوام کا طریقہ ہے، اور ہمیں غیر اقوام کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے اور جو لوگ غیر اقوام کی مشابہت اختیار کرتے ہیں وہ انہیں کی قوم سے کہلاتے ہیں۔

یہاں پر یہ بات علم میں رہے کہ جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب اور آپ کی زوجہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پائے اس سال کو بعض مورخین نے عام الحزن (غم کا سال) قرار دیا ہے مگر یہ نام درست نہیں ہے کیونکہ کتاب وسنت میں عام الحزن کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

629. **سوال:** ایک دفعہ کسی کا درس سن رہی تھی جس میں انہوں نے بتایا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہہ رہا تھا کہ میں تو بیمار نہیں ہوتا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شیطان ہو کیا؟ کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے اور جو لوگ ہر وقت وائرل امراض سے یا ویسے بھی زیادہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا یہ ہمارے دین میں ناپسندیدہ بات ہے؟

جواب: میرے علم میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ یہ جھوٹی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو یا کسی عام انسان کو بھی شیطان نہیں کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے نبی نے کبھی کسی کو برے لقب سے نہیں پکارا بلکہ آپ نے دوسروں کو بھی اس سے منع فرمایا ہے۔

بیماری اور صحت مندی یہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن کسی کے بیمار نہ ہونے کو برا نہیں کہہ سکتے ہیں یا اس سے نحوست نہیں لے سکتے ہیں۔ الحمدللہ جس کو عافیت نصیب ہوتی ہے، یہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو بیمار ہو جائے وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ ایک آزمائش ہو سکتی ہے یا اپنی کرتوت کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔

اگر کوئی بیماری یا مصیبت کے ذریعہ آزمایا جائے اور وہ آزمائش میں صبر کرے تو یقیناً اس کے لیے بہترین بدلہ ہے مگر ہمیں بیماریوں، مصیبتوں اور آزمائشوں میں واقع ہونے سے بچنے اور عافیت کے لیے اللہ سے دعا کرنا چاہیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عافیت طلب کرنے کے لیے حکم دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

سلوا اللَّهَ العفوَ والعافيةَ فإنَّ أحدًا لم يُعطَ بعدَ اليقينِ خيرًا منَ العافيةِ (صحیح الترمذی:3558)

ترجمہ: اللہ سے معافی اور عافیت مانگیں کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔

یہاں تک کہ آپ نے ہمیں عافیت طلب کرنے والی مختلف دعائیں سکھائی ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے لئے صبح وشام اللہ تعالی سے عافیت کی دعا کرتے تھے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح اور شام کرتے تو ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

اللهم إني أسألُك العافيةَ في الدنيا والآخرةِ ، اللهم إني أسألُك العفوَ والعافيةَ في ديني ودنياي وأهلي ومالي ، اللهم استرْ عورتي وآمنْ روعاتي ، اللهم احفظْني مِن بين يديَّ ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي ، وأعوذُ بعظمتِك أن أُغتالَ مِن تحتي (صحیح ابی داؤد:5074)

ترجمہ: اے للہ! میں تجھ سے دنیاو آخرت میں عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے عفو ودر گزر کی، اپنے دین و دنیا، اہل و عیال، مال میں بہتری و درستگی کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! ہماری ستر پوشی فرما۔ اے اللہ! ہماری شرمگاہوں کی حفاظت فرما، اور ہمیں خوف و خطرات سے مامون و محفوظ رکھ، اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما آگے سے، اور پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔

630. **سوال:** جب عورت وضو میں سر کا مسح کرے تو کیا گدی میں پانی کے قطرے یا گیلی انگلیاں لگانا ضروری ہے کیونکہ عورت کے سر میں چوٹی اور لمبے بال ہونے کے سبب سر کا مسح تو ہو جاتا ہے مگر گدی میں پانی کا گیلا پن نہیں لگتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں کہیں پڑھا ہے کہ سائنس کے حساب سے ہر دن گدی میں پانی کے چند قطرے لگانے سے انسان کی صحت کے لئے اچھا ہوتا ہے، کیا اسی وجہ سے دوسرے فرقے کے لوگ گلے کا بھی مسح کرتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ذہن میں رکھیں کہ سائنس کو وضو اور مسح سے دور ہی رکھیں، ان دونوں کو ملا کر کے ہر گز نہ دیکھیں۔ وضو عبادت ہے، ہم عبادت کی نیت سے وضو کرتے ہیں۔ اس میں کوئی جسمانی فائدہ بھی ہے تو اچھی بات ہے لیکن ہم اس جسمانی فائدے سے بے پرواہ ہو کر خالص اللہ کی رضا کے لئے طہارت حاصل کرتے ہیں۔

لہذا عورتیں ترانگلیوں سے اپنے پورے سر کا گدی تک مسح کریں اور مسح میں سر کے بالوں کو گیلا کرنا یا گدی کو گیلا کرنا شرط نہیں ہے بلکہ ترانگلیوں کو سر کے بالوں پر پھیرنا ہمارے لئے کافی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو لوگ گردن کا مسح کرتے ہیں وہ خلاف سنت ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اور جیسا کہ میں نے کہا وضو کو میڈیکل سائنس سے جوڑ کر نہیں دیکھیں گے بلکہ وضو عبادت کی نیت سے کریں گے اور دنیاوی فائدہ کے لئے وضو میں گردن کا مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ عبادت کا عمل ٹھیک اسی انداز میں انجام دینا ہے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔

631. **سوال:** ایک عورت کا سوال ہے کہ اس کی امی فوت ہو چکی ہے اور اس کی چھوڑی ہوئی دو چاندی کی انگوٹھی اس کے پاس ہے۔ ان میں سے ایک اس کی مامی نے اس سے مانگ لی ہے جس کے بارے میں اسے پتہ ہے کہ یہ اس کی

والدہ کی ہے اور وہ نہیں دینا چاہتی۔ مامی کو کہنا اس لئے مناسب نہیں سمجھ رہی کہ اس کے بہت احسان ہیں جیسے وہ مالی لحاظ سے مدد کرتی رہتی ہے۔ اس مسئلہ میں شرعی لحاظ سے کیا کیا جائے، کیا وہ انگوٹھی مامی کے لئے صدقہ کی نیت سے چھوڑ دیا جائے تاکہ والدہ کو اس کا ثواب مل جائے؟

جواب: میت کی چھوڑی ہوئی چیز وراثت میں شامل ہوتی ہے لہذا فوت شدہ خاتون نے جو رنگ چھوڑی ہے اور اس کے علاوہ بھی جو چیزیں ہیں وہ ساری چیزیں وراثت میں شامل ہیں اور میت کی وراثت پر اس کے تمام وارثوں کا حق ہوتا ہے۔

میت کے جو بھی وارثین ہیں ان سب کے مشورے سے میت کی رنگ سائلہ کی مامی کے لئے صدقہ یا ہدیہ کر سکتے ہیں لہذا اس سلسلے میں تمام وارثوں سے مشورہ لینا ضروری ہے، سب کے مشورہ سے جو طے پائے اس پر عمل کیا جائے۔

632. سوال: ایک خاتون نے واٹس ایپ پہ فیملی گروپ بنایا ہوا ہے جس میں روزانہ قرآن کا ایک صفحہ بھیجتی ہے۔ بچوں اور بڑوں یعنی سبھی کو صفحہ پڑھنے کے بعد روزانہ اس پر ری ایکٹ کرنا ہے۔ شاید مقصد یہ ہو کہ قرآن پڑھنے کی سب کو عادت ہو جائے، کیا ایسا کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

جواب: واٹس ایپ گروپ میں روزانہ قرآن کا ایک ایک صفحہ شیئر کرنا تاکہ گروپ میں موجود لوگ اس کی تلاوت کریں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں تاہم اس میں بہتر صورت یہ ہے کہ روزانہ چند آیات ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ بھیجی جائیں تاکہ بڑے افراد قرآن کی آیتوں کا معنی اور مفہوم بھی جان لیں اور چھوٹے بچے تلاوت کر لیں گے

۔

یہاں پر ایک تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس طرح کی تلاوت کا مقصد سب لوگ اکٹھے تلاوت کر کے اور ساری تلاوت کو جمع کر کے کسی میت کو ہدیہ کیا جائے تو پھر یہ صورت جائز نہیں ہے، یہ بدعت ہے اس بدعتی عمل سے پرہیز کیا جائے۔

633. سوال: میں حاملہ ہوں، طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی، قے ہوتی ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔ نماز نہیں پڑھی جاتی اور نماز پڑھنے کا دل بھی نہیں کرتا، ایسے میں آپ رہنمائی کر دیں کہ میں کیا کروں؟

جواب: نماز تو فریضہ ہے اسے ہر حال میں ادا کرنا ہے خواہ کبھی طبیعت ناساز ہو یا دل گھبرا رہا ہو۔ اللہ کی بندگی تو ہر

حال میں کرنی ہے اور اللہ کی بندگی میں دلوں کو سکون ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حالت حمل میں خواتین کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے تاہم ایسی مشکلات میں بندگی کرنا زیادہ اہم ہے تاکہ اللہ تعالی کی نصرت حاصل ہو اور دلوں کو اطمینان اور سکون نصیب ہو۔

کبھی کبھار زیادہ دقت میں جمع صوری کے ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایک نماز کو آخری وقت میں پڑھیں اور دوسری نماز کو اول وقت پر مثلاً ظہر کی نماز کو عصر سے کچھ پہلے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اول وقت میں پڑھیں اس طرح دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیں تاہم نماز ضرور بالضرور ادا کریں۔

ساتھ ہی اللہ رب العالمین سے اپنے معاملے میں آسانی اور عبادت کی توفیق طلب کرتے رہیں، وہ اپنے بندوں کی ہر طرح مدد کرنے والا ہے۔

634. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ اس کے شوہر صبح کو فجر سے پہلے گھر سے نکلتے ہیں اور فجر کی اذان ہونے میں تقریباً 45 منٹ باقی ہوتا ہے۔ وہ ٹرین سے سفر کرتے ہیں، راستے میں فجر کا وقت ہوتا ہے اور ٹرین کا سفر دو گھنٹے کا ہے یعنی جب سفر مکمل ہوتا ہے تو فجر کا ٹائم ختم ہو چکا ہوتا ہے، ایسے میں کیا وہ گھر سے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پانچوں نمازوں کے سلسلے میں اللہ رب العالمین کا یہ فرمان سامنے رکھیں کہ ہم کسی بھی نماز کو کسی بھی صورت میں اس کے وقت سے پہلے نہیں ادا کر سکتے ہیں۔ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (103)

ترجمہ: یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔

اس فرمان کی روشنی میں تمام نمازیں وقت داخل ہونے کے بعد ہی ادا کی جا سکتی ہیں۔

لہذا جس آدمی کو فجر پینتالیس منٹ پہلے کہیں سفر پر نکلنا ہو وہ آدمی وقت داخل ہونے سے پہلے فجر کی نماز نہیں پڑھے گا۔ جب فجر کا وقت داخل ہو جائے اور وہ جہاں پر موجود ہو وہیں پر نماز ادا کرے گا۔ فجر کا وقت ٹرین میں ہو رہا ہے تو وہ حسب سہولت ٹرین میں ہی نماز پڑھے گا اور اگر ٹرین میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لے۔ یہاں پر یہ معلوم رہے کہ ہندوستان میں دوران سفر بطور خاص ٹرین میں نماز پڑھنا آج کے حالات کے تناظر میں خطرے کا سبب ہے لہذا ہندوستانی لوگوں کو ٹرین میں نماز پڑھنے سے احتیاط برتنا چاہیے، جب

وہ اپنے مقام پر پہنچ جائیں تو محفوظ مقام اپنی نماز ادا کریں۔

635. **سوال:** ایک عورت کہتی ہے کہ جب ہم میت کو غسل دیتے ہیں تو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے میت کو غسل دیتے ہیں، اس کے علاوہ کوئی اور دعا بھی ہے؟

جواب: میت کو غسل دینے کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے جیسے ہم اور آپ بغیر کوئی ذکر کئے غسل کرتے ہیں اسی طرح میت کو غسل دیں گے۔

غسل کی ابتدا میں بسم اللہ کہنا چاہیے اور غسل دیتے ہوئے میت کی حق میں استغفار کرتے ہیں تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن اس وقت کلمہ پڑھنے یا کوئی اور مخصوص دعا پڑھنے کی کوئی اصل نہیں ہے۔

636. **سوال:** میرے والد جہاز میں ملازم کے طور پر کام کرتے ہیں۔ جب جہاز چل رہا ہوتا ہے تو میرے والد قصر کرتے ہیں۔ اب جہاز پندرہ دن کے لئے رکا ہوا ہے تو کیا نماز قصر کرنی ہوگی یا مکمل پڑھنی ہوگی۔ جہاز سے اترنے کی گنجائش نہیں ہے اور ان کے کام زیادہ ہونے کی وجہ سے وقت بھی نہیں ہوتا؟

جواب: جب آدمی سفر کرے خواہ وہ سفر ہوائی جہاز کا ہو یا پانی جہاز کا ہو دوران سفر قصر سے نمازیں پڑھنی ہیں لیکن جب کسی جگہ پر ٹھہر جائیں اور چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہاں پر مکمل نماز پڑھیں گے اور سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے اس صورت میں بھی جہاز کے اندر ہی مکمل نماز ادا کرنا ہے کیونکہ یہ بھی حالت اقامت ہی ہے۔

پندرہ دن جہاز میں قیام کرنے کی وجہ سے شروع دن سے ہی آپ کے والد کو مکمل نماز ادا کرنی ہے، قصر نہیں کرنا ہے۔

637. **سوال:** کیا اون سے گڑیا اور کھلونے بنانا اور ان کو بیچنا اور اسے اپنی معاش کا ذریعہ بنانا صحیح ہے؟

جواب: اسلام میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے بلکہ اس سلسلے میں بہت شدید وعیدیں آئی ہوئی ہیں، بطور عبرت و نصیحت چند ایک حدیث ملاحظہ کریں۔

(1) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، انہیں کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس کو زندہ بھی کرو۔ (بخاری: 5951)

(2)سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالی کے تخلیق میں مقابلہ بازی کرتے تھے.(بخاری:5954)

جس چیز کی اس قدر حرمت آئی ہو اسے بنانا، بیچنا اور اس کو ذریعہ معاش بنانا کسی بھی مسلمان کے لئے صحیح نہیں ہے۔ اس طرح کی کمائی بھی حلال نہیں ہے اور آخرت میں بھی انسان عذاب دیا جائے گا لہذا مسلمان اس عمل سے پرہیز کرے۔

638. **سوال:** مجمع الزوائد کتاب کو پڑھنا اور اس میں جو احادیث اور دعائیں ہیں ان سے استفادہ کرنا اور ان کا حوالہ دینا ٹھیک ہے؟

جواب: ابوالحسن نورالدین علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی رحمہ اللہ(735ھ-807ھ) ایک مشہور عالم الحدیث گزرے ہیں۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں حافظ عراقی رحمۃاللہ علیہ اور مشہور تلامذہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ہیں۔ فن حدیث میں آپ کا بڑا مقام ہے، مجمع الزوائد و منبع الفوائد آپ کی مشہور زمانہ تالیف ہے۔

یہ احادیث کا مجموعہ ہے جو کافی ضخیم ہے، اس مجموعہ میں علامہ ہیثمیؒ نے کتب ستہ (بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) کے علاوہ مسند احمد، مسند ابی یعلی، مسند بزار، معجم طبرانی کبیر، معجم طبرانی اوسط، معجم طبرانی صغیر یعنی ان چھ کتب سے احادیث لی ہیں۔ اس مجموعہ کی ایک خاصیت یہ ہے کہ اسے فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا ہے اور دوسری بڑی خاصیت یہ ہے کہ ہیثمیؒ نے احادیث پر حکم بھی لگایا ہے۔ کتب ستہ کے بعد احادیث کی معرفت کے لئے مجمع الزوائد پڑھ لینا کافی ہے۔ اب یہاں اصل مسئلہ یہ جان لینا چاہئے کہ مجمع الزوائد مصادر اصلیہ میں سے نہیں ہے اس لئے بطور حوالہ اصل مرجع کا ذکر کرنا چاہئے اور مجمع الزوئد کا علمی استفادہ کے طور پر مطالعہ کرنا چاہئے، ان میں موجود صحیح احادیث اور ماثورہ دعاؤں سے استفادہ کرنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجمع الزوائد میں صحیح وضعیف دونوں قسم کی روایات ہیں نیز حکم حدیث کے بارے میں علامہ ہیثمی کی توثیق وتضعیف ان کا اجتہادی مسئلہ ہے جس میں کبھی درست بھی ہو سکتے ہیں اور کبھی مخطی بھی۔

639. **سوال:** کیا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت اُس کی شان، عظمت، قُدرت، اُس کے ناموں اور اُس کی عرش و کرسی کا واسطہ دے کر ان کے وسیلے سے دعا مانگ سکتے ہیں؟

جواب: جائز وسیلہ کی تین اقسام ہیں۔

☆اللہ کے اسمائے حسنی کا وسیلہ لگانا۔

☆نیک اعمال کا وسیلہ لگانا

☆زندہ آدمی سے دعا کے لیے کہنا۔

ان تین جائز وسیلوں کے علاوہ کوئی اور وسیلہ جائز نہیں ہے، ہم اپنی دعاؤں میں اللہ رب العالمین کے اسمائے حسنی اور اس کے صفات کا وسیلہ لگا کر دعا کر سکتے ہیں کیونکہ یہ جائز وسیلہ میں سے ہے لیکن اللہ رب العالمین کے عرش اور اس کی کرسی کا وسیلہ نہیں لگائیں گے یعنی یہ کہنا کہ ہم تیرے عرش اور تیری کرسی کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں جائز نہیں ہے۔ ہم اس طرح سے دعا کر سکتے ہیں۔ اے اللہ! تیرے فضل و کرم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔

640. **سوال:** اگر غیر مسلم ممالک میں میت کو دفنانے کے لئے مسلمانوں کا قبرستان نہ ہو اور اپنے ملک میں لانا بھی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں کیا غیر مسلم کے قبرستان میں دفنایا جاسکتا ہے؟

جواب: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلم میت کو کافر کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے اور اسی طرح کافر میت کو مسلم کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔

جب کسی مسلمان کا ایسے ملک میں انتقال ہو جائے جہاں مسلمانوں کا قبرستان نہ ہو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے ایک اہم سوال ہے۔

تدفین سے متعلق مذکورہ بالا شرعی حکم کو دیکھتے ہوئے جہاں بھی مسلمان رہتے ہوں وہاں اپنا قبرستان بنانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے تاکہ مسلمان میت کو مسلمان قبرستان میں ہی دفن کیا جائے اور قبرستان سے جڑے کئی شرعی مسائل ہیں ان سب کے تناظر میں بھی مسلم قبرستان ہونا ضروری ہے۔

جہاں مسلم قبرستان نہ ہو یا قبرستان بنانا بھی ممکن نہ ہو پھر مسلم لاش کو مسلم ملک بھیجا جائے تاکہ وہاں مسلمانوں کے ساتھ تدفین کی جاسکے۔ عموما قانونی طور پر ہم اپنی لاش کو جہاں چاہیں منتقل کر سکتے ہیں تاہم اس میں صعوبت بھی موجود ہے اور کہیں پر منتقل کرنے کی ممانعت بھی ہو۔

جب نہ مسلم قبرستان میسر ہو اور نہ ہی کسی دوسری جگہ میت کی منتقلی ممکن ہو تو آخری مرحلہ یہ ہے کہ اس ملک کے غیر مسلم قبرستان میں میت کی تدفین کر سکتے ہیں، یہ معاملہ مجبوری کے تحت ہے اور ہم میت کی تدفین اسی طرح کریں گے جیسے اسلام نے تدفین کے احکام بتائے ہیں یعنی میت کو غسل دینا، کفن دینا، جنازہ کی نماز ادا کرنا اور

قبر کھود کر مٹی میں دفن کرنا۔ مسلم میت کو نہ جلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی سمندر میں پھینکا جاسکتا ہے۔

641. **سوال:** باہری ممالک میں اگر کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو کیا اس کی قبر غیر مسلموں کے ساتھ ہو سکتی ہے جبکہ مسلمانوں کے لئے الگ سے ایک قبرستان میں جگہ مختص ہوئی ہو مگر آس پاس عیسائیوں کی قبریں بھی ہوں۔ اصل میں ایک نومولود بچی کا انتقال ہوا ہے اور یہاں نو عمر بچوں کے لئے ایک مخصوص علاقہ مختص کیا گیا ہے جہاں سارے بچے دفن کئے جاتے ہیں خواہ وہ مسلم ہوں یا عیسائی ہوں؟

جواب: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلم میت کو کافر کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے اور اسی طرح کافر میت کو مسلم کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے الا یہ کہ اس کی ضرورت ہو۔ جب غیر مسلم ملک میں مسلمانوں کا کوئی قبرستان نہ ہو اور الگ سے تدفین کی کوئی صورت یا جگہ موجود نہ ہو تو اس ضرورت کے تحت مسلمان میت کو عیسائی قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں اور نومولود ہونے کے سبب مسلم ملک میں اس کی منتقلی بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اب ظاہر سی بات ہے کہ غیر مسلم قبرستان میں دفن نہیں کریں گے تو اسی طرح میت کو چھوڑ کر رکھ بھی نہیں سکتے ہیں۔ میت کی تدفین ہر حال میں کرنی ہے چاہے جہاں کرنی پڑے لہذا اس ضرورت خاص کے تناظر میں وہاں دفن کر سکتے ہیں تاہم کوشش یہ ہو کہ مسلم میت کو ایک حصے میں ایک ہی ساتھ یعنی آس پاس ہی دفن کیا جائے تاکہ مسلم قبریں ایک خاص جگہ ہی رہیں۔

642. **سوال:** اگر کوئی آدمی وضو بنایا اور موزے پر بروقت مسح کرنا بھول گیا کچھ دیر بعد یاد آتا ہے اور اپنے ہاتھ موزہ پر پھیر لیتا ہے تو کیا اس سے وضو ہو جائے گا یا دوبارہ کرنا پڑے گا؟

جواب: وضو میں ایک شرط اعضائے وضو کو پے در پے دھونا ہے اگر وضو کرتے ہوئے اعضاء کے درمیان دھلنے میں دیری ہو جائے تو از سر نو وضو بنانا پڑے گا لیکن زیادہ تاخیر نہیں ہوئی ہو تو فورا جراب پر مسح کرنا کافی ہو جائے گا اور وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مسح کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف خالی ہاتھ نہیں پھیرے گا بلکہ پہلے وہ پانی سے اپنے ہاتھ کو ترک کرے گا پھر تر ہاتھ موزے کے ظاہری حصے پر پھیرے گا۔

643. **سوال:** اگر کسی سے حقوق العباد میں بہت کوتاہی ہو گئی ہو اور جن کے ساتھ کوتاہی ہوئی ہو ان کا انتقال بھی ہو چکا ہو تو وہ کیا کرے۔ بظاہر اس کے پاس معافی مانگنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ وہ بہت زیادہ پریشان ہے اور دوسری بات یہ کہ کیا حقوق العباد اللہ سبحانہ وتعالی بھی معاف کر سکتا ہے یا اس کی معافی بندوں سے ہی مانگنی ہوتی

ہے؟

جواب: حقوق العباد کا معاملہ بہت ہی زیادہ اہم ہے اس لیے مسلمانوں کو اس معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ کافی محتاط رہنا چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، کبھی بھی موت آسکتی ہے اور حق تلفی کا گناہ سر پہ باقی رہ جاتا ہے جیسے مذکورہ بالا صورتحال ہے۔

اس صورت میں اس آدمی کو سب سے پہلے اللہ رب العالمین کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور سچے دل سے اللہ سے توبہ کرنا چاہیے اور آئندہ کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اس کے بعد اگر مالی معاملہ ہے تو میت کا مال اس کے وارث کو لوٹانا پڑے گا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو میت کی طرف سے وہ مال صدقہ کر دیا جائے۔ اور اگر مالی معاملہ نہ ہو بلکہ زبانی اور جسمانی زیادتی ہو تو اس کے سبب میت کے لئے کثرت کے ساتھ استغفار کرنا چاہیے بلکہ جب تک زندہ رہے میت کے لئے استغفار کرتا رہے، ممکن ہے کہ یہ استغفار کرنا اس کو فائدہ پہنچائے۔ اصل میں معافی تو اس وقت مانگنا تھا جب مظلوم زندہ تھا مگر اس وقت معافی نہیں مانگی گئی اس لیے میت سے معافی مانگنے کا دروازہ بند ہو چکا ہے اب امید کی ایک ہی کرن ہے کہ میت کے حق میں کثرت سے دعائے خیر کی جائے اور مزید کسی پر زیادتی کرنے سے ہمیشہ کے لیے رک جایا جائے۔

644. **سوال:** حرمین میں دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نمازیوں کے آگے سے بلا جھجھک گزر جاتے ہیں اور نمازی بھی سترہ کا اہتمام نہیں کرتے، کیا حرمین میں یہ معاف ہے یا گزرنے والے گناہگار ہوں گے؟

جواب: دراصل تمام مساجد میں نمازیوں کے سامنے سے گزرنا منع ہے اور نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گناہ ملتا ہے مگر حرمین شریفین کا معاملہ دنیا کی مساجد سے الگ ہے۔ یہاں پر ہمیشہ لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوتی ہے جس کے سبب نمازی کے سامنے سے بچ کر گزرنا ناممکن ہے۔ جب صورتحال ایسی ہے تو پھر حرمین شریفین میں بطور خاص حرم مکی میں نمازی کے سامنے سے گزرا جا سکتا ہے ایسی صورت میں گزرنے والے کو کوئی گناہ نہیں ملے گا۔

645. **سوال:** طواف کے دوران مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہے اور کئی بار نہ چاہتے ہوئے بھی عورت سے بدن ٹچ ہو جاتا ہے تو کیا ایسی صورت میں گناہ ہوگا؟

جواب: عورتوں کے لئے الگ سے خانہ کعبہ یا مطاف یا مسعی نہیں بنایا جا سکتا ہے، وہیں پر مرد وعورت سبھی عمرہ کریں گے اور طواف وسعی کرتے رہیں گے اور ایسے ہی مرد وعورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

بھی ایک ساتھ طواف کیا کرتے تھے۔

کثرت ازدہام کی وجہ سے عورتوں سے مردوں کا بدن ٹچ ہو جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ یہ لاشعوری اور انجانے میں ہونے والا عمل ہے جو اللہ کے یہاں معاف ہے، کسی کو اس وقت گناہ ملے گا جب وہ جان بوجھ کر یہ عمل کرے۔

646. **سوال:** مسجد حرام میں مقتدی کا امام سے آگے بڑھ جانے کا حکم کیا ہے؟

جواب: مقتدی کے لئے اصل حکم یہی ہے کہ وہ امام سے آگے بڑھ کر نماز نہیں پڑھے گا مگر حرمین میں بطور خاص حرم مکی کے مطاف میں نماز پڑھنے کا معاملہ دوسری جگہ کے بنسبت مختلف ہے۔ مطاف میں امام سے آگے بڑھ کر نماز پڑھنے سے متعلق اہل علم کے فتاوی کی روشنی میں ایک صورت یہ ہے کہ امام جس سمت میں ہے اس سمت میں مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نماز نہیں پڑھے گا لیکن اس سمت کے علاوہ دوسری سمتوں میں مقتدی امام سے آگے ہو کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

ایک دوسری صورت یہ ہے کہ جب کبھی اضطراری صورت میں امام سے آگے ہو کر نماز پڑھنے کی ضرورت درپیش ہو جائے تو ایسی صورت میں امام سے آگے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جیسے مطاف میں نماز کے وقت طواف روک دیا جاتا ہے اور مطاف میں اس قدر بھیڑ ہوتی ہے کہ پھر وہاں سے نکلنا بھی دشوار ہوتا ہے، اس وقت جس کو جہاں نماز پڑھنے کی جگہ مل جاتی ہے وہیں پر نماز پڑھنے کے لیے مجبور ہوتا ہے، اس طرح کی اضطراری صورت میں امام سے تقدم جائز ہے۔

647. **سوال:** میرے رشتے دار میں ایک آدمی کو بیٹا ہوا ہے، وہ باہری ملک میں رہتا ہے اور اسے عقیقہ اپنے ملک پاکستان میں بیٹے کے دادا دادی کے گھر کرنے کا ارادہ ہے، سوال یہ ہے کہ جہاں پر بچہ موجود نہ ہو وہاں پر عقیقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں افضل صورت یہی ہے کہ جہاں پر بچہ موجود ہو وہاں پر عقیقہ کیا جائے کیونکہ عقیقہ اس بچے کی جانب سے ہے لیکن اگر عقیقہ ایسی جگہ دیا جائے جہاں پر بچہ موجود نہیں ہے تو یہ عقیقہ بھی کفایت کر جائے گا۔ اور عقیقہ میں اصل یہ ہے کہ نومولود کے نام سے بطور عقیقہ چھوٹا جانور ذبح کر کے اس کی اذیت دور کی جائے۔

648. **سوال:** بعض لوگ انڈیا کو ہندوستان بولنے سے منع کرتے ہیں کیونکہ کچھ ہندو ہندوستان بولنے سے اسے ہندو کی

استھان (زمین) سمجھتے ہیں جبکہ انڈیا میں کروڑوں مسلمان موجود رہتے ہیں اور انڈیا کے آئین میں بھی انڈیا کو بھارت یا انڈیا ہی لکھا گیا ہے؟

جواب: جس ملک کا جو نام ہو اس ملک کو اس کے نام سے منسوب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور انڈیا کے مختلف ناموں میں سے ایک نام ہندوستان بھی ہے لہذا انڈیا کو ہندوستان کہنے میں قطعا کوئی حرج نہیں ہے۔ واقعتا کچھ ہندو سیاسی لیڈروں کے بہکاوے میں آکر اس غلط فہمی کے شکار ہیں کہ ہندوستان ان کی اور ان کے اجداد کی ذاتی ملکیت ہے، اس پر مسلمانوں کا حق نہیں ہے۔ انڈیا کو انڈیا کہنے سے ایسے لوگوں کی سوچ نہیں بدل سکتی۔

دوسری بات یہ کہ ہندوستان میں ہزاروں شہر اور گاؤں کا ہندو دیوی دیوتاؤں کے نام پر ہے اور ان سب کو اپنے ناموں سے ہی پکارا جاتا ہے، ایسے میں بھلا صرف ہندوستان بدلنے سے کیا فرق پڑے گا۔ کیا پاکستان کو پاکستان نہیں بولا جاتا جبکہ کتنے وہاں پر ناپاک اور نجس لوگ رہتے ہیں۔

649. **سوال:** باپ کے کہنے پر جبرا بیوی کو طلاق دینا کیسا ہے اور ایسے موقع پر عموما ابراہیم علیہ السلام کا اپنی بہو کو طلاق دلوانے والا واقعہ ذکر کیا جاتا ہے؟

جواب: بیوی کو اسی وقت طلاق دے سکتے ہیں جب اس میں کوئی شرعی خامی ہو اور شرعی خامی نہ ہو تو کسی کے کہنے سے بیوی کو طلاق دینا جائز نہیں ہے خواہ والدین ہی اس بات کا حکم کیوں نہ دے۔

والدین کی اطاعت اپنی جگہ واجب ہے مگر پہلی باتوں میں ان کی اطاعت کی جائے گی جبکہ اج کل بہت سارے ماں باپ محض خاندانی انانیت کے سبب اپنی بہوؤں کی طلاق کرواتے ہیں۔ اس موقع سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتوی بیان کرنا بیحد مفید ہوگا۔

آپ سے ایک شخص نے کہا کہ میرے والد بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتا ہے ایسے میں کیا کرنا چاہیے۔ اس پر امام صاحب نے جواب دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق مت دو۔ آدمی عرض کرتا ہے کہ کیا عبداللہ ابن عمر نے اپنے باپ کے کہنے سے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا تھا۔ اس پر امام صاحب نے اس سے یہ کہا کہ کیا تمہارا باپ عمر کی طرح ہے۔

اس واقعہ میں آج کل کے ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے جو اپنی اولاد کے لئے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں۔

بہر کیف! بیوی کو بغیر شرعی عذر کے طلاق دینا جائز نہیں ہے اور یہ بھی علم میں رہے کہ جبری طلاق واقع نہیں ہوتی ہے لیکن ماں باپ کی خوشی کے لئے طلاق دینا یہ جبری طلاق نہیں ہے، ایسی طلاق واقع ہو جائے گی۔

650. **سوال:** اگر کوئی بھکاری مانگنے آئے اور وہ سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہے یا واجب نہیں ہے؟

جواب: سلام کرنا سنت ہے لیکن اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہو جاتا ہے اس لئے بھکاری اگر مسلم ہو اور وہ سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہے کہ ہم جانے انجانے ہر مسلمان کو سلام کریں۔ اس فرمان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہم سے کوئی بھی مسلمان سلام کرے ہمارے لیے اس کے سلام کا جواب دینا ضروری ہے خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

651. **سوال:** اگر عورت خلع لے تو شوہر کو صرف مہر واپس کرے گی یا سسرال کے پورے تحفے واپس کرے گی؟

جواب: اگر عورت خلع لیتی ہے اور شوہر نے طے شدہ مہر دے دیا ہے تو بیوی وہ مہر شوہر کو لوٹائے گی اور شوہر نے طے شدہ مہر نہیں دیا ہو تو بیوی اس کا مطالبہ نہیں کرے گی بلکہ اس مہر سے دست بردار ہو جائے گی۔

مہر کے علاوہ خلع میں بیوی اور کوئی بھی چیز شوہر کو نہیں دے گی۔ اس کی دلیل عہد رسول میں ہونے والا خلع کا واقعہ ہے۔ جب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع کے لئے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تو آپ نے ان سے کہا کہ شوہر سے بطور مہر ملا باغ شوہر کو لوٹاؤ گی تو انہوں نے کہا ہاں اور بیوی نے شوہر کو ان کا مہر واپس کر دیا۔ صحیح بخاری میں اس واقعہ کا ذکر کچھ اس طرح ہے۔ نبی ﷺ زوجہ ثابت بن قیس سے فرماتے ہیں:

فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ،وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا(صحیح البخاری: 5276)

ترجمہ: کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔

مہر کے علاوہ بیوی کا جو بھی سامان ہو خواہ اس نے خود سے خریدی ہو یا شوہر نے گفٹ دیا ہو یا سسرال والوں نے ہدیہ دیا ہو یا اپنے میکے والوں میں سے کسی نے دیا ہو، وہ سارا مال بیوی کی ذاتی ملکیت ہے اس میں سے کچھ بھی سسرال والے یا شوہر خلع کے وقت نہیں لے سکتے ہیں۔

جب کوئی کسی کو کچھ ہدیہ دیتا ہے تو اس ہدیہ کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جس کو ہدیہ دیا گیا ہے، دینے والے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے، ہدیہ دینے والا زندگی میں کبھی بھی وہ ہدیہ واپس نہیں مانگ سکتا ہے بلکہ ہدیہ دے کر واپس مانگنا

حرام ہے۔ نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کو کتے اور برے لوگوں سے تشبیہ دی ہے جو ہدیہ دے کر واپس مانگے۔اس بارے میں چند احادیث دیکھیں۔

(1)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا:الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ(صحیح البخاری:4176)

ترجمہ: اپنا ہبہ واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔

(2)عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ، كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ(صحیح البخاري:2622)

ترجمہ: ہم مسلمانوں کو بری مثال نہ اختیار کرنی چاہئے۔اس شخص کی سی جو اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لے لے، وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے خود چاٹتا ہے۔

(3)عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يحلُّ لرجلٍ أن يعطيَ عطيةً، أو يهبَ هبةً، فيرجعَ فيها، إلَّا الوالدَ فيما يعطي ولدهُ، ومثَلُ الَّذي يعطي العطيَّةَ. ثمَّ يرجعُ فيها كمثلِ الكلبِ يأكلُ، فإذا شبِع قاء ثمَّ عاد في قيئهِ(صحیح أبي داود:3539)

ترجمہ: کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کو کوئی عطیہ دے، یا کسی کو کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اسے واپس لوٹا لے، سوائے والد کے کہ وہ بیٹے کو دے کر اس سے لے سکتا ہے، اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر (یا ہبہ کر کے) واپس لے لیتا ہے کتے کی مثال ہے، کتا پیٹ بھر کر کھا لیتا ہے، پھر قے کرتا ہے، اور اپنے قے کئے ہوئے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

تیسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف والد اپنی اولاد کو ہدیہ دے کر واپس لے سکتا ہے کیونکہ اصل میں اولاد کا مال والد کا ہی مال کہلاتا ہے جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا:

يا رسولَ اللَّهِ إنَّ لي مالًا وولدًا وإنَّ أبي يريدُ أن يجتاحَ مالي فقالَ أنتَ ومالُكَ لأبيكَ(صحیح ابن ماجہ:1869)

ترجمہ: اللہ کے رسول! میرے پاس مال اور اولاد دونوں ہیں، اور میرے والد میرا مال ختم کرنا چاہتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے والد کے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خلع کے وقت عورت اپنے شوہر کو صرف مہر واپس کرے، باقی اپنے سارے مال، سسرال سے لے کر اپنے گھر واپس آجائے گی خواہ وہ مال شوہر یا شوہر کے رشتہ داروں نے ہی اسے کیوں نہ تحفہ دیا ہو۔

652. **سوال:** میرے پوتے کی پیدائش جمعہ کو مغرب کے بعد ہوئی ہے، ساتواں دن جمعہ بن رہا ہے، اب ہم عقیقہ مغرب سے پہلے کریں یا مغرب کے بعد اور اس کا کوئی حساب ہے یا ساتویں دن کسی بھی وقت عقیقہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جمعہ کو مغرب کے بعد بچہ پیدا ہونے کا مطلب ہے کہ بچہ ہفتہ کے دن پیدا ہوا کیونکہ سورج ڈوبنے کے بعد عربی تاریخ بدل جاتی ہے۔ اس طرح نومولود کے لئے ہفتہ پہلا دن ہے اور جمعہ ساتواں دن ہو رہا ہے۔ آپ جمعہ کو عقیقہ دن یا رات کسی بھی وقت کر سکتے ہیں، وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جمعرات کا سورج ڈوبتے ہی جمعہ کا دن شروع ہو جاتا ہے اور اگلے روز جمعہ کا سورج ڈوبنے تک یوم الجمعہ رہتا ہے۔

653. **سوال:** میری ایک سہیلی ہے جس کے شوہر نے اپنی کام والی بائی سے دوسری شادی کی تھی اور اس کی پہلی بیوی سے شادی سٹے وٹے والی تھی۔ اس وجہ سے اس کے بھائی نے دھمکی دی کہ اگر تم نے دوسری بیوی کو طلاق نہیں دی تو تمہاری بہن کو چھوڑ دوں گا، ایسے میں مرد نے سب کے سامنے دوسری بیوی کو طلاق دے دی ہے مگر لگتا ہے اس عورت سے رابطے میں ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ کیا دی گئی طلاق واقع ہو گئی ہے؟

جواب: جب شوہر نے اپنی دوسری بیوی کو سب کے سامنے طلاق دیدی تو یہ طلاق مانی جائے گی، یہ طلاق واقع ہو گئی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں لیکن یہ پہلی طلاق ہے جسے طلاق رجعی کہتے ہیں۔ ہاں اگر شوہر عدت میں رجوع کر لیتا ہے تو بیوی ہی رہے گی اور رجوع نہیں کرتا ہے تو تین حیض گزرنے کے بعد میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو جائے گا۔

اور جب میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو جائے تو اس کے بعد مرد کا اس عورت سے تعلق رکھنا، بلا ضرورت بات چیت کرنا اور بیوی کی حیثیت سے کوئی معاملہ کرنا جائز نہیں ہو گا۔

654. **سوال:** بچی کو دانت نکلنے کے لئے طلسماتی موتی پہنانا کیسا ہے؟

جواب: اللہ رب العالمین نے جیسے بچی کو پیدا کیا ہے اسی طرح بچی کی تمام جسمانی ضروریات کی تکمیل بھی کرے گا لہذا نومولود کے دانتوں کے لئے ہمیں پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آپ خود نکل آئیں گے، اللہ کا قدرتی نظام ہے۔

جہاں تک نو مولود کو دانت نکلنے کے واسطے طلسماتی موتی پہنانے کا مسئلہ ہے تو اس سے گریز کرنا بہتر و اولی ہے۔ طلسم جادو کو کہتے ہیں اور اسلام میں جادو کفر ہے، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ موتی جادوئی نہیں ہے مگر جادو کی طرف نسبت ہی ہمارے لئے اس سے بچنے کے واسطے کافی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام نے کسی طرح کی کوئی چیز لٹکانے اور باندھنے سے منع کیا ہے جس کے ساتھ ہی اعتقاد پایا جاتا ہو کہ یہ چیز ہمیں فائدہ پہنچائے گی کیونکہ اس طرح کی چیزوں کا تعلق شرک سے جڑ جاتا ہے اور اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے کوئی چیز لٹکائی اس نے شرک کیا۔

655. **سوال:** مجھے برے برے خواب آتے ہیں، ایک ہی رات میں تین تین دفعہ عجیب و غریب خواب آتے ہیں، ان کو بیان کرنے میں گھبراہٹ اور خوف سا محسوس ہوتا ہے۔ رات کے بعد جب دن ہوتا ہے تو سارا دن الجھن، پریشانی اور ڈپریشن میں گزرتا ہے۔ خوابوں پر میرا کوئی زور نہیں ہے پھر بھی مجھے کیا کرنا چاہیے کیونکہ ان خوابوں کی وجہ سے میں ذہنی طور پر پریشان ہوں؟

جواب: ڈراؤنے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں ایسے خواب کی طرف ہمیں التفات نہیں کرنا چاہیے، نہ ہی اس کو ذہن و دماغ پر بٹھانا چاہیے ورنہ آدمی ہمیشہ گھبرایا ہوا رہے گا۔

اس کو ایک مثال سے سمجھیں جب کوئی بری عورت آپ کو گندی گالی دے اور آپ اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو کوئی بات نہیں لیکن اگر اپنے ذہن و دماغ پر بٹھاتے ہیں تو آپ کو یہ سوچ کر اذیت محسوس ہو گی۔ اور اگر کوئی اس سے بھی خطرناک بات آپ کو کہہ دے جیسے کہ میں تم کو قتل کر دوں گا، میں تمہیں لوگوں میں ذلیل و رسوا کر دوں گا۔

اگر اس قسم کی باتوں کو ذہن و دماغ پر سوار کر لیں تو پھر نیند بھی حرام ہو جائے گی لیکن اگر اس قسم کی بات کو اہمیت نہیں دیتے ہیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا چاہے آپ کو کوئی کچھ بھی کہہ دے۔ یہی معاملہ برے خواب کا ہے کہ اگر آپ اس سے پریشان ہوں گے تو ہمیشہ برے خواب آئیں گے اور ہمیشہ پریشان رہیں گے اور اگر اس کو کوئی مطلب نہیں دیں گے تو یہ خواب آنا بھی کچھ وقفہ کے بعد بند ہو جائے گا۔ لہذا خواب کو ذہن میں نہ بٹھائیں اور ساتھ ساتھ کچھ احتیاط بھی کریں۔

☆ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرتے رہیں۔

☆نماز کے بعد کے اذکار اور صبح وشام کے اذکار پڑھا کریں۔

☆قرآن کی تلاوت کا اہتمام کریں۔

☆رات میں سوتے وقت وضو کر کے سوئیں اور سونے کے اذکار ضرور پڑھ کر سوئیں، جب اذکار پڑھیں تو کچھ آواز کے ساتھ پڑھیں تاکہ آپ کو سنائی دے۔

☆اور ایک انتہائی ضروری بات یہ ہے کہ آپ وقت پر سوئیں اور فجر کے وقت اٹھ جائیں تاکہ وقت پر فجر کی نماز پڑھ سکیں۔ ضرورت سے زیادہ ہر گز نہ سوئیں کیونکہ جب ضرورت سے زیادہ ہم سوتے ہیں تو اس وقت برے اور ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔

656. **سوال:** جب ہم تشہد میں بیٹھتے ہیں تو التحیات پڑھتے ہیں، اُس کے بعد درود اور دعائے ماثورہ پڑھتے ہیں۔ کیا اس کے بعد ہم اور دیگر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں جو قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں؟

جواب: جب آپ آخری تشہد میں بیٹھتے ہیں تو التحیات، درود شریف اور نماز سے متعلق دعائیں پڑھنے کے بعد مزید دعائیں جو قرآن و حدیث میں موجود ہیں ان کو پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری تشہد میں دعائیں کرنے کی ترغیب دی ہے۔

657. **سوال:** کہا جاتا ہے کہ عورت پر یگننسی کی حالت میں جو تصویر زیادہ دیکھے بچہ ویسا ہی پیدا ہوتا ہے، کیا یہ بات درست ہے یا شرکیہ ہے؟

جواب: حمل کی حالت میں عورت جو تصویر دیکھتی ہے اس طرح کا بچہ نہیں پیدا ہو گا بلکہ بچہ ویسا پیدا ہو گا جیسا اللہ چاہتا ہے۔ اللہ کی جو مرضی ہے اسی حساب سے بچے کی تخلیق ہوتی ہے۔ حاملہ کی تصویر دیکھنے سے بچے کی رنگت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ عقیدہ اور ایمان کی بات ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ اللہ رب العالمین ہی وہ ذات ہے جو ماں کے پیٹ میں جیسے چاہتا ہے بچے کی تخلیق کرتا ہے خواہ رنگ ہو یا جسامت ہو۔ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ(آل عمران:6)

ترجمہ: وہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا ہے بناتا ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

سوال میں جو بات کہی گئی ہے کہ حمل کی حالت میں جس چیز کو زیادہ دیکھے بچہ ویسا پیدا ہوتا ہے یہ جھوٹی بات ہے، ایک مومن کو اپنے خالق پر صحیح سے ایمان لانا چاہیے اور جھوٹی باتوں سے بچنا چاہیے۔

658. **سوال:** کچھ لوگ باہر یورپ میں رہتے ہیں ان میں سے کہیں کچھ لوگوں کو جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے مگر کہیں پر کچھ لوگوں کو جمعہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، جاب کی وجہ سے ادھر رہنا اور جاب کی ایسی ریکوائر منٹس پوری کرنا ان کی مجبوری ہے جبکہ وہ حلال طریقے سے کمارہے ہیں مگر جمعہ پڑھنے کی نہ انہیں چھٹی دی جاتی ہے اور نہ ہی وقفہ دیا جاتا ہے اس صورت میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان پر جمعہ فرض نہیں ہے، اس بارے میں صحیح کیا ہے، کیا ان کو جمعہ پڑھنا ہوگا یا جاب چھوڑنا ہوگا، اس طرح بہت سے طلبہ بھی یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں جن کے لئے یونیورسٹی سے نکلنا مشکل ہوتا ہے؟

جواب: ایک مسلمان پر دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں اور مردوں پر جمعہ کی نماز بھی فرض ہے لہذا جس جگہ بھی مسلمان رہتے ہوں اور ان کو اذان سنائی دیتی ہو تو اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ مسجد حاضر ہو کر جماعت سے نماز ادا کرے خواہ جمعہ کی نماز ہو یا اور دیگر نمازیں ہوں۔

جہاں تک مسئلہ ہے ایسی کمپنی یا یونیورسٹی کا جہاں کے مسلمانوں کو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے تو وہاں پہ موجود سارے مسلمانوں کو ایک جگہ کسی مناسب کمرہ یا چھت پر جمع ہو کر جمعہ کی نماز ادا کر لینا چاہیے۔ان لوگوں میں موجود جو بھی جمعہ پڑھا سکتا ہو وہ جمعہ پڑھادے حتی کہ اگر خطبہ دینے کی کسی میں صلاحیت نہ ہو تو کتاب دیکھ کر خطبہ دے سکتا ہے یا جمعہ پڑھانے کے لئے باہر سے کسی عالم کو بلالیں تو اور اچھی بات ہے۔اگر وہاں پر مسلمانوں کی مسجد نہ ہو، اذان کی آواز سنائی نہ دیتی ہو اور اپنے طور پر جمعہ قائم کرنے کے لئے مسلم افراد نہ ہوں تو ایسی صورت میں پھر ظہر کی نماز ادا کرے۔

یاد رہے نماز جمعہ اہم ترین عبادت ہے جو مسلسل تین جمعہ چھوڑ دیتا ہے اس کے دل پر مہر لگ جاتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سستی سے تین جمعہ چھوڑ دے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا"۔(ابوداؤد:1052)

ایک مسلمان کے لئے صرف جمعہ کی نماز پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی ضروری ہے اور

نوکری یا تعلیم کے لئے کسی کو ہمیشہ نمازیں چھوڑنی پڑے تو ایسی کمائی اور ایسی تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں جس سے وہ دنیا کی زندگی تو بہتر بنالے لیکن آخرت کی زندگی تباہ کرلے۔

ہم اللہ رب العالمین کی بندگی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور ہماری زندگی میں بندگی سب سے اہم ہے اس لئے اگر کوئی ایسی جگہ پر کام کرتا ہو یا تعلیم حاصل کرتا ہو جہاں پر اسے نمازیں چھوڑنی پڑتی ہو تو ایسے آدمی کو اپنی جگہ بدل کر مناسب جگہ اختیار کرنی چاہیے جہاں عبادت کرنے کی سہولت میسر ہو اور الحمدللہ، اللہ کی سرزمین بہت وسیع ہے۔

659. **سوال:** کیا کسی غیر مسلم کو گھر کرایہ پر دے سکتے ہیں، ان کے کرایہ کا پیسہ جائز ہے اور اگر مسلمان پڑوسی اعتراض کرے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: غیر مسلم کو کرایہ پر گھر دینا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جہاں تک اس کے کرائے کے پیسے کا معاملہ ہے۔ اگر یقین سے معلوم ہو کہ وہ حرام کاروبار کرتا ہے یا اس کی کمائی مکمل حرام ہے اور اس حرام پیسے سے کرایہ دیتا ہے تو ظاہر سی بات ہے ایسے حرام کاروبار یا کمائی کرنے والے کو اپنے گھر میں رکھنا اور ایسا پیسہ کرایہ کے طور پر لینا درست نہیں ہے۔ آپ اپنے گھر میں ایسے آدمی کو رکھیں جس کی کمائی حلال ہو یا کم از کم مکمل کمائی حرام نہ ہو۔

اور جہاں تک پڑوسی کے اعتراض کا مسئلہ ہے تو دیکھیں کہ اعتراض کس نوعیت کا ہے، اعتراض بجا ہے تو قبول کریں اور اعتراض بے جا تو رد کردیں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ مسلم کرایہ دار غیر مسلم کرایہ دار سے بہتر ہے مگر صحیح مسلم ہو تب، ورنہ کتنے سارے مسلم شرک و بدعت اور کفر و معصیت میں اس قدر ملوث ملیں گے جو ہندو سے بھی بدتر نظر آئیں گے۔

660. **سوال:** ایک آدمی نے گاڑی کا انشورنس کیا ہوا تھا جو ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا، اس کے مرنے کے بعد اس کے دوست نے اس کی فیملی کے لئے انشورنس کے پیسے دلوانے میں مدد کی، چار سال سے ہر ماہ پیسہ آرہا ہے اور اس انشورنس کے پیسے سے فیملی کا گذارا ہو رہا ہے۔ دوست نے جن پیسوں کو دلوانے میں مدد کی تھی کیا وہ پیسے حرام ہیں اور دوست نے فیملی کی مدد کی تھی کیا اس کو اس کا گناہ ملے گا؟

جواب: گاڑی کے انشورنس کی وجہ سے جو پیسہ میت کے گھر والوں کو مل رہا ہے ان کے حق میں انشورنس کا پیسہ لینا

اپنی جگہ پر درست ہے یعنی وہ لوگ اس پیسے کو استعمال کر سکتے ہیں۔ جہاں تک اس آدمی کا مسئلہ ہے جس نے انشورنش کے پیسے جاری کروائے اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ یہ ضرورت مند کا ایک طرح سے تعاون ہے۔

661. **سوال:** کرایہ داروں نے سترہ ماہ تک مکان کا کرایہ ادا نہیں کیا، اب جب وہ ایک ساتھ کرایہ ادا کریں گے جیسا کہ ان کا وعدہ ہے تو کیا اس رقم پر زکوۃ واجب ہو گی اور اگر ہو گی تو اس کا کیا طریقہ ہو گا جبکہ ساری رقم پر سال نہیں گزرا ہے پھر اس کا حساب کیسے کرنا ہو گا؟

جواب: کرایہ کے پیسوں پر فوری طور پر زکوۃ ادا نہیں کرنی ہے بلکہ زکوۃ کے لئے پیسوں کا نصاب تک پہنچنا اور ایک سال گزر جانا ضروری ہوتا ہے لہذا کرائے داروں کی جانب سے آنے والا پیسہ جب اپنے ہاتھ میں آجائے اور وہ نصاب تک پہنچ رہا ہو پھر یہ نصاب بھر پیسہ ایک سال تک باقی رہتا ہے تو سال مکمل ہونے پر اس کی زکوۃ ادا کرنی ہو گی۔ گویا سترہ ماہ کے کرایہ پر فوری طور پر کوئی زکوۃ نہیں ہے بلکہ یہ پیسے سال بھر موجود رہیں اور نصاب کے بقدر ہوں تو اس وقت زکوۃ دینا ہے۔

662. **سوال:** شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، بیوی میکے چلی گئی دو حیض گزرے اور شوہر کی نیت تھی کہ رجوع کرنا ہے لیکن بالکل درست الفاظ کی ادائیگی کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اتنا کہا ہے کہ "میں اپنا گھر بسانا چاہتا ہوں، میری بیوی واپس آجائے، شرمندہ ہوں، مجھ سے غلطی ہوئی"۔ کیا رجوع ہو گیا یا عدت گزرنے کے بعد نیا نکاح کرنا ہو گا کیونکہ بیوی ابھی میکے میں ہی ہے اور تین حیض گزر گئے ہیں؟

جواب: جب شوہر نے اپنی بیوی سے عدت کے دوران اپنی غلطی کا اظہار کرتے ہوئے بیوی سے کہا کہ میں اپنا گھر بسانا چاہتا ہوں، میری بیوی واپس آجائے، شوہر کا یہ کہنا رجوع کے حکم میں ہے۔ اس بنا پر میاں بیوی کا رشتہ اپنی جگہ برقرار ہے لہذا جب چاہے بیوی اپنے شوہر کے گھر آسکتی ہے اس میں نئے نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔

663. **سوال:** پرندوں کی خشک بیٹ پر اگر بیٹھا جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟

جواب: جانور کے پیشاب اور پاخانہ سے متعلق شرعی معاملہ یہ ہے کہ جو بھی حلال جانور ہے اس کا پیشاب اور پاخانہ حکما پاک ہے اس کے لگ جانے سے جسم یا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح پرندے کا معاملہ ہے کہ تمام قسم کے حلال پرندوں کی بیٹ پاکی کے حکم میں ہے لہذا خشک یا تر بیٹ کے چھونے یا لگ جانے سے کپڑا یا بدن ناپاک

نہیں ہوتا۔ بیٹ کا نشان یا دھبہ لگ جائے تو اسے کھرچ کر یا دھو کر صاف کر لیں، یہ صفائی نجاست زائل کرنے کے مقصد سے نہیں ہے بلکہ یونہی نفاست کے مقصد سے ہے۔

664. **سوال:** میرے والد نے گورنمنٹ کے ایک اسکیم کے تحت لون لئے ہیں۔ اسی پیسے سے گھر میں کھانا بن رہا ہے، میں تو انکی کفالت میں ہوں اس وجہ سے مجھے وہ کھانا کھانا پڑ رہا ہے تو کیا میں گناہ گار ہوں گی؟

جواب: کسی مسلمان کے لئے سودی لون لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ سود پر تعاون ہے۔ جہاں تک گھر میں بیوی اور بچوں کا معاملہ ہے تو وہ اس معاملے میں معذور ہیں، اصل گناہگار وہ ہے جس نے گورنمنٹ اسکیم کے تحت سودی لون لیا ہے، اس گناہ میں بیوی بچے شریک نہیں ہیں۔ ایک مرتبہ غلطی ہو گئی آئندہ ایسی غلطی نہ ہو اس کے لئے بیوی اپنے شوہر کو تنبیہ کرے اور اس کام کی خطرناکی اور گناہ کو بیان کر کے اس سے اپنے شوہر کو باز رکھے۔

665. **سوال:** کیا نفلی طواف کے لئے بھی سات چکر مکمل کرنا ضروری ہے اور نفل طواف کے بعد دو نفل ادا کرنا اور زمزم پینا بھی ضروری ہے، کیا نفل طواف میں کوئی شخص تھکاوٹ یا وقت کی کمی کی وجہ سے کم چکر لگا سکتا ہے؟

جواب: نفلی طواف بھی اسی طرح کریں گے جیسے ہم حج اور عمرہ میں طواف کرتے ہیں یعنی نفلی طواف کرتے ہوئے سات چکر کیا جائے گا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی جائے گی اس طرح سے طواف کا اجر حاصل ہو گا اور اگر کوئی سات چکر سے کم طواف کرتا ہے تو طواف کی جو فضیلت ہے وہ اسے نہیں ملے گی لہذا جس کے پاس وقت ہو اور امید ہو کہ سات چکر لگا سکتا ہے وہی نفلی طواف کرے۔ اور زمزم پینے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، خواہ زمزم پئیں یا نہ پئیں۔

666. **سوال:** کیا نماز میں چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا چاہیے یا سلام کا جواب دے سکتے ہیں یا چھینک کا جواب دے سکتے ہیں۔ اقبال کیلانی کی کتاب فضائل قرآن مجید میں یہ بات کہی گئی ہے اور حدیث بھی ہے؟

جواب: نماز میں چھینک آجائے تو آہستہ سے دل میں الحمدللہ کہہ سکتے ہیں لیکن کوئی دوسرا نمازی اس کا جواب نہیں دے گا اور اسی طرح سے نماز میں کوئی سلام کرے تو اشارہ سے جواب دیا جا سکتا ہے مگر زبان سے بول کر نماز میں جواب دینا ممنوع ہے۔

667. **سوال:** احرام سلا ہوا نہ ہو، اس سے کیا مراد ہے اور دوسرا سوال یہ ہے حالت احرام میں کسی وجہ سے احرام اتارنا پڑے تو کیا کریں؟

جواب: جیسے کرتا پاجامہ سلا ہوا ہوتا ہے یعنی الگ الگ حصہ کاٹ کر جوڑا ہوا، اس طرح کا سلا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں پہننا منع ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ احرام کپڑے کا نام نہیں ہے بلکہ حج یا عمرہ کی نیت کا نام ہے اور جو لباس لگایا جاتا ہے اسے احرام کا لباس کہا جاتا ہے، ضرورت کے وقت اس لباس کو اتار سکتے ہیں، بدل بھی سکتے ہیں اور دھو بھی سکتے ہیں۔

668. **سوال:** وضو کے نفل پڑھنے کے لئے کیا ضروری ہے کہ کوئی نماز یا قرآن نہ پڑھا ہو تبھی وضو کے نفل پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تحیۃ الوضوء وہ نماز ہے کہ جب آپ وضو کرتے ہیں اسی وقت فوراً اسے ادا کرنا ہوتا ہے اور جب وضو کر کے تاخیر ہو جائے تو اس نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وضو کر کے تلاوت کرنے لگیں یا دوسری نماز پڑھنے لگیں تو اس کے بعد بھی تحیۃ الوضو نہیں ہے۔ وضو کر کے فوراً وضو کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرنا تحیۃ الوضوء کہلاتا ہے۔

669. **سوال:** کیا اسلامی شریعت میں نکاح سے پہلے منگنی کرنا جائز ہے، اگر اس منگنی میں لڑکے اور لڑکی کے درمیان انگوٹھیاں بدلنے کا کوئی رواج نہ رکھا جائے۔ بس یہ عمل ہو کہ لڑکے کے گھر والے آئیں اور لڑکی کو تحفہ دیدیں جیسے کپڑے، زیور وغیرہ اور رشتہ طے کریں تو کیا ایسے رسومات کرنا جائز ہے یا یہ کفار کی پیروی میں آئے گا یا ہمیں صرف بات کر کے ہی رشتہ طے کر دینا چاہیے اور سادگی سے نکاح کرنا چاہیے نیز اگر لڑکے والے ایسی رسومات کرنے پر زور دیں تو انہیں کیسے سمجھایا جاسکتا ہے؟

جواب: منگنی کرنا جائز ہے اور منگنی کہتے ہیں نکاح کا پیغام دینے کو مگر اس میں آج کل منگنی کے مروجہ رسم و رواج اسلامی تعلیمات کے یکسر مخالف ہیں۔ اسلام میں شادی کا طریقہ بہت سادگی والا ہے۔ شادی سے پہلے نکاح کا پیغام دیا جاتا ہے اور جب پیغام قبول کر لیا جائے تو پھر مل بیٹھ کر شادی کی ایک تاریخ متعین کر لی جاتی ہے اور اس کے بعد متعین تاریخ پر عقد نکاح کیا جاتا ہے۔

آج کل منگنی سے لے کر نکاح ہونے تک جس قدر بدترین رسم و رواج انجام دئے جاتے ہیں اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے منگنی کی رسم بھی سادگی سے ہو یعنی اس میں تحائف اور لین دین کا معاملہ نہ ہو، فقط بات چیت سے شادی طے ہو اور اس کے بعد شادی تک کا مرحلہ بھی سادگی سے انجام دیا جائے۔ شادی

میں جو دوسری پارٹی ہے اس کو بھی ہم سادگی کی دعوت دیں گے، ہم کسی کو کہہ سکتے ہیں مجبور تو نہیں کر سکتے، ہاں ایسے لوگوں کو چھوڑ ضرور سکتے ہیں جو غیر شرعی طریقے سے نکاح کرے۔

670. **سوال:** ایک حدیث میں ہے کہ "مرد کا اپنے سر میں کیل ٹھوک لینا نامحرم عورت کو چھونے سے بہتر ہے"۔ اگر کوئی عورت کسی نامحرم کو جو تقریباً اسکی عمر ہی کا ہو گلے لگائے یا بوسہ دے تو یہ حدیث اس کے لئے بھی ہے اور کیا اسے اس کی غلطی پہ ٹوک سکتے ہیں جبکہ وہ ہمارے لئے رزق دینے کا سبب بنی ہوئی ہو؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "تم میں سے کسی کا سر لوہے کی کیل سے پھاڑ دیا جاتا ہے یہ اس کے لیے کسی غیر محرم عورت کو چھونے سے بہتر ہے"۔ یہ حدیث معجم طبرانی میں موجود ہے اور شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ حدیث اس عورت کے لئے بھی ہے جو اپنے ہم عمر اجنبی مرد سے گلے لگاتی ہے بلکہ کوئی مرد کسی اجنبی عورت کو یا کوئی عورت کسی اجنبی مرد کو گلے لگائے ان سب کے لئے حدیث ہے خواہ دونوں کی عمریں کچھ بھی ہوں۔

اور جو اس طرح کسی کو کرتے ہوئے دیکھے وہ ان دونوں کو منع کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برائی دیکھنے پر ہمیں منع کرنے کا حکم دیا ہے چاہے وہ ہمارے لئے رشتہ دار ہوں یا ہماری معاشی کفالت کرنے والے ہوں یا ہمارا کسی طرح سے تعاون کرنے والے ہوں۔ اور ایک مسلمان کا اس بات پر ایمان ہے کہ اس کو روزی دینے والا اللہ رب العالمین ہے، دنیا میں بعض بندے ایک دوسرے کے لئے معیشت کا سبب ضرور بنتے ہیں مگر ہمارا رازق اللہ ہے، وہی سب کو روزی دیتا ہے۔

671. **سوال:** ایک خاتون کو ایک مرتبہ حیض آنے کے دو دن تک رک جاتا ہے پھر چھ سات دن حیض آتا ہے، کیا دو دن حیض کے مان کر اس میں نماز نہ پڑھے یا پورے حیض کے ایام ختم ہونے تک انتظار کرے؟

جواب: کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی کو چند دن حیض آ کر بیچ میں گیپ ہو پھر اس کے بعد چند دن کے لئے حیض آئے، اس سلسلے میں دو باتیں اہم ہیں۔

پہلی بات: اگر حیض سے پاکی حاصل ہو گئی یعنی حیض کی مدت گزر کر سفید پانی خارج ہو گیا تو اس کے بعد آنے والا براؤن کلر اور داغ دھبے حیض میں شمار نہیں کئے جائیں گے چاہے ایک دن یا دو دن یا تین دن یا کچھ دن کے بعد آئیں۔

دوسری بات: ایک مرتبہ چند دن کے لئے حیض آیا پھر بیچ میں ایک یا دو دن خشکی رہی، اس کے بعد پھر خون آئے تو اس میں دیکھنا یہ ہے کہ دوبارہ آنے والے خون میں حیض کے صفات ہیں یعنی وہ کالا، گاڑھا اور بدبودار ہے۔ اگر اس میں حیض کے صفات ہیں تو دوبارہ آنے والا خون بھی حیض میں شمار کیا جائے گا اور اس موقع سے عورت کو نماز سے رکنا پڑے گا، ساتھ ساتھ عورت کو یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ پہلے اور بعد والے دونوں حیض کی مدت پندرہ دن تک ہی مانی جاسکتی ہے اس سے زیادہ نہیں لہذا پندرہ دن سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ کا مانا جائے گا۔

جہاں تک خشکی کے دو دنوں کی بات ہے تو اس نے غسل کر کے نماز ادا کرنا ہے۔

672. **سوال:** کیا عورت گھر میں ہر نماز کے وقت تحیۃ الوضوء پڑھ سکتی ہے یعنی وضو کر کے پہلے دو رکعت تحیۃ الوضوء پڑھے پھر وہ نماز پڑھے جس کا وقت ہو؟

جواب: جب کسی نماز کے لئے اذان ہو جائے اور اس نماز کے لئے سنت موجود ہو تو اس وقت عورت تحیۃ الوضوء نہیں پڑھے گی بلکہ وہ براہ راست نماز کی سنت ادا کرے گی لیکن اگر نماز کی سنت نہ ہو جیسے عصر کی نماز تو اس وقت تحیۃ الوضوء پڑھ سکتی ہے اور نماز کے اوقات کے علاوہ جب چاہے وضو کر کے تحیۃ الوضوء پڑھ سکتی ہے۔

673. **سوال:** ایک بے اولاد خاتون کے ملازم پیشہ شوہر نے ایک بڑا پلاٹ خریدا اور میاں بیوی کے نام مشترکہ رجسٹری کیا اس زمین کا آدھا حصہ بیچ دیا اور آدھے حصے پر گھر بنایا اور شوہر نے کہا کہ میں نے اپنے حصے کی زمین بیچ دی ہے، اب بچا ہوا حصہ اور مکان تمہارا ہے، اس بات پر اپنے بھائی کو گواہ بنایا۔ ایک ماہ بعد شوہر انتقال کر گیا اور اب بیوی یہ پوچھتی کہ میرے شوہر نے زندگی میں مجھے یہ مکان دے دیا تھا، کیا اس مکان میں سسرال کے کسی فرد کا حصہ ہے؟

جواب: سوال میں جو مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک ملازم شوہر نے اپنے پیسے سے زمین خرید کر اس پر گھر بنایا اور اس گھر کو اپنی بیوی کے نام ہدیہ کر دیا تو ایسی صورت میں یہ گھر بیوی کی ملکیت ہے، شوہر کے انتقال کے بعد اس گھر کی تقسیم نہیں ہو گی کیونکہ یہ بیوی کی ملکیت ہے اور نہ ہی اس میں سے سسرالی کسی رشتہ دار کو کوئی حصہ دیا جائے گا۔ جب بیوی کی وفات ہو گی تب اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔

674. **سوال:** مینوپاز (ماہواری) بند ہونے کے وقت اگر کسی عورت کو حیض کے دن سے زیادہ دنوں تک خون آئے اور علامات حیض کے خون جیسی ہوں تو نماز و روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب بڑی عمر میں حیض ختم ہونے لگے ایسے وقت میں اگر حیض کے ایام کم یا زیادہ ہو جائیں اس حال میں کہ اس میں حیض کی صفات ہوں تو جتنے دن تک حیض آئے، اسے حیض ہی مانیں گے اور نماز و روزہ سے پرہیز کریں گے مگر یہ بات بھی یاد رہے کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک ہی ہے حیض مانا جائے گا، اگر اس سے زیادہ آنے لگے تو عورت پندرہ دن کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

675. **سوال:** ایک شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاق اکٹھی دے دی، ابھی چند دن ہوئے ہیں اور اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے، کیا اس میں رجوع ہو سکتا ہے؟

جواب: جب مرد اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے لہذا مذکورہ صورت میں اس مرد کی بیوی پر ایک طلاق واقع ہو گئی ہے۔ اگر شوہر عدت میں رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر سکتا ہے۔ شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ میں رجوع کرتا ہوں اس طرح بیوی رجوع ہو جائے گی۔

676. **سوال:** اگر وضو کے بعد کچھ کھالیں تو کلی کرنا ضروری ہوتا ہے یا بغیر کلی کے نماز ہو جائے گی؟

جواب: وضو کے بعد اگر کچھ کھالیں تو پھر سے وضو کرنے یا کلی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے لیکن اگر منہ پر کچھ لگا ہو تو اسے دھو لیا جائے یا دانتوں اور منہ میں کھانے پینے کے ذرات محسوس ہوں تو پانی پی کر یا کلی کر کے صاف کر لیا جائے کیونکہ جب کسی کے منہ میں ریشے اور ذرات ہوں تو نماز میں آدمی کا دھیان اس جانب رہے گا اور اپنی زبان سے ذرات کو نگلنے یا ادھر ادھر کرنے میں مشغول رہے گا۔ جب منہ میں کچھ نہ ہو تو پھر پانی پینے یا کلی کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس جگہ یہ بھی معلوم رہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضو ہے۔

677. **سوال:** کیا سنت نماز کے ساتھ تحیۃ الوضوء کی بھی نیت کر سکتے ہیں؟

جواب: تحیۃ الوضوء مستقل بالذات نماز نہیں ہے، یہ وہ نماز ہے کہ جب کوئی نماز نہ ہو تو یہ پڑھ سکتے ہیں جیسے تحیۃ المسجد بھی ہے اور کوئی مستقل نماز موجود ہو تو وہ پڑھنا ہے۔ چونکہ تحیۃ الوضوء مستقل نماز نہیں ہے اس لئے سنت مؤکدہ کے ساتھ اس نماز کی بھی نیت کر سکتے ہیں اس میں حرج نہیں ہے۔

678. **سوال:** کیا چوہے اور موذی حشرات سے محفوظ رہنے کے لئے اور انہیں بھگانے کے لئے سورہ ماعون بلند آواز سے پڑھنا درست ہے یا کوئی دعا ہو تو وہ بتا دیں؟

جواب: گھروں کے زہریلے اور موذی حشرات سے محفوظ رہنے کے لئے دو کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک کام تو

یہ ہے کہ ایسے موذی حشرات کی اپنے گھروں سے صفائی کریں اور دوسرا کام یہ ہے کہ موذی حشرات الارض یا اس قسم کے دیگر نقصان دہ امور اور خبیث شیاطین سے حفاظت کی دعائیں پڑھیں۔اس کام کے لئے سورہ ماعون پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔اس بارے میں نبی ﷺ نے جو رہنمائی فرمائی ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے۔آپ پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔پانچوں فرض نمازوں کے بعد نماز کے اذکار پڑھیں، پھر صبح وشام مسنون اذکار کیا کریں اور سونے وجاگنے کے اذکار کا التزام کریں۔اس طرح آپ گھر رہیں یا باہر ہر جگہ محفوظ رہیں گے۔ان تمام مقامات کے اذکار میں ہر قسم کے شر سے حفاظت کی دعائیں موجود ہیں۔اس بارے میں میرے یوٹیوب چینل پر "جن و شیاطین سے حفاظت کے لئے ذکر کے آٹھ اہم مقامات" ضرور سماعت کریں۔

679. **سوال:** عمرہ کرتے ہوئے ایک چودہ سالہ بچی طواف کے تیسرے چکر میں اپنے والدین سے بچھڑ گئی اور تھک کر طواف چھوڑ کر ایک جگہ بیٹھ گئی پھر بعد میں والدین سے ملاقات ہوئی مگر طواف تین ہی چکر رہا تاہم اس نے سعی کی اور بال کٹا کر احرام کی حالت سے نکل گئی، ابھی ایک دن ہوا ہے تو کیا اس صورت میں کوئی کفارہ ہے یا پھر سے طواف کرنا ہوگا؟

جواب: اگر لڑکی نے طواف کے صرف تین چکر کئے اور اس کے بعد سعی کر کے بال کٹالیا تو اس سے اس کا عمرہ نہیں ہوگا کیونکہ عمرہ میں طواف ایک رکن ہے جس کی تکمیل کے بغیر عمرہ نہیں ہے۔اس نے طواف کی تکمیل کے بغیر سعی کرلی اور بال کٹالیا یہ اس کی غلطی تھی، اسے چاہیے کہ پھر سے حرم جاکر از سر نو مکمل طواف کرے پھر سعی کرے کیونکہ سعی کا مقام طواف کے بعد ہے اور پہلی والی سعی نہیں مانی جائے گی کیونکہ طواف مکمل نہیں تھا پھر اس کے بعد بال کٹا کر حلال ہو ایسا کر لینے سے اس کے اوپر کچھ بھی نہیں رہے گا خواہ ایک دن کیوں نہ گزر گیا ہو۔دوسری بات یہ ہے کہ احرام کسی کپڑے کا نام نہیں ہے کہ اس کے اتار لینے سے کوئی احرام سے نکل جائے گا احرام نیت کا نام ہے۔

680. **سوال:** حیض سے پاکی کے بعد ایک عورت نے عام غسل کیا اور خاوند سے تعلق قائم کر لیا لیکن شرعی غسل نہیں کیا تھا تو کیا یہ تعلق درست تھا یا کفارہ ادا کرنا ہوگا اور اگر کفارہ دینا ہوگا تو کتنا کفارہ ہے؟

جواب: غسل کرنے کا دو طریقہ ہے ایک کامل غسل جسے غسل جنابت کہتے ہیں اور دوسرا کفایتی غسل۔اگر کوئی کفایتی غسل کرتا ہے تو اس سے بھی غسل ہو جائے گا مگر غسل جنابت کرنا افضل ہے۔چونکہ بیوی کا غسل کرنا صحیح

ہے اس صورت میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔ کفایتی غسل یہ ہے کہ غسل کی نیت کر کے بسم اللہ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو دھلیں، کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں پھر پورے جسم پر پانی بہالیں۔

681. **سوال:** کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا نیکی ہے مگر کچھ لوگ یہ کام خود کر سکنے کے باوجود دوسروں سے کرواتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

جواب: نیکی اور صدقہ کا کام خود سے کیا جائے اور اخلاص کے ساتھ کیا جائے، اس میں ریاکاری اور شہرت نہ ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے تاہم اگر کوئی کسی دوسرے امانتدار آدمی کے ذریعہ صدقہ وخیرات کا کام کرواتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس میں اہم بات یہی ہے کہ جس کے ذریعہ صدقہ وخیرات کروائے وہ قابل اعتماد اور امانتدار ہو تاکہ امانتداری کے ساتھ سونپی گئی امانت ادا کر سکے۔

682. **سوال:** اگر کوئی سورہ ملک وسجدہ اور سورہ بقرہ کی آیت بھی سونے کے وقت پڑھنے کی بجائے عشاء بعد پڑھ لے تو کیا یہ بدعت ہے؟

جواب: اگر کوئی سورہ ملک، سورہ سجدہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تو یہ کفایت کر جائے گا اور اس عمل کو بدعت نہیں کہیں گے، اسے بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہتر وافضل ہے کہ سونے کے اذکار اس وقت پڑھے جائیں جب سونے کی نیت سے بستر پر آجائیں۔

683. **سوال:** کیا پڑوسی کے کہنے سے اپنا ہرا بھرا درخت یا بیل کٹوا سکتے ہیں کیونکہ اس کے گھر درخت کے کچھ پتے چلے جاتے ہیں؟

جواب: آپ کے کسی کام یا کسی چیز سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس تکلیف کو دور کرنا چاہیے۔ آپ کے پڑوسی کی جو تکلیف اور شکایت ہے اسے دور کریں، یہ آپ کا فریضہ ہے۔ اس کے لئے درخت کاٹیں یا شاخیں کاٹیں یا پڑوسی کے گھر جھاڑو لگائیں یعنی جس سے مسئلہ حل ہوتا ہو وہ عمل کریں۔ آپس میں مل کر رہیں اور ہر اس بات سے بچیں جس سے پڑوسی کو تکلیف ہو کیونکہ نبی ﷺ نے پڑوسی کو تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے۔

684. **سوال:** ایک بہن کہتی ہے کہ جب موذن اللہ اکبر کہے تو اس کے جواب میں ہمیں "مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوۃ اھلا" کہنی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: دینی اور شرعی مسائل میں آپ کو ایک اصول بتادیتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ سے کوئی ایسی بات کہے جس کا

آپ کو پتہ نہ ہو تو اسی کہنے والے سے اس بات کی دلیل طلب کریں کیونکہ دین دلیل پر قائم ہے، وہ دلیل نہ دے تو آپ کو حق ہے، اسے کہیں کہ جس بات کی تمہارے پاس دلیل نہ ہو تم وہ بات کیوں بیان کرتے ہو اور اگر دلیل دے تو پھر اس کی تحقیق کریں کہ وہ صحیح ہے یا نہیں؟

اذان کا جواب دینے کے سلسلے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ (صحیح مسلم:849)

ترجمہ: جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں ہمیں اذان کا جواب انہیں الفاظ میں دینا ہے سوائے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے کیونکہ اس کی دلیل ہے۔ اور اللہ اکبر کے جواب میں اللہ اکبر ہی کہا جائے گا، کچھ دوسرا نہیں کہا جائے گا۔ "مرحبا بالقائلین۔۔۔۔۔۔ والے کلمات کسی حدیث سے ثابت نہیں ہیں اس لئے اللہ اکبر کے جواب میں یہ نہیں کہا جائے گا اور جو یہ کہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت کرتا ہے اس کو دلیل سے سمجھایا جائے تاکہ وہ صحیح حدیث پر عمل کرے اور اذان کا جواب دینے کا اجر پا سکے۔

685. **سوال:** میرے خاوند کی بھانجی جو آسٹریلیا میں رہتی ہے اس نے دین اسلام چھوڑ کر ایک ہندو لڑکے سے شادی کر لی ہے، اسے ایک بیٹی بھی ہے۔ اس کی ماں بہت دیندار خاتون ہے۔ جب اس نے وہاں کسی سے مسئلہ پوچھا تو اس نے کہا کہ آپ بیٹی سے بالکل لا تعلق نہ ہوں بلکہ اس کے ساتھ رابطے میں رہیں، کیا پتہ دین کی طرف واپس آجائے۔ اب وہ لڑکی اپنی ماں کے ساتھ پاکستان آرہی ہے، مجھے یہ جاننا ہے کہ ایسی صورت میں کیا ہمیں اس لڑکی سے ملنا چاہیے اور کیا ہمیں اس سے تعلق رکھنا چاہیے یا پھر بلکل لا تعلق ہو جائیں؟

جواب: اسلام سے مرتد ہونے والے کی سزا گردن زدنی ہے مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ملکوں میں شرعی قانون نہیں ہے، آج اسلامی قانون ہوتا ہے تو اس مرتدہ سے تعلق رکھنے کے بارے میں سوال کرنے کی نوبت نہیں آتی۔

بہر کیف! جو کافر ہو اس سے دوستی کرنا جائز نہیں ہے مگر کافروں سے معاملات اور دنیاوی حد تک تعلق رکھنے میں حرج نہیں ہے۔ عام کافروں کی طرح اس مرتدہ سے اس حد تک تعلق رکھا جا سکتا ہے تاکہ اس کو حق بتا سکیں، اس کی غلط فہمی دور کر سکیں اور اسے اسلام کی طرف راغب کر سکیں مگر دوستی نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے کفر اپنا

کر اپنے لئے مسلمانوں کی محبت کو کھو دیا ہے۔

686. **سوال:** ایک عورت نے اپنی بھتیجی کو ایک دفعہ اپنا دودھ پلایا تھا، کیا ایک دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور کیا وہ اس سے اپنے بیٹے کی شادی کر سکتی ہے؟

جواب: ایک دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہو گی بلکہ رضاعت کے لئے پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلانا ضروری ہے اور وہ بھی تب جب بچہ دو سال کے اندر کا ہو۔ مذکورہ مسئلہ میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہے اس وجہ سے وہ عورت اپنے بیٹے کی شادی اپنی بھتیجی سے کر سکتی ہے۔

687. **سوال:** ایک لڑکی نے ولی کی اجازت کے بغیر ڈیڑھ سال پہلے نکاح کیا، اب اس کو پتہ چلا کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا، تو اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عموماً لڑکیوں کو معلوم ہوتا ہے کہ ولی کے بغیر شادی نہیں ہوتی مگر ماحول و معاشرے کے برے اثرات کی وجہ سے لڑکی کسی کے جھانسے میں آکر یا عشق و محبت کر کے بھاگ کر اور اسی طرح چوری چھپے ولی کی اجازت کے بغیر شادی کر لیتی ہے۔ اور ہمیں اس سلسلے میں معلوم رہے کہ بغیر ولی کی رضامندی کے شادی منعقد نہیں ہوتی ہے خواہ لڑکی کو معلوم ہو یا نہیں معلوم ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "لا نِكاحَ إلَّا بولِيٍّ" یعنی بغیر ولی کے نکاح نہیں ہے۔ (صحیح ابن ماجہ: 1537) اسی طرح صحیح ابوداؤد للالبانی (رقم: 2083) میں ہے: أيُّما امرأةٍ نُكِحَت بغيرِ إذنِ موالِيها، فنِكاحُها باطلٌ، ثلاثَ مرَّاتٍ۔ یعنی جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار کہی۔

جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا ہے ایسی صورت میں اس لڑکی کا ڈیڑھ سال سے لڑکے کے ساتھ رہنا فحش کاری میں شمار کیا جائے گا۔ ایسی لڑکی اور لڑکے کو فوراً ایک دوسرے سے الگ کیا جائے گا اور دونوں سے توبہ کرا کر دوبارہ شرعی طور پر نکاح کیا جا سکتا ہے۔

688. **سوال:** حدیث الحال المرتحل کی روشنی میں بتائیں کہ کیا قرآن کے اختتام پر سورہ بقرہ کی پانچ آیات تک پڑھنا جائز ہے اور اس وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور اس کو قبولیت کا وقت سمجھنا صحیح ہے؟

جواب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: «الحال» اور «المرتحل» (اترنے اور کوچ کرنے والا) عمل۔ اس نے کہا:

«الحال» اور «المرتحل» (اترنے اور کوچ کرنے والا) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو قرآن شروع سے لے کر آخر تک پڑھتا ہے، جب بھی وہ اترتا ہے کوچ کر دیتا ہے۔

یہ سنن الترمذی کی روایت ہے جسے شیخ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے. دیکھیں (ضعيف الترمذي الالباني: 2948)

مذکورہ حدیث ضعیف ہونے کے سبب اس سے کوئی بھی حکم مستنبط نہیں کیا جائے گا۔ اور قرآن کے اختتام پر سورہ بقرہ کی پانچ آیات پڑھنا، اس وقت دعا کرنا اور اس وقت کو دعا کی قبولیت کا وقت سمجھنا یہ سب بے دلیل باتیں ہیں۔

689. **سوال:** جو روپیہ پیسہ ہم جمع کرتے ہیں اس کی کتنی مقدار پر زکوۃ بنتی ہے اور اسی مقدار کو اپنے اپنے ملک کی کرنسی میں تبدیل کر کے زکوۃ ادا کی جائے گی مثلاً اگر ایک لاکھ درہم پر زکوۃ شروع ہوتی ہے تو کیا ہم اپنے ملک کی کرنسی کو پہلے درہم میں حساب کریں گے یا پھر ایک لاکھ روپیہ کو ہی فالو کر کے زکوۃ ادا کریں گے؟

جواب: نقدی پیسوں میں زکوۃ کی کوئی رقم متعین نہیں ہے بلکہ اس کے لئے سونا اور چاندی کے نصاب کا اعتبار کیا جائے گا۔ سونے کا نصاب پچاسی گرام اور چاندی کا نصاب پانچ سو پنچانوے گرام ہے۔

لہذا جس کے پاس اپنے شہر کے اعتبار سے پچاسی گرام سونے کی قیمت کے برابر پیسہ ہو یا پانچ سو پنچانوے گرام چاندی کی قیمت کے برابر پیسہ ہو تو یہ زکوۃ کا نصاب مانا جائے گا یعنی دنیا میں جہاں بھی مسلمان رہتے ہوں وہ روپیہ پیسہ میں زکوۃ دینے کے لئے سونا اور چاندی کے اس مذکورہ نصاب کا اعتبار کریں گے اور جب اس کی قیمت کے برابر پیسہ ہو جائے اور ایک سال تک وہ پیسہ موجود رہے تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوۃ دینی ہے۔

690. **سوال:** اگر کسی پروگرام میں بچے ڈرامہ کرنا چاہے تو اس ڈرامہ میں کسی بچے کو فرشتے کا کردار نبھانے کے لئے دے سکتے ہیں؟

جواب: فرشتوں کا معاملہ ایمان بالغیب کا معاملہ ہے، ہم میں سے کسی نے فرشتہ کو دیکھا تک نہیں ہے، ان کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو بعض تفاصیل مذکور ہیں، ہم فقط وہی جانتے ہیں، ان باتوں کے علاوہ کوئی ایک بات بھی فرشتوں کی طرف بغیر دلیل کے منسوب کرنا جائز نہیں ہے۔ کردار پیش کرنا اس سے بھی زیادہ اہم اور نازک معاملہ ہے لہذا کسی پروگرام میں فرشتہ کا کردار پیش کرنا مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، یہ ایمان وعقیدہ کا معاملہ ہے۔

ویسے بھی بچوں سے ڈرامے کروانا صحیح عمل نہیں ہے کیونکہ عموماً ڈراموں کا مقصد لوگوں کو ہنسانا ہوتا ہے۔اس میں نہ صرف الٹی سیدھی حرکتیں بلکہ مضحکہ خیز، جھوٹی اور واہیات باتیں شامل ہوتی ہیں جو اسلام کے منافی ہیں۔اسلام ہمیں جھوٹ بول کر ہنسانے، واہیات حرکتیں کرنے اور لایعنی باتیں کرنے سے منع کرتا ہے۔

691. **سوال:** ہوائی جہاز میں فرض نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اصلا فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری پر فرض نماز ادا کرنا ثابت نہیں ہے، آپ نے سواری پر صرف نوافل ادا کیا ہے لیکن اگر ہوائی جہاز کے سفر میں نماز کا اپنے وقت سے نکل جانے کا خدشہ ہو یہاں تک کہ دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں ہوائی جہاز پر فرض نماز ادا کر سکتے ہیں۔

نماز کے لئے قبلہ اور قیام ضروری ہے تاہم جہاز میں اس کا اہتمام ممکن نہیں ہے۔ جہاز کی کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کی قدرت نہ ہونے پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔رکوع کے لئے سر جھکائیں گے اور سجدہ کے لئے اس سے تھوڑا سا زیادہ سر جھکائیں گے۔

692. **سوال:** کیا قرآن کے آخر میں ختم قرآن پڑھنا ہے؟

جواب: قرآن ختم کرنے پر ختم قرآن کی دعا کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے لہذا ہم اس طرح کا عمل انجام نہیں دیں گے۔قرآن پڑھنا خود ہی باعث اجر ہے، اس کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں گویا ایک آدمی جب سے قرآن پڑھ رہا ہے اور جب تک پڑھتا رہا ہے تب تک اسے ہر ہر حرف پر دس نیکی لکھی جا رہی ہے پھر اس کو الگ سے دعا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اور ہمیں صرف قرآن کی تلاوت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ سمجھ کر قرآن پڑھنا چاہیے تاکہ جس مقصد سے قرآن کا نزول ہوا ہے وہ مقصد پورا ہو۔

693. **سوال:** آج کل نوجوان لڑکیاں اور خواتین دوران حیض سینٹری پیڈ کے بجائے ایک نئی طبّی ایجاد مینسٹرل کپ استعمال کرتی ہیں۔اگر حائضہ میت کے یہ کپ لگا ہو تو اس صورت میں اسکا کیا حکم ہوگا؟

جواب: حائضہ کے انتقال پر تدفین سے پہلے اس کو غسل دینے کی ضرورت ہے اور غسل میں پورے بدن کو دھلنا اور اس کی نجاست کو زائل کرنا ہوتا ہے لہذا اگر کسی میت کے ساتھ سینٹری پیڈ لگا ہوا تو اسے نکال کر الگ کر دیا جائے گا یا مینسٹرل کپ لگا ہو تو اس کپ کو بھی نکالا جائے گا کیونکہ اس میں نجس خون جمع ہوتا ہے تاکہ اس جگہ کی

اچھی طرح صفائی کی جاسکے حتی کہ میت کا پیٹ دبا کر پاخانہ کی بھی صفائی کی جاتی ہے تاکہ بعد میں نجاست نہ نکلے۔

694. **سوال:** کہا جاتا ہے کہ آپ کے گھر میں چار مقامات ایسے ہیں جہاں پر جنات ٹھہرتے ہیں، ایک طویل وقت تک پڑا ہوا بستر، دوسرا غسل خانا، تیسرا لٹکے ہوئے کپڑے جو دھل کر خشک کرنے کے لئے رسی پر یا استری کے لئے الماری میں لٹکاتے ہیں اور چوتھا گھر میں جلائی جانے والی آگ کی جگہ۔ پھر اس قسم کی ایک تحریر میں بتایا گیا ہے کہ بوتل میں دم کیا ہوا پانی رکھیں، اس کا چھڑکاؤ تکیہ پر، لٹکے ہوئے کپڑوں پر اور آگ والی جگہوں پر کرتے رہا کریں، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: اس قسم کی ایک تحریر اردو میں نشر کی گئی ہے، اس میں چار مقامات کا ذکر کیا گیا ہے اور چاروں کی دلیل دی گئی ہے۔

پہلا مقام: صحیح مسلم میں حدیث ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ایک بستر مرد کے لئے ہے ایک اس کی بیوی کے لیے تیسرا بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔ (مسلم: 2084) اس حدیث پر امام مسلم نے باب باندھا ہے (باب كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ) یعنی باب، حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے۔ باب سے سمجھ سکتے ہیں کہ بستر شیطان کا مسکن نہیں ہے بلکہ حاجت سے زائد بستر، شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے کیونکہ فضول خرچ کرنے والا شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔

دوسرا مقام: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ پاخانہ جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں، لہٰذا جب کوئی پاخانہ میں جائے تو کہے: «اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث» یعنی: ''اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (ابن ماجہ: 296) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جن وشیاطین نجاست کی جگہوں پر ہوتے ہیں۔

تیسرا مقام: اردو تحریر میں لٹکے ہوئے لباس کی دلیل یہ دی گئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ حِينَ تَكُونُ الرِّيحُ، وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الأَثْيَابَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَحُلُّ سِقَاءً، وَلاَ يَفْتَحُ بَابًا، وَلاَ يَكْشِفُ إِنَاءً.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چراغوں کو اس وقت بجھا دو جب ہوا چل رہی ہو، دروازے بند کر دو، مشکیزوں کو باندھ دو، اور کپڑوں کو ڈھانپ کر رکھو، کیونکہ شیطان نہ کسی

مشکیزے کو کھولتا ہے، نہ دروازہ کھولتا ہے، اور نہ کسی برتن کو بے پردہ کرتا ہے۔ (صحیح البخاری)

بخاری کی حدیث میں "وَخَمِّرُوا الْآنِيَابَ" (اور کپڑوں کو ڈھانپ کر رکھو) کے الفاظ نہیں ہیں، کسی آدمی نے عمدا حدیث رسول میں یہ لفظ زیادہ کر دیا ہے، اللہ اسے ہدایت دے۔ بخاری میں دروازہ بند کرنے، مشکیزہ، برتن اور کھانا پینا ڈھکنے اور چراغ بجھانے کا ذکر ہے۔ آپ بخاری کی ان احادیث (3280، 3304، 5623، 5624) کو دیکھ سکتے ہیں۔ ایک روایت اس طرح سے آتی ہے کہ کپڑے کو لپیٹ کر رکھو کیونکہ شیطان لپیٹا ہوا کپڑا نہیں پہنتا اور کھلا ہوا کپڑا پہن لیتا ہے۔ روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

اطووا ثيابَكُم ترجِعُ إليها أرواحُها، فإنَّ الشَّيطانَ إذا وجَدَ الثَّوبَ مطويًّا؛ لم يلبَسهُ؛ وإذا وجدَهُ منشورًا؛ لبسَهُ (المعجم الأوسط للطبراني: 5702)

شیخ البانی نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ (السلسلة الضعيفة: 2801، 5904) گویا لٹکے ہوئے کپڑا کو شیطان کا مسکن قرار دینا جھوٹی بات ہے۔

چوتھا مقام: اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ شیطان آگ کے قریب ہوتا ہے اور دلیل پیش کی جاتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم علیہ السلام کو اس (مادے) سے پیدا کیا گیا ہے جس کو تمہارے لئے جان کیا گیا ہے۔ (مسلم: 2996) اس میں کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ آگ شیطان کا مسکن ہے بلکہ شیطان کی خلقت کی بات کی گئی ہے۔

شیطان سے متعلق اردو تحریر کی حقیقت پیش کر دی گئی ہے، یہاں یہ معلوم رہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شیطان گھروں میں سکونت پذیر ہوتے ہیں، ہمیں چند خاص مقام ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پورے گھر میں کہیں بھی شیاطین ہو سکتے ہیں اسی لئے نبی ﷺ نے شیاطین سے گھر کی حفاظت کے طریقے بتائے ہیں جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقابِرَ ، إنَّ الشَّيْطانَ يَنْفِرُ مِنَ البَيْتِ الذي تُقْرَأُ فيه سُورَةُ البَقَرَةِ (صحیح مسلم: 780)

ترجمہ: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

شیطان گھروں میں ہوتے ہیں بلکہ انسان کے ساتھ پیدائش سے لے کر موت تک ایک شیطان لگا رہتا ہے حتی کہ انسان کے خون میں ڈورتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ(صحیح البخاری:2038)

ترجمہ: شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح دوڑتا ہے۔

یہ تو کچھ نہیں، اس سے بڑھ کر شیطان ہر روز سوتے وقت انسان کے سر کے پیچھے تین گرہیں لگاتا ہے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هو نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فإنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فإنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فأصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وإلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ(صحیح البخاري:1142)

ترجمہ: شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق وچوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو خصوصا اپنے مفاد کے لئے لوگوں کو شیطان سے ڈراتے ہیں تاکہ باطل طریقے سے مال کمائیں اسی لئے دم کیا ہوا پانی ان جگہوں پر جھڑکنے کے لئے کہتے ہیں۔دم کیا ہوا پانی بستر پر، یا لٹکے ہوئے کپڑے پر اور آگ پر جھڑکنا دین میں نئی ایجاد ہے، یہ بدعت ہے۔

شیطان ہمارے گھروں میں موجود ہوتا ہے بلکہ ہمارے ساتھ بھی ہوتا ہے ایسے میں ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے اور اعمال صالحہ کی طرف التفات کرنے کی ضرورت ہے۔ایمان وعمل صالح شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور اسی بنیاد پر آخرت میں بھی نجات ملے گی لہذا ہمیں پیشہ ور راقیوں اور فریبی عاملوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہئے۔

695.**سوال:** کیا بچوں کو چلڈرن ڈے میں بھیج سکتے ہیں؟

جواب: چلڈرن ڈے منانا اسلامی شعار اور مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے یہ غیروں کی نقالی ہے لہذا اس طرح کے ڈے میں اپنے بچے کو بھیجنا درست نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَن تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد: 4031)

ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں غیر قوموں کی نقالی کرنا اور ان کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

696. سوال: گھر کے کسی کام کی وجہ سے میاں بیوی میں لڑائی ہوگئی، شوہر نے غصے میں بیوی سے کہا "اگر مجھے کبھی کال کی تو میری طرف سے طلاق ہے"۔ کچھ گھنٹوں کے بعد دونوں کی صلح ہوگئی اس بہن نے پوچھا ہے کہ اب کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

جواب: شوہر کا اپنی بیوی سے یہ کہنا کہ اگر مجھے کبھی کال کی تو میری طرف سے طلاق ہے، اسے طلاق معلق کہتے ہیں یعنی کسی چیز سے طلاق کو معلق کر دینا۔ میاں بیوی کی صلح سے یہ طلاق معلق ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ یہ طلاق معلق اپنی جگہ پر برقرار رہے گی کیونکہ طلاق معلق کو واپس لینے کا کوئی اختیار نہیں رہتا ہے۔

اس وجہ سے اگر بیوی کبھی شوہر کو کال کرے گی تو اسے ایک رجعی طلاق واقع ہو جائے گی اور پھر شوہر کو عدت میں رجوع کا اختیار حاصل ہوگا یعنی اگر وہ عدت میں رجوع کر لیتا ہے تو رشتہ بحال رہے گا اور طلاق معلق کا معاملہ بھی ختم ہو جائے گا۔

697. سوال: ایک خاتون کو اس کے شوہر نے پہلے دو طلاقیں دی تھی، اب اگر اسے تیسری طلاق دیدے یا وہ خود ہی خلع لے لے تو اس کو عدت شوہر کے گھر گزارنی ہوگی یا کہیں اور کیونکہ وہ اپنے شوہر سے بددل ہوگئی ہے۔ خاتون پوچھتی ہے کہ اس سے قبل کہ شوہر تیسری طلاق دے کیا اسے خود ہی مطالبہ کر دینا چاہئے؟

جواب: بغیر سبب کے شوہر کا طلاق دینا یا بغیر سبب کے بیوی کا خلع طلب کرنا جائز نہیں ہے، اس پر گناہ ملے گا۔ ہاں کوئی شرعی عذر ہو تو بیوی اپنے شوہر سے طلاق یا خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اس کے لئے اس خاتون کو چاہئے کہ کسی قریبی عالم دین سے اپنی پوری بات بتائے اور پوچھے کہ کیا اس طرح کی صورت حال میں طلاق یا خلع کا مطالبہ درست ہے پھر کوئی قدم بڑھائے۔ اور اگر شوہر کی طرف سے تیسری طلاق دی جاتی ہے یا خلع واقع ہوتا ہے تو شوہر

کے گھر عدت گزارنا ضروری نہیں ہے، بیوی کہیں بھی عدت گزار سکتی ہے کیونکہ تیسری طلاق میں رجوع نہیں ہوتا اور خلع میں بھی رجوع نہیں ہے۔

698. **سوال:** شوہر عیسائی ہے اور اس کی بیوی مسلم ہے جو کرایہ پر رہتے ہیں، ایسے میں مکان مالک پوچھتے ہیں کہ کیا ان کو کرایہ پر رکھنا جائز ہے اور ان کی دی ہوئی چیزیں کھا سکتے ہیں؟

جواب: دنیاوی معاملات کرنا الگ معاملہ ہے اور دینی معاملہ کرنا ایک دوسرا معاملہ ہے۔ دنیاوی معاملات ایک کافر سے بھی کر سکتے ہیں یعنی بات کرنا، مکان کرایہ پر دینا یا اس کی طرف سے پیش کیا ہوا حلال تحفہ قبول کرنا ان سب باتوں میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم مسلم لڑکی کا عیسائی کے ساتھ رہنا ایک سنگین معاملہ ہے اور اس صورت میں مسلم لڑکی مسلم نہیں رہ جاتی، وہ اسلام سے خارج ہو جاتی ہے کیونکہ وہ عیسائی مذہب کو پسند کرتی ہے۔ اسلام کے نواقض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی کسی دوسرے دین اور دوسرے طریقہ کو اسلام سے بہتر سمجھے تو وہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اس لڑکی کا بھی معاملہ کچھ ایسا ہی ہے۔

دنیاوی لحاظ سے اس کے ساتھ دنیاوی معاملہ کرنے میں حرج نہیں ہے لیکن مسلمان ہو کر شرمناک حرکت کرنے کی وجہ سے بطور عبرت اس کی چیزیں نہیں کھاتے ہیں تو یہ بہتر ہی ہے۔ ساتھ ہی اسے لڑکی کو سمجھانے اور توبہ کرا کر دین اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ وہ توبہ کرے یا نہ کرے پھر بھی ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں دعوتی فریضہ انجام دینا چاہئے۔

699. **سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے کہ اس کے سسر کی کمائی حلال نہیں تھی، اس وجہ سے گھر میں اس کا خریدا ہوا سامان رکھا جا سکتا ہے یا بیچ کر صدقہ کر دیا جائے یا بطور زکوۃ یا قرض ادا کر دیا جائے؟

جواب: اگر کسی کے گھر میں حرام پیسے سے خریدی ہوئی کوئی چیز ہو یا سامان ہو اسے یونہی کسی محتاج وضرورت مند کو دے کر اپنی جان چھڑالی جائے یا سماجی کام میں صرف کر دیا جائے جیسے سڑک، کنواں، نالہ وغیرہ۔ اس کو صدقہ یا زکوۃ یا قرض میں نہیں دینا ہے کیونکہ یہ مال پاک نہیں ہے۔

700. **سوال:** اگر وراثت کے مال میں تھوڑا حرام اور تھوڑا حلال ہو تو کیا وراثت لے سکتی ہوں یا چھوڑ دینا چاہئے؟

جواب: مال کے بارے میں یقین کے ساتھ حرام ہونے کا علم نہ ہو یعنی محض شک ہو یا معمولی حصہ حرام کا مال وراثت میں مکس ہو تو ایسی وراثت تقسیم کرنے اور لینے میں حرج نہیں ہے لیکن اگر مال حرام ہونے کا علم ہو تو جتنا مال حرام ہو اتنا کسی محتاج وضرورت مند کو دے دیا جائے اور جو حلال مال بچے اسے وارثوں میں تقسیم کیا جائے۔

701. **سوال:** ایک خاتون کے لئے سن گلاسز استعمال کرنا جائز ہے جبکہ یہ روشنی کی چمک کم کرنے اور آنکھوں کی حفاظت کے لئے استعمال کئے جائیں اور اگر یہ فیشن اور زینت کے طور پر پہنے جائیں تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟

جواب: اللہ تعالی نے عورت کو اپنی زینت چھپانے کا حکم دیا ہے اور چشمہ بھی ایک طرح کی زینت میں داخل ہے اس وجہ سے اگر عورت اس طرح چشمہ لگائے کہ لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کے دیکھیں تو یہ جائز نہیں ہے لیکن اگر عورت ضرورت کے تحت مثلا دھوپ سے بچنے کے لئے اس طور پر چشمہ لگائے کہ اجنبی لوگوں کی نظریں اس کی طرف نہ اٹھیں تو پھر ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پردہ کے ساتھ نکلنے والی خاتون کو دھوپ کا چشمہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ باقی نظر کا چشمہ لگانا عذر کی وجہ سے جائز ہے۔

جہاں تک شوقیہ یا فیشن کے طور پر چشمہ پہننے کا معاملہ ہے تو اسے لگا کر گھر سے باہر نکلنا اور لوگوں کو دکھانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ فتنہ کا سبب ہے۔

702. **سوال:** کیا خالی بنی ہوئی قبر میں داخل ہو کر ویڈیوز بنانا شرعاً جائز ہے؟

جواب: نصیحت کے واسطے ہمارے لئے قرآن وحدیث ہی کافی ہے اس لئے لوگوں کو دین کی بات بتانے کے لئے قبروں کی تصاویر اور ویڈیوز بنانے کی ضرورت نہیں ہے پھر بھی اگر کوئی قبر کی تصویر یا ویڈیوز بناتا ہے تو اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ یہ جاندار کی تصویر نہیں ہے لیکن یہاں یہ یاد رہے کہ بعض لوگ قبروں کو اس طرح دکھاتے ہیں جیسے اس میں عذاب ہو رہا ہے یا بعض لوگ کرامت دکھاتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ جھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ اور اگر کہیں کچھ قبر میں عجیب وغریب چیز دکھائی بھی دے پھر بھی اسے پردہ میں رکھنا چاہئے کیونکہ اس کی اصل حقیقت کو ہم نہیں جانتے، بسا اوقات لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے قبروں کے ساتھ جادوئی حرکت انجام دی جاتی ہے۔

703. **سوال:** کیا ہم ایسے شخص کو وائی فائی اور انٹرنیٹ سروسز مہیا کر سکتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ اس کا استعمال گناہ کے کاموں میں کرے گا جیسے فلم، موسیقی اور دوسرے حرام ویڈیوز دیکھنے میں۔ کیا یہ گناہ کے کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہوگا؟

جواب: کسی ایسے شخص کو انٹرنیٹ کا وائی فائی دینا جس کے بارے میں یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ وہ گناہ کے کام میں ہی اس کا استعمال کرے گا یعنی وہ فلمیں دیکھے گا، گانے سنے گا اور اس قسم کے گناہ اور فحش چیزوں کے لئے انٹرنیٹ استعمال کرے گا تو ایسے شخص کو انٹرنیٹ وائی فائی دینا گناہ کے کام پر تعاون ہے جس سے اللہ رب العالمین نے ہمیں منع فرمایا ہے لہذا ایسے لوگوں کے لئے وائی فائی مہیا نہ کرایا جائے۔

704. **سوال:** عورتوں کو گھر میں کیسے پردہ کرنا چاہئے جبکہ گھر میں کزن، دیور، پھوپھا، خالو اور دیگر نامحرم لوگ موجود ہوں۔ کیا ہمارے لئے ڈھیلا اور لمبا عام لباس جس میں کوئی زینت نہ ہو اور اسکارف، چہرہ ڈھکنے کے لئے نوز پیس لگانا کافی ہوگا، اس سے پردہ ہو جائے گا یا شرعی پردہ کے لئے برقع پہنا ضروری ہے؟

جواب: اصل میں اسلامی معاشرے میں جوائنٹ فیملی کا تصور نہیں ہے لیکن ہمارے یہاں عموماً جوائنٹ فیملی پائی جاتی ہے جس میں بہت ساری خرابیاں ہیں، ان میں سے ایک خرابی بے پردگی ہے یعنی اس سسٹم میں رہتے ہوئے خواتین کے لئے غیر محرم سے پردہ کرنا دشوار ترین معاملہ ہے۔

آپ جہاں رہتے ہیں اگر وہاں پر محرم اور غیر محرم دونوں قسم کے مرد ہوں تو محرم کے سامنے عورت اپنے سر، بال، چہرہ اور ہاتھ و پیر کھول سکتی ہے، بقیہ حصوں کو گلے کے نیچے سے لے کر ٹخنوں تک پوری طرح ڈھک کر رکھنا ہے سوائے شوہر کے۔

جہاں تک غیر محرم کا مسئلہ ہے تو اس سے چہرہ سمیت پورے جسم کو پردے میں رکھنا ہے۔ آپ یہ سمجھ لیں جیسے حجاب و برقع میں گھر سے باہر نکلتے ہیں تاکہ کوئی اجنبی مرد آپ کو نہ دیکھے، اپنے گھر کے اندر بھی غیر محرموں سے ٹھیک اسی طرح سے پردہ کرنا واجب ہے، آپ کا لباس، ڈھیلا ڈھالا، دبیز اور سادہ ہونا چاہیے، نہ چست ہو، نہ چھوٹا ہو اور نہ بھڑکیلا ہو بلکہ محرموں کے سامنے بھی چست، چھوٹا اور بھڑکیلا لباس لگانے سے پرہیز کرنا ہے اور صرف اوپر مذکور حصے ہی محرم کے سامنے کھول سکتے ہیں جبکہ شوہر کے پاس عورت جیسے چاہے رہ سکتی ہے۔

جہاں تک اسکارف اور نوز پیس کا مسئلہ ہے تو واضح رہے کہ غیر محرموں سے سر، بال اور پیشانی سمیت پورا چہرہ ڈھکنا ہے خواہ اسکارف سے ڈھکیں یا بڑی چادر اور اوڑھنی سے ڈھکیں۔

705. **سوال:** کسی عورت کو اولاد نہ ہو اور وہ میراث میں گھر چھوڑ جائے جسے شوہر نے ھدیہ کے طور پر دیا ہو۔ پیچھے رہنے والوں میں شوہر کے والدین، بھائی، بہن، بھتیجے، بھانجے وغیرہ ہیں تو کیسے تقسیم ہوگا اور کیا عورت کی طرف سے کوئی حقدار نہیں ہوگا؟

جواب: اگر شوہر نے بیوی کو اپنی زندگی میں گھر ہدیہ کیا تھا تو یہ گھر بیوی کی ملکیت ہے، بیوی کی وفات کے بعد بیوی کی جانب سے جو وارثین ہیں ان کو اس گھر سے حصہ ملے گا، شوہر کے وارثوں کو حصہ نہیں ملے گا۔ سوال میں جن لوگوں کا ذکر ہوا ہے ان میں سے کسی کو اس گھر سے حصہ نہیں ملے گا۔ بیوی کے والد یا والدہ یا بھائی یا بہن وغیرہ حصہ دار ہوں گے بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے کہ گھر بیوی کی ملکیت ہے۔

اس لئے اس مسئلہ میں ضروری ہے کہ پہلے دونوں خاندان کے درمیان ایک بیٹھک کی جائے جس میں عالم دین موجود ہوں پھر پہلے یہ طے کیا جائے کہ کیا واقعی شوہر نے بیوی کو گھر تحفہ دیا تھا یا یہ شوہر کی ملکیت ہے۔ اس کے بعد وراثت تقسیم کی جائے تاکہ دو خاندانوں میں تنازع نہ ہو اور آپس میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

706. **سوال:** کبھی ایسے ہوتا ہے کہ ایک اذان ختم ہو کر کہیں سے دوسری اذان شروع ہو جاتی ہے پھر دوسری اذان کا جواب دینے لگ جاتی ہوں جبکہ پہلی اذان کے بعد کی دعا نہیں پڑھ پاتی ہوں۔ کیا ساری اذانوں کا جواب دے کر ایک ساتھ تمام اذانوں کے بعد کے اذکار پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: اذان اس لئے دی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو نماز کی خبر دی جائے اور لوگ نماز کی طرف آئیں۔ چونکہ مردوں پر مسجد جاکر جماعت سے نماز پڑھنا فرض ہے اس لئے اذان سن کر مرد تو مسجد جائیں گے مگر عورتیں اپنے گھر میں نماز ادا کریں گی۔ اور جس طرح مردوں کے حق میں اول وقت پر نماز پڑھنا افضل ہے اسی طرح عورتوں کے حق میں بھی ہے۔ لہذا عورتوں کے حق میں صحیح عمل یہ ہے کہ وہ جیسے کہیں اذان سنے، اس کا جواب دے کر فوراً وقت پر اپنی نماز ادا کرے، اسے دوسری اذان کا انتظار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کے حق میں بہتر و افضل ہے کہ وہ جلدی سے وضو بنا کر اول وقت پر نماز ادا کرے۔ ایک اذان سن کر اس کا جواب دینا اور اذان کے بعد کی دعا پڑھ لینا کافی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب پہلی اذان سن کر جواب دئے تو اسی وقت آخر میں اذان کے بعد کی دعا پڑھیں، یہ دعا بعد میں نہیں پڑھنا ہے اور نہ ہی دو تین اذان سن کر ایک ساتھ پڑھنا ہے۔ پہلی اذان کی وجہ سے دوسری اذان کے کچھ کلمات چھوٹ جائیں یا خود بھی چھوڑ دیتے ہیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اذان کا جواب دینا واجب نہیں ہے مسنون ہے۔ عورت کے حق میں اصل یہ ہے کہ جیسے نماز کا وقت ہو جائے وہ اپنی نماز ادا کرے، اس میں تاخیر نہ کرے۔

ہاں ناپاکی کے دنوں میں جب نماز نہ پڑھنا ہو تو جتنی اذانوں کا جواب دے سکیں جواب دیں کیونکہ اس وقت آپ کو نماز نہیں پڑھنا ہے۔

707. **سوال:** پاکستان میں اپنے مذہبی تہوار کے لئے سکھ لوگ آتے ہیں تو کیا ان کو رہائش کے لئے اپنا گھر کرائے پر دیا جاسکتا ہے؟

جواب: قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم کی مذہبی رسومات اور اس کے تہوار پر کسی طرح کا کوئی تعاون کرنا گناہ میں آئے گا لہذا اگر سکھ لوگ فقط اپنے مذہبی تہوار کے لئے کہیں پر آتے ہوں تو ایسے لوگوں کو کرائے پر روم دینا مسلمانوں کے لئے درست نہیں ہے۔ اور کاروبار اور دنیاوی غرض وغایت سے ٹھہرنے کے لئے روم لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

708. **سوال:** ایک شادی شدہ لڑکی اپنی زندگی میں خوش نہیں ہے، ایک دن لڑکا لڑکی دونوں بند کمرے میں تھے، کوئی گواہ نہیں تھا اور آپس میں کچھ جھگڑا ہوا تو لڑکی نے کہا کہ مجھے بخش دو، مجھے چھوڑ دو اور میرے اوپر رحم کرو وغیرہ، اس بات پہ لڑکے نے لڑکی کو لکھ کر تین طلاق دے دیا اور زبانی طور پر بول کر بھی کہا کہ میں تمہیں پورے ہوش وحواس میں تین طلاق دے رہا ہوں۔ ثبوت کے لئے اس کو رکارڈ کر لیا تھا مگر لڑکے کے گھر والے نہیں مانتے اور کہہ رہے ہیں کہ لڑکی نے جبراگن پوائنٹ پہ طلاق دلوائی ہے اس لئے یہ طلاق نہیں ہوگی اور لڑکی کے گھر والے کہہ رہے ہیں کہ بعض فرقے میں تین طلاق ایک ہی ہوتی ہے وہ کون سا فرقہ ہے اور اس بارے میں صحیح مسئلہ کیا ہے بتائیں؟

جواب: جب لڑکے نے بیوی کے کہنے سے اس کو لکھ کر اور بول کر ایک ساتھ تین طلاق دے دیا تو اس سے ایک رجعی طلاق مانی جائے گی یعنی یہ تینوں طلاق واقع نہیں ہوں گی، صرف ایک طلاق واقع ہوگی۔ طلاق رجعی میں تین

حیض عدت ہوتی ہے، اگر طلاق کی عدت باقی ہے تو شوہر اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے اور اگر رجوع نہ کرے تو تین حیض کی عدت گزرنے کے بعد میاں بیوی میں جدائی ہو جائے گی۔

جہاں تک لڑکے کے گھر والوں کا کہنا کہ یہ جبری طلاق ہے، یہ نہیں مانی جائے گی، غلط ہے۔ یہ کوئی جبری طلاق کا معاملہ نہیں لگتا ہے، بیوی نے محض طلاق کا مطالبہ کیا ہے اور شوہر نے طلاق دیدی ہے اس لئے اس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جہاں تک ایک مجلس کی تین طلاقوں کا معاملہ ہے تو اس بارے میں حق یہی ہے کہ صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے، یہ قرآن وحدیث کا فیصلہ ہے، یہ کسی فرقہ کی بات نہیں ہے۔

709. **سوال:** سورہ کہف پڑھنے کا صحیح وقت کون سا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعرات کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اس لئے جمعرات کے مغرب کے بعد سے کبھی بھی سورہ کہف پڑھ سکتے ہیں، اس بارے میں صحیح رہنمائی فرمائیں؟

جواب: جمعہ کو سورہ کہف پڑھنے کے سلسلے میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ اس سلسلے میں وارد احادیث کو بعض اہل علم نے ضعیف اور بعض نے صحیح کہا ہے اس کے باوجود جمعہ کو سورہ کہف پڑھنے کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے۔ جہاں تک سورہ کہف پڑھنے کے وقت کا معاملہ ہے تو اس بارے میں صحیح ابن عثیمینؒ کہتے ہیں کہ جمعہ کو سورج طلوع ہونے سے لے کر غروب ہونے کے درمیان کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں اور شیخ ابن بازؒ کی بھی رائے یہی ہے کہ جمعہ کے دن اول وقت، اوسط وقت یا آخر وقت کبھی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہے کہ جمعرات کا سورج ڈوبنے سے جمعہ کا دن شروع ہو جاتا ہے اس وجہ سے بعض اہل علم جمعرات کی رات کو بھی سورہ کہف پڑھنے کے قائل ہیں بلکہ حدیث میں لیلۃ الجمعہ کا لفظ بھی وارد ہے مگر ضعف سے خالی نہیں ہے۔ اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے دن طلوع شمس سے لے کر غروب شمس کے درمیان سورہ کہف کی تلاوت کی جائے۔

710. **سوال:** حضرت علی کا قول ہے کہ دنیا اگر حرام طریقے سے کماؤ گے تو عذاب ہے اور حلال کماؤ گے تو حساب ہے یعنی دونوں طرح سے مشکلات ہیں پھر کیا ہمیں زیادہ مال کمانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ چاہے جتنی اچھی جگہ استعمال کر لیں، حساب تو ہونا ہے، ایسے میں کس طرح چھٹکارا پایا جائے گا؟

جواب: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول بعض کتب میں ملتا ہے، آپ دنیا کا وصف بیان کرتے ہوئے اس طرح سے ذکر کرتے ہیں: حلالُها حسابٌ وحرامُها النارُ. (الزھد لابن أبي الدنیا: 17)

ترجمہ: دنیا حلال طریقے سے کمانے پر حساب ہے اور اس کو حرام طریقے سے کمانے پر آگ ہے۔

اس قول کو سخاوی رحمہ اللہ نے منقطع کہا ہے اور یہ ضعیف روایت ہوتی ہے۔ (المقاصد الحسنۃ: 232)

چونکہ مذکورہ قول ضعیف ہے اس لئے اس بات کو حوالہ کے طور پر پیش کرنا درست نہیں ہے تاہم یہ بات صحیح ہے کہ انسان جو کچھ بھی کماتا ہے ان سب کا حساب لیا جائے گا خواہ جائز طریقے سے کمائے یا حرام طریقے سے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم حلال کمائی زیادہ سے زیادہ نہیں کما سکتے ہیں۔ حلال کمائی ہمارے لیے حلال ہے اور جس کے پاس زیادہ پیسے ہوں وہ خیر کے کام زیادہ سے زیادہ کر سکتا ہے۔ آیئے صحیح بخاری کی ایک حدیث سے اس بات کا اندازہ لگاتے ہیں۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

جاء الفقراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا: ذهب أهل الدثور بالدرجات العُلى والنعيم المقيم، يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم، ولهم فَضْلٌ من أموال يحجون بها ويعتمرون ويجاهدون ويتصدقون، قال: ألا أحدثكم بأمر إن أخذتم به أدركتم من سبقكم ولم يدرككم أحد بعدكم، وكنتم خير من أنتم بين ظهرانيه إلا من عمل مثله: تسبحون وتحمدون وتكبرون خلف كل صلاة ثلاثاً وثلاثين. (صحیح البخاری: 843)

ترجمہ: کچھ مسکین لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے کہ مال والے تو بلند مقام اور جنت لے گئے۔ وہ ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے لئے مال کی وجہ سے فضیلت ہے، مال سے حج کرتے ہیں، اور عمرہ کرتے ہیں، اور جہاد کرتے ہیں، اور صدقہ دیتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم پہلے والوں کے درجہ پا سکو اور کوئی تمہیں تمہارے بعد نہ پا سکے اور تم اپنے بیچ سب سے اچھے بن جاؤ سوائے ان کے جو ایسا عمل کرے۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد تم تینتیس بار (33) سبحان اللہ تینتیس بار (33) الحمد للہ اور تینتیس بار (33) اللہ اکبر کہو۔

اس حدیث سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالداروں کو برا بھلا نہیں کہا ہے بلکہ یہاں سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اگر کسی کو زیادہ مال و دولت دے تو زیادہ سے زیادہ نیکی کا کام کرے۔

بہر حال حلال طریقہ سے زیادہ سے زیادہ کمانے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم حلال کمائی کو اچھی جگہ پر خرچ کرنا چاہیے تاکہ آخرت میں مالی محاسبہ آسان ہو۔

711. **سوال:** بچوں کو کوئی چیز دلا کر جمعہ کے دن مسجد میں لے جا سکتے ہیں؟

جواب: بچوں کو مسجد اور نماز کا شوق دلانے کے لئے انہیں تحفے اور انعام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلا شبہ والدین اپنے بچوں کو ان کی پسند کی کوئی چیز دلا کر مسجد بھیج سکتے ہیں یا مسجد جانے اور نماز پڑھنے پر اپنے بچوں سے وعدہ کر سکتے ہیں کہ نمازوں کی پابندی پر انہیں فلاں فلاں چیز یا فلاں فلاں ہدیہ و تحفہ ملے گا۔

712. **سوال:** کنگھے کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو بیچنے کی ممانعت ہو تو براہ کرم اس کی دلیل عنایت فرمائیں؟

جواب: اس پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ انسانی جسم کا کوئی عضو بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ انسان کی اپنی ملکیت نہیں ہے اور اللہ تعالی نے انسان کو مکرم بنایا ہے لہذا جسم کا کوئی حصہ بیچنا اس تکریم کے منافی ہے اور بال بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا (الإسراء:70)

ترجمہ: اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

اس وجہ سے انسان اپنے جسم کا بال، آنکھ، گردہ، خون اور کوئی بھی چیز نہیں بیچ سکتا ہے۔

713. **سوال:** کیا دوران خطبہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: خطبہ اس لئے دیا جاتا ہے تاکہ سامعین اسے بغور سنیں اور خطبہ سے نصیحت حاصل کریں۔ خطبہ کے دوران بولنا، بات کرنا اور کسی قسم کی حرکت کرنا ممنوع ہے بلکہ ہمہ تن گوش ہو کر بالکل چپ چاپ خطبہ سماعت کرنا چاہیے۔ صحیح مسلم (857) میں ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں: "مَن مَسَّ الحَصا فقد لَغا" جس نے (جمعہ کے دوران) کنکری چھوا اس نے لغو کام کیا یعنی جو خطبہ کے دوران معمولی کام کنکری چھوتا یا فضول کام کرتا ہے وہ لغو ہے اس لئے دوران خطبہ ذکر الٰہی اور درود پڑھنا درست نہیں ہے۔

714. **سوال:** میرے یہاں سردی کا موسم ہے، میں نے عشاء کے وقت وضو کر کے موزہ پہن لیا، سردی کی شدت کی وجہ سے موزہ پر دوسرا موزہ بھی لگا لیا۔ عشاء کی نماز کے بعد سونے کے وقت دوبارہ وضو کر کے لیٹے ہوئے نفل اور

وتر کی نماز پڑھی اور پھر سونے سے قبل موزے کا ایک سیٹ اتار دیا۔اس وقت یہ ارادہ تھا کہ فجر کے وقت وضو میں پاؤں دھلوں گی مگر یہ بات بھول گئی اور فجر کے وقت اسی ایک سیٹ پہنے موزہ پر مسح کر کے نماز ادا کر لی پھر اپنا پہلا ارادہ یاد آیا،ایسے میں وضو کا حکم کیا ہے اور کیا نماز دہرانی ہو گی؟

جواب: موزہ پر مسح کرنے کی شرط یہ ہے کہ اسے وضو کر کے پہنا گیا ہو اور چونکہ آپ نے وضو کر کے موزہ لگایا پھر اس پر مسح کیا لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے آپ کا وضو درست ہے اور فجر کے وقت پڑھی گئی نماز بھی درست ہے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ایک موزہ پر دوسرا سیٹ لگا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور دوسرا سیٹ اتار کر پہلے سیٹ پر فجر کے وقت مسح کیا گیا اس میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

715. **سوال:** اپنے شہر سے دوسرے شہر جانا ہے۔ایک بہن کا محرم اس کے ساتھ ہے مگر چار پانچ خواتین اور بھی ہیں جن کے ساتھ مرد محرم نہیں ہیں۔کیا یہ خواتین بھی محرم والی خاتون کے ساتھ سفر کر سکتی ہیں۔سفر اورنگ آباد سے حیدر آباد تک کا ہے۔میں نے تو اس طرح جانے سے انکار کر دیا مگر ایک عورت کہتی ہے کہ عورتیں بھی ایک دوسرے کی محرم بنتی ہیں،کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: یہ یاد رہے کہ ہر عورت کے لئے سفر میں اس کا محرم ہونا ضروری ہے اور کوئی بھی عورت کسی عورت کے لئے محرم نہیں بن سکتی ہے بلکہ محرم صرف مرد ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں محرم کا ذکر بھی کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

لا تسافر المراة سفرا ثلاثة ايام فصاعدا، إلا مع ابيها او اخيها او ابنها او زوجها، او ذي محرم(ابن ماجہ:2898)

ترجمہ: عورت تین یا اس سے زیادہ دنوں کا سفر باپ یا بھائی یا بیٹے یا شوہر یا کسی محرم کے بغیر نہ کرے۔(شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)۔

جس عورت نے کہا کہ عورت بھی عورت کا محرم ہوتی ہے اس عورت نے غلط کہا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ عورت کا محرم اس کا وہ مرد ہوتا ہے جس سے اس کا نکاح حرام ہے۔

716. **سوال:** نماز کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے مگر کیا دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف دیکھا جا سکتا ہے؟

جواب: نماز کے اندر آسمان کی طرف دیکھنا ممنوع ہے, نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہایت سختی سے روکا۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔(بخاری:750)

چونکہ نماز کے اندر آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت ہے اور یہ ممانعت عام حالات میں نہیں ہے لہذا نماز سے باہر دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف نظر اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عام حالت میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت نہیں ہے۔

717. سوال: ایک خاتون کی شادی کو آٹھ سال سے زیادہ ہوگئے مگر اسے کوئی اولاد نہیں ہوئی، وہ کہتی ہے کہ میرا شوہر اپنا علاج کرانے کے بجائے میرے اوپر اولاد نہ ہونے کا الزام لگاتا ہے جبکہ وہ اپنا علاج کرا چکی ہے۔ اب وہ اس سے علاحدہ ہونا چاہتی ہے لیکن اس کا شوہر طلاق نہیں دے رہا ہے اور خلع طلب کرنے پر کہتا ہے کہ پہلے چھ لاکھ دو، تب کاغذ پر دستخط کروں گا۔ ایسے میں عورت کیا کرے وہ چھ ماہ سے اپنے میکے میں ہے اور شوہر کہتا ہے کہ ساری عمر اسی طرح لٹکا کر رکھوں گا؟

جواب: جس خاتون کی شادی کو آٹھ سال سے زیادہ ہوگئے اور اولاد نہیں ہوئی جس کی وجہ سے اس کا شوہر بیوی کو مورد الزام ٹھہراتا ہے اس خاتون کو صبر سے کام لینا چاہیے اور اس بات پر یقین کرنا چاہیے کہ اولاد دینا صرف اللہ رب العالمین کا کام ہے, نہ یہ شوہر کے ہاتھ میں ہے اور نہ ہی بیوی کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ (الشوری:49)

ترجمہ: اللہ زمین وآسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

اس آیت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اولاد دینے والا صرف اللہ تعالی ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اولاد سے محروم کر دیتا ہے لہذا انسان کو اولاد کے لئے اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور جسے اولاد ہونے میں تاخیر ہو یا جسے اولاد نہ ہو وہ صبر کرے اللہ تعالی اسے صبر کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

مذکورہ صورتحال میں، میں اس بہن سے عرض کروں گا کہ اگر شوہر سے نباہ کی صورت ہو بھلے اس سے کچھ تکلیف بھی پہنچتی ہو پھر بھی واپس اپنے شوہر کے پاس چلی جائے اور اس کے پاس زندگی گزارے، اگر اولاد اس کی قسمت میں ہوگی تو ضرور اللہ اولاد سے نوازے گا۔

اور اگر نباہ کی کوئی صورت نہ ہو تو وہ اپنے قریب کے عالم دین کی مدد حاصل کرے، وہ جانبین کے حالات کو دیکھ کر صحیح مشورہ دے سکتے ہیں حتی کہ خلع کی نوبت پڑے تو وہ خلع کی کاروائی کا فریضہ بھی انجام دے سکتے ہیں۔اس کے لئے میرا تفصیلی مضمون "خلع کا طریقہ اور اس کے بعض مسائل" کا مطالعہ کریں جو میرے بلاگ پر موجود ہے۔

718. **سوال:** سحری اذان سے کتنی دیر پہلے کھالینی چاہیے، بعض لوگ اذان کے قریب سحری کھاتے ہیں اور جب اذان ہونے لگتی ہے تو پانی پیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ویسے تو فجر کی اذان سے پہلے پہلے تک سحری کا وقت ہوتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اذان فجر سے کچھ دیر پہلے ہی سحری کھا کر فارغ ہو جاتے جیسا کہ صحابی رسول زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تسَحَّرْنا معَ النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، ثم قام إلى الصلاةِ، قلتُ : كم كان بينَ الأذانِ والسُّحورِ ؟ قال : قدْرَ خمسينَ آيةً(صحيح البخاري:1921)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے سحری کھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے موافق فاصلہ ہوتا تھا۔

لہذا ہمیں بھی سحری کھانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنت کی پیروی کرنا چاہیے اور اذان فجر سے چند منٹ پہلے ہی سحری سے فراغت حاصل کر لینی چاہیے۔اگر کبھی اتفاقی طور پر سحری کھاتے ہوئے اذان فجر ہونے لگے تو جلدی سے اپنی ضرورت پوری کر لینی چاہیے لیکن جو لوگ عمدا (جان بوجھ کر) اذان کے وقت سحری کھاتے ہیں اور اذان کے بعد پانی پیتے ہیں ایسے لوگوں کا روزہ بھی خراب ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے وقت میں پانی پیتے ہیں جس وقت میں بھوکا رہنا ہے۔اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں فجر کی اذان بہت ساری جگہوں پر تاخیر سے ہوتی ہے ایسے میں سحری کھانے والوں کو محتاط رہنا چاہیے۔

719. **سوال:** کیا عورتوں کے لئے ہر قسم کے بالوں کا جوڑا کرنا منع ہے۔ اگر کوئی عورت بالوں کو اکٹھا کر کے درمیان سر پہ نہیں بلکہ تھوڑا سا نیچے کر کے اکٹھے بال باندھ لیتی ہے تو کیا ایسا کرنا بھی گناہ کے زمرے میں آئے گا۔ عام طور پر عورتیں گرمی سے بچنے کے لئے بالوں کو اکٹھا کر کے باندھ لیتی ہیں کیونکہ چوٹی سے اکثر بال باہر نکل جاتے ہیں؟

جواب: بالوں کو جمع کر کے درمیان سر کے اوپر جوڑا بنالینا جو بختی اونٹ کے کوہان کی طرح معلوم ہو دراصل بالوں کا یہ جوڑا بنانا ممنوع ہے اور اس کے علاوہ دوسرے قسم کے جوڑے بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے عورت گرمی سے بچنے کے لئے بالوں کا جوڑا بنا کر سر کے نیچے لٹکا لے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

720. **سوال:** جب بھی نماز پڑھتی ہوں تو پیر کو بائیں طرف نکال لیتی ہوں خواہ جلسہ ہو یا قعدہ کیونکہ پیر میں اکڑاہٹ پیدا ہوتی ہے اور سلام پھیرنے کے بعد فوراً آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتی ہوں، کیا ایسا کرنے سے نماز میں فرق آئے گا؟

جواب: جلسہ استراحت، جلوس بین السجدتین اور قعدہ اولی میں افتراش کرنا چاہئے۔ افتراش کا مطلب ہے دائیں پیر کھڑا کر کے اسے قبلہ رخ کرنا اور بائیں پیر بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ اور آخری قعدہ میں تورک کیا جائے گا۔ تورک کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا کر کے قبلہ رخ کریں اور بائیں پیر دائیں جانب نکال کر زمین پر بیٹھیں۔ نماز میں بیٹھتے وقت اس مسنون طریقہ کا التزام کیا جائے گا لیکن کسی کو مشقت کی وجہ سے اس کیفیت میں بیٹھنے میں دشواری ہو تو کم از کم وہ افتراش والی بیٹھک اپنائے اور اگر وہ بھی دشوار ہو تو بیٹھنے میں جو سہولت ہو اپنائے۔ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکنے والے کو بیٹھ کر اور بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکنے والے کو پہلو کے بل نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

بہر کیف! مکمل نماز آدمی کو اسی طرح پڑھنا چاہئے جیسے نبی ﷺ نے ادا فرمائی ہے اور آپ نے حکم دیا ہے کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ (بخاری) اگر عذر کی وجہ سے پیروں کو بائیں جانب نکالتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن عذر نہ ہو سنت کے مطابق نماز میں بیٹھیں اور سلام پھیرنے کے بعد چاہے جیسے بیٹھیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

721. **سوال:** حدیث میں ہے کہ "جو شخص تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا". (بخاری: 6643) اس حدیث کو کس طرح سمجھیں گے؟

جواب: نبی ﷺ نے سورہ اخلاص کو قرآن کا ایک تہائی حصہ قرار دیا ہے اس سے بلاشبہ اس سورت کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس سورت کے فضائل میں اور بھی متعدد احادیث ہیں۔ایک تہائی قرآن کہنے سے کیا مراد ہے اس بارے میں اہل علم کے متعدد آراء ملتے ہیں۔ایک رائے یہ ہے کہ اپنے مضامین کے اعتبار سے ایک تہائی ہے یعنی قرآن تین قسم کے علوم پر مبنی ہے،ایک علم توحید،دوسرا علم رسالت اور تیسرا علم آخرت۔سورہ اخلاص میں توحید کا علم ہے گویا ایک تہائی قرآنی علم اس سورت میں موجود ہے۔اس سلسلے میں صحیح مسلم میں ایک حدیث ملتی ہے۔نبی ﷺ فرماتے ہیں:إِنَّ اللَّهَ جَزَّأَ القُرْآنَ ثَلاثَةَ أَجْزاءٍ، فَجَعَلَ {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} جُزْءًا مِن أَجْزاءِ القُرْآنِ(صحیح مسلم:811)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین اجزاء(حصے) کئے ہیں اور قُلْ ہُوَاللہُ اَحَدٌ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جز قرار دیا ہے۔

اسی طرح تہائی قرآن سے مراد ایک رائے یہ ہے کہ اس کی تلاوت تہائی قرآن کے برابر ہے،جو سورہ اخلاص کی تین بار تلاوت کرے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا اجر ملے گا اور اس بارے میں ایک حدیث بھی ملتی ہے۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ «الواحد الصمد» (یعنی «قل ھو اللہ أحد») قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے۔(صحیح مسلم:5015)

خلاصہ یہ ہے کہ دلائل سے اس سورت کی جو جو فضیلت ثابت ہوتی ہے ہم اسے ثابت مانیں گے لہذا سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر کہنے کا مطلب مضامین کے اعتبار سے بھی ہے اور تلاوت کی فضیلت کے اعتبار سے بھی مگر کوئی صرف سورہ اخلاص کی تلاوت کو لازم پکڑ لے اور پورے قرآن کی تلاوت سے بے نیاز ہو جائے یہ مناسب نہیں ہے۔ہم پورے قرآن کی تلاوت کریں گے اور جب چاہیں گے بکثرت سورہ اخلاص کی بھی تلاوت کریں گے۔

722.**سوال:** استاد کا سزا کے طور پر بچوں سے فائن لینا جائز ہوگا؟

جواب: مدارس میں بچوں سے تاخیر کرنے پر یا کسی طرح کی غلطی کرنے پر مالی جرمانہ لیا جاتا ہے یہ شرعا درست نہیں ہے۔ فتاوی لجنہ دائمہ سے اس مالی جرمانہ کے متعلق سوال کیا گیا جو قبائل کے بعض افراد کی طرف سے بعض امور کے ارتکاب پہ عائد کیا جاتا ہے تو کمیٹی نے جواب دیا:

من أخذ غرامة مالية لمن يفعل كذا وكذا. فهذا إجراء لا يجوز؛ لأنه عقوبة تعزيرية مالية ممن لا يملكها شرعًا، بل مرد ذلك للقضاة، فيجب ترك هذه الغرامات(فتاوى اللجنة الدائمة، رقم:20904)

ترجمہ: جس نے مالی جرمانہ لیا ایسے شخص سے جو ایسا یا ویسا کرے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ شرعی طور پر مالی سزا نافذ کرنے کا اختیار ایسے اشخاص کو نہیں ہے بلکہ یہ قاضی کے ذمہ ہے اس لئے یہ جرمانے ترک کرنا واجب ہے۔

723. **سوال:** ایک عورت نے پہلے شوہر سے نکاح ختم کر لیا اور دوسرے سے نکاح کیا اور پھر دوسرے شوہر سے بھی نکاح ختم کر لیا۔ اب اگر پہلے شوہر سے نکاح کرنا ہو تو کیا دوسرے شوہر کا طلاق دینا ضروری ہے یا عورت خود خلع لے کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور کیا یہ حلالہ کی صورت ہے؟

جواب: یہاں پر سب سے بنیادی بات یہ علم میں رہے کہ بغیر شرعی عذر کے کسی عورت کا شوہر سے طلاق لینا یا خلع طلب کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی عورت بغیر عذر کے شوہر سے جدائی حاصل کرتی ہے تو وہ گنہگار ہو گی لیکن اگر عورت کے ساتھ شرعی عذر تھا اور اس نے پہلے شوہر سے علاحدگی اختیار کی پھر دوسرے مرد سے شادی کی اور وہاں پر بھی شرعی عذر کی بنیاد پر طلاق ہو گئی یا خلع ہو گیا۔ اب اگر وہ واپس پہلے شوہر کے پاس آنا چاہتی ہے تو شرعی طور پر نکاح کر کے اس کی زوجیت میں آسکتی ہے۔ دوسرے شوہر نے طلاق دی ہو یا دوسرے شوہر سے خلع ہوا ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، دونوں صورتوں میں عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور یہ وہ حلالہ نہیں ہے جس پر لعنت کی گئی ہے۔

724. **سوال:** کیا کھانا کھاتے وقت بات نہ کرنا سنت ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے کھاتے وقت بات کرنے سے کبھی کسی صحابی کو منع نہیں کیا بلکہ متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے کھاتے وقت بھی باتیں کی ہیں۔ اس کے بے شمار دلائل ہیں مثلا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النبيَّ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الأُدُمَ ، فَقالوا: ما عِنْدَنَا إلَّا خَلٌّ، فَدَعَا به، فَجَعَلَ يَأْكُلُ به، ويقولُ: نِعْمَ الأُدُمُ الخَلُّ، نِعْمَ الأُدُمُ الخَلُّ(صحیح مسلم:2052)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے آپ نے سرکہ منگایا اور اسی کے ساتھ روٹی کھانا شروع کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ سرکہ عمدہ سالن ہے سرکہ عمدہ سالن ہے۔

دلیل کے لئے ایک حدیث ہی کافی ہے، اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے آدمی کھاتے وقت بھی بات کر سکتا ہے اس لئے یہ کہنا کہ کھانے وقت بات نہ کرنا سنت ہے، صحیح بات نہیں ہے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ کھاتے وقت یا عام حالات میں بھی بلا ضرورت بولنا صحیح نہیں ہے اور جب بھی بولیں اچھی بات بولیں ورنہ خاموشی اختیار کریں۔

725. **سوال:** ایک عورت عمرہ کرنے آئی تھی اس نے عمرہ کر لیا اور اب اسے دوبارہ عمرہ کے لئے مدینہ سے مکہ جانا ہے مگر اسے حیض آگیا ہے۔ یہ ناپاکی پاکستان جانے تک رہ سکتی ہے تو کیا وہ میقات سے ایسے ہی گزر جائے یا گرشک ہو کہ پاک ہو جائے گی تو شرط لگا کر نیت کر لے؟

جواب: جو عورت اپنے ملک سے عمرہ کے لئے آتی تھی اور اس نے اپنا عمرہ کر لیا، الحمدللہ اس کا مقصد پورا ہو گیا اور اصل میں ایک سفر میں ایک ہی عمرہ کرنا سنت ہے۔ اور چونکہ ابھی وہ حالت حیض میں ہے اس لئے وہ مدینہ سے مکہ جاتے وقت عمرہ کا احرام نہیں باندھے کیونکہ عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد پاک ہونے تک اسے مکہ میں احرام کی پابندی کے ساتھ ٹھہرنا پڑے گا اور پاکی کی حالت میں عمرہ کرنا پڑے گا جو کہ ایک مشکل امر ہے۔ اس حال میں شرط لگانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، شرط تو اس وقت لگانا مفید ہوتا جب وہ پاکی کی حالت میں ہوتی اور احرام باندھتے وقت شرط لگانے کے بعد حیض آجاتا تو پھر وہ عمرہ چھوڑ سکتی ہے مگر مذکورہ صورت حال دوسری ہے۔

726. **سوال:** سعودی عرب میں بعض سونے کی دکانوں میں کیش خریدنے پر پندرہ فیصد حکومتی ٹیکس کے بغیر زیورات بیچے جاتے ہیں، کیا اس طرح زیورات خرید سکتے ہیں جبکہ کارڈ سے آن لائن پیمنٹ کرنے پر پندرہ فیصد ٹیکس بھی دینا پڑتا ہے؟

جواب: زیوارت کیش خریدنے پر ٹکیس نہ لگتا ہو تو اس طرح زیورات خریدنے میں خرج نہیں ہے۔ آپ اس طرح زیورات خرید سکتے ہیں۔ خرید و فروخت کی اصل شکل تو کیش ہی ہے، آن لائن ایک سہولت ہے۔ کہیں کہیں آن لائن پیمنٹ نہ کرنے پر قانونی مشکل آتی ہے لہذا اس مشکل کو دھیان میں رہ کر خرید و فروخت کریں۔

727. سوال: ابوداؤد (3230) میں ہے کہ ایک شخص جوتا پہنے قبروں کے درمیان چل رہا تھا تو نبی ﷺ نے اسے جوتا اتارنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے جوتا اتار پھینکا۔ اس حدیث کی روشنی میں بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ قبروں کے درمیان جوتیاں پہن کر نہیں چلنا چاہئے مگر بعض جگہوں پر جیسے بقیع غرقد میں عموما دیکھا جاتا ہے کہ سبھی لوگ جوتیاں پہن کر چلتے ہیں، ایسا کیوں ہے؟

جواب: ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث کو شیخ البانی نے حسن قرار دیا ہے اور اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو اپنا جوتا قبرستان سے باہر نکالنا چاہئے اور خالی پیر قبروں کے درمیان چلنا چاہئے تاکہ قبروں کی بے حرمتی نہ ہو تاہم بعض اہل علم نے جوتے پہن کر بھی قبرستان جانا جائز قرار دیا ہے اور دلیل میں ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث کے بعد مروی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹنے لگتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے''۔ (ابوداؤد: 3231)

اس حدیث سے صاف طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلنا چاہئے مگر اہل علم کے راجح موقف کی روشنی میں عذر کے وقت جوتوں سمیت قبرستان میں داخل ہو سکتے ہیں جیسے قبرستان میں کانٹے، جھاڑ اور کنکر و پتھر وغیرہ ہوں اور کوئی عذر نہ ہو تو جوتے پہن کر قبرستان نہ جایا جائے۔ نیز ایسے قبرستان جس میں چلنے کے لئے راستے بنائے گئے ہوں تو وہاں جوتے پہن کر چلنے میں حرج نہیں ہے اور بقیع کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ اس میں چلنے کے لئے راستہ بنایا گیا ہے لہذا اس میں جوتا سمیت داخل ہو سکتے ہیں۔

728. سوال: اگر بیوی حق مہر معاف کر دے تو کیا پھر بھی خاوند پر حق مہر دینا فرض ہے؟

جواب: بسا اوقات بیوی کو بہلا پھسلا کر یا زبردستی مہر معاف کروایا جاتا ہے، اگر ایسی صورتحال نہ ہو اور شوہر نے

مہر معاف کرانے کے لئے بیوی پر جبر نہ کیا ہو، بیوی نے از خود، دلی خوشی سے مہر معاف کر دیا ہو تو پھر شوہر کو دوبارہ مہر دینے کی ضرورت نہیں ہے، ایک بار معاف کر دینا ہی کافی ہے پھر شوہر کے ذمے سے مہر ساقط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا (النساء:4)

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو۔

اللہ کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر بیوی کا حق ہے شوہر کو چاہیے کہ خوشی خوشی بیوی کو اس کا مہر عطا کر دے لیکن جو مہر ابھی شوہر کے ذمہ باقی ہے، بیوی خوش دلی سے مہر معاف کر دے تو شوہر کو ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر جبرا مہر معاف کرایا گیا ہو تو یہ نہیں مانا جائے گا اور شوہر کو مہر ادا کرنا پڑے گا۔

729. **سوال:** ایک شخص کے والد نے اپنی بیوی کو مہر ادا نہیں کیا تھا اور اب وہ دونوں وفات پا چکے ہیں۔ اب یہ صاحب اپنے والد کا قرض یعنی مہر ادا کرنا چاہتے ہیں تو کیسے کریں، کیا وہ مہر کی اس رقم کو والدہ کی جانب سے صدقہ کر دے؟

جواب: جب شوہر نے بیوی کو مہر نہ دیا ہو اور اس کا انتقال ہو جائے تو میت کی وراثت میں سے مہر نکال کر بیوی کو دیا جائے گا اور جب بیوی کا بھی انتقال ہو گیا ہو جیسا کہ مذکورہ صورتحال ایسی ہی ہے تو پھر یہ مہر بیوی کے وارثوں کا حق ہے لہذا بیوی کی وفات کے وقت بیوی کے جو وارثین زندہ تھے ان لوگوں میں یہ تقسیم کیا جائے گا اور اگر اسے بیوی کی طرف سے غریبوں میں صدقہ کر دیا جائے تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کے لئے وارثوں کی رضامندی ضروری ہے یعنی تمام وارثوں کی رضامندی ہو تو میت کی طرف سے صدقہ کر سکتے ہیں۔

730. **سوال:** میرے والد صاحب اپنی زندگی میں ہی تقریباً ساری وراثت تقسیم کر گئے تھے، کچھ حصہ والدہ کے نام کر گئے تھے۔ بیٹوں کے نام پورا حصہ تھا اور بیٹیوں کا کچھ حصہ والدہ کے نام کر گئے اور انہوں نے کئی بار بیٹیوں سے کہا تھا کہ ماں کا حصہ ڈال کر آپ لوگوں کا حصہ پورا ہو جائے گا۔ بیٹیوں نے اپنی خوشی سے زرخیز زمین بھائیوں کے نام کرنے کو کہا تھا جبکہ ان کی زمین دوگنا کم مالیت کی تھی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ والدہ بہت ضعیف ہیں وہ جا کر زمین کا

انتقال نہیں کرا سکتی۔ ان کے بعد پھر زیادہ حصہ بھائیوں کو چلا جائے گا۔ بہنوں نے بھائیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ جو تھوڑا حصہ ان کا بنتا ہے وہ زرخیز زمین سے دے دیں، کیا بہنوں کا زرخیز زمین سے طلب کرنا گناہ ہے جبکہ پہلے دینے پر راضی تھیں اور ان کے شوہر بھی زرخیز زمین سے لینے کے حق میں ہیں؟ .731

جواب: اصل میں کسی آدمی کا اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کر دینا یہ شریعت میں مداخلت ہے یعنی اپنی من مرضی جائیداد تقسیم کرنا ہے جبکہ شریعت کا اصول یہ ہے کہ جب آدمی کی وفات ہو جاتی ہے تب اس کی جائیداد نظام وراثت کے تحت وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔

بہر کیف! جب والد نے اپنی جائیداد تقسیم کی، اسی وقت سب کو برابر برابر حصہ دے کر معاملہ مکمل طور پر ختم کر دینا چاہیے تھا اور بیٹیوں کا حصہ ماں کے لیے نہیں چھوڑنا تھا بلکہ ماں کو بھی الگ حصہ دینا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس تقسیم پر پہلے سب لوگ راضی تھے اس وقت اسی تقسیم پر قائم رہیں اور ماں کے حصے میں اس وقت جو زمین ہے اس کے لئے بھائیوں کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور ماں کے حصے والی زمین کے بارے میں مشورہ کرنے کے بعد کاغذ بنالیں تاکہ وہ ثبوت کے طور پر بعد میں کام آئے۔ اور چونکہ اس تقسیم کی اصل حقیقت صرف ایک جانب سے بات سننے کے بعد سمجھ میں نہیں آسکتی ہے اس لئے اس مسئلے کو گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر اور مشورے سے حل کریں اور بیٹھک میں عالم دین کو بھی رکھیں تاکہ وہ شرعی رہنمائی کریں گے اور تقسیم میں اگر گربڑی ہوئی ہو تو اس کی اصلاح کر دیں گے۔

سوال: اگر حیض آکر پانچ دن ہو جائے اور خون پوری طرح بند ہو جائے پھر غسل کر لینے کے بعد اگر تھوڑا سا خون جیسا عجیب رنگ خارج ہو تو کپڑا بدلنا چاہیے یا اسے صاف کر لینا کافی ہو گا یا واپس سے غسل حیض کرنا ہو گا؟ .732

جواب: اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض آیا اور حیض سے پاکی حاصل ہو گئی تو وہ غسل کر کے نماز ادا کر سکتی ہے اور غسل کے بعد داغ دھبے یا کسی رنگ کا کچھ ظاہر ہو تو اس کی طرف توجہ نہ دے۔

سوال میں جو مسئلہ پوچھا گیا ہے کہ حیض کا خون پوری طرح بند ہو جانے کے بعد تھوڑا سا رنگین کچھ ظاہر ہو تو اس کے لئے کیا کرنا ہے؟

یہاں پر ایک بات یہ عرض کر دوں کہ عورتوں کو حیض سے پاکی کے لئے پوری طرح اطمینان حاصل کر لینا چاہیے، اگر لگے کہ خون بند ہو گیا ہے تو اس کے لئے یہ دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ اندرون حصہ خون تو نہیں کیونکہ ممکن

ہے خون گرنا بند ہو جائے لیکن اندرون حصہ خون موجود ہو، اس کو پاکی نہیں کہتے جب تک کہ اندرون حصہ بھی خشک نہ ہو جائے اس لئے روئی داخل کر کے خشکی چیک کرنا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حیض سے پاکی حاصل ہونے پر غسل کے وقت ممکن ہے اندرون حصہ کچھ مواد چپکا ہوا تھا جو باہر نکلا ہو۔ جب وہ کپڑے میں لگ جائے تو مکمل کپڑا بدلنے کی ضرورت نہیں ہے بس اس حصے کو دھو لینا کافی ہے اور دوبارہ غسل کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

733. **سوال:** عورت حیض کی حالت میں ہو اور چار پانچ دن گزر جائیں تو کیا وہ مسجد جا سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت ماہواری سے ہو اور ابھی تک ماہواری جاری ہو تو عورت مسجد نہیں جا سکتی ہے چاہے پانچ دن ہی کیوں نہ گزر گئے ہوں۔ اصل یہ ہے کہ ماہواری ختم ہو جائے تب عورت مسجد جا سکتی لیکن ماہواری جاری ہو تو مسجد نہیں جائے گی۔

734. **سوال:** کیا جو شخص قرضہ میں ڈوبا ہوا اسکی نماز جنازہ پڑھنا گناہ ہے؟

جواب: مقروض مسلمان کی وفات ہو جائے تو بلاشک اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ قرض خواہ جس قدر بھی ہو نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ مرنے والے نے قرض کی ادائیگی کے لیے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں۔ اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں اس لیے ان مسلمانوں میں جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے۔ (صحیح بخاری: 5371)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ شروع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقروض کی نماز جنازہ نہیں ادا فرماتے بعد میں آپ ہر کسی کا جنازہ پڑھنے لگے۔ جس وقت آپ مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے اس وقت بھی مقروض کی نماز جنازہ ادا کی جاتی، صرف لوگوں کی عبرت و نصیحت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ لہذا

مقروض کی نماز جنازہ ہر حال میں ادا کی جائے گی بشرطیکہ وہ مسلمان ہو اور ایسے شخص کے جنازہ پڑھنے میں کسی کو کوئی گناہ نہیں ہے۔ جنازہ کی نماز ادا کرنا تو بڑے اجر کا کام ہے۔

735. **سوال:** حافظ بچوں کو رمضان کی تیاری کے لئے گھر میں نوافل پڑھائے جاتے ہیں تاکہ تراویح نماز کے لئے اپنا قرآن اچھے سے تیار کر سکیں۔ ایسے میں کیا ماں بچوں کو سامعہ بن کر لقمہ دے سکتی اور غلطی پر اصلاح کر سکتی ہے؟

جواب: جو حفاظ رمضان میں قرآن پڑھانے کے لئے قرآن کی تیاری کرتے ہیں، ان کو اپنا حفظ اور قرات چیک کرنے کے لئے محض قرآن سنانے کی ضرورت ہے اس کے لئے باقاعدہ نماز میں پڑھ کر مشق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قیام اللیل اور نوافل کی حیثیت سے نماز پڑھی جائے تو اس میں حرج نہیں ہے لیکن محض تراویح کی مشق کے لئے نوافل پڑھی جائے، یہ درست عمل نہیں ہے اس لئے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس عمل سے اسے پرہیز کرنے کے لیے کہا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی عورت مردوں کی نماز میں لقمہ نہیں دے سکتی ہے، عورتوں کے لئے زبانی طور پر لقمہ دینا ممنوع ہے۔

736. **سوال:** ایک مرد نے دوسری شادی کر لی، اس نے پہلی بیوی اور اس کے بچوں کو چھوڑ دیا۔ بیوی خلع لینا چاہ رہی تھی مگر وہ بچوں سمیت سعودی عرب چلی گئی اور خلع نہیں ہوا۔ اب جب اس کے بچے اپنے والد کو ویزہ دے کر پاکستان سے سعودی بلا رہے ہیں تو وہ بہن کہتی ہے کہ نہ میں اس کے حقوق ادا کرنا چاہتی ہوں، نہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں بلکہ ہو سکتا ہے میں گھر چھوڑ دوں، اور وہ پوچھتی ہے کہ بنا حقوق ادا کئے اور بنا تعلق رکھے ایک گھر میں رہ سکتی ہے، کیا اس طرح ایک گھر میں رہنے پر گناہ ہو گا؟

جواب: عورت کے لئے ایسی صورت میں دو راستے ہیں۔ ایک راستہ یہ ہے کہ یا تو وہ پرانی باتوں کو بھول کر اور شوہر کو معاف کر کے اسے قبول کر لے اور اس کے ساتھ رہنے لگے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ شوہر کی زوجیت میں رہتے ہوئے یوں ہی لاتعلق ہو کر شوہر سے الگ زندگی گزارنا مناسب نہیں ہے اس لئے اپنی زندگی کا راستہ واضح کر لینا چاہیے۔ اگر ساتھ رہنے کا امکان ہو تو ساتھ رہے اور اگر ساتھ رہنے کا امکان نہ ہو تو خلع یا طلاق لے کر الگ ہو جائے۔

بہر حال! جب تک طلاق یا خلع نہ ہو وہ دونوں آپس میں میاں بیوی ہیں اور وہ دونوں ایک جگہ اکٹھا رہ سکتے ہیں اس میں حرج نہیں ہے لیکن ایک دوسرے سے نفرت کرکے رہنے کی اسلام تعلیم نہیں دیتا اور کسی مسلمان مرد یا عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أنْ يَهْجُرَ أخاهُ فَوْقَ ثَلاثِ لَيالٍ، يَلْتَقِيانِ فيُعْرِضُ هذا ويُعْرِضُ هذا، وخَيْرُهُما الذي يَبْدَأُ بالسَّلامِ(صحیح مسلم:2560)

ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے وہ دونوں ملیں تو یہ اس طرف منہ پھیر لے اور وہ (اس طرف) منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

737. **سوال:** مدرسہ تعمیر کرنے کے لئے صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ کے پیسے یعنی یہ سارے مکس پیسے لگا سکتے ہیں جبکہ مدرسہ میں غریب، یتیم اور نارمل ہر قسم کے بچے اور بچیاں پڑھیں گے؟

جواب: اس میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اہل علم کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ زکوۃ کی رقم مدرسے میں لگا سکتے ہیں یا نہیں لگا سکتے اور اہل علم کے راجح قول روشنی میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ زکوۃ کا پیسہ مدرسے میں نہیں لگا سکتے ہیں کیونکہ زکوۃ کے آٹھ مصارف میں مدرسے کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ تاہم یہ مسئلہ اپنی جگہ درست ہے کہ اگر کوئی مدرسہ خالص غریب یا یتیم بچوں کے لئے ہو تو ایسے مدرسہ کی تعمیر یا بچوں پر زکوۃ کا پیسہ صرف کر سکتے ہیں۔ اور جس مدرسے میں غریب اور مالدار دونوں قسم کے بچے پڑھیں اس مدرسے کی نہ تعمیر پر زکوۃ کی رقم لگا سکتے ہیں اور نہ ہی مدرسے کے اخراجات پر زکوۃ کا پیسہ لگا سکتے ہیں، البتہ یتیم و نادار بچوں کے اخراجات کے لئے زکوۃ صرف کر سکتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ زکوۃ اور صدقات کو ایک ساتھ مکس کرکے نہیں رکھنا چاہیے بلکہ زکوۃ کو نفلی صدقات سے الگ رکھا جائے تاکہ زکوۃ کو اس کے مصارف میں خرچ کیا جا سکے جبکہ صدقات و خیرات کا باب بہت وسیع ہے، یہ کسی بھی نیک کام میں خرچ کر سکتے ہیں خواہ مدرسے کا کام ہو یا مسجد کا کام ہو یا اور کوئی نیک کام یا رفاہی کام ہو۔

738. **سوال:** یونیورسٹی کے دوستوں نے پوچھا ہے کہ کیا چیئرز کر کے کوئی ڈرنک پینا حرام ہے جیسے پانی یا شربت وغیرہ؟

جواب: اس میں پہلی بات یہ ہے کہ جو حلال کھانا یا پینا ہے وہ اپنی جگہ پر حلال ہی رہتا ہے خواہ زبان سے ہم کچھ بھی بول دیں یا ہاتھوں سے کوئی بھی حرکت کر لیں۔ یہاں چیئرز کہنے اور آپس میں گلاس ٹکرانے کا معاملہ سمجھنے والا ہے، اس بارے میں ہم دیکھیں گے کہ یہ کس کا طریقہ ہے، کیا یہ شریفوں کا ہے، کیا یہ مذہبی لوگوں کا ہے؟ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کافروں کا طریقہ ہے اور کافروں میں بھی جو فساق وفجار ہیں ان لوگوں کا شیوہ ہے، یہ لوگ جب شراب پیتے ہیں تو اس طرح سے چیئرز کہتے ہیں اور جام ٹکراتے ہیں۔ عام لوگوں میں یہ طریقہ ان فساق و فجار کی وجہ سے رائج ہوا گویا یہ ان کی علامت و پہچان ہے۔ ایسے میں ہمیں کبھی بھی ایسے لوگوں کی علامت کو نہیں اپنانا چاہیے خاص طور سے وہ علامت جو فحش لوگوں کی ہو اور شراب پینے کی علامت ہو۔ ایسی حرکتوں اور ایسی علامتوں سے مسلمان کو پرہیز کرنا چاہیے۔ الحمدللہ اسلام نے ہمیں زندگی کے تمام امور کی طرف بہترین رہنمائی کی ہے، ہمیں کھانے پینے کے آداب بھی سکھائے ہیں، وہ آداب ہمارے لئے غیروں سے بہتر ہیں۔

739. **سوال:** کیا ریشم کی کوئی خاص قسم ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے، ہم نے سنا ہے کہ ریشم تو بہت ہی مہنگی ہوتی ہے، عام سلکی کپڑا جسے ہم ریشم کہتے ہیں یہ منع نہیں ہے کیا یہ بات درست ہے۔ عام سلکی کپڑا پاکستانی ہزار روپے کا بھی مل جاتا ہے، ایسے میں درزی پوچھتا ہے کہ کیا میں سلکی کپڑے سلائی کر دیا کروں، اس میں گناہ تو نہیں ہوگا اور اسی طرح ریشمی سلائی کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: عورتوں کے برخلاف مردوں کے لئے ہر قسم کے باریک یا موٹے یا عام ریشم کے لباس، رومال، تکیہ، بستر اور گدا استعمال کرنا منع ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا اور ریشم اور دیباج پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری: 5837)

ریشم فی نفسہ حرام نہیں ہے اس لئے عورتوں کے واسطے ہر قسم کا ریشم استعمال کرنا مباح ہے لہذا اس کی تجارت کرنا اور اس کی سلائی کرنا جائز ہے۔ مردوں کو ریشم سے بنے کسی طرح کی چیز کے استعمال سے پرہیز کرنا ہے۔ اور ریشم سے مراد وہ کپڑا ہے جسے ریشم کے کیڑے تیار کرتے ہیں تاہم اس میں وہ کپڑا بھی داخل ہے جس کا اکثر حصہ ریشم کا

ہو مگر جس کپڑے میں تھوڑی بہت برائے نام ملاوٹ ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔ سلکی سے مراد بوکسی کپڑا ہے تو یہ عموما مصنوعی دھاگے کے ہوتے ہیں جبکہ بعض بوکسی میں ریشم غالب ہوتا ہے لہذا جانچ پرکھ کے بعد جس میں کچھ ریشم ملا ہو یا مصنوعی دھاگے کا ہو اس کے پہننے میں حرج نہیں لیکن جس میں ریشم غالب ہو یا خالص ریشم کا ہو اس کو استعمال نہیں کیا جائے گا اور اگر سلکی سے مراد حقیقی ریشم ہے تو اس کا بھی استعمال جائز نہیں ہے۔

درزی کے لئے وہی حکم ہے جو مرد کے لیے ہے یعنی جس کا استعمال مرد کے لئے جائز ہے درزی اسی کپڑے کو سلے اور جس کا پہننا مرد کے لیے جائز نہیں ہے وہ نہ سلے البتہ درزی عورتوں کے لیے کسی بھی طرح کے ریشم کا کپڑا سل سکتا ہے۔

740. **سوال:** میرا ایک دوست کارپنٹر کا کام کرتا ہے، اس کام میں فیویکول لگتا ہے جو چپکانے کا کام آتا ہے، اس سے پلائی وغیرہ چپکائی جاتی ہے۔ فیویکول کے ڈبے پر کمپنی کی طرف سے ایک بارکوڈ ہوتا ہے اور اس کمپنی نے ایک موبائل ایپ دے رکھا ہے۔ جب کارپنٹر مستری فیویکول کا ڈبہ خریدتا ہے تو اس کے بارکوڈ اسکین کرلیتا ہے جس سے کچھ پوائنٹ بنتے چلے جاتے ہیں۔ جب پوائنٹ کی تعداد پندرہ ہزار ہو جاتی ہے تو کمپنی اس مستری کو انعام دیتی ہے لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ ڈبے کی قیمت بارکوڈ کی وجہ سے کم ہوتی ہے یا زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی اس ڈبے کو مستری خریدتا ہے اور کبھی مکان مالک خریدتا ہے تاہم مکان مالک کے لئے وہ بارکوڈ کسی کام کا نہیں ہوتا یعنی وہ پوائنٹ اس کے لئے کوئی معنی رکھتے۔ میرے دوست کے پاس بیس ہزار پوائنٹ بن گئے ہیں اور اس کو کمپنی کچھ انعام دینا چاہتی ہے تو کیا اس کے لئے وہ انعام لینا درست ہے؟

جواب: مستری کو پوائنٹس کے بدلے کمپنی سے انعام لینے سے پہلے یہ بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ کیا کسی دوسرے کے لئے خریدے گئے فیویکول ڈبے کا بارکوڈ اسکین کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس لئے اس میں پہلے مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ جب مستری اپنے پیسے سے اور اپنی ضرورت کے لئے یعنی اپنا سامان تیار کرنے کے لئے فیویکول کا ڈبہ خریدتا ہے تو وہ اس کا ذاتی ہے، اس ڈبے کا بارکوڈ استعمال کرنا اور اس کے پوائنٹس سے انعام حاصل کرنا اس کے لئے جائز ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

اور جب مستری فیویکول کا ڈبہ کسی خاص آدمی کے لیے اس کے ذاتی کام کے واسطے خرید کر لاتا ہے یا خود مکان مالک خرید کر لاتا ہے ایسے میں اس ڈبے کا مالک وہ آدمی ہے جس کے لئے وہ ڈبہ خریدا گیا ہے ایسی صورت میں مستری کو چاہیے کہ ڈبے کے مالک سے بارکوڈ کے لئے اجازت لے لے۔ اگر مستری مالک کی اجازت سے بارکوڈ استعمال کرتا ہے تو اس سے بننے والے پوائنٹس اور پوائنٹس کے بدلے کمپنی سے حاصل ہونے والا انعام لینا اس کے حق میں جائز ہوگا۔

اور اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ بارکوڈ کی وجہ سے ڈبے کا پیسہ کم ہے یا زیادہ اور اس بات سے بھی غرض نہیں ہے کہ مکان مالک کے لئے یہ بارکوڈ کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے یعنی گرچہ یہ معمولی چیز ہے لیکن جس کے لیے ڈبہ خریدا گیا اس کے بارکوڈ کا مالک وہی ہے لہذا مستری اس کی اجازت سے بارکوڈ استعمال کرے۔

741. **سوال:** ایک خاتون جس کے پاس حج کرنے کی رقم موجود ہے اور وہ حج پر جانا چاہتی ہے لیکن شوہر، صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج کے لئے ساتھ نہیں جاتا جبکہ بیٹا اور بھائی میں سے کوئی بھی ابھی صاحب استطاعت نہیں ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ جائے اور وہ خود ان کے حج کی رقم بھی ادا نہیں کر سکتی، ایسی صورت میں وہ حج پر کیسے جائے گی، حج پر عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ جائے تو وہ گورنمنٹ کے ذریعہ گروپ کی شکل میں اکیلے حج پر جا سکتی ہے؟

جواب: جس خاتون کے پاس حج کرنے کے لئے محرم کا انتظام نہیں ہے اس کے اوپر حج فرض نہیں ہے، حج کی فرضیت کے لئے عورت کے ساتھ اس کا محرم کا ہونا ضروری ہے لہذا وہ گورنمنٹ کے ذریعہ گروپ کی شکل میں اکیلے حج پر نہیں جا سکتی ہے۔ اس صورت میں ابھی وہ انتظار کرے اور اللہ سے دعا کرے تاکہ محرم کا انتظام ہو جائے، ساتھ ہی اس کے لئے کوشش بھی کرے۔

742. **سوال:** آج کل کچھ خواتین کے مدارس، اپنی تنظیم کی کال پہ ورکشاپس، دروس، اور اسلام سیکھنے کے نام پہ خواتین کو مختلف جگہوں پہ اکٹھا کرتے ہیں، یہ جگہیں کبھی تو اسی شہر میں ہوتی ہیں اور بسا اوقات دوسرے شہروں میں بھی لے جایا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ایک شہر کی مختلف جگہوں سے خواتین کو اکٹھا کر کے ایک، دو یا تین چار دن تک کے لئے بھی دوسرے شہر لے جاتے ہیں۔ کیا یہ عمل شرعی حیثیت سے درست ہے اور عورت کس حد تک اس طرح کے معاملات میں شامل ہو سکتی ہے۔ کیا عورت بغیر محرم کے اپنے شہر میں گھر سے تین چار گھنٹے کی دوری

پہ اکیلی ایسے اجتماع میں شرکت کر سکتی ہے، کیا عورت بغیر محرم دوسرے شہر میں صبح سے شام تک کے لئے جاسکتی ہے، کیا عورت بغیر محرم دوسرے شہر میں تین چار دن ٹھہر سکتی ہے۔ ادارہ صرف خواتین کا ہے اور وہ اپنی ٹرانسپورٹ مہیا کرتے ہیں؟

جواب: عورت کا عورتوں کی محفل میں، عورتوں کی مجلس میں اور عورتوں والی جگہ پر رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ اپنے محلے میں عورتوں کے درمیان رہے یا اپنے محلے سے دور کسی دوسرے شہر میں کسی دوسری جگہ میں رہے۔ اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر سے دور کسی جگہ پر خواتین اکٹھے ہو کر تعلیمی ورکشاپ کریں۔

یہاں پر جو اصل اور ضروری چیز ہے وہ جانے اور آنے میں محرم کا ساتھ چاہیے یعنی ہر لڑکی کو اس کا محرم اس مقام تک پہنچائے اور ہر لڑکی کو اس کا محرم اس مقام سے گھر تک لے کر آئے۔ ادارے کی طرف سے ٹرانسپورٹ کا ہونا کافی نہیں ہے بلکہ ہر لڑکی کا اس کے ساتھ سفر میں محرم ہونا ضروری ہے جبکہ اپنے شہر کے قرب وجوار میں آنے جانے کے لئے محرم کی ضرورت نہیں ہے، محرم صرف سفر کے لیے چاہیے۔

743. سوال: ریشم کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے، نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: ریشم کا لباس اصل میں مردوں کے لئے پہننا منع ہے خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز کے باہر ہو لیکن اگر کوئی ریشم کے لباس میں نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی نماز اپنی جگہ پر درست ہے۔ یہ مسئلہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی جاندار کی تصویر والے لباس میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز اپنی جگہ پر درست ہے لیکن ایسا لباس نماز اور غیر نماز ہر حال میں ممنوع ہے۔

744. سوال: ممبئی کے اطراف میں ہیرے کی ایک دکان کھلی ہے۔ اس میں اکثر مسلمان کام کرتے ہیں۔ بزنس کا طریقہ کار یہ ہے کہ مثلاً آپ نے اس سے دس ہزار کا ایک ہیرا خریدا۔ تقریباً باون ہفتے متعین ہوتے ہیں، ہر ہفتے دس ہزار میں سے پانچ فیصد آپ کو پیسہ واپس دیا جائے گا، اس طرح باون ہفتے تک آپ کو اپنا دس ہزار روپئے بھی مل جائے گا اور ہیرا بھی مل جائے گا بلکہ کچھ منافع بھی حاصل ہو جائے گا۔ شاپ والے کا کہنا ہے کہ ہم یہ ایڈورٹائز کے لئے کر رہے ہیں یعنی جو پیسہ ایڈورٹائز پہ خرچ ہوتا ہے اس کو ہم اس طریقے سے لوگوں کو دینا چاہتے ہیں تاکہ بزنس بھی چلے اور ہمارا پرچار بھی ہو جائے۔ کیا اس طرح سامان خریدنا شرعاً جائز ہے؟

جواب: ڈائمنڈ کے اس معاملہ کو خرید و فروخت کی حیثیت سے دیکھتے ہیں یعنی بیع و شراء کا نظام دیکھتے ہیں تو یہ بیع و شراء معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہاں پر سامان کے خریدنے کے لئے پیسہ دیا جاتا ہے اور پھر وہ پیسہ واپس ہو جاتا ہے اس لئے یہ خرید و فروخت ہے نہیں۔ خرید و فروخت میں پیسہ دیا جاتا ہے اور سامان لیا جاتا ہے۔ اگر خرید و فروخت میں سہولت دے مثلاً دس ہزار کا ہیرا خریدنے پر اس کی قیمت ہفتہ واری قسط کی شکل میں پانچ فیصد لے تو یہ ٹھیک ہے لیکن یہاں پر تو ایک مرتبہ پیسہ لے کر پھر قسطوں میں خریدار کو ہی واپس کیا جاتا ہے بلکہ فائدہ بھی دیا جاتا ہے مزید سامان بھی فری میں مل جاتا ہے اس لئے یہ خرید و فروخت کی شکل نہیں ہے۔

اب دیکھتے ہیں کیا یہ کاروبار میں پیسہ انویسٹ کرنے جیسا عمل ہے تو یہ صورت بھی نظر نہیں آتی ہے۔ ایک تیسری صورت قرض کی بنتی ہے، وہ اس طرح کہ خریدار نے ایک دکاندار کو دس ہزار روپئے بطور قرض دیا وہ دکاندار خریدار کو اس کے پیسے میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے ہفتہ واری طور پر لوٹاتا ہے۔ دو کاندار قرض لوٹانے کے ساتھ کچھ منافع بھی دیتا ہے اور قرض کے مماثل ڈائمنڈ بھی دیتا ہے گویا یہ قرض کی شکل بن رہی ہے اور قرض کے ذریعہ نفع اٹھانے کی شکل بن رہی ہے اور یہ سودی معاملہ بن رہا ہے۔ نتیجہ اور خلاصہ یہ نکلا کہ یہ خالص سودی معاملہ ہے اس لئے اس طرح کا سامان ہمیں نہیں خریدنا چاہئے۔

745. سوال: میں فرقہ بازی نہیں مانتی اور مجھے فرقہ بازی سمجھ میں بھی نہیں آتی ہے حتی کہ میرے علم میں پاکستان میں کوئی قرآن و سنت کا ادارہ موجود نہیں ہے۔ اہل حدیث کو صحیح کہا جاتا ہے مگر لوگ اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب فرقہ بنانا غلط ہے تو اہل حدیث / سلفی بھی فرقے کا نام ہے اس کا کیا جواب ہے؟

جواب: یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے دین میں گروہ بندی اور فرقہ بنانے سے منع کیا ہے مگر فرقہ کسے کہتے ہیں اسے آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ فرقہ کہتے ہیں جو اصل سے الگ ہو کر کسی شخصیت کی طرف منسوب کر کے بنایا گیا ہو جیسے حنفی امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب ایک فرقہ ہے۔ یہ فرقہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کرتا ہے اور چوتھی صدی ہجری کے بعد وجود میں آیا ہے، اس سے پہلے اس کا وجود نہیں تھا۔ اسی طرح بریلوی مکتبہ فکر احمد رضا بریلوی کی پیدائش کے بعد یہ فرقہ وجود میں آیا۔ جہاں تک اہل حدیث کی بات ہے تو یہ کوئی نیا فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک جماعت ہے جو سدا سے چلی آ رہی ہے۔ یہ جماعت اپنا انتساب کسی شخصیت کی طرف نہیں کرتی بلکہ یہ جماعت اپنا امام محمد ﷺ کو مانتی ہے اور دین قرآن اور حدیث سے اخذ کرتی ہے۔ اور ظاہر سی

بات ہے کہ صحابہ کے طریقے پر چلنے والے کچھ لوگ قیامت تک قائم رہیں گے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کا نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ (مسلم: 1020)

اہل حدیث وہی جماعت ہے جس کی بشارت مذکورہ حدیث میں دی گئی ہے کیونکہ جماعت اہل حدیث اسی منہج کو اختیار کرتی ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہتر فرقوں والی حدیث میں حق پر ہونے کی علامت بیان کی ہے۔ "ما انا علیہ واصحابی الیوم" یعنی حق والی جماعت وہی ہے جس پر میں اور آج کے دن میرے صحابہ ہیں۔ آج دنیا میں تلاش کریں کہ طائفہ منصورہ کی علامت کس میں پائی جاتی ہے، آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ فقط اہل حدیث اور سلفی ہیں، باقی تمام فرقے اپنے اپنے اماموں کی طرف بلاتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ پاکستان میں میرے حساب سے کوئی قرآن وحدیث والے نہیں ہیں، یہ آپ کی ناقص معلومات ہے بلکہ ابھی تک جن شکوک وشبہات میں زندگی گزار رہے ہیں وہ آپ کے لئے کافی خطرناک ہیں لہذا آپ اپنی اصلاح کریں اور اس بارے میں مزید تفصیل سے جاننے کے لئے میرا دو بیان ضرور سنیں تاکہ آپ کے ذہن سے شکوک و شبہات دور ہو سکیں۔

(1) منہج سلف کی ضرورت واہمیت

https://youtu.be/Vlo08Aud0tI?si=8lu6X17aivtWBMZY

(2) طائفہ منصورہ اور اس کے بعض صفات

https://youtu.be/8eInDcYo1Lo?si=RjBAgWtNhGmtHmM1

746. **سوال:** اگر عشاء کی نماز میں ہم صرف فرض پڑھیں تو نماز ہو جائے گی اور وتر پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: نماز عشاء کی مکمل رکعات چھ ہیں، ان میں چار رکعات فرض ہیں اور دو رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔ اور وتر رات کی آخری نماز ہے، اس کا شمار عشاء کی نماز میں نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ عشاء کی علاحدہ نماز ہے تاہم اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اس لئے وتر کی نماز، عشاء کے فوراً بعد بھی پڑھ سکتے ہیں، درمیانی رات میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور فجر سے پہلے بھی کسی وقت پڑھ سکتے ہیں۔

جہاں تک آپ کا سوال ہے کہ عشاء میں صرف فرض نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ عشاء کی فرض نماز ادا کرنے سے فریضہ ادا ہو جائے گا یعنی عشاء کی نماز ہو جائے گی لیکن سنت چھوڑنے سے سنت کی جو فضیلت وارد ہوئی ہے اس سے محروم ہو جائیں گے اور سنت کی ادائیگی سے فرض نماز کی کوتاہی دور ہوتی ہے یہ فضیلت بھی نہیں مل پائے گی۔اور وتر کی نماز واجب نہیں ہے چھوڑ دینے سے آدمی گنہگار نہیں ہوگا لیکن اس کی بہت تاکید آئی ہوئی ہے اس لئے کبھی کبھار چھوٹ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن عام طور سے اس کو نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور حضر کبھی بھی وتر کو نہیں چھوڑتے تھے اور نبی ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو زندگی میں تین بات کبھی نہ چھوڑنے کی وصیت فرمائی تھی ان میں ایک وصیت یہ تھی کہ وتر پڑھے بغیر کبھی نہ سونا۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ بثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أيَّامٍ مِن كُلِّ شَهْرٍ، ورَكْعَتَيِ الضُّحَى، وأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أنْ أنَامَ(صحیح البخاري:1981)

ترجمہ: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی میں وتر پڑھ لیا کروں۔

747.**سوال:** قرات مقابلہ کیوں کروایا جاتا ہے، سنت میں اس کی کوئی دلیل ہے تو بتایئے اور اس کا اصل مقصد بتایئے؟

جواب: لوگوں میں قرآن، حدیث اور علم کی ترغیب پیدا کرنے کے لئے قرآنی مسابقہ یا حدیث کا مسابقہ یا سوال و جواب اور کوئی دوسرا علمی مسابقہ کرانے میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔میں خود بھی ہر ماہ پابندی سے اپنے طلبہ کے درمیان سوال و جواب کا مسابقہ کراتا ہوں یعنی اپنے سابقہ دروس سے سوال پوچھتا ہوں اور جو صحیح جواب دیتا ہے اس کو انعام سے نوازتا ہوں۔اس کا مقصد لوگوں میں شرعی علوم کی ترغیب دینا ہے اور اس میں شرعی حیثیت سے کوئی حرج نہیں۔یہی معاملہ قرات مسابقہ کا بھی ہے۔اس طرح کے مسابقہ کرنے سے بچوں میں قرآن کے تئیں شغف بیدار ہوتا ہے حتی کہ عام لوگوں میں بھی قرآن کی طرف میلان پیدا ہوتا ہے اور کتاب اللہ سے رشتہ استوار ہوتا ہے۔

748.**سوال:** سوتے وقت کے اذکار میں (اللھم اسلمت نفسی) والی دعا کو تمام اذکار کے آخر میں پڑھنا چاہئے؟

جواب: سونے کے اذکار میں ایسی کوئی خاص ترتیب وارد نہیں ہے کہ ہم فلاں دعا کو بعد میں پڑھیں اور فلاں دعا کو پہلے پڑھیں۔ یہ آپ کی آسانی پر منحصر ہے۔ آپ جس طرح، جس آسانی سے بعض اذکار کو پہلے اور بعض کو بعد میں پڑھیں اس ترتیب میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

749. **سوال:** ایک خاتون تین مہینوں کے لئے سعودی آئی۔ ہر مہینے ایک عمرہ ادا کیا۔ پہلے دو عمرے میں انہوں نے بال نہیں کاٹے۔ شوہر کے ساتھ تعلق قائم کیا لیکن خوشبو نہیں لگائی۔ اسی طرح اگلے مہینے دوبارہ عمرہ ادا کیا، بال نہیں کٹوائے۔ شوہر کے ساتھ تعلق قائم کیا لیکن خوشبو نہیں لگائی۔ تیسرے عمرے میں بال کٹوائے، کیا اس پر دم واجب ہے اور کیسے دینا ہوگا؟

جواب: جس عورت نے تین عمرے کئے اور پہلے و دوسرے عمرہ میں اپنا بال نہیں کٹایا یہاں تک کہ ان دونوں عمرہ کے بعد شوہر سے جنسی تعلق قائم کی۔ اس طرح کے مسئلے میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تو آپ فرماتے ہیں۔ جس نے عمرہ میں طواف و سعی کیا اور جہل یا نسیان کی وجہ سے بال نہیں کٹایا اور مباشرت کرلی تو اس کا عمرہ صحیح ہے لیکن اسے ایک دم دینا ہے یا چھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے یا تین روزہ رکھنا ہے تاہم بکری ذبح کرنا احسن و احوط ہے کیونکہ بال کٹانے سے پہلے وطی (جماع) کرلیا ہے۔

اس طرح گویا اس عورت کو اپنے پہلے دو عمروں کے لئے فدیہ کے طور پر دو بکری مکہ میں ذبح کرنا پڑے گا۔

750. **سوال:** میرے بیٹے نے مجھے کچھ گولڈ کی چیزیں خرید کر دی ہے اور وہ میں پہنتی ہوں۔ کیا میرے مرنے کے بعد وہ گولڈ کی چیزیں اسی بیٹے کی ہوگی یا دوسرے بچوں میں بھی تقسیم ہوگی؟

جواب: آپ کے کسی بیٹے نے گولڈ خرید کر آپ کو ہدیہ دیا ہے تو اب اس گولڈ کا مالک آپ ہیں، آپ کا وہ بیٹا نہیں ہے لہذا آپ اپنی زندگی میں بھی اس گولڈ میں جیسے چاہیں تصرف کر سکتے ہیں اور آپ کی وفات کے بعد یہ گولڈ بحیثیت میراث ہوگا اور آپ کے جتنے وارثین ہیں ان تمام میں شرعی وراثت کے تحت تقسیم کیا جائے گا۔

اللہ سے دعا ہے کہ آپ کا خاتمہ بالخیر فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

751. **سوال:** ایک سولہ سالہ بچی اپنی والدہ کے ساتھ اسی شہر میں رہتی ہے۔ والدین میں طلاق کے بعد اس کے والد دوسرے شہر میں رہتے ہیں جن سے ملنے وہ کبھی وہاں جایا کرتی ہے اور تین سے چار دن قیام کرتی ہے۔ وہ پوچھنا چاہتی ہے کہ کیا والد کے گھر قصر سے نماز پڑھے گی یا پوری نماز پڑھے گی؟

جواب: بچی جب اپنے والد سے ملنے کے لئے دوسرے شہر جائے اور اگر تین چار دن کا وہاں پر قیام ہوتا ہے تو وہاں پر وہ قصر سے نماز ادا کرے گی اس شرط کے ساتھ کہ اپنے شہر سے والد کے شہر کی دوری کم از کم اسی کلو میٹر یا اس سے زیادہ کی ہو۔اور اگر اسی کلو میٹر سے کم کا سفر ہے تو قصر نہیں کرے گی،اسی طرح اگر چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو اس وقت بھی قصر نہیں کرے گی کیونکہ قصر کی مدت چار دن تک ہے،چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پہلے ہی دن سے مکمل نماز پڑھنا ہے۔

752. سوال: فرمان رسول کی روشنی میں مغرب سے پہلے بچوں کو گھروں میں روکنے کا حکم ہے،کیا یہ حکم نابالغ بچوں کے لئے ہے؟

جواب: اس حدیث میں بچوں سے مراد نابالغ بچے ہی ہیں اور مغرب کے بعد گھر سے باہر نہ جانے دینے کی حکمت اس وقت شیطان کا پھیلنا ہے۔سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ، فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ(صحیح مسلم:2013)

ترجمہ: اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے،یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔

یہاں پر بچوں کو روکنے کا حکم واجبی نہیں بلکہ استحبابی ہے اور یہ روکنا بھی مغرب کے بعد کچھ دیر تک کے لیے یعنی گھڑی بھر کے لئے ہے۔پھر بھی ہمیں احتیاطا اس وقت بچوں کو گھر میں روک کر رکھنا چاہیے اور صبح وشام کے اذکار کا اہتمام کریں بطور خاص یہ ذکر ضرور کریں اور بچوں کو بھی یاد کرادیں تاکہ وہ بھی پڑھا کریں۔(بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) ابوداود(5088) اور ترمذی(3388) میں ہے کہ جو شخص روزانہ تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام یہ کلمات کہے گا اسے صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اچانک کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

753. سوال: اہل علم اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ اگر معاملات میں بھی اللہ کی رضا کی نیت کی جائے تو وہ بھی عبادت ہے۔اگر ایک بندہ کاروبار کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اس کی نیت حلال کمانے کی ہے تاکہ اپنے گھر والوں کی ذمہ

داری پوری کر سکے اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ایسے آدمی کو عبادت کا ثواب پانے کے لئے روز گھر سے نکلتے وقت نیت کرنی چاہیے؟

جواب: دنیا کا معاملہ الگ ہے اور دین کا معاملہ الگ ہے۔ہم کو جو اجر و ثواب ملتا ہے وہ دین کے کام پر ملتا ہے اور دنیا کا کام ثواب کی نیت سے نہیں کیا جاتا ہے جیسے کوئی چھت پہ چڑھے گا تو اس میں ثواب کی نیت سے نہیں چڑھے گا، چھت سے اترے گا تو ثواب کی نیت سے نہیں اترے گا۔کوئی حاجت کے لئے جائے گا تو ثواب کی نیت سے نہیں جائے گا۔یہ دنیا کی ضرورتیں ہیں اس طرح سے بے شمار کام کاج ہیں ان میں اجر و ثواب کی نیت نہیں کی جائے گی۔ اس کے باوجود ایک مسلمان دنیاوی معاملات میں بھی شرعی تعلیمات کو مد نظر رکھتا ہے ایسے میں وہ مسلمان یقیناً اللہ کے یہاں اجر پائے گا۔

روزی روٹی کمانا بھی دنیاوی معاملہ ہے مگر اس سلسلے میں اسلام نے ہماری مکمل رہنمائی کی ہے کہ ہم کس طرح سے کمائیں اور کس طرح سے نہیں کمائیں۔اور جب مسلمان حلال طریقے سے رزق کماتا ہے تو اسے اس پر ثواب دیا جاتا ہے بلکہ حلال روزی کما کر اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے والے آدمی کو صدقہ کا اجر ملتا ہے۔

لہذا جو آدمی حلال کمائی کے لیے روز گھر سے نکلتا ہے اسے روزانہ اسی طرح کی کوئی خاص نیت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس کا حلال روزی تلاش کرنا اور اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے امانت داری سے اہل و عیال پر خرچ کرنا اجر و ثواب کے لئے کافی ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً(5351)

ترجمہ: جب مسلمان اپنے گھر میں اپنے جورو بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں بھی اس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

754. سوال: ایک خاتون بیرون ملک رہتی ہے، کام کے دوران نماز کا وقت نہیں ملتا، وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے نیز معذوری کی وجہ سے کورٹ اور سکارف خود نہیں پہن سکتی، گھر سے بہن پہنا کر بھیجتی ہے، اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہیں؟

جواب: ایک مرد اور ایک عورت پر دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے لہذا ہر مسلمان مرد اور عورت کو ہر حال میں پانچ وقت کی نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا ہے۔اس بنا پر کسی مرد یا کسی عورت کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا ہے

جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ نماز نہ پڑھ پائے، ایک مومن اپنی زندگی میں عبادت کو ترجیح دیتا ہے لہذا جو خاتون بیرون ملک رہتی ہے اور ایسی نوکری کرتی ہے جس میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتی ہے، ایسی نوکری کا کوئی فائدہ نہیں جس میں دنیا کمالے مگر دین پر عمل نہ کر سکے، بہتر ہے کہ اس قسم کی نوکری چھوڑ ایسی نوکری تلاش کرے جس میں اس کا دین بھی بچے اور حلال طریقے سے روزی بھی کما سکے۔ ویسے اللہ تعالی نے مردوں کو عورتوں کا کفیل بنایا ہے اس لئے عورت کو کمانے کی ضرورت ہی نہیں، بایں سبب اگر اس خاتون کے لئے کوئی عذر نہ ہو تو اپنے گھر لوٹ جائے اور اپنے شوہر کا کمایا ہوا کھائے اور اپنے ہی گھر میں سکونت اختیار کرے اور اگر مجبوری و عذر ہے تو نوکری کے لئے صحیح جگہ کا انتخاب کرے یا اپنے اسی کام میں نماز کے لئے وقت نکالے۔ الحمدللہ عورت کے لئے جماعت سے نماز پڑھنے کی پابندی نہیں ہے، وہ اول وقت سے لے کر آخر وقت تک کسی بھی وقت میں نماز ادا کر سکتی ہے اور اگر چاہے تو جمع صوری کر کے نماز پڑھ لے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایک نماز کو آخری وقت میں پڑھے اور دوسری نماز کو اول وقت میں پڑھے اس طرح دو نمازیں تھوڑی دیر کے وقفہ کے ساتھ ادا کر سکتی ہے۔

755. **سوال:** ایک سلفی عالم بتا رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگی اور نماز کے دوران سات مقامات پر دعا مانگتے تھے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: یہ بات درست ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت نہیں ملتا لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی آدمی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگ سکتا ہے۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم دعا کے آداب میں سے ہے کہ آدمی ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی دلیل ملتی ہے۔

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إنَّ ربَّكم تبارَكَ وتعالى حيِيٌّ كريمٌ، يستحيي من عبدِهِ إذا رفعَ يديهِ إليهِ، أن يردَّهُما صِفرًا (صحیح أبي داود: 1488)

ترجمہ: تمہارا رب بہت باحیاء اور کریم (کرم والا) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا مانگ سکتا ہے، فرض نماز کے بعد بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ سکتا ہے لیکن اجتماعی دعا نہیں بلکہ انفرادی طور پر دعا کرنا ہے۔

اور یہ بات بھی درست ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مختلف مقامات پر دعا کرتے تھے، ان مقامات کی تعداد مختلف اہل علم مختلف طرح سے بیان کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں چھ مقامات ذکر کئے ہیں۔ پہلا مقام تکبیر تحریمہ کے بعد، دوسرا مقام رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد، تیسرا مقام رکوع میں، چوتھا مقام سجدے کے دوران، پانچواں مقام دو سجدوں کے درمیان اور چھٹا مقام تشہد میں۔ اس کے بعد بھی حافظ صاحب نے جو مزید مقامات کا ذکر کیا ہے ایک مقام قنوت اور دوسرا مقام قرات کے دوران۔

756. **سوال:** حدیث میں ہے کہ رشتے داروں پر خرچ کرنے سے دہرا اجر ملتا ہے تو اس میں صرف قریبی رشتہ دار آئیں گے یا سسرالی قریبی رشتہ دار بھی شامل ہیں؟

جواب: یہاں پر رشتہ داروں سے مراد نسبی رشتہ دار ہیں رضاعی یا سسرالی رشتہ دار نہیں۔ نسب سے جو رشتے بنتے ہیں خواہ والد کی طرف سے ہوں یا والدہ کی طرف سے جن سے صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے وہ سب اس میں داخل ہیں۔

757. **سوال:** فوت شدہ کی طرف سے طواف ہو سکتا ہے؟

جواب: کسی زندہ یا مردہ کی جانب سے طواف نہیں کیا جائے گا، طواف صرف اور صرف آدمی اپنی طرف سے کر سکتا ہے۔ کسی غیر کی طرف سے طواف کرنے کا کوئی ثبوت کسی حدیث سے نہیں ملتا ہے اس لئے کسی آدمی کو کسی زندہ آدمی کی طرف سے یا میت کی طرف سے طواف نہیں کرنا چاہیے۔ ویسے ہر آدمی خود نیکیوں کا محتاج ہوتا ہے اس لئے جب کسی کو طواف کرنے کا موقع ملے تو اپنی جانب سے ساتھ چکر طواف کرے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے۔

758. **سوال:** میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے جو ذہنی طور پر مریض تھا روزہ بھی رکھا کرتا تھا لیکن جس سال وفات ہوئی اس سال روزہ نہیں رکھا تو کیا اس کے روزے ہمیں رکھنا چاہیے؟

جواب: جو لوگ ذہنی اعتبار سے معذور ہوتے ہیں یعنی ذہنی مریض ہوتے ہیں اس کے اوپر روزہ اور نماز فرض نہیں ہوتی ہے۔ دین کے احکام کا وہی آدمی مکلف ہوتا ہے جو ذہنی اعتبار سے صحت مند ہوتا ہے لہذا آپ کے بیٹے کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

759. **سوال:** دوران سفر اگر ظہر، عصر مغرب یہ تینوں نمازیں چھوٹ جائیں اور ان کی قضا گھر پہونچ کر کرنا ہے تو کس طرح قضا کرنا ہے، کیا صرف فرض کی ادائیگی کر لینا کافی ہے؟

جواب: کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ سفر میں عمدا نمازیں چھوڑ دے۔ہاں اگر عذر کی وجہ سے سفر میں نمازیں نہ پڑھ سکے تو حرج نہیں ہے۔اگر کسی سے عذر کے سبب سفر میں ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں چھوٹ جائیں تو گھر آنے کے بعد مکمل نمازیں ادا کرنی ہیں کیونکہ سفر کی وجہ سے جو رخصت تھی وہ رخصت ختم ہو گئی ہے اور قضا نمازیں ادا کرتے ہوئے سنتوں کو بھی ادا کرنا ہے جیسے ہم عام حالات میں فرض کے ساتھ سنت پڑھا کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ سنت نماز، فرض کے درجے میں نہیں ہے، اگر کبھی سنت چھوڑ دیتے ہیں تو گناہ نہیں ہے تاہم سنت بھی ادا کرنا بڑے اجر و ثواب کا عمل ہے۔

760. **سوال:** شادیوں میں آج کل یہ دیکھا جا رہا ہے کہ مرد حضرات ایک خاص قسم کا ہار پہنتے ہیں جو موتیوں سے بنا ہوا ہے اور کڑھائی شدہ چادر اوڑھتے ہیں۔اسی طرح دولہا کو پھولوں اور پیسوں کے ہار بھی پہنائے جاتے ہیں، شریعت کی روشنی میں ان اعمال کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: شادی کے معاملہ میں صرف لڑکے کا مسئلہ نہیں ہے، اس سے زیادہ بدتر حال لڑکیوں کے رسم و رواج کا ہے بلکہ یہ کہیں کہ شادی ابتدائی دن سے لے کر انتہائی دن تک بدترین رسم و رواج کا شکار ہوتی ہے۔اس میں اسلام کہیں نہیں جھلکتا، فقط ہندوانہ رسم و رواج، غیروں کی مشابہت اور مغربی تہذیب کی نقالی اختیار کی جاتی ہے۔

جہاں تک سوال میں مذکور دولہا کے ہار پہننے کا مسئلہ ہے خواہ موتیوں کا ہو یا پھول پیسوں کا، یہ عورتوں کی مشابہت کے ساتھ غیر اقوام کی نقالی بھی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح غیر اقوام کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔شادی سے متعلق یہ سارے امور غیر اسلامی ہیں اس سلسلے میں ایک حدیث ہی ہماری نصیحت کے لئے کافی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَن عَمِلَ عَمَلًا ليسَ عليه أمْرُنا فَهو رَدٌّ (صحیح مسلم:1718)

ترجمہ: جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

کڑھائی والے بعض کپڑے یا چادر بھی ہندوانہ رسم و رواج کے ہوتے ہیں لہذا جو غیروں کی نقالی والا کوئی کپڑا اور چادر ہو اس سے بھی بچا جائے گا یا زیب و زینت سے لیس عورتوں کی خصوصیت والی چادر بھی استعمال کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس میں عورتوں کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

761. **سوال:** ضعیف و شہید قرآن کے نسخوں کا کیا کرنا چاہیے، بعض لوگ پانی میں بہادیتے ہیں یا پھر قبرستان میں ایک مخصوص عمارت میں رکھ دیتے یا پھر دفن کر دیتے ہیں، کئی لوگ تو میت کے ساتھ دفن کر دیتے ہیں؟

جواب: جب قرآن بوسیدہ ہو جائے تو اسے جلا بھی سکتے ہیں، پانی میں بہا بھی سکتے ہیں اور زمین میں دفن بھی کر سکتے ہیں یعنی ان میں سے جو بھی عمل کریں وہ سارے اعمال درست ہیں۔ اور اگر کہیں پر محفوظ کمرہ بنایا گیا ہو اس جگہ پر رکھ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں جبکہ میت کے ساتھ دفن کرنے والا عمل درست نہیں ہے، اس عمل سے پرہیز کرنا چاہیے۔

762. **سوال:** اگر میاں بیوی اور دیور بیرون ملک رہتے ہوں اور ایک ساتھ کھانا کھائیں۔ فیملی والے چاہتے ہیں کہ دونوں بھائی اکٹھے رات کا کھانا کھالیا کریں، عورت دیور سے اپنا چہرہ کور نہ کرے باقی پردے کا خیال رکھے تو ایسا کرنا پردے میں شمار ہو گا؟

جواب: جب لڑکی نے دیور سے اپنا چہرہ ہی نہیں چھپایا پھر اسے پردہ کیسے کہیں گے، پردہ میں غیر محرم سے چہرے کا چھپانا سب سے اہم ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عورت کا اپنے دیور کے ساتھ بیٹھ کر بغیر چہرہ ڈھکے کھانا بے پردگی کے ساتھ گناہ کبیرہ والا عمل ہے اس لئے اس عورت کو اپنے دیور سے پورے جسم سمیت چہرے کا بھی پردہ کرنا چاہیے اور اس کی خلوت سے بھی بچنا چاہیے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے سے بھی بچنا چاہیے۔ صرف دونوں بھائی مل کر کھاتے ہیں تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

763. **سوال:** شادی پر جو حق مہر ہوتا ہے وہ کون سا صحیح ہوتا ہے جو فورا دے دیا جاتا ہے یا جو زیورات کی شکل میں لکھوایا جاتا ہے؟

جواب: مہر کے طور پر پیسہ دیں یا زیورات دیں یا مکان و زمین اور کوئی دوسری چیز دیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم مہر شادی کے وقت ہی اصل میں دینا چاہئے۔ نبی ﷺ کے زمانہ میں مہر نکاح کرنے کے وقت ہی دیا جاتا تھا۔ بعد میں بھی مہر ادا کیا جا سکتا ہے مگر نکاح کے وقت ادا کر دینا بہتر و افضل ہے۔ شوہر کو بطور مہر جو کچھ دینے کی

استطاعت ہو نکاح کے وقت اپنی بیوی کو ادا کر دے، یہ بہتر طریقہ ہے۔ نکاح نامہ پر حیثیت و طاقت سے زیادہ مہر لکھادینااور ادائیگی میں غفلت برتنادرست نہیں ہے۔

764. **سوال:** ایک خاتون نے انڈیا سے مکہ جاکر اپنے محرم کے ساتھ ایک عمرہ کر لیا پھر چار دن کے بعد طائف گئی، اب اگر اس کا محرم دوسرا عمرہ نہ کرنا چاہے تو کیا وہ خاتون بغیر محرم کے عمرہ کر سکتی ہے یا پھر عمرہ کرتے وقت محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے؟

جواب: عمرہ کرتے وقت مسجد حرام میں محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں ہے، محرم صرف سفر کے لئے چاہئے اس لئے جب عورت طائف سے عمرہ کا احرام باندھتی ہے جبکہ سفر میں شوہر بھی ہوتا ہے اور وہ شوہر مکہ آکر حرم نہ جائے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عورت اکیلے حرم جاکر عمرہ کر سکتی ہے۔

765. **سوال:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات سونے سے پہلے دروازہ بند کرنے، آگ بجھانے اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھکنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اب ہر گھر میں فریج ہوتا ہے اور تمام چیزیں اسی میں رکھتے ہیں، اگر کچھ چیزیں بغیر ڈھکے ہوں تو فریج کا بند دروازہ کفایت کر جائے گا؟

جواب: رات میں برتن ڈھک کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے بطور خاص جب برتن میں کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ڈھک دینا چاہیے تاکہ اس میں کوئی زہریلی چیز نہ داخل ہو یا جن وشیاطین نقصان نہ پہنچائے اور جب ہانڈی اور برتن فریج میں رکھ دئے جائیں تو اب مزید ڈھکنے کی ضرورت نہیں ہے، فریج ہی اس کے لیے ڈھکن کے قائم مقام ہو جائے گا اور فریج میں بھی کھلے برتن ڈھک کر رکھتے ہیں تو اور بھی بہتر ہے کیونکہ کبھی فریج میں بغیر ڈھکے رکھنے سے فریج کا پانی ٹپکتا ہے تو کبھی ایک دوسرے کھانے کی بو سرایت کر جاتی ہے۔

766. **سوال:** اسلامک میچیول فنڈنگ میں پیسہ انویسٹ کرنا کیسا ہے اور وہ لڑکی کیا کرے جس کا شوہر نہ مانے اور انویسٹ کرے کیونکہ شوہر مفتی تقی عثمانی کے فتوی کو مانتے ہیں؟

جواب: اسلامک میچول فنڈ ایک دھوکہ ہے، یہ کوئی اسلامی فنڈ نہیں ہے، یہ ادارہ لوگوں سے پیسہ لے کر بنکوں میں، اسٹاک ایکسچینج میں، پرائیویٹ اور گورنمنٹ کمپنیوں میں اور سونا چاندی کے مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرتا ہے پھر اس کی کمائی سے لوگوں کو منافع دیتا ہے۔ اس میں سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔ جس بہن کا شوہر تقی عثمانی کو مانتا ہے اس کو بہت ساری اصلاح کی ضرورت ہوگی، وہ تقلید کے راستے پر چلتے ہوں گے، ایسے لوگ اللہ اور رسول کی

اطاعت نہیں کرتے، امام کی تقلید کرتے ہیں۔اس بہن کو چاہئے کہ قریبی کسی عالم کی مدد سے اپنے شوہر کی ہر پہلو سے اصلاح کرے۔

767. **سوال:** ایک میڈیکل سائنس طالبہ کا سوال ہے کہ اسے ریسرچ اور تعلیم کی غرض سے مرے ہوئے انسان کی ہڈیاں خریدنا ضروری ہوتا ہے اور گھر اور کالج میں ساتھ رکھنا بھی پڑتا ہے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: تعلیم اور ریسرچ کی غرض سے مسلمان میت کی ہڈی خریدنا یا بیچنا یا اپنے پاس رکھنا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے، مسلمان میت کے مکمل جسم کی حفاظت کی جائے گی حتی کہ اس کی ہڈی کی بھی۔اور کہیں مسلمان میت کی ہڈی نظر آئے بھی تو باقاعدہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا چاہیے۔

ریسرچ اور تجربہ کے طور پر کافر میت پر ریسرچ کرنے کی اہل علم نے اجازت دی ہے لہذا کافر میت کی ہی ہڈی تعلیم اور تجربہ کے لئے استعمال کی جائے اور اس ہڈی کو اضطراری صورت میں خرید سکتے ہیں تاہم اس عمل سے اگر بچنا ممکن ہو تو بچنا بہتر ہے۔

768. **سوال:** سورہ توبہ میں بسم اللہ نہیں ہے، اگر ہم اس سورہ کی تقریبا تیس آیات تلاوت کرتے ہیں پھر رک کر کچھ دیر بعد وہاں سے دوبارہ تلاوت شروع کرتے ہیں تو کیا ہمیں بسم اللہ پڑھنا پڑے گا؟

جواب: تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ قرآن کی تلاوت شروع کریں تو سب سے پہلے تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر تلاوت کریں اور شروع سورت سے تلاوت کرتے ہیں تو بسم اللہ پڑھیں گے، شروع سورت سے تلاوت نہیں کرتے ہیں تو صرف تعوذ کے ساتھ ہی تلاوت شروع کر دیں گے۔ ٹھیک اسی طرح سورہ توبہ کی تلاوت کے وقت بھی کریں گے یعنی جب آپ ایک مرتبہ تلاوت کر کے دوبارہ کچھ دیر کے بعد سورۃ توبہ پڑھنا شروع کریں گے تو صرف تعوذ پڑھ کر تلاوت شروع کریں گے۔

769. **سوال:** نبی ﷺ کو والی کل کہنا کیسا ہے؟

جواب: ولی جس کے معنی مددگار اور کارساز کے ہوتے ہیں اسی سے مولی بنا ہے، یہ اللہ کے اسمائے حسنی میں سے ہے یعنی ولی اور مولی۔

اسی سے ایک لفظ نکلا ہے وہ والی۔لغت میں والی کے متعدد معانی ہیں جیسے آقا و مالک اور مراد اللہ بھی ہوتا ہے۔اسی طرح حاکم، امیر اور فرماں روا کے لئے بھی والی کا لفظ بولا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ امیر کے لئے والی کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "والی کل" استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بادشاہوں کے بادشاہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ(صحیح البخاري:6205)

ترجمہ: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔

770. سوال: چغلی اور غیبت میں کیا فرق ہے؟

جواب: غیبت کہتے ہیں ایک مسلمان کا اس کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اسے ناپسند کرے، اس بات کو حدیث میں اس طرح کہا گیا ہے "ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ" (صحیح مسلم:2589) یعنی کسی کے سامنے اپنے بھائی کا ایسے ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔ اور چغلی جسے عربی میں نمیمہ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کے بارے میں اس مقصد سے برائی بیان کرے تاکہ اس کے خلاف فتنہ و فساد پھیلے۔ حافظ ابن حجرؒ غیبت و چغلی میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غیبت اور چغلی میں اس طور پر اختلاف پایا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں یا دونوں ایک ہی ہیں؟ اس سلسلے میں راجح بات یہ ہے کہ یہ دو علاحدہ کام ہیں اور دونوں کے مابین عموم و خصوص من وجہ پایا جاتا ہے یعنی نمیمہ (چغلی) کسی کے حال کو دوسرے تک اس غرض سے پہنچانا کہ فساد پیدا ہو اور یہ نقل حال صاحب حال کو ناپسند ہو۔ اور یہ اس کے اسکے علم میں ہو یا نہ ہو برابر ہے اور غیبت محض کسی کی ناپسندیدہ بات دوسرے تک پہنچانے کو کہا جاتا ہے اس طرح چغلی میں فساد ڈلوانے کی غرض ممتاز ہوتی ہے جبکہ غیبت میں یہ شرط نہیں پائی جاتی۔ اور غیبت میں امتیاز یہ ہے کہ آدمی کی عدم موجودگی میں بات کہی جاتی ہے باقی اس کے علاوہ صفات دونوں میں مشترک ہیں۔ بعض علماء غیبت میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ جس کے بارے میں کہا جائے وہ موجود نہ ہو۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباري: 10/ 473).

اور ابن حجر ہیثمیؒ کہتے ہیں کہ ہر چغلی غیبت ہے اور ہر غیبت چغلی نہیں ہے۔ انسان بسا اوقات کسی کے بارے میں ایسی بات کہہ دیتا ہے جو اسے ناپسند ہو اور اس میں اس کے اور دوسرے کے درمیان فساد کا پہلو نہیں ہو تو یہ غیبت ہے اور کبھی انسان کسی کے بارے میں ایسی بات کہتا ہے جو اس کو ناپسند ہو اور اس میں فساد بھی ہو تو یہ ایک ساتھ غیبت اور چغلی دونوں ہے۔ (تطهير العيبة من دنس الغيبة: 45).

771. **سوال:** جو بچے حفظ کر رہے ہیں ان کے لئے کوئی دعا بتادیں جو بچہ خود پڑھ سکے یا اس کے والدین پڑھ سکیں جس سے بچے کو حفظ کرنے میں آسانی ہو۔اور جب بچہ اپنا سبق شروع کرنے لگے تو اس سے پہلے دعا پڑھ لے جس سے اس کو آسانی ہو؟

جواب: قرآن کا حفظ ایک عمل ہے یعنی جو قرآن یاد کرے گا، وقت لگائے گا اور محنت کرے گا صرف اسے قرآن یاد ہو گا اور جو قرآن حفظ کرنے کے لئے محنت نہیں کرے گا اسے قرآن اچھے سے یاد نہیں ہو گا گویا حفظ کا تعلق عمل کرنے سے ہے جو جس قدر حفظ قرآن میں محنت کرے گا اس کو اتنا زیادہ اور بہتر طور پر قرآن یاد ہو گا اور جو قرآن حفظ کرنے میں جتنی سستی کرے گا وہ بہتر طور پر قرآن حفظ نہیں کر پائے گا۔اللہ کا فرمان ہے: وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم: 39) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے لیے نہیں ہے مگر وہی کچھ جس کی اس نے کوشش کی ہو گی یعنی کوشش کرنے سے کسی کام میں فائدہ ہو گا فقط تمنا کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

حفظ قرآن میں محنت کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ رب العالمین سے حفظ میں آسانی کے لئے، ٹھوس حفظ کے لئے اور یاد کیا ہوا نہ بھولنے کے لئے افضل اوقات میں دعائیں کریں جیسے سجدے میں، اذان واقامت کے درمیان، رات کے آخری پہر میں اور جمعہ کے دن عصر و مغرب کے درمیان وغیرہ۔ساتھ ہی کتاب وسنت سے منقول جو دعائیں ہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔اس بارے میں میرا ایک اہم مضمون "طلب علم کے آداب" ضرور پڑھیں، اس مضمون سے چند دعائیں نقل کر کے بھیجتا ہوں۔

(1) اللَّهمّ علّمني الكتاب، وفقّهني في الدين۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے کتاب کا علم عطا فرما اور دین کی سمجھ دے۔

(یہ دو دعاؤں سے ماخوذ ہے، ایک بخاری (75) اور دوسری بخاری (143) سے)۔

آپ کی دعا کی برکت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما فقیہ امت قرار پائے۔

(2) اسی طرح قرآن کی ایک دعا ہے: رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ: 114)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید علم عطا کر۔

(3) اسی طرح موسی علیہ السلام کی دعا کریں۔

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي(طہ:25-28)

ترجمہ: پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان بنادے اور میری زبان سے (لکنت کی) گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

(4)اسی طرح فجر کی نماز کے بعد ایک عظیم دعا پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے،ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ عِلمًا نافعًا ورزقًا طيِّبًا وعملًا متقبَّلًا(صحیح ابن ماجہ:762)

ترجمہ:اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم،پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

جب بچہ اپنا سبق یاد کرنا شروع کرے تو شروع میں تعوذ اور بسملہ پڑھ کر اپنا سبق یاد کرنا شروع کرے جیسے تلاوت کے آداب میں بیان کیا جاتا ہے،شروع میں یہی پڑھنا کافی ہے اور باقی عام حالات اور افضل اوقات میں جیسے اوپر کہا گیا ہے اس طرح دعائیں کریں۔

772. **سوال:** کیا وضو میں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ضروری ہے؟

جواب: وضو کرتے وقت ہاتھ و پیر کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:أسبِغِ الوضوءَ وخلِّلْ بين الأصابعِ(صحیح ابن ماجہ:367)

ترجمہ:کامل وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

یہاں پر خلال کا حکم استحبابی ہے یعنی یہ واجبی حکم نہیں ہے بلکہ مستحب و مسنون ہے اور وضو میں اصل تمام اعضائے وضو تک پانی پہنچانا ہے۔ شیخ ابن عثیمینؒ کہتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں میں خلال کرے تاکہ اسے اس بات کا یقین ہو جائے کہ پانی انگلیوں کے درمیان تک پہنچ چکا ہے بطور خاص پیر کی انگلیوں میں کیونکہ یہ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔(لقاء الباب المفتوح:7/8) .

773. **سوال:** میرے پاس سبع سورہ ہے،اس میں سات سورتوں کے فضائل لکھے ہوئے،کیا اسے چھاپ کر صدقہ جاریہ کی نیت سے لوگوں میں تقسیم کر سکتی ہوں؟

جواب: بدعتی لوگوں کے گھروں میں عام طور سے پانچ سورتوں یاسات سورتوں پر مشتمل ایک کتاب پائی جاتی ہے۔ پانچ سورتوں (سورہ یٰسین، سورہ رحمان، سورہ واقعہ، سورہ ملک، سورہ مزمل) پر مشتمل کتاب کو پنج سورہ نام دیا جاتا ہے اور سات سورتوں (سورہ کہف، سورہ سجدہ، سورہ یاسین، سورہ رحمن، سورہ واقعہ، سورہ ملک، سورہ مزمل) پر مشتمل کتاب کو سبع سورہ کہا جاتا ہے۔

اس کتاب میں عموماً قرآن کی مذکورہ بالا سورتیں درج ہوتی ہیں اور ان سورتوں کے فضائل بیان کئے گئے ہوتے ہیں۔ان فضائل میں بعض صحیح فضائل ہوتے ہیں جبکہ اکثر و بیشتر فضائل ضعیف اور موضوع ہوتے ہیں۔ سورہ یاسین کی فضیلت میں ایک بھی صحیح حدیث نہیں ہے ،اس بارے میں جتنی احادیث آتی ہیں سب ضعیف ہیں مگر بدعتی تمام ضعیف وموضوع روایات بیان کرتے ہیں۔

اس کتاب میں صحیح اور ضعیف فضائل کے ساتھ حاجات وضروریات پورا کرنے کے مصنوعی اور بدعتی طریقے بھی بیان کیے گئے ہوتے ہیں۔

اس کتاب کے تیار کرنے اور لوگوں میں پھیلانے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنے گھروں میں اس کتاب کو رکھیں اور جب بھی کسی کو جس قسم کی حاجت وضرورت پیش آئے پنج سورہ یا سبع سورہ پڑھ لے اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی یا کوئی بلا آئی ہو تو وہ ٹل جائے گی۔اس لئے اس کتاب کا اصل نام بلاؤں کو ٹالنے والی کتاب ہونا چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ بھی ہوتا ہے کہ مصائب و مشکلات سے بچنے کے لئے اس کتاب کو روزانہ پڑھنا ضروری ہے۔ پھر ان میں موجود الگ الگ سورت کے الگ الگ مصنوعی وظائف بیان کئے گئے ہوتے ہیں کہ فلاں فلاں مصیبت میں اتنے اتنے دفعہ فلاں سورت کو پڑھو تمہاری مشکل آسان ہو جائے گی۔

اس پنج یا سبع سورہ سے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ قرآن سے الگ کرکے چند سورتوں کا اس طرح مجموعہ تیار کرنا غلط ہے۔اللہ کی جانب سے جس طرح تیس پارے نازل ہوئے ہیں، ہمیں اپنے گھروں میں تیس پاروں والا قرآن رکھنا چاہئے اور یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ مکمل قرآن شفا ہے۔اور نزول قرآن کا مقصد اسے سمجھ کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔یاد رکھیں کہ جو قرآن پر عمل نہیں کرتا،اسے قرآن سے فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآنی سورتوں کو اپنی جانب سے بیماریوں کے لئے خاص کرنا اور پڑھنے کا خاص وقت مقرر کرنا اور اس کی مخصوص تعداد متعین کرنا شریعت کے خلاف ہے۔اس لئے کسی مسلمان کو اس قسم کا تیار کردہ پنج

سورہ یاسبع سورہ اپنے گھر میں رکھنا، مشکلات دور کرنے کے لئے اسے پڑھنا، صدقہ جاریہ کے لئے اسے خرید کر یا پرنٹ کراکر تقسیم کرنا یہ سارے کام غلط ہیں۔ آپ اپنے گھر میں دعا کی کتاب کے طور پر حصن المسلم رکھیں، سادہ قرآن رکھیں اور تفسیر احسن البیان رکھیں۔ اگر کوئی آپ سے کہے کہ یہ تو قرآن کی سورتیں ہیں، تو آپ اس سے کہیں کہ بالکل اس کتاب میں قرآن کی سورتیں ہیں مگر اس میں سورتوں کے علاوہ جو باتیں لکھی گئی ہیں اور اس کتاب کے ساتھ جو عقیدہ پایا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی ہمارے قرآن میں اپنی جانب سے ایک آیت اضافہ کردے تو آپ وہ قرآن تسلیم کریں گے، نہیں ہر گز نہیں۔ بلکہ کوئی ایک نقطہ بھی قرآن میں زیادہ کردے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے پھر پنج سورہ یاسبع سورہ میں سورتوں کے علاوہ جو جھوٹی اور بناوٹی باتیں لکھی ہوئی ہیں ایسے مجموعہ کو کیسے قبول کریں گے؟

774. **سوال:** ایک بہن پوچھتی ہے کہ صحیح بخاری کی روشنی میں بھائی چارہ کے نام پر ایک انصاری نے مہاجر کو پیشکش کی تھی کہ وہ اپنی بیویاں اور اپنا مال آدھا آدھا تقسیم کردیتے ہیں، اس میں مال کے بارے میں بات سمجھ میں آتی ہے لیکن عورت کے بارے میں ایسا کہنا کہ آدھا تقسیم کردیتے ہیں یعنی تم کو دو میں سے کوئی پسند ہے تو بتادو میں اس کو طلاق دے دوں گا تم اس سے نکاح کرلینا سمجھ نہیں آتی، کیا عورت کی کوئی عزت نفس نہیں ہے؟

جواب: اس حدیث سے جیسے مال سمجھ میں آتا ہے ویسے ہی عورت کا معاملہ بھی سمجھ میں آتا ہے، یہ بھائی چارہ کی ایک بہترین مثال ہے، اس میں عورت کی کوئی توہین نہیں ہے۔ اس میں عورت کو نہ رکھیل بنانے والی، نہ بیچنے والی، نہ بے عزت کرنے والی کوئی بات ہے بلکہ اس واقعہ میں نکاح کی بات کہی گئی ہے، نکاح سے عزت وعصمت حفاظت کی ہوتی ہے نیز یہاں انصار اور مہاجر کے درمیان بھائی چارہ کی عمدہ مثال نظر آتی ہے۔ دیکھا جائے تو اس میں عورت کا مقام بلند ہورہا ہے وہ اس طرح کہ اگر کسی عورت کی شادی انصار کے مقابلے میں مہاجر سے ہو تو اس کا مقام بلند ہوگا کیونکہ مہاجر کو انصار پر فوقیت حاصل ہے۔ اور اگر اس معاملہ میں ذرہ برابر بھی توہین ہوتی تو یہ توہین اصل میں ان بیویوں کو محسوس ہوتی جن کے بارے میں یہ بات کہی گئی تھی مگر حقیقت میں یہاں پر اہانت کا کوئی پہلو ہی نہیں ہے بلکہ بھائی چارگی اور عزت واحترام گاہی پہلو غالب ہے۔

ایک طرف مہاجر اپنے مال اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کرتے ہیں تو دوسری طرف انصاری اپنے مال اور بیوی سے ضرورت مند بھائی کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ قربان جایئے مہاجر بھائی کی بھائی

چارگی پر کہ وہ نہ مال سے کچھ قبول کرتے ہیں، نہ بیوی سے کچھ قبول کرتے ہیں بلکہ بازار جاکر خود سے محنت کرتے ہیں اور اپنی محنت کی کمائی سے شادی بھی کرتے ہیں۔

775. **سوال:** کیا حجامہ کے بعد غسل کرنا فرض ہے، اور اگر کسی نے لاعلمی کی وجہ سے غسل نہیں کیا تو اس پر گناہ ہے یا اسے فدیہ دینا ہے اور ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ چار کاموں (کی وجہ) سے غسل کیا کرتے تھے، جنابت سے، جمعہ کے دن، سینگی لگوانے سے اور میت کو غسل دینے سے۔ کیا یہ روایت صحیح ہے؟

جواب: حجامہ کرنے کے بعد غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حجامہ موجبات غسل میں سے نہیں ہے یعنی شریعت میں ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جس کی بنیاد پر یہ کہا جائے کہ حجامہ کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ جب حجامہ کرنے پر غسل کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر اس پر نہ گناہ ہے نہ فدیہ ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث ضعیف ہے، شیخ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اس کے برخلاف دار قطنی میں ایک حدیث آتی ہے: "ان النبی احتجم و صلی ولم یتوضا" کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کروایا اور آپ نے وضو نہیں کیا اور نماز پڑھ لی تو یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔

776. **سوال:** دس پندرہ عورتیں مل کر کمیٹی ڈالتی ہیں اور ہر مہینہ کسی ایک عورت کا نام قرعہ اندازی سے نکلتا ہے جسے جمع شدہ ساری رقم مل جاتی ہے، اسی طرح اگلے مہینہ دوسری عورت کا نام نکلتا ہے۔ اس طرح مہینہ در مہینہ یہ کمیٹی چلتی رہتی ہے۔ اس کی میعاد مثلاً سال یا دو سال متعین ہوتی ہے اس وقت کمیٹی چلتی ہے۔ کیا اس طرح کمیٹی بنانا اور اس میں پیسہ جمع کر کے قرعہ اندازی کے ذریعہ نام نکلنے پر پیسہ لینا جائز ہے؟

جواب: بظاہر اس طرح کی کمیٹی چلانے اور اس میں پیسہ جمع کرنے اور قرعہ اندازی میں اپنا نام نکلنے پر پیسہ لینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

اس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ہے، اس طرح ایک دوسرے کو مالی طور پر تعاون کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

777. **سوال:** کیا ہم آن لائن نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ میرے سسرال والے دور ہیں وہ ابھی نہیں آ سکتے ہیں اور شادی سے پہلے رمضان میں ہی نکاح کرنا چاہتے ہیں تو ایسے میں کیا ہم آن لائن نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شادی اور نکاح یہ دونوں ایک ہی چیز ہے دو الگ الگ چیز کا نام نہیں ہے۔ عربی میں جسے نکاح کہتے ہیں اسی کو اردو یا ہندی میں شادی کہا جاتا ہے، جب شرعی طور پر نکاح منعقد ہو جائے تو لڑکا اور لڑکی دونوں آپس میں میاں بیوی کے رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آن لائن نکاح کرنے میں دھوکے کا امکان ہے اس لئے آن لائن نکاح سے بچنا چاہیے۔ آپ کو جب نکاح کی سہولت میسر ہو اس وقت مجلس میں نکاح کریں نکاح کا یہی طریقہ ہے اور اسی میں تحفظ ہے۔

تاہم ناگزیر حالات میں آن لائن نکاح کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ شرعی طور پر نکاح منعقد کیا جائے یعنی نکاح سے پہلے تمام معلومات کی توثیق کر لی جائے تاکہ کوئی فریب نہ ہو اور نکاح کے وقت ولی کی رضامندی، دو عادل گواہان کی موجودگی و توثیق، مہر کا تعین ہو جائے پھر نکاح کیا جائے تو نکاح ہو سکتا ہے۔

778. **سوال:** ایک عورت نے اپنی تنخواہ سے کچھ پیسے عمرہ کی نیت سے جمع کی تھی، شادی کے بعد اس کے شوہر چاہتے ہیں کہ یہ پیسے کہیں اور انویسٹ کر دیں اور بیوی عمرہ پہ نہ جائے اور وہ خود بھی عمرہ پر نہیں جانا چاہتے، ایسی صورت میں کیا وہ عورت اپنی خالہ کے ساتھ عمرہ پہ شوہر کی رضامندی کے بغیر جا سکتی ہے؟

جواب: جس خاتون نے اپنی تنخواہ سے پیسے بچا کر عمرہ کی نیت سے رکھی تھی اس پیسے میں تصرف کا اختیار صرف اسی خاتون کو ہے کیونکہ اس پیسے پر صرف خاتون کا مالکانہ حق ہے لہذا شوہر اپنی بیوی کی مرضی کے خلاف اس مال پر نہ مالکانہ حق جتا سکتا ہے، نہ اپنی بیوی کی مرضی کے خلاف کسی کاروبار میں وہ پیسہ لگا سکتا ہے۔

جہاں تک عمرہ کا مسئلہ ہے تو خاتون کے لئے عمرہ کے سفر کے واسطے ہر حال میں محرم چاہیے۔ بغیر محرم کے کوئی خاتون سفر نہیں کر سکتی ہے اور عورت کی خالہ اس کے لئے محرم نہیں ہے، محرم مردوں میں سے ہوتا ہے جن سے نکاح حرام ہے اور جن سے پردہ نہیں ہے۔

779. **سوال:** سوتے وقت سورہ ملک پڑھنا ہوتا ہے، کیا میں اسے موبائل سے دیکھ کر پڑھ سکتی ہوں کیونکہ یہ سورت یاد نہیں ہے؟

جواب: آپ سوتے وقت اپنے موبائل سے سورہ ملک پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے

یعنی جس کو زبانی سورہ ملک یاد نہ ہو وہ قرآن سے دیکھ کر پڑھ سکتا ہے اور اگر موبائل سے دیکھ کر پڑھنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

780. **سوال:** اسلام 360 کے حوالے سے سوال ہے کہ اس میں ایڈورٹائزمنٹ زیادہ ہوتے ہیں، کیا یہ ایپ اپنے موبائل میں رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اصل میں اس ایپ کے ذمہ دار زاہد حسین چھپیانے کمانے کی غرض سے اسلام 360 تیار کیا ہے اس لئے صحیح چیزوں کے ساتھ غلط علوم بھی اس ایپ میں جمع کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں کافی سارے ایڈورٹائز آتے رہتے ہیں۔ سلفی علماء کی مخالفت کے باوجود بھی انہوں نے اس ایپ کی اصلاح نہیں کی، جس کی وجہ سے کئی اہل حدیث عالم جنہوں نے اس ایپ کے لئے تصدیق نامہ جاری کیا تھا ڈیلیٹ کروادیا۔ اس میں انجینئر محمد علی مرزا جہلمی کی تفسیر بھی شامل کر دیا تھا مگر اس کی پرزور مذمت کی گئی تو اس نے اسے ڈیلیٹ کر دیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام 360 میں صحیح علوم کے ساتھ غلط علوم بھی پائے جاتے ہیں۔ خصوصا قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر میں دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی حتی کہ شیعہ مترجم بھی شامل ہے اس لئے عام لوگوں کو یہ ایپ استعمال نہیں کرنا چاہئے لیکن جو اچھے خاصے پڑھے لکھے ہوں، صحیح اور غلط میں تمیز کی صلاحیت ہو وہ اس ایپ کو صرف آیات اور احادیث سرچ کے لئے استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسے مطالعہ کا ذریعہ نہ بنائے بلکہ محض سرچ کے لئے وہ اہل علم جو صحیح وغلط میں تمیز کر سکیں استعمال کر سکتے ہیں، عوام کو اس ایپ سے بچنا چاہئے۔

عام و خاص سبھی آدمی کے لئے مکتبہ شاملہ اردو ایپ بہت ہی زیادہ مفید اور بہتر ہے۔ اس میں احادیث کے ساتھ قرآن کی بارہ سلفی تفاسیر موجود ہیں نیز متعدد علوم وفنون پر مبنی ڈھیر سارے مقالات وکتب بھی دستیاب ہیں۔

781. **سوال:** عدت میں عورت قرآن کی تعلیم کے لئے گھر سے پردہ میں باہر جاسکتی ہے اور ضرورت پڑنے پر سادہ نئے کپڑے پہن سکتی ہے؟

جواب: عدت میں عورت کے لئے اصل یہ ہے کہ وہ گھر میں سکونت اختیار کرے، جب عدت مکمل ہو جائے پھر وہ گھر سے باہر نکلے۔ اگر کوئی عورت کسی جگہ تعلیم دیتی ہو تو اسے عدت کے لئے چھٹی لینی چاہئے۔ اور چھٹی نہ ملے یا چھٹی لینے سے نوکری جانے کا خدشہ ہو تو اس ضرورت کے تحت وہ تعلیم دینے گھر سے باہر جاسکتی ہے اور نیا یا پرانا سادہ لباس لگا سکتی ہے اس میں حرج نہیں ہے لیکن عدت اگر وفات سے متعلق ہو تو نئے لباس سے پرہیز کرے۔

782. **سوال:** نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے اور دوبارہ وضو کرنے کے بعد جہاں سے نماز چھوڑی ہوئی تھی وہیں سے شروع کرلیں تو نماز ہو جائے گی یا ساری نماز دہرانی ہو گی؟

جواب: اگر نماز پڑھتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو پھر سے از سرے نو نماز پڑھنی ہو گی، جو نماز پہلے ادا کی گئی تھی وہ شمار نہیں ہو گی۔ اگر کسی نے پہلی والی نماز شمار کر کے نماز ادا کی تو اس کی نماز نہیں ہوئی، اسے پھر سے اپنی نماز دہرانی ہو گی۔

783. سوال: چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا وہ چار رکعت نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی؟

جواب: اگر کسی نے چار رکعت نماز ادا کر لی یعنی سلام پھیر لیا اس کے بعد وضو ٹوٹتا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس کی نماز مکمل ہو گئی ہے اسے دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کرنے کے بعد مکمل نماز دہرانی پڑے گی۔

سوال: شوہر کے انتقال کے بعد شوہر کے والد کا شمار غیر محرم میں گا یا محرم میں؟

جواب: شوہر کا انتقال ہو جائے یا شوہر اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو ان دونوں صورتوں میں سسر اپنی بہو کے لئے محرم ہی رہتا ہے۔

784. سوال: آج کل کے ماحول کی وجہ سے بچوں کو کہہ رکھا ہے کہ اسکول، کالج، یونیورسٹی سے واپس آکر سب احوال بتایا کرو کہ آج پورا دن وہاں کیا کچھ ہوا، کیا یہ درست ہے اور یہ سب پوچھنا کہیں غیبت میں تو شمار نہیں ہو گا؟

جواب: یہ کوئی غیبت کا معاملہ نہیں ہے اپنے بچوں سے اس کے احوال جاننا اس کے اسکول کے حالات جاننا، اس کا غیبت سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ آدمی کی اپنی ضرورت سے اس کا تعلق ہے۔ آج کل کے حالات خصوصا ہندوستانی مسلمانوں کے بہت ہی ناگفتہ بہ ہیں، ان حالات میں اپنے بچوں کی خبر گیری کرنا، آمد و رفت کی مکمل چھان بین کرتے رہنا اور اسکول و کالج کی پوری جانکاری حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔

785. سوال: شیعہ کی اذان میں اللہ اکبر اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بھی ہوتا ہے جیسے اشھد ان محمد رسول اللہ۔ تو کیا ہم شیعہ کی اذان کا جواب دے سکتے ہیں؟

جواب: شیعہ نے اذان میں اپنی طرف سے اضافہ کر رکھا ہے، یہ اضافہ خلفائے ثلاثہ سے بغض و حسد میں ہے۔ کسی مسلمان کے لئے اذان کے کلمات میں اضافہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے شیعوں کی اذان مسلمانوں کے یہاں معتبر نہیں ہے لہذا اس کی اذان کا جواب نہیں دیا جائے گا۔ شیعوں کی اذان کا جواب دینے کا مطلب ہے آپ اس کی اذان سے راضی ہیں، اس کو صحیح مانتے ہیں جبکہ ہم اضافہ شدہ اذان کو تسلیم نہیں کرتے۔

786. **سوال:** کھانے کی چیزوں میں ٹھنڈا کرنے کے لئے پھونک مار سکتے ہیں؟

جواب: کھانے پینے کی چیز پر پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے لہذا کھانا ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر پھونک مارنا درست نہیں ہے۔

787. **سوال:** اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کو بیٹھنا چاہیے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہیے؟

جواب: بہتر ہے کہ مریض امامت نہ کرائے تاکہ اس مریض کو اور اس کے پیچھے دیگر نمازی کو تکلیف نہ ہو تاہم اس کی امامت میں نماز جائز ہے۔ جب کوئی امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نمازی بھی بیٹھ کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی کو امام کی متابعت کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: وإذا صلى قاعدًا فصلوا قعودًا أجمعون (صحیح مسلم: 411)

ترجمہ: اور جب امام نماز بیٹھ کر پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بعض علماء مقتدی کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے قائل ہیں مگر قوی موقف بیٹھ کر پڑھنا ہی جیسا کہ فرمان رسول سے ظاہر ہوتا ہے البتہ مقتدی نے کھڑے ہو کر بھی نماز ادا کر لی تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (منقول: بیٹھ کر نماز پڑھنے کے احکام از مقبول احمد سلفی)

788. **سوال:** اگر ایک لڑکا نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا چاہے تو اس وقت لڑکی اپنے محرم کی موجودگی میں کون سا حصہ کھلا رکھ سکتی ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد فرامین سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا منگیتر کو دیکھ سکتا ہے، منگیتر کو دیکھنے سے متعلق ایک روایت یہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ: أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔ (صحیح مسلم: 1424)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا، آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح (طے) کیا ہے۔ تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔

یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ آدمی نکاح سے پہلے اپنی منگیتر کو دیکھ سکتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ منگیتر کو دیکھنا ضروری ہی ہے بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی منگیتر کو دیکھنا چاہے تو نکاح سے قبل اسے دیکھ سکتا ہے۔ اب یہاں سوال یہ ہے کہ منگیتر کو دیکھنے کی کیا حد ہے یعنی لڑکا منگیتر کے کسی حصے کو دیکھ سکتا ہے؟

اس سلسلے میں اہل علم کے راجح قول کے مطابق لڑکا لڑکی کے چہرے اور ہتھیلی کو دیکھ سکتا ہے، بعض اہل علم نے قدم کا بھی اضافہ کیا ہے یعنی ہاتھ و پیر اور چہرے کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دوسرے حصے کو نہیں دیکھا جائے گا لہذا جب پیغام نکاح کے وقت لڑکا کی جانب سے منگیتر کو دیکھنے کا مطالبہ ہو تو لڑکی مکمل پردے میں اپنے محرم کی موجودگی میں لڑکا کے پاس جائے۔ وہ لڑکا کے سامنے صرف اپنے چہرے اور ہتھیلی کو کھلا رکھے باقی جسم، سر اور بالوں سمیت، بازو وغیرہ کو بھی ڈھک کر رکھے۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ لڑکی کو صرف وہی لڑکا دیکھ سکتا ہے جسے نکاح کرنا ہو باقی دوسرے اجنبی مرد نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ منگیتر سے تنہائی میں بات کرنا یا منگیتر سے خلوت اختیار کرنا یا منگیتر کو چھونا یا منگیتر کے سر، ہاتھ اور پیر کے کپڑے ہٹا کر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی لڑکا اس طرح کی غیر شرعی حرکت کرے تو لڑکی اور اس کا محرم اس عمل سے منع کرے۔ جس لڑکا کو لڑکی کے ہاتھ و چہرہ دیکھنے سے تسلی نہ ہو تو وہ اپنی تسلی کے لیے کسی خاتون کو بھیج کر اس کے ذریعہ لڑکی کے مواصفات کے بارے میں مزید معلومات کر سکتا ہے اس کی گنجائش ہے۔

789. **سوال:** سیاسی دھرنے کے تحت حکومتی روک تھام میں مرنے والے کو شہید کہا جا سکتا ہے؟

جواب: سیاسی دھرنے میں مرنے والے کو شہید نہیں کہا جائے گا، شہید تو وہ ہے جو فی سبیل اللہ قتل کیا جائے۔ اور بعض دوسری وفات کو بھی شہادت قرار دی گئی ہے مگر ان میں مظاہرہ داخل نہیں ہے۔ مظاہرہ تو اسلام مخالف عمل ہے، مسلمانوں کو شرعی لحاظ سے مظاہرہ کرنا ہی نہیں چاہئے۔ جب مظاہرہ غیر شرعی عمل ہے تو اس کے تحت مرنے والے کو شہید کیسے کہا جا سکتا ہے؟

790. **سوال:** ایک بندے کو دو جڑواں بیٹے ہوئے ہیں، وہ دونوں کی طرف سے ایک کٹا عقیقہ کرنا چاہ رہا ہے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ عمل سنت کے خلاف ہے یعنی بڑے جانور میں عقیقہ مسنون نہیں ہے۔اگر اللہ نے استطاعت دی ہے تو ہر بیٹے کی طرف سے دو دو چھوٹے جانور ذبح کرے اور استطاعت نہ ہو تو عقیقہ چھوڑ دے،اس پر کوئی گناہ نہیں ہے ۔اصل میں بطور عقیقہ بچہ کی طرف سے مستقل طور پر خون بہانا مقصود ہوتا ہے اس لئے ہر بچہ کی طرف سے مستقل جانور ذبح کیا جائے گا۔

791.سوال: میٹھی چیز کھانے کا کیا حکم ہے، عموماً لوگ سنت سمجھ کر کھانا کھانے کے بعد میٹھی چیز کھاتے ہیں؟

جواب: متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ میٹھی چیز پسند کرتے تھے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔(رواہ البخاري:5431ومسلم:1474).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

اس حدیث میں حلواء سے تمام میٹھی چیز مراد ہے پھر بھی حلواء کے ساتھ عسل کا ذکر ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ حلواء سے مراد پکائی جانے والی (میٹھی) چیز ہے اور عسل سے مراد نچوڑنے والی (میٹھی) چیز ہے۔(الفتح 10/66)

امام نووی لکھتے ہیں کہ علماء نے کہا حلواء میں ہر میٹھی چیز داخل ہے اور عسل کا ذکر اس کی خصوصیت کی بنا پر ہے یعنی عام کے ذکر کے بعد خاص کا ذکر۔(المنہاج:10/77)

بخاری میں اسی معنی کی دوسری روایت اس طرح سے ہے۔

كان النبيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُه الحَلْواءَ والعسلَ.(صحیح البخاری:5614)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

میٹھے مشروب سے متعلق ایک روایت اس طرح سے ہے:

كانَ أحبَّ الشَّرابِ إلى رسولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الحلوُ البارِدُ(صحیح الترمذی:1895)

ترجمہ: نبی کو ٹھنڈی میٹھی چیز زیادہ پسند تھی۔

اس میں میٹھے چشمے کا پانی، زمزم، دودھ، شہد اور کھجور و کشمش وغیرہ کا تیار شدہ مشروب سب داخل ہے۔

یہاں ایک بات اور جان لیں کہ میٹھی چیز کھانے سے متعلق مذکورہ روایات کے علاوہ بھی بہت ساری روایات میں ان میں بعض صحیح ہیں اور بعض ضعیف۔اس لئے کسی روایت سے متعلق پہلے اس کی صحت کی جانکاری لے لیں۔

میٹھی اشیاء کھانے سے متعلق قرآنی آیات و صحیح احادیث پہ غور کرنے پتہ چلتا ہے کہ میٹھی چیز کھانے کا کوئی وقت متعین نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کے یہاں شب برات میں، ہر جمعرات کو، ہر عرس پہ، ہر خوشی کے موقع پہ، کھانے سے پہلے، کھانے کے بعد اور ہر فنکشن کی مناسبت سے میٹھی چیز کا استعمال کیا جاتا ہے اور اسے سنت بتلایا جاتا ہے جبکہ میٹھی چیز بھی عام کھانے کی طرح ہے، یہ کبھی بھی اور کسی وقت بھی کھا سکتے ہیں، اسے کسی وقت سے خاص کر کے سنت کا نام دینا دین میں نئی ایجاد مانی جائے گی۔

اللہ تعالی ہمیں دین میں غلو کرنے، بدعت ایجاد کرنے اور اس پہ عمل کرنے سے بچائے۔آمین

792. **سوال:** روح القدس سے کیا مراد ہے اور کیا یہ دعا پڑھ سکتے ہیں، "اللھم ایدنی بروح القدس"؟

جواب: بخاری میں ایک حدیث ہے، سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس وقت یہاں شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر شخص (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں تشریف رکھتے تھے۔ پھر حسان رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تم نے نہیں سنا تھا کہ اے حسان! (کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دے۔اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی تائید کر۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں بیشک (میں نے سنا تھا)۔(صحیح بخاری: 3212)

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے دعا کی ہے، دعا کے الفاظ یہ ہیں۔(اللھم ایدہ بروح القدس) اے اللہ! حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ذریعہ تائید فرما۔

یہاں پر روح القدس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں اور یہ خاص دعا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی کیونکہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔یہ دعا ہم اپنے لئے نہیں پڑھیں گے، ہم اللہ رب العالمین سے براہ راست اپنی دعا کریں گے جیسے اے اللہ! ہماری مدد فرما۔

793. **سوال:** کیا ہم زکوۃ کے پیسوں سے کوئی نیا کاروبار کر کے اس کے منافع سے کوئی فاؤنڈیشن بنا سکتے ہیں جیسے ویلفیئر فاؤنڈیشن جس سے غریبوں کی امداد اور یتیم بچوں کے کچھ کھانے پینے کا انتظام اور ان کی ضروریات پوری کر سکیں۔اس طرح فاؤنڈیشن بنانے کا ارادہ ہے، کیا زکوۃ کے پیسے اپنے فاؤنڈیشن میں استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: کسی شخص یا کسی ادارے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں کی زکوۃ جمع کر کے اسے کاروبار میں لگائے۔

زکوۃ کا مقصد حاجات اور ضروریات کا پورا کرنا ہے لہذا جو زکوۃ نکالتا ہے وہ زکوۃ کو فورا اس کے مصرف میں استعمال کرے گا جیسے ایک مالدار نے اپنے مال کی زکوۃ نکالی تو وہ فوری طور پر زکوۃ کے مستحقوں میں تقسیم کر دے اور مال زکوۃ کی تقسیم میں ذرہ برابر بھی تاخیر نہ کرے اس لئے زکوۃ کا پیسہ کاروبار میں لگانا اور اس کی منافع سے فاؤنڈیشن قائم کرنا جائز نہیں ہے۔

آپ اگر کوئی فاؤنڈیشن چلاتے ہیں تو لوگوں سے صدقات اور خیرات حاصل کریں کیونکہ نفلی صدقات کا باب وسیع ہے مگر لوگوں کی زکوۃ جمع نہ کریں کیونکہ فاؤنڈیشن والے عموماً زکوۃ کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ہاں اگر فاؤنڈیشن کے علم میں فقراء اور مساکین ہوں تو مال زکوۃ میں نیابت کر سکتا ہے،اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی صورت یہ ہو کہ مالداروں سے زکوۃ لے کر مال کی شکل میں ہی فقراء اور مساکین میں زکوۃ تقسیم کر دے اور اس میں اپنی طرف سے کوئی تصرف نہ کرے یعنی زکوۃ سے سامان خرید کر یا کھانے پینے کی چیز بنا کر نہ پیش کرے بلکہ مال کی زکوۃ مال کی شکل میں ادا کرے اور اسے کسی کاروبار میں نہ لگائے۔

بہتر یہی ہے کہ فاؤنڈیشن زکوۃ وصول نہ کرے بلکہ عطیات سے دینی کام کرے اور اگر زکوۃ والے اس کے پاس آئیں تو فقراء اور مساکین کی پہچان بتا کر ان مالداروں کو براہ راست فقراء اور مساکین سے ملوا دے تاکہ ڈائریکٹ ان محتاجوں کی ضرورت پوری ہو اور فاؤنڈیشن زکوۃ میں امانت داری برت سکے تو جیسے اوپر بتایا گیا ہے اس حساب سے عمل کرے۔

794. **سوال:** محرم اور نامحرم کے مسئلہ میں میرے لئے ایک دقت یہ ہے کہ سفر کرتے ہوئے بعض اوقات ممبئی میں سگنل پر خواجہ سرا مانگنے آجاتے ہیں اور جب انہیں کچھ دیا جائے تو وہ سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دیتے ہیں مگر مجھے چھونے والی یہ حرکت عجیب لگتی ہے اس کے باوجود میں اس لئے نہیں بول پاتی ہوں کہ انہیں کچھ کہہ دینے سے جلدی برا مان جاتے ہیں ایسے میں خواجہ سرا کے چھونے سے متعلق ہمارے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: خواجہ سرا کی جنس سے متعلق دو باتیں ہیں۔ اگر اس میں مردوں کی علامات ظاہر ہیں تو اس کے لئے مردوں جیسے احکام ہیں اور اگر اس میں عورت جیسی علامات ظاہر ہیں تو اس کے لئے عورتوں جیسے احکام ہیں۔

اس لحاظ سے اگر کوئی مرد خواجہ سرا ہے تو وہ لباس پہننے میں اور معاملات کرنے میں مردوں جیسا معاملہ کرے گا جیسے عام مردوں کے احکام ہیں اور اگر عورت خواجہ سرا ہے تو لباس اور معاملات میں عورتوں جیسا معاملہ کرے جیسا کہ عام عورتوں کے احکام و مسائل ہیں۔ شریعت کے اس اصول کو مد نظر رکھ کر خواجہ سرا کے ساتھ معاملہ کیا جائے یعنی اگر عورت خواجہ سرا ہے تو عورت کے سر پہ ہاتھ رکھ سکتی ہے لیکن اگر مرد خواجہ سرا ہے تو وہ عورت کے سر پر ہاتھ نہیں رکھ سکتا ہے۔ اور ہمیں حق بات کسی کو بتانے میں جھجکنا نہیں چاہیے کیونکہ یہ دین اسلام کا مسئلہ ہے۔

795. **سوال:** جب ہم چار رکعت فرض پڑھتے ہیں تو پہلی دو رکعت کے قعدہ میں التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا چاہیے؟

جواب: نماز کے پہلے تشہد میں صرف التحیات پڑھنا ہے، درود پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر کوئی درود پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے تاہم درود کو ضروری نہ سمجھے، فقط التحیات پڑھنا کافی ہے۔

796. **سوال:** آج کل عام طور سے تمام معاملات آن لائن ہو رہے ہیں تو اس کا اثر دینی معاملات پر بھی پڑ رہا ہے جیسے آن لائن تجوید، آن لائن قرآن، آن لائن حجاب شاپنگ اور آن لائن عالمیت کورس وغیرہ۔ ماحول کے حساب سے کچھ والدین کا مطالبہ ہوتا ہے کہ ہماری بچیوں کو اس طرح پڑھائیں کہ وہ بوریت محسوس نہ کریں بلکہ دلچسپی سے تعلیم حاصل کریں۔ ایسے میں کیا ہم کورس ایڈورٹائزنگ اور شاپنگ ایڈورٹائزنگ کے لئے اے آئی ڈیجیٹل، اے آئی تھری ڈی، اے آئی کریٹڈ کارٹونز کی مدد سے فوٹو یا ویڈیو ایڈٹ کر سکتے ہیں جیسے کارٹونز، اینیمیز، فیسلس (بغیر چہرے والا)، ودفیس (چہرے والا)، حجابی اور نقابی فوٹوز وغیرہ؟

جواب: بچے اور بچیوں کی تعلیم کے لئے ذمہ داروں کی خواہش کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ شرعی تقاضوں کو دیکھا جائے گا اس لئے اگر زمانے میں بے حیائی اور بے پردگی عام ہو رہی ہو، خواہشات نفس کو ہوا مل رہی ہے تو ہم لوگوں کی کہ ایسی نفسانی خواہشات کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے بچوں کو شرعی تعلیم نہیں دیں گے بلکہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے تعلیم دیں گے۔ اور اس معاملہ میں ذمہ داروں سے کہیں آگے ادارے والے یا پڑھانے والے خود ہیں، ان کی مرضی ہوتی ہے کہ ہم لوگوں کو ان کی خواہشات یا زمانے کے حساب سے تعلیم دیں تاکہ زیادہ

سے زیادہ بچے ہمارے یہاں علم سیکھنے کے لئے آئیں گویا اس معاملہ میں سرپرستوں سے زیادہ خطاکار تعلیم دینے والے خود ہیں جو بچے اور بچوں کی تعلیم میں غیر شرعی امور انجام دیتے ہیں۔ اس کی بہت ساری مثالیں ہیں جیسے مدرسوں میں مختلف قسم کے ایام منانا، بچے اور بچیوں سے رقص کروانا، ان سے ڈرامے کروانا اور تلاوت یا نظم میں ایکشن اور حرکت کے ساتھ رقص کروانا، جوان بچیوں کی تعلیمی ویڈیوز بناکر سوشل میڈیا پر نشر کرنا وغیرہ۔

زمانے کی ترقی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر شرعی اصول کے تحت، یہاں بچے اور بچیوں کی تعلیم کے لئے سوال میں جس قسم کی تصاویر اور ویڈیوز بنانے کا ذکر ہے، یہ سارے غیر شرعی امور ہیں کسی معلمہ کے لئے شرعا یہ جائز نہیں ہے کہ بچوں کی تعلیم و تعلم اور ان کی تربیت کے لئے جاندار پر کسی قسم کی تصاویر یا ویڈیوز تیار کرے۔ معلمات سے میری گزارش ہے کہ آپ دنیا کے فتنوں کا شکار نہ بنیں، تعلیم کے نام پر غیر مسلموں اور مغربی تہذیب کی نقالی نہ کریں بلکہ شرعی علوم، شرعی حدود میں رہ کر ہی پڑھائیں۔ آپ اپنے مدارس سے بچیوں کو صالحہ خاتون بنانا چاہتے ہیں تو صالحیت پر ان کی تربیت و تعلیم کا انتظام کریں، کارٹون، اینیمیز، ویڈیوز اور ڈراموں سے بچوں کے کردار پر منفی اثر پڑے گا۔

797. **سوال:** حدیث کی چھ مشہور کتابوں میں موجود تمام احادیث صحیح ہیں یا کچھ ضعیف بھی ہیں؟

جواب: حدیث کی مشہور چھ کتابوں میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام احادیث صحیح ہیں جبکہ بخاری اور مسلم کے علاوہ چار کتب احادیث (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ) میں صحیح اور ضعیف دونوں قسم کی روایات ہیں۔

جب آپ کہیں پر صحیح بخاری یا صحیح مسلم کا حوالہ دیکھیں تو آپ سمجھ جائیں کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن جب کہیں پر بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر چار کتب احادیث سے کوئی حدیث اور اس کا حوالہ ملے تو اہل علم سے اس حدیث کا حکم جاننے کی کوشش کریں کہ وہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے۔ جو صحیح حدیث ہو اس پر عمل کریں اور جو ضعیف حدیث ہو اس پر عمل نہ کریں۔ یہاں پر ایک اور بات ذہن میں رکھیں کہ سوشل میڈیا پر بہت ساری حدیثوں کا حوالہ غلط ملے گا اس لئے حوالہ کی تحقیق ضرور کریں بلکہ بسا اوقات ایک جھوٹی بات پر حدیث کا حوالہ دے دیا جاتا ہے جبکہ وہ حدیث ہی نہیں ہوتی اور حوالہ بھی جھوٹا ہوتا ہے۔

798. **سوال:** کیا حیض کی مدت کے دوران پہلے دن سے آخر دن تک کسی بھی رنگ یا شکل کا خون حیض ہی شمار ہوگا؟

جواب: حیض کا اصل رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے مگر حیض کے دوران جس طرح کا بھی خون آئے وہ سب حیض ہی میں شمار ہوگا بشرطیکہ مسلسل اور متصلا خون آئے یعنی حیض کے جتنے ایام ہیں ان تمام ایام میں لگاتار خون آئے، حیض ہی کہلائے گا۔اور اگر حیض سے پاکی حاصل ہونے کے بعد کچھ داغ دھبے ظاہر ہوں تو اسے حیض نہیں مانا جائے گا۔

799. **سوال:** غسل جمعہ، غسل حیض اور غسل جنابت میں کیا فرق ہے؟

جواب: غسل جمعہ، غسل حیض، غسل جنابت، غسل نفاس اور غسل عیدین یہ تمام قسم کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے جسے غسل جنابت کہتے ہیں۔ غسل جنابت میں پہلے نماز کی طرح وضو کرنا پڑتا ہے اور پھر پورے بدن پر پانی بہایا جاتا ہے، یہ غسل کا کامل اور افضل طریقہ ہے۔ غسل کا ایک کفایتی طریقہ بھی ہے جس میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بعد پورے بدن پر پانی ڈالا جائے گا۔

اس سلسلے میں، میں نے دلائل کی روشنی میں تفصیل سے غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا ہے لہذا اس بارے میں مفصل جانکاری کے لئے غسل سے متعلق میرا مضمون پڑھیں جو میرے بلاگ پر موجود ہے۔

800. **سوال:** کیا اپنے وطن کو چھوڑ کر بیرون ملک جاکر کمانا ہے یا کانونٹ یا گورنمنٹ اسکول میں عربی کا استاد بن کر تعلیم دینا ہے دین سے دنیا کمانا کہلائے گا؟

جواب: ایک معمولی ذہن والے کے دل میں بھی اس قسم کا خیال نہیں پیدا ہوگا کہ بیرون ملک کمانا یا اسکول میں عربی پڑھانا دین سے دنیا کمانا کہلائے گا۔ایک حدیث میں ہے کہ فتنوں کے زمانے میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام میں کافر ہوگا یا شام میں مومن ہوگا اور صبح ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا، ایسے وقت میں لوگ دین کو دنیاوی سامان کے بدلے بیچیں گے۔(صحیح مسلم:118)

اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے سامان کے بدلے دین کو چھوڑ دیں گے۔اس کی ایک مثال یہ ہو سکتی ہے جیسے لوگ دنیاوی کام کاج میں اس طرح مصروف ہو جاتے ہیں کہ نماز چھوڑ دیتے ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے تو وہ کہتے ہیں کہ چھٹی نہیں ملتی گویا دنیا کے بدلے یہاں پر اس بندے نے دین کو چھوڑ دیا ہے۔رزق کمانے کے لیے بیرونی ملک جانا یا اسکول اور کالج میں پڑھانا دنیا طلبی یا دین سے دنیا کمانا نہیں کہلائے گا بشرطیکہ کہ وہ دین کا پاس ولحاظ رکھتا ہو۔ہاں اگر کوئی اسکول یا کالج میں پڑھانے کے لیے دین چھوڑ دے یا بیرونی ملک روزگار

حاصل کرنے کے لیے دین کو داؤ پر لگادے تو ایسی صورت میں اس عمل کو دین کے بدلے دنیا کمانا کہا جا سکتا ہے اور یہ ایک خاص صورت ہے۔

801. **سوال:** مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے جبکہ مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں، اس میں صحیح کیا ہے؟

جواب: تین مبارک مساجد جن کی طرف عبادت کی نیت سے سفر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، ان میں نماز پڑھنے کی فضیلت اس طرح ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ مسجد اقصی میں ایک نماز کا ثواب ڈھائی سو نماز کے برابر ہے۔

802. **سوال:** جب کسی گروپ میں وفات کی پوسٹ شیئر کی جاتی ہے تو لوگ مختلف قسم کے اسٹیکرز بھیجتے ہیں جیسے (انا للہ وانا الیہ راجعون) یا (اللھم اغفرلہا) یا (اللھم اغفرہ) وغیرہ۔ یہاں پر میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس عمل کی بجائے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہیے یا نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے سورہ فاتحہ پڑھ کر مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور دعا میں سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کسی گروپ میں کسی کے انتقال کی خبر نشر کی گئی ہو تو اس کے حق میں دعائیہ کلمات لکھ سکتے ہیں یا دعائیہ کلمات سے متعلق اسٹیکرز بھیج سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ طریقہ غلط ہے کہ کوئی سورہ فاتحہ پڑھ کر میت کی مغفرت کی دعا کرے اور اسی طرح دعا کرتے وقت سورہ فاتحہ پڑھنا اس کے بعد دعا کرنا یہ بدعتی طریقہ ہے، یہ طریقہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔ آپ جب دعا کریں تو پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کریں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں اس کے بعد اپنی ضرورت سے متعلق دعا مانگیں۔

803. **سوال:** کیا ایک وقت پر دو نکاح ہو سکتے ہیں جیسے دو مرد اور دو عورتوں کی شادی ہے تو ان دونوں کا نکاح ایک وقت میں ایک ہی خطبہ سے ہو سکتا ہے یا الگ الگ خطبہ ہونا چاہیئے؟

جواب: نکاح کے لئے خطبہ پڑھنا ضروری نہیں ہے، بغیر خطبہ پڑھے نکاح ہو سکتا ہے۔ نکاح میں اصل ولی کی رضامندی کے ساتھ اور دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کرایا جائے نکاح ہو جائے گا۔ خطبہ پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے اس لئے ایک وقت میں دو نہیں، دو ہزار نکاح ہو سکتا ہے اور کسی بھی نکاح کے لئے خطبہ پڑھنا ضروری نہیں ہے، صرف ایجاب وقبول کافی ہے تاہم خطبہ پڑھنا بہتر ہے۔

جب کہیں پر دو لڑکی اور دو لڑکے کا نکاح ہونا ہو تو نکاح خواں (ولی، دو عادل گواہان اور تعین مہر کے ساتھ) ایک خطبہ دے کر دونوں لڑکوں سے ایجاب و قبول کرالے، یہی کافی ہے اس طرح دونوں کا نکاح ہو جائے گا۔

804. **سوال:** اگر حج یا عمرہ کے وقت بچہ ساتھ ہو تو جس نے بچے کی طرف سے نیت کی ہے، اسے طواف کے بعد بچے کی طرف سے دو رکعت نماز بھی ادا کرنی ہے؟

جواب: اگر بچہ ہوش مند ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے تو طواف کی ادائیگی کے بعد بچے کا ذمہ دار بچے کو دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے کہے گا لیکن اگر بچہ ہوش مند نہ ہو اور نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو نماز چھوڑ دی جائے گی اور بچے کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی طواف کی نماز نہیں ادا کرے گا۔

805. **سوال:** کیا دین کا علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے یا فرض عین ہے اور خواتین کی اس میں کیا ذمہ داری ہے، کیا شوہر کی اجازت کے بغیر بھی وہ اس کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے یا وہ گناہ گار ہو گی؟

جواب: شریعت کے بنیادی علوم کا حاصل کرنا تمام مرد و عورت پر فرض عین ہے یعنی ہر کسی کو شرعی علم حاصل کرنا فرض ہے اور علم حاصل کرنے کی ایک عمر ہوتی ہے۔ جب لڑکی کی شادی ہو جائے اب وہ اپنے شوہر کی ماتحتی میں ہے لہذا وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم باہر نہیں نکال سکتی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کا اصل وقت شادی سے پہلے کا ہے، اگر والدین نے شادی سے پہلے لڑکی کو شرعی تعلیم نہیں دلائی تو والدین گناہ گار ہوں گے۔ کچھ سالوں کے بعد بچوں کو بھی شعور پیدا ہو جاتا ہے، اگر ماں باپ نے تعلیم نہیں دی تو شعور ہونے کے بعد لڑکی کو خود بھی تعلیم کی فکر کرنی تھی۔

بہر حال! اگر کسی لڑکی کو ذرہ برابر بھی شرعی علم نہ ہو اور اس کی شادی ہو جائے تو ایسے موقع پر شوہر کے مشورے سے جس طرح سے تعلیم حاصل کرنا آسان ہو اس پر عمل کیا جائے گا، آج گھر بیٹھے بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں لہذا اس معاملے میں شوہر کی اجازت اور اس کی خوشی سے اس کے مطابق عمل کرے۔

806. **سوال:** جو عورت تعلیم یافتہ ہو کیا وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر دوسروں کو تعلیم دے سکتی ہے اور یہ تعلیم دینا عورت کے حق میں فرض عین یا فرض کفایہ ہے؟

جواب: عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے یعنی عورت کو اپنے شوہر کے گھر میں سکونت اختیار کرنا ہے اور اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلنا ہے۔ اگر اللہ تعالی نے کسی عورت کو علم سے نوازا ہے تو وہ اپنے گھر اور اپنے

رشتہ داروں کو تعلیم دے،اس کے حق میں یہی کافی ہے اور اگر گھر سے باہر نکل کر تعلیم دینا فتنے سے خالی ہو اور شوہر اجازت دے رہا ہو تو پھر وہ باہر نکل کر بھی تعلیم دے سکتی ہے مگر شوہر منع کر دے تو پھر اسے گھر سے باہر نہیں جانا ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے تبلیغ کے لئے مردوں کو بھیجا، عورتوں کو منتخب نہیں کیا کیونکہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے اور اسی میں عورت کے لیے فتنے سے حفاظت ہے۔ تعلیم یافتہ عورت اپنے گھر اور قرب وجوار کی عورتوں میں تعلیم اور دعوت کا کام کرے اور جب شوہر کی اجازت حاصل ہو تو مامون جگہ پر گھر سے باہر نکل کر بھی تعلیم دے سکتی ہے۔

807. **سوال:** رقیہ شرعیہ کا معنی و مفہوم اور اسکے فوائد کیا ہیں اور کیا روزانہ رقیہ شرعیہ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: قرآن اور حدیث کے مطابق تکلیف کے وقت دم کرنے کو رقیہ شرعیہ کہا جاتا ہے اور یہ روزانہ یا ہر وقت نہیں کیا جائے گا۔ دم کا تعلق تکلیف سے ہے، جب آپ کے جسم میں آپ کو تکلیف محسوس ہو اس وقت دم کریں گے جیسے مرض الموت کی تکلیف کے وقت رسول اللہ ﷺ اپنے اوپر دم کر رہے تھے اس لئے روزانہ یہ عمل نہیں کیا جائے گا۔

سوتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کر کے سویا کرتے تھے، یہ سونے کے اذکار میں سے ہے اس لئے سونے کے وقت جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے، اس طرح عمل کریں گے اور صبح و شام کے جو اذکار ہیں یا سونے کے اذکار ہیں ان کی پابندی کی جائے گی۔ اس سے اجر و ثواب بھی ملتے ہیں، گناہ بھی ختم ہوتے ہیں اور جن وشیاطین سے حفاظت کے ساتھ روحانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

808. **سوال:** ایک حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے اوپر چھ حقوق ہیں۔ ان میں سلام کا جواب دینا اور چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔ اس جگہ سوال یہ ہے کہ کیا ایک مرد، عورت کی چھینک اور سلام کا جواب دے سکتا ہے؟

جواب: سوال میں مذکور ہے کہ ایک مرد، عورت کی چھینک کا جواب یا سلام کا جواب دے سکتا ہے؟ سلام کے مسئلہ میں سوال یہ ہونا چاہیے کہ کیا عورت مرد کو سلام کر سکتی ہے، اصل سوال یہ ہونا چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں سلام کرنے میں کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو وہاں عورت، مرد سے سلام کر سکتی ہے جیسے اپنے محرم سے یا معمر مرد سے یا مردوں کی جماعت پر۔ اور جہاں فتنے کا اندیشہ ہو وہاں عورت مرد سے سلام

نہیں کرے گی جیسے جوان اجنبی مرد سے۔یہی مسئلہ مردوں کے لئے بھی ہے کہ وہ بھی عورت سے اسی وقت سلام کرے گا جب کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔اور چھینک کے معاملہ میں بھی عورت احتیاط سے کام لے گی۔جہاں اجنبی مرد ہوں وہاں عورت چھینک آنے پر الحمدللہ آہستہ کہے تاکہ اس کی آواز اجنبی مردوں تک نہ جائے اور جہاں محرم مرد ہو تو وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ایسی جگہ پر محرم مرد جواب بھی دے سکتے ہیں۔

809.**سوال:** جب عورت خلع لے تو کیا اس کی عدت ہو گی؟

جواب: جب عورت خلع لے اور خلع واقع ہو جائے تو اس کو لازما ایک حیض عدت گزارنی ہو گی یعنی خلع کے بعد ایک حیض آئے اور حیض سے پاکی حاصل ہو جائے تو اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

810.**سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے کہ کیا ہم اپنے کپڑے یا تولیہ باتھ روم میں لٹکا سکتے ہیں کیونکہ اس کو کسی نے کہا ہے کہ باتھ روم میں شیاطین ان کپڑوں اور تولیوں میں گھس جاتے ہیں اور انسان پر چڑھ دوڑتے ہیں؟

جواب: گھر میں، باتھ روم میں، کہیں پر بھی آپ اپنا کپڑا لٹکا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور اس میں کوئی شیطان نہیں گھستا، نہ شیطان انسان پر چڑھ دوڑتا ہے۔شیطان اس پر چڑھتا ہے اور سوار ہوتا ہے جو بے دین ہوتا ہے، بے عمل ہوتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے۔اس لئے جس کسی نے یہ بات کہی ہے کہ باتھ روم میں کپڑا لٹکانے سے شیاطین اس میں گھس جاتے ہیں اور انسان پر سوار ہو جاتے ہیں اس نے جھوٹ بولا ہے۔

اصل میں اپنے سماج میں پیسہ کمانے والے فریبی اور مکار عاملین بڑی تعداد میں موجود ہیں جو انسانوں کو اللہ سے ڈرانے کی بجائے شیاطین سے ڈراتے ہیں اور عبادت واعمال صالحہ کی ترغیب دینے کی بجائے جھوٹی بات بتاتے ہیں کیونکہ انہیں لوگوں کو ڈرا کر باطل طریقے سے مال کمانا ہے۔آپ کبھی پیشہ ور راقیوں، پیشہ ور عاملوں اور پیشہ باباؤں کے پاس نہ جائیں اور نہ ایسے لوگوں کی باتوں پر کبھی اعتبار کریں۔

811.**سوال:** حضرت جابر سے روایت ہے کہ سید نا رسول اللہ صلی علیہ اسلام نے فرمایا:يَفْتَقِدُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَاسًا كَانُوا يَعْرِفُوْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، فَيَأْتُونَ الْأَنْبِيَاءَ فَيَذْكُرُونَهُمْ ، فَيَشْفَعُوْنَ فِيهِمْ فَيُشْفَعُوْنَ، فَيُقَالُ لَهُمْ : الظُّلَقَاءُ، وَكُلُّهُمْ طلقَاءُ، يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَّاءُ الْحَيَاةِ.(المعجم الاوسط:3044، مجمع الزوائد:18529)

ترجمہ: اہل جنت دنیا میں جان پہچان والے کچھ لوگوں کو جنت میں نہ پاکر انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان لوگوں کا ذکر کریں گے، انبیاء کرام علیہم السلام ان کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت مقبول ہو گی، ان نجات پانے والوں کو طلقاء یعنی آزادی پانے والے کہا جائے گا اور وہ سب آزادی پانے والے ہوں گے، ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تاکہ جہنم کی آگ سے متاثر ہونے والے اعضا صاف شفاف ہو جائیں۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

جواب: طبرانی کی یہ روایت ہے اور اسے ہیثمی نے حسن قرار دیا ہے یعنی یہ حدیث قابل حجت ہے۔ اس میں انبیاء کی شفاعت کا ذکر ہے اور شفاعت سے متعلق متعدد اقسام کی احادیث ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا پڑھیں جس میں جہنم سے نکالے جانے کا ذکر ہے۔ جب مومن آگ سے خلاصی پالیں گے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں جان ہے! تم میں سے کوئی پورا پورا حق وصول کرنے (کے معاملے) میں اس قدر اللہ سے منت اور آہ وزاری نہیں کرتا جس قدر قیامت کے دن مومن اپنے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کریں گے جو آگ میں ہوں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا: تم جن کو پہچانتے ہو انہیں نکال لو، ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی گئی ہوں گی۔ تو وہ بہت سے لوگوں کو نکال لائیں گے جن کی آدھی پنڈلیوں تک یا گھٹنوں تک آگ پکڑ چکی ہو گی، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنہیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ان میں سے کوئی دوزخ میں نہیں رہا۔ تو وہ فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں دینار بھر خیر (ایمان) پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ بڑی خلقت کو نکال لائیں گے، پھر کہیں گے: ہمارے رب! جنہیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ان میں سے کسی کو ہم دوزخ میں نہیں چھوڑا۔ وہ پھر فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر خیر پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ (پھر سے) بڑی خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے، ہمارے رب! جنہیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ہم نے ان میں کسی کو دوزخ میں نہیں چھوڑا۔ وہ پھر فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر خیر پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ کثیر خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! ہم نے اس میں کسی صاحب خیر کو نہیں چھوڑا۔ اس کے آگے مزید گنہگاروں کے جہنم سے نکالے جانے کے بارے میں جاننے کے لئے اس حدیث کو صحیح مسلم میں پڑھیں۔ (ترقیم فواد عبدالباقی: 183)

812.**سوال:** نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کی شادی کس صورت میں منع ہے، کیا حق مہر مقرر نہ کیا جائے تو منع ہے اور اگر حق مہر کے ساتھ نکاح ہو رہا تو یہ جائز ہے؟

جواب: کوئی اپنی بہن یا بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بہن یا بیٹی کی شادی کرے گا یہ نکاح شغار ہے۔اس نکاح میں خواہ مہر مقرر کیا گیا ہو یا مہر مقرر نہیں کیا گیا ہو، دونوں صورت میں یہ نکاح شغار ہے اور نکاح شغار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:نهى رَسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم عن الشِّغارِ. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي، أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي(صحیح مسلم:1416)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ابن نمیر نے اضافہ کیا: شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے: تم اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دو اور میں اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔اور تم اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ کر دو میں اپنی بہن کا نکاح تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔

یہ روایت عام ہے اس میں مہر والی بات مذکور نہیں ہے اس لئے اس روایت کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ نکاح شعار میں مہر متعین کر دیا جائے تب بھی وہ ممنوع ہے۔ابن عمر سے مروی صحیح بخاری میں ایک روایت اس طرح آئی ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا:أَنَّ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلتُ لِنَافِعٍ: ما الشِّغَارُ؟ قالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ ويُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بغيرِ صَدَاقٍ، ويَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ ويُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بغيرِ صَدَاقٍ(صحیح البخاری:6960)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ میں نے نافع سے پوچھا شغار کیا ہے؟انہوں نے کہا یہ کہ کوئی شخص بغیر مہر کسی کی لڑکی سے نکاح کرتا ہے یا اس سے بغیر مہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کرتا ہے پس اس کے سوا کوئی مہر مقرر نہ ہو۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ نکاح شغار یہ ہے کہ کوئی اپنی بیٹی یا اپنی بہن کی اس شرط پر شادی کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی یا بہن کی شادی کرے گا بغیر مہر کے۔ گویا اگر کسی مشروط شادی میں مہر نہ رکھا گیا ہو تب بھی نکاح شغار میں داخل ہے اور اگر مہر طے کر لیا جائے تب بھی نکاح شغار میں داخل ہے جیسا کہ پہلی حدیث بتاتی ہے۔

813. **سوال:** کیا کوئی بھی کسی فوت شدہ کی طرف سے عمرہ بدل کر سکتا ہے یا میت کے خاندان سے ہونا ضروری ہے اور کسی دوسرے سے کرواتے وقت اسے پیسہ دینا کیسا ہے؟

جواب: میت کی طرف سے حج بدل کوئی بھی دوسرا آدمی کر سکتا ہے، خاص میت کے خاندان سے ہونا کوئی ضروری نہیں ہے جیسے حج بدل ہوتا ہے یعنی کوئی بھی میت کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے خواہ اس کے خاندان کا ہو یا نہیں ہو۔ اس میں ضروری شرط یہ ہے کہ جو حج بدل یا عمرہ بدل کرے گا اس نے پہلے اپنا حج یا عمرہ کر لیا ہو۔ اور جب دوسرے سے عمرہ کروایا جاتا ہے تو عمرہ کا خرچہ دینا پڑے گا۔

814. **سوال:** مجھے ایک رشتہ دار نے ولیمہ کی دعوت دی ہے اور کہا ہے کہ ہم اس میں گانے نہیں بجائیں گے۔ جب آپ لوگ چلے جائیں گے تب گانے وغیرہ جو ہو گا ہم کریں گے، کیا اس دعوت میں شریک ہو سکتے ہیں؟

جواب: ولیمہ کرنا سنت ہے اور اگر کوئی ولیمہ کی دعوت دے تو اس کا قبول کرنا واجب ہو جاتا ہے اس لئے ولیمہ کی دعوت کھانے میں حرج نہیں ہے۔ جہاں تک گانا بجانے کا مسئلہ ہے تو آپ اپنا فریضہ ادا کر دیں اور ولیمہ کرنے والے سے کہیں کہ گانا بجانے کا تعلق صرف میرے ہونے یا نہ ہونے سے نہیں ہے بلکہ کبھی بھی گانا نہیں بجانا چاہیے، یہ گناہ کا کام ہے۔ باقی آپ دعوت میں شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ دعوت مسنون ہے۔

815. **سوال:** ہندوستان میں گائے و بھینس کے گوشت پر پابندی ہے تو کیا حکومت سے چرا کر گوشت کھانا جائز ہے؟

جواب: اسلام میں گائے اور بھینس کا گوشت کھانا حلال ہے اس لئے مسلمان گائے اور بھینس کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ اگر ہندوستان میں حکومت نے ان کے ذبیحہ پر پابندی لگائی ہے پھر بھی ہم کھا سکتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے یہ حلال ہے۔ چونکہ ہندوستان میں بعض مقامات پر گائے گوشت کھانے میں جانی نقصان کا خطرہ ہے اس لئے جن علاقوں میں مسلمانوں کے لئے گائے کا گوشت کھانے میں کسی بھی قسم کا خطرہ اور فتنہ کا اندیشہ ہو وہاں کے مسلمان احتیاطاً گائے گوشت نہ کھائے اور جہاں پر گائے گوشت کھانے میں خطرہ نہیں وہاں کے مسلمان کھا سکتے ہیں۔ بعض

صوبوں میں بے خوف و خطر گائے ذبح ہوتی ہے اور مسلمان کھاتے ہیں تاہم احتیاطی پہلو مد نظر رکھا جائے کیونکہ آئے دن گائے گوشت کے نام پر مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔

816. **سوال:** ہمارے یہاں یہ رواج عام ہے کہ شادی کی دعوت میں شرکت کرنے والے لوگ پیسے دیتے ہیں اور پھر جب وہ خود دعوت دیتے ہیں تو دوسرے لوگ بھی ان کو پیسے دیتے ہیں۔ اسی طرح بچے کی پیدائش پر مٹھائی تقسیم کرنے والے مٹھائی کے بدلے پیسے وصول کرتے ہیں، کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: شادی کی دعوت میں شرکت کرنے پر پیسہ دینا یا مٹھائی تقسیم کے وقت پیسہ دینا یہ سماج کا رواج ہے، اس رواج کا اسلام سے تعلق نہیں ہے، یہ لوگوں کا اپنا رواج ہے۔ اگر یہ رواج تعاون کے طور پر ہے جیسا کہ بظاہر معلوم بھی یہی ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے یعنی ضرورت کے وقت ایک شخص کا مالی تعاون کرنا جائز ہے لیکن اگر پیسہ وصولی میں جبر ہو، جس کے پاس پیسہ نہ ہو وہ بھی قرض لے کر پیسہ دے یا مجبوری میں استطاعت سے زیادہ پیسہ دینا پڑے یا اس عمل سے بجائے تعاون کے لوگوں میں فساد پھیلے تو پھر ایسے رواج سے بچنا بہتر ہے۔

817. **سوال:** کوئی آدمی کسی سے دو سال کے وعدہ پر دو لاکھ یا چار لاکھ روپیہ قرض لیتا ہے اور اپنا مکان قرض دینے والے کو گروی دیتا ہے۔ قرض دینے والا مکان سے فائدہ اٹھاتا ہے، اسے اس کا کرایہ دینا نہیں پڑتا پھر جب قرض لوٹا دیتا ہے تو اسے اپنا مکان مل جاتا ہے، کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: کسی سے قرض لینا اور بطور ضمانت اپنا گھر گروی رکھنا جائز ہے لیکن قرض دینے والے کو مکان سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اگر قرض دینے والا گروی مکان سے فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ سود ہے اور سود لینا اسلام میں حرام ہے۔

قرض کے معاملے میں اصل یہ ہے کہ آدمی کسی ضرورت مند کا بغیر کسی نفع کے تعاون کرے اور قرض کے بدلے ایک روپیہ بھی نہ لے۔

818. **سوال:** لڑکی کو میکے سے جو زیور ملتا ہے، کیا اس میں سے شوہر اپنا حق مانگ سکتا ہے، وہ ہمیشہ اسے بیچنے کو بولتے ہیں جبکہ شوہر کی مالی حالت صحیح ہے؟

جواب: لڑکی کی شادی کے موقع پر زیورات یا نقدی یا سامان کی صورت میں جو کچھ تحائف ملتے ہیں خواہ سسرال کی طرف سے ہو یا میکے والوں کی طرف سے ہو، وہ سارے تحائف لڑکی کے ہیں، ان پر صرف اسی لڑکی کا حق ہے۔ اور لڑکی کے ملے ہوئے تحفے میں سے شوہر کا کچھ بھی مطالبہ کرنا یا جبراً لینا جائز نہیں ہے۔

آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے کہ میکے سے ملے ہوئے زیور میں سے شوہر اپنا حق مانگتا ہے یا بیچنے کے لیے کہتا ہے۔در حقیقت شوہر کا اس زیور میں کوئی حق نہیں بنتا پھر وہ کیسے اس زیور سے اپنا حق طلب کرے گا؟

مختصر میں یہ سمجھ لیں کہ شوہر کا میکے سے ملے ہوئے زیورات میں سے حق طلب کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح زیورات بیچنے کے لئے کہنا بھی شوہر کے لئے درست نہیں ہے۔میکے سے ملا ہوا زیور لڑکی کا حق ہے، وہ لڑکی اپنی مرضی سے اپنے زیور میں جیسے چاہے تصرف کرے،اس میں شوہر کا کوئی دخل نہیں ہے۔

819.**سوال:** کچھ مسلم منہ میں گٹکھا رکھ کر دل میں تسبیح کرتے ہیں، کیا ان کی یہ عبادت قبول ہو گی؟

جواب: اسلام نے نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اس لئے کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ نشہ کی کوئی چیز استعمال کرے۔

جو آدمی اپنے منہ میں گٹکھا رکھتا ہے اور دل میں تسبیح اور ذکر کرتا ہے ایسی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔تسبیح اور ذکر کرنا عبادت ہے اور عبادت کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ آدمی اخلاص کے ساتھ اور سنت کے مطابق عمل کرے۔اخلاص کا تقاضہ ہے کہ زبان و دل کی پاکیزگی کے ساتھ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اس کا ذکر کرے جبکہ گٹکھا کھانے کی حالت گناہ والی حالت ہے ایسی حالت میں ایک طرف گناہ جاری رکھنا اور دوسری طرف ذکر والی عبادت کرنا غیر مفید اور غیر مقبول عبادت ہے۔

یہاں پر ایک تنبیہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ دل کا حال صرف اللہ جانتا ہے اس لئے بغیر ثبوت اور دلیل کے کسی کے دل کا حال بیان کرنا مناسب نہیں ہے البتہ ہمارا فریضہ ہے کہ جسے گٹکھا کھاتے ہوئے یا نشہ استعمال کرتے ہوئے دیکھیں،اسے اللہ کا خوف دلائیں اور اس حرام عمل سے بچنے کی تلقین کریں۔

820.**سوال:** دو بار طلاق رجعی کے بعد رجوع کا وقت گزر جانے پر جب عقد ثانی ہو گا تو اس نئے نکاح کے بعد کیا پہلے والی دو طلاقیں جو ہو چکی تھیں وہ بھی شمار ہوں گی یا نئے نکاح کے بعد پھر سے دو بارہ رجعی طلاق کا حق حاصل ہو گا؟

جواب: اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو ایک مرتبہ طلاق دیا اور عدت میں رجوع کر لیا تو اس طرح مرد سے ایک طلاق کا اختیار ختم ہو جاتا ہے پھر جب دو بارہ طلاق دیتا ہے اور عدت میں رجوع کر لیتا ہے تو اس سے دوسری طلاق کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔اب اگر تیسری مرتبہ طلاق دے تو پھر شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں ہے،نہ ہی اس عورت سے عدت کے بعد شادی کر سکتا ہے۔تیسری طلاق دیتے ہی دونوں کے درمیان مکمل جدائی ہو جاتی ہے۔

صرف پہلی طلاق یا دوسری طلاق دینے پر اگر شوہر عدت میں رجوع نہیں کرتا اور عدت گزر جاتی ہے تو شوہر دوبارہ نیا نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے اور جب نکاح کرے گا تو پہلے دی ہوئی طلاق کا اختیار مرد سے ختم ہو گیا رہتا ہے یعنی اگر اس نے پہلے ایک طلاق دی تھی تو ایک اختیار ختم رہے گا، دوسری طلاق دی تھی تو دوسرا اختیار ختم رہے گا۔ نئے نکاح پر الگ سے پھر سے اختیارات نہیں ملتے ہیں۔

821. **سوال:** کسی محرم کے انتقال کے بعد کیا اس کی قبر پر اس کے نام کی تختی لگا سکتے ہیں، اس کی قبر پر کسی قسم کے پھول یا کسی قسم کے جھاڑ کی ٹہنی لگا سکتے ہیں؟

جواب: قبر کی معرفت کے لئے اس کے پاس پتھر یا لکڑی گاڑ سکتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ فلاں کی قبر ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے رضاعی بھائی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر بطور علامت ایک پتھر نصب کیا تھا۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بِصَخْرَةٍ(سنن ابن ماجہ: 1561، قال الشیخ الألبانی: حسن صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کو ایک پتھر سے نشان زد کیا۔

اس حدیث کی روشنی میں ہم بھی اپنے کسی قریبی میت کی قبر کے پاس پہچان کی غرض سے پتھر نصب کر سکتے ہیں مگر کسی کی قبر پر اس کے نام کی تختی لگانا جائز نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے اس عمل سے ہمیں منع فرمایا ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ(سنن ابن ماجہ: 1563، قال الشیخ الألبانی: صحیح)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ لکھنے سے منع کیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ میت کی قبر کی پہچان کے لئے قبر کے پاس پتھر یا لکڑی گاڑ سکتے ہیں لیکن نام والی تختی نہیں لگا سکتے ہیں۔ اسی طرح قبر پر پھول و مالا چڑھانا، وہاں اگربتی اور موم بتی جلانا، وہاں پر روشنی اور چراغان کرنا جائز نہیں ہے، یہ سب بدعتی اعمال ہیں حتی کہ قبر والے کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے ٹہنی گاڑنا بھی جائز نہیں ہے۔

822. **سوال:** کسی نے عرب امارات سے سوال کیا ہے کہ ان کے یہاں ہندو ڈرائیور کی بیوی فوت ہوگئی۔ اس کی آخری رسومات کے لئے 4500 ریال کی ضرورت اس ڈرائیور کو تھی، انہوں نے اس کو اتنے پیسے دئے اور ہندو کو تو جلایا جاتا ہے اس لئے اب وہ پریشان ہیں کہ کیا انہوں نے درست کیا یا غلط کیا؟

جواب: عرب ملکوں میں ایک نظام ہے کہ جو کسی کے یہاں کام کرتا ہے تو آخری وقت میں اسے کئے ہوئے سالوں کے حساب سے اپنے کام کا بونس دیا جاتا ہے جسے خدمہ نہائیہ کہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مرنے والی عورت بھلے اس آدمی کے یہاں کام کرتی ہو یا نہیں کرتی ہو اس کے لئے پیسہ دینا اس بنیاد پر ہے کہ اس کے پاس اس کا شوہر کام کرتا ہے اور عام طور سے لوگوں میں اور خاص طور سے عرب ممالک میں مشکل کے وقت کفیل اپنے ملازم کی مدد کرتا ہے۔

اس وجہ سے ہندو ڈرائیور کی بیوی کی وفات پر جو پیسہ دیا گیا ہے وہ ضرورت کے وقت اس ڈرائیور کے کام کرنے کی وجہ سے بطور تعاون و معاوضہ ہے، اسے آخری رسومات کا خرچہ نہیں کہا جائے گا۔ اگر ہندو ڈرائیور اس کے پاس کام نہیں کرتا تو تو وہ آدمی ہر گز اس ہندو کو 4500 ریال نہیں دیتا۔ اس وجہ سے یہ پیسہ دینا جلانے والی رسوم کے لئے دینا نہیں کہلائے گا بلکہ ملازم کے لئے تعاون کہا جائے گا۔

آخری بات یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو بلا ضرورت یہ کہہ کر پیسہ دے کہ میں میت کو جلانے کے لئے پیسہ دے رہا ہوں تو بلا ضرورت ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا تاہم ملازم کے تعاون و معاوضہ کے طور پر مدد کرنے میں حرج نہیں جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

823. **سوال:** ایک بچی کے حیض ختم ہونے کے تین یا چار دن بعد دوبارہ خون آجاتا ہے اور وہ غسل کر کے نماز پڑھتی ہے۔ کیا وہ ایک غسل سے ایک دن کی ساری نماز پڑھ سکتی ہے اور اگلے دن دوبارہ غسل کرنا ہوگا یعنی وہ ہر دن غسل کر کے نماز پڑھے گی؟

جواب: اگر کسی عورت کو حیض آیا اور حیض سے مکمل پاکی حاصل ہوگئی تو اب وہ غسل حیض کر کے نماز ادا کرتی رہے گی۔ پھر اگر تین چار دن کے بعد دوبارہ خون آنے لگے جس میں حیض کے صفات نہ ہوں تو اسے حیض کا خون نہیں مانے اور اس خون کے لئے نہ پہلے دن نہانا ہے، نہ دوسرے دن نہانا ہے بلکہ وہ نماز کے وقت صرف وضو کر کے نماز ادا کرتی رہے اور پہلی دفعہ جو غسل حیض کیا تھا وہی غسل کافی ہوگا۔

824. **سوال:** اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس عورت کو ایک لڑکا ہو پھر وہ عورت دوسری جگہ نکاح کرلے اور دوسرے شوہر سے بھی اسے اولاد ہو تو کیا اس عورت کو پہلے شوہر کی جائداد میں سے حصہ ملے گا یا نہیں ملے گا اور اسی طرح کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس عورت کو کوئی اولاد نہ ہو اور وہ عورت کسی دوسری جگہ نکاح کرلے تو کیا اس عورت کو پہلے شوہر کی جائداد میں سے حصہ ملے گا یا نہیں ملے گا؟

جواب: جو عورت اپنے شوہر کی زوجیت میں تھی اور اسی حال میں اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو اس عورت کو اپنے شوہر کی جائیداد سے حصہ ملے گا چاہے وہ عورت کسی جگہ دوسرے مرد سے شادی کرلے یا شادی نہیں کرے اور اس عورت کو پہلے مرد سے یا دوسرے مرد سے اولاد ہو یا نہیں ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ بیوی کو ان تمام صورتوں میں شوہر کی جائیداد سے حصہ ملے گا۔

825. **سوال:** میرے ماموں کے بیٹے اور بیٹے کی بیوی حج پہ جائیں تو کیا میں ان کے ساتھ جاسکتی ہوں یا اپنے محرم کے ساتھ ہی جانا پڑے گا؟

جواب: حالت سفر میں عورت کے لئے اس کا اپنا محرم ہونا ضروری ہے، عورت بغیر محرم کے حج یا عمرہ کا سفر نہیں کر سکتی ہے اور ماموں کا بیٹا محرم نہیں ہے بلکہ وہ غیر محرم میں آتا ہے اس لئے ماموں کے بیٹے کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ کے ماموں کے بیٹے کی بیوی اپنے شوہر کے ساتھ جارہی ہے تو اس کے لئے یہ سفر جائز ہے لیکن آپ کے لیے آپ کے ماموں کا بیٹا محرم نہیں ہے۔

826. **سوال:** اگر فوتگی والے گھر میں کھانا بنا کر دینا ہو تو کیا اس کے لئے صدقہ کے پیسے استعمال کر سکتے ہیں۔ گھر میں لوگ تعزیت کے لئے آئیں اور کھانے کا وقت ہو تو وہ بھی کھائیں اور گھر والے بھی کھائیں۔ کچھ لوگ دوسرے شہر سے بھی آئے ہوتے ہیں؟

جواب: جس کے گھر کسی کی وفات ہو جائے اس کے گھر کھانا بنا کر بھیجنا سنت سے ثابت ہے کیونکہ میت کے گھر والے اس وقت رنج والم میں ہوتے ہیں۔ اور جس پڑوسی کو کھلانے کی طاقت ہو وہ اپنے گھر سے کھانا بنا کر میت کے گھر والوں کو کھلائے اس کے لئے صدقہ جمع کرنے یا کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ صرف میت کے گھر والوں کا ہی انتظام کرنا ہے۔

دراصل اپنے معاشرے میں رسم و رواج چلتے ہیں۔ جس کے گھر میت ہو جائے وہاں پر تقریب کی طرح بہت سارے لوگوں کا کھانا تیار کیا جاتا ہے بلکہ بعض جگہ پورے گاؤں والوں کی دعوت کی جاتی ہے یہ ایک بدعتی رسم ہے،اس رسم کا ہمیں خاتمہ کرنا چاہیے،نہ کہ اس رسم کو بڑھاوا دینا چاہیے۔

جو لوگ کسی شہر سے جنازے میں شرکت کے لئے آتے ہیں انہیں چاہیے کہ جنازے میں شریک ہو کر رخصت ہو جائیں کیونکہ میت کے گھر والے خود تکلیف میں ہوتے ہیں وہ اپنا انتظام نہیں کر سکتے ہیں تو مہمانوں کا انتظام کہاں سے کریں گے۔ ہاں جو چند قریبی مخصوص لوگ رہ جائیں تو پڑوسی انہیں کھلا دے اس میں حرج نہیں ہے۔ بعض مقامات پر فوتگی کے دن کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی کھلانے کا رواج پایا جاتا ہے اور فوتگی کے علاوہ کئی ایام تک لوگوں کے جمع ہونے اور دعوت کرنے کا رواج بھی بدعت ہے،اسے بھی ختم کرنا چاہیے۔

827. **سوال:** میرے پاس اپنے گھر میں بہت سارے سامان، کپڑے اور چیزیں ہیں جن میں مختلف قسم کی تصاویر ہیں ایسی چیزوں کے پہننے،گھر میں رکھنے اور استعمال کرنے کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: تصویریں دو قسم کی ہوتی ہیں،ایک تصویر جاندار والی چیزوں کی اور دوسری تصویر بغیر جان والی چیزوں کی۔ اور اس بات کو سمجھنے میں آپ کو دقت نہیں ہونی چاہیے کہ کس میں جان ہوتی ہے تو کس میں جان نہیں ہوتی۔

ان دونوں قسم کی تصویروں سے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ جو جاندار کی تصویر ہے،ایسی تصویر والی کوئی چیز استعمال کرنا جائز نہیں ہے خواہ بستر ہو یا لباس ہو یا کوئی سامان ہو لیکن جو جاندار والی تصویر نہیں ہے تو ایسی تصویر والی کوئی چیز استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے جیسے زمین کی، آسمان کی، پیڑ پودوں کی تصویر ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔

828. **سوال:** آج کل کے دور میں پہلے دور جیسی مشقت نہیں ہوتی ہے تو کیا عورت بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہے اور کسی بھی سفر کے لئے محرم کا ہونا ضروری ہے یا صرف حج اور عمرہ کے سفر کے لئے محرم کی پابندی ہے، قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس بات کی وضاحت کریں؟

جواب: ایک عورت بغیر محرم کے کوئی بھی سفر نہیں کر سکتی ہے خواہ حج و عمرہ کا سفر ہو یا تعلیم یا گھوم گھوم یا دیگر ضرورت کے لئے سفر ہو۔ ہر قسم کے سفر کے لئے عورت کے واسطے محرم کی پابندی کی ہے۔اور سفر مشقت والا ہو یا بغیر مشقت والا ہو، ہر سفر میں محرم ہونا ضروری ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ(صحیح البخاری:1088)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی خاتون کے لیے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔

یہ حدیث عام ہے جو ہر قسم کے سفر کو شامل ہے خواہ مشقت والا ہو یا بغیر مشقت والا ہو اور خواہ حج و عمرہ کا سفر ہو یا دوسرے اسفار ہوں۔ نیز جو عورت اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے بغیر محرم کسی قسم کا سفر کرے وہ گنہگار ہو گی۔

اللہ تعالی نے قرآن میں بے شمار مقامات پر ارشاد فرمایا جیسے سورہ محمد میں ہے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔(محمد:33)اللہ نے یہاں تک ہمیں حکم دیا کہ رسول جو کچھ تمہیں حکم دیں اسے پوری طرح تسلیم کر لو، ذرہ برابر بھی اس میں تردد نہ کرو۔(نساء:65)اور ایک جگہ اللہ تعالی یہ بیان کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔(احزاب:21)

قرآن کی یہ ساری آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی ہمیں حکم دیں وہ اللہ کا حکم ہے اور اس حکم پر شبہ ظاہر کرنے والا، اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے قرآن میں یہاں تک بتا دیا کہ رسول کی بات ماننا گویا کہ اللہ کی بات ماننا ہے۔(نساء:80)

829. **سوال:** اگر کسی کمپنی کا مالک اپنے ملازم کو سو روپے کی ایک چیز لانے کو کہے اور وہ شخص وہی چیز بارگیننگ کر کے اسی روپے میں خرید لے تو کیا باقی بیس روپے وہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی کمپنی اپنے ملازم کو سو روپیہ دے کر کوئی چیز لانے کے لئے کہے اور وہ چیز اسی روپے میں مل جائے تو بیس روپے اس ملازم کو اپنے مالک کے پاس آکر جمع کرنا چاہیے، اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ بچا ہوا پیسہ اس کے مالک کا ہے۔ اگر مالک یہ کہہ کر بھیجے کہ اس میں سے بچنے والا پیسہ تمہارا ہے تو ایسی صورت میں ملازم بچا ہوا پیسہ رکھ سکتا ہے ورنہ بچا ہوا پیسہ اپنے مالک کو لوٹائے گا۔

اسی جگہ ٹھہر کر سوچیں کہ اگر وہ سامان سو کے بجائے ایک سو بیس میں خریدنا پڑتا تو کیا ملازم یہ بات اپنے مالک سے بتا کر مزید بیس روپے وصول نہیں کرتا؟

830. **سوال:** کیا ہم عیسائیوں کو صدقہ دے سکتے ہیں؟

جواب: عیسائی کو نفلی صدقہ دے سکتے ہیں بلکہ تمام قسم کے غیر مسلموں کو نفلی صدقہ دے سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

831. **سوال:** ایک مشہور حدیث ہے کہ دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا جن میں ایک چغلی کرنے والا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے والا تھا۔ ان دونوں کی قبر پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ٹہنی لگائی بعض لوگ اس حدیث کا حوالہ دیکر قبر پر پودا یا ٹہنی لگاتے ہیں، کیا ایسا کرنے سے میت کی مغفرت ہوتی ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری و مسلم میں موجود ہے اور یہ عمل انہی دونوں لوگوں کے لیے خاص تھا لہذا اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہوئے کوئی آدمی کسی کی قبر پر ٹہنی نہیں لگائے گا اور اگر کوئی لگاتا ہے تو وہ سنت کے خلاف عمل کرتا ہے اور ایسا کرنے سے میت کو کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچے گا، نہ اس سے میت کی مغفرت ہو سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے صحابہ کرام میں سے کسی سے بھی ایسا کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی ہے۔

832. **سوال:** ایک عورت کا سوال ہے کہ اس کے رشتہ داروں میں شغار کی شادی ہوتی ہے جسے وٹہ سٹہ کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کو پتہ ہے کہ وٹہ سٹہ صحیح نہیں ہے پھر بھی وہ ایسی شادی کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ دعوت دینے آئیں تو کیا ایسی شادی کے ولیمے میں ہم شریک ہو سکتے ہیں؟

جواب: سٹے وٹے کی شادی جائز نہیں ہے، اگر کوئی ایسی شادی کرے تو ہمیں ایسی شادی سے منع کرنا چاہیے کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے: مَن رَأَى مِنكُم مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بيَدِهِ، فإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسانِهِ، فإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وذلكَ أضْعَفُ الإيمانِ (صحیح مسلم:49)

ترجمہ: جب تم کوئی منکر دیکھو تو اسے ہاتھ سے مٹاؤ، اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے نصیحت کرو اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانو، اور یہ ایمان کا کمتر درجہ ہے۔

نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ اپنا فریضہ انجام دیں، ممکن ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلے اور اگر وہ نصیحت قبول نہ کرے تو آپ ایسی دعوت سے دور رہیں تاکہ اس سے آپ کی برات ظاہر ہو اور دوسروں کو نصیحت ملے۔ یہاں یہ بھی معلوم رہے کہ نکاح شغار یہ ہے کہ کوئی اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کسی کے یہاں شادی کرے کہ وہ بھی اپنی بیوی یا بہن کا رشتہ کرے گا خواہ مہر طے ہو یا نہ ہو۔ اگر اس قسم کی مشروط شادی نہ ہو اور کوئی یونہی ایک دوسرے کے گھر دہری رشتہ داریاں کرے تو اس میں حرج نہیں ہے۔

833. **سوال:** چھوٹے بچوں کو سبق آموز فرضی کہانیاں سنا سکتے ہیں یا انہیں انبیائے کرام، صحابہ و صحابیات کے واقعات ہی سنانا چاہیے اور اس بارے میں کچھ کتابوں کی طرف رہنمائی بھی کردیں؟

جواب: بچوں کو فرضی اور گھڑی ہوئی کہانیاں نہیں سنانا چاہیے کیونکہ فرضی اور گھڑی ہوئی کہانی جھوٹی باتیں ہیں جبکہ اسلام کسی بھی حال میں جھوٹی بات کی تائید نہیں کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اٹھا کر دیکھیں آپ نے مزاج میں بھی حق بات ہی بولا ہے۔ اور جھوٹی باتوں سے بچوں پر منفی اثر پڑے گا جبکہ سچی اسلامی کہانیوں سے بچوں میں مثبت اثر پیدا ہوگا اور ان کی دینی تربیت بھی ہوگی۔ اس لئے اپنے بچوں کو انبیاء اور اسلاف کی سبق آموز کہانیاں اور ان کی سیرت سنائیں۔ اس بارے میں مختلف کتابیں دستیاب ہیں جن سے استفادہ کرسکتے ہیں جیسے علامہ ابن کثیر کی قصص الانبیاء، ابی عبد الصبور عبد الغفور دامنی کی اصدق القصص (اس میں بخاری و مسلم کے واقعات ہیں)، محمد بن جمیل زینو کی صحیح قصص النبی، احمد جان کی قصص النساء فی القرآن الکریم اور محمد حفظ الرحمن سیوہاروی کی قصص القرآن وغیرہ۔

834. **سوال:** کیا یوسف علیہ السلام کی شادی زلیخا سے ہوئی تھی؟

جواب: اپنے معاشرے میں زلیخا نام مشہور ہوگیا ہے جبکہ مصر کے بادشاہ کی بیوی کا نام زلیخا تھا اس بات کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ اسرائیلی روایات میں اس کا ذکر ملتا ہے، اسلامی تاریخ میں نہیں اس لئے یہ نام ثابت نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مصر کے بادشاہ کی بیوی کی شادی حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی تھی اس لئے کسی سے ہمیں اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہیے۔

835. **سوال:** ایک خاتون عمرے پہ جارہی ہے۔ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے اپنی بہن جو ابھی بیوہ ہوئی ہے کو رکھنا چاہتی ہے جو عدت میں ہے، کیا وہ عدت کے دن یہاں گزار سکتی ہے؟

جواب: بیوہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر اپنی بہن کے گھر جائے بلکہ بیوہ پر لازم اور ضروری ہے کہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت کے مکمل ایام پورا کرے۔ عمرہ پر جانے والی بہن اپنا دوسرا انتظام کرے یا ضرورت ہو تو اپنے بچوں کو اپنی بیوہ بہن کے گھر بھیج دے۔

836. **سوال:** مسلمان کہتے ہیں کہ ہفتے کے دن مچھلی نہیں کھانی چاہیے، ایسا کیوں؟

جواب: جس مسلمان نے آپ سے کہا کہ ہفتے کے دن مچھلی نہیں کھانا چاہیے آپ کے اوپر ضروری ہے کہ اس سے پوچھیں کہ ایسا کیوں ہے؟

ہم آپ سے کہتے ہیں کہ ہفتہ کے ساتوں دن یعنی ہفتہ کے دن بھی آپ مچھلی کھائیں، ہم کسی دن مچھلی کھانے سے منع نہیں کرتے ہیں کیونکہ قرآن وحدیث میں کسی بھی دن ہمارے لئے مچھلی کھانا منع نہیں ہے لیکن جو آپ کو اس سے منع کرے اس سے دلیل پوچھیں۔

837. **سوال:** تعزیت کے لئے اجتماع کا اعلان کرنا کیسا ہے یعنی ایک خاص دن اور وقت مقرر کرکے لوگوں کو گھر یا کسی ہال میں بلانا کسی کی وفات کے بعد، اس میں میت کا ذکر خیر اور دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جس کے گھر میت ہو جائے اس کی تعزیت کے لئے آنا مسنون ہے اور تعزیت کہتے ہیں زبان سے میت کے گھر والے کو صبر اور تسلی دلانا اور میت کے حق میں دعائے استغفار کرنا۔ تعزیت کے لئے جب جس کو سہولت ہو اس وقت آکر تعزیت کرکے چلا جائے۔

تعزیت کے لئے اجتماع اور مجلس کا اہتمام کرنا تاکہ لوگ وہاں جمع ہوں شرعا یہ عمل جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور عہد صحابہ میں اس طرح کا عمل نہیں ہوتا تھا اس لئے جو عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آپ کے اصحاب نے نہیں کیا وہ عمل درست نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام میت کے لئے اکٹھا ہونے اور کھانا بنانے کو نوحہ سمجھتے تھے۔

اور پھر جہاں تعزیت کے لئے مجلس قائم کی جاتی ہے پھر وہاں متعدد قسم کی بدعات اور غیر شرعی اعمال بھی انجام دئے جانے لگتے ہیں جیسے دعوت یعنی کھانے کا اہتمام، دینی پروگرام اور اجتماعی دعا کا اہتمام یہ سب غیر شرعی امور ہیں۔

838. **سوال:** لوگ گیارہ تیس کو ظہر کے وقت بھی نماز پڑھتے ہیں کیا اس وقت نماز پڑھ سکتے ؟

جواب: سورج نکل کر جب ایک نیزہ بلند ہو جائے اس وقت سے لے کر نصف النہار سے پہلے تک نوافل ادا کر سکتے ہیں اور اسی دوران چاشت کی بھی نماز پڑھی جاتی ہے لہذا اس وقت میں نوافل ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب نصف النہار ہو یعنی سورج بالکل سر کے اوپر ہو اس وقت نوافل ادا کرنا منع ہے یہاں تک کہ سورج ڈھل نہ جائے اور سورج ڈھلنے یعنی زوال ہو جانے سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

839. **سوال:** کیا ڈائمنڈ پر زکوۃ دی جائے گی، اگر دی جائے گی تو کس طرح دی جائے گی ؟

جواب: ہیرے جواہرات پر کوئی زکوۃ نہیں ہے اگر وہ زینت یا استعمال کے لئے ہوں خواہ وہ کتنے ہی قیمتی کیوں نہ ہوں لیکن اگر ہیرے اور جواہرات کی تجارت کی جائے تو سامان تجارت کی حیثیت سے اس کی زکوۃ ادا کرنی ہو گی۔

اصل میں سونا اور چاندی پر زکوۃ ہے جبکہ ہیرے اور جواہرات نہ سونے میں داخل ہیں اور نہ ہی چاندی میں اس لئے سونا یا چاندی کی حیثیت سے اس میں زکوۃ نہیں ہے البتہ ڈائمنڈ تجارت کی غرض سے ہو تو تجارت کے اصول کے تحت زکوۃ دینی ہو گی۔ ڈائمنڈ کی تجارت میں زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ جب سال مکمل ہو تو جتنی مالیت کا ڈائمنڈ ہو اور جو اس تجارت میں منافع ہوا ہو دونوں ملا کر سال کے آخر میں اس کا ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کریں گے اور ہر سال سامان تجارت اور منافع ملا کر زکوۃ ادا کریں گے۔

840. **سوال:** ہمارے ہمسائے میں ایک آدمی نے اپنے لئے ایک جانور کا صدقہ کیا اور اسکا گوشت ہمیں بھی دیا، کیا وہ گوشت ہم کھا سکتے ہیں ؟

جواب: ویسے صدقہ کا بکرا اصل میں فقراء اور مساکین کا حق ہے لہذا اسے محتاج و مسکین میں تقسیم کرنا چاہیے۔ اور اگر کوئی صدقہ کے بکرا میں اپنے گھر والے، ہمسایہ اور رشتہ دار کو بھی دینے کی نیت کر لے تو یہ سب لوگ اس بکرے کا گوشت کھا سکتے ہیں یعنی اصل اعتبار نیت کا ہو گا، جیسی نیت ہو اس طرح سے بکرا تقسیم کرنا چاہیے۔ اس بنا پر اگر آپ کو آپ کے پڑوسی نے صدقہ کے بکرا سے گوشت دیا ہے تو اس کے لینے اور کھانے میں حرج نہیں ہے۔

841. **سوال:** ہمارے یہاں یعنی لاہور میں گروی گھر لینے کا رواج ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ مکان مالک سال دو سال کے لیے مکان گروی دیتا ہے اور اس کے عوض طے شدہ رقم اکٹھی لیتا ہے۔ وقت مقررہ پر مکان مالک لی ہوئی رقم کرایہ دار کو واپس کر دیتا ہے اور اپنا مکان لے لیتا ہے گویا کہ مکان مہینہ مہینہ کرایہ پر نہیں ہوتا بلکہ اکٹھے گروی مکان کے لئے پیسہ دیا جاتا ہے اور پیسہ دینے والا مکان میں رہتا ہے، کیا یہ مروجہ طریقہ درست ہے؟

جواب: بعض جگہوں پر یہ طریقہ رائج ہے کہ جس کے پاس مکان ہوتا ہے وہ کرایہ دار سے ایڈوانس کے نام پر موٹی رقم وصول کرتا ہے اور آپس میں یہ بات طے ہوتی ہے کہ جب تک کرایہ دار مکان میں رہے گا اس سے کرایہ نہیں لیا جائے گا اور جب مکان واپس کر دے گا تو مکان مالک لیا ہوا ایڈوانس واپس کر دے گا اور کہیں پر سال دو سال کی میعاد متعین کر لی جاتی ہے۔

یہاں پر کرایہ دار سے مکان مالک ایڈوانس کے نام سے جو رقم وصول کرتا ہے وہ قرض کے حکم میں داخل ہے۔ اور اسلام میں یہ بات بحیثیت اصول متعین ہے کہ "ہر وہ قرض جو منفعت کا باعث ہو وہ سود ہے"۔ گویا اس جگہ ایڈوانس کے نام پر قرض دینے والا، قرض دے کر مکان حاصل کرتا ہے اور اس مکان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مکان مالک بھی اس لئے فائدہ اٹھانے دیتا ہے کیونکہ اسے قرض ملا ہے۔ یہ معاملہ سودی ہے اور حرمت کا حکم رکھتا ہے اس لئے کسی مسلمان کو اپنا گھر اس طرح رقم لے کر دینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی کے لئے جائز ہے کہ وہ اڈوانس دے کر اس طرح کا گھر رہنے کے لئے حاصل کرے۔

842. **سوال:** اگر شادی کے لئے لڑکی کو اپنی تصویر دینی پڑے تو عبایا والی ہی تصویر دینی ہو گی جبکہ لڑکے والے رشتے کے لئے بغیر عبایا اور اسکارف کے تصویر مانگتے ہیں، ایسے میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: شادی کے لئے اصل میں لڑکی کو اپنی تصویر دینی ہی نہیں دینا چاہیے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ جاندار کی تصویر ہے جو حرمت میں داخل ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس تصویر کو عورتوں کے علاوہ غیر محرم لوگ بھی دیکھیں گے جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے۔

اور پھر تصویر سے حقیقت کی صحیح عکاسی نہیں ہو پاتی ہے اور کوئی بھی رشتہ صرف تصویر دیکھ کر طے بھی نہیں ہوتا بلکہ ہر حال میں لڑکی دیکھی جاتی ہے پھر ایسے میں تصویر دینا بھی فضول اور بلا ضرورت ہے اس لئے کوشش یہ ہو کہ تصویر نہ دی جائے لیکن جہاں آدمی تصویر دینے کے لئے مجبور ہو جائے تو مجبوری میں تصویر دی جا سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ لڑکی کی تصویر مکمل پردے میں ہو، ہاتھ اور چہرہ کھلا رکھ سکتی ہے باقی تمام اعضاء اچھے سے ڈھکے ہوئے ہوں۔ اگر کوئی آدمی بغیر عبایا یا بغیر حجاب اور اسکارف کے تصویر مانگتا ہے تو ایسی جگہ کے رشتہ سے انکار کر دینا چاہیے تاکہ غیر شرعی کام نہ کرنا پڑے۔ اور بلا حجاب تصویر مانگنے والے دیندار نہیں ہو سکتے ہیں پھر ایسے بے دینوں کے یہاں کیوں رشتہ کرنا؟

843. **سوال:** اس حدیث کی وضاحت فرمادیں۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ، فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الأَرْضِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ.(مراسیل أبي داؤد: ص103 باب من الصلاۃ، السنن الکبری للبیھقي: ج2 ص223، جُمَلُ أَبْوَابِ الاسْتِطَابَةِ)

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملالیا کرو کیوں کہ عورت (کا حکم سجدہ کی حالت میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

جواب: اس حدیث کو امام ابوداؤد نے مراسیل میں ذکر کیا ہے، مراسیل مرسل کی جمع ہے اور مرسل ضعیف روایت ہوتی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھیں، سلسلہ ضعیفہ: 2652) اس لئے اس سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت اور مرد کے سجدہ میں فرق کرنے والی کوئی بھی صحیح مرفوع روایت نہیں ہے اس وجہ سے عورت بھی اسی طرح سجدہ کرے گی جیسے مرد سجدہ کرتا ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ دین میں حجت صرف اللہ اور اس کے رسول کا کلام ہے۔

844. **سوال:** ایک عورت کو دو ماہ کا بچہ ہے جس کی وجہ سے ایک مرتبہ اس کی عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں چھوٹ گئیں۔ انہوں نے دوسرے دن عصر کی نماز پڑھنے کے بعد ایک دن پہلے کی عصر بھی قضا کی اور مغرب کی نماز کے بعد چھوٹی ہوئی مغرب کی قضا کی اور عشاء کی نماز کے بعد چھوٹی ہوئی عشاء کی قضا کی تو کیا اس طرح کرنا صحیح ہے؟

جواب: بچے کی مصروفیت کی وجہ سے جس خاتون کے تین وقتوں کی نماز یعنی عصر، مغرب اور عشاء کی نماز چھوٹ گئی تھی۔ اس خاتون کو چاہیے تھا کہ جس وقت فرصت ملی اسی وقت پہلے عصر کی نماز پھر مغرب کی نماز پھر عشاء کی نماز

ادا کرتی پھر اگر دوسری نماز کا وقت ہوتا تو وہ نماز ادا کرتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ کئی نمازیں چھوٹ گئیں تو آپ نے اسی طرح چھوٹی ہوئی قضا نمازوں کو ترتیب سے ادا کیا تھا۔

بہر کیف! جس طرح خاتون نے تینوں نمازوں کو تین الگ الگ نمازوں کے بعد ادا کیا اس سے ان کی قضا نماز ادا ہو گئی لیکن اس نے جو طریقہ اختیار کیا وہ طریقہ غلط تھا۔ اصل میں اس کو پہلی فرصت میں قضا نمازیں ادا کرنی تھیں اور ترتیب سے ادا کرنی تھی لہذا آئندہ کے لیے یاد رہے کہ پہلے چھوٹی ہوئی نماز پڑھے پھر دوسری نماز۔

845. **سوال:** دین دار صحیح عقیدے والا لڑکا نہیں مل پا رہا ہے اور میری عمر انتیس سال ہو گئی ہے جس کی وجہ سے والدین ایک ایسے آدمی سے رشتہ لگا رہے ہیں جو دین دار نہیں ہے اور اس کے گھر میں بدعت ہوتی ہے مگر وہ لڑکا فاتحہ خوانی نہیں کرتا اور وہ اہل حدیث بھی نہیں ہے ایسی صورت حال میں نکاح سے منع کرنا ٹھیک ہے جبکہ منع کرنے پر والدین کا کہنا ہے کہ اپنا رشتہ خود تلاش کر لو، ازراہ کرم میری رہنمائی کریں؟

جواب: شادی کے لئے لڑکے کا عقیدہ درست ہونا اور دیندار ہونا ضروری ہے۔ اگر لڑکے کا عقیدہ ہی درست نہیں ہے تو پھر اس سے شادی کرنا شرعا جائز نہیں ہے، اس صورتحال میں نہ لڑکی کو ایسی شادی سے راضی ہونا چاہیے اور نہ ہی لڑکی کے والدین کو ایسا رشتہ کرنا چاہیے۔

اللہ تعالی مسبب الاسباب ہے، اس ذات پر بھروسہ رکھیں، وہ ضرور مدد کرے گا۔ والدین کو شرک و بدعت کی خطرناکی اور آخرت میں اس کے نقصان سے آگاہ کریں وہ یقینا آپ کی بات مانیں گے اور اگر آپ کی بات نہ مانیں تو کسی اچھے عالم دین کے توسط سے اپنے والدین کو نصیحت کروائیں۔ نیز اللہ تعالی سے اپنے معاملہ میں آسانی کے لئے اور نیک شوہر کے لئے دعائیں بھی کریں خصوصا افضل اوقات میں۔

دوسری بات یہ ہے کہ شادی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہماری اپنی وجہ سے ہوتی ہے ہم ذات و برادری، حسن و جمال، مال و دولت اور دنیاداری دیکھتے ہیں جس کی وجہ سے شادی میں تاخیر ہوتی ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی بھی نیک رشتہ ملے قبول کر لیں خواہ وہ غریب گھرانے سے ہی کیوں نہ ہو اور دنیدار شخص کے یہاں دوسری شادی کے طور پر نکاح کرنا پڑے تب بھی اس میں کوئی حرج نہیں محسوس کرنا چاہئے۔

846. **سوال:** ایک مولانا مؤکل جن کے ذریعہ ماضی کی ساری خبریں بتا دیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے اور ایسے لوگوں کے پاس جانا کس حد تک درست ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ شیطان اکثر جھوٹ بولتا ہے اس لئے جو لوگ مؤکل شیطان کے ذریعہ خبریں بتاتے ہیں ان کی اکثر بات جھوٹی ہو گی۔دوسری بات یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے قبضے میں جنات وشیاطین رکھے اور ان کی مدد حاصل کرے۔اور نہ ہی کسی مسلمان کے لیے جائز ہے کہ ایسے کسی مسلمان کے پاس جائے جو غیب کی خبریں بتانے کا دعوی کرے یا اپنے پاس موکل ہونے کا دعوی کرے ایسے لوگوں کے پاس جانا جائز نہیں ہے یہ کفریہ عمل ہے۔اگر کسی آدمی پر سحر وآسیب ہو تو اپنا علاج قرآن و حدیث میں مذکور مسنون اذکار کے ذریعہ کرے۔مسنون اذکار کے علاوہ اسلام میں سحر وجادو کا کوئی دوسرا علاج نہیں ہے اس لئے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں اور کسی مولوی یا پیشہ ور عامل کے فریب میں نہ آئیں۔

847.سوال: عورت جب حیض سے پاک ہو گی تو کیا غسل کر کے اسی وقت کی نماز پڑھے گی یا اس سے پہلے والے وقت کی بھی نماز پڑھے گی؟

جواب: حیض سے پاک ہونے والی عورت کے لئے غسل حیض کے بعد مسافر کی طرح دو نمازوں کے جمع کرنے کا قاعدہ ہے وہ بھی جمع تاخیر والا قاعدہ۔اس کی تفصیل تمام نماز کے اوقات کے اعتبار سے مندرجہ ذیل ہے۔

☆اگر عورت طلوع فجر سے قبل حیض سے پاک ہوتی ہے تو وہ غسل کر کے مغرب وعشاء دونوں نمازیں ادا کرے گی۔

☆اگر عورت طلوع فجر کے بعد اور سورج نکلنے سے قبل،اس دوران کسی وقت پاک ہوتی ہے تو وہ صرف فجر کی نماز ادا کرے گی۔

☆اگر طلوع شمس کے بعد سے لے کر زوال سے پہلے تک کسی وقت پاک ہو تو یہ پانچ نمازوں میں سے کسی نماز کا وقت نہیں ہے اس لئے اسے غسل کر کے اس وقت کوئی نماز نہیں ادا کرنا ہے۔

☆اگر عورت زوال کے بعد یا عصر سے پہلے پاک ہو تو غسل کر کے صرف ظہر کی نماز ادا کرے گی۔

☆اگر عورت عصر کے بعد یا سورج ڈوبنے سے پہلے کسی وقت پاک ہو تو اس صورت میں ظہر وعصر دونوں ادا کرے گی۔

☆اگر عورت مغرب کے بعد پاک ہو تو غسل کر کے صرف مغرب کی نماز ادا کرے گی۔

☆اور اگر عورت عشاء کے بعد یا طلوع فجر سے قبل، اس دوران کسی بھی وقت پاک ہو تو غسل کر کے مغرب وعشاء دونوں نمازیں ادا کرے گی۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ اگر عورت ایسے وقت میں حیض سے پاک ہو رہی ہے جس میں مسافر دو نمازوں کو جمع کرتا ہے تو حیض سے پاک ہونے والی بھی دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے گی اور یہ قاعدہ صرف جمع تاخیر سے متعلق ہے، جمع تقدیم کے لئے نہیں اس لئے ظہر کے وقت عورت پاک ہو تو صرف ظہر پڑھے گی اور مغرب کے وقت پاک ہو تو صرف مغرب پڑھے گی اور فجر کے بعد پاک ہو تو صرف فجر پڑھنا ہے۔

848. **سوال:** ایک عورت کے پاس غلاف کعبہ ہے، وہ پوچھتی ہے کہ کیا اس کی کوئی فضیلت ہے، کیا وہ اس کا بوسہ لے سکتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں درد ہوتا ہے تو وہ اسے چھوتی اور آنکھوں کو لگاتی ہے، اس سے سکون ملتا ہے اور اسی طرح بچوں کو بھی غلاف پکڑ کر دعا کرنے کہتی ہے، کیا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: اصل میں یہ بدعتیوں کا کارنامہ ہے جو مکہ سے غلاف کعبہ منگا کر اس کے ٹکڑے برکت کی نیت سے اپنے گھروں میں رکھتے ہیں اور تبرک و شفا کی نیت سے اسے چھوتے بھی ہیں۔ درحقیقت یہ عمل نہ صرف بے دینی، جہالت اور ضعیف الاعتقادی ہے بلکہ اس کا تعلق شرک سے بھی جڑ جاتا ہے وہ اس طرح کہ اس ٹکڑا کو نفع پہنچانے کا باعث سمجھا جاتا ہے اور یہ شرک ہے۔

یہ عمل ان بدعتیوں نے شروع کیا جو مصنوعی بال کو نبی ﷺ کا بال کہتے ہیں اور نبی کے نام پر لوگوں کو اجر کی نیت سے جھوٹے بال کی زیارت کرواتے ہیں۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کے نام پر متعدد جھوٹی چیزیں ان کی طرف منسوب کر کے اہل بیت کی جھوٹی عقیدت و محبت ظاہر کرتے ہیں، درحقیقت یہ بدعتی لوگ ہیں۔

واضح رہے کہ غلاف کعبہ کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہے، نہ اسے گھر میں رکھنا ہے، نہ اسے پکڑ کر دعا کرنا ہے اور نہ اسے آنکھوں سے لگانا ہے اس لئے جس کسی بہن کے پاس غلاف کعبہ کا ٹکڑا ہو اسے میری نصیحت ہے کہ اس ٹکڑے کو جلا کر ختم کر دیں تاکہ اس کے ذریعہ آپ شرک و بدعت کا شکار نہ ہوں۔ ذرا سوچیں کہ جہاں کعبۃ اللہ ہے اور جہاں پر ہر سال غلاف کعبہ تبدیل کیا جاتا ہے وہاں کے لوگوں میں اس طرح خلاف کعبہ کا ٹکڑا تقسیم نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ سعودی عرب والے اہل توحید ہیں جبکہ ہندو پاک کی اکثریت بدعتی ہے اس لئے ایسی بدعت کرتے ہیں۔

849. **سوال:** ہم دو بہنوں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنی بیٹی اس کے گھر اور اس کی بیٹی اپنے گھر میں بیاہ کر لانا ہے اس ڈر سے کہ کہیں باہر رشتہ کرنے میں کوئی دھوکا نہ ہو جائے کیا یہ نکاح اپنی جگہ پر درست ہے؟

جواب: اگر دونوں شادی میں کوئی شرط نہیں ہے یعنی اس شرط کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی نہیں کر رہے ہیں کہ آپ بھی اپنی بہن کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کریں گے تو اس طرح شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ اس وقت ہے جب شرط کے ساتھ شادی کی جائے اور عموما اس قسم کی شادی شرط کے ساتھ ہی کی جاتی ہے۔

850. **سوال:** کیا عبدالاحد نام رکھنا درست ہے اور احد کا معنی اکیلا ہوتا ہے؟

جواب: الاحد اللہ کے اسمائے حسنی میں سے ہے اور یہ سورہ اخلاص کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اس کا معنی اکیلا ہے اور عبدالاحد نام رکھنا درست ہے۔

851. **سوال:** کیا والدہ اپنے بیٹے کی شادی میں حالت عدت میں شریک ہو سکتی ہے جبکہ بیٹے کے والد نے شادی کی تاریخ متعین کی تھی، والد کا انتقال ہو چکا ہے اور لڑکے کی والدہ عدت میں ہے تو کیا ایسی حالت میں شرکت کر سکتی ہے؟

جواب: عدت کے دوران عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت ہے۔ بیٹے کی شادی میں اس کی ماں اپنے گھر میں رہتے ہوئے شرکت کر سکتی ہے لیکن دوسرے شہر یا گھر سے نکل کر دوسرے گاؤں جانا اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ چونکہ یہ عدت وفات ہے اس لئے شادی کے موقع پر اس کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا زینت اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

852. **سوال:** زید ایم بی بی ایس کی پڑھائی کر رہا ہے اس کے والد کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے ہے۔ سرکار کو اپنی سالانہ آمدنی (60000) دکھا کر زید کے لئے وظیفہ لیتے ہیں، اگر اپنی سالانہ آمدنی ایک لاکھ دکھاتے ہیں تو سرکار وظیفہ نہیں دیگی اور زید کی پڑھائی بند ہو جائے گی۔ کیا ایسی صورت میں سرکار کو کم آمدنی دکھا کر وظیفہ لینا جائز ہے؟

جواب: اسلام میں دھوکہ دینے سے منع کیا گیا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: مَن غَشَّنا فليسَ مِنَّا (مسلم: 101)

ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی دھوکہ دینا مسلمانوں کا شیوہ و شعار نہیں ہے۔اس وجہ سے اگر کوئی آدمی اپنی آمدنی ایک لاکھ کی بجائے 60 ہزار بتاتا ہے تو یہ حکومت کے ساتھ فریب اور دھوکہ ہے لہذا شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی ہے کہ کوئی تعلیم حاصل کرنے کے لیے حکومت کے ساتھ فریب کرے۔

853. **سوال:** سکولز وغیرہ میں بچوں اور بڑوں کو جو magic show دکھائے جاتے ہیں، کیا وہ ٹھیک ہیں؟

جواب: میجک شو جسے ہاتھ کا کرشمہ بھی کہا جاتا ہے اس طرح کا عمل کسی مسلمان کے لئے سیکھنا اور اس کا دیکھنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ اس کی نسبت جادو سے ہے اور جادو اسلام میں شیطانی اور کفریہ عمل ہے۔ گو کہ یہ حقیقی جادو نہیں ہوتا فقط تخیلاتی ہوتا ہے اس کے باوجود بھی اس میجک شو کا دیکھنا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ فریب، جھوٹ اور دغا ہے بلکہ یہ شیطانی عمل ہے۔اس کے دیکھنے کا مطلب شیطانی عمل کی تائید کرنا ہے۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ "سحر تمثیلی دیکھنے کا کیا حکم ہے تو آپ نے جواب دیا کہ سحر خواہ حقیقی ہو یا تمثیلی اور تصوراتی ہو اس کا دیکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ باطل ہے اور انسان کے لئے باطل چیزوں کا مشاہدہ کرنا جائز نہیں ہے۔اگر کوئی باطل کو دیکھتا ہے گویا کہ وہ اس کا اقرار کرتا ہے۔ہاں اگر کوئی اس لئے دیکھے تاکہ اس منکر پر نکیر کر سکے اور اس عمل کو مٹا سکے تو ایسی صورت میں حرج نہیں ہے لیکن اگر خاموش تماشائی بن کر اس کا مشاہدہ کرے تو یہ حرام ہے کیونکہ یہ باطل کھیل ہے"۔

اس لئے آپ کے اوپر ضروری ہے کہ اسکول اور کالج یا کہیں پر دکھائے جانے والے میجک شو سے اپنے بچوں کو دور رکھیں۔

854. **سوال:** ام ابیہا اس طرح ملا کر نام رکھنا کیسا ہے یعنی ام ساتھ لگا نام رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ام ابیہا فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی کنیت تھی، یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ام کے ساتھ ام ابیہا نام رکھنا درست ہے۔

855. **سوال:** کیا اس قسم کی کوئی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو آپ کی قمیض مبارک پر بلی آکر بیٹھ گئی اور وہ آپ کے قمیض مبارک پر سو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بلی ابھی تک سوئی ہوئی ہے اور نبی کو اٹھنا تھا تو آپ اپنے قمیض کو قینچی سے کاٹ کر اٹھ گئے تاکہ بلی کی نیند نہ خراب ہو؟

جواب: صوفی بدعتی لوگ اس طرح کا ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے، جب آپ نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو اپنی چادر کے ایک کنارے پر بلی سویا ہوا پاتے ہیں جو گہری نیند میں سو رہی تھی۔ آپ نے اس بلی کو لذیذ نام سے محروم کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لئے آپ بیٹھے ایک مدت تک انتظار کرتے رہے تاکہ خود سے بیدار ہو جائے۔ جب بلی کو خبر ہوئی تو کھڑی ہو گئی اور چل پڑی، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام کی طرف روانہ ہوئے۔ اس قصے میں بعض لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے کنارے کو کاٹ دیا پھر آپ اٹھے۔ اسی قسم کا قصہ بعض لوگ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں بھی بیان کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جھوٹی بات ہے اس کا سچائی سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے کوئی مسلمان نبی کی طرف نسبت کرکے اس طرح کی جھوٹی بات نہ بیان کرے۔

856. **سوال:** بخاری و مسلم کی احادیث کے علاوہ دیگر کتب کی بہت ساری احادیث میں علماء الگ الگ حکم بیان کرتے ہیں، کوئی صحیح کہتے ہیں اور کوئی ضعیف کہتے ہیں، ہم عام آدمی کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے کیسے سمجھیں۔ مثال کے طور پر صلوۃ التسبیح کو بعض علماء ضعیف حدیث کہتے ہیں جبکہ الدعاء المقبول (اسلامی وظائف) میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام مسلم، ابوداؤد، دار قطنی اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے اسے صحیح حدیث قرار دیا ہے؟

جواب: الحمدللہ احادیث کی صحت اور ضعف کا معاملہ بہت واضح ہے، اس میں عام اور خاص کسی کے لئے تردد نہیں ہے کیونکہ محدثین نے احادیث کی چھان پھٹک کے بعد حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ محض چند احادیث کے بارے میں آپ کو دونوں قسم کے نظرئے ملیں گے اور اس میں بھی حدیث کی تحقیق کے دونوں قسم کے نظرئے پر غور کریں تو ایک پہلو ضرور غالب نظر آئے گا۔

صلاۃ التسبیح سے متعلق اہل علم کے مختلف آراء ملتے ہیں اس سلسلے میں شیخ ابن عثیمینؒ کا قول درج کرنا مناسب ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ "لوگوں نے نماز تسبیح والی حدیث کی صحت اور اس پر عمل کرنے کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے بعض نے اسے صحیح کہا ہے، بعض نے حسن قرار دیا ہے، بعض نے ضعیف کہا ہے اور بعض نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ ابن الجوزی نے تسبیح والی نماز کی احادیث اور ان کے طرق کو جمع کیا ہے اور تمام کی تمام کو ضعیف قرار دیا ہے اور انہیں اپنی کتاب "الموضوعات" میں ذکر کیا ہے"۔

گویا صلاۃ التسبیح کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں بعض اہل علم بھی تذبذب کے شکار ہو گئے جبکہ اس نماز کا ضعیف ہونا ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں تک صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث کے حکم جاننے کا معاملہ ہے تو اس کے لئے میں عام لوگوں کو مشورہ دوں گا کہ صحیحین کے علاوہ کوئی دوسری حدیث ہو تو اس کے بارے میں شیخ البانی رحمہ اللہ کا حکم معلوم کر لیں، اگر وہ صحیح کہتے ہیں تو اس پر عمل کریں اور اگر اس کو ضعیف کہتے ہیں تو اس کو چھوڑ دیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ بعد کے محدثین میں سے ہیں اور الحمد للہ ان کی تحقیق اطمینان بخش ہے۔

857. **سوال:** روزے کی حالت میں کھانے میں سے نمک اور مرچ چیک کر سکتے ہیں یعنی ہلکا سا ٹیسٹ کر سکتے ہیں؟

جواب: روزہ کھانے پینے اور کھانے پینے کے قبیل سے جتنی چیزیں ہوں ان تمام چیزوں سے رک جانے کا نام ہے اس لئے روزہ کی حالت میں کوئی آدمی خواہ مرد ہو یا عورت کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں چکھے۔ ظاہر سی بات ہے کھانے پینے کی چیز کوئی روزہ دار بلا ضرورت اپنی منہ میں کیوں رکھے گا اور روزہ کی حالت میں کوئی کچھ کھا تو سکتا نہیں، زیادہ سے زیادہ زبان پر رکھ کر نمک و مرچ ہونے یا نہ ہونے یا کم اور زیادہ ہونے کا اندازہ لگا سکتا ہے جبکہ کھانا بنانے والی عورتوں کو کھانے میں نمک ڈالنے کی مقدار معلوم رہتی ہے اس لئے اسے چکھنے اور ٹیسٹ کرنے کی حقیقت میں ضرورت نہیں رہتی ہے۔ اس وجہ سے اگر مسئلہ پر غور کیا جائے تو کھانا ٹیسٹ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ہے۔ اس کے باوجود اگر کسی عورت یا مرد کو سبزی زبان پر رکھ کر ٹیسٹ کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو مجبوری میں سالن ٹیسٹ کیا جا سکتا ہے، زبان پر رکھ کر پھر باہر پھینک دیا جائے، اسے حلق کے نیچے نہ اترنے دیا جائے اور پھر کلی کر کے منہ صاف کر لے۔

858. **سوال:** اگر عصر کی صرف ایک ہی رکعت ملے اور مغرب کا وقت شروع ہو جائے تو عصر کی نماز ہو جائے گی۔ سورج غروب ہو رہا ہو سرخی باقی ہو تو اس وقت عصر کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی کی کوئی نماز چھوٹی ہوئی ہو تو جس وقت فرصت ملے فورا اسے اپنی نماز ادا کر لینی ہے اور اسے قطعا یہ نہیں دیکھنا ہے کہ سورج نکل رہا ہے یا ڈوب رہا ہے۔ اور نماز صحیح ہونے میں کسی طرح کا کوئی شک نہیں ہے، جس وقت بھی آپ فریضہ ادا کریں آپ کی نماز درست و صحیح ہے۔

اور یہاں پر ایک دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو اس کی نماز ادا کہلائے گی، قضا نماز نہیں کہلائے گی۔ باقی نماز ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ہے، نماز اپنی جگہ درست ہے حتی کہ

کسی کی عصر چھوٹی ہو اور سورج ڈوب رہا ہو تو اس وقت بھی وہ اپنی نماز ادا کرے گا کیونکہ فرئضہ کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت منع نہیں ہے۔

859. **سوال:** سکول و کالج والے بچیوں کا ٹرپ لے کر ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں، بچیوں کے ساتھ ٹیچرز ہوتی ہیں، کوئی محرم ساتھ نہیں ہوتا تو کیا اس طرح جوان بچیوں کو اکیلے بھیجنا صحیح ہے جبکہ کوئی ٹرپ صبح جا کر رات کو واپس آجاتا اور کوئی دو دن بعد بھی واپس لوٹتا ہے۔ میں اوکاڑہ سے ہوں، میری بیٹی کے کالج والے ٹرپ لے کے مری اسلام آباد جا رہے ہیں؟

جواب: اوکاڑہ سے اسلام آباد کی دوری 400 کلو میٹر سے بھی زیادہ نظر آتی ہے اور یہ سفر کہلائے گا۔ اس وجہ سے کسی بچی کو بغیر محرم کے اوکاڑہ سے اسلام آباد جانا شرعا جائز نہیں ہے۔ اس سفر کے لئے ضروری ہے کہ ہر بچی کے ساتھ اس کا محرم ساتھ میں موجود ہو ورنہ اس طرح کا ٹرپ کالج والے کے لئے کرانا جائز نہیں ہے، نہ ہی کسی ذمہ دار کو اپنی بچی اس طرح بغیر محرم کے لمبے سفر پر بھیجنا چاہیے چاہے ٹرپ شام میں واپس آجائے یا ایک دو دن بعد واپس آئے، اصل میں بغیر محرم، سفر پہ جانا ہی جائز نہیں ہے۔

860. **سوال:** حدیث میں کہا گیا ہے کہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونے والوں کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ دم نہیں کرتے اور نہ دم کرواتے ہیں تو کیا پھر دم کرنا اور کروانا گناہ ہے؟

جواب: دم کرنا اور کروانا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دم کیا ہے بلکہ آپ روزانہ سوتے وقت دم کر کے سوتے تھے اور اپنی امت کو بھی دم کرنے کا حکم دیا ہے اس لیے دم کرنا کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ یہاں پر اس حدیث میں اصل میں خالص توحید کو بیان کیا گیا ہے اور کسی دوسرے سے دم کروانا کمال توحید کے منافی ہے تاہم خود سے اپنے اوپر دم کرنا یہ کمال توحید کے منافی نہیں ہے۔ اس بات کی جانکاری کے ساتھ کہ دوسروں سے دم کروانا بھی جائز ہے تاہم بہتر ہے کہ دوسروں سے دم نہ کروائے، از خود دم کرے۔

861. **سوال:** حضرت سلیمان علیہ السلام نہر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی نگاہ ایک چیونٹی پر پڑی جو گیہوں کا ایک دانہ لے کر شہر کی طرف جا رہی تھی، حضرت سلیمان علیہ السلام اس کو بہت غور سے دیکھنے لگے، جب چیونٹی پانی کے قریب پہنچی تو اچانک ایک مینڈک نے اپنا سر پانی سے نکالا اور اپنا منہ کھولا تو یہ چیونٹی اپنے دانہ کے ساتھ اس کے منہ میں چلی گئی، میڈک پانی میں داخل ہو گیا اور پانی ہی میں بہت دیر تک رہا، سلیمان علیہ السلام اس کو بہت غور

سے دیکھتے رہے، ذرا ہی دیر میں مینڈک پانی سے نکلا اور اپنا منہ کھولا تو چیونٹی باہر نکلی البتہ اس کے ساتھ دانہ نہ تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو بلا کر معلوم کیا کہ ''ماجرہ کیا تھا اور وہ کہاں گئی تھی'' اس نے بتایا کہ اے اللہ کے نبی آپ جو نہر کی تہہ میں ایک بڑا کھوکھلا پتھر دیکھ رہے ہیں، اس کے اندر بہت سے اندھے کیڑے مکوڑے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں پر پیدا کیا ہے، وہ وہاں سے روزی تلاش کرنے کے لیے نہیں نکل سکتے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی روزی کا وکیل بنایا ہے، میں اس کی روزی کو اٹھا کر لے جاتی ہوں اور اللہ نے اس مینڈک کو میرے لیے مسخر کیا ہے تاکہ وہ مجھے لے کر جائے، اس کے منہ میں ہونے کی وجہ سے پانی مجھے نقصان نہیں پہنچاتا، وہ اپنا منہ بند پتھر کے سوراخ کے سامنے کھول دیتا ہے، میں اس میں داخل ہو جاتی ہوں، جب میں اس کی روزی اس تک پہنچا کر پتھر کے سوراخ سے اس کے منہ تک آتی ہوں تو مینڈک مجھے منہ سے باہر نکال دیتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: "کیا تو نے ان کیڑوں کی کسی تسبیح کو سنا'' چیونٹی نے بتایا: ہاں! وہ سب کہتے ہیں: اے وہ ذات جو مجھے اس گہرے پانی کے اندر بھی نہیں بھولتا'' (قصص الانبیاء) کیا یہ واقعہ صحیح ہے؟

جواب: احادیث کی تحقیق کی مشہور ویب سائٹ الدرر السنیۃ نے اس قسم کی ایک روایت ذکر کر کے اس کے بارے میں حکم لگایا ہے کہ کتب حدیث میں اس کا قصہ کا وجود ہی نہیں ہے گویا یہ جھوٹی بات اور جھوٹا قصہ ہے۔ ویب سائٹ پہ عربی عبارت حکم کے ساتھ اس طرح ہے۔

(ذكروا أنَّ سليمان كان جالسًا على شاطئ بحر، فبصُر بنملة تحمل حبة قمح، تذهب بها نحو البحر، فجعل سليمان ينظر إليها حتى بلغت الماء، فإذا بضِفْدِعة قد أخرجت رأسها من الماء، ففتحت فاها، فدخلت النملة، وغاصت الضِّفدِعة في البحر ساعة طويلة، وسليمان يتفكر في ذلك متعجبًا، ثم أنها خرجت من الماء، وفتحت فاها، وخرجت النملة ولم يكن معها الحَبَّة، فدعاها سليمان عليه السلام، وسألها وشأنها، وأين كانت؟ فقالت: يا نبيَّ الله، إن في قعر البحر الذي تراه صخرةً مجوفة، وفي جوفها دودة عمياء، وقد خلقها الله تعالى هنالك، فلا تقدر أن تخرج منها لطلب معاشها، وقد وكلني الله برزقها، فأنا أحمل رزقها، وسخَّر الله تعالى هذه الضِّفدِعة لتحملني؛ فلا يضرني الماء في فيها، وتضع فاها على ثقب الصخرة وأدخلها، ثم إذا أوصلت رزقها إليها وخرجت من ثقب الصخرة إلى فيها فتخرجني من البحر، فقال سليمان عليه السلام: وهل سمعت لها من تسبيحة؟ قالت: نعم، إنها تقول: يا مَن لا

تنساني في جوف هذه الصخرة تحت هذه اللجة برزقك، لا تنسَ عبادك المؤمنين برحمتك)۔الدرجة: ليس لهذه القصة وجود في كتب السُّنة

862. **سوال:** حج وعمرہ کرنے کے بعد گھر لوٹنے پر دعوت بعام کرنا سنت سے ثابت ہے، کیا نبی ﷺ نے اس طرح کا شکرانہ کا کھانا حج وعمرہ سے لوٹنے کے بعد کھلایا تھا۔ کافی لوگ کہتے ہیں کہ یہ دعوت کرنا سنت ہے، کیا ایسی دعوت میں شرکت کرنی چاہئے اور ہمیں بھی حج وعمرہ کے بعد اس طرح کی دعوت کرنی چاہئے؟

جواب: سفر سے لوٹنے کے بعد دعوت کرنے کا ثبوت نبی ﷺ سے ملتا ہے اس لئے کوئی آدمی کسی بھی قسم کے سفر سے واپس ہو تو وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کی دعوت کر سکتا ہے۔ حج وعمرہ سے لوٹنا بھی سفر سے لوٹنا ہے اس لئے حج یا عمرہ سے واپسی پر دعوت کی جاسکتی ہے مگر آج کل حج وعمرہ کے نام پر سفر سے پہلے یا سفر سے لوٹنے پر جس قسم کی دعوت اور تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے یہ قطعا رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے۔ اس میں دکھاوا، فخر، شہرت اور فضول خرچی نظر آتی ہے۔ اس لئے میں حج وعمرہ سے لوٹنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ حج ایک عظیم عبادت ہے اس کی ادائیگی کے بعد ایسے اعمال انجام دینے سے بچیں جو عبادت کے خلوص کو کم کرے۔ اس موقع سے اگر کوئی اپنے چند قریبی رشتہ داروں کی سادگی کے ساتھ دعوت کرے تو اس میں حرج نہیں ہے مگر نگر نگر اور پوری بستی کو مدعو کر کے شان وشوکت والی دعوت کرے یہ صحیح نہیں ہے اور کسی آدمی کو بھی اس قسم کی دعوت کا حصہ نہیں بننا چاہئے، وہ ایسی دعوت سے دوری اختیار کرے اور خود بھی ایسی دعوت نہ کرے جس میں دکھاوا ہو۔

863. **سوال:** اگر ہم گھر کے کام کاج جیسے صاف صفائی کریں تو دعا کر سکتے ہیں کہ جیسے ہم صاف صفائی کر رہے ہیں ویسے ہی اللہ تعالی ہمارے نامہ اعمال سے گناہ مٹادے اور کچھ بھی ہم پکار رہے ہیں تو اس میں بھی اجر طلب کرتے ہوئے دعا کریں کہ یہ کھانے سے گھر والوں کو قوت ملے گی تو ہمیں اس کام کا اجر دے اللہ؟

جواب: کام کاج کرتے ہوئے ذکر واذکار اور دعائیں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور دعائیں اپنی ضرورت، مغفرت، قبولیت اور حصول جنت کے لئے ہو۔ جہاں تک دنیاوی کام کاج کا مسئلہ ہے تو اس میں نیکی کی نیت نہیں کریں گے کیونکہ دین کے معاملات دو قسم کے ہیں۔ ایک عبادت، دوسرے دنیاوی معاملات۔

جب ہم عبادت اور نیکی کا کوئی کام کرتے ہیں تو اس میں اللہ کی رضا اور سنت کی تابعداری کرتے ہوئے اجر وثواب کی نیت کرتے ہیں لیکن جب دنیا کا کوئی کام کاج کرتے ہیں تو اس میں ثواب کی نیت نہیں کریں گے اس لیے جھاڑو

لگاتے ہوئے یا کپڑا دھوتے ہوئے یا کھانا بناتے ہوئے اجر وثواب کی نیت نہیں کریں گے یہ دنیاوی کام کاج ہیں۔اس کے باوجود جہاں پر ہم خدمت خلق کرتے ہیں، کسی کو فائدہ پہنچانے کا کام کرتے ہیں تو اس پر اللہ رب العالمین ہمیں اجر دے گا کیونکہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے۔

864. **سوال:** ایک فیملی پاکستان سے عمرہ کے لئے آئی۔اس نے عمرہ کر لیا،اب وہ طائف جائی گی، سوال یہ ہے کہ مکہ واپس آئے گی تو وہ میقات سے گزرے گی ایسے میں کیا احرام باندھنا لازمی ہوگا؟

جواب: جو آدمی عمرہ کے لئے آیا اور عمرہ کر لیا،اس کا معاملہ ختم ہو گیا۔اب اگر وہ طائف جائے تو اسے واپسی پر احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔دن ورات لاکھوں لوگ بغیر احرام کے میقات سے اندر داخل ہوتے ہیں،اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

865. **سوال:** ایک برتن میں غلطی سے کسی بچے یا بڑے نے چھوٹا پیشاب کر دیا تو کیا اب اس برتن کو استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی نے غلطی سے برتن میں پیشاب کر دیا خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا تو پیشاب پھینک کر اور اس برتن کی صفائی ستھرائی کر کے برتن کا استعمال کر سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔برتن ٹھوس چیز سے بنا ہوگا، اسٹیل یا المونیم، یا پلاسٹک وغیرہ سے اس میں پیشاب جذب نہیں کرتا ہے اس لیے اس کو دھل کر استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے۔

ایک کپڑا جس میں نجاست لگ جائے اور نجاست اس میں جذب ہو جاتی ہے اس کے باوجود اس کی صفائی کر کے ہم اس کا استعمال کرتے ہیں گویا نجاست کے ازالہ کے بعد سامان کا استعمال کرنا صحیح ہے۔

866. **سوال:** موبائل میں اپنے اور گھر والوں کی تصویر رکھنا کیسا ہے اور نامحرم کو موبائل اسکرین پر دیکھنا کیسا ہے جیسے کوئی ویڈیو دیکھتے ہیں تو اس میں تصویر ہوتی ہے؟

جواب: اسلام میں تصویر کا حکم واضح ہے، وہ یہ ہے کہ اگر جاندار کی تصویر ہے تو اس کا بلا ضرورت رکھنا جائز نہیں ہے خواہ گھر میں رکھیں، موبائل میں رکھیں، پرس میں رکھیں یا اور کہیں پر رکھیں۔اور عورت کے لئے اجنبی مرد کا چہرہ دیکھنا جائز ہے اس وجہ سے اگر دعوتی وعلمی ویڈیوز دیکھتے ہوئے اس میں عورت کی نظر اجنبی مرد پہ پڑتی ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

867. **سوال:** عرفہ کے دن جو حجاج کرام مسجد نمرہ میں نماز ادا کرتے ہیں وہ دو دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ جو لوگ خیمہ میں ہوں گے، کیا وہ بھی قصر پڑھیں گے یا انہیں پوری نماز پڑھنی ہو گی؟

جواب: حج کے دنوں میں تمام حجاج، تمام نمازیں قصر کے ساتھ ادا کریں گے خواہ وہ خیمہ میں ادا کریں یا سڑک پہ ادا کریں یا مسجد میں ادا کریں۔ حج کے دوران منی، عرفات اور مزدلفہ میں حجاج مرد و عورت کو تمام نمازیں قصر سے پڑھنا ہے خواہ ان کی رہائش کہیں بھی ہو۔ وہ جہاں بھی نماز پڑھیں گے قصر سے پڑھیں گے اور یوم عرفہ کو حجاج ظہر و عصر کی نمازیں قصر کرتے ہوئے جمع تقدیم سے ادا کریں گے جبکہ مزدلفہ کی رات قصر کرتے ہوئے مغرب و عشاء جمع تاخیر سے ادا کریں گے۔

868. **سوال:** کسی کے گھر شادی ہے مگر نکاح خواں حنفی ہیں جو بینک میں نوکری کرنے والوں کی بھی دعوت کھاتے ہیں۔ اس صورتحال میں جس خاتون کی بیٹی کا نکاح ہے وہ پوچھتی ہیں کہ گھریلو اختلاف سے بچنے کے لئے اس عالم سے نکاح پڑھائیں یا کسی اہل حدیث عالم کو بلانا ضروری ہے اور کیا مسجد میں نکاح پڑھانا ضروری ہے اور اسی طرح کیا قاضی خود لڑکی سے قبول کرائے یا نکاح نامہ پر دستخط کرانا کافی ہو گا؟

جواب: حنفی عالم نکاح پڑھا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور کوئی ضروری نہیں ہے کہ نکاح کے لئے اہل حدیث عالم کو ہی بلایا جائے اگر کسی فتنے کا اندیشہ ہو۔ اور نکاح مسجد وغیرہ مسجد کہیں پر بھی منعقد کیا جا سکتا ہے، بعض لوگ مسجد میں نکاح کو سنت سمجھتے ہیں یہ غلط ہے البتہ مسجد میں نکاح کرنا جائز ہے، سنت سمجھنا غلط ہے۔ جہاں تک نکاح میں لڑکی کا مسئلہ ہے تو اس میں لڑکی سے نکاح نہیں پڑھایا جاتا ہے بلکہ اس کی رضامندی جو ولی کی جانب سے حاصل ہے، وہی کافی ہے اور کاغذی کاروائی کے لئے دستخط کرا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، نکاح میں دستخط سے زیادہ کوئی عمل لڑکی کے لئے نہیں ہے اس لئے نکاح خواں کو لڑکی کے پاس جانے اور اس سے قبول کروانے کی قطعا کوئی ضرورت نہیں ہے۔

869. **سوال:** کیا پنشن لینا جائز ہے؟

جواب: جس کمپنی یا ادارے میں پنشن کا نظام ہے، اس کمپنی کے ملازم کے لئے پنشن لینا اس کا ذاتی حق ہے اس میں شرعا کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے کمپنی کا ملازم ریٹائر ہونے کے بعد اپنی کمپنی کا پنشن حاصل کر سکتا ہے۔

870. **سوال:** ایک لڑکی کا نکاح اپنے سگے ماموں کے بیٹے سے ہوا تھا اور کسی وجہ سے اس نے خلع لے لیا، اب وہ لڑکی اس کے گھر نہیں جاتی ہے کیونکہ اسے حیا اور غیرت آتی ہے لیکن وہ اپنے ماموں اور ان کے دوسرے بچوں سے تعلق رکھتی ہے۔ سلام و دعا اور خیرت فون پر دریافت کرتی رہتی ہے اور اپنے والدین کو ان کے گھر بھیجتی ہے اور ماموں بھی اس کے گھر آتے ہیں۔ اب اس لڑکی کے دوسرے ماموں جن کے بچوں کا نکاح ہے وہ اسے گھر آنے کی دعوت دے رہے ہیں لیکن وہ نہیں جاتی کیونکہ وہاں اس کا ماموں زاد بھی ہوتا ہے جس سے اس کا نکاح ہوا تھا اس وجہ سے وہ وہاں نہیں جاتی اور اس صورت حال کو لے کر بہت پریشان ہے، وہ قطع تعلق بھی نہیں چاہتی مگر مجبوری میں وہاں نہیں جا رہی ہے۔ اگر ان کے گھر نہیں جائے تو کیا گنہگار ہو گی اور اسے کیا کرنا چاہئے جس سے صلہ رحمی بھی ہو اور اس شخص کا سامنا بھی نہ ہو؟

جواب: شادی کے بعد اگر کوئی شرعی عذر لاحق ہو جائے تو عورت یا مرد ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس کو زندگی میں شرمندگی کا باعث نہیں بنانا ہے۔

مذکورہ بالا صورتحال میں اگر لڑکی نے شرعی عذر کے تحت اپنے شوہر سے خلع حاصل کیا تھا تو اس میں لڑکی کو پچھتانے اور شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ تو اسلام کا دیا ہوا حق ہے جس کا اس نے استعمال کیا ہے۔

جہاں تک صلہ رحمی اور رشتہ داری نبھانے کا مسئلہ ہے تو لڑکی کا ماموں اس کے لئے محرم ہے جن سے صلہ رحمی کرنا اور رشتہ داری نبھانا اس کا حق ہے جبکہ ماموزاد بھائی لڑکی کے حق میں نامحرم ہیں، نامحرموں سے اس لڑکی کو پردہ کرنا ہے۔ نہ ہی بلا پردہ ان کے سامنے آنا ہے، نہ ان سے فون پر بلا ضرورت بات چیت کرنی ہے۔ یہ تو وہ مسئلہ ہے جو شادی سے پہلے بھی تھا اور شادی کے بعد بھی جوں کا توں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی شرم و حیا والی بات نہیں ہے جس کی وجہ سے ماموں سے رشتہ نہیں نبھایا جا سکتا۔ اس بات کی جانکاری کے ساتھ کہ ماموزاد بھائی نامحرم ہیں ان سے پردہ کرنا ہے اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہیں بلکہ الگ تھلگ رہنا ہے اور اس سے بھی پردہ کرنا ہے جس سے نکاح ہوا تھا کیونکہ اب زوجیت کا رشتہ ختم ہو چکا ہے۔

871. **سوال:** میرا بیٹا ایک نئے گھر میں شفٹ ہوا ہے جہاں دیوار پر تہدیدی نامہ مبارک نام سے فریم میں ایک لمبی تحریر لٹکی ہوئی ہے، یہ کیا چیز ہے اور اس کو کیسے تلف کرنا ہے؟

جواب: لوگ اپنے گھروں کو جنات کے شر سے حفاظت کے لیے یہ تہدیدی نامہ مبارک اپنے گھروں میں لٹکاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس تہدیدی نامہ مبارک کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ یہ ثابت شدہ چیز نہیں ہے، یہ ایک جھوٹا تہدیدی نامہ ہے۔ آپ اپنے بیٹے سے کہیں کہ اس فریم کو اتار کر اسے توڑ دے اور اس میں جو تحریر ہے اس کو جلا کر ختم کر دے، اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ نہ ہی اس میں ڈرنے والی کوئی بات ہے۔

872. **سوال: مذہب اور مسلک میں کیا فرق ہے۔ بریلوی اور دیوبندی کس مسلک پر ہوتے ہیں اور تبلیغی جماعت والے اور اہل سنت والجماعت والے کس مسلک و مذہب سے ہوتے ہیں یعنی کس امام کو فالو کرتے ہیں؟**

جواب: مذہب اور مسلک فقہ کے اعتبار سے دونوں ہم معنی ہیں۔ مذہب یا مسلک کہتے ہیں بلا دلیل کسی ایک امام کی تقلید کرنے کو۔ حدیث کی روشنی میں یہ تقلید غلط ہے، اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں قرآن اور حدیث کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ جگہ جگہ اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور قرآن و حدیث میں کہیں پر بھی اماموں کی تقلید کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔

دیوبندی اور بریلوی دونوں اپنے آپ کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کی تقلید کرتے ہیں۔ دیوبندی تو پورے طور پر امام حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں جبکہ بریلوی امام ابو حنیفہ کے ساتھ احمد رضا بریلوی کی بھی تقلید کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت، دیوبندی مسلک کی تبلیغ والی جماعت ہے گویا تبلیغی جماعت بھی دیوبندی ہے۔

اور اہل سنت والجماعت ایک لقب ہے جس کے مستحق اصل میں اہل حدیث ہیں مگر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے دیوبندی اور بریلوی دونوں خود کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں مگر ان کا دعوی صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ سنت کی پیروی نہیں کرتے بلکہ اماموں کی تقلید کرتے ہیں پھر اہل سنت والجماعت میں سے کیسے ہو سکتے ہیں۔

دیوبندی اور بریلوی فرقوں کی حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت لائبریری پر ان کے عقائد اور افکار و نظریات سے متعلق بے شمار کتابیں ہیں ان میں سے کم از کم دو کتابیں مطالعہ کر لیں۔ دیوبندی سے متعلق پروفیسر ڈاکٹر طالب الرحمن شاہ صاحب کی الدیوبندیہ تعریف وعقائد اور بریلوی سے متعلق علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب بریلویت: تاریخ وعقائد بلکہ تبلیغی جماعت سے متعلق بھی ڈاکٹر طالب الرحمن صاحب کی کتاب تبلیغی جماعت تاریخ وعقائد دیکھیں۔

873. **سوال:** ظہر کی نماز سے پہلے چار سنت اور اس کے بعد دو سنت ہے مگر میں نے شیخ صالح فوزانؒ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا کہ بعد والی سنت میں دو نوافل کا اضافہ کر لیں یعنی ظہر کی فرض نماز کے بعد تو اس انسان پر اللہ تعالی جنت واجب کر دیتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے، اگر ہاں تو اس کی دلیل بھی پیش کر دیں؟

جواب: ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ تو معروف ہے، جہاں تک ظہر کی نماز کے بعد سنت کا معاملہ ہے تو وہ بھی واضح ہے اور وہ صرف دو رکعت ہے۔ ایک حدیث ترمذی، ابوداؤد اور مسند احمد وغیرہ میں اس طرح آتی ہے۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ (سنن ابن ماجہ: 1160، صححہ البانی)

ترجمہ: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز سے قبل اور اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھنا باعث فضیلت ہے۔ اسی حدیث کی طرف شیخ صالح الفوزانؒ نے اشارہ کیا ہے لہذا ظہر سے پہلے چار سنتیں تو پڑھتے ہی ہیں، ظہر کی فرض نماز کے بعد بھی دو دو رکعت کر کے چار رکعت ادا کر لیں تو حدیث میں مذکور فضیلت حاصل ہو گی تاہم یہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے تسلسل کے ساتھ یہ عمل انجام دینا چاہیے۔

874. **سوال:** احرام کی حالت میں مرد کے لئے موزہ اور جوتا پہننا کیسا ہے، نیز کس قسم کے موزے یا جوتے پہن سکتا ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں مرد کے لیے کسی قسم کے موزہ اور جوتا پہننے کی اجازت نہیں ہے، وہ اپنا پیر کھلا رکھے گا۔ زیادہ سے زیادہ اسے اپنے پیر میں چپل پہنے کی اجازت ہے اور وہ اپنا پیر کھلا ہوا رکھے گا۔

875. **سوال:** والدین کی لاعلمی اور غربت کے سبب بچے کا عقیقہ نہیں ہو سکا، کیا اب وہ خود سے اپنا عقیقہ کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی نے اپنی اولاد کا عقیقہ نہیں کیا خواہ کچھ بھی وجہ ہو، غربت ہو یا لاعلمی ہو یا جہالت ہو، اگر اسے بعد

میں اپنے بچے کا عقیقہ دینے کی طاقت ہو جاتی ہے اور ماں باپ عقیقہ دینا چاہیں یا بچہ بڑا ہو جائے تو خود اپنا عقیقہ دینا چاہے، شادی شدہ ہو جائے اس وقت دینا چاہے ان سب صورتوں میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جب بھی طاقت ہو جائے اور عقیقہ دینے کا ارادہ ہو تو عقیقہ دیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

876. **سوال:** اگر ہم کسی جگہ سے گزرتے ہیں، وہاں کے راستوں پر کھلا ہوا مسلمانوں کا قبرستان ہوتا ہے اس کے اطراف کوئی دیوار کھڑی نہیں ہوتی ہے، قبریں بالکل صاف دکھائی دیتی ہیں، عورتوں کا وہاں سے گزر ہوتا ہے تو وہ مردوں کو سلام کر سکتی ہیں اور کیا وہ وہاں تھوڑی دیر کھڑی ہو کر مغفرت کی دعا کر سکتی ہیں اور موت کی فکر اور عذاب قبر کا خوف کر سکتی ہیں۔ انڈیا میں عورتوں کو قبرستان جانے سے منع کیا جاتا ہے، ایسے میں عورت قبرستان کی کیسے زیارت کرے، پھر آخرت یاد کرنے کے لئے اور مرحومین کی مغفرت کی دعا کے لئے کیا کرے؟

جواب: عورتوں کے لئے کبھی کبھار قبرستان جانا جائز ہے، برابر اور کثرت کے ساتھ قبرستان جانا ان کے حق میں جائز نہیں ہے تاہم کبھی کبھار زیارت کر سکتی ہیں اس سلسلے میں کئی دلائل ملتے ہیں۔ جہاں پر عورتوں کے لئے قبرستان جانے کی ممانعت ہے وہاں ان کے لئے مجبوری ہے اس جگہ عورت قبرستان نہ جائے۔ اور کسی کی مغفرت کی دعا کے لیے قبرستان ہی جانا ضروری نہیں ہے، گھر بیٹھے دعا کی جاسکتی ہے۔ اور آخرت کی یاد تازہ کرنے کے لئے بھی قبرستان جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے عمل کے لیے اور آخرت کی فکر کے لیے دین اسلام بھیجا ہے جو قرآن اور حدیث میں ہے۔ عورت و مرد کو قرآن و حدیث پڑھنا چاہیے، اسی میں ساری نصیحت اور ساری ہدایت ہے اور اگر عورت کو کہیں پر قبرستان جانے کی اجازت ہو تو وہاں کبھی کبھار قبرستان چلی جایا کرے یا قبرستان کے بغل سے گزر رہی ہے اور اندر داخل نہیں ہو سکتی ہو تو باہر رہتے ہوئے بھی وہاں دعا پڑھ سکتی ہے، وہاں کچھ دیر کے لیے ٹھہر سکتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا کر سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

877. **سوال:** سردی میں ہمبستری کرنے کے بعد رات میں غسل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور نماز فجر چھوٹنے کا بھی ڈر رہتا ہے ایسی صورت میں کیا کریں؟

جواب: جب آدمی کو جنابت لاحق ہو تو نماز کے لئے اسے غسل کرنا ضروری ہے لہذا جو آدمی حالت جنابت میں ہو وہ فجر سے پہلے غسل جنابت کرے۔ اگر پانی ٹھنڈا ہو تو گرم پانی استعمال کرے اور اگر پانی گرم کرنے کی سہولت نہ ہو اور پانی بھی اس قدر ٹھنڈا ہو کہ نہانے سے مرض یا جسمانی نقصان ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں آدمی تیمم

کر کے فجر کی نماز ادا کر سکتا ہے اور جب نہانے کی سہولت میسر ہو تو اس وقت پھر غسل کر لے۔

878. **سوال:** میری عمر چالیس سال ہے اور آنلائن قرآن کی تعلیم دیتی ہوں۔ میں طلاق یافتہ ہوں، دو بچے ہیں جن کی کفالت میں خود کرتی ہوں، تھائیرائیڈ کی مریضہ ہوں اور بہت زیادہ سردی لگتی ہے۔ جیسے ہی وضو کروں چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں اور وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ کرنا پڑتا ہے۔ بار بار وضو کرنا ممکن نہیں، ٹائم بہت کم ہوتا ہے مگر اس سے بھی بڑا مسئلہ سردی لگ کر کھانسی، فلو اور بخار کی کیفیت ہونا ہے جو تقریباً روز ہی کا مسئلہ ہوتا ہے۔ اپنے کام کو بھی احسن طریقے سے انجام نہیں دے پاتی ہوں۔ پوچھنا یہ تھا کہ کیا میں اس صورت میں تیمم کر کے نماز ادا کر سکتی ہوں؟

جواب: جب پانی کے استعمال سے مرض لگنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے۔ اور سوال میں وضو کے سبب ٹھنڈے پانی کے استعمال سے جس نقصان کا ذکر ہوا ہے ایسی صورت میں آپ تیمم کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وقت کم ہونے کے سبب تیمم نہیں کیا جا سکتا ہے، وقت کے علاوہ سرد پانی سے وضو کرنے پر اگر تکلیف، مرض اور الرجی کا مسئلہ ہے تو ایسی صورت میں ہر نماز کے لئے جب تک یہ مرض یا یہ تکلیف ہو تب تک تیمم کیا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن جب یہ تکلیف دور ہو جائے تو اس وقت وضو کرنا ضروری ہے۔

879. **سوال:** ایک عورت بہت پریشان ہے کیونکہ اس سے ایک گناہ ہوا ہے مگر وہ چاہ کر بھی اس کا ازالہ نہیں کر پا رہی ہے۔ دراصل اس نے اپنی بہن کی نند کی دو انگوٹھیاں چرائی تھی۔ اگر وہ یہ بات بتاتی ہے تو اس کی باجی جو ابھی لاعلم ہے اس کا جینا عذاب کر دے گی۔ جب پیسوں کی ضرورت تھی اس نے انگوٹھیاں چرائی جسے بیچ کر اپنی ضرورت پوری کی تھی، اب اس کے پاس اتنے پیسے موجود ہیں جسے وہ ادا کرنا چاہتی ہے۔ اس وقت سونا چار ہزار روپے تولہ تھا اور دونوں انگوٹھیوں کی قیمت جو بیچ کر ملی وہ چھ ہزار دو سو تھی۔ اب سونا بہت زیادہ مہنگا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس نے اللہ سے سچے دل سے معافی مانگ لی ہے اور اب ایسا گناہ کرنے سے توبہ بھی کر لی ہے مگر اس کی رقم کتنی اور کیسے ادا کی جائے، آج کے حساب سے یا جس حساب سے اس نے خرچ کی تھی اور اس کو بتانا ضروری ہے کہ میں نے آپ کی چوری کی تھی، حکمت کے ساتھ معاملہ کیسے حل کیا جائے تاکہ سسرال والے طعنہ بھی نہ دیں، معاشرے میں فساد بھی نہ ہو اور اس بہن کا پچھتاوہ بھی دور ہو جائے جو گناہ کی وجہ سے اب تک ہے؟

جواب: چوری کے مسئلہ میں اصل تو یہی ہے کہ صاحب معاملہ کو بتایا جائے اور اس سے معافی مانگی جائے، اس کو بتایا جائے کہ میں نے آپ کی انگوٹھی چرائی تھی کیونکہ انگوٹھی کھونے کا اسے اب تک ملال ہو سکتا ہے، ممکن ہے وہ بد دعائیں بھی دے رہی ہو اور نہ جانے کس کس پر شبہ بھی کر رہی ہو۔ ان تمام باتوں کے حل کے لئے اور حقوق العباد کا مسئلہ ختم کرنے کے لئے صاحب معاملہ سے بتا کر اس سے معافی مانگ لینا اور اس کا چرایا ہوا حق واپس کر دینا ہی اصل ہے۔ اگر بتانے سے کسی بڑے فساد کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں اس بات کی اطلاع نہ دی جائے تاہم حقدار کا جو حق ہے کسی صورت میں اس تک حق پہنچا دیا جائے اور چونکہ چوری میں دو انگوٹھیاں تھیں اور انگوٹھی واپس کرنے میں فتنہ ہے تو ان دونوں انگوٹھی کی جو موجودہ قیمت بنے گی اتنے پیسے ادا کرنا ضروری ہے۔ وہ اللہ رب العالمین سے توبہ کرنے کے ساتھ اپنے اس بہن کے لئے بھی کثرت سے دعا کرے۔

880. **سوال:** میرے ایک جاننے والے نے اپنی زندگی میں ہی بچوں کی شادی کے ساتھ ہی جائیداد (وراثت) تقسیم کر دی ہے تاکہ بعد میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں کیا ایسا کیا جا سکتا ہے اور مجھے جاننا ہے کہ وراثت کب تقسیم ہوتی ہے، کیا وراثت اپنی زندگی میں تقسیم ہو سکتی ہے؟

جواب: جائداد کی تقسیم وفات کے بعد ہے، وفات ہونے سے وراثت کی تقسیم کا تعلق ہوتا ہے۔ زندگی میں وراثت تقسیم نہیں کی جاتی ہے، یہ اللہ کا بنایا ہوا نظام ہے، اس نظام میں من مانی کرنا اور اپنی مرضی سے عمل کرنا شرعی نظام میں مداخلت کرنا ہے۔ وراثت تقسیم کرنے میں اصل یہی ہے کہ جب آدمی کی وفات ہو جائے اور اس نے پیچھے جائیداد چھوڑی ہے تو اس کی تدفین کے بعد اس کے وارثوں میں جائیداد تقسیم کی جائے گی۔ تقسیم وراثت میں شریعت کا یہی مسئلہ ہے البتہ اگر کسی کو اپنی زندگی میں محسوس ہو کہ اس کی جائیداد کی تقسیم میں بہت ہی زیادہ فتنہ و فساد ہو سکتا ہے، سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں یعنی اس طرح کے مسائل ہوں تو آدمی اپنی زندگی میں اولاد کے درمیان جائیداد تقسیم کر سکتا ہے مگر نظام وراثت کے تحت جائیداد تقسیم نہیں ہو گی بلکہ عطیہ کے طور پہ سب کو برابر برابر حصہ دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ بلا عذر اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا صحیح نہیں ہے۔

881. **سوال:** اگر شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تم کو خلع دیا تو کیا خلع ہو جائے گا؟

جواب: اگر کوئی شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ میں تمہیں خلع دیتا ہوں یا خلع دے رہا ہوں یا خلع دے دیا ہو تو شوہر کے ایسا کہنے سے خلع نہیں ہو گا۔ خلع کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جانب سے بیوی خلع مانگے اور دوسری جانب سے شوہر اسی

وقت خلع پر راضی ہو جائے اور یہ بات کہہ دے کہ ٹھیک ہے میں تمہیں خلع دیتا ہوں اس سے خلع واقع ہو جائے گا ساتھ ہی خلع میں بیوی معاوضہ بھی پیش کرے۔ شوہر بغیر بیوی کے مطالبہ کے خلع دے تو اس سے خلع نہیں ہو گا اور اسی طرح اگر بیوی کسی وقت خلع طلب کی ہو مگر شوہر بعد میں خلع پر رضامندی ظاہر کرے تو اس سے بھی خلع نہیں ہو گا۔ خلع کے لیے بیوی کی طرف سے طلب اور شوہر کی طرف سے رضامندی بیک وقت ہو۔

882. **سوال:** میں نے ایک ہندو عورت کی مدد کی جس کا کسی حادثے میں اسکا چہرہ اور بدن کا کچھ حصہ جل گیا تھا۔ اس نے سوشل میڈیا کے ذریعہ پیسوں کی مدد مانگی تھی اطلاع ملنے پر مجھ سے جو ہو سکا میں نے اس کی مالی مدد کی۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ہندو کی مدد کر سکتا ہے جبکہ وہ بے پردہ پھرا کرتی ہے اور اپنے حسن کو ظاہر کرتی ہے، کیا مالی مدد کرنے سے ہمیں گناہ ملے گا؟

جواب: دنیاوی اعتبار سے ہندو سے معاملات کرنے اور مالی اعتبار سے ضرورت کے وقت اس کی مدد کرنے سے اسلام نہیں روکتا ہے۔ یہ تو انسانیت کے ساتھ بھلائی اور خدمت خلق ہے جس پر اسلام نے ہمیں ابھارا ہے اور اس پر عمل کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے۔ آپ نے جو تعاون کیا ہے، یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے، یہ تو بھلائی کا کام ہے بلکہ آپ نے انسانیت کی خدمت کی ہے اور اسلام کے سنہرے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ اس طرح کے موقع پر ہمیں ضرورت مند ہندوؤں کی مدد کرنی چاہیے، جس سے اس کے دل میں اسلام کی طرف رغبت پیدا ہو گی۔

جہاں تک مسئلہ ہے اس عورت کی بے پردگی کا تو اس معاملے میں ہم اسے پیار و حکمت کے ساتھ بھلی باتوں کی نصیحت کر سکتے ہیں، ساتھ ہی اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کو بھی اس پر واضح کر سکتے ہیں۔

883. **سوال:** زید ایک مہینہ سے بیمار ہے، تیمم کر کے نمازیں ادا کر رہا ہے کیونکہ پانی کے ٹچ میں جانے سے اس کی بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے، زید اسی درمیان ایک رات اپنی خواہش پر کنٹرول نہیں رکھ سکا اور اپنی بیوی سے جماع کر لیا تو کیا اب اس کے لئے غسلِ جنابت ضروری ہے یا اس صورت میں تیمم کفایت کر جائے گا؟

جواب: جب پانی کا استعمال آدمی کے لئے مضر ہوتا ہے تو غسل کے وقت تیمم کرنا اس کے لیے جائز ہوتا ہے اور چونکہ صاحب مسئلہ بیمار ہے جس کی وجہ سے وہ تیمم کر کے نماز پڑھتا ہے لہذا جنابت کی ناپاکی دور کرنے کے واسطے تیمم کرنا کافی ہے۔ زید غسل جنابت کے طور پر تیمم کر لے اس سے اس کا غسل بھی ہو جائے گا اور اس سے وضو بھی ہو جائے گا اور بیوی جس کے لئے پانی مضر نہ ہو وہ جنابت دور کرنے کے لئے غسل کرے گی۔

884. **سوال:** میرے ایک دوست نے لو میرج کیا تھا، اب چار سال ہو گئے اور بچے بھی ہیں جبکہ شریعت میں بغیر ولی کے نکاح نہیں ہے ایسی صورت میں اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جس نے بغیر ولی کے لو میرج کیا ہے اسے پہلے دن سے ہی اپنی غلطی کا علم ہو گا، یہ الگ مسئلہ ہے کہ اسے آج احساس ہو رہا ہو۔ کسی اجنبی لڑکی سے پیار کرنا اور اس سے بغیر ولی کے شادی کر لینا ناجائز و حرام ہے۔ اور بغیر ولی کے شادی کرنے سے شادی نہیں ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لڑکا ایک لڑکی کے ساتھ بغیر شادی کے چار سال سے رہ رہا ہے اور گناہ کا کام کر رہا ہے۔ اس صورت میں لڑکا اور لڑکی دونوں کو سچے دل سے توبہ کرنا چاہیے اور شرعی طور پر از سر نو نکاح کرنا چاہیے جس میں ولی اور دو عادل گواہ موجود ہوں۔

885. **سوال:** سخت سردی میں نمازوں کو جمع کرنا صحیح ہے کہ نہیں؟

جواب: سخت سردی جو عادت کے مطابق ہو تو اس میں نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر سردی عام عادت سے زیادہ ہو اس طور پر کہ شدید ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو جو لوگوں کے لئے مشقت کا باعث ہو اور گھر سے نکلنا تکلیف دہ اذیت کا سبب ہو اس وقت دو نمازوں کو جمع کر سکتے ہیں جیسے بارش اور کیچڑ کے وقت گھر سے نکلنا دشوار ہونے پر دو نمازوں کو جمع کرنے کی اجازت ہے مگر ہر سال آنے والی طبعی ٹھنڈی کی وجہ سے نمازوں کو جمع نہیں کر سکتے ہیں۔

886. **سوال:** ایک لڑکا جب اپنے سسرال جائے جو کافی دوری پر ہو تو کیا وہاں قصر سے نماز ادا کرے گا؟

جواب: اگر لڑکے کا سسرال اسی کلو میٹر یا اس سے زیادہ دوری پر ہو اور چار دن یا اس سے کم سسرال میں ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہ قصر سے نماز ادا کرے گا لیکن اگر سسرال میں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پہلے ہی دن سے مکمل نماز ادا کرے گا۔

887. **سوال:** جہری نماز کو اگر جہرا نہ پڑھا جائے تو کیا نماز ہو جائے گی یا اسے دوبارہ ادا کرنا ہو گا؟

جواب: پانچ نمازوں میں بعض نمازیں جہری اور بعض نمازیں سری ہیں۔ جہری نماز کو جہرا پڑھنا مسنون ہے اور سری نماز کو سرا پڑھنا مسنون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سے نماز پڑھی ہے، ہمیں بھی اسی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔ اگر کوئی مرد یا عورت جہری نماز کو سری طور پر ادا کر لے تو نماز اپنی جگہ پر ہو جائے گی، اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم آئندہ وہ اس بات کا خیال کرے کہ جہری کو جہرا اور سری کو سرا ادا کرے۔

888. **سوال:** ایک آدمی جنت میں اپنی چاروں بیویوں کے ساتھ رہے گا یا ان میں اس کو اختیار دیا جائے گا؟

جواب: اگر ایک شخص کو دنیا میں چار بیویاں تھیں تو جنت میں ان سب کے ساتھ رہے گا اگر وہ سب جنت میں داخل ہوتی ہیں۔ اس میں اختیار کا معاملہ نہیں ہے۔ اختیار کا معاملہ اس عورت کے لئے بیان کیا جاتا ہے جس کو دنیا میں ایک سے زیادہ شوہر ملا ہو۔ حالانکہ اس میں بھی صحیح موقف یہ ہے کہ جس عورت کو ایک سے زیادہ شوہر رہا ہو وہ اپنے آخری شوہر کے ساتھ جنت میں رہے گی۔

889. **سوال:** حیض کی حالت میں سجدہ شکر جائز ہے؟

جواب: عورت، حیض کی حالت میں سجدہ شکر کر سکتی ہے اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ سجدہ شکر کے لئے طہارت شرط نہیں ہے۔

890. **سوال:** دو صورتوں میں سجدہ سہو کے تعلق سے مشکوک ہوں، ازراہ کرم شرعی جانکاری دیں۔ پہلی صورت: کوئی چار رکعت فرض نماز میں ایک رکعت پر بیٹھے رہ جائے، التحیات پڑھنے کے بعد کھڑے ہونے پر معلوم ہو کہ دوسری رکعت پڑھے بغیر تشہد کر لیا گیا ہے۔ ایسے میں تین رکعت پڑھ کر التحیات اور اس کے بعد کی دعائیں پڑھنا ہے پھر سجدہ سہو کرنا ہے پھر سلام پھیرنا ہے؟ دوسری صورت: چار رکعت نماز میں پہلا قعدہ کیا پھر تیسری رکعت پڑھ کر بیٹھے رہ گئے، التحیات کے دوران یاد آیا کہ یہ تیسری رکعت ہے تو کیا وہ اٹھ کر ایک رکعت مکمل کرے پھر دوبارہ بیٹھ کر التحیات پڑھے پھر سلام پھیرے پھر سجدہ سہو کرے؟

جواب: پہلی صورت کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی چار رکعت والی نماز پڑھتے ہوئے ایک رکعت پڑھ کر، بیٹھا ہی رہے، دوسری رکعت کے لئے نہ اٹھے یہاں تک کہ قعدہ میں التحیات پڑھ لے، کھڑے ہو کر اس بات کا علم ہو کہ دوسری رکعت پڑھے بغیر قعدہ کر لیا گیا تو ایسی صورت میں دوسری رکعت پڑھ کر پھر قعدہ میں بیٹھا جائے گا اور التحیات پڑھا جائے گا۔ اس کے بعد مزید دو رکعتیں پڑھ کر آخری قعدہ میں بیٹھا جائے گا اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا کیونکہ یہاں پر نماز میں ایک قعدہ کی زیادتی کر دی گئی ہے اور نماز میں زیادتی ہو جانے پر سجدہ سہو سلام کے بعد ہو گا۔

دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پہ بیٹھ جائے اور التحیات کے

دوران ایک رکعت باقی رہنے کا علم ہو تو اسے کھڑا ہو کر مزید ایک رکعت ادا کرنا ہے پھر قعدہ میں بیٹھ کر تشہد کی دعائیں پڑھنی ہے پھر سلام پھیرنا ہے پھر اس کے بعد سجدہ سہو کرنا ہے یعنی اس دوسری صورت میں بھی سجدہ سہو سلام کرنے کے بعد ہوگا۔ سجدہ سہو سے متعلق تفصیلی جانکاری کے لئے میرے چینل پر سجدہ سہو کے احکام جان سکتے ہیں۔

891. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ میری کزن کا ایک مہینہ پہلے نکاح ہوا تھا رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ اب کل اس کی رخصتی اور ولیمہ ایک ساتھ کر دیا ہے یعنی دلہا اور دلہن کے والدین نے پیسے ملا کر دعوت کر دی۔ کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے اور کیا رخصتی سے پہلے ولیمہ ہو سکتا ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ولیمہ لڑکے کی جانب سے ہوتا ہے، نہ کہ لڑکی کی جانب سے اور ولیمہ میں لڑکے کو جتنی وسعت ہو اسی حیثیت سے دعوت کرنی چاہیے۔ ولیمہ کے لئے لڑکی والوں سے پیسہ لینا یا فضول خرچی کرنا اور دھوم دھام سے عالیشان، بڑی قسم کی تقریب منعقد کرنا یہ سب غلط باتیں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ نکاح کرنے کے بعد کسی بھی وقت ولیمہ کیا جا سکتا ہے اس کے لئے رخصتی شرط نہیں ہے یعنی بغیر رخصتی کے بھی ولیمہ کیا جا سکتا ہے اور رخصتی کے بعد ولیمہ ہو تو اور اچھی بات ہے مگر رخصتی سے پہلے یا رخصتی کے ساتھ ولیمہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

892. **سوال:** ہم لائٹ پرنٹ قرآن مجید منگوانا چاہتے ہیں تاکہ ہم شوقیہ طور پر اپنے ہاتھوں سے اللہ کی کتاب کو لکھیں، کیا قرآن کو اپنے ہاتھوں سے لکھنے کا اجر ہے یا کوئی فضیلت ہے اور کیا ہم یہ قرآن خرید سکتے ہیں؟

جواب: آپ کو قرآن کا یہ نسخہ نہیں خریدنا چاہیے کیونکہ اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے اور اس میں شوقیہ لکھنے پر کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔

جس نے بھی یہ بدعت ایجاد کی ہے اس نے لوگوں کے ساتھ بہت برا معاملہ کیا ہے، آپ اسے خرید کر اس کام کو بڑھاوا نہ دیں اور اپنی پہچان والی عورتوں کو بھی آگاہ کریں کہ یہ کوئی خیر کا کام نہیں ہے اس لئے ہرگز اس طرح کا شوقیہ عمل انجام نہ دیں بلکہ ہو سکے تو اس طرح کا قرآن چھاپنے والے اور بیچنے والے کو اس عمل سے منع کریں۔

اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں قرآن کا علم سیکھنے، اس پر عمل کرنے اور قرآن کا علم دوسروں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے لہذا آپ اللہ اور اس کے رسول کے انہی احکام کی تابعداری کریں۔

بلاضرورت شوقیہ قرآن لکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی اجر اور نہ اس کی کوئی فضیلت ہے جبکہ بلاضرورت لائٹ قرآن لکھ کر اپنے گھروں میں بے فائدہ ڈھیر لگا سکتے ہیں جسے لکھنے کے بعد پھر کبھی استعمال نہیں کیا جائے گا بلکہ کہیں رکھ دیا جائے گا۔ یہ عمل درست نہیں ہے۔

893. **سوال:** کیا نکاح کے دن میک اپ کے لئے دلہن مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر سکتی ہے؟

جواب: عذر کے وقت دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے مثلاً مرض، سفر، خوف اور بارش کے وقت مگر میک اپ کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کا شریعت میں جواز نہیں ہے۔ اور اصل یہی ہے کہ ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا ہے اور بغیر کسی شرعی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء: 103)

ترجمہ: یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔

894. **سوال:** میرا بیٹا انیس سال کا ہے۔ کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑتا ہے۔ مسجد نہیں جاتا ہے، کیا اس کے ساتھ جہاد کرنے اور اسے مارنے پیٹنے کا حکم ہے یا پھر پیار سے سمجھایا جائے گا یا اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کے والد کہتے ہیں ایسے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہے اور رشتے ناطے ختم کرنے کا حکم ہے، اس بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح جانکاری دیں؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نماز مومن کے لئے ایک اہم فریضہ ہے۔ اس معاملہ میں اولاد سے غفلت ہو تو والدین کو سخت رویہ اپنانا چاہیے تاکہ اولاد اپنی اصلاح کرے۔ انیس سال کا لڑکا بالغ ہوتا ہے جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے سات سال میں ہی بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دینے کے لیے کہا ہے اور دس سال کا ہو جائے، نماز نہ پڑھے تو اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔ جب دس سال کے بچے کو مار سکتے ہیں جو ابھی بالغ نہیں ہوا ہے پھر جو بچہ انیس سال کا بالغ ہو اور وہ نماز نہ پڑھے یا کبھی پڑھے اور کبھی نہ پڑھے تو ایسی اولاد کو یقیناً مار سکتے ہیں، سزا دے سکتے ہیں اور سخت طور پر تنبیہ کر سکتے ہیں۔

اپنی اولاد سے جہاد نہیں کرنا ہے اور نہ ہی رشتہ ناطہ ختم کرنا ہے بلکہ اس طرح نماز کی تعلیم دینی ہے کہ اس میں حکمت بھی ہو اور سختی بھی ہو۔ آج حالات ایسے ہیں کہ سختی کرنے پر اولاد نافرمان ہو جائے گی اور آپ سے وہ خود ہی رشتہ ختم کر لے گی لہذا مناسب انداز میں نصیحت بھی کریں اور رشتہ بھی قائم رکھیں۔

895. **سوال:** قرآنی وظیفہ کرنا ہو تو حیض کی حالت میں کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: قرآنی وظیفہ سے مراد کسی بیماری میں اپنی جانب سے سورہ مخصوص کرنا، تعداد مخصوص کرنا، ایام مخصوص کرنا تو یہ بدعتی عمل ہے اس عمل سے پرہیز کیا جائے گا۔ باقی قرآن کی تلاوت حیض کی حالت میں عورت کر سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے حتی کہ اگر دم کرنا ہو تو قرآن پڑھ کر دم بھی کر سکتی ہے، رات میں سوتے وقت اذکار کر سکتی ہے، وہ صبح و شام کے اذکار بھی کر سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

896. **سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے کہ ابھی پاکستان میں بہت سردی چل رہی ہے ایسے میں اگر وہ فجر کے وقت وضو کر کے پیروں میں موزہ پہن لیتی ہے تو باقی نمازیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے لئے وضو کرتے وقت سردی سے بچنے کے لئے موزہ پر مسح کر سکتی ہے کیونکہ یہاں سردی بہت ہے یا ہر وضو کے وقت لازما موزہ اتار کر پیر دھلنا ہو گا؟

جواب: مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات جراب پر مسح کرنا جائز ہے اس لئے جو عورت فجر کے وقت وضو کر کے جراب لگاتی ہے، وہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے وضو کرتے وقت جراب پر مسح کر سکتی ہے، جراب اتارنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسح کی مدت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب پہلی دفعہ جراب پر مسح کرے۔ اس وقت سے لے کر وہ چوبیس گھنٹے تک مسح کر سکتی ہے۔

897. **سوال:** ایک خاتون کی اپنے شوہر کے ساتھ بحث ہو گئی، اس دوران اس نے شوہر سے کہا "مجھے چھوڑ دیجئے"، اس کے شوہر نے کہا کہ جاؤ، خاتون نے پھر کہا ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیجئے، شوہر نے کہا جاؤ۔ بیوی کا کہنا ہے کہ خلع یا طلاق کا کوئی ارادہ نہیں تھا، بس غصے میں بحث ہو گئی اور شوہر کا کہنا ہے کہ اس کی نیت طلاق کی نہیں تھی۔ ایسے میں سوال یہ ہے کہ یہ خلع یا ایک طلاق مانی جائے گی یا ان کی نیتوں کا اعتبار ہو گا؟

جواب: شوہر کا یہ کہنا کہ "جاؤ" یہ طلاق کے لئے صریح لفظ نہیں ہے۔ اگر طلاق کے لیے صراحت کے ساتھ لفظ استعمال کیا جاتا تو طلاق واقع ہو جاتی لیکن صرف جاؤ کہنے میں طلاق کی صراحت نہیں ہے اس لیے یہاں پر شوہر کی نیت دیکھی جائے گی۔

اگر شوہر طلاق کی نیت سے بیوی کے مطالبہ پر کہتا ہے کہ جاؤ تو طلاق مانی جائے گی لیکن اگر اس کی نیت طلاق نہیں

تھی تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی۔اور چونکہ شوہر کا کہنا ہے کہ اس کی نیت طلاق کی نہیں تھی لہذا اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں عورت کی حرکت غیر محتاط نظر آتی ہے لہذا اس عورت کو آئندہ اپنی زبان کو لگام دینا چاہیے اور اس طرح کا مطالبہ اپنے شوہر سے نہیں کرنا چاہیے۔

898. **سوال:** عمرہ پر جاتے وقت خوشبو نہیں لگا سکتے ہیں تو کیا صابن اور شیمپو کا استعمال بھی نہیں کرنا ہے اور عورت کو چہرہ پر دوپٹہ ڈالنا ہے لیکن چہرے پر بندھ نہیں لگا سکتی ہے تو بلا بندھ باندھے مکمل چہرہ کیسے ڈھکے ؟اس کا کیا طریقہ ہو گا؟ کیا چہرے پر دوپٹہ ڈال کر چہرے سے دور رکھا جائے گا،تب بھی چہرے سے لگے گا؟

جواب: عمرہ پر جاتے ہوئے خوشبو لگانا منع نہیں ہے بلکہ جب تک احرام کی حالت میں آدمی رہے اس حالت میں خوشبو کی کوئی بھی چیز استعمال کرنا منع ہے خواہ صابن ہو یا شیمپو ہو یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہو۔ عورت ہو تو خوشبو لگا کر کبھی بھی اسے گھر سے باہر نہیں نکلنا ہے۔

جب عورت عمرہ کے لیے حرام باندھ لے اس وقت سے لے کر عمرہ ادا کر لینے تک خوشبودار صابن اور شیمپو سے پرہیز کرے لیکن ایسا صابن یا شیمپو جس میں خوشبو نہ ہو اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

احرام کی حالت میں عورت کے لئے نقاب و برقع منع ہے۔وہ چہرے کے پردہ کے لئے چادر کا استعمال کرے،اس چادر کو رسی سے بھی باندھ سکتی ہے،اس میں بند لگا سکتی ہے، پن لگا سکتی ہے اور جس طرح سے بھی چادر کو سنبھالنا ممکن ہو وہ طریقہ اختیار کر سکتی ہے اس میں حرج نہیں ہے مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کہ دوپٹہ چہرے سے مس نہیں ہونا چاہئے، یہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی جھوٹی بات ہے۔ بالکل کپڑا چہرہ سے مس کر سکتا ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

899. **سوال:** آپ کے رسالہ خلع کے احکام میں خلع کی عدت ایک حیض ہے تو کیا یہ عدت ایک حیض سے دوسرے حیض تک کی جو مدت ہوتی ہے، وہ ہو گی یا خلع کے بعد جو حیض آئے گا بس وہی مدت ہو گی، مجھے اس کے بارے میں آگاہ کر دیں؟

جواب: خلع کی عدت ایک حیض ہے اور عدت کا طریقہ یہ ہے کہ جب عورت کا خلع ہو اس کے بعد جب پہلی مرتبہ حیض آئے اور حیض آکر ختم ہو جائے تو خلع کی عدت ختم ہو جاتی ہے گویا خلع کے بعد صرف ایک حیض آنا ہی عدت

ہے۔

900. **سوال:** کیاماں ایک سال کے بچے کو دودھ پلانا چھوڑ سکتی ہے اور اگر پورے دو سال دودھ نہ پلائے تو گناہ ہو گا؟

جواب: اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ(البقرۃ:233)

ترجمہ: مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ دو سال تک دودھ پلا سکتی ہے اور اگر دو سال سے کم دودھ پلاتی ہے تو اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے لیکن بلا ضرورت دو سال سے زیادہ دودھ پلانا صحیح نہیں ہے۔

جو بچہ ایک سال کا ہے اور اسے ابھی مزید ماں کے دودھ کی ضرورت ہے، دودھ چھڑانے پر بچے کو صحت کا مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلانا نہیں چھوڑے گی بلکہ رضاعت کی مدت پوری کرے گی۔ معلوم یہ ہوا کہ دو سال سے پہلے دودھ چھڑانے میں بچے کو کوئی نقصان نہ ہو تو ماں دودھ چھڑا سکتی ہے لیکن اگر دودھ چھڑانے پر نقصان ہو تو دودھ چھڑانا جائز نہیں ہے، اگر ماں اس صورت میں دودھ چھڑا دے تو وہ گنہگار ہو گی کیونکہ یہ اس کا حق ہے جس سے محروم کر رہی ہے اور اس سے بچے کو ضرر لاحق ہو سکتا ہے۔

901. **سوال:** اگر ایک لڑکی خلع لیتی ہے اور سٹی کونسل سے بھی شادی شدہ کا اندراج کلیئر ہو جائے تو کیا اس مرد کا زبان سے طلاق کہنا ضروری ہوتا ہے اور وہ مرد اس کے بعد بھی تنگ کرے اور کہے کہ نہ تو میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا اور نہ ہی تمہیں آزاد کروں گا۔ اس صورت میں عورت کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق اور خلع میاں بیوی کے درمیان کا معاملہ ہے یعنی شوہر بیوی کو طلاق دیدے تو اس سے بیوی جدا ہو جاتی ہے اور اسی طرح بیوی شوہر سے خلع طلب کرے اور شوہر خلع دیدے تو اس سے بھی میاں بیوی میں جدائی حاصل ہو جاتی ہے۔

بسا اوقات عورت کے لئے خلع طلب کرنے کا عذر لاحق ہو جاتا ہے مگر شوہر طلاق دینے یا خلع دینے پر راضی نہیں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں عورت محکمہ کے ذریعہ خلع حاصل کر سکتی ہے۔ جب محکمہ سے خلع کی کاروائی مکمل ہو جائے یعنی محکمہ خلع ڈکلیئر کر دے تو پھر میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے اس کے بعد شوہر کا بیوی پر کوئی حق نہیں

رہتااور نہ ہی اس مرد کو یہ اختیار رہتا ہے کہ سابقہ بیوی کو دھمکی دے یا اس سے کہے کہ نہ ساتھ رکھوں گا اور نہ آزاد کروں گا۔اسے یہ بات کہنے کا کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔

اگر عورت ایسے مرد سے پریشان ہو تو خلع کے کاغذات کے ذریعہ اس مرد کے خلاف شکایت درج کراسکتی ہے یا سماجی اعتبار سے پنچایت کرکے اپنے معاملہ کو حل کراسکتی ہے۔

902. **سوال:** کیا فرضی قضاء روزوں کا اجر نفلی روزے رکھنے سے مل جائے گا جیسے سوموار اور جمعرات کے اور ایّامِ بیض وغیرہ کے روزوں سے؟

جواب: نفلی روزے مثلاً سوموار، جمعرات اور ایام بیض کے روزے رکھنے سے چھوٹے ہوئے فرض روزوں کی تلافی نہیں ہوگی، قضاروزوں کو ہر حال میں الگ سے رکھنا پڑے گا۔

فرض اور نفل دونوں روزوں کا معاملہ الگ ہے اور دونوں کا اجر بھی الگ ہے۔ نفل روزے رکھنے سے نفل کا ثواب ملتا ہے اور فرض روزے رکھنے سے فرض کا ثواب ملتا ہے۔

903. **سوال:** قادیانی کے ساتھ تعامل کرنے کا کیا حکم ہے، کیا اس کے ساتھ بول چال، میل جول اور کھانا پینا جائز ہے، اگر کوئی غریب بندہ ہو تو اس سے کام کرانا، برتن صفائی کرا کر اجرت دینا یا صدقہ وخیرات دینا کیسا ہے، اور اگر وہ کھانا دے تو کھایا جاسکتا ہے؟

جواب: قادیانی بالاتفاق کافر ہے اور عام کافروں سے دنیاوی معاملات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن قادیانی کا معاملہ عام کافروں سے برعکس ہے، یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اس وجہ سے ان کی باتوں سے سیدھے سادے مسلمان بہک سکتے ہیں بلکہ وہ قادیانی بھی بن سکتے ہیں بنا بریں ایسے لوگوں سے میل جول کے بجائے دوری اختیار کرنا ایمان کی سلامتی کے اعتبار سے بہتر ہے۔ نیز قادیانی مرتد کافر ہے، اس کا پورے طور پر بائیکاٹ کریں، اس سے بول چال، اس سے میل جول، اس کے ساتھ کھانا پینا، اس کو کام پر رکھنا، اسے کچھ دینا اور اس سے کچھ لینا یہ سارے معاملات منقطع ہونے چاہیے۔

904. **سوال:** کیا بیٹی کی شادی اس خاندان میں کرسکتے ہیں جو شیعہ ہے مگر اس لڑکے کی فیملی شیعہ نہیں ہے؟

جواب: شادی میں اصل لڑکا اور لڑکی ہے اس بنا پر جس لڑکے سے شادی ہو رہی ہے، اگر اس کا عقیدہ اور دین درست وسلامت ہے تو بیٹی کی اس لڑکے سے شادی کرنا جائز ہے، خاندان اور فیملی بھی کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن

چونکہ لڑکی سسرال میں سسرال والوں کی مرضی سے چلتی ہے،اس کے پاس انکار کی ہمت نہیں ہوتی،اس وجہ سے فیملی اور خاندان کا مناسب ہونا ضروری ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا فیملی کے تعلق سے یہ جاننا ضروری ہے کہ اپنے شیعہ خاندان سے اس کے کیا تعلقات ہیں، کیا یہ فیملی بھی شیعی رسومات میں شریک ہوتی ہے اور پھر یہ فیملی کس عقیدے پر ہے۔ کیا یہ بریلوی ہے یا اس کا عقیدہ اور دین سلفی منہج کے مطابق ہے؟

اگر یہ فیملی شیعی رسومات میں شرکت کرتی ہے،تب اس سے رشتہ کرنا جائز نہیں ہے،اسی طرح اگر یہ فیملی شرک و بدعت والی یعنی بریلوی ہے تب بھی اس سے رشتہ کرنا جائز نہیں ہے۔رشتے کے جواز کے لئے ایک صورت ہے وہ یہ کہ اس فیملی کا شیعی رسم ورواج سے کوئی تعلق نہ ہو اور یہ فیملی اور یہ لڑکا سلفی عقیدہ و منہج پر ہو۔

905. **سوال:** اولاد کو نفلی صدقہ دینا جائز ہے جبکہ انسان جانتا ہے کہ میں اپنی اولاد کو دے رہا ہوں؟

جواب: صدقات وخیرات کا اصل مستحق فقراء اور مساکین ہیں لہذا صدقات وخیرات محتاج، یتیم، بیوہ، غریب، نادار، مسکین، فقیر اور ضرورت مند کو دینا چاہیے۔اپنی اولاد کو آدمی صدقات کے علاوہ مال دے تاہم یہ بات علم میں رہے کہ صدقہ اولاد کو بھی دے سکتے ہیں اور اولاد پر واجبی نفقہ خرچ کرنے سے بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے نیز واجبی زکوۃ اولاد کو نہیں دینا ہے۔

906. **سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے کہ اس کی خالہ نے نیا گھر بنایا ہے،اس خوشی میں سارے خاندان والوں کو کھانے کی دعوت دی ہے، کیا وہ ان کے گھر تحفہ لے کر جا سکتی ہے؟

جواب: اگر اللہ تعالی نے کسی کو گھر کی نعمت دی ہے اور اللہ کی توفیق سے کسی نے گھر بنایا ہے تو وہ خوشی میں لوگوں کو دعوت کھلا سکتا ہے اس میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے،اہل علم نے اس کے جواز کا فتوی دیا ہے۔جہاں تک تحفہ کا مسئلہ ہے تو کسی بھی وقت ایک دوسرے مسلمان کو تحفہ دیا جا سکتا ہے، تحفہ لینا اور دینا مسنون ہے اس وجہ سے آپ تقریب کے موقع پر کسی کے گھر جائیں یا یونہی ملنے کے لئے جائیں، تحفہ لے کر اس کے گھر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

907. **سوال:** کیا صدقہ بغیر پوچھے دے سکتے ہیں یا گلے انسان سے پوچھ لیں کہ وہ صدقہ لیتا ہے یا نہیں؟

جواب: صدقہ دینے کے لئے پوچھنا اور بتانا ضروری نہیں ہے بلکہ صدقہ دینے والے کو خود ہی اس بات کا خیال کرنا

ہے کہ وہ جسے صدقہ دے رہا ہے کیا وہ محتاج و مسکین ہے۔ اگر محتاج و مسکین ہے تو اسے صدقہ دے سکتا ہے۔ ہاں اگر لینے والا سوال کرے کہ یہ کون سا مال ہے تو دینے والے کو بتانا چاہیے کہ یہ صدقہ کا مال ہے۔

908. **سوال:** جب ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا قرآن پڑھاتے ہیں تو اس کے آخر میں صدق اللہ العظیم یا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد۔۔۔ والی دعا پڑھنا چاہیئے؟

جواب: قرآن کی تلاوت کے وقت آخر میں صدق اللہ العظیم کہنا کسی بھی دلیل سے ثابت نہیں ہے، نبی ﷺ پر قرآن نازل ہوا مگر آپ نے قرآن کی تلاوت کے آخر میں کبھی یہ جملہ نہیں کہا اور نہ ہی آپ نے صحابہ کو اس کی تعلیم دی ہے اور نہ کسی صحابی سے یہ کہنا ثابت ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے صحیح بخاری کی ایک دلیل کافی ہے۔ محمد ﷺ جن پر قرآن نازل ہوا، وہ ایک صحابی سے قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم دیتے ہیں مگر وہ صحابی تلاوت کے آخر میں صدق اللہ العظیم نہیں کہتے ہیں اور نہ ہی آپ نے صحابی سے کہا کہ آخر میں صدق اللہ العظیم کہو، حدیث دیکھیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ: أَأَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاءِ شَهِيدًا سورة النساء آية 41، قَالَ: أَمْسِكْ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ (صحیح البخاری:4582)

ترجمہ: مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں پڑھ کے سناؤں؟ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نازل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو سورۃ نساء سنانی شروع کی، جب میں «فکیف إذا جئنا من کل أمۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا» پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صحابی نے تلاوت کے وقت رکنے پر صدق اللہ العظیم نہیں کہا اور نہ آپ ﷺ نے انہیں ایسا کہنے کا حکم دیا اس لئے قرآن کی تلاوت کے آخر میں صدق اللہ العظیم نہیں کہا جائے گا۔

جہاں تک بات "سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا إله إلا انت استغفرك واتوب إليك" کی ہے تو یہ کفارہ مجلس کی دعا ہے، جب ہم کہیں پر مجلس میں بیٹھے ہوں، وہاں سے اٹھتے وقت یہ ذکر کرنا چاہئے۔(حدیث دیکھیں: ابوداؤد: 4859)

909. **سوال:** کیا حجامہ کرنے والے کی اور حجام کی کمائی جائز نہیں ہے؟

جواب: نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد وغیرہ کی صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے حجامہ کی اجرت لینے سے منع کیا ہے مگر صحیحین میں سینگی لگانے پر رسول اللہ ﷺ نے خود اجرت دی ہے اس کا ذکر ہے۔ دونوں قسم کی احادیث موجود ہیں، ان دونوں کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ سینگی پر اجرت لینا کراہت کے ساتھ جائز و حلال ہے اس وجہ سے حجامہ پہ اجرت لی جاسکتی ہے اور حجام کی اجرت حلال ہے۔

910. **سوال:** جسم کے مختلف حصوں پہ نیل کے نشان پڑنا یا ہاتھ و پیر سے بہت زیادہ پسینے کا آنا جادو کی علامت ہے؟

جواب: قرآن اور حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جسم پر نیل کا نشان ہو یا پیروں سے زیادہ پسینہ آئے تو یہ جادو کی علامت ہے۔

انسان کو کسی بھی قسم کا مرض لاحق ہو سکتا ہے اور کوئی بھی دقت اور پریشانی اسے لاحق ہو سکتی ہے اس کی کوئی انتہاء اور کوئی حد نہیں ہے۔

ایسی صورت میں ایک آدمی کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے اور اس سے اپنا علاج کرانا چاہیے۔ اس قسم کی اپنی پریشانی لے کر کبھی بھی کسی عامل یا پیشہ ور راقی کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ نے ہر ایک بیماری کی دوا نازل کی ہے اس لئے ہمیں دنیاوی اسباب کے ذریعہ جسمانی پریشانی دور کرنی چاہیے۔

911. **سوال:** کیا ہمیں مردہ خواب میں مل سکتے ہیں؟

جواب: خواب میں کسی کو اتفاقی طور پر مردہ نظر آسکتا ہے مگر شریعت میں کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ کوئی از خود مردہ دیکھنے کے لئے کوشش کرے اور اس کی چاہت سے وہ مردہ خواب میں نظر آنے لگے۔

کچھ لوگ مردہ نظر آنے کے لئے مخصوص وظیفہ کرتے ہیں، یہ غلط طریقہ ہے ایسا نہیں کیا جائے گا۔ صوفی طبقہ میں خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کے لئے مخصوص طریقہ پر درود پڑھا جاتا ہے، یہ دین میں نئی ایجاد بدعت ہے ایسا کرنے سے فائدہ نہیں بلکہ گناہ ملے گا کیونکہ بدعت گناہ کا کام ہے۔

912.**سوال:** زکوۃ یا صدقہ جس کو دیا جائے کیا اس کو بتانا ضروری ہے اور زکوۃ کن کو نہیں دی جاسکتی ہے؟

جواب: صدقہ یا زکوۃ دینے کے لئے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شریعت نے ہمیں بتانے کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ صدقہ اور زکوۃ دینے کا حکم دیا ہے۔اور پھر شریعت نے واضح طور پر یہ بھی بتادیا ہے کہ زکوۃ کس کو دیں گے اس لئے سوال یہ نہیں ہونا چاہیے کہ زکوۃ کس کو نہیں دینا ہے بلکہ سوال یہ ہونا چاہیے کہ زکوۃ کس کو دینا ہے، آپ کا سوال ہی الٹا ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن میں ذکر کیا کہ زکوۃ آٹھ لوگوں کو دینا چاہیے،دو آٹھ لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔اللہ تعالی فرماتا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنْ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔(التوبہ:60)

ترجمہ: صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور [زکاۃ جمع کرنے والے] عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر (خرچ کرنے کے لیے ہیں)، یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

انہی آٹھ قسم کے لوگوں کو زکوۃ دی جائے گی،ان کے علاوہ اور کسی کو زکوۃ نہیں دی جائے گی اور اگر اہل بیت میں سے کوئی ان میں سے کسی زمرہ سے تعلق رکھتا ہو تو اسے زکوۃ نہیں دی جائے گی کیونکہ اہل بیت کے لئے زکوۃ جائز نہیں ہے۔

913.**سوال:** کیا"لا بأس طَهُور إن شاء الله"کہنے سے صغیرہ اور کبیرہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور کیا اس میں حقوق العباد بھی شامل ہو جاتے ہیں؟

جواب: اصل میں یہ ایک دعا ہے جو عیادت کرنے والا مریض سے کہتا ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تمہیں مرض سے ٹھیک کردے گا تاہم دوسرے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری سے گناہ بھی جھڑتے ہیں اور درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔اور یہاں پر بھی طہور میں گناہوں سے پاکی داخل ہے۔اس میں صرف صغیرہ گناہ داخل ہے، کبیرہ گناہوں کے لئے توبہ کرنا لازم ہے اور حقوق العباد بھی اس میں داخل نہیں ہے بلکہ حقوق العباد تو کوئی بھی نیکی

کرنے سے معاف نہیں ہوتا حتی کہ حج کرنے سے بھی نہیں۔ یہ بندوں کے حقوق ہیں بندوں کے ذریعہ ہی معاف ہوتے ہیں۔

914. **سوال:** کیا کسی شیعہ کو عمرہ پر جانے کے لئے اس کو رقم دی جاسکتی ہے؟

جواب: کسی شیعہ کو عمرہ کرنے کے لئے پیسہ نہیں دینا چاہیے، نہ ہی کسی شیعہ کو پیسہ دے کر عمرہ کروانا چاہیے کیونکہ ان لوگوں کا ایمان و عقیدہ درست نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے کسی کو پیسہ دیا ہے تو وہ ضرورت مند مسلمانوں کی مدد کرے جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

915. **سوال:** عورت کے لئے اس کے شوہر کی پہلی بیوی کی بیٹی کے شوہر (یعنی سوتیلے داماد) سے پردہ ہے؟

جواب: دوسری بیوی کے لئے اپنے شوہر کی پہلی بیوی کی بیٹی کے شوہر سے پردہ ہے کیونکہ وہ اس کے لئے نامحرم ہے۔

916. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کے شوہر کی وفات 22/اگست 2024 مطابق 18/صفر کو ہوئی تو اس کی عدت کب ختم ہوگی؟

جواب: بیوہ کے لئے عدت وفات چار ماہ دس دن ہیں اور ایام جوڑ کر 130 دن بنتے ہیں۔ 22/اگست 2024 کو وفات ہے تو عدت کا آخری دن 29/دسمبر 2024 ہوگا۔

917. **سوال:** نبی ﷺ مسجد میں فرض نمازیں جماعت سے جہری اور سری طور پر ادا کیا کرتے تھے تو کیا عورتیں گھر میں نماز ادا کرتے ہوئے بھی فجر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھے گی یا کوئی اکیلا پڑھے تو وہ بھی بلند آواز سے ان نمازوں کو پڑھے گا، اس بات کو دلیل سے واضح کریں؟

جواب: جی ہاں، عورت کو بھی گھر میں اکیلے نماز پڑھتے ہوئے فجر، مغرب اور عشاء کو جہر یعنی بلند آواز سے پڑھنا ہے اور ظہر و عصر کی نماز سر یعنی آہستہ پڑھنا ہے حتی کہ کوئی مرد بھی اکیلے فرض نماز ادا کرے تو جہری کو جہرا اور سری کو سرا پڑھے گا۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو"۔ اس حدیث کی روشنی میں ہم مکمل نماز اسی طرح ادا کریں گے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا ہے

اور ایسا نہیں ہے کہ مسجد میں نماز کا طریقہ الگ ہے اور گھر میں نماز کا طریقہ الگ ہے یا جماعت سے نماز کا طریقہ الگ ہے اور اکیلے نماز پڑھنے کا طریقہ الگ ہے۔

918. **سوال:** اکثر اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی شخص کا غائبانہ تذکرہ کیا جاتا ہے وہ شخص اچانک آجائے تو ایک جملہ کہا جاتا ہے کہ "بہت لمبی عمر ہے تمہاری" ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: کسی کے تذکرہ کرنے پر اگر وہ شخص وہاں آجائے تو یہ کہنا کہ "بہت لمبی عمر ہے تمہاری" درست و مناسب نہیں ہے کیونکہ زندگی کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے، زندگی کا مالک تو اللہ ہے پھر کسی کو مستقبل کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں سوائے اللہ کے تو کوئی کیسے یہ کہہ سکتا ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہوگی یا بہت لمبی عمر ہے تمہاری۔

ہاں کسی کے لئے لمبی عمر کی دعا کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب کسی کو لمبی عمر کی دعا دیں گے تو اس طرح دیں گے کہ اللہ تعالی آپ کو نیک کام کرنے کے لئے لمبی عمر دے، صرف لمبی عمر کی دعا نہ دیں بلکہ نیک کام کے ساتھ لمبی عمر کی دعا دیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کی عمر لمبی ہو اور وہ برا کام کرے تو اس کی لمبی عمر اس کے لئے وبال جان ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی کا ذکر ہو رہا ہو اور وہی شخص وہاں پر دوران گفتگو آجائے تو اس کے لئے یہ کہنا کہ تمہاری عمر لمبی ہو گی یا تمہاری زندگی لمبی ہے، صحیح بات نہیں ہے اس لئے ہمیں یہ بات نہیں کہنی چاہیے۔

919. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ اگر کسی بچے کی وفات ہو جائے تو کیا ماں اسکی تصویر بنوا کر اپنے پاس رکھ سکتی ہے، اس بارے میں ہمیں اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب: تصویر بچے کی ہو یا بڑے کی اور تصویر میت کی ہو یا زندہ کی، ہر قسم کی ذی روح تصویر اسلام میں حرام ہے۔ اس بارے میں مختلف قسم کی شدید وعیدیں آئی ہیں جن کے بارے میں پڑھ کر روح کانپ جاتی ہے جیسے نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ(صحیح البخاری:5963)

ترجمہ: جو شخص دنیا میں مورت بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اسے وہ زندہ بھی کرے حالانکہ وہ اسے زندہ نہیں کر سکتا۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ (صحیح مسلم:2110)

ترجمہ: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا اور اس کی بنائی ہوئی تصویر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک جاندار بنائے گا وہ اسے جہنم میں عذاب دے گا۔

اس بارے میں اور بھی بہت ساری احادیث ہیں مگر نصیحت کے لئے یہی دو حدیث کافی ہیں، کیا اس قسم کی وعید ہونے کے باوجود کوئی مسلمان اپنے پاس جاندار کی تصویر محفوظ کر کے رکھے گا۔ نہیں ہر گز نہیں۔اس لئے اس خاتون کو چاہئے کہ وفات پانے والے بچے کی جو تصویر اس کے پاس ہے اسے ضائع کر دے اور اس کو کسی قسم کے فریم یا البم میں نہ سجائے۔

920. **سوال:** یہ واقعہ یوٹیوب پر بھی دیکھی تھی اور ایک دو دفعہ اس طرح کی پوسٹ بھی میری نظر سے گزری ہے۔ کیا یہ واقعہ ٹھیک ہے۔اس طرح کے واقعات کی ویڈیوز بنا کر شیئر کر سکتی ہوں؟

(مکھی کی وجہ سے ایک آدمی جہنم میں چلا گیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! وہ کیسے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک قبیلے کے پاس سے گزرے، اس قبیلے کا ایک بت تھا جس پر چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا چنانچہ ان میں سے ایک شخص سے کہا گیا کہ اس بت پر چڑھاوا چڑھاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں، قبیلے کے لوگوں نے کہا تمہیں چڑھاوا ضرور چڑھانا ہوگا خواہ مکھی ہی پکڑ کر چڑھاؤ۔ مسافر نے مکھی پکڑی اور بت کی نذر کر دی۔ لوگوں نے اسے جانے دیا چنانچہ وہ اس چڑھاوے کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ قبیلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا تم بھی کوئی چیز بت کی نذر کرو اس نے کہا... میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔ (ابن ابی شیبۃ، شعب الایمان للبیھقی:7093)

جواب: مرفوع ہونے کے اعتبار سے یہ روایت ثابت نہیں ہے یعنی یہ کلام رسول نہیں ہے لیکن موقوفا یعنی کلام صحابی ہونے کے اعتبار سے صحیح ہے۔ شیخ البانی نے کہا ہے کہ یہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر موقوفا صحیح ہے۔(سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ:722/12)

جہاں تک ویڈیو بنانے کی بات ہے تو آپ ایک خاتون ہیں اس لئے ویڈیو نہ بنایا کریں، دعوت و تبلیغ کے لئے مرد علماء کی تعداد بہت ہے، عورتوں کو ویڈیو نہیں بنانا چاہئے۔

921. سوال: مسلمان لڑکے کا نام ایہان، میکائیل یا زید رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ایھان عربی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی کمزور کرنے کے ہیں، یہ نام نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ معنی درست نہیں ہے۔ میکائیل فرشتے کا نام ہے۔ بعض لوگ فرشتوں کے نام پر نام رکھنے سے منع کرتے ہیں مگر اس بارے میں صحیح یہ ہے کہ فرشتوں کے نام رکھے جاسکتے ہیں اور زید بھی نام رکھ سکتے ہیں۔

922. سوال: کوئی عورت جائے نماز پر اپنا نام لکھوا سکتی ہے، اس میں گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب: جائے نماز پر اپنا نام لکھنا صحیح نہیں ہے بلکہ جائے نماز پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں ہونا چاہئے۔ بیل بوٹے اور نقش و نگار والے جائے نماز سے بچنا ہے کیونکہ یہ نماز میں دھیان بھٹکانے کا سبب ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لیے لٹکا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹادو کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتی رہی ہیں۔(صحیح البخاری:374)

جب نمازی کے سامنے نقش و نگار نہیں ہونا چاہئے تو لکھا ہوا یا نقش والا مصلی بدرجہ اولی نہیں ہونا چاہئے۔ مصلی بالکل سادہ ہونا چاہئے۔

923. سوال: جب پوری دنیا کا خالق و مالک ایک ہی ہے تو اس کے متعدد نام کیوں ہیں؟

جواب: اللہ ایک ہے اور اس کے نام متعدد ہیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک ہیں اور آپ کے اسماء کئی ایک ہیں۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا جو صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد، احمد، ماحی، حاشر اور عاقب ہوں۔(بخاری:3532)

ویسے اللہ رب العالمین کے لیے ذاتی نام ایک ہی ہے اور وہ اللہ ہے۔ باقی جو بھی اسماء ہیں وہ سب صفاتی ہیں۔

924. **سوال:** وضو کرنے کے بیس منٹ بعد ظہر کی نماز ادا کی پھر موزہ پہن لیا وضو کی حالت میں، اب جب ہم عصر کی نماز کے لئے وضو کریں گے تب اس پر مسح کر سکتے ہیں یا پھر وضو کے فورا بعد موزہ پہننے پر ہی مسح کیا جائے گا؟

جواب: جب وضو کر کے اس وضو سے نماز پڑھی گئی اور نماز کے بعد وضو باقی ہی تھا کہ موزہ لگایا گیا تو دوسرے وقت میں اس پر مسح کر سکتے ہیں کیونکہ وضو کی حالت میں موزہ لگایا گیا ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ وضو کے فورا بعد موزہ لگایا جائے تب ہی اس پر مسح کر سکتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ موزہ حالت وضو میں لگایا گیا ہو تو اس پر مسح کر سکتے ہیں۔

925. **سوال:** جب ہم نئے گھر میں شفٹ ہوتے ہیں تو سورہ بقرہ کتنے دنوں تک پڑھنا ہے۔ ایک آدمی ایک سورہ مکمل کرے یا اسے دو یا تین لوگ آپس میں بانٹ لیں۔ ایک خاتون کی خالہ نے نیا گھر بنایا ہے وہ مہمانوں کو یہ کہہ کر مدعو کر رہی ہیں کہ سورہ بقرہ کی تلاوت کرنی ہے؟

جواب: نئے گھر میں داخل ہونے کے لئے سورہ بقرہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں پر ہمیں حکم نہیں دیا ہے کہ نئے گھر میں شفٹ ہونے کے لئے سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔

جب معاملہ ایسا ہے تو پھر کتنے دن تک سورہ بقرہ پڑھیں، اکیلے پڑھیں یا مل بانٹ کر پڑھیں یا اجتماعی شکل میں لوگوں کو بلا کر پڑھیں، ان سب باتوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ ساری باتیں سنت کے خلاف ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد(مسلم:1718)

ترجمہ: جس میں کوئی ایسا کام کیا جو دین میں سے نہیں ہے وہ مردود و باطل ہے۔

لہذا نئے گھر میں بغیر کسی تکلف اور بغیر قرآن خوانی کے داخل ہو جائیں۔

926. **سوال:** اجتماعی دعا کرنے کا کیا حکم ہے اور اجتماعی دعا کب جائز ہے؟

جواب: ہمارے یہاں فرض نماز کے بعد، تقریر کے بعد، اجتماع کے بعد، ہر قسم کی مجلس کے اختتام پر، تعزیت کے وقت اور میت کی تدفین کے بعد یعنی اس طرح کے بے شمار مقامات پر اجتماعی دعا کی جاتی ہے جبکہ ان جگہوں پر اجتماعی دعا کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے لہذا ہمیں جب بھی دعا کی ضرورت ہو انفرادی طور پر دعا کریں خواہ ہاتھ اٹھا کر دعا کریں یا بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کریں مگر اکیلے دعا کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میں کبھی ان مقامات پر اجتماعی دعا نہیں کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے متعلق صحیح مسلم کی ایک حدیث ملاحظہ کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اس سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔(صحیح مسلم:895)

اس وجہ سے بارش کی نماز کے وقت اجتماعی دعا کر سکتے ہیں،اسی طرح قنوت نازلہ اور قنوت وتر کے وقت اجتماعی دعا کر سکتے ہیں ان کے علاوہ اور کسی مقامات پر اجتماعی دعا نہیں کرنا ہے۔

927. **سوال:** آپ نے کہا ہے کہ سجدۂ شکر حیض کی حالت میں جائز ہے۔اس پہ میرا سوال یہ ہے کہ نماز اور تلاوتِ سجدہ کے علاوہ کیا ہم الگ سے شکر کا سجدہ اور سجدہ کر کے دعا کر سکتے ہیں۔ میں نے پڑھا ہے کہ تلاوتِ سجدہ کے علاوہ نماز سے ہٹ کر کوئی بھی سجدہ جائز نہیں، کیا یہ درست ہے؟

جواب: نماز کے سجدہ کے علاوہ دو قسم کے سجدوں کی دلیل ملتی ہے۔

پہلا سجدہ: سجدہ تلاوت ہے، یہ سجدہ اس وقت کرتے ہیں جب قرآن کی آیت سجدہ، تلاوت کرتے ہیں۔

دوسرا سجدہ: سجدہ شکر ہے، یہ سجدہ اس وقت کرتے ہیں جب ہمیں اللہ کی طرف سے کوئی فضل اور کوئی نعمت ملتی ہے۔یونہی بغیر نعمت کے اور بغیر کسی فضل کے سجدہ شکر نہیں کریں گے۔اور سجدہ شکر میں ہم اللہ رب العالمین کی نعمت پر اس کا شکریہ بجالاتے ہیں اور اس میں مزید جو چاہیں دعا بھی کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں۔

ان دو سجدوں کے علاوہ دعا کے لئے صرف سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

928. **سوال:** عدت کے چار مہینے دس دن ہی کیوں ہیں؟

جواب: اتباع اور پیروی کے لئے ہمارے واسطے اللہ اور اس کے رسول کا کلام ہونا ہی کافی ہے اور ہمارے اوپر اس کی حکمت اور وجہ جاننا قطعاً ضروری نہیں ہے۔ جیسے ہمیں معلوم ہو کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کا کلام ہے فوراً اس پر آمنا اور صدقنا کہنا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں شریعت نے ہر ہر بات کی حکمت اور وجہ نہیں بتائی ہے لہذا جس چیز کی شریعت نے حکمت نہیں بتائی ہے اس کے لئے ہمیں بس اللہ اور اس کے رسول کا کلام ہونا ہی کافی ہے۔بیوہ کے لئے شوہر کی

وفات کی عدت کی حکمت بھی قرآن و حدیث میں کہیں مذکور نہیں ہے، اس کی حکمت اللہ بہتر جانتا ہے۔ عورت کے لئے بس اللہ کی اس حکم پر عمل کرنا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ حمل کا پتہ لگانے کے لیے چار ماہ دس دن کی عدت ہے کیونکہ عام طور سے چار ماہ میں بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگتا ہے اور کبھی بچے میں کمزوری ہو تو کچھ ایام زیادہ لگتے ہیں اس لئے دس دن کا اضافہ بھی ہے مگر آج ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے، بڑی آسانی سے حمل پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

929. **سوال:** ایک بیٹے کی تنخواہ بھی زیادہ ہے اور اخراجات بھی اور دوسرے کی تنخواہ بھی کم ہے اور اخراجات بھی کم تو ایک کو کم جیب خرچ دینا اور ایک کو زیادہ جیب خرچ دینا بچوں میں ناانصافی تو نہیں ہے، بڑی تشویش رہتی ہے، بچوں کی تنخواہ برابر نہ ہونے پر بچوں کے درمیان کیسے انصاف کو برقرار رکھا جائے گا؟

جواب: آپ کا سوال جوائنٹ فیملی سسٹم سے متعلق ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جوائنٹ فیملی سسٹم میں بہت ساری شرعی خامیاں پائی جاتی ہیں مثلاً پردے سے متعلق، عدل و انصاف سے متعلق، مالیات سے متعلق، کام کاج سے متعلق، رشتہ اور آپسی محبت سے متعلق وغیرہ۔

اس سلسلے میں عدل وانصاف کا تقاضہ ہے کہ جیسے کسی بیٹے کی شادی ہو جائے اس بیٹے کو الگ کر دیا جائے تاکہ وہ عائلی ذمہ داری کو اچھی طرح محسوس کر سکے اور محنت و مشقت سے روزی روٹی کا بندوبست کرے۔ جو کچھ کمائے اپنے اور اپنی بیوی و بچوں کے لئے کمائے اور اچھی طرح ان کی پرورش اور دیکھ ریکھ کرے۔

اور یاد رہے کہ شادی شدہ کئی بیٹوں کو جوائنٹ فیملی میں رکھ کر کبھی بھی آپ ان بچوں، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد کے درمیان برابری اور انصاف نہیں کر سکتے ہیں بلکہ عدل وانصاف کی ہزار کوشش کے باوجود بھی ان سب کو خوش رکھنا ممکن نہیں ہے نیز ان سب کا ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے بہت ساری شرعی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اس لئے اگر عدل چاہتے ہیں اور ان سب کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ شادی شدہ بیٹے کو الگ الگ کر دیا جائے۔ جہاں کہیں کئی بیٹوں کا ایک ساتھ رہنا ضرورت و مصلحت کے تحت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

930. **سوال:** کیا کسی کی اولاد کو لے کر پال سکتے ہیں اور ولدیت علم میں نہ ہونے کی وجہ سے اسے اپنا نام دے سکتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی ولدیت کی جگہ کیا لکھیں؟

جواب: ایک صورت یہ ہے کہ کسی کو اولاد نہ ہو، وہ دوسرے کی اولاد گود لے اسے لے پالک یا متبنی کہتے ہیں اس میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بچہ لاوارث اور یتیم ہو، اس کی پرورش کی ضرورت ہو تو ایسے بچے کی پرورش نہایت اجر کا کام ہے۔ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔ (صحیح البخاری: 6005)

اس لئے کسی لاوارث یتیم اور بے سہارا بچے کو پالنے میں حرج نہیں بلکہ بڑے اجر کا کام ہے۔ جہاں تک اس بچے کو اپنی ولدیت کی نسبت سے نام دینے کا معاملہ ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ کسی بچے کو اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرنا منع ہے۔

اس لئے اگر بچے کی ولدیت معلوم ہے تو والد کی طرف نسبت کی جائے گی اور ولدیت نہ معلوم ہو تو ولدیت کے خانے میں نامعلوم لکھا جائے گا اور جو بچے کی پرورش کرے گا وہ اپنا نام صرف سرپرست اور گارجین کی حیثیت سے لکھے گا۔

931. **سوال:** ایک بہن کے شوہر کماتے نہیں ہیں اور اس کے اخراجات اس کے میکے والے اٹھاتے ہیں، اس کے بچوں اور شوہر کا بھی۔ ایک لمبی مدت سے کام نہیں کرتے بچے بڑے ہیں، ان کے اسکول اور زندگی گزارنے کے سامان سب قسم کے اخراجات ان کی نانی پورا کرتی ہے۔ چونکہ شوہر اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے اس لئے وہ اپنے شوہر کے ساتھ بالکل بھی رات نہیں گزارتی مگر اسے لگتا ہے کہ وہ گناہگار ہو رہی ہے، کیا وہ صحیح کر رہی ہے؟

جواب: اگر شوہر تندرست و توانا ہے پھر بھی اپنی بیوی اور بچوں کے حقوق نہیں ادا کرتا ہے تو ایسے شوہر پر سختی ہونی چاہیے، اسے اپنی ذمہ داری کا احساس دلانا چاہیے جبکہ کئی سال سے شوہر اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں کوتاہ ہے اور بیوی نے اس بات کا کبھی احساس نہیں دلایا تو جہاں شوہر مجرم ہے وہیں بیوی بھی اس کے جرم میں شریک ہے کیونکہ وہ اس پر آج تک خاموش رہی، اسے پہلے ہی سوچ سمجھ کر مناسب قدم اٹھالینا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب شوہر اپنی ذمہ داری نہ نبھائے تو بیوی کو اس سے طلاق یا خلع کے ذریعہ الگ ہو جانے کا حق حاصل ہے۔

بہر کیف! میاں بیوی کی حیثیت سے نفرت کے ساتھ اور الگ الگ زندگی گزارنا اچھی بات نہیں ہے، یا تو محبت کے ساتھ دونوں زندگی گزاریں یا معروف طریقہ سے دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔

932. **سوال:** کسی عورت کا تعلیم کے لئے ملک سے باہر جانا اور وہاں پر رہنا شریعت کے پہلو سے جائز ہے کہ نہیں حدیث کی روشنی میں رہنمائی کردیں؟

جواب: ایک عورت ملک سے باہر جاکر تعلیم حاصل کرسکتی ہے، وہاں پر اقامت پذیر ہوسکتی ہے یعنی اپنے ملک سے باہر رہ کر وہاں رہائش اختیار کرکے تعلیم حاصل کرسکتی ہے مگر اس کے لئے چند شرائط ہیں۔ آپ سمجھ لیں کہ اس تعلق سے بنیادی طور پر تین بڑی شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ عورت کا دوسرے ملک جانا اور وہاں سے آنا محرم کے ساتھ ہو، بغیر محرم کے سفر کرنا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ صرف لڑکیوں کے اسکول میں تعلیم حاصل کرے، مخلوط ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ لڑکیوں کی رہائش گاہ میں قیام کرے یا اپنے محرم کے ساتھ رہے۔ اجنبی لڑکوں کے ساتھ قیام کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ تین اہم شرطیں ہیں، ان کے علاوہ عورت کے لئے اس جگہ قیام مامون ہو، اس کی عفت وعصمت اور دین کے اعتبار سے خطرہ کا باعث نہ ہو اور وہ وہاں پر شرعی حدود میں حجاب کے ساتھ تعلیم حاصل کرسکے اور قیام کرسکے۔

اس مسئلہ کو شرعی دلائل کی روشنی میں سمجھنے کے لئے بنیادی مسئلہ یہ سمجھیں کہ مردوں کے حق میں عورت کا فتنہ سب سے زیادہ شدید ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ما تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هي أَضَرُّ علَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ (صحیح مسلم:2740)

ترجمہ: میں نے اپنے بعد کوئی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی ہو۔

جب عورتوں کا معاملہ اس قدر سنگین اور پر خطر ہے تو اس کا گھر سے نکلنا مزید آزمائش کا سبب ہے اسی لئے عورتوں کو اپنے گھروں میں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تکتا رہتا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

المرأةُ عورةٌ فإذا خرجتِ استشرفَها الشَّيطانُ (صحیح الترمذي:1173)

ترجمہ: عورت (سراپا) پردہ ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے۔

انہیں وجوہات اور خطرے کے سبب آپ ﷺ نے عورتوں کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لا تُسافِرِ المَرْأَةُ ثَلاثًا إلَّا مع ذِي مَحْرَمٍ (صحیح البخاري:1087)

ترجمہ: عورت تین دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا شرائط کی روشنی میں عورت کے لئے باہر تعلیم کے لئے سفر کرنا جائز ہے اور یہ شرائط مفقود ہوں تو پھر تعلیم کے لئے باہر جانا جائز نہیں ہے۔

933. **سوال:** بچوں کو پڑھنے کے لئے کالج میں بڑی رقم جمع کرنی ہوتی ہے، اتنے پیسے ہمارے پاس نہیں ہوتے تو کیا ہم لون لے کر جمع کر سکتے ہیں، اگر زیرو پرسنٹ انٹرسٹ مل رہا ہو۔ اگر نہ ملے تو کیا کریں۔ اسی طرح گاڑی اور موبائل زیرو پرسنٹ انٹرسٹ پر خرید سکتے ہیں؟

جواب: تعلیم کی غرض سے جو بڑی رقم کالج میں جمع کرنی پڑتی ہے اس کے لئے سودی لون لینا جائز نہیں ہے۔ زیرو پرسنٹ لون بھی دراصل سودی لون ہے کیونکہ اس میں ایک معاہدہ ہوتا ہے کہ اگر تاخیر ہوئی تو مالی جرمانہ دینا پڑے گا۔ اسی طرح لون سے متعلق کاغذات پر نظر ڈالیں تو اس میں سود کا ذکر ہوتا ہے خواہ وہ سود معاف کیا جاتا ہو یا دوسری طرح سے لیا جاتا ہو اس وجہ سے زیرو پرسنٹ لون لینا بھی جائز نہیں ہے۔

اور جس آدمی کے پاس تعلیمی فیس جمع کرنے کی استطاعت نہ ہو وہ ایسی تعلیم حاصل نہ کرے، آدمی کو اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ اپنی اولاد کو دنیاوی اور مہنگی تعلیم دلائیں یا نہ دلائیں مگر شرعی تعلیم ضرور دلائیں، اس میں معمولی خرچ ہے اور شرعی تعلیم حاصل کرنا واجب بھی ہے۔

زیرو پرسنٹ پر گاڑی اور موبائل وغیرہ لینا بھی اسی قسم کا سودی لون ہے۔ اس میں بھی تاخیر پر مالی جرمانہ ہوتا ہے اور اس میں بھی سود کا ذکر موجود ہوتا ہے، وہ اس طرح پیپر پر مذکور ہوتا ہے کہ اس کے اتنے سود بنتے ہیں وہ معاف کیا جاتا ہے۔ گویا یہ بھی سودی معاملہ ہے اس قسم کی بھی چیز خریدنا جائز نہیں ہے۔

934. **سوال:** ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کے لئے جو حدیث بیان کی جاتی ہے کہ اس کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والے اور جنت کے درمیان موت کا فاصلہ ہے، کیا یہ حدیث مستند ہے؟

جواب: فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے سے متعلق سنن نسائی میں حدیث ہے، اس حدیث کی صحت سے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے تاہم متعدد اہل علم نے اس حدیث کو صحیح بھی قرار دیا ہے جن میں شیخ ابن باز اور شیخ البانی رحمہااللہ بھی ہیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کا حکم دیکھنے کے لئے حدیث کے تحت درج حوالہ دیکھیں۔

(مَنْ قرأَ آيةَ الكُرسِيِّ دُبُرَ كلِّ صلاةٍ مكتوبةٍ ، لمْ يمنعْهُ من دُخُولِ الجنةَ إلَّا أنْ يمُوتَ)(صحیح الجامع:6464)

935.سوال: کیا وضو میں گردن کا مسح کرنا ضروری ہے؟

جواب: وضو میں سر اور کان کا مسح کیا جائے گا کیونکہ انہی دونوں کا مسح کرنا ثابت ہے۔ گردن کا مسح کرنا ثابت نہیں ہے اس لئے وضو میں گردن کا مسح نہیں کیا جائے گا۔

گردن کے مسح سے متعلق جو بھی احادیث یا آثار ذکر کئے جاتے ہیں وہ سب ضعیف و موضوع ہیں اس لئے ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا جیسے لوگوں میں ایک روایت بہت مشہور ہے۔(مسح الرقبةِ آمانٌ من الغُلِّ)

ترجمہ: گردن کا مسح طوق سے امان ہے۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے موضوع قرار دیا ہے۔(السلسلة الضعيفة:69)

ابوداؤد کی روایت ہے، طلحہ کے دادا کعب بن عمرو یامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر کا ایک بار مسح کرتے دیکھا یہاں تک کہ یہ «قذال» (گردن کے سرے) تک پہنچا۔

اس حدیث سے بھی گردن کے مسح پر استدلال کیا جاتا ہے مگر یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔(دیکھیں، ضعيف أبي داود:132)

غرض یہ کہ گردن کے مسح سے متعلق کوئی بھی صحیح روایت نہیں ہے اس لئے وضو میں گردن کا مسح نہیں کیا جائے گا۔

936.سوال: میری ایک سہیلی کے شوہر کا چار سال قبل انتقال ہو گیا ہے، اس نے بچوں کی اچھی پرورش کے لئے مدینہ میں رہنے والے ایک شخص سے رشتہ کیا اور نکاح کے بعد مدینہ آ گئی۔ چار ماہ بعد اس کے کالج میں پی ایچ ڈی کا پروگرام تھا جس کے لئے اسے آنا ضروری تھا، شوہر نے اجازت بھی دی، اب وہ کہہ رہے ہیں کہ بچوں کو ہاسٹل میں

داخلہ کروادے، بہت برا برتاؤ کر رہے ہیں، ساس بہت زبردستی کر رہی ہے۔ پہلے بچے باپ کی محبت کے لئے خوش تھے، اب بچے بھی بہت غمگیں ہیں۔ اس صورت میں ماں کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: سوتیلا باپ سوتیلا ہی ہوتا ہے، وہ دوسروں کے بچوں کا خیال حقیقی باپ کی طرح کبھی نہیں کر سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک خاتون کو بغیر محرم کے ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرنا جائز نہیں ہے اس لئے اگر وہ بغیر محرم کے ادھر ادھر سفر کر رہی ہے تو وہ گنہگار ٹھہرے گی۔

اور چونکہ بچوں کا اصل باپ انتقال کر چکا ہے اور سوتیلا باب بچوں کا اچھے ڈھنگ سے خیال نہیں کر رہا ہے تو ایسی صورت میں یا تو ماں اپنے بچوں کے پاس جائے یا بچوں کو اپنے پاس بلالے، یہی دو بہتر راستے ہیں اور خود سے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرے۔

937. **سوال:** ایک بہن کے شوہر کا بھائی یعنی دیور مرتد ہو گیا ہے۔ (استغفر اللہ)۔ وہ اپنے بھائی کی باپردہ بیوی کو ان کے پردہ کرنے کی وجہ سے نہیں ملنا چاہتے، نہ ہی اپنے بچوں کو ان کے گھر بھیجنا چاہتے ہیں بلکہ سلام دعا بھی نہیں رکھنا چاہتے۔ ایسے میں تعلق قائم نہ رکھنا جائز ہے یا قطع رحمی کہلائے گا۔ وہ دوسرے ملک نیوزی لینڈ میں رہتا ہے اور صرف تین ہفتے کے لئے اپنی ضعیف والدہ کو ملنے آیا ہے، کیا وہ اس سے نہ ملے؟

جواب: مرتد واجب القتل ہوتا ہے، اس کے لئے کسی طرح کی کوئی مروت، محبت اور کسی قسم کی کوئی رشتہ داری نہیں نبھائی جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: مَن بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ (صحیح البخاري: 3017)

ترجمہ: جس نے اپنا دین بدل دیا اس کو قتل کر دو۔

لہذا مرتد کا معاملہ یہ ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے توبہ قبول کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کیا جائے گا۔

ظاہر سی بات ہے کہ اپنے ملک میں یہ شرعی حکم نافذ نہیں کر سکتے ہیں مگر ایسے مجرم سے ہم الگ سے رہ سکتے ہیں لہذا ایسے آدمی سے کنارہ کشی اختیار کر لینا چاہیے۔ اور ایک عورت کا اپنے دیور سے پردہ ہوتا ہے اس لئے عورت اس کے سامنے کبھی بھی نہیں جائے گی۔ بھائی، اس کی والدہ اور بچے یعنی پورے گھر والے اس کا بائیکاٹ کریں۔

938. **سوال:** کیا نور البشر نام بچے کے لئے رکھ سکتے ہیں جبکہ نور البشر نبی، رہنما اور شخصیات کے لئے استعمال ہوتا ہے رہنمائی کی وجہ سے؟

جواب: یہ نام رکھنے میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے اور کہیں پر بھی یہ لفظ نبی کے لئے استعمال نہیں ہوا ہے۔ قرآن میں نبی کی تعلیمات کو نور کہا گیا ہے اور نبی کو نہ نور کہا گیا ہے اور نہ آپ کو نور البشر کہا گیا ہے بلکہ قرآن نے آپ کو بشر کہا ہے۔

آدمی اپنا نام نور بھی رکھ سکتا ہے اور نور کی اضافت کر کے بھی رکھ سکتا ہے جیسے نور البشر یا نور الاسلام وغیرہ۔ اور شخصیات یا رہنما کے تعلق سے بھی ایسا کوئی لفظ نہیں استعمال کیا جاتا ہے جہاں سے آپ نے جانکاری حاصل کی ہے وہ غلط جانکاری ہے۔

اگر غلط کو ہی صحیح مان لیا جائے کہ یہ نام نبی، رہنما یا اعلی شخصیت کے لئے استعمال ہوتا ہے تو نبی یا اعلی شخصیت کے نام پر نام رکھنا تو اچھی بات ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ نبی ﷺ انسان میں سب سے اعلی ہستی ہیں اس لئے آپ کو خیر البشر کہا جاتا ہے۔

939. **سوال: موت کی سختی سے بچنے کے لئے دعا بتادیجئے؟**

جواب: اس سلسلے میں پہلی بات جو ہمارے علم وعقیدہ میں ہونا چاہیے وہ یہ ہے کہ موت کے وقت سکرات کا عالم ہر ایک پر طاری ہوتا ہے اور یہ سکرات موت کی سختی کا نام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے:

إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ (بخاری:6510)

ترجمہ: بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے۔

موت کی سختی سے بچنے کے لیے ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں ایک دعا مذکور ہے۔

(اللهم أعني على غمرات الموت أو سكرات الموت) ''اے اللہ! سکرات الموت میں میری مدد فرما''۔

اس دعا کو شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ ضعیف دعا کبھی کبھار پڑھ سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم اللہ رب العالمین سے حسن خاتمہ کی دعا کریں گے کیونکہ موت کی سختی سے بچنا اصل نہیں ہے بلکہ ایمان پر خاتمہ اصل ہے لہذا ہم اپنی زبان میں اللہ رب العالمین سے حسن خاتمہ کی دعا کریں اور حسن خاتمہ کے اسباب کو اپنائیں۔ ایمان اور عمل صالح پر خاتمہ ہو تو موت کے وقت جو سختی لاحق ہوتی ہے اس سختی سے ایمان والوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اور گناہ گاروں کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اس لئے موت کی سختی فی نفسہ بری

نہیں ہے بلکہ ایمان والوں کے حق میں یہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔جنازہ سے متعلق میری کتاب میں حسن خاتمہ کے بارے میں تذکرہ موجود ہے لہذا کتاب کا آخری حصہ ضرور مطالعہ کریں۔

940. **سوال:** جب عورت، گھوڑا اور گھر راس نہ آئیں تو ان چیزوں کو بدلنا چاہیے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: اصل میں صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ تین چیزوں میں نحوست ہے، گھوڑا، گھر اور عورت میں۔شاید اسی حدیث کی بنیاد پر لوگ غلط مفہوم نکالتے ہوں اور یہ کہتے ہوں کہ اگر یہ چیزیں راس نہ آئیں تو انہیں بدلنا چاہیے۔حقیقت یہ ہے کہ ایسا مطلب نکالنا بالکل غلط ہے۔

اگر حدیث کے ظاہری لفظ کو دیکھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ ان تین چیزوں کو استعمال ہی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان تینوں میں نحوست ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ حدیث کا یہ مطلب قطعا نہیں ہو سکتا ہے۔اس حدیث کا اصل مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں فتنے کا باعث ہیں یعنی یہ فتنے کا سبب بن سکتی ہیں۔

عورت فتنہ ہے، یہ بات متعدد احادیث سے ثابت ہے۔اسی طرح گھر اور گھوڑا زینت اور مال و دولت میں شمار ہوتے ہیں اور مال و دولت کو بھی فتنہ قرار دیا گیا ہے۔گویا ان چیزوں میں احتیاط برتیں گے تاکہ کسی فتنے کا شکار نہ ہوں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ عورت یا گھوڑا یا گھر بدلنے کا خیال غلط ہے۔ہاں اگر بدلنے کا کوئی عذر ہو تو بدلا جا سکتا ہے جیسے کوئی عورت بد چلن ہو تو ایسی صورت میں شوہر اسے طلاق دے سکتا ہے۔اسی طرح کوئی آدمی ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر بسنا چاہتا ہو تو پرانا گھر بیچ سکتا ہے۔اسی طرح گھوڑا کمزور یا بیمار ہو جائے اور اس سے فائدہ نہ ہوتا ہو تو اسے بیچا جا سکتا ہے مگر یہ بات کہنا کہ راس نہ آئے تو اسے بدل دینا چاہیے، یہ خیال غلط ہے۔ہاں اگر راس نہ آنے کا مطلب یہ ہو کہ کسی حقیقی مجبوری کے تحت اسے بدلنا پڑے جس کا ذکر ابھی اوپر ہوا ہے تو اس معنی میں یہ جملہ ٹھیک ہے۔

941. **سوال:** ایک خاتون کی دونوں بھوؤں کے بال آپس میں ملے ہوئے ہیں جو دیکھنے میں اچھے نہیں لگتے تو کیا ان بالوں کو ہٹایا جا سکتا ہے۔اگر ہٹایا جائے تو کس طرح سے، ریزر کا استعمال کریں یا اُنہیں اُکھاڑا جائے؟

جواب: اگر دونوں جانب کے ابرو کے بال آپس میں مل جائیں تو یہ ایک قسم کا عیب ہے لہذا عورت اس حد تک ابرو کے بال کو زائل کر سکتی ہے جو اس کے عیب کو ختم کر دے اور یہ بال زائل کرنا کسی بھی شکل میں جائز ہے۔اس کے لئے بلیڈ، ریزر، استرا، پاؤڈر، لوشن اور کریم کچھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

942. **سوال:** عمرہ کے دوران مردوں کو سلائی کیا ہوا کپڑا (undergarments) پہننا کیوں منع ہے جبکہ احرام کی چادریں بھی تو جسم کے ساتھ ٹچ ہوتی ہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، بدن سے کپڑا ٹچ ہونا منع نہیں ہے بلکہ سلا ہوا کسی بھی قسم کا کپڑا پہننا منع ہے خواہ وہ بنیان ہو، ٹوپی ہو، انڈرویئر ہو، کرتا ہو، پاجامہ ہو، دستانہ ہو یا موزہ ہو۔

مردوں کے لئے احرام میں تمام قسم کے سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا منع ہے لیکن عورتوں کے لئے سلا ہوا کپڑا منع نہیں ہے سوائے برقع اور دستانہ کے۔ مسئلہ اپنی جگہ واضح ہے کہ جسم سے کپڑا ٹچ ہونے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

943. **سوال:** دعا کے لئے خاص سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دعا کے لئے خاص سجدہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نماز کے علاوہ صرف دو ہی قسم کے سجدے کرنا جائز ہے۔ ایک سجدہ شکر ہے اور دوسرا سجدہ تلاوت ہے۔ ان دو سجدوں کے علاوہ کوئی تیسرا سجدہ الگ سے نہیں کر سکتے ہیں اور دعا کے لئے بھی الگ سے سجدہ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اس عمل کے لئے قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے لہذا جس کو دعا کرنا ہو وہ بغیر سجدہ کے دعا کرے خواہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے یا بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرے۔

944. **سوال:** میں ایک دینی ادارے میں پڑھتی ہوں۔ وہاں بعض اوقات کچھ ایسے مسائل بتائے جاتے جو درست نہیں ہوتے۔ استانی کے عقائد صحیح ہیں مگر کچھ باتیں علم نہ ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں بتاتی اور پھر جب ہم اپنی استانی کو بتاتے ہیں تو انہیں اچھا نہیں لگتا، یہ کہا جاتا کہ ہم استاد ہیں تم نہیں۔ چونکہ بات دین کے علم کی ہے اس لئے میں انہیں بتا دیا کرتی تھی، اگر ایسی صورت میں صحیح بات پتہ ہوتے ہوئے بھی انہیں نہ بتاؤں تو کیا میں گناہگار ہوں گی اور یہ فیصلہ میری استانی کا ہی ہے وہ نہیں چاہتی میں انہیں بتاؤں؟

جواب: جو کوئی دینی معاملہ میں غلطی کرے اس کو اس کی غلطی پر تنبیہ کرنا ہماری واجبی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم غلطی پر تنبیہ کرنے کے بجائے خاموش رہتے ہیں تو یقینا ہم گناہ گار ہوں گے لہذا بات استانی کی ہو یا غیر استانی کی ان کی غلطی پر بتانا ہماری ذمہ داری میں داخل ہے خواہ انہیں یہ بات بری لگے یا اچھی لگے آپ اپنی ذمہ داری ضرور نبھائیں تاکہ آپ اپنی ذمہ داری سے بری ہو جائیں۔ اگر انہیں کلاس میں بتانے سے ناراضگی ہوتی ہے تو اکیلے میں صحیح بات بتا دیں، ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ طالبات کو بھی اس بات کی آگاہی دی جائے کیونکہ انہیں پہلے غلط بتایا گیا ہے۔

945. **سوال:** شوہر نے عدالت کے ذریعہ خلع لینے کی کوشش کی۔ عدالت نے ہر دفعہ نوٹس بھیجا لیکن انہوں نے جان بوجھ کر ریسیو نہیں کیا۔ اب عدالت ان کی طلاق کا فیصلہ جاری کردے گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح طلاق واقع ہوجائے گی شریعت کے حساب سے؟

جواب: یہاں پر سوال کرنے والی بہن کے لئے دو باتیں بتانا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ شوہر عدالت کے ذریعہ خلع نہیں لیتا ہے، اس کے پاس طلاق کا اختیار ہوتا ہے جبکہ خلع بیوی کا حق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عدالت کے پاس نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا صورتحال میں اگر بیوی کے پاس شرعی عذر ہو اور شوہر کو عدالت حاضر ہونے کے لیے کہا جائے مگر وہ حاضر نہ ہو تو عدالت بغیر شوہر کی حاضری اور بغیر اس کی رضامندی کے نکاح فسخ کرسکتی ہے اور نکاح فسخ کردے تو عورت ایک حیض گزار کر کہیں اور شادی کرسکتی ہے۔ پہلے شوہر سے اس کا رشتہ ختم ہوجاتا ہے۔

946. **سوال:** موت کی سختی کا ذکر قرآن مجید میں اور بہت سی روایات میں آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کی سختی سب پر آئے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت بھی اس سختی کا ذکر فرمایا اور اسے محسوس بھی کیا۔ اسی طرح بعض صحابہ کرام نے بھی جیسے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنی کیفیات کو بیان کیا جبکہ دوسری طرف بعض روایات میں مومن کی جان کے آرام سے نکلنے اور کافر کی جان کے سختی سے نکلنے کا ذکر ہے۔ یہ امور ظاہر میں پیش بھی آرہے ہوتے ہیں، ان دونوں باتوں میں تطبیق کیسے ہوگی؟

جواب: انسان کا جسم سے روح نکلنا سخت معاملہ ہے اسی لئے اللہ تعالی نے روح کھینچنے والے فرشتوں سے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا (النازعات: 1) یعنی ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر سختی سے (جان) کھینچ لینے والے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ روح نکلنا ایک دشوار معاملہ ہے اس لئے نبی ﷺ نے بھی اس قسم کی بات ہمیں بتائی ہے کہ موت کے وقت سختی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: إن للموت سكرات (صحیح البخاری: 6510) یعنی موت میں تکلیف ہوتی ہے۔

یہ اور دیگر نصوص سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ موت کے وقت سکرات (تکلیف) سب کے لئے ہے۔اس کے باوجود کافر کے مقابلہ میں مومن کو موت کے وقت راحت نصیب ہوتی ہے اور جو کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے اس سے درجات بلند ہوتے ہیں اور اجر وثواب ملتا ہے یعنی موت کے وقت مومن کو تکلیف محسوس ہو تب بھی اس کے لئے اس میں خیر ہی ہے جبکہ موت کے وقت تکلیف کافر کے لئے عذاب کے طور پر ہوتا ہے۔

947. **سوال:** ایک لڑکی کا رشتہ پہلے ایک گھر سے آیا تھا اس وقت اس لڑکی کی امی بہت زیادہ بیمار تھی اس لئے رشتہ پر دھیان نہیں دی، بعد میں اس لڑکے کی شادی ہوگئی۔اب پھر اس لڑکی کے لئے رشتہ آیا ہے اور اس کے گھر والوں نے اس لڑکی سے شادی کے لئے ہاں کر دی ہے۔لڑکا شادی شدہ ہے، ایک بیٹی بھی ہے اور اپنی بیوی سے خوش بھی ہے مگر اسے دوسری شادی کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی۔مرد تو اس وقت شادی کرتا ہے جب اسے اولاد نہ ہو۔اس لڑکی کو ڈر سا لگا ہے کہ پتہ نہیں لڑکا کل انصاف کر پائے یا نہیں، ایسے میں اس لڑکی کو اس سے شادی کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: جس لڑکی کی شادی ہے، اسے اس معاملہ میں اللہ کا حکم صحیح سے معلوم نہیں ہے اس لیے پہلے اسے یہ بتائیں کہ اللہ تعالی نے ایک مرد کو چار شادی کرنے کی اجازت دی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جس کو پہلی بیوی سے اولاد نہ ہو وہی دوسری شادی کرے گا۔کوئی بھی مرد جس کے پاس ایک بیوی ہے اور اولاد بھی ہے، وہ دوسری شادی کر سکتا ہے، تیسری شادی کر سکتا ہے اور چوتھی بھی شادی کر سکتا ہے۔اس معاملہ میں کسی لڑکی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اللہ رب العالمین کی طرف سے مردوں کو ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت ہے۔

اب جو صورتحال ہے ایک شادی شدہ لڑکا کنواری لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا ہے ایسی صورت میں اس لڑکی کی اپنی مرضی ہے۔وہ چاہے تو اس سے شادی کرے اور چاہے تو انکار کر دے۔اس میں اسلام اسے زبردستی شادی شدہ لڑکے سے شادی کرنے کا حکم نہیں دیتا ہے بلکہ یہاں پر وہ اپنی مرضی اور اختیار استعمال کرے۔

بالکل یہاں پر کوئی زور زبردستی کا معاملہ نہیں بلکہ لڑکی کی مرضی کا معاملہ ہے۔اسے اطمینان ہو تو شادی کرے اور اس کا دل مطمئن نہ ہو تو شادی نہ کرے۔اور وہ مزید ایک کام کرے کہ وہ استخارہ کی نماز پڑھے پھر اپنے گھر والوں سے اس معاملہ میں تمام پہلوؤں پر مشورہ کرے اور جس بات پر سب کا دل مطمئن ہو خصوصا لڑکی کا، اس پر عمل کرے۔

948. **سوال:** تہجد کی نماز کے بعد آنکھ لگ جائے اور فجر ختم ہونے والا ہو اس وقت آنکھ کھلے تو پہلے کیا پڑھا جائے گا یعنی نماز فجر یا وتر؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ کوئی تہجد کی نماز پڑھے اور فجر کے لئے سو جائے ایسے تہجد پڑھنے کا فائدہ نہیں ہے کیونکہ تہجد نفل ہے اور فجر کی نماز فرئضہ ہے اس لئے تہجد پڑھنے والے کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ فجر کا وقت شروع ہوتے ہی وتر کی نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو آدمی سورج نکلتے وقت یا اس سے پہلے یا اس کے بعد نیند سے بیدار ہوتا ہے وہ جیسے بیدار ہو گا فجر کی نماز پڑھے گا کیونکہ فجر کی نماز فرئضہ ہے، اسے وتر نہیں پڑھنا ہے کیونکہ وتر کا وقت فجر کا وقت داخل ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر دن میں کسی وقت وتر کی قضا کرنا چاہے تو وتر کی قضا بھی کی جا سکتی ہے۔

949. **سوال:** کتاب الدیات میں قتل عمد اور قتل شبہ عمد کے بارے میں پڑھا جس میں مذکور ہے کہ دیت اور کفارہ سے تصفیہ کرایا جائے گا تو ان میں فرق کیا ہے، وضاحت فرما دیجئے گا؟

جواب: قتل عمد کہتے ہیں کہ کوئی آدمی کسی کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی نیت سے قتل کرے۔

سزا: اس قتل پر اسلام کا حکم یہ ہے کہ اسے قصاصا قتل کیا جائے گا۔ اگر مقتول کے ورثاء قصاص معاف کر دیں تو اس کے بدلے دیت لے سکتے ہیں اور دیت بھی کم کر سکتے ہیں یا چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں۔

قتل شبہ عمد یا قتل خطا: کوئی آدمی جان بوجھ کر کسی کو قتل نہ کرنا چاہتا ہو بلکہ غلطی سے قتل ہو جائے۔

سزا: اس کی سزا یہ ہے کہ اس میں دیت ہے اور کفارہ بھی ہے۔ مقتول کے ورثاء چاہیں تو دیت معاف کر سکتے ہیں لیکن کفارہ ادا کرنا پڑے گا یہ نہیں معاف ہوتا ہے۔

دونوں قسم کے قتل میں فرق یہ ہے کہ قتل عمد میں قاتل کو قصاصا قتل کیا جائے گا جبکہ قتل خطا میں قاتل کو قصاصا قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف دیت لی جائے گی اور کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

بعض علماء نے قتل عمد میں بھی کفارہ مانا ہے جبکہ بعض علماء کفارہ صرف قتل شبہ عمد میں مانتے ہیں۔

950. **سوال:** آجکل سروگیسی (surrogacy) کا جو فتنہ ہے کیا یہ بھی اس حدیث کے معنی کو شامل ہے کہ "لونڈی اپنی مالکہ جنے گی"؟

جواب: اولاد کے حصول کے لئے "سروگیٹ مدر ہوڈ" کا جو طریقہ رائج ہے وہ تو بالکل حرام طریقہ ہے۔ جہاں تک مسئلہ ہے حدیث کا کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ اس اعتبار سے سروگیسی کو اس میں نہیں مانا جائے گا کیونکہ حدیث کی اصل یہ ہے کہ اولاد مالکہ بنے گی۔ اگر سروگیسی والی اولاد بھی مالکہ بننے لگے تو ایسی صورت میں یہ بھی اس میں داخل مانی جائے گی۔

951. **سوال:** ایک بیوہ خاتون کے تین بیٹے ہیں، ایک بیٹا نو سال کا، دوسرا آٹھ سال اور تیسرا پانچ سال کا ہے۔ یہ سید فیملی ہے اس کو نہ زکوۃ دے سکتے ہیں اور نہ ہی صدقہ دے سکتے ہیں تو ہم اس خاتون کی کیسے مدد کریں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ مجھے چھوٹا سا کام ڈال دیں تاکہ میں اپنے گھر کا کرایہ ادا کر سکوں۔ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے بڑے بیٹے کا اسکول جانا بند کروانا پڑ گیا ہے؟

جواب: ہندو پاک میں بہت سے لوگ یونہی سید ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس لئے پہلے اس بات کی تاکید کر لی جائے۔ اگر سید خاندان سے ہونے کا یقین ہو یعنی بنو ہاشم سے ہو تو اسے زکوۃ نہیں دی جائے گی۔

زکوۃ کے علاوہ نفلی صدقات بلاشبہ سید خاندان کو دے سکتے ہیں، نفلی صدقات دینے میں حرج نہیں ہے۔ نیز اگر اصل مال یا عطیات و صدقات سے مدد کرنے والا کوئی نہ ہو اور زکوۃ لینے پر مجبور ہو تو مجبوری میں سید خاندان والے زکوۃ بھی لے سکتے ہیں۔

سوال میں مذکور جس کام کی طرف اشارہ ہے، اگر کوئی تعاون کرتے ہی اسے مطلوبہ کام دلا دے تو وہ بھی ٹھیک رہے گا۔

952. **سوال:** ایک خاتون کہتی ہیں کہ نئے گھر میں شفٹ ہونے پر جانور کا صدقہ دینا چاہتی ہوں، اس بارے میں پوچھتی ہیں کہ اس کی نیت کیسے کرنا ہے؟

جواب: کچھ لوگ نیا گھر بنانے کے بعد اس میں داخل ہوتے وقت گھر اور گھر والوں کی سلامتی کے لئے جانور ذبح کرتے ہیں اور لوگوں کا یہ عقیدہ بھی ہوتا ہے کہ اس سے گھر بھی محفوظ رہے گا اور گھر والے بھی جنات و شیاطین کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

دراصل یہ بے اعتقادی، جہالت اور بے دینی ہے بلکہ غور کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ عمل شرک میں داخل ہے۔

قرآن وحدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ نئے گھر میں داخل ہونے پر جانور کا صدقہ دینا چاہیے، نہ ہی ہمارے اسلاف سے اس عمل کی کوئی توثیق ہوتی ہے اس لئے نئے گھر میں داخل ہوتے وقت جانور ذبح کرنے کا عمل ترک کیا جائے۔ہاں اگر کوئی نئے گھر میں داخل ہوتے وقت خوشی میں گھر کی نعمت ملنے پر لوگوں کی دعوت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

953. **سوال:** اگر کوئی ڈاکٹر ہو تو وہ کیسے نماز ادا کرے اپنے کام کے اوقات میں، اگر آپریشن کرنا رہتا ہے اور وقت سے پہلے آپریشن کے لئے جانا پڑے اور بعد میں وقت نہ بچے تو کیا کرے، کیا دوسری نماز کے ساتھ جمع کر سکتا ہے اور کیا یہ قضا کی حالت ہو جائے گی، اگر آپریشن سے پہلے وقت ہو تو کوشش رہتی ہے کہ نماز پڑھے اور مسجد میں جانے کا کیسا حکم ہے، کیا کبھی بھی ہاسپیٹل میں ادا کر سکتے ہیں یا مسجد میں ہی جانا پڑے گا؟

جواب: نماز سب کے لئے برابر ہے خواہ کوئی ڈاکٹر وانجینئر ہو، یا کوئی عامل ومزدور ہو یا کوئی عالم، ولی اور عظیم المرتبت ہستی ہو۔سب کے اوپر یکساں طور پر نماز فرض ہے اور تمام قسم کے مردوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی عظیم ہستی نہیں آئی اور آپ کے اوپر ایک طرف سماجی ومعاشرتی اعتبار سے تبلیغ دین کی بڑی ذمہ داری تھی تو دوسری طرف کئی بیویوں کی گھریلو ذمہ داری تھی۔ تمام ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے آپ ہمارے لئے ہر معاملہ ایک بہترین نمونہ ہیں۔

جو مرد ڈاکٹر ہو اسے بھی مردوں کے ساتھ مسجد میں تمام نمازیں ادا کرنا واجب ہے۔اور اگر عورت ڈاکٹر ہو تو وہ اپنی رہائش پر نماز ادا کر سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے اللہ کی طرف سے ایک مناسب وقت دیا گیا ہے اس دوران نماز ادا کرنا ضروری ہے، کبھی کام یا آپریشن کی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو جیسے فرصت ملے پہلی فرصت میں اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کر لے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ پانچ نمازیں مسجد میں جا کر ادا کرے، جب کبھی آپریشن کی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو وقت ملتے ہی فورا نماز ادا کرے لیکن وہ وقت سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھے اور نہ ہی دو نمازوں کو جمع کرنے کا معمول بنائے۔ مشغولیت کی وجہ سے کسی نماز میں تاخیر ہو گئی یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت ہو گیا تو

اس وقت دونوں نماز ادا کرلے اس میں کوئی حرج نہیں۔ نماز کو اس کے وقت کے دوران ادا کرنا قضا نہیں ہے، نماز قضا اس وقت ہوتی ہے جب نماز کا مکمل وقت نکل جائے۔

954. **سوال:** کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ حضرت مجاہدؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جانور کے سات اعضاء کو ناپسند فرماتے تھے۔ ایک خون، دو مادہ جانور کی شرمگاہ، تین خصیتین (کپورے)، چار غدود، پانچ نر جانور کی پیشاب گاہ، چھ مثانہ، سات پتہ۔ (مصنف عبدالرزاق جلد 4 ص 535، سنن الکبری للبیہقی)۔

جواب: مجاہد بن جبر تابعی کہتے ہیں: كان رسول الله ﷺ يكره من الشاة سبعا: الدم، الحياء، والأنثيين، والغدة، والذكر، والمثانة، والمراراة۔

ترجمہ: رسول ﷺ بکری (وغیرہ) سے ان سات اعضاء کو ناپسند کرتے تھے: (بوقت ذبح بہنے والا) خون، شرمگاہ، خصیتین، غدود، اگلی شرمگاہ، مثانہ اور پتہ۔ (مصنف عبدالرزاق: ۴/۵۵، ح: ۸۷۷۱، السنن الکبری للبیہقی: ۷/۱۰)

یہ روایت کئی علتوں کی وجہ سے ضعیف اور باطل ہے اس لئے یہ روایت قابل عمل اور قابل استدلال نہیں ہے۔

955. **سوال:** ایک عالم کہہ رہے ہیں کہ لڑکی والوں کے گھر جانا، اس کے گھر نکاح کے وقت کھانا پینا جائز ہے جبکہ بعض علماء اس کو حرام کہتے ہیں اس مسئلہ میں صحیح کیا ہے؟

جواب: بارات کی دعوت، دین میں ایک نئی ایجاد ہے اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے کیونکہ نکاح کے وقت اس قسم کی بھاری بھر کم دعوت کا ثبوت قرآن و حدیث اور سلف کی زندگی میں کہیں پر نہیں ملتا۔

نکاح کی غرض سے اگر لڑکی کے گھر چند لوگ جمع ہوتے ہیں اور لڑکی والے ان لوگوں کی ضیافت کرتے ہیں یہ ایک الگ مسئلہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہزار دو ہزار لوگوں کا ہجوم لے کر لڑکی کے گھر جانا اور باقاعدہ ڈیمانڈ کے ساتھ دعوت کھانا ناجائز اور حرام ہے۔ آپ ذرا سوچیں کہ دعوت کہتے کس کو ہیں؟

اگر میں کھلانے والا ہوں تو میں جس کو دعوت دوں گا وہ میرے یہاں دعوت کھانے آئے گا جبکہ بارات میں دعوت کھلانے والے کی طرف سے دعوت نہیں ہوتی ہے، کھانے والا اپنی مرضی سے لڑکی کے گھر لوگوں کو لے کر آتا ہے، یہ الگ مسئلہ ہے کہ تعداد بتادی جاتی ہے مگر لانے والا لڑکے کی طرف سے ہے۔ دعوت کی یہ شکل اسلام کے

اندر موجود ہی نہیں ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکا کی جانب سے بارات کا انکار کیا جاتا ہے مگر لڑکی والے بارات لانے پر اصرار کرتے ہیں اس جگہ میں یہ نصیحت کروں گا کہ لڑکی والوں کی ایسی خواہش پوری نہ کی جائے۔

956. **سوال:** انڈیا میں اور بھی ممالک جہاں اکثریت غیر مسلموں کی ہے وہاں کے ریسٹورینٹ میں مرغی کے کئی پکوان ہوتے ہیں، کیا وہاں کھانے جاسکتا کیونکہ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ حلال ذبح ہے یا نہیں ہے؟

جواب: غیر مسلم ہوٹل میں بھول کر بھی گوشت نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اس کے پاس ایمان نہیں ہے، وہ کسی بھی قسم کا ذبیحہ کھلا سکتا ہے خواہ وہ شرعی طور پر ذبح ہوا ہو یا نہیں ہوا ہو۔ بعض ہوٹل والے مسلم قصائی سے گوشت لینے کا دعوی کرتے ہیں اس کے باوجود ہندو کے ہوٹل میں گوشت نہیں کھانا چاہیے اور اس معاملے میں کبھی بھی ہندو پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

957. **سوال:** جب کوئی آدمی مرنے لگے تو اس سے پہلے کھانا کرنا چاہ رہا ہے تو کیا اس میں ہر کوئی کھانا کھا سکتا ہے یا صرف غریب ہی کھا سکتا ہے جبکہ کھلانے والا ہر کسی کو دعوت دے رہا ہے اور کوئی آدمی اپنا عقیقہ خود کی شادی کے موقع پر کر سکتا ہے؟

جواب: جو آدمی مر رہا ہے ایسے آدمی کو نصیحت کی جائے کہ ایسے وقت میں آپ دعوت بعام پر نہیں بلکہ ذکر واذکار، توبہ واستغفار اور عبادت پر توجہ دیں اور اللہ نے مال دیا ہے تو اپنے وارثین کو صدقہ وخیرات کرنے کا بھی حکم دے سکتے ہیں۔

جب راحت واطمینان ہو اس وقت دعوت کرے اور دعوت کھانے میں حرج نہیں ہے اور اس میں صرف فقیر و مسکین کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جس کو دعوت دی جائے وہ دعوت کھا سکتا ہے۔

شادی کے موقع پر بھی عقیقہ دے سکتے ہیں اس میں حرج نہیں ہے لیکن اگر کسی کو عقیقہ دینے کی طاقت جب ہو جائے اسی وقت عقیقہ کرنا بہتر ہوتا ہے اس کے لئے شادی یا عید کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

958. **سوال:** مسجد میں اگربتی یا دھونی یا بخور وغیرہ کی خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے؟

جواب: مسجد میں خوشبو کا استعمال کر سکتے ہیں خواہ وہ اگربتی ہو، بخور ہو یا سنٹ اور اسپرے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ(سنن ابی داؤد: 455، صححہ البانی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور محلہ میں مسجدیں بنانے، انہیں پاک صاف رکھنے اور خوشبو سے بسانے کا حکم دیا ہے۔

959. **سوال:** نماز کا وقت داخل ہو جائے اور نماز ادا کئے بغیر حیض شروع ہو جائے تب غسل کے بعد اس نماز کی قضا کریں گے؟

جواب: اگر کوئی عورت نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد حائضہ ہوتی ہے اور اسے اتنا وقت ملتا ہے کہ کم از کم وہ ایک رکعت نماز ادا کر سکتی ہے تو ایسی صورت میں حیض سے پاک ہونے اور غسل حیض کرنے کے بعد اس نماز کی قضا کرے گی۔ یہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا موقف ہے۔

اس سلسلے میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد شروع ہی میں حیض آجائے تو اس نماز کی قضا نہیں ہے لیکن اگر عورت نے نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اس کی ادائیگی میں تاخیر کی تو پھر ایسی صورت میں پاک ہونے پر اس نماز کی قضا کرے گی۔

ان دونوں باتوں میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا موقف قوی معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد عورت حائضہ ہوتی ہے تو پاک ہونے پر اس نماز کی قضا کرے گی خواہ حیض شروع وقت میں آئے یا درمیان وقت میں یا نماز ختم ہونے کے آخری وقت میں اس شرط کے ساتھ کہ حائضہ کو کم از کم اتنا وقت ضرور ملا ہو جس میں وہ ایک رکعت نماز ادا کر سکتی تھی، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ جس کو نماز کی ایک رکعت مل جائے اس نے پوری نماز پالی۔ (بخاری: 580)

960. **سوال:** ماں باپ کی موجودگی میں بیٹے کا انتقال ہو جائے تو اس کے بچوں کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا یا اگر دونوں میں سے کسی ایک کی موجودگی میں بیٹے کا انتقال ہو جائے تو اس کے بچوں کے لئے وراثت میں کتنا حق ہے؟

جواب: وراثت میں ماں کی جائیداد کا مسئلہ الگ ہے اور باپ کی جائیداد کا مسئلہ الگ ہے اس لئے ماں اور باپ دونوں کو ملا کر مسئلہ نہیں دیکھا جائے گا۔ اگر باپ کی زندگی میں بیٹا مر جائے تو باپ کی جائیداد سے اس بیٹے کا حصہ نہیں نکالا جائے گا جو وفات پا گیا ہے، جہاں تک وفات پانے والے بیٹے کی اولاد کا مسئلہ ہے تو اس کے مختلف حالات ہیں۔

☆اگر باپ کو بیٹا اور بیٹی دونوں ہوں تو مرنے والے بیٹے کی اولاد کا حصہ نہیں ہے۔

☆اگر باپ کو دو یا دو سے زیادہ بیٹی ہو تب بھی مرنے والے بیٹے کی اولاد کو حصہ نہیں ملے گا۔

☆اگر باپ کو ایک بیٹی ہو تو مرنے والے بیٹے کی اولاد کا بھی حصہ ہے۔

☆اسی طرح باپ کی کوئی اولاد نہ ہو سوائے مرنے والے بیٹے کے تو ایسی صورت میں بھی بیٹے کی اولاد کا حصہ ہے۔

ایک اور چیز یہ ہے کہ جب پوتا پوتی اپنے دادا کی وراثت سے محروم ہوں تو ایسی صورت میں دادا کو اپنے پوتے پوتیوں کے حق میں مناسب وصیت کرنا چاہیے اور وصیت ایک تہائی مال تک کی جاسکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔

961. **سوال:** جب عورت کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ چالیس دن نماز نہیں پڑھتی ہے اور چالیس دن گھر سے باہر نہیں نکلنا ہے، اس بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب: جب عورت بچہ جنم دے تو ایسی صورت میں جب تک اسے نفاس کا خون آتا ہے اس حالت میں اس کے لئے نماز اور روزہ منع ہوتا ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ چالیس دن تک خون آئے، جب بھی عورت پاک ہو جائے غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے۔

اور نفاس کوئی عدت نہیں ہے کہ عورت گھر سے نہیں نکل سکتی، اس میں گھر سے نکلنا منع نہیں ہے، وہ اپنی ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکل سکتی ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

962. **سوال:** کیا نومولود کے سر کے بال نکالنا ضروری ہے، مطلب یہ ہے کہ بچے کے عقیقہ کے وقت بچے کے سر کے بال کے وزن کے برابر چاندی دیتے ہیں، کیا یہ ضروری ہے یا بال نکالے بنا صرف بال کے وزن کا اندازہ لگا کر دینا کافی ہے اور اسی طرح چاندی کا صدقہ کئے بغیر جانور ذبح کرنا کافی ہوگا؟

جواب: نومولود بچے کے ساتویں دن بال منڈانا سنت ہے اور اس بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا بھی سنت ہے۔ اگر نومولود بچی ہو تو اس کا بال نہیں منڈانا چاہیے، صرف لڑکے کا بال منڈانا چاہیے۔

چونکہ بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا مسنون ہے اس لیے جس کو اس کی طاقت ہو وہ صدقہ کرے اور جس کو اس کی طاقت نہ ہو وہ اس کا مکلف نہیں ہے۔ بال منڈانے اور اس کے وزن کے برابر صدقہ دینے والی بات ساتویں دن سے متعلق ہے، اگر کوئی بعد میں اپنے بچے کا عقیقہ کر رہا ہے اس وقت بال منڈانے کی ضرورت نہیں ہے، بس عقیقہ کر دینا کافی ہے۔

اگر کوئی صدقہ دینا بھی چاہے تو کوئی حرج کی بات نہیں، بال کے وزن کا اندازہ لگا کر صدقہ دیا جا سکتا ہے۔

963. **سوال:** مدرسہ میں مغرب کی نماز عورتوں کی باجماعت ہوتی ہے، عورت ہی امامت کرتی ہے، کیا باجماعت نماز پڑھنے سے دگنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس گنا زیادہ اجر ملتا ہے، یہ اجر جہاں مردوں کے لئے ہے وہیں پر عورتوں کے لئے بھی ہے لہذا جب عورتیں جماعت سے نماز ادا کریں تو ان کو بھی یہ فضیلت ملے گی۔

964. **سوال:** ابلیس نے تکبر کی بنا پر سجدہ نہیں کیا تھا، کیا اس نے بعد میں معافی مانگی تھی؟

جواب: ابلیس نے اپنی غلطی پر نہ توبہ کیا اور نہ معافی مانگا بلکہ وہ اپنے کبر و عناد پر قائم رہا اور ابھی بھی اسی پر قائم ہے اسی وجہ سے وہ اللہ کے نیک بندوں کو بہکانے اور ورغلانے میں لگا ہوا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا تو بندوں کو نہیں بہکاتا۔

965. **سوال:** میں نے آٹھ تولہ زیور بیچ کر (2200000) کسی کو قرض دیا ہے، اس قرض کی واپسی کو کئی سال لگ سکتے ہیں۔ مجھے اس کی زکوۃ کس طرح دینی ہے، کیا ہر سال 22/لاکھ روپے کے حساب سے زکوۃ نکالوں یا پھر ہر سال آٹھ تولہ زیور کے حساب سے زکوۃ نکالوں جو کہ ہر سال بڑھتی جائے گی؟

جواب: چونکہ پیسے کی شکل میں قرض دیا گیا ہے اس لئے پیسے کا اعتبار کر کے زکوۃ دینا ہے اور ہر سال اپنے وقت پر 22/لاکھ کی ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنی ہے۔ یہاں پر زکوۃ کے لئے زیور کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ پیسے کا اعتبار ہوگا اور زکوۃ کی واپسی خواہ جتنے سالوں میں بھی ہو ہر سال قرض کی مقدار کے حساب سے اس کی ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنی پڑے گی۔

966. **سوال:** میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے، ان کے پانچ بچے ہیں جو سب نابالغ ہیں اور میری بھابھی کو بھی کسی طرح کا کوئی ہنر نہیں آتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کا گزر بسر کر سکے اور میری بھی معاشی حالت اچھی نہیں ہے جس سے ان کی مدد کر سکوں۔ کیا میں جان پہچان کے لوگوں سے صدقہ وزکوۃ مانگ کر اپنی بھابھی کو دے سکتی ہوں، بھائی کا پچاس ہزار قرضہ بھی ہے، کیا زکوۃ کے پیسوں سے قرضہ ادا کر سکتی ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث میں ذکر ہے کہ مانگنے والوں کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت نہیں ہوگا ایسے میں، میں گنہگار ہوں گی یا میں بھی اس زمرے میں شمار کی جاؤں گی؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر خود کفیل ہونا ہے اس لئے اس بہن کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جو کام کر سکتی ہے اسے اپنے گزر بسر کا ذریعہ بنائے اور اگر شادی کر سکے تو شادی کر لے۔ کام کے لئے کسی ہنر کی ضرورت نہیں ہے، دنیا میں ہزاروں ایسے کام ہیں جن کو بغیر ہنر کے انجام دے سکتے ہیں، صرف محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب آپ کی بھابھی کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو تو ایسی صورت میں ان کی مدد کرنا ضروری ہے اور چونکہ وہ اکیلی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ کئی چھوٹے بچے بھی ہیں اس وجہ سے ایسی بہن کی ضروریات پوری کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ بلاشبہ آپ ایسی بہن کے لئے لوگوں سے صدقات وخیرات، عطیات اور زکوۃ طلب کر سکتے ہیں اور اس کے ذریعہ اس بہن کی مدد کر سکتے ہیں یہاں تک کہ صدقہ اور زکوۃ کے ذریعہ اپنے بھائی کا قرض بھی اتار سکتے ہیں۔

اس تعاون میں گناہ کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو تعاون علی البر ہے جس پر اللہ رب العالمین اجر وثواب دے گا۔ اور یہاں پر مانگنا اپنے لئے نہیں، ضرورت مند کے لئے ہے۔ جو کوئی اپنے لئے بلاضرورت مانگتا ہے جبکہ اسے کما کر کھانے کی طاقت ہے ایسے لوگوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے مگر ضرورت مندوں کے لئے مانگنے میں حرج نہیں ہے۔

967. **سوال:** بعض دفعہ اچھی طرح غسل کے باوجود دوران نماز شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جسم کا کوئی حصہ خشک رہ گیا تو کیا اگلے غسل سے پہلے کی تمام نمازیں قضا پڑھنی ہونگی؟

جواب: آج کل پانی کی ہر جگہ فراوانی ہے اس وجہ سے غسل میں شک وشبہ کرنا فضول ہے۔ اس وقت ہم سب لوگ ضرورت سے زیادہ غسل میں پانی استعمال کرتے ہیں، غسل میں صابن اور شیمپو کا استعمال ہوتا ہے جس کی صفائی کے لئے ڈھیر سارا پانی استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس وجہ سے خوب پانی بہا کر اچھی طرح سارا جسم دھویا جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر غسل کے فورا بعد جسم کا کوئی حصہ خشک ہونے کا شک ہو اور دیکھنے پر وہ حصہ خشک نظر آئے تو اس کو دھولیں لیکن غسل کے کافی دیر کے بعد یا نماز کی ادائیگی کے بعد دل میں اگر کسی حصے کے خشک ہونے کا خیال پیدا ہو تو یہ شیطانی وسوسہ ہے اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی اور نہ کوئی عبادت دہرانے کی ضرورت ہے۔

968. **سوال:** کیاموزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور کن حالات میں موزوں کو اتار کر مسح کرنا ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کرنا کسی حالت کے ساتھ خاص نہیں ہے، تمام حالات میں علی الاطلاق موزوں پر مسح کر سکتے ہیں اس کی کوئی قید نہیں ہے۔ مسح کے لئے وقت متعین ہے، مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنا تین دن اور تین رات جائز ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ایک مرتبہ وضو کرکے موزہ لگاکر جب پہلی بار مسح کریں گے اس وقت سے مسح کی مدت شروع ہوتی ہے اور مسح کی جب مدت ختم ہو جائے تب موزہ اتار کر پھر سے پیر دھلنا ہے اس کے بعد موزہ لگانا ہے۔

969. **سوال:** اگر نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا نماز دہرانی ہوگی یا وضو کے بعد باقی نماز ادا کرنی ہوگی اور اگر چار رکعت والی نماز میں تین رکعت پڑھنے کے بعد یاد آئے تو کیا ایک رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرنا ہے یا چار رکعت پھر سے پڑھنا ہے؟

جواب: ☆اگر نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرنے کے بعد از سر نو نماز پڑھنی ہوگی اور پہلے جو پڑھے تھے اس کو شمار نہیں کرنا ہے۔

☆اگر کسی نے چار رکعت والی نماز میں تین رکعت پہ سلام پھیر دیا پھر اس کے بعد یاد آیا کہ ایک رکعت باقی رہ گئی ہے تو ایسی صورت میں صرف ایک رکعت پڑھنا ہے اور اس کے بعد سلام پھیرنا ہے پھر سجدہ سہو کرنا ہے پھر سلام پھیرنا ہے۔

☆اس میں ایک صورت یہ ہے کہ اگر چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پہ بیٹھ گئے اور سلام پھیرنے سے پہلے یاد آگیا کہ ابھی ایک رکعت باقی ہے تو اٹھ کر پھر ایک رکعت ادا کریں گے اور اس صورت میں بھی سلام کے بعد سجدہ سہو کریں گے جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے۔

970. **سوال:** اللہ عزوجل کا ذکر اُنگلیوں کے پوروں پر پڑھنا چاہئے یا صرف اُنگلی پر پڑھنا سنت ہے؟

جواب: اصل میں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح گننا چاہئے اس بارے میں ترمذی اور ابوداؤد کی ایک حدیث ملاحظہ کریں۔ یسیرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

أنَّ النَّبيَّ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ أمرَهنَّ أن يُراعينَ بالتَّكبيرِ والتَّقديسِ والتَّهليلِ وأن يعقِدنَ بالأناملِ فإنَّهنَّ مَسئولاتٌ مُستَنطَقاتٌ(صحیح اَبِي داود: 1501)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ تکبیر، تقدیس اور تہلیل کا اہتمام کیا کریں اور اس بات کا کہ وہ انگلیوں کے پوروں سے گنا کریں اس لیے کہ انگلیوں سے (قیامت کے روز) سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی۔

یہاں پر انامل کا لفظ استعمال ہوا ہے، انامل کہتے ہیں انگلیوں کے کنارے اور اس کے اوپری حصے کو یعنی سر والے حصے کو جس میں ناخن ہوتا ہے۔ اہل لغت نے انامل کا یہی معنی بیان کیا ہے تاہم یہاں پر اس سے مراد انگلیاں ہیں۔ اس حدیث کے اعتبار سے دائیں ہاتھ کی پانچ انگلیوں پر تسبیح گننا چاہئے، انگلیوں کو کھولتے ہوئے اور بند کرتے ہوئے جیسا کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

بعض اہل علم نے انامل سے مراد مفاصل یعنی جوڑ لیا ہے اور کہا ہے کہ انگوٹھے کو ہر تسبیح پر انگلیوں کے جوڑ پر رکھا جائے۔

بہر کیف! اس معاملہ میں وسعت ہے خواہ انگلیوں پر تسبیح گنیں یا دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ہر پور پر تسبیح گنیں اس میں حرج نہیں ہے تاہم سنت یہ ہے کہ انگلیوں پر تسبیح گنیں۔ تسبیح کے دانوں پر بھی تسبیح گننا جائز ہے جبکہ انگلیوں پر تسبیح گننا افضل ہے کیونکہ یہ انگلیاں قیامت میں گواہی دیں گی۔

971. **سوال:** میرے بیٹے کو این جی او سے اسکالرشپ ملتی ہے اس اسکالرشپ کے جو ڈونر ہیں ان میں انٹرنیشنل بنک بھی ہے لیکن کچھ چھوٹے چھوٹے ڈونر بھی ہیں جو اپنی سیلری سے ڈونیٹ کرتے ہیں تو کیا ایسی جگہ سے اسکالرشپ لینا جائز ہے؟

جواب: جو لوگ اپنی سیلری سے اسکالرشپ دیتے ہیں، یہ لینا جائز ہے لیکن جس اسکالرشپ میں بنک شامل ہو یعنی بنک بھی اسکالرشپ دیتا ہو تو ایسا اسکالرشپ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں آدمی سودی پیسہ حاصل کرتا ہے اور سودی لینا حرام ہے خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ۔

972. **سوال:** کیا کینسر کے مریض کے لئے سورہ فاتحہ ایک دن میں چالیس مرتبہ پڑھنے کی حدیث ثابت ہے اور کینسر کے مریض کی یا بیماری سے شفا کی دعائیں بتادیجئے؟

جواب: نہ تو اس بات کے لئے کوئی دلیل ہے کہ کینسر کا وظیفہ سورہ فاتحہ ہے اور نہ ہی اس بات کے لئے کوئی دلیل ہے کہ کینسر کے علاج کے لئے ایک دن میں چالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنا ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے کسی چیز کی

دلیل نہیں ہے اس لئے کینسر کے مریض کے لئے روزانہ چالیس مرتبہ سورہ فاتحہ خاص کر کے پڑھنا بدعتی عمل کہلائے گا۔

کینسر ایک بیماری ہے اور کسی بھی قسم کی بیماری کے لئے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ کیا ہے ہم بھی اسی طرح سے رقیہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت کے وقت تکلیف کی شدت میں تین سورتیں (سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور اپنے چہرے پر مل لیتے۔ یہی رسول اللہ کا دم ہے اس طرح ہمیں بھی مرض میں دم کرنا چاہیے۔

کینسر کے مریض کو بھی اس طرح رقیہ کرنا چاہیے اور سوتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ انہی سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے سویا کرتے تھے، یہ عمل بھی ہمیشہ کرنا چاہیے۔ مزید برآں دن و رات میں جب بھی دم کرنے کی ضرورت پڑے انہی تین صورتوں کو پڑھ کر دم کر لیا کرے اور اگر چاہے تو مزید قرآن میں سے جہاں سے چاہے پڑھ کر دم کر سکتا ہے یا مسنون اذکار بھی شامل کر سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اپنی جانب سے کسی سورت کو مخصوص کرنا یا اس کی تعداد مخصوص کرنا جائز نہیں ہے۔

973. **سوال:** ایک عالم بتا رہے تھے کہ لوگ ٹھنڈی کے موسم میں چادر اوڑھتے ہیں تو اس سے اپنے چہرے کو چھپا دیتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: ابوداؤد 643 نمبر کی حدیث ہے، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں چہرہ ڈھکنے سے منع کیا ہے اس لئے بلا ضرورت نماز میں چہرہ ڈھکنا اس طرح کے ناک اور منہ ڈھک جائے، یہ مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے نماز میں ایسا کر لیا تو اس کی نماز اپنی جگہ درست ہے تاہم بلا ضرورت ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی عذر ہو جیسے کورونا کے وقت لوگ ماکس لگاتے تھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح سخت سردی میں اس کی ضرورت ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور ضرورت نہ ہو تو چہرہ کھول کر رکھا جائے۔ عورت نماز پڑھ رہی ہو اور اس کے پاس اجنبی مرد ہو تو وہ بھی اپنا چہرہ اجنبی مرد سے چھپائے گی۔

974. **سوال:** ایک آدمی نے کہا ہے کہ ٹھنڈی میں لوگ گرم ٹوپی پہنتے ہیں جس سے پیشانی ڈھک جاتی ہے، ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: اگر کسی نے سردی میں موٹی ٹوپی لگائی ہے تو یہ ضرورت اور عذر کے سبب ہے، وہ اس پر سجدہ کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس سے نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ صحیح بخاری میں ہے، انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر آدمی گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑے کے دامن پر سجدہ کرتا۔(بخاری:385)

اس حدیث سے پہلے امام بخاری رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کر لیتے تھے اور ہاتھ آستین میں ہوتے۔

لہذا سردی والی ٹوپی پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت کے تحت ہے جبکہ بلاضرورت اس سے زیادہ موٹے قالین پر آج کل لوگ نماز ادا کرتے ہیں۔

975. **سوال:** مجھے بار بار پیشاب آتا ہے جس کی وجہ سے میرے کپڑے گیلے ہو جاتے ہیں، کپڑے سے پیشاب نہیں ٹپکتا مگر اس سے بدبو آتی ہے تو کیا نماز کے وقت کپڑے بدلنا ضروری ہے یا اسی کپڑے میں نماز ادا کر سکتی ہوں؟

جواب: ایسی صورت میں ہر نماز کے وقت وضو کرنے سے پہلے کپڑے میں لگے پیشاب کو دھونا ضروری ہے تاکہ پیشاب اور اس کی بو زائل ہو جائے حتی کہ شرمگاہ کے آس پاس جہاں بھی پیشاب لگا ہو سب جگہ کو دھونا ضروری ہے۔ کپڑا بدلنا ضروری نہیں ہے لیکن جہاں پیشاب لگا ہو کپڑا اور بدن میں اس کو دھونا ضروری ہے۔ اس کے بعد وضو کریں پھر نماز ادا کریں یہ عمل آپ کو ہر وضو سے پہلے کرنا پڑے گا جیسے استحاضہ والی عورت وضو سے قبل کپڑے اور بدن سے خون کی صفائی کرتی ہے۔

آج کل بازار میں پیڈ دستیاب ہے، چاہیں تو اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے استعمال کا یہ طریقہ اختیار کریں کہ نماز ادا کرنے کے بعد پیڈ لگا لیں اور وضو سے پہلے پیڈ نکال کر اس جگہ کو دھل لیں جہاں پر پیشاب لگا ہوا ہے پھر وضو بنائیں اور نماز ادا کریں۔ نماز کے بعد پھر چاہیں تو اسی پیڈ کو دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں اور وضو سے پہلے اس کو نکال لیں گے اور پیشاب لگے جگہ کو دھل لیں گے۔ اس طرح آپ کو زیادہ پیڈ خریدنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور آپ کا کپڑا بھی گیلا نہیں ہوگا۔

976. **سوال:** ایک شخص نے سات سال قبل ایک عرضی نویس معاہدہ کے تحت زمین خریدی اور آدھی رقم ادا کی کیونکہ اس پر سٹے تھا پھر 2022 میں سٹہ ختم ہو گیا۔ اسے پھر کئی بار کہا کہ باقی پیسے دو اور زمین نام کراؤ۔ قبضہ اس

کے پاس ہونے کی وجہ سے وہ ٹال مٹول کر رہا ہے۔اس کے علاوہ، یہ زمین جب بیچی گئی اس کی مالیت سے اب چار گنا قیمت بڑھ گئی ہے۔ کیا باقی آدھی قیمت نئے ریٹ سے لینے کا مطالبہ کر سکتے ہیں کیونکہ معاہدہ کی مدت تین سال ہوتی ہے جواب ختم ہو چکی ہے؟

جواب: زمین کے معاملہ میں سٹہ کی نوعیت کیا تھی اس کا تذکرہ نہیں ہے لیکن چونکہ اس معاہدہ میں سٹہ بھی شامل تھا اور معاہدہ میں جو وقت متعین تھا وہ بھی تجاوز کر گیا ہو تو اس وجہ سے خرید و فروخت کے اس معاہدے کو ملغی کر دیا جائے اور اگر اسی آدمی سے بیچنا ہو تو از سر نو معاہدہ کیا جائے۔ نیا معاہدہ کرتے وقت جو قیمت چاہیں، زمین کی متعین کر سکتے ہیں۔

977. **سوال:** میں نے کسی کو پانچ سال پہلے چار سو ریال دیا ہے تو وہ انڈین پیسہ آج کے حساب سے دے گا یا پہلے والے وقت کے حساب سے اور مسئلہ یہ ہے کہ آدمی اس وقت انڈیا میں ہے؟

جواب: جس کو آپ نے پانچ سال پہلے چار سو ریال دیا ہے، وہ آج بھی آپ کو ریال کے حساب سے چار سو ریال دے گا۔ روپیہ کے حساب سے نہیں دے گا۔ اگر اس کے لئے ریال لوٹانا ممکن نہ ہو، وہ انڈیا میں ہو تو چار سو ریال کی اس وقت جو قیمت بنے گی وہ قیمت دینی ہو گی۔

978. **سوال:** آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کیا، اس کے بعد کیا بیوی اپنے بچے کو ناپاکی کی حالت میں دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: بچے کو دودھ پلانا ایک کام ہے، عورت جنابت کی حالت میں جیسے دنیاوی سارے کام کاج کر سکتی ہے مثلاً کھانا بنانا، کھانا، پینا وغیرہ اسی طرح اپنے بچے کو بھی دودھ پلا سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

979. **سوال:** الخبر سے مکہ عمرہ کرنے کے لیے گئے تو وہاں پر دو رکعت نماز پڑھنی ہے یا مکمل نماز پڑھنی ہے؟

جواب: اگر الخبر سے بغرض عمرہ مکہ کا سفر کرتے ہیں اور مکہ میں چار دن یا اس سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ایسی صورت میں مسافر کے حکم میں ہوں گے اور قصر کے ساتھ نماز ادا کریں گے لیکن اگر مقیم امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے تو مکمل نماز ادا کرنی پڑے گی اگرچہ آپ مسافر کیوں نہ ہوں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ مکہ میں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ایسی صورت میں پہلے دن سے مقیم کے حکم میں ہیں اور مکمل نماز ادا کرنی پڑے گی۔

980. **سوال:** میں جس کمپنی میں ہوں اس میں عیسائی لوگ بھی ہیں اور کل کرسمس ڈے ہے، اس کی مناسبت سے آج رات میں سارے میس والوں کو بریانی کی دعوت دی گئی ہے، ہم سب کا میس ایک ساتھ ہے تو کیا ہم یہ دعوت کھا سکتے ہیں؟

جواب: چونکہ یہ دعوت کرسمس ڈے کی نسبت سے ہے اس لئے یہ دعوت کھانا آپ کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ کرسمس ڈے منانا شرعی حیثیت سے حرام ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اس لحاظ سے عیسی علیہ السلام کے جنم دن منانے کا مطلب ہے کہ آج کے دن اللہ نے اپنا بیٹا جنم دیا۔ یہ شرکیہ عقیدہ ہے اس لئے اس مناسبت سے منعقد کی جانے والی محفل میں شرکت کرنا یا اس کی مبارکباد دینا یا اس تعلق سے دعوت کھانا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

981. **سوال:** ہم لوگ باہری ملک میں ہوٹل لائن میں کام کرتے ہیں، یہاں پر ایک مسئلہ یہ ہے کہ باہر سے ہمارے یہاں عورت و مرد سیاح آتے ہیں، ان کے لباس چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں یعنی یہ ننگے ہوتے ہیں ان کے درمیان کام کرنا پڑتا ہے، ان سے ہی پیسے آتے ہیں۔ ایسے میں یہاں پر رہنا اور گھر سیلری بھیجنا جائز ہے؟

جواب: جو صورتحال ذکر کی گئی ہے اس حساب سے ایسی جگہ رہنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی آنکھوں سے دن اور رات گناہ ہوگا اور اس گناہ سے وہ خود کو نہیں بچا پائے گا بلکہ عام طور سے اس قسم کے ہوٹلوں میں حرام ماکولات و مشروبات بھی تیار کئے جاتے ہوں گے اور عاملوں کی معرفت متعدد حرام اشیاء زائرین کے لئے پیش کی جاتی ہوں گی۔

اس لئے مسلم لڑکوں کو ایسے ہوٹل اور ایسی جگہ کو چھوڑ کر دوسری کسی ایسی جگہ منتقل ہو جانا چاہیے جہاں پر نگاہوں کی حفاظت ہو اور روزگار بھی اپنی جگہ پر حلال ہو۔

982. **سوال:** کیا عورت حیض کی حالت میں مسجد کے وضو خانے میں درس کے لئے بیٹھ سکتی ہے؟

جواب: حائضہ عورت مسجد کے وضو خانے میں درس کے لئے ٹھہر سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے لئے مسجد کے اس حصے میں ٹھہرنا ممنوع ہے جہاں پر نماز ادا کی جاتی ہو اور نماز کے لئے ہی اس حصے کو مخصوص کیا گیا ہو۔

983.**سوال** : ہم بچوں کو سکول کی کتابوں میں جہاں اے فور ایپل پڑھاتے ہیں، وہیں ہمیں ایکس فور ایکسمس ٹری بھی پڑھانا پڑتا ہے، ساتھ میں درخت کی تصویر بھی ہوتی ہے جسے بچے پسند بھی کرتے ہیں۔اس درخت کا تعلق عیسائی عقیدہ سے ہے مگر اس کے بارے میں تفصیل نہیں معلوم ہے۔اس کے بارے میں کچھ معلومات درکار ہے نیز ایک استاد کو ایسے موقع پر کیا کرنا چاہئے اس بارے میں بھی کچھ روشنی ڈالیں؟

جواب: دنیا کا یہی رواج ہے کہ تمام دین والے اپنے دین و مذہب کا پرچار کرتے ہیں بطور خاص اگر ان کو مدارس و اسکول میں اپنی مذہبی چیزیں پڑھانے کا موقع مل جائے تو اپنے دین کو پھیلانے کا یہ سب سے اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ ایسے میں ایک استاد کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے اسکول کے نصاب میں اس قسم کی چیزیں داخل نہ ہونے دے جن سے بچوں کے عقیدے پر ضرب لگتی ہو اور نصاب میں داخل ایسی تمام کتابیں بدل دی جائیں جن میں غیر اقوام کی تعلیمات موجود ہوں۔ ویسے تو چھوٹے بچوں کی عقلیں ناپختہ ہوتی ہیں اس لئے غیر اقوام کی بات ان سے نہیں کرنی چاہیے پھر بھی اگر تعلیم کے دوران ایسی کوئی بات ذکر ہو جائے تو ساتھ ساتھ اس کی تردید کرنی چاہیے تاکہ بچے سمجھ لیں کہ یہ بات اسلام میں نہیں ہے بلکہ غیروں کی بات ہے۔

جہاں تک اس درخت کا معاملہ ہے تو یہودیوں کے نزدیک ایک مقدس درخت ہے جو قیامت کے آخر میں اس کی مدد کرے گا، اس کا نام غرقد ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ(صحیح مسلم:2922)

ترجمہ: قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ لڑیں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے حتی کہ یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے پیچھے کا اور پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہ ایک یہودی ہے آگے بڑھ، اس کو قتل کردے، سوائے غرقد کے درخت کے (وہ نہیں کہے گا) کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے غرقد نامی درخت یہودیوں کی نسبت سے یہودیوں کا درخت کہا گیا ہے۔ یہ ایک

کانٹے دار درخت ہوتا ہے جو بیت المقدس کی جانب زیادہ ہوتا ہے اور یہ وہی غرقد ہے جس کے نام پر مدینہ کا قبرستان بقیع الغرقد ہے جہاں پہلے کبھی یہ درخت موجود تھا، جب یہاں یہودی بھی آباد تھے۔ اب صرف نام ہے مگر وہ درخت موجود نہیں ہے اور نہ یہودی موجود ہے۔ جب معاملہ ایسا ہے کہ قیامت کے قریب ہر چیز یہودیوں کے خلاف ہو گی اور مسلم کو آواز لگائے گی کہ اے مسلم فلاں جگہ یہودی ہے اسے قتل کرو، ایسے میں غرقد یہودیوں کا سہارا بنے گا اس لئے یہودی اس درخت سے محبت کرتے ہیں، اسے زیادہ سے زیادہ لگاتے ہیں اور اس کی تصویر نشر کرتے ہیں۔

984. **سوال:** اگر چار رکعت والی نماز میں تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا، بعد میں آدھے گھنٹے یا ایک گھنٹے کے بعد یاد آئے تو کیا تب بھی ایک رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کریں گے یا پوری نماز دہرانی پڑے گی؟

جواب: اگر چار رکعت والی نماز پڑھتے ہوئے تین رکعت پہ ہی سلام پھیر دیتے ہیں اور کافی دیر بعد یاد آتا ہے کہ ایک رکعت باقی ہے تو ایسی صورت میں مکمل نماز دہرانی ہو گی لیکن اگر سلام پھرنے کے فورا بعد یا کچھ دیر بعد یاد آجائے تو صرف ایک رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نماز پڑھ لینے کے بعد فقط دل میں وسوسہ پیدا ہو کہ تین رکعت پڑھے ہیں، یقینی علم نہ ہو تو اس بات پہ توجہ نہیں دی جائے گی اور نماز اپنی جگہ درست مانی جائے گی۔

985. **سوال:** اجمیر درگاہ سے متعلق ووٹنگ کی جارہی ہے اور اس کے لئے ایک پوسٹ نشر کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ((کیا اجمیر کی درگاہ شریف پر کوئی قدیم شیو مندر ہونا چاہیے یا اسے معین الدین چشتی کی مسجد اور درگاہ کے طور پر رہنا چاہیے؟ فی الحال اس معاملے پر ووٹنگ جاری ہے اور اس معاملے کو عدالت میں لے جایا گیا ہے۔ اس وقت ووٹنگ ہمارے حق میں نہیں ہے۔ میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرا ساتھ دیں اور کم از کم ایک ووٹ ڈالنے کے لیے نیچے دیے گئے لنک پر کلک کر کے میری عزت کو برقرار رکھیں۔ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک شیئر کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ ووٹ اکٹھے ہو سکیں۔ ووٹ ڈالنے کی آخری تاریخ 31 دسمبر ہے۔))

بطور ایک مسلمان ہمیں ایسا ووٹ دینا چاہیے اور اگر مسجد کے لیے ووٹ کی نیت رکھیں اور درگاہ کے لئے نہیں تو کیا ووٹ دے سکتے ہیں؟

جواب: اجمیر کا مزار، مزار اور درگاہ ہے، یہ کوئی مسجد نہیں ہے۔ اگر مزار کے پاس مسجد بنادی جائے تب بھی اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے حتی کہ کسی مسجد میں کوئی قبر بنائی گئی ہو اس مسجد میں بھی نماز جائز نہیں ہے۔ مسجد کا معاملہ واضح ہے، وہ یہ ہے کہ مسجد میں کوئی قبر نہ ہو اور نہ ہی مسجد قبرستان میں بنائی جائے گی۔

اجمیر مزار کے لئے نہ مسجد کی نیت کی جائے گی اور نہ ہی مسجد کی نیت کرنے سے مزار مسجد ہو جائے گا۔ یہ ہمیشہ سے شرکیہ مقام یعنی ایک مزار رہا ہے اور جب تک باقی رہے گا مزار ہی کہلائے گا۔

ایک موحد کو کبھی بھی مزار کی تائید نہیں کرنی ہے بلکہ موحد کو اگر موقع ملے تو تعمیر کئے ہوئے مزارات کو منہدم کر دینا چاہیے جیسے شاہ عبدالعزیز آل سعود نے عرب کی سرزمین سے مزارات کی صفائی کی۔ اور یہ حکم رسول ہے، نبی ﷺ نے حضرت علی کا تمام قسم کے مجسمے اور اونچی قبر کو توڑنے کا حکم دیا تھا۔ ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ (صحیح مسلم:969)

ترجمہ: کیا میں تمھیں اس (مہم) پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا تھا؟ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی تصویر یا مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹادینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے (زمین کے) برابر کر دینا۔

986. **سوال:** ایک بچی پیدائشی مخنث ہے، اس بچی کے علاج کے لئے ڈاکٹر سے کنسلٹ کیا گیا تو ڈاکٹر مشورہ دئے کہ جب اٹھارہ سال کی ہوگی اس وقت پہلے ہارمونز کا علاج ہوگا پھر اس کا آپریشن کر سکتے ہیں، کیا اس طرح آپریشن کروانا جائز ہے؟

جواب: بغیر ضرورت جنس کی تبدیلی اسلام میں حرام ہے یعنی کوئی لڑکا اپنی جنس بدل کر لڑکی بن جائے یا لڑکی اپنے جنس بدل کر لڑکا ہو جائے یہ حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا ہے لیکن جو پیدائشی مخنث ہو اور علاج کے ذریعہ اس کی اصلاح ہو سکتی ہو تو آپریشن کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ آپریشن بطور ضرورت اور علاج ہے اور اللہ رب العالمین نے ہمیں علاج کرنے کی اجازت دی ہے تاہم آپریشن کے لئے اس بات کی کوشش کی جائے کہ اگر اس مخنث میں لڑکی کے صفات غالب ہوں تو خاتون ڈاکٹر سے آپریشن کرایا جائے اور خاتون ڈاکٹر میسر نہ ہو سکے تو مجبوری میں مرد ڈاکٹر سے بھی علاج کرایا جا سکتا ہے۔

987.**سوال:** اگر کسی کے یہاں ہماری دعوت ہو اور ہمارے گھر مہمان ہو تو کیا اس مہمان کو بھی دعوت میں لے جاسکتے ہیں؟

جواب: جس کو دعوت دی گئی ہو دعوت کھانے صرف وہی جاسکتا ہے اور اگر گھر میں کوئی مہمان بھی موجود ہو تو اس کے لئے الگ سے اجازت لینی پڑے گی۔ اگر مہمان کے لئے اجازت مل جائے تب ہی اس مہمان کو دعوت میں شریک کر سکتے ہیں وگرنہ بغیر اجازت دعوت میں لے کر جانا صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر یقین ہوتا کہ میزبان ناراض نہ ہوگا یا اسے ناگواری محسوس نہیں ہوگی تو غیر مدعو شخص کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر و عمر کو دیکھتے ہیں جو بھوکے ہوتے ہیں اور آپ خود بھی بھوکے ہوتے ہیں، نبی نے کہا ساتھ چلو، ایک انصاری کے گھر گئے مگر وہ اس وقت موجود نہیں تھے، ان کی زوجہ تھیں، انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا پھر انصاری بھی آگئے اور آپ لوگوں کو دیکھ کر خوشی سے کہتے ہیں:

الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي(صحیح البخاری:2038) یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج کے دن کسی کے پاس ایسے مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر انہوں نے بکری کی دعوت کی۔

اسی لئے اس پر امام مسلم نے باب باندھا ہے:(باب جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذَلِكَ وَيَتَحَقَّقُهُ تَحَقُّقًا تَامًّا وَاسْتِحْبَابِ الإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ)یعنی باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے۔

988.**سوال:** کیا بچے کے منہ سے نکلنے والا دودھ پیشاب کی طرح ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: قے کے پاک و ناپاک ہونے کے سلسلے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ شیخ ابن عثیمینؒ قے کو پاک کہتے ہیں جبکہ شیخ ابن باز کا میلان نجس ہونے کی طرف ہے۔ اس بارے میں احتیاط کا تقاضہ ہے کہ بچہ جب کپڑے پر قے کردے تو اسے دھل دیا جائے لیکن اگر معمولی قے ہو یا قے میں بدبو نہ ہو یا بچہ بار بار قے کرتا ہوں تو ان صورتوں میں کپڑا دھلنے میں ضرورت نہیں ہے کیونکہ قے کی اصل طہارت ہے اس کے ناپاک ہونے کی کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ کپڑا دھلنے والی بات فقط احتیاطی طور پر کہی گئی ہے۔

989.**سوال:** کیا عورت تنہائی میں یا عبایا کے نیچے یا محرم کے سامنے پینٹ و شرٹ پہن سکتی ہے، ڈاکٹر ذاکر نائیک کا کہنا ہے "ہاں" تو کیا اس طرح مردوں سے مشابہت نہیں ہوگی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے کوئی عورت ایسا لباس نہیں لگا سکتی ہے جو مردوں والا ہو البتہ وہ لباس جو عورتوں کے لئے مخصوص طور پر بنا ہو یعنی وہ عورتیں ہی پہنتی ہوں تو ایسا لباس عورت پہن سکتی ہے، ایسی صورت میں مشابہت نہیں کہلائے گی۔

اور ایک عورت اپنے گھر میں شوہر کے پاس یا تنہائی میں عورتوں کے لئے مخصوص طور پر تیار شدہ جینز پینٹ یا ٹی شرٹ لگا سکتی ہے مگر شوہر کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے نہیں حتی کہ محرموں کے لئے بھی نہیں کیونکہ اس میں عموما جسم کا صحیح سے پردہ نہیں ہوتا ہے تاہم ایسے لباس سے بچنا ہی بہتر ہے کیونکہ لباس ہر سماج میں اپنے سماج کے شرفاء کے حساب سے لگانا چاہیے، اگر آپ سماج کے شریف لوگوں سے ہٹ کر دوسرے قسم کا لباس لگاتے ہیں تو لوگ اسے معیوب سمجھتے ہیں گو کہ جواز کا پہلو نکلتا ہے مگر سماج کا خیال کرنا بہتر ہے۔ مثال کے طور پر ایک عالم بھی پینٹ اور شرٹ پہن سکتے ہیں مگر ہندوستانی ماحول میں اسے معیوب سمجھا جاتا ہے یہی لباس مغربی ممالک میں عالم بھی لگاتے ہیں وہاں معیوب نہیں سمجھا جاتا کیونکہ اس معاشرے کا یہ لباس ہے۔

آپ کہیں گے کہ گھر میں پہننے سے کون دیکھے گا یا عبایا کے نیچے پہننے سے کون دیکھے گا، اس کا جواب یہ ہے کہ آپ اگر گھر میں بھی پہنتے ہیں یا عبایا کے نیچے پہنتے ہیں تب بھی سماج کی عورتوں کو آپ کے لباس کا علم ہو جائے گا اور آپ کے لباس کے بارے میں عورتیں چرچا کریں گی۔

990. سوال: میں سردی کے موسم میں جلدی غسل نہیں کر پاتی ہوں کیونکہ مجھے زیادہ سردی پڑ جانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور حیض کے شروع میں ہی بہت تکلیف اور کمزوری ہوتی ہے، حیض کے دن ختم ہو کر دس دن ہو جائیں تب بھی غسل کرنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔ غسل کرنے سے بہت نقصانات ہوتے ہیں اور میں معذور بھی ہوں، میری طبیعت کے نقصانات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اللہ کے حکم اور صحیح احادیث سے کیا حل مل سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسی جسمانی معذور خاتون ہے جس کے لئے سخت سردی کی وجہ سے حیض سے پاکی پر پانی کا استعمال صحت کے لیے مضر ہو تو وہ پانی گرم کر کے غسل کرے اور اگر گرم پانی کی سہولت نہ ہو یا گرم پانی سے بھی نہانا مضر ہو تو ایسی صورت میں وہ خاتون حیض سے پاک ہونے پر تیمم کرے گی اور تیمم سے اس کا غسل ہو جائے گا اور جب نماز ادا کرنا ہو تو تیمم کرے گی اس سے وضو ہو جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بات دھیان میں رہے کہ جب نہانے کی

سہولت میسر ہو جائے تو اس وقت غسل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً آپ کو حیض سے پاک ہونے پر دس دنوں تک غسل کرنا باعث ضرر ہے اس کے بعد غسل کر سکتے ہیں تو اس کے بعد ہی جب غسل کر سکیں، اس وقت غسل کریں گے

991. **سوال:** جب کوئی عورت تین ماہ سے قبل یا بچے کے اعضاء ظاہر ہونے سے پہلے بچہ جنے یا حمل ساقط ہو جائے اور خون نکلے تو وہ فاسد قرار دیا گیا ہے اور اس خاتون پر اس حال میں نماز اور روزہ ادا کرنا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ خون نفاس کیوں نہیں مانا جائے گا، کیا صحابیات بھی اسی طرح شمار کرتی تھیں؟

جواب: تین ماہ نہیں بلکہ چار ماہ سے قبل جو حمل گر جائے اس وقت شرمگاہ سے خارج ہونے والا خون نفاس نہیں کہلائے گا کیونکہ اس وقت بچے کے مکمل اعضاء تیار نہیں ہوتے ہیں۔ جب بچہ مکمل نہیں بلکہ ناتمام ہے تو اس صورت میں خارج ہونے والا خون نفاس کیوں کر ہو گا؟

جہاں تک معاملہ صحابیات کا ہے تو ان کے تعلق سے کتابوں میں ایسا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

992. **سوال:** ایک کتاب میں پڑھا ہوں کہ کافر کا جھوٹا پاک ہے لیکن عالم لوگ کافر کے ہاتھ سے بنا کھانا کھانے سے منع کرتے ہیں جبکہ شادی وغیرہ میں اکثر کھانا کافر ہی بناتے ہیں پھر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: آدمی کا جھوٹا پاک ہوتا ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو، شریعت کا یہی مسئلہ ہے۔ اسی لیے کافر کے ہاتھ کا تیار کیا ہوا سامان کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ روزمرہ کی زندگی میں ہزاروں لاکھوں چیزیں دکان سے خرید کر کھاتے ہیں جو کافروں کی تیار شدہ ہوتی ہیں۔

یہ بات اپنی درست ہے کہ کافر مسلمانوں کی طرح صفائی ستھرائی کا خیال نہیں کرتا اس وجہ سے کھانا بنانے کے لئے مسلمان کو کک رکھا جائے تو بہتر ہے۔

993. **سوال:** ایک عورت عمرہ پر گئی ہے، اس کی عمر اس وقت سینتالیس سال ہے اور اس کو تین مہینے سے حیض نہیں آیا تھا، ابھی عمرہ کرنے گئی ہے تو حیض آیا ہے، وہ بھی بہت تھوڑا قطرہ، خون کا دکھائی دے رہا ہے۔ کیا اس کو حیض شمار کرے گی یا نہیں؟

جواب: بڑی عمر میں حیض کے نظام میں گڑبڑی آتی ہے کیونکہ دھیرے دھیرے پھر حیض کا سلسلہ بند ہونا شروع ہوتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ مکمل طور پر حیض بند ہو جاتا ہے۔

ابھی جو مسئلہ ہے کہ تین مہینے کے بعد خون کا ہلکا قطرہ آیا ہے، اس میں دیکھا جائے کہ حیض کے صفات ہیں یا نہیں؟ اگر اس میں حیض کے صفات ہیں یعنی خون گاڑھا، بدبودار اور سیاہی مائل ہے تو اسے حیض ہی مانا جائے گا اور نماز روزہ سے رکنا پڑے گا لیکن اگر اس میں حیض کے صفات نہ ہوں تو اسے حیض شمار نہیں کریں گے۔

994. **سوال:** میری والدہ کی عمر نوے سال کے قریب ہے۔ ان کو یوٹیرس کا مسئلہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی خون آرہا ہے اور عمر کی وجہ سے اس کا آپریشن نہیں کیا جاسکتا ایسی صورت میں ان کے لئے نماز کا کیا حکم ہے، کیا وہ استحاضہ کی طرح ہیں؟

جواب: اس وقت رحم سے جو خون آرہا ہے، یہ استحاضہ کا ہی ہے اور اس صورت میں استحاضہ کا حکم لگے گا۔ استحاضہ والی عورت کے لئے نماز منع نہیں ہے، اس وجہ سے ان کو پانچوں وقت کی نماز ادا کرنی ہے۔ نماز سے پہلے وضو بناتے وقت پہلے کپڑے اور جسم کے اس حصے کی صفائی کرلے جہاں پر خون لگا ہوا ہے پھر لنگوٹ لگالے تاکہ وضو کے بعد اور نماز میں خون نہ ٹپکے۔ اس کے بعد وضو کرکے ایک وضو سے ایک وقت کی نماز ادا کرے۔ پھر دوسری نماز کے وقت بھی پہلے صفائی کرے پھر وضو کرے اس کے بعد نماز ادا کرے یہی عمل پانچوں وقت کی نماز میں ہونا چاہیے۔

995. **سوال:** ایک خاتون کے چار بچے ہیں اور تمام بچے نارمل ڈلیوری سے ہوئے ہیں۔ جب وہ حالت نماز میں ہوتی ہے۔ بطور خاص جب سجدے میں جاتی ہے تو اس کی شرمگاہ میں ہوا بھر جاتی ہے، پھر جب وہ سجدے سے اٹھتی ہے تو ہوا خارج ہوتی ہے تو کیا اس کی نماز باطل ہو جائے گی یا پھر اسے عذر میں شمار کیا جائے گا اور کیا شرمگاہ سے ہوا کا خارج ہونا نواقض وضو میں سے ہے؟

جواب: عورت کی اگلی شرمگاہ سے ہوا نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا لہذا جس خاتون کو نماز کی حالت میں اگلی شرمگاہ سے ہوا خارج ہوتی ہے اس کی نماز اپنی جگہ درست ہے، اس سے نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی اس کی نماز پر کوئی اثر پڑے گا۔

پچھلی شرمگاہ سے ہوا نکلنا وضو کے ٹوٹنے کا سبب ہے لیکن اگلی شرمگاہ سے ہوا نکلنا وضو ٹوٹنے کا سبب نہیں ہے۔

996. **سوال:** حیض کی حالت میں موبائل سے تلاوت کرتے ہوئے اسکرین کو ٹچ کرنے لئے کیا ہاتھ میں دستانہ پہننا ضروری ہے؟

جواب: موبائل سے تلاوت کرنا جائز ہے اور اسکرین پر حیض کی حالت میں آیت چھونے پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ موبائل میں موجود قرآنی ایپلیکیشن مصحف کے حکم میں نہیں ہے، بس یہ ایک فائل اور ایپلیکیشن ہے۔ جب ضرورت پڑتی ہے تو اس ایپلیکیشن کو ڈاؤنلوڈ کر لیتے ہیں اور جب ضرورت پڑتی ہے تو اس کو کبھی ڈیلیٹ بھی کر دیتے ہیں، ظاہر سی بات ہے، یہ ڈیلیٹ کرنا قرآن ڈیلیٹ کرنا نہیں ہے بلکہ ضرورت کے وقت ایک فائل اور ایک ایپلیکیشن ڈیلیٹ کرنا ہے۔

997. **سوال:** قضا نماز میں صرف فرض پڑھیں گے یا سنتیں بھی پڑھنی ہو گی؟

جواب: اگر کسی شرع عذر کی وجہ سے کسی آدمی کی نماز قضا ہو جائے تو اس کو بھی ہو بہو ویسے ہی ادا کرنا ہے جیسے وقت پر نماز ادا کرتے ہیں یعنی فرائض اور سنن کے ساتھ۔ بسا اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت چھوٹ گئی تو آپ نے بعد میں اس کی قضا کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض کی قضا تو اپنی جگہ پر ہے ہی، سنت کی بھی قضا کرنا ثابت ہے۔

لہذا نماز کی قضا پڑھنے والا فرض اور سنت دونوں کی قضا کرے۔ یہ الگ مسئلہ ہے کہ اگر کبھی کوئی سنت چھوڑ دے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

998. **سوال:** ایک خاتون باہری ملک میں رہتی ہے اور وہ طلاق یافتہ ہے، اس کے دو بیٹے ہیں اور شوہر کی وفات ہو چکی ہے. والد اور بھائی باحیات ہیں. ان کی کچھ پراپرٹی اور سونا ہے. وہ جس ملک میں رہتی ہے، وہاں کا قانون ہے کہ اسے اپنے مال کی وصیت کرنی ہو گی کہ اس کی وفات کے بعد یہ سب مال فلاں کو دے دیا جائے. بیٹے ساتھ نہیں رہتے، بڑا بیٹا ان کو کبھی کبھار کال کر لیتا ہے جبکہ چھوٹا ماں کو نہیں پوچھتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ مرو گی تو میرے لئے کچھ وصیت نہ کر کے جانا، میں کچھ بھی نہیں لوں گا اور اس طرح وہ سب مال گورنمنٹ کو چلا جائے گا اور مال ضائع ہو جائے گا۔ وہ پوچھتی ہے کہ کیا میں اس کو صرف بڑے بیٹے اور باقی کسی اور ضرورت مند یا کسی ٹرسٹ کے نام کر دوں تاکہ یہ صحیح ہاتھوں پہنچ جائے۔ اس کے بچوں کے پاس بہت دولت ہے، ان کے باپ ان کے لئے بہت چھوڑ کر گیا۔ بڑا بیٹا بھی کروڑوں میں کماتا ہے مگر وہ کہتا ہے اگر ماں وصیت کرتی ہے وصول کر لوں گا لیکن چھوٹا کہتا ہے کہ وصول نہیں کروں گا؟

جواب: شرعی لحاظ سے جائیداد کی تقسیم آدمی کی وفات کے بعد ہوتی ہے لیکن چونکہ صورت بالا میں جو مجبوری بیان کی گئی ہے اس کے تحت ماں کو اپنی جائیداد اپنے وارثوں کے نام کرنا ہے لہٰذا ایسی صورت میں ماں کو چاہیے کہ اس کے جتنے وارثین ہیں سب کے نام برابر برابر اپنی جائیداد وصیت کرے۔ اور اسے اس بات کی قطعی فکر نہیں کرنی ہے کہ اس کی اولاد کے پاس کتنی دولت ہے یا وہ کتنی کماتی ہے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرنی ہے کہ اس کی اولاد نے کیا کہا ہے یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ ماں کو بحیثیت ماں اپنا فرض نبھانا چاہیے اور اولاد والدین کے حق میں ناانصافی کرے تو اس کا وبال اسی کے اوپر ہوگا لیکن ماں بھی اپنی اولاد کے حق میں ناانصافی کرے تو وہ بھی اللہ کے یہاں جواب دہ ہوسکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک آدمی کو اپنے مال میں غیر وارث کے لئے وصیت کرنے کی بھی اجازت ہے اس لئے وہ خیراتی ادارے یا ضرورت مندوں کے لئے بھی وصیت کرسکتی ہے لیکن صرف ایک تہائی مال تک، اس سے زیادہ نہیں۔

999. **سوال:** اگر کہیں راستے سے ہمارا گزر ہو اور وہاں مزار ہو تو کیا اسے دیکھنے جانا جائز ہے؟

جواب: مزار شرک کا اڈہ ہے، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑنے اور منہدم کرنے کا حکم دیا ہے پھر کوئی مسلمان شرک کے اڈے کو دیکھنے کیسے جائے گا؟

جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفرت کا اظہار کیا ہو اور اس کو ختم کرنے کا حکم دیا ہو اس کو دیکھنے کے لئے جانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی ہے، اس سے آدمی کو گناہ ملے گا لہذا اگر راہ چلتے ہوئے کسی مزار کی جانب سے گزرنا ہو تو مزار پر ہرگز نہ جائے، نہ ہی پروگرام بنا کر مزار پر حاضری دے۔

1000. **سوال:** کیا ہر قسم کا تعویذ لٹکانا شرک وبدعت میں آئے گا اور شرعی تعویذ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام میں کسی قسم کا تعویذ شرعی تعویذ نہیں ہے، ہر قسم کا تعویذ شرک میں داخل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: من تعلق تميمة فقد أشرك (مسند احمد: 17404)

ترجمہ: جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں نفع کی غرض سے ہر قسم کی لٹکائی جانے والی چیز تعویذ میں داخل ہے اس لئے کسی مسلمان کو کسی طرح کا کوئی تعویذ نہیں لٹکانا چاہیے خواہ اس میں قرآن ہی کیوں نہ لکھا ہو یا کوئی دھاگہ، کڑا، چھلہ اور کسی قسم کی کوئی چیز ہو۔

1001. **سوال:** اکثر لوگ کہتے ہیں کہ میت کو نہلانے اور کفنانے کے وقت بہت احتیاط کرنا چاہیے تاکہ میت کو بالکل تکلیف نہ ہو کیونکہ وہ سب کچھ محسوس کرتا ہے، یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس کی بنیاد پر یہ کہا جائے کہ میت کو نہلانے اور کفنانے میں احتیاط کرنا چاہیے ورنہ میت کو تکلیف ہوگی، یہ لوگوں کی جانب سے بنی بنائی باتیں ہیں، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حدیث میں یہ بات ضرور ہے کہ میت پر رونے سے اس کو عذاب دیا جاتا ہے اس لئے میت پر نہیں رونا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه (صحیح البخاري:1286)

ترجمہ: میت پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

اس وجہ سے یہ بات کہنا کہ میت کو غسل دینے یا کفن دینے سے تکلیف ہوتی ہے، یہ غلط ہے تاہم نہانے اور کفن دینے میں ہمیں اطمینان و سکون کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اس میں جلد بازی اور غیر سکون والی حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ مومن اپنا کام سکون سے کرتا ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

1002. **سوال:** ایک بہن کے ساتھ گیس کا مسئلہ بہت زیادہ ہے، باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہوتا۔ دونوں جگہوں سے ہوا خارج ہوتی رہتی ہے، اس بہن کے حوالے سے رہنمائی حاصل کرنی ہے۔ کسی نے کہا تھا کہ آپ نماز کے وقت ایک دفعہ وضو کیا کریں اور پھر گیس کے اخراج کی صورت میں نماز جاری رکھیں پھر سلام پھیر کر تیمم کرکے نیت باندھیں۔ طواف کے دوران بھی، کیا وہ تیمم کر سکتی ہے کیونکہ گھڑی گھڑی وضو کرنا ممکن نہیں ہوتا؟

جواب: اگر کسی خاتون کے ساتھ گیس کا مسئلہ شدید نوعیت کا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے تو ایسی صورت میں اس خاتون کا وہی حکم ہے جو استحاضہ والی عورت کا ہے اور پیشاب کے مریض کا ہے۔

ایسی خاتون کو ہر نماز کے لئے وضو کرنا ہے اور ایک وضو سے ایک وقت کی وہ ساری نمازیں ادا کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ظہر کی نماز پڑھنی ہو تو وضو کرکے ظہر سے پہلے کی سنت، ظہر کی فرض نماز اور اس کے بعد کی سنت یہ ساری نمازیں ایک وضو سے پڑھے گی اور درمیان میں ہوا خارج ہونے پر اسے تیمم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جس نے تیمم کرنے کہا ہے اس نے غلط بات بتائی ہے، اسے اس بارے میں شریعت کا علم نہیں ہے۔

ایسی عورت طواف کے وقت بھی طواف سے پہلے وضو کرلے اسی وضو سے مکمل طواف کر سکتی ہے چاہے درمیان

میں ہوا خارج کیوں نہ ہو۔

1003. **سوال:** کیا نفل یا قضا کے طور پر صرف اتوار کے دن روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: صرف اتوار کو نفل روزہ یا قضا روزہ رکھنے میں حرج نہیں ہے کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت نہیں ہے جبکہ کئی احادیث سے اتوار کو روزہ رکھنے کا ثبوت ملتا ہے جیسے ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ:إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَن أخالفهم(مسند احمد:27286)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ تر ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: یہ دونوں مشرکین کے ایام عید ہیں، لہذا میں ان کی مخالفت کرنا پسند کرتا ہوں۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے مگر دوسرے متعدد اہل علم جن میں علامہ ابن تیمیہ، شیخ ابن باز، شیخ ابن عثیمین، شعیب ارناووط، منذری اور شیخ زبیر علی زئی وغیرہ نے قابل حجت قرار دیا ہے۔

ترمذی (744) اور ابن ماجہ (1726) میں ہفتہ (سنیچر) کے دن اکیلا روزہ رکھنے کی ممانعت وارد ہے اس وجہ سے ہفتہ کے دن اکیلے روزہ رکھنا مکروہ کہا جاتا ہے، ویسے اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن بھی اکیلا روزہ رکھا جاتا ہے جبکہ اتوار کو اکیلا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جمعہ کو خاص کرکے صرف جمعہ کا منفرد روزہ رکھنا منع ہے اس سے پرہیز کیا جائے، جمعہ کا روزہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد سے ملا کر رکھا جائے۔

1004. **سوال:** ایک خاتون جس کے رمضان کا روزہ باقی تھا اس نے انجانے میں جمعہ کے دن روزہ رکھ لیا، اسے معلوم نہیں تھا کہ اس دن روزہ رکھنا منع ہے۔ ایسے میں سوال ہے کہ کیا اس کا روزہ ہو گیا یا دوبارہ رکھنا ہے اور اسی طرح جمعہ کو نفلی روزہ منع ہے یا قضا روزہ بھی منع ہے؟

جواب: جس خاتون نے جمعہ کے دن رمضان کا قضا روزہ رکھ لیا اس سے اس کا روزہ ادا ہو گیا، اسے دوبارہ روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ وہ آئندہ اس بات کا خیال کرے کہ وہ خاص کرکے صرف جمعہ کے دن نفلی یا قضا کوئی روزہ نہ رکھے البتہ جمعہ سے ایک دن پہلے یا جمعہ کے بعد ایک دن ملا کر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جمعہ کے دن روزے کی ممانعت میں نفل اور قضا دونوں شامل ہیں۔

1005. **سوال:** ایک آدمی کو سحر کا مسئلہ ہے، کسی نے ایک کاغذ پہ سورہ المومنون کی آیت "أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ، فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ" لکھ کر دیا ہے۔ اسے پانی میں ڈال کر نہانا اور پانی میں ڈال کر پینا کیسا ہے؟

جواب: سحر کو دور کرنے میں ایک بات واضح طور پر ذہن نشین کر لیں کہ اس کا شرعی علاج صرف اور صرف شرعی طور پر دم کرنا ہے۔ سحر و آسیب دور کرنے کے لئے آیت لکھ کر اور پانی میں گھول کر مریض کو پلانا یا اس سے مریض کو غسل دینا یہ دونوں غیر شرعی طریقے ہیں کیونکہ اس کا قرآن و حدیث اور اسلاف امت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

جادو اور آسیب کا توڑ قرآن پڑھ کر براہ راست مریض پر دم کرنا ہے۔

1006. **سوال:** کیا خاتون اپنے ہاتھوں میں گلاب اور موگرے کا پھول پہن سکتی ہے اور کیا دلہن شادی کے دو دن پہلے مہندی سے اپنے ہونے والے محرم کا نام لکھ سکتی ہے؟

جواب: بلاشبہ عورت زینت کی حلال چیزیں استعمال کر سکتی ہے، پھول حلال چیزوں میں شمار ہوتا ہے اور اسے اپنے ہاتھوں میں باندھ سکتی ہے لیکن یاد رہے کہ زیب و زینت کی چیز اجنبی مردوں پر ظاہر نہیں کرنا ہے اسی طرح کوئی خوشبودار چیز استعمال کر کے گھر سے باہر نہیں نکلنا ہے۔

اور جہاں تک مہندی سے اپنے محرم کا نام لکھنے کا مسئلہ ہے اور یہاں محرم سے مراد، ہونے والا شوہر ہے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ بغیر نکاح کے اس لڑکی کا منگیتر پر کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی وہ ابھی اس کا محرم ہے بلکہ وہ ابھی اجنبی مرد ہے۔ عقد نکاح کے بعد منگیتر محرم کہلائے گا پھر لڑکی اپنے شوہر کی خوشی کے لئے جو چاہے زینت کی حلال چیز استعمال کرے۔

1007. **سوال:** کھانا کھا کر پلیٹ میں ہاتھ دھونا کیسا ہے، ہم نے سنا ہے کہ اسلام میں اس کی ممانعت ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: کھانا کھانے کے بعد اسی پلیٹ میں ہاتھ دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سلسلے میں مانعت کی کوئی دلیل نہیں ملتی ہے۔ بعض لوگوں نے اس عمل کو مکروہ اور ناجائز کہا ہے مگر مکروہ یا ناجائز کہنے کی کوئی دلیل نہیں

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس پلیٹ میں ہم نے کھانا کھایا ہے اسی پلیٹ میں ہاتھ دھو سکتے ہیں البتہ پلیٹ میں کھانا موجود ہو اور اسی میں ہاتھ دھل لیا جائے، یہ یقیناً غلط ہے اس کو نعمت کی ناقدری کہیں گے۔ کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پلیٹ میں موجود سارا کھانا کھایا جائے پھر ہاتھ دھلا جائے یا پلیٹ میں اتنا ہی کھانا لیں جتنا کھا سکتے ہیں۔

1008. **سوال:** مجھے پی ایچ ڈی میں تھیسس رائٹنگ، آرٹیکل سیٹنگ اور پیپر پزنٹیشن رائٹنگ میں خصوصیت حاصل ہے۔ اس میں جو سب سے اہم کام، جس سے ڈگری ملتی ہے، میں وہ کام کرنا چاہتا ہوں اور دوسروں کے کام کر سکتا ہوں۔ اب تک تو فری میں کام کیا مگر اسے بطور پیشہ اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ تھیسس، پروجکٹ اور آرٹیکل لکھ کر نہیں دے سکتے ہیں۔ نوے فیصد نہیں لکھ سکتے، دس فیصد لکھ سکتے ہیں، اس سلسلے میں صحیح مسئلہ جاننا چاہتا ہوں؟

جواب: یہ حقیقت ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے کا مقالہ، آرٹیکل اور تھیسس لکھ کر نہیں دے سکتا ہے، یہ امانت میں خیانت اور اس ادارے کے ساتھ دھوکہ ہے جس ادارے میں یہ تھیسس جمع کیا جائے گا گویا ایک طرح سے، کسی دوسرے کا تھیسس لکھنا تین لوگوں کے حق میں ناانصافی ہے۔ ایک تو خود لکھنے والے کے حق میں، دوسرا جس کے لئے لکھا جائے اس کے حق میں اور تیسرا جس ادارے میں جمع کیا جائے اس کی حق میں۔ چونکہ اس کی بنیاد پر ڈگری ملتی ہے اس لئے اگر کوئی، کسی دوسرے کو تھیسس لکھ کر دیتا ہے اور اس بنیاد پر ڈگری ملتی ہے تو وہ ڈگری بھی فرضی مانی جائے گی اور اس ڈگری سے نوکری حاصل کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔ غیر کے لئے پورا تھیسس لکھنا یا نوے فیصد یا دس فیصد لکھنا ان میں سے کوئی بھی عمل درست نہیں ہے۔ لہذا آپ اس عمل کو بطور پیشہ اختیار نہ کریں۔ اللہ نے صلاحیت دی ہے تو دوسروں کو لکھنے پڑھنے کا یہ ہنر سکھائیں، نہ کہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر دوسروں کو دیں اور اس سے روپیہ پیسہ کمائیں، ایسی کمائی جائز نہیں ہے۔

1009. **سوال:** بچے کی رضاعت کے سال کو قمری سال کے حساب سے گنا جائے گا یا شمسی اور دودھ چھڑاتے وقت قمری سال کے مطابق کتنے سال اور دن کو گنا جائے؟

جواب: اسلامی احکام اور عبادات کے سلسلے میں صرف ہجری تاریخ کا اعتبار کیا جائے گا۔ انگریزی تاریخ کا اسلام سے کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

ایک مسلمان اپنے حساب وکتاب، نماز، روزہ، حج اور جمیع قسم کی عبادات کی انجام دہی میں قمری تاریخ کا اعتبار کرے گا، اس بات کو اللہ تعالی نے قرآن میں اس طرح بیان کیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (البقرۃ:189)

ترجمہ: لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لئے ہے۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ(یونس:5)

ترجمہ: وہ اللہ تعالی ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔

جہاں تک بچے کو دودھ پلانے کی مدت کا معاملہ ہے تو اس کی مدت چوبیس مہینے ہیں یعنی کامل مدت رضاعت دوسال (چوبیس مہینے) ہے۔ جو خاتون اپنے بچے کی مدت رضاعت مکمل کرنا چاہے وہ قمری ماہ کے حساب سے چوبیس مہینے شمار کرے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ(البقرۃ:233)

ترجمہ: مائیں اپنی اولاد کو دوسال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو۔

یہاں پر اللہ نے مدت رضاعت کی تکمیل مرضی پر منحصر رکھا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عورت مصلحت کے تئیں دوسال سے پہلے اپنے بچے کا دودھ چھڑانا چاہے تو اس میں حرج اور گناہ نہیں ہے۔ اسی آیت میں آگے اللہ تعالی یہ بھی ارشاد فرماتا ہے:

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا۔

ترجمہ: اگر دونوں (یعنی ماں باپ) اپنی رضامندی سے باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ عورت اپنے بچے کی رضاعت مکمل کرنا چاہے تو دو سال یعنی چوبیس مہینے تک اسے دودھ پلائے اور مصلحتا دو سال سے پہلے بھی دودھ چھڑانا چاہے تو اس میں حرج نہیں ہے بشرطیکہ کہ دودھ چھڑانے میں بچے کو نقصان نہ پہنچے۔اور اگر مجبوری ہو تو دو سال سے زائد بھی دودھ پلا سکتی ہے۔ مدت رضاعت کو شمار کرنے میں ایک ایک دن گننے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس میں قمری تاریخ کے حساب سے مہینے کا اعتبار کیا جائے گا مثلا محرم میں بچے کی ولادت ہوئی تو محرم سے رضاعت شمار کرے۔

1010. **سوال:** احرام کی حالت میں خوشبو والے کھانے سے منع کیا جاتا ہے، ایسے کون سے کھانے ہیں جو حالت احرام میں نہیں کھانے چاہیے؟

جواب: احرام کی حالت میں ہر قسم کا حلال کھانا جائز ہے البتہ اگر کسی کھانے میں خوشبو ڈال دی جائے تو احرام والا آدمی خوشبو کی وجہ سے وہ کھانا نہیں کھائے گا جیسے کھانے میں خوشبو کے لئے زعفران کا استعمال کیا جاتا ہے۔اگر کسی کھانے میں زعفران ڈال دیا جائے تو احرام والے کو وہ کھانا نہیں کھانا ہے کیونکہ اس میں زعفران کی خوشبو ہے حتی کہ کوئی آدمی احرام کی حالت میں زعفران والا کپڑا بھی استعمال نہیں کرے گا اس لیے کہ زعفران میں خوشبو ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں جن کپڑوں سے منع فرمایا ہے ان میں آپ کا یہ بھی فرمان ہے: ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس (صحيح البخاري: 5806)

ترجمہ: اور محرم آدمی ایسا کوئی کپڑا نہ پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہو۔

زعفران ایک رنگ بھی ہے لیکن یہاں پر رنگ کی وجہ سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ زعفرانی خوشبو کی وجہ سے ایسے کپڑے سے منع کیا گیا ہے یہی معاملہ کھانے سے متعلق بھی ہے۔اس جگہ یہ بات بھی دھیان رہے کہ احرام کی حالت میں خوشبو کی ممانعت مرد و عورت دونوں کے لئے ہے اس وجہ سے عورت بھی احرام کی حالت میں زعفرانی خوشبو والا کھانا نہیں کھائے گی اور زعفرانی خوشبو والا لباس نہیں پہنے گی۔

1011. **سوال:** ایک خاتون اپنے شوہر سے تقریبا چودہ ماہ سے الگ رہ رہی ہے۔ابھی حیض آیا ہے اور اسی دن اس کا خلع ہوا ہے۔سوال یہ ہے کہ اسی حیض سے عدت شروع ہوگی اور اس حیض کو شمار کیا جائے گا یا اگلے حیض تک انتظار کرنا ہوگا؟

جواب: حیض کی حالت میں اگر خلع لیا جائے تو خلع واقع ہوگا اور اس کی عدت تو ابھی سے ہی شروع ہو جائے گی مگر موجودہ حیض کو شمار نہیں کرنا ہے بلکہ جب اگلا حیض آئے اور ختم ہو جائے تب اس کی خلع والی عدت ختم ہو گی۔

1012. **سوال:** سورۃ قصص آیت دس میں دل کو قلب اور فواد کہا گیا ہے، کیا یہ دل کی الگ حالتوں کی وجہ سے نام رکھے گئے ہیں؟

جواب: عربی زبان میں دل کے لئے جیسے قلب کا استعمال ہوتا ہے اسی طرح فواد کا بھی استعمال ہوتا ہے یعنی یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ قلب جسے اردو میں دل اور انگریزی میں ہرٹ کہتے ہیں، یہ ایمان اور ہدایت کا مقام و محل ہے جبکہ فواد دل کی کیفیت کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ سورہ قصص کی مذکورہ آیت ہے۔ اس میں دل کی ایک جذباتی کیفیت کو بیان کرنے کے لئے فواد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ فواد میں شعلہ بھڑکنے اور شعلہ مارنے کا معنی پایا جاتا ہے۔

1013. **سوال:** اگر پیر پر فریکچر کی وجہ سے پلستر لگا ہو تو غسل جنابت کیسے کریں گے؟

جواب: جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح غسل جنابت کریں گے یعنی پہلے نجاست کی صفائی پھر نماز کی طرح وضو، اس کے بعد پورے جسم پر پانی بہانا ہے۔ جہاں پر پلستر لگا ہوا ہے غسل کے وقت اسے کسی چیز سے مثلاً پلاسٹک سے ڈھک لیں اور جب باقی جسم کا غسل ہو جائے تو پیر سے پلاسٹک ہٹا کر آخر میں اس پلستر پر تر ہاتھ پھیر لیں گے جیسے وضو میں سر کا مسح کرتے ہیں۔

1014. **سوال:** کیا بائیک گروی لے سکتے ہیں نیز یہ بھی وضاحت فرما دیجئے کہ کون سی چیز گروی لے یا دے سکتے ہیں؟

جواب: جو چیز بیچی نہ جا سکتی ہو اس کو چھوڑ کر ہر ایک چیز گروی رکھ سکتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ گروی چیز قرض کے مقابلے میں ایک ضمانت ہے۔ جب قرض لینے والا مقررہ میعاد پر قرض واپس نہ کر سکے تو گروی رکھی ہوئی چیز بیچ کر اپنا حق لے سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس چیز کے گروی رکھنے سے نقصان ہو وہ چیز گروی نہیں رکھنا چاہئے جیسے بائیک ہے۔ کوئی اسے گروی رکھ دے اور زیادہ دن ہونے پر بائیک نہ چلے یا رکھے رکھے اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو بلاوجہ دو آدمیوں میں تنازع پیدا ہو جائے گا جبکہ بائیک بھی گروی رکھ سکتے ہیں اس کی ممانعت

نہیں ہے۔ کوئی بھی چیز گروی رکھ سکتے ہیں تاہم بہتر ہے کہ جسے بیچا جاسکے اور جس کے رکھنے میں نقصان یا تنازع نہ ہو ایسی چیز گروی رکھی جائے یا گروی لی جائے۔

1015. **سوال:** کیا ہم اپنے پہنے ہوئے کپڑے ہندو کو دے سکتے ہیں یا نہیں، ایک بہن کو اس بارے میں شبہ ہے اس لئے دلیل سے اس مسئلہ کو سمجھائیں؟

جواب: غیر مسلم اور کافروں کو تحائف وہدایا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ کسی قسم کا تحفہ ہو مثلاً گھر ہو، زمین ہو، روپئے پیسے ہوں یا کپڑے اور دیگر سامان ہوں۔ جو چیز غیر مسلموں کے لئے نہیں ہے جیسے زکوۃ بس اسے نہیں دیں گے بقیہ عام چیزیں بطور تحفہ غیر مسلم کو دے سکتے ہیں حتی کہ نفلی صدقات بھی دے سکتے ہیں۔

نبی ﷺ نے غیر مسلم کو تحفہ دیا ہے اور آپ نے اس سے تحفہ لیا ہے، یہی معاملہ صحابہ کرام کا بھی تھا۔ صحیح بخاری اٹھائیں، امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے: بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ یعنی باب: مشرکوں کو ہدیہ دینا۔ اس باب کے تحت امام بخاریؒ نے پہلے قرآن کی ایک آیت ذکر فرمائی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: لا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ(الممتحنة:8)

ترجمہ: جو لوگ تم سے دین کے بارے میں لڑے نہیں اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے انہوں نے نکالا ہے تو اللہ تعالی ان کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے سے تمہیں نہیں روکتا۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امن پسند غیر مسلموں کو ہدیہ دے سکتے ہیں اور ان کے ساتھ معاملات اور حسن سلوک کر سکتے ہیں۔ اس آیت کے بعد امام بخاری نے ایک حدیث اس طرح ذکر فرمائی ہے۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں ایک ریشمی جوڑا فروخت ہو رہا ہے۔ تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ یہ جوڑا خرید لیجئے تاکہ جمعہ کے دن اور جب کوئی وفد آئے تو آپ اسے پہنا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے ریشمی جوڑے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے کس طرح پہن سکتا ہوں جب کہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمانا تھا، فرما چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں

نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا کہ تم اسے بیچ دو یا کسی (غیر مسلم) کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکے میں اپنے ایک بھائی کے گھر بھیج دیا جو ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ (صحیح البخاری: 2619)

یہ حدیث اس بارے میں صریح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے غیر مسلم (مشرک) بھائی کو ہدیہ دیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو نیا کپڑا یا پرانا کپڑا پہننے کے واسطے دے سکتا ہے اس میں حرج نہیں ہے۔

1016. **سوال:** ایک بیوی کو اپنے شوہر کی مرضی اور پسند کا کتنا خیال رکھنا چاہیے، بیوی صرف ان کی ہی پسند کو اہمیت دیتی رہے اور شوہر بیوی کی پسند کا بالکل خیال نہ کرے ایسی بیوی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا فرمان ہے؟

جواب: شوہر کی پسند اور اس کی مرضی کی کوئی انتہا نہیں ہو سکتی ہے، ایسے میں ایک عورت کو اپنی استطاعت بھر جس میں اس کے شوہر کی خوشی ہو اس کا خیال کرنا چاہیے اور اس کی حد جائز پسند میں شوہر کا خیال کرنا ہے۔ شوہر کی ناجائز پسند میں شوہر کی اطاعت نہیں کرنا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: لاطاعةَ لِمخلُوقٍ في معصيةِ الخالِقِ (صحیح الجامع: 7520)

ترجمہ: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

شوہر بیوی کی پسند و ناپسند کا خیال نہ کرے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیوی بھی شوہر کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے۔ بیوی اپنے معاملے میں اپنے حقوق ادا کرے اور شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا حق ادا کرے۔ میاں بیوی کے حقوق میں جو کوتاہی کرے گا وہ اللہ کے یہاں جوابدہ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے، آپ گھریلو معاملات میں بھی ہمارے لئے سب سے بہترین نمونہ تھے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

خيرُكم خيرُكم لأهلِه وأنا خيرُكم لأهلِي (صحیح ابن ماجہ: 1621)

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہے اور میں تم لوگوں میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔

اس حدیث کی روشنی میں ایک آدمی کو اپنی بیوی، اپنے والدین اور اپنے بچوں کے لئے بہترین نمونہ بننا چاہیے۔ اسی طرح ایک بیوی کو بھی اپنے شوہر، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کے لئے بہترین نمونہ بننا چاہئے۔

1017. **سوال:** میری بیٹی تین سال کی ہے، اکثر شام پانچ سے سات کے درمیان سو جاتی ہے اور یہ ایک روٹین جیسا بنا ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ شوہر جاب سے لیٹ آتے ہیں یعنی ساڑھے گیارہ بجے رات میں۔ اور وہ بچی کے لئے وقت نہیں دے پاتے ہیں اس لئے پہلے نیند پوری کرنے کے لئے سلا دیتے ہیں، ورنہ رات میں تھوڑی دیر کے لئے جگانا پڑتا ہے۔ اس بات پر میری خالہ کا کہنا ہے کہ عصر اور مغرب کے درمیان والے وقت میں نہیں سلانا چاہئے، اس سے بچوں کا ذہن کم ہو جاتا ہے اور وہ کند ذہن ہو جاتے ہیں۔ اس بات میں کتنی سچائی ہے یعنی اسلام کی روشنی میں واقعی اس سے بچوں کا ذہن کم ہو جاتا ہے؟

جواب: ضرورت کی بنا پر اپنے بچے کو عصر اور مغرب کے درمیان سلانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس سے بچے پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا ہے، نہ ہی اس کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ جس نے آپ سے ایسی بات کہی ہے اس نے غلط بیانی کی ہے، اس بات کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔ چھوٹی بچی تو ابھی شریعت کو مکلف ہی نہیں ہے، وہ کبھی بھی سوئے جاگے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جو بڑے لوگ ہیں ان کو نماز کے اوقات کا خیال کر کے سونا چاہئے تاکہ نماز ضائع نہ ہو۔

عصر اور مغرب کے درمیان سونے سے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے اس طرح کی ایک روایت بیان کی جاتی ہے۔ مسند ابی یعلی میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَن نام بعدَ العَصْرِ، فاخْتُلِسَ عَقْلُهُ، فلا يَلُومَنَّ إلا نَفْسَهُ۔

ترجمہ: جو عصر کے بعد سویا تو اس کی عقل میں فتور پیدا ہوا تو صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

دراصل یہ حدیث ضعیف ہے، اس کو بہت سارے محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ علامہ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (السلسلة الضعيفة: 39)، طحاوی نے منقطع کہا ہے۔ (شرح مشکل الآثار: 99/3)۔ اسی طرح ابن حبان، ابن عدی، ابن القیسراني، ابن الجوزي، ذهبي، هيثمي، بوصيري، سیوطي وغیرہم نے ضعیف کہا ہے بلکہ علامہ شوکاني نے موضوع کہا ہے۔ (دیکھیں: الفوائد المجموعة: 216)

چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے اس وجہ سے یہ قابل حجت نہیں ہے اور یہ بات اپنی خالہ سے بھی بتائیں کہ ایسی بات بولنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ بات دین میں ثابت نہیں ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ جو بات ثابت نہ ہو وہ جھوٹ ہے اور

عمداً جھوٹ بولنے پر آدمی گنہگار ہوگا۔ پہلے بھول چوک میں ایسی بات بول دئے تھے تو اللہ معاف کردے گا لیکن اب معلوم ہوگیا تو پھر سے یہ بات نہ بولیں۔

1018. **سوال:** یتیم کسے کہتے ہیں یعنی کیا اس کی کوئی عمر مقرر ہے کہ وہ کب تک یتیم کہلائے گا اور ہم یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں لیکن وہ ہمارے ساتھ بد سلوکی کرتے ہیں تو ہمارا کیا عمل ہونا چاہیے؟

جواب: یتیمی کی مدت بلوغت سے پہلے تک ہے۔ بچہ جیسے ہی بالغ ہوتا ہے اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی موجود ہے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن کر یاد رکھی ہے کہ احتلام کے بعد یتیمی نہیں (یعنی جب جوان ہو گیا تو یتیم نہیں رہا) اور نہ دن بھر رات کے آنے تک خاموشی ہے۔ (ابوداؤد: 2873، شیخ البانی نے صحیح کہا ہے)۔

اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ یتیم آپ کے ساتھ بد سلوکی کرتا ہے، آپ اللہ کی رضا اور خدمت خلق کی نیت سے یتیموں اور محتاجوں کی خبر گیری کرتے رہیں۔ آپ کی نیکی کا اجر کبھی ضائع نہیں ہوگا۔ آپ اس لئے نیکی کر رہے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالی اجر دے پھر بندوں کی بھلائی سے بے نیاز ہو جائیں۔ صحیح بخاری (4141) میں واقعہ افک کا ذکر ہے، مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ بھی انجانے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل ہو گئے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ جو مسطح کی کفالت کرتے تھے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! مسطح نے جب عائشہ کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں اس پر اب کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا مگر اللہ نے اس بات پر تنبیہ کی پھر آپ توبہ کرنے لگے اور خرچ بند کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ بہر کیف! دنیاوی منفعت سے بے پرواہ ہو کر ضرورت مندوں اور یتیموں پر خرچ کرنا چاہئے۔

1019. **سوال:** جس مصحف میں اردو زیادہ ہو اور قرآن کے الفاظ کم ہوں ایسے مصحف کو حیض کی حالت میں ہاتھ سے چھو کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: مصحف ایک معروف لفظ ہے جس کا اطلاق قرآن کریم پر ہوتا ہے اور قرآن کریم سورہ الفاتحہ سے شروع ہو کر سورہ الناس پر ختم ہوتا ہے، یہ مصحف ہے۔ اس مصحف کو عورت حیض کی حالت میں پڑھ سکتی ہے لیکن بغیر آڑ کے چھونا نہیں چاہیے البتہ ہاتھوں میں دستانے لگے ہوں تو چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مصحف میں قرآن کے ہر زبان کے تراجم اور تفاسیر بھی داخل ہیں یعنی قرآن کا کسی زبان میں ترجمہ اور اس کی تفسیر کی گئی ہو وہ بھی مصحف کے حکم میں ہی ہے۔

مصحف کے علاوہ مختلف زبانوں کی دینی کتابیں جیسے عقائد و عبادات اور احکام و مسائل سے متعلق جن میں قرآنی آیات اور احادیث بھی ہوں وہ مصحف کے حکم میں نہیں ہیں اس لئے اس بارے میں اردو کم اور زیادہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ جو اوپر مسئلہ ذکر کیا گیا ہے اسے سمجھیں۔

1020. **سوال:** تہجد کے وقت اگر وضو کے دو نفل پڑھ کر پھر دو نفل تہجد کے پڑھیں پھر قرآن کی تلاوت کریں یا آٹھ رکعت پڑھ کر قرآن کی تلاوت کرنا چاہیئے؟

جواب: سنۃ الوضو، تہجد اور تلاوت یہ سب الگ الگ عبادات ہیں اور ان کے الگ الگ احکام ہیں۔ جب کوئی نماز نہ ہو اس وقت سنۃ الوضو پڑھیں گے لیکن جب تہجد کی نماز پڑھنا ہو تو بغیر سنۃ الوضوء پڑھے تہجد کی نماز پڑھنا شروع کریں۔

اور جب تہجد پڑھنے کا ارادہ ہو اور وقت بھی کشادہ ہو تو بہتر ہے کہ مکمل تہجد پڑھیں اور پھر تلاوت کرنا ہو تو تلاوت بھی کریں۔ تہجد ایک ایسی نماز ہے جس میں جتنی لمبی تلاوت کرنا چاہیں اتنا ہی بہتر ہے پھر الگ سے تلاوت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے باوجود کوئی تہجد کے ساتھ تلاوت بھی کرنا چاہے تو پہلے مکمل آٹھ رکعات تہجد پڑھ لے پھر وتر پڑھے، اس کے بعد تلاوت کرے۔

1021. **سوال:** سعودی عرب میں بھی برائی دیکھنے کو ملتی ہے جبکہ دین اسلام اس ملک میں سب سے پہلے آیا اس وجہ سے عقیدت واحترام اور عمل بھی زیادہ اس ملک میں ہونا چاہئے اس لئے لوگ سب سے پہلے اس اعتبار سے اس ملک کو دیکھتے ہیں پھر ایسا وہاں کیوں ہے؟

جواب: جب بات سعودی عرب کی مثال کی ہے تو یہ ملک آج بھی بے مثال ہے۔ اس ملک کا دنیا کے کسی بھی ملک سے کوئی مقابلہ نہیں ہے، یہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس بات کو چند مثالوں سے سمجھ لیں۔ اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ(الذاریات:56)

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

اور اس مقصد تخلیق کو بتانے کے لئے اس نے ہزاروں انبیاء اور رسول بھیجے، ان تمام انبیاء اور رسولوں نے اپنی اپنی امت کو اللہ کی توحید کا پیغام سنایا۔

جس توحید کو سارے انبیاء لے کر آئے، اس توحید کو پوری دنیا میں تلاشتے ہیں تو خالص صورت میں صرف سعودی عرب میں آپ کو نظر آئے گی۔ یہی وہ توحید ہے جس کی بنیاد پر انسان کا عمل بھی قبول ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر اس کی نجات بھی ہوگی۔ اللہ تعالی انسان کی تمام برائیوں کو معاف کر سکتا ہے لیکن شرک کو کبھی نہیں معاف کرے گا اور انسان میں توحید ہو تو اس کی ساری برائیوں کو معاف کر سکتا ہے۔ گویا جس بنیاد پر انسان کی نجات ہوگی وہ بنیاد دنیا میں صرف سعودی عرب میں موجود ہے، باقی، دنیا میں جتنے ممالک ہیں تمام جگہ شرک کے بڑے بڑے اڈے قائم ہیں جنہیں مسلمان چلا رہے ہیں بلکہ بڑی ڈھٹائی سے مزارات کے دھندے کئے جاتے ہیں۔ ان مسلمانوں کا قیامت میں کیا حشر ہوگا، قرآن وحدیث میں شرک سے متعلق دلیلوں کی روشنی میں جان سکتے ہیں۔

سعودی عرب نے توحید کی بنیاد پر پوری دنیا میں ایک اللہ کی عبادت کے لئے مساجد کی تعمیر کی اور ایک اللہ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے چپے چپے میں قرآن کریم اور اس کے تراجم وتفاسیر بھیجے۔

اپنے ملک کے اندر سینکڑوں دعوتی سنٹر قائم کیا جہاں روزانہ بڑی تعداد میں غیر مسلم اسلام قبول کرتے ہیں حتی کہ دنیا بھر کے مشرک اور بدعتی مسلمان ان سنٹروں میں آکر توبہ کرکے توحید کے متوالے بنتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے اور شرک وبدعت سے توبہ کرنے کی یہ مثال سعودی عرب کے علاوہ پوری دنیا میں آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔

اس ملک کا ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قصاص کو زندگی قرار دیا ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(البقرۃ:179)

ترجمہ: عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اس کے باعث تم (قتل ناحق سے) رکو گے۔

سعودی عرب وہ بے مثال ملک ہے جس میں مختلف قسم کے جرائم پر شریعت کی روشنی میں قصاص نافذ کیا جاتا ہے اور یہ قصاص مومنوں کے لئے زندگی ہے۔ قصاص کے بغیر کسی بھی صالح معاشرہ اور صالح ملک کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایک صالح معاشرہ کے لئے جو اصل بنیاد چاہیے یعنی توحید خالص، وہ سرزمین عرب پر موجود ہے یہاں تک کہ ترکوں نے جو شرکیہ مزارات قائم کر رکھے تھے اس حکومت نے ان کا نام ونشان تک مٹادیا تاکہ مملکت سعودی عرب میں فقط توحید کا غلغلہ رہے اور شرک کا پوری طرح خاتمہ ہو جائے۔اس کے باوجود اگر اس ملک میں برائی ہے تو میں اس برائی کا دفاع نہیں کر رہا ہوں لیکن برائی کے مقابلے میں جو مسلم ملک کی اصل بنیاد اور اصل پہچان ہے وہ آج بھی باقی ہے، دنیا کے مسلمانوں کو اس ملک کی خالص توحید اور اس کے جنائی قانون سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

1022. **سوال:** بہت زیادہ کھانسی یا چھینک آنے پر اگر پیشاب کے دو چار قطرے نکل جائیں تو کیا غسل کرنا ہوگا یا کمر کے نیچے سے پانی ڈال دینا کافی ہے؟

جواب: کھانسنے یا چھینک آنے پر اگر پیشاب کے قطرے نکل جائیں تو صرف اتنی ہی جگہ دھلنے کی ضرورت ہے جہاں پر پیشاب کے قطرے لگے ہیں۔ کمر سے نیچے پورا حصہ بھی دھونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی غسل کرنے کی ضرورت ہے۔ جسم پر یا کپڑے میں جہاں پیشاب لگ جائے، بس اتنی جگہ دھل لینا ہی کافی ہے۔اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

1023. **سوال:** ایک آدمی، ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جو مشرک ہے جس کے گلے میں تعویذ ہے۔ مقتدی کا سوال ہے کہ کیا اسکی نماز مقبول ہوگی یا وہ اپنی نماز الگ پڑھ لے؟

جواب: گلے میں تعویذ ہونے سے آدمی مشرک نہیں ہو جائے گا، تعویذ لٹکانا عموماً شرک اصغر میں داخل ہے۔ہاں تعویذ بعض صورتوں میں شرک اکبر میں داخل ہو سکتا ہے جیسے اس میں شرکیہ کلمات ہوں یا عبادت کی نیت سے اس کو پہنا گیا ہو یا تعویذ کو بذات خود نفع بخش ماننے کا عقیدہ رکھا جائے۔ نیز تعویذ لٹکانے کا جو گناہ ہے وہ لٹکانے والے پر ہوگا اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر تعویذ لٹکانے کا گناہ نہیں ہوگا اور نہ ہی امام کے تعویذ لٹکانے سے مقتدی کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

مذکورہ بالا صورتحال میں مقتدی کی پہلی کوشش یہ ہو کہ امام سے تعویذ ہٹوایا جائے۔اگر وہ نہ ہٹائے تو ایسے امام کو بدل دیا جائے۔اگر وہ امام بھی نہ بدلا جا سکے تو دوسری جگہ جہاں صحیح امام ہو اس کے پیچھے نماز پڑھے اور اگر دوسری جگہ نہ ہو تو اس عمل کو دل میں برا جان کر اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ شرک اکبر میں مبتلا نہ ہو۔

1024. **سوال:** زرد رنگ کا لباس پہننے کے بارے میں حدیث میں مردوں کو منع کیا گیا ہے، کیا یہ ممانعت صرف مردوں کے لیے خاص ہے یا عورتوں کو بھی زرد رنگ کا لباس نہیں پہننا چاہیے؟

جواب: زعفرانی لباس پہننا صرف مردوں کے لیے منع ہے، عورتوں کے لئے زعفرانی لباس منع نہیں ہے اس لئے عورتیں زعفرانی لباس پہن سکتی ہیں البتہ اگر کپڑے میں زعفرانی خوشبو لگی ہو تو عورت اسے حج و عمرہ کے دوران احرام کی حالت میں نہیں پہنے گی حتی کہ عدت والی خاتون بھی اس سے پرہیز کرے کیونکہ عدت میں زینت کی چیزیں منع ہوتی ہیں۔

1025. **سوال:** اگر لڑکی کی رضامندی نہ ہو پھر بھی اس کا نکاح کر دیا جائے تو کیا وہ نکاح نہیں ہوگا جیسے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا؟

جواب: جیسے ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اسی طرح لڑکی کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اس لیے ولی کے لئے شادی کے وقت لڑکی سے اس کی رضامندی حاصل کرنا ضروری ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الثَّيِّبُ أحقُّ بنفسِها من وليِّها والبِكرُ تستأمرُ وإذنُها سُكوتُه (صحیح مسلم:1421)

ترجمہ: ثیبہ اپنے نفس کا اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

اگر ولی نے لڑکی کی رضامندی کے بغیر یعنی جبرا کہیں لڑکی کا نکاح کر دیا تو نکاح اپنی جگہ ہو جائے گا تاہم لڑکی کو اختیار ہوگا کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھے یا قاضی کے ذریعہ نکاح فسخ کرالے جیسا کہ ابو داؤد کے اندر حدیث موجود ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ؟ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (سنن ابوداؤد:2096، صححہ البانی)

ترجمہ: ایک کنواری لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے مگر وہ اس کو ناپسند کرتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو اختیار دیا کہ وہ اس نکاح کو باقی رکھے یا ختم کر دے۔

1026. **سوال:** عمرہ کے لئے بچہ پلاسٹک یا ربڑ سے بنی چپل پہن سکتا ہے، اس میں عمرہ ہو جائے گا یا دوسرا لینا پڑے گا؟

جواب: جی بالکل، احرام میں پلاسٹک یا ربڑ والی چپل پہنی جاسکتی ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس میں عمرہ ہو جائے گا۔

1027. سوال: کھانے سے پہلے کی صحیح دعا کیا ہے، بِسْمِ اللهِ وَ علی بَرَكَةِ اللهِ" کہنا صحیح ہے یا صرف "بِسْمِ اللهِ" کہنا چاہیے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ و علی برکۃ اللہ کہنا ثابت نہیں ہے۔ صحیح حدیث سے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہنا ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إذا أكلَ أحدُكم طعامًا فليقل بسمِ اللهِ فإن نسيَ في أوَّلِه فليقل بسمِ اللهِ في أوَّلِه وآخرِه۔ (صحیح الترمذي:1858)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی کھانا کھانے لگے تو بسم اللہ کہے اور اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو کہے بسم اللہ فی اولہ و آخرہ۔

اس لئے جب کھانا کھانے لگیں تو شروع میں بسم اللہ کہیں اور اگر بسم اللہ کہنا بھول جائیں، درمیان میں یاد آئے تو کہیں "بسمِ اللهِ في أوَّلِه وآخرِه"۔

1028. سوال: کیا اگر میت نے اپنی زندگی میں وراثت تقسیم نہیں کی اور وہ انتقال کر گیا تو اس کی مغفرت نہیں ہو گی اور اگر اس کے بعد اس کا بیٹا بھی بغیر وراثت تقسیم کئے انتقال کر گیا تو اس کی بھی مغفرت نہیں ہو گی؟

جواب: آدمی کا اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا شرعی طور پر غلط ہے، جائیداد کی تقسیم آدمی کے مرنے کے بعد ہوتی ہے۔ سورہ نساء میں وراثت کا پورا نظام بیان کیا گیا ہے جس میں تفاصیل موجود ہیں کہ جب آدمی مرے اور اس کے پیچھے لڑکا ہو یا لڑکی ہو یا بیوی ہو تو کس کو کتنا حصہ ملے گا اس لئے یہ بات غلط ہے کہ آدمی اگر زندگی میں وراثت تقسیم نہ کرے تو اس کی مغفرت نہیں ہو گی، یہ جھوٹی بات ہے کیونکہ وراثت تقسیم کرنے کا تعلق وفات کے بعد ہے، زندگی میں وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔

مذکورہ بالا صورت میں اگر والد کی جائیداد سے متعلق سوال پوچھا جارہا ہے تو اس سلسلے میں اصل مسئلہ یہ تھا کہ والد کے انتقال کے فورا بعد ان کے جتنے وارثین تھے، بلا تاخیر سب میں جائیداد تقسیم کر دی جانی چاہیے تھی۔ اگر والد کی جائیداد تقسیم کرنے میں تاخیر ہوئی اور اب تک تقسیم نہیں ہوئی ہے تو اس میں صرف وفات پانے والے بیٹے کا قصور

نہیں ہے بلکہ تمام وارث قصور وار ہیں کیونکہ وراثت کی تقسیم کا ذمہ دار ایک بھائی نہیں ہے بلکہ سارے وارثین ذمہ دار ہیں۔ہاں اگر وراثت کی تقسیم میں کوئی ایک وارث جان بوجھ کر رکاوٹ بنا ہو اور وراثت تقسیم نہ ہونے دیا ہو تو وہ آدمی گنہگار ہوگا لیکن پھر بھی یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس کی مغفرت نہیں ہوگی، یہ بات جھوٹی ہے،اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

بہر حال! والد کی جائیداد اگر ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی ہو تو اسے تمام وارثوں میں تقسیم کر دی جائے۔

1029. **سوال:** اگر وضو کرتے وقت ترتیب ادھر اُدھر ہو جائے جیسے پہلے چہرہ دھو لیا اور بعد میں کلی کی تو کیا وضو دوبارہ کرنا پڑے گا؟

جواب: وضو کی شرطوں میں ایک شرط ترتیب بھی ہے یعنی اعضائے وضو کو ترتیب سے دھلنا واجب ہے،اگر کوئی الٹ پلٹ کر وضو کرتا ہے مثلاً پہلے چہرہ دھل لیا پھر کلی کیا یا ہاتھ دھونے سے پہلے چہرہ دھلا تو اس کا وضو نہیں ہوگا، ایسے آدمی کو پھر سے وضو کرنا پڑے گا۔

1030. **سوال:** جب بچے قرآن ناظرہ مکمل کرتے ہیں تو کیا ایک دوسرے کو مبارکبادی دینا چاہئے؟

جواب: بچوں کو پڑھنے سے متعلق دعائیں دینا یا صاحب اولاد ایک دوسرے کو بچوں کے تعلق سے یا اپنے تعلق سے دعائیں دے،اس میں حرج نہیں ہے۔دعا دینا ہمہ وقت جائز ہے۔بنابریں بچے کا قرآن ناظرہ مکمل ہونے پر بچے کے لئے خیر و برکت کی دعا کرنا یا بچے کے والدین کے لیے دعائے خیر کرنا کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

جہاں تک مبارکبادی کا معاملہ ہے اور اگر مبارکبادی کا تعلق اسی قسم کی دعا سے ہے تو ایسی مبارکبادی اور اس قسم کی دعا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر مروجہ جمعہ مبارک (جو کہ بدعت ہے) کی طرح مبارکبادی دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی دلیل وارد نہیں ہے۔

1031. **سوال:** ایک بچی نے اپنے لئے استخارہ کیا ہے کیونکہ اس کے لئے رشتہ آیا تھا۔اس نے خواب دیکھا ہے کہ وہ پیپر میں نقل کر رہی ہے اور اپنی دوست کو بھی کروا رہی ہے،اس کو ٹیچر دیکھ لیتی ہے لیکن وہ ٹیچر اس کی دوست کو پکڑ کر لے جاتی ہے۔وہ شکر کرتی ہے کہ میں بچ گئی، کیا یہ خواب رہنمائی کر رہا ہے یا بس ایسے ہی ایک خواب ہے؟

جواب: چونکہ مجھے خواب کی تعبیر نہیں آتی ہے اس لیے مجھے اس خواب کی تعبیر کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہے۔ جہاں تک استخارہ کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں کہیں پر شریعت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ استخارہ کے بعد کوئی خواب آئے گا، لوگوں میں یہ غلط فہمی مشہور ہے کہ استخارہ کے بعد خواب آتا ہے۔

استخارہ اصل میں اللہ سے اپنے کام کی توفیق و مدد طلب کرنے کا نام ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز استخارہ کے بعد بندہ اللہ رب العالمین سے دعا کرے اور کسی صاحب علم و فضل سے اپنے معاملہ میں مشورہ کرے، یہ استخارہ ہے۔

1032. **سوال:** میرے بیٹے کے ہاتھ کی انگلی پر نیلے رنگ کا پیدائشی نشان ہے۔ شاید اُس کو مسّہ کہتے ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ وہ نشان لوگوں سے چھپانا چاہیے اور بلاضرورت کسی کو بھی نہیں دکھانا چاہیے، کیا شریعت میں ایسا کوئی حکم ہے؟

جواب: میری معلومات کے مطابق طب کی روشنی میں جسم کے کسی حصے پر نیلے نشان کا ہونا الگ چیز ہے اور مسہ ایک الگ چیز ہے۔ لوگوں کے چہرے، گردن یا ہاتھ وغیرہ کی جلد پر کالے رنگ کا موٹا حصہ ابھر آتا ہے اسے مسہ کہا جاتا ہے۔

جہاں تک پیدائشی طور پر بچے کی انگلی پر نیلے نشان کا شرعی مسئلہ ہے تو شریعت میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں ہے کہ جسم پر موجود نیلے رنگ کے نشان کو لوگوں سے چھپانا چاہیے۔ یہ اصل میں ایک طبّی مسئلہ ہے اس کے لئے طبیب سے رہنمائی کی ضرورت ہے، وہ جو مشورہ دیں اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ باقی شریعت میں اس تعلق سے کسی بات کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

1033. **سوال:** کیا گھٹنوں پر بیٹھ کر کھانا کھایا جاسکتا ہے؟

جواب: سب سے پہلے کھانے سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سمجھ لیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری: 4979)

ایک دوسری حدیث ہے، انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اقعاء کی حالت میں کھجور کھاتے ہوئے دیکھا۔ (مسلم: 3807)

ان دونوں حدیثوں کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوا کہ ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے اور دوسری بات یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعاء کی حالت میں کھانا تناول فرماتے تھے۔

اقعاء کہتے ہیں دونوں قدموں کے پنجوں کو زمین پر کھڑا رکھ کر دونوں ایڑیوں پر بیٹھنا۔اس کے علاوہ گھٹنوں کے بل دونوں قدموں کے ظاہر پر اسی طرح بیٹھ کر کھانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ داہنے پیر کو کھڑا رکھا جائے اور بایاں پیر بچھا کر اس پہ بیٹھا جائے یعنی بیٹھ کر کھانے کی یہ وہ کیفیات ہیں جن میں آدمی بہت آسودہ ہو کر نہیں کھا سکتا ہے اور ایسی ہی کیفیت میں بیٹھ کر کھانا چاہیے تاکہ آدمی اپنے جسم میں مناسب غذا لے۔

1034. **سوال:** مجھے اس دعا "اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا" کی دلیل چاہئے؟

جواب: لوگوں میں مشہور ہے کہ سورہ غاشیہ کے آخر میں "اللھم حاسبني حساباًیسیراً" پڑھنا چاہیے جبکہ سورہ غاشیہ کے آخر میں یہ دعا پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ ایک روایت اس طرح آتی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں :

كان النبي، صلى الله عليه وسلم ، يقول في بعض صلاته: "اللهم حاسبني حساباً يسيراً".فقالت عائشةرضي الله عنها:ما الحساب اليسير؟قال:أن ينظر في كتابه فيتجاوز عنه(رواه أحمد و قال الألباني: إسناده جيد)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ اپنی بعض نمازوں میں "اللھم حاسبني حساباًیسیرا" پڑھا کرتے تھے۔سیدہ عائشہ نے دریافت کیا کہ آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ اعمال نامہ کو دیکھے اور بندے سے درگزر کردے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک دعا ہے جسے نبی ﷺ اپنی بعض نمازوں میں پڑھا کرتے تھے،اس لیے ہم اپنی دعاؤں میں اس دعا کو بھی شامل کر کے جب چاہیں اسے پڑھ سکتے ہیں۔

1035. **سوال:** ایک بھائی کا سوال ہے کہ اس کے چچا نے اس سے کہا ہے کہ میں نے فرسٹ فلور بنایا ہے۔اس اوپری حصہ میں رہائش سے پہلے جانور کا صدقہ دینا چاہتا ہوں۔ساتھ ہی جانور خریدنے اسے اپنے ساتھ لے گئے اور اس نے مدد کی۔اس بھائی نے کہا کہ یہ شرکیہ عمل ہے مگر چچا کا کہنا ہے کہ گھر والے نہیں مانتے ہیں،اس ڈر سے کہ پہلے چچا کے دو لڑکوں کا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے۔اب ان کو اس نئے گھر میں شفٹ کرنا چاہتے ہیں،ڈر ہے کہ کہیں ان کے

لڑکے کے ساتھ پھر حادثہ نہ ہو جائے۔ پہلے صدقہ کے جانور کو دو دن کے لئے اکیلے گھر میں چھوڑا گیا ہے۔ مدد کرنے والے بھائی کو ڈر ہے کہ کیا اس کو بھی گناہ ملے گا؟

جواب: کسی حادثہ سے بچنے کی نیت سے جانور ذبح کرنا شرکیہ عمل ہے اور چونکہ اس بھائی کو پہلے سے اس بات کی خبر تھی لہذا وہ اپنے چچا کو اس عمل سے منع کرتا اور اگر اس کے چچا ماننے پر آمادہ نہیں ہوئے تو خود کو اس عمل سے دور رکھتا اور دل میں اسے برا جانتا۔

خیر! انسان سے ہی غلطی ہوتی ہے اور اللہ تعالی اپنے بندے کو غلطی کی اصلاح کا موقع بھی دیتا ہے۔ جس نے اس کام پر مدد کی وہ اللہ سے توبہ کرلے، اللہ معاف کرنے والا ہے۔ ساتھ ہی وہ بھائی اپنے چچا کو اس ناجائز عمل پر اچھے سے سمجھائے، وہ اگر صحیح سے نہ سمجھا سکے تو کسی قریبی عالم کے ذریعہ اپنے چچا کو اس عمل کا شرعی حکم بتائے۔

1036. **سوال:** کیا ہم اپنی اولاد کو یہ نصیحت کر سکتے ہیں کہ فرض عبادات کے ساتھ ساری زندگی کم از کم ہر ماہ کے تین روزے اور چاشت کی نماز ادا کرنا اپنی عادت بنالو تاکہ ان تین روزوں کا اجر اور جسم کے تمام جوڑوں کا شکر ادا ہو سکے کیونکہ تہجد کی ادائیگی ہر کوئی نہیں کر پاتا ہے؟

جواب: اپنی اولاد کو بلاشبہ ان باتوں کی نصیحت کر سکتے ہیں، نبی ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو عمر بھر تین باتوں پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ، صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ (صحیح البخاری:1178)

ترجمہ: مجھے میرے جانی دوست (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن روزے۔ چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔

1037. **سوال:** ظہر کی نماز میں سنت موکدہ چھ رکعت ہوتی ہیں، اگر کبھی دو پڑھ لیں، کبھی چار پڑھ لیں تو نماز درست ہو گی یا پوری چھ رکعت پڑھنی ہو گی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے طے شدہ عبادت میں کوئی اپنی مرضی سے کم اور زیادہ نہیں کر سکتا ہے، جو عبادت جس تعداد میں بیان ہوئی ہے، ہمیں اسی تعداد میں ادا کرنی چاہیے۔ سنت موکدہ کی ادائیگی واجب نہیں ہے اس لئے کبھی چھوٹ جائے یا چھ رکعت نہیں ادا کر سکیں، کم ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن

سنت موکدہ کے تعلق سے یہ نہ سمجھیں کہ دوپڑھنے سے بھی کام چلے گا یاچارپڑھنے سے بھی چلے گا بلکہ یہ سمجھیں کہ سنت موکدہ کی تعداد چھ رکعات ہیں ہمیں اتنی تعداد میں ادا کرنا ہے۔ کبھی عذر کی وجہ سے کچھ کم ہو جائے یا چھوٹ جائے تواس میں کوئی حرج نہیں۔ سنت مؤکدہ نہیں بھی پڑھتے ہیں تب بھی فرض ادا کرنے سے فرض ادا ہو جائے گا مگر سنت کی فضیلت سے آدمی محروم ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنت مؤکدہ برابر ادا کرتے، ہمیں بھی سنت پر مواظبت کرنی چاہیے۔

1038. **سوال:** ہم عام طور سے اہل حدیث مسجد میں نماز پڑھتے ہیں لیکن کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ اہل حدیث مسجد نہیں ملتی اور اس میں نماز بھی تاخیر سے ادا کی جاتی ہے ایسے وقت میں عام مسجد میں نماز پڑھنا چاہیے یا اول وقت پر اکیلے نماز پڑھ لینا چاہیے؟

جواب: اول وقت پر نماز ادا کرنا افضل ہے جبکہ جماعت سے نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے اور حکما جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس وجہ سے آپ پر لازم ہے کہ جماعت سے نماز ادا کریں کیونکہ یہ واجبی عمل ہے جبکہ اول وقت میں پڑھنا واجبی عمل نہیں بلکہ افضل عمل ہے تاہم اس بات کا خیال رہے کہ نماز پڑھانے والا صحیح عقیدہ والا ہو۔ اگر مسجد کا امام شرکیہ عقیدہ رکھنے والا اور شرک کرنے والا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے بہتر ہے اکیلے نماز ادا کرلیں۔

1039. **سوال:** مقام الھدا اور السیل الکبیر جو طائف میں ہے، اگر کوئی ان میقات سے پہلے کسی ہوٹل میں رکے اور وہاں غسل کرکے احرام باندھ کر وہاں جاکر گزرتے ہوئے نیت کرے تو کیا یہ درست ہوگا جیسے کہ ہم فقہ کی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ میقات سے آگے بغیر نیت کے نہیں گزر سکتے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف اور اس راستے سے گزرنے والوں کے لیے جو میقات متعین فرمائی ہے وہ قرن المنازل ہے، اس کا نیا نام السیل الکبیر ہے۔

پہاڑی راستے الھدا میں رسول اللہ نے میقات متعین نہیں کی ہے اس لئے عمرہ کرنے والوں کو السیل سے احرام باندھنا چاہیے۔ الھدا، السیل الکبیر کے ٹھیک مقابل ہے اس لئے وہاں سے بعض لوگ احرام باندھتے ہیں پھر بھی صحیح یہ ہے کہ السیل سے احرام باندھیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ کو میقات متعین فرمایا ہے۔

اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ ہوٹل میں ٹھہر کر وہاں غسل کرلیں اور احرام کا لباس لگالیں پھر میقات آئیں اور وہاں سے نیت کرلیں یعنی میقات پر ہی غسل کرنا کوئی ضروری نہیں ہے، ہوٹل میں بھی غسل کرکے احرام کا لباس لگا کر میقات سے گزرتے وقت اس کے پاس نیت کر سکتے ہیں۔

1040. **سوال:** اگر کسی نے ایک دو دفعہ مقام الھدا سے عمرہ کے لئے نیت کی ہو تو کیا نیت ہو گئی ہو گی یعنی عمرہ صحیح ہو گا؟

جواب: الھدا کے راستے سے پہلے جو عمرہ کیا گیا اس کی صحت میں کوئی شک نہیں ہے، عمرہ اپنی جگہ درست اور صحیح ہے تاہم آئندہ اصل میقات سے احرام باندھنا چاہیے۔

1041. **سوال:** اگر کوئی احرام ہوٹل میں باندھ کر سواری پر بیٹھ کر نیت وہیں کرلے اور میقات کے قریب سے گزر جائے تو کیا یہ ٹھیک ہو گا یا نیت بھی میقات پر ہی کرنی چاہیئے اور کیا اس کے لئے شرط ہے کہ گاڑی سے اترے میقات کی مسجد پر؟

جواب: نیت ہوٹل اور رہائش سے نہیں کرنا ہے بلکہ میقات کے قریب آکر کرنا ہے اور نیت کے لئے میقات کی مسجد میں جانا یا گاڑی سے اترنا ضروری نہیں ہے۔ گاڑی سے گزرتے وقت ٹھیک میقات کے پاس زبان سے "لبیک عمرۃ" کہتے ہوئے نیت کرلیں یہی کافی ہے۔

1042. **سوال:** کیا سعی میں صفا و مروہ پر تین مرتبہ تکبیر کہنا ضروری ہے، اگر کوئی شروع میں (إن الصفا والمروة من شعائر الله) پڑھ لیتا ہے اور ہر بار ایک ایک مرتبہ تکبیر صفا یا مروی پر پہنچ کر پڑھتا ہے تو کیا یہ کافی ہو گا یا تین مرتبہ ہی پڑھنا چاہیئے اور عمرہ کے طریقہ میں جس دعا کا آپ نے ذکر کیا ہے، اگر کوئی نہ پڑھے تو کیا گناہگار ہو گا؟

جواب: آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج و عمرہ کا طریقہ معلوم کریں خصوصا صحیح مسلم (حدیث نمبر:1218) کی ایک طویل ترین حدیث دیکھیں، اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا کی طرف گئے اور آیت پڑھی۔

"ان الصفا والمروة من شعائر الله".

پھر کہا۔"أبدأ بما بدأ الله به"۔

پھر آپ اونچائی پر چڑھے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ دیکھ لیا اور آپ نے قبلہ کا استقبال کیا، اللہ کی وحدانیت بیان کی اور تکبیر کہی پھر اس کے بعد یہ کہا:

"لا اله الا الله وحده، لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، لا اله الا الله وحده، انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده".

یہ دعا آپ نے تین مرتبہ پڑھی اور اس کے درمیان آپ نے دعا کی۔

پھر آپ مروہ پر گئے اور آپ نے اسی طرح سے کیا جیسے آپ نے صفا پر کیا تھا۔

یہاں پر علماء یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی آیت صرف صفا پر پہلی مرتبہ پڑھنا ہے، باقی مرتبہ صفا اور مروہ پر جس دعا کو نبی نے تین مرتبہ پڑھی ہے اس کو تین تین مرتبہ پڑھیں گے اور درمیان میں مزید دعا کریں گے لہذا ٹھیک اسی طرح ہمیں بھی صفا و مروہ کی سعی میں عمل کرنا چاہیے۔

کوئی سعی میں دعا بھول جائے یا دعا کم ہو جائے یا دعا زیادہ ہو جائے اس کی وجہ سے آدمی گنہگار نہیں ہوگا تاہم ہمیں سنت کی پابندی کرنی چاہیے۔

1043. **سوال:** مکہ میں مسجد جعرانہ ہے، کیا یہ ایک میقات بھی ہے، یہاں سے کون لوگ احرام باندھ سکتے ہیں، کیا جدہ والے یہاں احرام باندھ سکتے ہیں، یہاں سے احرام باندھنے کی کوئی فضیلت ہے، ایسا سننے میں آیا ہے کہ یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے سے بڑا عمرہ ہوتا ہے. کیا یہ درست ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا والوں کے لیے میقات پانچ ہے، جو سب کو معلوم ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسری میقات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جدہ والے اپنی رہائش سے ہی احرام باندھیں گے، ورنہ اسے دم لگے گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو مکہ والے ہیں وہ حدودِ حرم سے باہر نکل کر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں خواہ مسجد عائشہ ہو، جعرانہ ہو، تنعیم ہو یا عرفات ہو اور آخری بات یہ ہے کہ جعرانہ سے احرام باندھنے کی کوئی خصوصی فضیلت نہیں ہے اور نہ یہاں سے احرام باندھنا بڑا عمرہ کہلاتا ہے۔ معلوم رہے کہ جعرانہ حدود حرم سے باہر کا حصہ ہے، یہ میقات نہیں ہے البتہ حدود حرم میں رہنے والے عمرہ کرنے کے واسطے جعرانہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

1044. **سوال:** ایک آدمی نے صحیح مسلم کی ایک حدیث کے حوالے سے کہا ہے کہ جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھ کر أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا مسنون ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: صحیح مسلم کے حوالے سے جو بات کہی گئی ہے کہ جمائی کے دوران اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا مسنون ہے، یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور جس بات کی دلیل ملتی ہے اس میں صرف اتنی بات ہے کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو جمائی آئے تو روکنے کی کوشش کرے یا اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو سکتا ہے، صحیح مسلم 2994، اور 2995 میں یہی بات ہے۔

اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جمائی کے وقت تعوذ پڑھ لیں لیکن اس کو مسنون کہنا غلط ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

1045. **سوال:** کیا موت سے پہلے آدمی کو روح قبض کرنے والے فرشتے نظر آتے ہیں؟

جواب: اہل علم نے قرآن و حدیث اور متعدد آثار کی روشنی میں کہا ہے کہ موت کے وقت مومن اور کافر کو فرشتے نظر آتے ہیں۔ موت کے وقت مومن کے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہیں اور کافر کے پاس عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔

1046. **سوال:** میزان بینک دعوی کرتا ہے کہ وہ انٹرسٹ فری مختلف چیزیں قسطوں پہ دیتے ہیں، کیا وہ لینا جائز ہے اور کیا شیئرز میں انوسٹ کرنا جائز ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میزان بینک شرعی اصول پر قائم نہیں ہے اس لئے اس بینک سے معاملہ کرنا یا اس کا منافع لینا جائز نہیں ہے۔

قسطوں کا کاروبار سودی بینک کے ذریعہ تو کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے، بینک سے ہٹ کر بھی عام دکانوں سے قسطوں پر سامان لینا اس طور پر کہ نقد کے مقابلے میں قسطوں کا پیسہ زیادہ ہو تو یہ جائز نہیں ہے۔ مزید برآں قسطوں کے کاروبار میں عموماً تاخیر پر مالی جرمانہ لگایا جاتا ہے، اگر یہ بات معاہدہ میں شامل ہو تو ایسے کاروبار کو کوئی بھی عالم جائز نہیں قرار دیتا۔

آج کل جو شیئر بازار چلتے ہیں عام طور سے اس میں سود، جوا اور فریب شامل ہوتا ہے اس لئے شیئر بازار کے کاروبار سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ الحمد للہ ہزاروں حلال تجارتیں ہیں ان میں اپنا پیسہ لگائیں۔

1047. **سوال:** جو لوگ عمرہ کرنے آتے ہیں اور جب وہ عمرہ کر لیتے ہیں تو پھر وہ مدینہ جاتے ہیں۔ اگر واپسی پر احرام نہیں باندھا تو کیا ان کو کفارہ دینا ہوگا؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ جو لوگ عمرہ پر آتے ہیں، اگر وہ عمرہ کر کے اپنے ملک واپس لوٹ جائیں تب بھی ان کا عمرہ درست ہے، انہیں مدینہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یعنی مدینہ کی زیارت کا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو عمرہ پر آئے اور مسجد نبوی کی زیارت کے لیے جائے، اس کو مکہ واپس آنے پر دوبارہ عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اس کی اپنی مرضی پر منحصر ہے، اگر عمرہ کرنا چاہے تو مدینہ کی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے اور عمرہ نہیں کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مدینہ سے احرام باندھ کر ہی واپس آنا پڑے گا ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

1048. **سوال:** جو مرد کالج ویونیورسٹی میں بچیوں کو پڑھاتے ہیں کیا یہ جائز ہے اور کیا یہ روحانی باپ ہو سکتے ہیں؟

جواب: آج کل عموماً کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم کا جو طریقہ رائج ہے وہ غیر شرعی ہے۔ شرعی طور پر کسی بھی لڑکی کے لئے لڑکوں والی جگہ میں تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں ہے، نہ ہی کسی مرد کے لئے لڑکے اور لڑکی والی جگہ پہ تعلیم دینا جائز ہے یعنی اسلام میں مرد و عورت کا ایک ساتھ مل کر تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسی جگہ پڑھانے والے جو غیر شرعی کام کرتے ہیں، وہ روحانی باپ کہاں سے ہو سکتے ہیں؟

1049. **سوال:** اذان میں محمد رسول اللہ آتا ہے، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی یہی اذان دی جاتی تھی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تھا؟

جواب: بعثت نبوی سے پہلے اذان کا تصور نہیں تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ آئے اور مسلمانوں کو نماز کے لئے بلانے کی ضرورت پڑی پھر جا کر اذان کا اعلان ہوا، اس بارے میں ایک حدیث دیکھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جب مسلمان مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہو جاتے اور نمازوں کے اوقات کا انتظار کرتے، کوئی اس کا اعلان نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے بارے میں گفتگو کی تو بعض نے کہا: عیسائیوں کے گھنٹے کے مانند ایک گھنٹا لے لو اور بعض نے کہا: یہود کے قرنا جیسا قرنا، البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایک آدمی ہی کیوں نہیں بھیج دیتے جو نماز کا اعلان کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور نماز کا اعلان کرو۔ (صحیح مسلم: 837)

1050. **سوال:** سورہ بقرہ اور آل عمران بڑی بڑی سورتیں ہیں، انہیں روز کیسے پورا پڑھنا ہے جیسا کہ ہم حدیث میں سنتے ہیں کہ ان دونوں سورتوں کے پڑھنے والوں کو یہ سورت اللہ سے جھگڑ کر جنت میں داخل کرائے گی؟

جواب: قرآن و حدیث میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے کہ آپ کو روزانہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھنا ہے۔ آپ اپنی آسانی کے حساب سے قرآن کی تلاوت شروع قرآن سے کرتے رہیں اور کسی مخصوص حاجت وضرورت کے لئے اپنی جانب سے کوئی سورت مخصوص کرکے صرف اس کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی فضیلت میں کئی صحیح احادیث آتی ہیں لیکن جس بات کو آپ نے پوچھا ہے کہ ان دونوں سورتوں کے پڑھنے والے کو یہ سورتیں جھگڑ کر جنت میں داخل کرائیں گی، ایسی کوئی صحیح حدیث میرے علم میں نہیں ہے۔ ان دونوں سورتوں کی فضیلت سے متعلق ایک صحیح حدیث، صحیح مسلم میں اس طرح سے آتی ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اقرَؤوا القُرآنَ فإنَّه يأتي يومَ القيامةِ شفيعًا لأصحابِه اقرَؤوا الزَّهْرَاوَيْنِ سورةَ البقرةِ وسورةَ آلِ عِمْرانَ فإنَّهما يأتيانِ يومَ القيامةِ كأنَّهما غَمَامَتَانِ أو غَيَايَتَانِ أو كأنَّهما فِرْقَانِ مِن طيرٍ صَوَافَّ تُحاجَّانِ عن أصحابِهما اقرَؤوا سورةَ البقرةِ فإنَّ أَخْذَها بركةٌ وتَرْكَها حَسرةٌ ولا يستطيعُها البَطَلَةُ(صحیح مسلم:804)

ترجمہ: قرآن پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا اور دو سرسبز و شاداب سورتوں یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو پڑھتے رہو، اس لئے کہ وہ میدان قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف حجت کرتی ہوئی آئیں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان یا دو کڑیاں اڑتے چڑیوں کی۔ اور سورۂ بقرہ پڑھتے رہنا کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے اور چھوڑنا حسرت اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

1051. **سوال:** صحیح بخاری میں کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین حدیث نمبر 6939 میں ہم نے پڑھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اھل مکہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ آنے کی خبر دی تھی۔ جس عورت کے ہاتھ خط بھجوایا جب اس کی تلاشی لی گئی تو اس نے اپنی کمر جس میں ایک چادر سے باندھ رکھی تھی وھاں سے خط نکال کر دیا جبکہ یہی واقعہ اس سے پہلے پڑھا، صحیح بخاری کے ایک باب میں وہاں یہ ہے کہ اس نے اپنے سر کے جوڑے میں خط چھپا رکھا تھا، کیا یہ دو الگ الگ واقعات ہوئے تھے؟

جواب: یہ ایک ہی واقعہ ہے جسے مختلف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔خط نکالنے کی جگہ سے متعلق صحیح بخاری میں کئی روایات ملتی ہیں بلکہ ان دونوں مفہوم والی روایات بھی ہیں جن کی طرف سوال میں اشارہ کیا گیا ہے۔

صحیح بخاری(3007)میں یہ الفاظ ہیں۔(فاخرجته من عقاصها)

ترجمہ: اس پر اس نے اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے خط نکال کر دیا۔

حدیث نمبر(3081)کے الفاظ ہیں۔

(فاخرجت من حجزتها)

ترجمہ: اس نے خط اپنے نیفے میں سے نکال کر دیا۔

اور حدیث نمبر(3983)کے الفاظ ہیں۔

(فلما رات الجد اهوت إلى حجزتها وهي محتجزة بكساء فاخرجته)

ترجمہ: جب اس نے ہمارا یہ سخت رویہ دیکھا تو ازار باندھنے کی جگہ کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر میں لپٹی ہوئی تھی اور اس نے خط نکال کر ہم کو دے دیا۔

حدیث نمبر(6939)کے الفاظ ہیں۔

(فاهوت إلى حجزتها وهي محتجزة بكساء، فاخرجت الصحيفة)

ترجمہ: اب وہ عورت اپنے نیفے کی طرف جھکی اس نے ایک چادر کمر پر باندھ رکھی تھی اور خط نکالا۔

سارے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خط بال اور کمر کے پاس سے نکالا گیا،اس کا مطلب ہے بالوں کی چوٹی کمر کے پاس چھپائی گئی تھی جس میں خط موجود تھا اسی کیفیت کو حدیث میں کہیں پر بالوں سے خط نکالنے کا ذکر ہے تو کہیں کمر کے پاس چادر اور ازار سے نکالنے کا ذکر ہے۔

1052. **سوال:** کیا لڑکی کا نام اقرار رکھ سکتے ہیں،ایک شیخ کہہ رہے ہیں کہ اقرا فعل کے طور پر قرآن مجید میں آیا ہے تو فعل کو اسم کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے،کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جس نے یہ بات کہی ہے ان کی بات درست ہے۔اقرا فعل ہے جبکہ نام رکھنے کے لئے اسم چاہیے، فعل نہیں چاہیے۔اور وہ بھی مذکر کے لیے استعمال ہونے والا فعل ہے جبکہ اپنے یہاں لڑکیوں کے لئے یہ نام رکھا جاتا ہے۔

بہر کیف! اقرانام لڑکیوں کے لئے یا لڑکوں کے لیے رکھنا صحیح نہیں ہے۔

1053. **سوال:** اوپن یونیورسٹی میں زیادہ تر کلاس آن لائن ہوتی ہے جیسے بی اے، بی ایڈ، ایم ایڈ۔ کچھ طالب کو دور دراز علاقوں میں ہونے کی وجہ سے سگنل کے مسائل ہونے کی وجہ سے کلاس نہیں لے پاتے یا کسی کو لینی نہیں آتی یا کچھ شادی شدہ خواتین مصروفیت کی وجہ سے خود سے کلاس نہیں لے پاتیں اور یہ کام کوئی متفرغ آدمی ہو ان کی کلاس اٹنڈ کر دے تو کلاس اٹینڈ کرنے کی اجرت لی جاتی ہے۔ اس طرح آن لائن کلاس یا کوئز وغیرہ حل کر کے پیسے کمانا جائز ہو گا یا نہیں؟

جواب: دوسروں کے لئے آن لائن کلاس اٹینڈ کرنا اور اس پہ پیسہ لینا جائز نہیں ہے، اسی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئز کے سوالات حل کر دینا اور اس کا پیسہ لینا جائز نہیں ہے۔ اس معاملہ میں دونوں آدمی گنہگار ہوں گے، ایک وہ جو یہ کام کروا رہا ہے اور ایک وہ جو یہ کام کر رہا ہے، یہ دونوں آدمی ادارہ کی نظر میں مجرم ہیں۔ اس وجہ سے کسی کو بھی اپنے آنلائن کلاس اٹینڈ کروانے کے لئے نہ آدمی متعین کرنا چاہیے اور نہ اسے پیسہ دینا چاہیے۔ نہ ہی کسی کو منافع کمانے کے لیے ایسا عمل انجام دینا چاہیے۔

جو تعلیم حاصل کر رہا ہے کلاس جوائن کرنا اس کی ذمہ داری اور اس کا کام ہے اور اس معاملے میں کوئی عذر اور کوئی مجبوری نہیں دیکھی جائے گی۔

جس کسی کو تعلیم حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے جس طرح تعلیم حاصل کرنا آسان ہے اسی طرح تعلیم حاصل کرے اور تعلیم کا وہ طریقہ جو اس کے لئے مشکل ہے یعنی اس طریقہ پر اس کے لئے کلاس اٹینڈ کرنا مشکل ہے جبکہ کلاس اٹینڈ کرنا اس کے لیے ضروری ہو تو حصول تعلیم کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کرے۔

1054. **سوال:** ایک خاتون ہر نماز خواہ جہری ہو یا سری سنت ہو یا نفل، بلند آواز سے نماز پڑھتی ہے، اس وجہ سے کہ نماز سے دھیان نہ ہٹے۔ وہ پوچھتی ہے کہ کیا ایسا کرنے سے نماز میں فرق آئے گا؟

جواب: کوئی عورت نماز میں اپنی مرضی چلائے گی تو نماز پر فرق تو آئے گا۔ نماز اللہ کی بندگی ہے، اس بندگی کو اسی طرف انجام دینا ہے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ لہذا کسی خاتون کا سری نمازوں کی قرات بلند آواز میں کرنا جائز نہیں ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی صریح مخالفت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی کو دین کے کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو پہلے عالم دین سے اس مسئلہ کے بارے میں رہنمائی حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے جبکہ یہاں پر ایک خاتون اپنی مرضی سے عمل کر رہی ہے اور بعد میں مسئلہ پوچھ رہی ہے، ان کا یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔

1055. **سوال:** شادی شدہ لڑکے پہ والدین سے پہلے بیوی بچوں کی ذمہ داری ہے یا والدین کی ذمہ داری ہے؟

جواب: ایک مرد پر جہاں اس کی اولاد اور بیوی کی ذمہ داری ہے، وہیں اس کے والدین کی بھی ذمہ داری ہے۔ اس میں پہلے اور دوسرے نمبر کا سوال نہیں ہے، یہ ساری ذمہ داری مرد کی ہے اور ایک ساتھ ہے، الگ الگ نہیں ہے بلکہ دیکھا جائے تو خدمت کے معاملہ میں والدین کا مقام سب سے اونچا ہے اور اس میں بھی والدہ کا مقام والد سے کہیں زیادہ ہے۔ ان ساری باتوں کے باوجود ایک مرد اپنے گھر کے ان سارے افراد کا ایک ساتھ ذمہ دار ہے۔

1056. **سوال:** میں تہجد نماز پڑھ رہی تھی۔ نماز پڑھ کر پھر قرآن پڑھ کر تھوڑی دیر کے لئے آرام کر رہی تھی، ریلکس کے لئے آنکھ بند کیا تو میرے سر پر یکبارگی کسی نے دو بار ہاتھ پھیرا جیسے شاباشی دیتے ہوئے پھر میں چونک گئی کہ کوئی ہے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ ایسا کیوں ہوا اور اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب: ممکن ہو آپ کی آنکھ لگ گئی ہو اور آپ نے خواب میں ایسا دیکھا ہو مگر لگتا ہو کہ آپ سوئے نہیں تھے، صرف آنکھ بند کی تھی۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے آپ سوئے ہوتے ہیں مگر لگتا ہے آپ جاگ رہے ہیں۔ مجھے زیادہ گمان ہے آپ نے نیند میں ایسا دیکھا ہوگا۔ اور اگر جاگ بھی رہے ہوں تو اکیلے میں آدمی کو وہم بھی ہو جاتا ہے خصوصاً عورتوں کو رات میں اور اکیلے میں زیادہ وہم ہوتا ہے۔ نیز جن وشیاطین بھی ایک مخلوق ہے جسے ہم نہیں دیکھ پاتے ہیں مگر وہ ہمیں دیکھتی ہے اور ہمارے آس پاس بھی ہوتی ہے۔

خیر معاملہ کچھ بھی ہو اسے زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے نہ ثواب میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی گناہ ملے گا، آپ جو نیک کام کر رہے ہیں اس کا آپ کو یقیناً بہتر بدلہ ملے گا لہذا آپ وہ کام جاری رکھیں۔

1057. **سوال:** جس طرح کانوں میں اور ناک میں سوراخ کرکے زیورات پہنے جاتے ہیں ایسے ہی ہاتھ پر بھی عورتیں سوراخ کروا رہی ہیں، کیا اس طرح کرنا اسلام میں جائز و حلال ہے؟

جواب: عورتوں کے لئے مباح زینت کا استعمال جائز ہے لیکن زینت کے استعمال کے لئے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے داغ کر جسم میں خوبصورتی لانا یا جسم میں چیر پھاڑ کر کے خوبصورتی پیدا کرنا جائز نہیں ہے، اسلام نے جسم کو چیر پھاڑ سے منع کیا ہے۔

عہد رسول کی خواتین کے بارے میں کان کی بالیوں کا ذکر ملتا ہے اس بنیاد پر عورتوں کا کان چھیدنا جائز ہے، اسی طرح ناک چھیدنے سے متعلق بھی بعض علماء جواز کا فتویٰ دیتے ہیں جبکہ بعض علماء اس سے منع بھی کرتے ہیں۔

ناک وکان کے علاوہ عورت کے لئے بطور زینت جسم کے کسی حصے کو کاٹنا یا سوراخ کر کے اس میں کچھ پہننا جائز نہیں ہے۔اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ نے جسم کو چیر پھاڑ سے منع فرمایا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں فاحشہ عورت کی مشابہت ہے کیونکہ اس طرح کا عمل بے حیا اور فاحشہ عورت میں پایا جاتا ہے، پاکباز اور باحیا عورت کبھی ایسا کام نہیں کرے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی میں سے ہے۔

1058. **سوال:** عمرہ کے بعد ایک خاتون حائضہ ہوگئی اور اس کے خاوند بیمار تھے۔ نماز کے لئے اسے شوہر کے ساتھ مسجد حرام جانا پڑا لیکن وہ پیچھے بیٹھی رہی، کیا اس پر گناہ یا کوئی کفارہ ہے؟

جواب: مسجد حرام کے صحن میں حائضہ عورت کے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے البتہ حائضہ عورت کے لئے مسجد حرام کے گیٹ کے اندر جانا اور وہاں ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔

1059. **سوال:** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے نام جو اکثر قرآن مجید کے آخر میں لکھے ہوتے ہیں، ان کے متعلق میں یہ جاننا چاہتی ہوں کیا یہ نام پڑھ سکتی ہوں، کیا یہ نام صحیح ہیں، کیا واقعی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالی کی طرح ننانوے نام ہیں اور اگر کوئی ان کو پڑھے تو وہ گنہگار ہوگا؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح کے ننانوے نام آپ کو انڈیا و پاکستان یا بدعتی لوگوں کے یہاں ملیں گے لیکن جو ہمارے سلف ہیں یا جو توحید والے اور قرآن وسنت پر عمل کرنے والے ہیں، ان کے یہاں قرآن میں یہ ننانوے نام ہرگز نہیں ملیں گے۔ سعودی عرب سے زیادہ دنیا میں کہیں بھی اتنا قرآن نہ چھپتا ہے، نہ سعودی عرب سے زیادہ کہیں قرآن تقسیم ہوتا ہے اور قرآن نازل بھی سعودی عرب ہی میں ہوا ہے لیکن آپ کو یہاں کسی قرآن میں اس طرح کے نام نہیں ملیں گے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سارے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت

نہیں ہے۔ نیز سعودی عرب کی فتوی کمیٹی لجنہ دائمہ کا یہ فتوی ہے کہ "مذکورہ ناموں کو قرآن مجید کے آغاز میں یا آخر میں تحریر کرنا ناجائز ہے۔ قرآن مجید کو ہر طرح غیر قرآن کے اضافہ سے خالی رکھا جائے جیسا کہ اسلاف کرام رضی اللہ عنہم سے مشہور ہے تاکہ قرآن کریم کو کسی قسم کے اضافے وآمیزش سے محفوظ رکھا جاسکے"۔

لہذا اس طرح کا قرآن آپ خریدیں ہی نہیں اور اگر کسی کے گھر میں ہے تو ان ناموں کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر کوئی پڑھے بھی تو اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا البتہ سنت سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے اس کو گناہ ضرور ملے گا۔

1060. **سوال:** ایک لڑکی اپنے نکاح پر حق مہر میں پیسوں کی جگہ یہ رکھوانا چاہ رہی ہے کہ اس کا شوہر دوسری شادی اس کی زندگی میں نہ کرے۔ کیا ایسا حق مہر رکھوانا جائز ہے؟

جواب: چونکہ اللہ تعالی نے مرد کو چار شادی کرنے کی اجازت دی ہے اس وجہ سے کسی عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنی شادی میں اللہ کی طرف سے ملے ہوئے حق سے مرد کو روک سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شوہر کو دوسری شادی سے روکنا، یہ مہر نہیں ہے۔ مہر کسی چیز کا نام ہے جو نفع اور قیمت بن سکے جیسے روپیہ پیسہ اور سامان وغیرہ لہذا اس لڑکی کو چاہیے کہ اپنی شادی میں سنت کے مطابق مہر طے کرے یعنی روپئے پیسے اور مہر کے طور پر معاشرے میں رائج سامان وغیرہ۔

1061. **سوال:** ایک ماں کا بچہ ابھی ایک سال، چار ماہ کا ہے، اس کا دودھ چھڑوادیا تھا کیونکہ اگلا بچہ پیدا ہونے والا ہو گیا لیکن جو بچہ پیدا ہوا اس کی وفات ہو گئی اور بڑا بیٹا ابھی ایک سال چار ماہ کا ہے، کیا ماں اس بیٹے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: دودھ پلانے کی مکمل مدت یعنی کامل مدت رضاعت، اللہ کی طرف سے دو سال متعین ہے اور چونکہ بڑے بچے کی عمر ابھی ایک سال اور چار ماہ ہے۔ اس حساب سے مدت رضاعت ابھی باقی ہے لہذا ماں اپنے بچے کو باقی بچے آٹھ مہینے مزید دودھ پلا سکتی ہے، اس میں بالکل بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

1062. **سوال:** عصر کی نماز کی سنت کو ادا کرنے کے بعد فرض ادا کئے، نماز کے بعد اذکار پڑھے اور پھر بے خیالی میں دو سنتوں کی نیت باندھ لی، دوسری رکعت میں ایک دم خیال آیا کہ یہ ظہر نہیں، عصر کا وقت ہے اور اب نفل/سنت نہیں پڑھ سکتے تو گھبرا کر نیت توڑ دی۔ آپ کی رہنمائی چاہیے کہ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے تھا اور اب نیت توڑنے کا کیا کوئی کفارہ ہے؟

جواب: عصر کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد کوئی سنت مؤکدہ نہیں ہے البتہ فرض نماز سے پہلے چار رکعت نوافل ادا کر سکتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد بھی دو رکعت مزید نوافل ادا کر سکتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كان لا يَدَعُ ركعتيْنِ قبلَ الفجرِ، وركعتيْنِ بعدَ العَصْرِ (السلسلة الصحيحة:3174)

ترجمہ: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کے بعد دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

اس لئے اس میں کوئی مسئلہ نہیں تھا، آپ نے نیت باندھ لی تھی تو دو رکعت نفل نماز مکمل کر لیتے اور علم نہ ہونے کی وجہ سے نماز توڑ دئے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس میں کوئی کفارے والی بات نہیں ہے۔

1063. سوال: اگر بیوی شوہر کی کسی بات سے ناراض ہو تو وہ اپنا غصہ اور ناراضگی کس طرح ظاہر کرے؟

جواب: اگر بیوی کو شوہر کی کسی بات سے تکلیف پہنچے تو اسے احسن انداز میں نصیحت کر دے کہ مجھے فلاں بات سے تکلیف پہنچی ہے یا آپ کا فلاں عمل درست نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ غصہ نرم کرنے والے کو، غلطی کرنے والے کے ساتھ معاف کرنے والے کو اور برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنے کو پسند کرتا ہے لہذا ایک مثالی بیوی کا کردار یہ ہے کہ شوہر سے کسی بات پر ناراضگی اور تکلیف پہنچے ہو تو اس سے ناراض ہونے کی بجائے غصہ پی جائے اور شوہر کو در گزر کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ، الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران: 133-134)

ترجمہ: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اُس جنّت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصّہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے۔

البتہ جہاں شوہر کی غلطی پر تنبیہ کی ضرورت ہو تو وہاں اس کی غلطی پر ضرور بتائیں کہ یہ آپ کی غلطی ہے، ایسا آپ کو نہیں کرنا چاہیے۔

1064. **سوال:** کسی نے کہا ہے کہ جہنم کی شکل جانور کی طرح ہو گی اسے ستر ہزار فرشتوں کے ذریعہ کھینچ کر لایا جائے گا، کیا ایسی کوئی بات ہے؟

جواب: یہ بات کسی حدیث میں نہیں ہے کہ جہنم جانور کی شکل میں ہو گی البتہ یہ بات متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن جہنم کو ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے چنانچہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا (صحیح مسلم: 2842)

ترجمہ: اس (قیامت کے) روز جہنم کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر کام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

جہنم لائے جانے کا ذکر قرآن میں بھی اس طرح مذکور ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ (الفجر: 23)

ترجمہ: اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا، اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا اور (اس وقت) اس کے لیے نصیحت کہاں۔

1065. **سوال:** اپنے رشتہ دار میں ایک عورت کو چوٹ لگی تھی اور بہت غریب تھی اس وجہ سے ہم لوگوں نے اس کے لئے 4500 روپئے جمع کئے لیکن ہم نے اسے صرف 1000 روپئے ہی دئے کیونکہ سارے پیسے ضائع کر دیتی اور اپنا بہترین علاج نہیں کراتی اس لئے ہم نے آدھا آدھا پیسہ دینے کو سوچا تھا لیکن اس کی چوٹ اب ٹھیک ہو گئی تو کیا اب ان بچے پیسوں کو انہیں کو دینا ہو گا یا پھر کسی دوسرے ضرورت مند کو دے دیا جائے؟

جواب: اصل میں جب کسی آدمی کے لئے پیسہ جمع کیا گیا تو بلا تاخیر اس آدمی کو جمع شدہ رقم دے دینا چاہیے اور اگر یہ خطرہ تھا کہ پیسہ ضائع کر دے گا تو خود سے اس کا علاج کرانا چاہیے یعنی اسے ہاسپٹل لے جا کر فیس اور دوا وغیرہ خود سے دلانا چاہیے مگر ظاہری طور پر یہاں کوتاہی نظر آتی ہے۔

اب جس کے لئے پیسہ جمع کیا گیا تھا اس سے پوچھا جائے کہ حقیقت میں اس کے علاج میں کتنا پیسہ خرچ ہوا ہے۔اس کے خرچ کے حساب سے اسے پیسہ دیا جائے اور پھر بھی پیسہ باقی بچ جائے تو دوسرے ضرورت مند کو دیا جاسکتا ہے۔

1066. **سوال:** کیا دو سجدوں کے بیچ انگلی سے اشارہ کریں گے، جس طرح تشہد میں کرتے ہیں؟

جواب: دو سجدوں کے بیچ میں انگلی سے اشارہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔انگلی کو حرکت دینا صرف تشہد میں ہے،اس کے علاوہ نہیں اس لیے دو سجدوں کے درمیان انگلی کو حرکت نہیں دیں گے، یہاں پر دو سجدوں کے درمیان والی دعا پڑھنے پر اکتفا کریں گے۔

1067. **سوال:** میرے پیٹ میں پانچ ماہ کا بچہ وفات پایا گیا تھا اسے آپریشن کے ذریعہ نکالا گیا،اب بیس دن ہو گئے ہیں، خون بند ہے، کیا نماز پڑھ سکتی ہوں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ چالیس دن مکمل کرنا ہوگا اور کیا بچے کا نام بھی رکھا جائے گا؟

جواب: اگر اس وقت خون نہیں آرہا ہے تو نفاس سے پاکی حاصل ہو گئی ہے۔آپ غسل کر کے نماز شروع کریں گے کیونکہ نفاس کی حالت میں عورت جب بھی پاک ہو جائے چالیس دن سے پہلے، اسے غسل کر کے نماز کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔

جہاں تک نام رکھنے کا مسئلہ ہے تو جو بچہ آپریشن سے مردہ حالت میں نکالا گیا ہے،اس کا نام نہیں رکھا جائے گا۔نام اصل میں اس بچے کا رکھا جاتا ہے جو ساتویں دن زندہ رہتا ہے اور نام کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اسے لوگ اس کے نام سے پکارتے ہیں۔جو بچہ دنیا ہی میں نہیں رہا تو اس کو پکارنے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر اس کا نام بھلا کیوں رکھا جائے گا۔

1068. **سوال:** کیا پاگل اور مجنوں کو سلام کیا جاسکتا ہے؟

جواب: چونکہ پاگل اور مجنوں میں صحیح چیز کی سمجھ نہیں ہوتی ہے اس لیے اسے سلام کرنا درست نہیں ہے۔پاگل تو پاگل ہے، بسا اوقات اس کو محض ٹوکنے سے آدمی کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے،ایسے میں سلام کرنا ٹھیک نہیں ہے البتہ اگر کوئی مجنوں سلام کرے تو اس کا جواب دیا جائے گا۔

1069. **سوال:** پرفیوم میں الکوحل کی ملاوٹ ہوتی ہے ایسے میں کیا پرفیوم کی تجارت کرنا جائز ہے؟

جواب: یہ بات درست ہے کہ عموماً پرفیوم میں الکوحل کی ملاوٹ ہوتی ہے لیکن پرفیوم استعمال کرنا منع نہیں ہے۔ یہ ایک کیمیا ہے جو بطور ضرورت بہت ساری چیزوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور ہم استعمال کی جانے والی چیزوں کو جس میں الکوحل ہے استعمال کر سکتے ہیں البتہ کھانے پینے والی چیز جس میں الکوحل ہو اس کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔

1070. **سوال:** گھروں کے پنجڑے میں پرندے قید کر کے رکھے جاتے ہیں اور اس کی تجارت بھی ہوتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: اگر پرندے کی صحیح سے دیکھ ریکھ کی جائے اور اس کی خوراک کا صحیح انتظام کیا جائے تو پرندے کو قید کر کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی تجارت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

1071. **سوال:** ایک کلپ میں سنا تھا کہ سونا 85 گرام، صرف 24 کیرٹ والے پہ زکوٰۃ ہے۔ اگر سونا 18، 20، 22 کیرٹ ہے تو اس کے 85 گرام پہ زکوٰۃ نہیں بنتی، کیونکہ اس میں دھات (copper) بھی ہوتی ہیں، اس مسئلہ میں اصل کیا ہے، قرآن وحدیث سے رہنمائی فرمادیں؟

جواب: اس مسئلے میں صحیح بات یہ ہے کہ جو 24 قیراط سے کم کا سونا ہے اس پر بھی زکوۃ نکالی جائے گی اور اس کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ ہے۔ اگرچہ 18، 20، 22 قیراط سونا میں کچھ ملاوٹ ہوتی ہے لیکن زکوۃ دیتے وقت اس ملاوٹ کو دور کر کے خالص سونے کا وزن نکالا جاتا ہے پھر اس خالص سونے کا وزن جو نصاب کو پہنچے اسی کی زکوۃ نکالی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ہمارے پاس بائیس قیراط کا سو گرام سونا ہے۔ اس سے پہلے ملاوٹ دور کریں اور خالص سونا بنا کر زکوۃ نکالیں گے۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا۔ $(22 \times 100) \div 24 = 91.66$

گویا بائیس قیراط والے سو گرام سونا کا چوبیس قیراط کے حساب سے ساڑھے اکانوے گرام سونا بنتا ہے، اب ہم اس چوبیس قیراط والے سونے کے حساب سے زکوۃ نکالیں گے۔

1072. **سوال:** میں نے ایک آدمی سے قرض لیا تھا جس کا انتقال ہو گیا ہے، اب اس پیسے کا کیا کیا جائے گا؟

جواب: آپ نے جس آدمی سے قرض لیا تھا جو اب وفات پا گیا ہے، اس سے لیا ہوا قرض اس کے وارثوں کو لوٹایا جائے گا اور یہ میت کی وراثت میں شامل کر کے اس کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

1073. **سوال:** لوگوں میں ایک میسج گردش کررہا ہے کہ ((کیلیفورنیا کے جنگل میں لگی آگ کو بجھانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کیا گیا. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نقصان دینے والی آگ کو دیکھو تو تکبیر کہو، یہ آگ کو ختم کردے گا۔ابن قیم اس حدیث پر کہتے ہیں کہ شیطان اور آگ اللہ کے نام سے دور چلے جاتے ہیں))۔ کیا اس میں مذکور حدیث صحیح ہے؟

جواب: لوگوں میں مشہور ہے کہ جب آگ لگ جائے تو اذان دینی چاہئے مگر یہ بات کسی صحیح سے ثابت نہیں ہے اور مذکورہ بالا پوسٹ میں جو حدیث مذکور ہے وہ حدیث ضعیف ہے۔ ابن السني نے "عمل اليوم والليلة" (295) میں اور طبراني نے "الدعاء" (307/1) میں ذکر کیا ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إذا رأيتُم الحريقَ فكَبِّرُوا، فإنَّه يُطْفِئُ النارَ۔

ترجمہ: جب تم آگ دیکھو تو تکبیر کہو کیونکہ یہ (تکبیر) آگ کو بجھادیتی ہے۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے۔ (دیکھیں، ضعیف الجامع: 505)

اس لئے آگ کے وقت اذان دینے والی بات اور تکبیر کہنے والی بات ثابت نہیں ہے۔

1074. **سوال:** جب ہم حمام بناتے ہیں تو کیا ڈبلیو سی قبلہ رخ نہیں ہونا چاہیے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر دیوار آجائے تو سترہ بن جاتی ہے ایسے میں قبلہ رخ لگا سکتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ نہیں لگا سکتے ہیں مطلب یہ کہ قبلہ رخ نہ تھوکنا چاہیے، نہ پیشاب و پاخانہ کے لئے پیٹھ اور چہرہ کرنا چاہیے؟

جواب: گھر کی شکل میں حمام ہو تو قبلہ رخ ڈبلیو سی لگانے میں حرج نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں جواز کی دلیل ملتی ہے۔ایک حدیث جو کتب ستہ میں پائی جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ (صحیح البخاری: 3102)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں (ام المؤمنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کررہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی اور چہرہ مبارک شام کی طرف تھا۔

یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے مروی ہے، چنانچہ وہ اس حدیث پر عمل بھی کرتے نظر آتے ہیں، ابوداؤد کی حدیث دیکھیں جسے شیخ البانی نے حسن قرار دیا ہے۔

عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى،" إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ، فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ، فَلَا بَأْسَ".(سنن ابی داؤد: 11)

مروان اصفر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے قبلہ کی طرف اپنی سواری بٹھائی پھر بیٹھ کر اسی کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے لگے، میں نے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) کیا اس سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، اس سے صرف میدان میں روکا گیا ہے لیکن جب تمہارے اور قبلہ کے بیچ میں کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے لیے آڑ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ فضا میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب و پاخانہ نہیں کریں گے لیکن حمام میں کوئی مسئلہ نہیں ہے پھر بھی کوئی حمام میں بھی احتیاط کرتا ہے تو اچھی بات ہے۔ آپ حمام کی تعمیر میں ڈبلیو سی لگاتے وقت خیال کریں تاکہ قبلہ رخ نہ ہو۔

1075. **سوال:** جب ہم نماز میں کوئی رکعت پڑھنا بھول جائیں مثلا ظہر کی تین پڑھ کے سلام پھیر دیں تو یہ ایک رکعت دوبارہ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے، کیا اس میں ثناء پڑھیں گے اور پھر فاتحہ اور پھر سورت یا صرف آخری رکعت ادا کرنے کی طرح صرف فاتحہ پڑھیں گے اور پھر رکوع اور تشہد اور سجدہ سہو کرنا ہوگا؟

جواب: چھوٹی ہوئی ایک رکعت، آخری رکعت کی طرح ادا کی جائے گی اور اس میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کریں پھر سلام پھیریں گے۔

1076. **سوال:** واٹس ایپ پر ایک جملہ دیکھا ہوں کہ "دنیا میں جو ہیں سب ملعون ہیں سوائے عالم اور متعلم کے" کیا یہ حدیث ہے یا قول ہے؟

جواب: یہ حدیث ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد اور اس چیز کے جس کو اللہ پسند کرتا ہے، یا عالم (علم والے) اور متعلم (علم سیکھنے والے) کے۔

(ترمذی:2322)اسے شیخ البانی نے حسن کہا ہے۔

1077. **سوال:** لڑکے اور لڑکی کا نکاح ہو گیا لیکن ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی تو کیا رخصتی سے قبل میاں بیوی جنسی تعلق قائم کر سکتے ہیں اگر شوہر زبردستی کرے تو؟

جواب: لڑکے کا شرعی طور پر عقد نکاح ہو گیا تو اب لڑکا اور لڑکی دونوں آپس میں میاں بیوی ہیں، بغیر رخصتی کے وہ دونوں خلوت کر سکتے ہیں، آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں حتی کہ جنسی تعلق بھی قائم کر سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

1078. **سوال:** عصر اور فجر کے وقت فرشتوں کی ڈیوٹی تبدیل ہونے کے وقت اللہ فرشتوں سے سوال کرتا ہے کہ تمہاری تبدیلی کے وقت میرا بندہ کیا کر رہا تھا تو یہ کہتے ہیں کہ تیری عبادت۔اس حدیث کی روشنی میں اگر کبھی کسی کی عصر یا فجر کی نماز آخری وقت میں ہو، اس شخص نے نماز تو پڑھی مگر غفلت میں تاخیر ہو گئی تو یہ فرشتے کیا لکھتے ہیں یا پھر یہ بھی آخری وقت میں ہی شفٹ ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اس کی رحمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔آپ جس وقت کے بارے میں سوچ رہے ہیں، اس سے ہٹ کر ساری دنیا کے لوگوں کے بارے میں اندازہ لگائیں کہ اگر آپ کے پاس فجر کا وقت ہے تو دنیا کے دوسرے علاقوں میں کہیں دن، کہیں رات، کہیں صبح، کہیں شام یعنی مختلف اوقات ہوتے ہیں۔اللہ تعالی دنیا کے تمام لوگوں کے لئے انتظام فرمانے والا ہے، وہ اس بارے میں بہتر جانتا ہے خواہ ہماری عقل میں آئے یا نہیں آئے۔اس وجہ سے اس طرح کا سوال ہمیں اپنے ذہن میں پیدا ہی نہیں کرنا چاہیے۔فرشتوں کی ڈیوٹی سے متعلق جو بات آتی ہے، اس پر ہمیں ایمان لانا چاہیے۔یہ غیبی امور میں سے ہے، اس بارے میں جتنا بتایا گیا ہے، بس وہی بولیں اس سے زیادہ قیاس آرائی کرنا درست نہیں ہے۔

جہاں تک نیکی اور بدی لکھنے کا معاملہ ہے وہ ہمہ وقت لکھے جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے نیکی اور بدی لکھنے پر مستقل فرشتے مقرر کر رکھا ہے، چاہے آدمی تاخیر سے نماز پڑھے یا وقت پر پڑھے یا نماز ہی نہ پڑھے اس وقت کوئی برائی کرے یا کوئی دوسرا کام کرے، ہر بات لکھی جاتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وإن عليكم لحافظين ، كراماً كاتبين ، يعلمون ما تفعلون(الانفطار:10-12)

ترجمہ: یقیناً تم پر حفاظت کرنے والے عزت دار لکھنے والے مقرر ہیں جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

1079. **سوال:** صرف آخری تشہد میں انگلی کو حرکت دینا ہے یا دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھتے ہیں اس میں بھی انگلی کو حرکت دینا ہے اور اگر امام کے ساتھ ہی مقتدی تکبیر تحریمہ کہہ دے تو اس کی نماز ہو جائیگی یا باطل ہو جائیگی، ہماری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: انگلی کو پہلے اور دوسرے دونوں تشہد میں ہلائیں گے۔اور نماز میں مقتدی کو امام کی متابعت کرنی ہے یعنی امام کے پیچھے پیچھے چلنا ہے لہذا امام تکبیر تحریمہ کہہ دے اس کے بعد مقتدی تکبیر تحریمہ کہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ جس نے امام کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہہ دی تو اس کا کیا حکم ہے اس پر شیخ نے جواب دیا کہ اسے نماز کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا کیونکہ نبی کریم کا فرمان ہے: "إذا کبر فکبروا" یعنی جب امام تکبیر کہے اس کے بعد تم تکبیر کہو۔

1080. **سوال:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرلے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔(صحیح بخاری: 6424)اس حدیث میں جو بات بتائی گئی کیا اس میں مال و دولت اور صحت و تندرستی جیسی نعمتیں بھی شامل ہے؟

جواب: یہ حدیث عام ہے اور ہر قسم کی نعمت جیسے مال و دولت اور صحت و عافیت سب کو شامل ہے جو آدمی سے چھن جائے یا اس سے محروم رہے اور اس پر صبر کرے تو اللہ رب العالمین اسے اجر و ثواب عطا فرمائے گا حتی کہ اللہ نے صبر پر جنت کا وعدہ بھی کیا ہے۔

1081. **سوال:** میرے گھر میں ہندو عورت کام کرنے کے لئے آتی ہے، کیا اسے صدقہ دے سکتی ہوں اور اسے صدقہ دیتی ہوں تو کیا صدقہ قبول ہوگا؟

جواب: ہندو کو واجبی زکوۃ نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ یہ صرف مسلمانوں کا حق ہے لیکن زکوۃ کے علاوہ نفلی صدقات و خیرات بلاشبہ دے سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور آپ کو آپ کے صدقہ کا اجر ملے گا۔

1082. **سوال:** میں نے ڈھائی سال کی بچی کو غسل دیا۔اس کا پوسٹ مارٹم ہوا تھا جس کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا خون بہہ رہا تھا اس بناء پر میں نے اس پہ ستر نہیں ڈالا کیونکہ مجھے نہلانے میں دقت ہو رہی تھی اور خوف بھی ہو رہا تھا۔نیت یہ

تھی کہ میں اسے جلدی غسل دے کر کفن پہنادوں اور اس کے گھر والوں سے کہہ کے جلد روانہ کروادوں۔ ستر کے معاملے میں مضطرب ہوں، رہنمائی فرمادیں؟

جواب: اہل علم نے لڑکا اور لڑکی کی شرمگاہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سات سال سے کم عمر کے بچے کی شرمگاہ کا اعتبار نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے اس کی نظافت و طہارت کے وقت اسے دیکھنے اور چھونے پہ کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔اس شرعی مسئلہ کے سبب ڈھائی سالہ بچی کو بلاستر غسل دینے میں کوئی شرعی مسئلہ نظر نہیں آتا ہے لہذا اس تعلق سے فکر مندی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

1083. **سوال:** کیا ناپاکی کی حالت میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: ناپاکی کی حالت میں صرف نماز اور روزہ منع ہے، باقی ساری عبادات انجام دے سکتے ہیں۔اور دنیاوی کام کاج اور ضرورت کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے اس لئے ناخن کاٹنے سے متعلق سوال پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ناپاکی کی حالت میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور بات کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ناخن کاٹنے میں کیا مسئلہ ہے۔

1084. **سوال:** کسی مجبوری کی وجہ سے ہمارے فرض روزے چھوٹ گئے ہیں تو کیا ہم ان روزوں کو ایامِ بیض کے دنوں میں دو طرح کی نیت کرکے رکھ سکتے ہیں جیسے ہم ایسی نیت کرکے رکھ سکتے ہیں کہ فرض روزوں کی بھی ہماری قضا ہو جائے گی اور ہم کو ایام بیض کے روزوں کا بھی ثواب ملے؟

جواب: ایام بیض کے دنوں میں قضا اور ایام بیض کے روزے دونوں ایک ساتھ نہیں رکھ سکتے ہیں یا تو قضا روزے رکھیں یا ایام بیض کا روزہ رکھیں یعنی دونوں روزوں کو الگ الگ رکھنا پڑے گا، ان دونوں روزوں کی نیت ایک ساتھ نہیں کر سکتے ہیں۔اس میں اصل یہی ہے کہ قضا روزوں کو الگ سے رکھیں گے تبھی قضا کی ادائیگی ہو گی۔

1085. **سوال:** اصل میں میرے گھر والے میرے لئے رشتہ دیکھ رہے ہیں لیکن میرا ایک فیوچر رشتہ (past relationship) رہ چکا ہے تو کیا مجھے آنے والے شخص کو یہ بتانا چاہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہے کہ اگر میں نے نہیں بتایا اور مستقبل میں میرے محرم کو پتہ چل گیا تو پھر اس کو ایسا نہ لگے کہ میں نے کوئی دھوکہ دیا؟

جواب: اللہ تعالی نے گناہوں پر پردہ ڈالنے کا حکم دیا ہے لہذا جس لڑکی نے شادی سے پہلے کسی لڑکے سے ناجائز

رشتہ بنایااس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ سچے دل سے اللہ رب العالمین سے توبہ کرلے اور آئندہ اس طرح کا حرام کام دوبارہ نہ کرے۔

شادی کے بعد اس لڑکی کو یہ بات اپنے شوہر سے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ گناہ کا کام کسی کو بتانا نہیں چاہیے،اس پر پردہ ڈالنا چاہیے۔ صحیح بخاری میں ایک عبرت آموز حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوا گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ کا کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔(صحیح بخاری: 6069)

اس حدیث پر امام بخاری نے باب باندھا ہے: "باب ستر المومن علی نفسہ "یعنی مومن کا اپنے عیب پر پردہ ڈالنا۔اس حدیث سے ہمیں نصیحت ملتی ہے کہ اگر ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہمیں اس پر پردہ ڈالنا چاہیے اور اسے کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے۔جہاں تک شادی کے بعد مستقبل کا مسئلہ ہے تو اسے اللہ پر چھوڑ دیں اور اللہ رب العالمین سے اس معاملے میں دعا کے ذریعہ اپنے گناہوں کی مغفرت کے ساتھ اپنے عیب کی ستر پوشی پر مدد طلب کریں۔

1086. **سوال:** ایک عورت ہے جس کے پانچ بچّے ہیں،ان میں تین بچّے بہت چھوٹے ہیں۔ایک بچّے کی عمر چار سال، دوسرے کی دو سال اور سب سے چھوٹے بچے کی ایک سال ہے۔وہ کہتی ہے کہ میری طبیعت خراب رہتی ہے،پھر سے حمل ہو گیا ہے۔ابھی ایک مہینہ آٹھ دن گزرا ہے تو کیا میں کوئی دوا وغیرہ استعمال کر سکتی ہوں۔اس بارے میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔پہلے اس کی والدہ حیات تھی تو وہ بچّوں کی دیکھ بھال میں مدد کرتی تھی مگر ابھی جلد ہی اس کی والدہ کی وفات ہو گئی ہے جسکی وجہ سے وہ اور پریشان رہنے لگی ہے،اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: حمل ٹھہرنے کے بعد وہ ایک جان اور ایک نفس ہے اس کو ضائع کرنا ایک جان کا قتل کرنا ہے اور قتل کرنا کتنا بھاری گناہ ہے ہم سبھی لوگ اسے بخوبی جانتے ہیں۔کئی بچے ہونے یا عورت کے کمزور ہونے یا اس کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے حمل ساقط نہیں کروایا جائے گا۔حمل ٹھہرنے سے پہلے اگر ضرورت و مصلحت کے تحت حمل روکنے کی تدبیر کرتے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن حمل ٹھہرنے کے بعد اب اسے بغیر شرعی عذر

کے ضائع نہیں کیا جائے گا اور مذکورہ باتیں شرعی عذر میں داخل نہیں ہیں۔ لہذا مذکورہ صورتحال میں اس بہن کے لئے اس حمل کا ساقط کرنا گناہ کا باعث ہے اور یہ ایک بچے کا قتل بھی کہلائے گا۔ خواہ حمل کی کچھ بھی مدت رہی ہو۔ اسقاط حمل کی سنگینی کو جاننے کے لئے میرا مضمون پڑھیں "اسقاط حمل پہ دیت و کفارہ کا حکم"۔

جب اللہ نے ماں کے پیٹ میں حمل دے دیا ہے اور اللہ بغیر کسی حکمت کے کوئی کام نہیں کرتا، ایسے میں اس بہن کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے، وہ اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دے، اپنے معاملہ میں اللہ سے آسانی کی دعا بھی کرے اور اس کی طرف سے خیر کا انتظار کرے۔

1087. **سوال:** کیا اگر جماعت کی نماز میں ایک رکعت چھوٹ جائے تو اس پر بھی سجدہ سہو کرنا ہے؟

جواب: اگر کوئی جماعت کی نماز میں شامل ہوا ہو اس حال میں کہ اس سے ایک رکعت فوت ہو گئی ہو تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو گا اور ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور اسے سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سجدہ سہو تو نماز میں غلطی اور بھول چوک ہو جانے پر کیا جاتا ہے۔

1088. **سوال:** اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہیں ہوا ہے تو کیا ابھی بڑے ہو کر کرنا ضروری ہے اور عقیقہ کا گوشت صرف فیملی میں رکھ سکتے ہیں یا بانٹنا ضروری ہے؟

جواب: بچپن میں جس کا عقیقہ نہیں ہوا، بڑے ہو کر اسے عقیقہ کرنے کی استطاعت ہو تو عقیقہ کر سکتا ہے۔ عقیقہ کرنا فرض و واجب نہیں ہے تاہم یہ سنت مؤکدہ ضرور ہے جسے طاقت ہو اسے عقیقہ دینا چاہیے۔ اور عقیقہ دینے کے بعد سارا گوشت اپنے ہی گھر میں نہیں رکھنا ہے اس سے خود بھی کھانا ہے، دوسروں کو بھی کھلانا ہے جیسے قربانی کا گوشت خود بھی کھاتے ہیں اور دوسروں کو کھلاتے ہیں۔

1089. **سوال:** مجھے عمرہ کے دوران عادت سے دس دن پہلے پیریڈ ہو گئے تھے۔ میں پاکستان سے عمرہ کے لئے آئی تھی۔ اس صورت میں کوئی دوا کام نہیں آئی، میرے پاس صرف تین دن ہیں، اس حالت میں کیا کرنے کا حکم ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو خاتون پاکستان سے عمرہ کے لئے مکہ آ رہی ہے اس کے لئے لازم تھا کہ اپنے ملک سے آتے ہوئے فلائٹ میں ہی اپنی میقات پر عمرہ کا احرام باندھ لیتی حتی کہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں ہو تب بھی وہ احرام باندھتی اور احرام ہی میں باقی رہتی۔ جب حیض سے پاک ہو جاتی تو غسل کر کے عمرہ ادا کرتی۔

جو صورتحال اوپر مذکور ہے کہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں ہے اور جانے کا دن ہو رہا ہے تو آخر وقت تک حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے گی۔ اگر وہ جانے سے پہلے تک پاک نہ ہو سکے تو اسی حال میں غسل کر کے اور لنگوٹ باندھ کر عمرہ کر لے گی۔

احرام کی حالت میں پہلے سے تھی تو اسے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنی رہائش سے غسل کر کے اور لنگوٹ باندھ کر حرم جائے اور عمرہ کرے۔

اور اگر پہلے سے احرام باندھ کر سعودی نہیں آئی تھی یہاں تک کہ اسے حیض آ گیا اور وہ حیض میں ہی ہے اور ملک واپسی میں چند دن وہ گئے ہیں تو یاد رہے کہ اس صورت میں احرام نہیں باندھنا ہے۔ اگر پاک ہو جائے تو عمرہ کرے ورنہ عمرہ نہ کرے۔ ہو سکے تو ٹکٹ میں ایام بڑھا لے تاکہ پاک ہونے پر عمرہ کر کے ملک واپس ہو سکے۔

1090. **سوال:** اگر ہم رشتے داروں کو تحفے تحائف دیتے ہیں اور یہ نیت ہو کہ اس کا اجر صرف اللہ سے چاہیے، کسی سے بدلہ نہیں چاہیے لیکن کبھی یہ خوف بھی دل میں آتا ہو کہ کہیں یہ فضول خرچی میں شمار ہوتا ہو اور اس سے افضل اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہو تو ایسی صورت میں کیا کریں؟

جواب: اگر تحفے تحائف دینے میں مبالغہ کریں گے تو فضول خرچی میں شمار کیا جائے گا، یہ حقیقت ہے اس میں وسوسہ والی بات نہیں ہے۔

پیسے کے استعمال میں اصل صدقہ و خیرات پر دھیان دیا جائے اور جو غریب، مسکین، یتیم، بیوہ، معذور اور ضرورت مند ہوں ان لوگوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے۔ مال کا اصل اور بہتر استعمال یہی ہے۔ اپنے رشتہ داروں میں ضرورت مند کو صدقہ دینا دہرے اجر کا باعث ہے۔

1091. **سوال:** عقیقہ کے جانور میں ولیمہ کر سکتے ہیں مطلب ولیمہ کا کھانا ہو اس میں عقیقہ کے بکرے سے کھلائے جائیں تو کیا یہ صحیح ہو گا؟

جواب: جس وقت عقیقہ کیا جائے اگر اس وقت ولیمہ ہو رہا ہو تو عقیقہ کا گوشت ولیمہ میں کھلایا جا سکتا ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

1092. **سوال:** کیا بالوں میں خضاب لگانا ضروری ہے، اگر سر کے بال بہت سفید ہو جائیں لیکن بال رنگنا پسند نہ ہو تو کیا بالوں کو ایسے ہی چھوڑا جا سکتا ہے؟

جواب: ایک آدمی کے لئے ہمیشہ خضاب میں رہنا بہت مشکل امر ہے کیونکہ کچھ وقفہ کے بعد رنگت ختم ہو جاتی ہے اور سفیدی ظاہر ہو جاتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے ہمہ وقت خضاب لگانا ایک مشکل ترین امر ہے جس کی وجہ سے اہل علم نے اس عمل کو سنت مؤکدہ قرار دیا ہے۔

اس کے باوجود آدمی حتی الامکان خضاب لگانے کی کوشش کرے اور اگر کوئی سفیدی چھوڑے رکھتا ہے تو بھی اس میں گناہ نہیں ہے۔ آپ متعدد علماء کو بغیر خضاب کے پائیں گے جبکہ ان کے بال وداڑھی سفید ہوتے ہیں۔

1093. **سوال:** اگر عورت فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کر بچوں کو اسکول بھیجنے اور ناشتے کی مصروفیات کے بعد اشراق کی نماز پڑھتی ہے تو اس کو ایک عمرہ کے برابر اجر ملے گا؟

جواب: اشراق کی نماز اس عورت کے لئے نہیں ہے جو گھر میں اکیلی نماز پڑھتی ہے بلکہ اشراق کی نماز اس عورت یا مرد کے لئے ہے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرے لہذا جو خاتون گھر میں فجر کی نماز پڑھ رہی ہے اسے چاہیے کہ صلاۃ الضحی پڑھا کرے کیونکہ اشراق کے لئے جماعت سے نماز پڑھنے کی قید ہے۔

1094. **سوال:** اگر جمعہ کے دن فجر نماز سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھی جائے تو کیا جمعہ کے غسل کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جبکہ نیت یہ ہو کہ جمعہ کا غسل کر رہے ہیں؟

جواب: جمعہ کا غسل اصل میں فجر کے بعد ہے لیکن اگر کوئی عذر کی وجہ سے فجر سے پہلے غسل کر لیتا ہے تو یہ کفایت کر جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جمعہ کا غسل کرنا فرض وواجب نہیں ہے اس لئے کوئی فجر سے پہلے غسل کرے یا عذر کی وجہ سے جمعہ کا غسل نہ کر سکے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1095. **سوال:** کالے رنگ کے علاوہ دوسرے کلر کا برقع پہن سکتے ہیں؟

جواب: برقع یا نقاب کا مقصد جسم کا پردہ ہے اس کے لئے کوئی رنگ خاص نہیں کیا گیا ہے لہذا عورت کسی بھی رنگ کا برقع استعمال کر سکتی ہے لیکن پردے کے اوصاف کو مد نظر رکھنا ضروری ہے یعنی لباس فیشن والا نہ ہو، شہرت والا نہ ہو، نقش ونگار والا نہ ہو، بھڑکیلا اور جاذب نظر نہ ہو، چست، باریک اور چھوٹا نہ ہو۔ شرعی پردہ کے لحاظ سے جس رنگ کا بھی لباس استعمال کرنا چاہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1096. **سوال:** سجدہ میں دعا مانگنے کی بہت اہمیت ہے تو کیا سجدہ میں دعا مانگتے وقت دعا کے آداب کو ملحوظ رکھنا ہے جیسے پہلے حمد وثنا پھر درود اور اس کے بعد دعا؟

جواب: عبادت کا معاملہ توقیفی ہے یعنی جس خصوصیت کے ساتھ جو عبادت منقول ہے اسی خصوصیت کے ساتھ اس عبادت کو انجام دیں گے۔ نماز ایک عظیم عبادت ہے اور نماز کا سجدہ اس عبادت کا ایک اہم حصہ ہے، سجدہ میں بندہ رب سے قریب ہوتا ہے اس لئے اس میں دعا کرنے کا حکم ہوا ہے لیکن دعا کا یہ مقام عام دعا کی طرح نہیں ہے۔ اس جگہ دعا کرتے ہوئے صرف دعا کے الفاظ ادا کریں گے اور دوسرے کوئی کلمات نہیں کہیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سجدہ وہ مقام ہے جہاں ہمیں کثرت سے دعا کرنا چاہئے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ(ابوداؤد:876، صححہ البانی)

ترجمہ: مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں تم اپنے رب کی بڑائی بیان کیا کرو اور رہا سجدہ تو اس میں تم دعا میں کوشاں رہو کیونکہ یہ تمہاری دعا کی مقبولیت کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں سجدے میں تسبیح کے علاوہ دیگر دعائیں بھی کر سکتے ہیں لیکن صرف دعائیہ کلمات پر اکتفا کریں گے۔

1097. **سوال:** آج کل آنلائن ایپس میں کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ خرید و فروخت پر ڈسکاؤنٹ رہتا ہے تو کیا کسی دوسرے آدمی کے کارڈ سے سامان خرید سکتے ہیں، بعد میں اسے پیسہ دے دیں گے؟

جواب: شرعی لحاظ سے کسی کے لئے بھی کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ کریڈٹ کارڈ اصل میں قرض کے طور پر استعمال ہونے والا کارڈ ہے اور اس کارڈ کا تعلق سودی بینک سے ہے لہذا ہم اس کارڈ کے ذریعہ سودی کام میں ملوث ہوتے ہیں اس وجہ سے نہ کسی کے لئے یہ کارڈ بنوانا جائز ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کا یہ کارڈ لے کر اس سے خریداری کرنا جائز ہے۔

1098. **سوال:** ایک لڑکی کالج پڑھنے کے لئے جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی عصر اور مغرب کی نماز چھوٹ جاتی ہے۔ کالج سے گھر پہنچنے میں کافی تاخیر ہو جاتی ہے اور یہ لمبا سفر ہوتا ہے، جب گھر پہنچتی ہے تو ایک ساتھ عصر اور مغرب کی نماز ہمیشہ قضا کرتی ہے۔ ایسا کرنا ٹھیک ہے یا اسے سفر میں ہی اپنے وقت پر نماز ادا کرنا چاہیے؟

جواب: نماز کے لئے اصل یہ ہے کہ جب جس نماز کا وقت ہو اس نماز کو اسی وقت پر ادا کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے پانچ نمازوں کے لئے الگ الگ اوقات متعین فرمایا ہے۔ جو لڑکی اپنے گھر سے دور دراز کالج پڑھنے کے لئے جاتی ہے اس کے لئے نماز کے ساتھ شرعی مسائل کا جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

اگر گھر سے کالج کی دوری اسی کلو میٹر یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے لئے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے، ویسے بھی یہ زمانہ فتنے سے بھرا ہے۔ اسی طرح مخلوط ادارے میں تعلیم حاصل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ جب سفر کرنے کی وجہ سے برابر نماز قضا ہوتی ہو تو ایسی صورت میں ایک جگہ رہ کر تعلیم حاصل کی جائے تاکہ نماز کی اپنی جگہ پر پابندی ہو نیز سفر کرنے اور کہیں ٹھہرنے سے متعلق اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھا جائے۔

1099. سوال: حیض کی مدت عام دنوں سے بڑھ گئی کیونکہ یہ دو ماہ بعد تاخیر سے ہوا اور پہلی بار اس طرح ہوا۔ یہ مدت بیس دن تک چلی اور سمجھے تھے کے یہ حیض ہی ہوگا لیکن مقدار پھر زیادہ بڑھ گئی تو شک ہوا کہ یہ حیض ہے یا استحاضہ۔ اس شک میں اس درمیان نمازیں چھوٹ گئیں تو کیا اب ان نمازوں کی قضا کرنی ہوگی اور اگر کرنا ہو تو کتنے دن کی نماز پڑھنا ہوگا اور استحاضہ کے دنوں میں کیا فرض کے ساتھ نفل نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں وضو کرکے اور اسی طرح ہاتھ میں قرآن کریم لے کر تلاوت کی جاسکتی ہے کیا؟

جواب: اس میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ حیض اور استحاضہ کے خون میں صفات کے اعتبار سے بہت فرق ہے لہذا صفات کے اعتبار سے اس فرق کو دھیان میں رکھا جائے گا۔ ممکن ہو اس مرتبہ بھی حیض عادت کے مطابق اتنے ہی دن آیا ہو اور حیض کے بعد جو خون آیا ہو وہ استحاضہ کا ہو مگر حتمی طور پر یہ بات نہیں کہی جاسکتی ہے۔ اگر کسی کو دم حیض کئی دن تک مسلسل آئے تو پندرہ دن تک حیض شمار کیا جائے گا اس کے بعد استحاضہ شمار کرکے اس میں نماز اور روزے کی پابندی کرنی ہے۔

مذکورہ صورتحال میں شروع سے حیض اور استحاضہ کی کیفیت پر نظر نہیں رکھی گئی ہے لہذا کم از کم پندرہ دن کے بعد کی چھوٹی ہوئی نمازیں ادا کی جائیں۔ اور فرض نماز کو سنت کے ساتھ ادا کریں گے جیسے عام دنوں میں ادا کرتے ہیں اور فرائض و سنن کے علاوہ دیگر اوقات کے نوافل بھی ادا کرنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں جیسے چاشت کی نماز، وضو کی سنت وغیرہ۔ آئندہ حیض اور استحاضہ کے صفات کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کریں۔ اور استحاضہ کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاسکتی ہے اور ہاتھ میں لے کر بھی قرآن پڑھ سکتے ہیں کیونکہ

استحاضہ کا خون حیض ونفاس کی طرح نہیں ہے۔

1100. **سوال:** نکاح کے کارڈس گھر پہ جمع کر کے رکھتے ہیں کیونکہ اس پہ اللہ کا نام ہوتا ہے اور نکاح کی دعا اور اسی طرح مسجد کے چندہ نامہ، کلینڈر۔ یہ کارڈ بہت زیادہ جمع ہو جانے پر ہمارے یہاں ہر مسلم گھرانے میں یہ رواج عام ہے کہ ان کارڈ کو پھیکا نہ جائے بلکہ جلادیا جائے تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ تو پھینکنا اور جلانا کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: جن کاغذات پر قرآنی آیات یا حدیث یا اللہ کے نام لکھے ہوئے ہوں خواہ وہ کلینڈر ہو یا شادی کارڈ ہو یا اخبارات ورسائل ہوں۔ ان کاغذات کو ادھر ادھر کہیں نہیں پھینکنا چاہیے بلکہ انہیں جمع کر کے جلادینا چاہیے۔ ایسے کاغذات کو کہیں پھینکنا جائز نہیں ہے بلکہ جلادینا چاہیے تاکہ مقدس الفاظ کی بے حرمتی نہ ہو۔

1101. **سوال:** ہمارے یہاں دیہات میں دعوتی کام چل رہا ہے۔ الحمد للہ، وہاں کے لوگ مشورہ کر کے جمعہ کے خطبات فکس کئے ہیں۔ اب احناف کی مسجد ہے ان کا طریقہ خطبہ سنت کی مخالفت پر ہے، وہاں میں جاؤں تو کس انداز میں حکمت کے ساتھ وہاں کے لوگوں کو بتاؤں؟

جواب: احناف کی مساجد میں خطبہ سے پہلے اردو زبان میں بیان دینا یہ بدعتی عمل ہے۔ اگر کسی اہل حدیث کو حنفی مسجد میں جمعہ کا خطبہ پڑھانے کا موقع ملے تو وہ سنت کے مطابق خطبہ پڑھائے اور احناف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے واقف کرائے۔

اگر اہل حدیث بھی دیوبندی کی طرح خطبہ سے پہلے بیان دے پھر رسمی خطبہ دے تو ایسے بیان کا میں سمجھتا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اہل حدیث کا اصل کام بدعت کو مٹانا اور سنت کو رواج دینا ہے۔

1102. **سوال:** مجھے کوئی اولاد نہیں تھی تو میں نے اپنی بہن کی لڑکی کو پیدا ہوتے ہی گود لے لیا اور اگر میں اس بچی کا عقیقہ کروں تو ہو جائے گا یا پھر اس بچی کے اپنے ماں باپ کو کرنا ہوگا؟

جواب: بچی کو گود لینے والا بھی بچہ کی طرف سے عقیقہ کر سکتا ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر بچی کے والدین کرنا چاہیں تو وہ بھی کر سکتے ہیں یعنی عقیقہ میں وسعت ہے جو بھی بچی کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے، اس کے عقیقہ کرنے سے بچی کی جانب سے عقیقہ ادا ہو جائے گا۔

1103. **سوال:** ایک بچے کا عقیقہ ہو چکا تھا، اب دس بارہ سال کے بعد اس کے والدین بچے کا نام بدلنا چاہ رہے ہیں تو کیا دوبارہ بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا ہوگا؟

جواب: دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو پہلے عقیقہ کیا گیا وہی کافی ہے اور بچے کا نام بغیر عقیقہ کئے بدل سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سارے صحابہ کرام کے نام بدلے لیکن نام بدلنے کی وجہ سے آپ نے کسی صحابی کو عقیقہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔

1104. **سوال:** میں جدہ میں رہتا ہوں اور اپنی اہلیہ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لئے جارہا ہوں، ساتھ میں کزن کی بیوی اور اس کی بیٹی جانا چاہتی ہے بغیر محرم کے، کیا وہ ہمارے ساتھ جاسکتی ہیں؟

جواب: جدہ اور مکہ کے درمیان سفر کی مسافت نہیں بنتی ہے جس کی وجہ سے اس سفر میں عورت کو محرم کی ضرورت نہیں ہے لہذا ماں اور بیٹی بغیر محرم کے آپ لوگوں کے ساتھ عمرہ کرنے جاسکتی ہے تاہم محرم کے ساتھ جائے تو زیادہ بہتر اور افضل ہے۔

1105. **سوال:** اگر کسی عورت کی وفات ہوتی ہے تو اس کو غیر محرم مرد کندھا دے سکتے ہیں؟

جواب: میت کو لے جاتے وقت تابوت میں رکھا جاتا ہے اور اس تابوت کو کوئی بھی کندھا دے سکتا ہے کیونکہ یہاں پر جسے کندھا دیا جاتا ہے وہ تابوت ہوتا ہے اس لئے کندھا دینے کے واسطے محرم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

1106. **سوال:** احناف کی مسجدوں میں وضو کی ایک دعا لکھی ہوئی رہتی ہے: "بسم اللہ العظیم والحمدللہ علی دین الاسلام" کیا یہ دعا صحیح ہے؟

جواب: طبرانی میں اس طرح کی ایک روایت آتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہ جب تم وضو کرو تو یہ کہو "بسم اللہ والحمدللہ"۔ اس دعا کو حنفی عالم دین ملا علی قاری نے منکر کہا ہے۔ (الاسرار المرفوعہ: 373)

اور احناف کی کتابوں میں وضو کی وہ دعا لکھی ملتی ہے جسے آپ نے بھیجا ہے لیکن یہ کسی مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی دعا وضو کے لیے ہمیں نہیں سکھائی ہے اس لئے وضو شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہیں گے۔

1107. **سوال:** ریلائنس نام کی ایک لائف انشورنس کمپنی ہے جس میں فراڈ کنٹرول یونٹ یعنی رسک ڈیپارٹمنٹ میں مینجر کے پوسٹ پہ تھا۔ اب اس سے استعفیٰ دے دیا ہوں لیکن چونکہ مجھے فراڈ کے سلسلے میں انیس بیس سال کا تجربہ ہے اس لئے کمپنی مجھے کنسلٹنٹ کے طور پر رکھنا چاہتی ہے، میں اس کا ملازم نہیں رہوں گا، اس میں مجھے

صرف گائیڈ کرنا ہے کہ اگر فراڈ کی توقع ہے تو اس سے روکنا کیسے ہے اور اگر فراڈ ہوا ہے تو اس میں تفتیش کیسے کرنی ہے۔اس کی اجرت مجھے دی جائے گی کیا یہ میرے لئے حلال ہے؟

جواب: انشورنس کی کسی بھی قسم کی پالیسی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائز نہیں ہے خواہ لائف انشورنس ہو، میڈیکل انشورنس ہو، ویہیکل انشورنس ہو یا ہاؤس انشورنس ہو۔ کسی بھی طرح کی تجارتی انشورنس اسلام کے اندر جائز نہیں ہے کیونکہ اس کے اندر جوا، سود اور فریب و دھوکہ ہے۔اس وجہ سے انشورنس کی کوئی بھی قسم اہل علم کی نظر میں جائز نہیں ہے اور جب یہ تجارت جائز نہیں ہے تو اس کے اندر نوکری کرنا بھی جائز نہیں ہے اور نوکری کے ساتھ ساتھ اس میں وہ کام بھی شامل ہے جو اس کمپنی میں تعاون کے لئے ہو یعنی تعاون کا سبب بنے۔اس کمپنی کے لیے کنسلٹنٹ کے طور پر کام کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ کام بھی دراصل گناہ کے کام پر تعاون ہے۔

کنسلٹنٹ کا کام خواہ آپ کمپنی جا کر ملازم بن کر کریں یا گھر بیٹھے بغیر ملازم بنے کریں اور اس کی اجرت لیں یا یہ کام بغیر اجرت کے کریں کسی بھی صورت میں یہ عمل جائز نہیں ہے اور اس عمل کی اجرت لیتے ہیں تو وہ اجرت بھی جائز نہیں ہے۔اللہ تعالی قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ تم گناہ اور ظلم کے کام پر ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔

1108. **سوال:** چار رکعت والی نماز کے پہلے تشہد میں اگر بھول کر التحیات اور درود کے بعد دوسری دعائیں بھی پڑھ لیں اور پھر یاد آئے کہ یہ پہلا تشہد ہے تو کیا اس کے لئے سجدہ سہو کرنا ہے اور کب کرنا ہے؟

جواب: جو رباعی نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات کے علاوہ درود اور دعائیں بھی پڑھ لے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، اس سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور سجدہ سہو کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔یاد آنے پر تیسری رکعت کے لئے اٹھ جائے اور اپنی نماز مکمل کرے اور اگر سجدہ سہو کرنا چاہے تو سلام کے بعد سجدہ سہو کر سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ(ابوداؤد:1038)

ترجمہ: ہر بھول کے لئے سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔

شیخ ابن باز سے کسی نے اس تعلق سے سوال کیا کہ میں چار رکعت والی نماز کے پہلے تشہد میں ساری چیزیں پڑھ لیتا تھا جس پر شیخ نے جواب دیا کہ "اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ سنت کی مخالفت ہے۔سنت یہ ہے کہ پہلے تشہد میں درود تک پڑھا جائے اور دعائیں آخری قعدہ میں پڑھی جائیں"۔

پہلے قعدہ میں درود پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں تاہم صرف التحیات پر اکتفاء کرنا بھی کافی ہے۔

1109. **سوال:** ایک خاتون کے شوہر نے بغیر ان کی اجازت کے چپکے سے دوسرا نکاح کر لیا، اس نکاح میں مرد کی طرف سے اس کے گھر والے کوئی گواہ نہیں تھے اور عورت کی طرف سے بھی گھر والوں میں سے کوئی ولی نہیں تھا۔ لڑکی کے بہنوئی ولی بنے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کیا لڑکی کا بہنوئی ولی بن سکتا ہے جبکہ وہ غیر محرم ہوتا ہے۔ یہ نکاح لوگوں کے سامنے نہیں ہوا، بس دو لوگوں کی موجودگی میں نکاح ہوا اور اس نکاح کو چھپا کر رکھا گیا پھر دو تین مہینے کے بعد پتہ چلا تو کیا ایسا نکاح جائز ہے، کیا یہ نکاح زنا میں شمار تو نہیں ہوگا۔ اس شخص نے لوگوں میں یہ بات پھیلائی ہے کہ بیوی کی اجازت سے نکاح ہوا ہے جبکہ بیوی اس بات سے بالکل بے خبر ہے اور وہ اس رشتے کو نہیں مانتی ہے۔ اس سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور کیا دوبارہ نکاح کرنا ہوگا؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ شادی کے لئے مرد کو پہلی بیوی سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی پہلی بیوی کے نہ ماننے سے شادی نہیں ہوتی ہے۔ شادی کا تعلق شریعت کے مسائل سے ہے، اس میں پہلی بیوی کا کوئی دخل نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شادی میں لڑکا خود مختار ہوتا ہے اس کے گھر کا کوئی مرد شامل ہو یا نہ ہو اس سے شادی پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ شادی میں کم از کم چار لوگوں کی ضرورت ہے، ایک ولی، دوسرا لڑکا اور دو عادل گواہ تاہم اس نکاح کے اعلان کرنے کا بھی حکم ہوا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ لڑکی کے باپ کی موجودگی میں کوئی دوسرا ولی نہیں بنے گا اور اگر باپ کے ہوتے ہوئے بہنوئی ولی بن کر نکاح کرائے تو یہ نکاح باطل ہے، اس نکاح کی کوئی حیثیت اور حقیقت نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

أيُّما امرأةٍ نَكَحَت بغيرِ إذنِ مَواليها ، فنِكاحُها باطلٌ ، ثلاثَ مرَّاتٍ۔ (صحیح ابوداؤد للالبانی: رقم: 2083)

ترجمہ: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے. یہ بات تین مرتبہ بیان فرمائی۔

سوال میں جو صورتحال ذکر کی گئی ہے، اگر یہ بات صحیح ہے اور اسی طرح نکاح کیا گیا ہے تو یہ نکاح باطل ہے یعنی یہ

نکاح ہوا ہی نہیں۔ شرعی طور پر نکاح کیا جائے تبھی لڑکا لڑکی میاں بیوی کی طرح رہ سکتے ہیں، ورنہ اس طرح رہنے پر زنا شمار ہوگا۔

1110. **سوال:** عورت اگر عدت میں ہو تو کیا وہ گھر کے کام کاج کر سکتی ہے یا صرف چار مہینے دس دن تک اسے عبادت میں ہی وقت گزارنا ہوگا؟

جواب: جو عورت اپنے شوہر کی وفات کی وجہ سے گھر میں عدت گزار رہی ہے، وہ گھر کے سارے کام کاج کر سکتی ہے اس کے لئے گھر میں رہتے ہوئے کوئی بھی کام کرنا منع نہیں ہے۔ اس کے لیے فقط زیب و زینت کرنا اور بلاضرورت گھر سے نکلنا منع ہے۔

1111. **سوال:** کیا لڑکی اپنے کزن بھائی کو کسی خوشی کے موقع پر تحفہ پیش کر سکتی ہے؟

جواب: اسلامی اعتبار سے ایک لڑکی کا غیر محرم رشتے دار سے ایسا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے جس سے کسی فتنے کا اندیشہ ہو۔ تحفہ دینا ایک طرح کی محبت کا اظہار کرنا ہے جس میں فتنہ کا اندیشہ ہے کیونکہ جسے تحفہ دیا جا رہا ہے وہ لڑکی کے حق میں غیر محرم ہے لہذا کوئی جوان لڑکی اپنے کزن وغیرہ کو براہ راست ہدیہ نہ پیش کرے۔ کسی طرح کی خوشی اور میل جول کے موقع پر ایک گھر کے ذمہ دار کو دوسرے گھر کے ذمہ دار کے لئے تحائف پیش کرنا چاہیے۔

1112. **سوال:** کیا مکڑی کو مارا جا سکتا ہے جبکہ گھر میں جالے اتارنے کی صورت میں مکڑی اکثر اوقات مر جاتی ہے؟

جواب: اپنے گھروں سے مکڑی کے جالے صاف کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی وجہ سے اگر مکڑی مر جاتی ہے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اصل مقصد مکڑی کو مارنا نہیں بلکہ گھر کی صفائی ہو تو اس میں حرج کی کوئی بات نہیں ہے۔

1113. **سوال:** کیا ایسی جرابوں پر بھی مسح کیا جا سکتا ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں یعنی ٹخنے ننگے ہوں، کہا جاتا ہے کہ جس کو آپ جراب سمجھتے ہیں، اس پر مسح کیا جا سکتا ہے کوئی قید نہیں بتائی گئی کہ ٹخنوں سے اوپر ہو یا نیچے ہو اور کیا ننگے پاؤں پر بھی مسح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جراب پر مسح کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ اسے وضو کی حالت میں پہنا گیا ہو اور وہ دونوں ٹخنوں کو ڈھکنے والا ہو۔ ٹخنوں کو ڈھکنا اس لئے شرط ہے کہ وضو میں اسے دھونا واجب ہے اور جس حصے کو دھلنا واجب ہے وہ کھلا

ہوا ہو تو ایسی صورت میں مسح کرنا جائز نہیں ہے اور کوئی مسح کرلے تو وہ وضو ہی نہیں ہوگا۔ مسح ننگے پاؤں پر نہیں ہوتا، ننگے پاؤں کو ہر حال میں دھلنا پڑے گا۔

1114. **سوال:** فکر مندی اور غم سے نجات کی دعا میں (اللھم انی عبدک و ابن عبدک و ابن امتک) میں یہ مذکر کے لئے ہے یا مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ہے، رہنمائی فرمائیں؟

جواب: اللہ کے رسول کی ساری دعائیں مذکر و مؤنث سب کے لئے ہوتی ہیں، اور گرچہ بہت ساری دعاؤں میں مذکر لفظ کا ذکر ہوتا ہے مگر انہیں الفاظ کے ساتھ سب کو دعائیں کرنی ہوتی ہیں تاہم جہاں حسب حال صیغہ اور ضمیر بدلنے کی شرعی گنجائش ہو تو وہاں بدل سکتے ہیں۔ سب سے اہم اور زیادہ بول چال میں استعمال ہونے والے الفاظ سلام ہیں، یہ سبھی مذکر و مؤنث کے لئے ایسے ہی الفاظ میں کہنا چاہئے گو کہ اس میں ضمیر مذکر کے حساب سے ہے۔ مذکورہ بالا دعا میں مذکر و مؤنث دونوں کے لئے صیغے ہیں اور یہ ایک بہترین دعا ہے جس کا ہمیں سدا التزام کرنا چاہئے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کسی کو کوئی فکر و غم اور رنج وملال لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھے:

اللهم إني عبدك وابن عبدك وابن أمتك ناصيتي بيدك ماض في حكمك عدل في قضاؤك، أسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك، أو علمته أحدا من خلقك، أو أنزلته في كتابك، أو استأثرت به في علم الغيب عندك أن تجعل القرآن ربيع قلبي ونور صدري وجلاء حزني وذهاب همي.(اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم جاری ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل والا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا علم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنادے)۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے فکر و غم اور رنج وملال کو دور کرکے اس کے بدلے وسعت اور کشادگی عطا کرے گا۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ کلمات سیکھ نہ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، ہر سننے والے کو یاد کر لینے چاہئیں۔

1115. **سوال:** وتر کی نماز میں تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے یا نہیں، حدیث میں اس کے متعلق کیا آیا ہے؟

جواب: وتر کی نماز میں تیسری رکعت پہ اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں ہے اور رفع الیدین کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے یعنی ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس میں مذکور ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ نے وتر کی تیسری رکعت میں رفع یدین کیا ہو۔

نبی ﷺ کے وتر کی تین رکعت نماز کی کیفیت دیکھیں۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں «سبح اسم ربك الأعلى» دوسری رکعت میں «قل يا أيها الكافرون» اور تیسری میں «قل هو الله أحد» پڑھتے،اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے، پھر جب (وتر سے) فارغ ہو جاتے تو فراغت کے وقت تین بار: «سبحان الملك القدوس» کہتے،اور ان کے آخر میں کھینچتے۔(سنن نسائی:1700، صححہ البانی)

بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ ہر دو رکعت سے اٹھنے پر رفع یدین ہے اس لئے وتر کی تیسری رکعت پر بھی رفع یدین کرنا چاہئے اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں: نافع سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب «سمع اللہ لمن حمدہ» کہتے تب بھی (رفع یدین کرتے) دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولی سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔آپ نے اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔(صحیح البخاری:739)

اولا اس حدیث میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ وتر کی تیسری رکعت میں رفع یدین کرنا ہے بلکہ یہ وتر سے متعلق حدیث بھی نہیں ہے، دوسری بات یہ ہے کہ یہاں اصل یہ ہے کہ جب دو رکعت پر بیٹھ کر اٹھتے تو رفع یدین کرتے مگر وتر میں تو بیٹھتے ہی نہیں اور آپ کے سامنے تین رکعت وتر کی نماز کی کیفیت جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے وہ پیش کر دیا ہوں اس میں رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں ہے اور عبادت معاملہ بہت اہم ہے،اس میں جس بات کے لئے جتنی دلیل ملے بس اسی پر عمل کرنا ہے لہذا وتر کی تیسری رکعت میں رفع یدین نہیں کیا جائے۔

1116. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ وہ جاب کرنا چاہ رہی ہے،اس نے جہاں بھی جاب کے لئے انٹرویو دی ہے

اسے بینک کی طرف سے ہی درخواست آرہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ وہ بینک میں جاب نہ کرے لیکن بینک کے ڈپارٹمنٹ کے کچھ افراد انہیں بتارہیں کہ صرف آپ ایڈمن بن جائیں۔ کیاایڈمن کی طور پر بینک میں جاب کرسکتی ہے؟

جواب: یونہی کسی کو بنک اپنے یہاں کام کے لئے بلاتا نہیں ہے جب تک کہ کوئی بنک میں روزگار تلاش نہ کرے، وہاں انٹرویو نہ دے یانوکری کے لیے اپلائی نہ کرے اور جب وہ بنک میں نوکری نہیں کرنا چاہتی ہے تو بنک میں انٹرویو کیوں دیتی ہے؟۔ دوسری بات یہ ہے کہ بنک سے مربوط ہو کر کسی طرح کا کوئی کام کرنا حتی کہ اڈمن بننا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ سودی کام پر تعاون ہے اور اللہ تعالی نے گناہ اور ظلم کے کاموں پر تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالی نے عورتوں کو سہولت دی ہے اسے کمانے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ مرد اس کا کفیل ہوتا ہے اس لیے اس خاتون کو روزگار کے لیے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آسانی سے حلال روزگار ملے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے تاہم روزگار کے لیے شرعی حدود میں رہنا ضروری ہے یعنی وہ روزگار حلال ہو، وہ فتنے کی جگہ نہ ہو، عورت و مرد کا اختلاط نہ ہو، وہاں پر بے پردگی نہ ہو اور پردہ میں کام کرنے کی اجازت ہو۔

1117. **سوال:** جانور کی شکل کے بنے برتنوں کے استعمال کا حکم بتادیجیے؟

جواب: اگر برتن کی شکل جاندار کی شکل میں بنائی گئی ہو تو ایسے برتن کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جاندار کی تصویر میں داخل ہے۔ جاندار کی تصویر کسی چیز پر بنائی گئی ہو یا کسی چیز کی شکل جاندار کی طرح بنائی گئی ہو یہ دونوں قسم کی تصاویر حرام تصاویر میں داخل ہیں۔

1118. **سوال:** قرآن میں یہ کہا جاتا ہے اللہ کو ہی پکاریں، اسی سے مانگیں۔ جب ہم اللہ سے دعا کریں تو پورے یقین کے ساتھ کریں مگر کچھ لوگ کہتے کہ اصرار نہیں کرنا چاہیے، جو چیز ہم اللہ سے ضد کرکے مانگتے ہیں اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا جیسے ایک بہن ہے، اس کے بھائی کا دماغ ٹھیک نہیں۔ وہ کہتی ہے کہ اس کی والدہ نے اللہ سے ضد کرکے کہ بیٹا مانگا تھا اس لئے وہ ایسا ہے، کیا اس چیز کی کوئی حقیقت ہے کہ دعا میں اصرار نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: کثرت سے دعا کرنا مستحسن اور مطلوب ہے، اس کو ضد کرنا یا اس عمل کو غلط کہنا صحیح نہیں ہے بلکہ ترک دعا کردینا یہ غلط ہے۔ سماج کے لوگوں کو شرعی مسائل کی خبر نہیں ہوتی وہ اپنے دماغ سے سوچ کر ایسی باتیں کرتے

ہیں۔قرآن وحدیث میں اس قسم کی باتیں نہیں ملتی ہیں۔بار بار کسی چیز کو اللہ سے مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے،دعا سے مایوس ہو جانا،دعا میں جلد بازی کرنا اور دعا ترک کر دینا یہ شرعاً غلط ہے۔اور جو بات کہی گئی ہے کہ اللہ سے ضد کرنے سے لڑکے کا دماغ ٹھیک نہیں ہے۔یہ جہالت کی بات ہے۔کثرت دعا سے متعلق صحیح مسلم کی ایک حدیث دیکھیں۔ابوادریس خولانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے،انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جب تک کوئی بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور قبولیت کے معاملے میں جلد بازی نہ کرے،اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔عرض کی گئی: اللہ کے رسول! جلد بازی کرنا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کہے: میں نے دعا کی اور میں نے دعا کی اور مجھے نظر نہیں آتا کہ وہ میرے حق میں قبول کرے گا، پھر اس مرحلے میں (مایوس ہو کر) تھک جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔(صحیح مسلم:2735)

1119. **سوال:** ایک مسافر آدمی مقیم آدمی کے پیچھے نماز ادا کی،امام نے عشاء کی چار رکعت نماز پڑھائی اور مسافر مغرب کی تین رکعت پڑھ کر الگ ہو گیا،اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ مسافر کے لئے مغرب کی نماز میں قصر نہیں ہے اور مسافر مقیم کے پیچھے مکمل نماز ادا کرے گا۔دوسری بات یہ ہے کہ مغرب کی نیت سے عشاء کی نماز میں آدمی شامل ہو سکتا ہے مگر اسے تین ہی رکعت پڑھنا ہے۔اب اس میں اختلاف ہے کہ وہ چوتھی رکعت کے وقت بیٹھا رہے اور امام کے ساتھ سلام پھیرے یا پھر تیسری رکعت کے بعد منفرد ہو جائے اور اپنا سلام پھیر لے۔شیخ ابن باز کہتے ہیں کہ تیسری رکعت کے بعد بیٹھا رہے پھر امام کے ساتھ سلام پھیرے جبکہ شیخ ابن عثیمین تیسری رکعت کے بعد منفرد ہو کر سلام پھیر لینے کے قائل ہیں۔دونوں جگہ اپنی اپنی دلیل موجود ہے۔میں اس میں امام کے ساتھ سلام پھیرنے والے موقف کو قوی سمجھتا ہوں تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔

1120. **سوال:** استحاضہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے تعلق قائم کر سکتا ہے جبکہ استحاضہ ایک بیماری ہے؟

جواب: ہاں،شوہر اپنی بیوی سے استحاضہ کی حالت میں جنسی تعلق قائم کر سکتا ہے کیونکہ استحاضہ نہ حیض ہے اور نہ ہی نفاس ہے اور استحاضہ میں جماع کی ممانعت وارد نہیں ہے بلکہ مستحاضہ نماز جیسی عظیم عبادت ادا کر سکتی ہے تو بلاشبہ جماع بھی کر سکتی ہے۔بیماری کی وجہ سے استحاضہ کا خون نکلتا ہے مگر اس وجہ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔بیماری کی وجہ سے جسم میں اور بھی مختلف حالات ہوتے ہیں اس وجہ سے جماع میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ہاں کبھی میاں یا

بیوی کو کوئی صحت کا مسئلہ درپیش ہو تو اس بارے میں طبیب سے رجوع کرنا چاہئے۔

1121. **سوال:** ایک حدیث ہے کہ دھوپ اور سایہ میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ اس طرف شیطان بیٹھتا ہے مگر جب ہم چھتری استعمال کرتے ہیں یا کیپ لگاتے ہیں تو جسم پر تھوڑا سایہ اور تھوڑی دھوپ ہوتی ہے ایسے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ وہ شیطان کی جگہ ہے اس لئے آدمی کی اپنی کوشش ہو کہ دھوپ اور سایہ والی جگہ جہاں بیٹھنے یا کھڑے ہونے سے دونوں چیز جسم پہ ایک ساتھ پڑے تو اس سے پرہیز کرے لیکن جو ہماری استطاعت سے باہر کی چیز ہے وہاں کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت حرمت والا مسئلہ نہیں۔ اہل علم نے اس کو کراہت پر محمول کیا ہے یعنی یہ مکروہ ہے اس سے بچنا چاہیے لیکن جہاں پر ہم اس کا خیال نہیں کر سکتے ہیں، ہماری استطاعت سے باہر ہو تو اس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے جیسے چھتری اور ٹوپی کا معاملہ۔

1122. **سوال:** رمضان آنے والا ہے اور جس کی تجارت فوڈ سے متعلق ہو جیسے ڈسپوزل آئٹم وغیرہ۔ میں نے سنا ہے کہ رمضان میں یہ بیچنا جائز نہیں ہے، افطار کے بعد بیچ سکتے ہیں۔ بی ٹو بی بزنس میں ہول سیلر کو سپلائی کرتے ہیں تو بلک (تھوک) میں سپلائی کرتے ہیں جسے وہ رمضان میں بھی استعمال کرتا ہے اور غیر رمضان میں بھی استعمال کرتا ہے، کیا اس صورت میں ایک مہینہ پہلے ہی مال بیچنا چاہئے یا اسے رمضان سے پہلے تک کا اسٹاک دینا چاہئے یا رمضان میں بند کر دینا چاہئے؟

جواب: مسلمان کے لئے رمضان میں دن کے وقت کھانے پینے کی چیز بیچنے میں حرج نہیں ہے خصوصا وہ چیزیں جو کھائی جانے والی نہیں ہو جیسے ڈسپوزل آئٹم مثلا کلاس اور پلیٹ وکٹورے وغیرہ۔ یہ پیٹ بھرنے والی چیز نہیں ہے، یہ سامان ہے۔ آپ بلاشبہ اس تجارت کو رمضان اور غیر رمضان میں تھوک کے حساب سے بیچ سکتے ہیں، دن میں بھی اور رات میں بھی۔ ہاں کھانے پینے کی وہ چیز جو کسی کے روزہ توڑنے کا سبب بنے جیسے ہوٹل جو ایسی جگہ ہو جہاں مسلم رہتے ہوں یا مسلم کسٹمر والا علاقہ ہو تو دن کے وقت ایسی دوکان نہیں کھولنا چاہئے اور رمضان میں دن کے وقت عام چیزوں کی دوکان کھولنے میں یا تجارت کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

1123. **سوال:** کیا مسجد میں کاروباری لین دین کیا جا سکتا ہے مثلا لوگ نماز ختم ہوتے ہی اپنا واٹس ایپ کھول کر

کاروباری باتیں یا فوٹو شیئر کرنے لگ جاتے ہیں کیا اس کی اجازت ہے؟

جواب: تجارت سے متعلق کوئی ضروری میسج کسی کو دینا ہو جو نماز کے فورا بعد یاد آجائے تو اس کو پیغام دینے میں حرج نہیں ہے۔اس کے لئے معمولی واٹس ایپ کرنے میں حرج نہیں معلوم ہوتا ہے لیکن کوئی باقاعدہ مسجد میں بیٹھ کر تجارت کی باتیں کیا کرے، یہ اس کا معمول ہو تو یہ عمل جائز نہیں ہے کیونکہ مسجد اللہ کا گھر ہے اس میں عبادت کے مقصد سے آنا چاہئے اور یہاں کسی قسم کی تجارتی باتیں کرنے اور تجارتی مشغلہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جس کو تجارت کا مسئلہ ہو وہ اپنے گھر جا کر یا مسجد سے باہر ہو کر یہ عمل انجام دے۔

1124. **سوال:** مائرہ اور لائبہ نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: مائرہ کے کئی معانی ہیں ایک معنی کم عقل بھی ہے اور لائبہ کا معنی پیاسی لڑکی ہے، یہ لفظ نام رکھنے کے اعتبار سے درست نہیں ہے۔آپ سلف کے ناموں کے مطابق نام رکھیں،اس کے لئے سیرت کی کتاب دیکھیں۔

1125. **سوال:** میں سعودی عرب سے اپنے ملک ایگزٹ جانے والا ہوں، میرا کفیل ابھی تک حساب و کتاب نہیں کیا ہے، میں نے اپنے کفیل کو بولا بھی تھا اور اس کے پاس میرا پیسہ باقی ہے۔ کیا جھوٹ بول کر اس سے پیسہ مانگ سکتے ہیں، میرا ایک مدیر ہے اس نے مجھ سے کہا کہ ایسے ایسے جھوٹ بول تو کفیل پیسہ دے دے گا؟

جواب: ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر عقد کے حساب سے ایکزٹ جانے کا حق بنتا ہے یا طرفین میں ایکزٹ پہ رضامندی ہو گئی ہے تو ایکزٹ جا سکتے ہیں اور کفیل آپ کو آپ کا حق نہیں دے رہا ہے جو اس کے ذمہ ہے تو کوئی عذر پیش کر کے اپنا حق لے سکتے ہیں۔

1126. **سوال:** کیا خواتین علمی مجلس میں جہاں غیر مرد اور عورتیں موجود ہوں قرآن کی قرات کر سکتی ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ عورت کو ایسی جگہ علمی مجلس نہیں کرنی چاہیے جہاں غیر محرم موجود ہو لیکن عورت پردہ کے پیچھے سے مردوں کی علمی مجلس میں شریک ہو سکتی ہے۔اور مردوں والی جگہ یعنی جس اسٹیج پر یا مجلس میں مرد بھی شریک ہوں وہاں پر عورت نہ تلاوت کر سکتی ہے اور نہ ہی وعظ و نصیحت کر سکتی ہے۔

1127. **سوال:** کیا گھر میں رہتے ہوئے بہن بھائی اور باپ وغیرہ سے پردہ ہے، دیکھا جاتا ہے کہ شادی کے موقع پر رخصتی کے وقت لڑکی اپنے باپ سے گلے ملتی ہے، یہ جائز ہے؟

جواب: ایک عورت اپنے گھر میں رہتے ہوئے اپنا چہرہ، ہاتھ، سر، بال اور پیر اپنے محرم پر ظاہر کر سکتی ہے، جسم کے

باقی حصوں کو مکمل پردہ میں رکھنا ہے اور باپ اپنی بیٹی کے سر یا ہاتھ کا بوسہ لے سکتا ہے، فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو معانقہ بھی کرنے میں حرج نہیں ہے مگر ہمارے یہاں کے حالات پر فتن ہیں۔ شادی کے موقع پر مرد و عورت کا ہجوم ہوتا ہے پھر آج موبائل کا زمانہ ہے، چاروں طرف سے تصاویر اور ویڈیوز بن رہی ہوتی ہیں ایسی جگہ باپ، بھائی اور گھر کے افراد زبانی طور پر رخصت کریں۔

1128. **سوال:** کیا سود کے پیسوں سے کسی کو روزگار کرایا جاسکتا ہے یا کسی کینسر پیشنٹ کا علاج کرایا جاسکتا ہے؟

جواب: سودی پیسہ حرام پیسہ ہوتا ہے اس کو مشترکہ سماجی کام میں خرچ کرنا چاہیے جیسے سڑک، نالہ، کنواں اور درخت وغیرہ میں۔ کسی کی جان بچانے کے لئے بھی سود کا پیسہ استعمال کر سکتے ہیں اس لحاظ سے کینسر ایک مہلک مرض ہے اس کے لیے سودی پیسہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن کسی کے واسطے کاروبار کے لئے سودی پیسہ استعمال نہیں کیا جائے۔

1129. **سوال:** اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت معوذات پڑھ کر اپنے جسم پر دم کیا کرتے تھے تو کیا یہ عمل مخصوص ہے صرف سوتے وقت کیلئے یا یہ عمل ہم اسوقت بھی کر سکتے ہیں جب ہم معوذات پڑھیں جیسے پانچوں فرض نماز کے بعد؟

جواب: نماز کے بعد کے اذکار پڑھ کر اپنے بدن پر پھونک مارنا یا ہاتھوں سے مسح کرنا حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لئے نماز کے بعد ایسا عمل نہیں کیا جائے گا۔ جب کبھی شفا طلب کرنے اور دم کرنے کی نیت سے اذکار کریں اس وقت بلاشبہ اپنے اوپر شرعی اذکار پڑھ کر پھونک مار سکتے ہیں اور ہاتھوں سے مسح کر سکتے ہیں۔

1130. **سوال:** کیا شرابی کے گھر کھانا کھانا جائز ہے جبکہ کمائی حلال ہے اور کیا پان شوپ والے کی کمائی حلال ہے جبکہ گٹکھا حرام ہے؟

جواب: شرابی ایک گنہگار آدمی ہے تاہم اگر اس کی کمائی حلال ہے تو دعوت کھائی جاسکتی ہے نیز ہمارے ذمہ اسے اس کی برائی پر تنبیہ بھی کرنا ہے اور پان دکان کی کمائی حلال نہیں ہے کیونکہ پان میں عام طور سے نشے کی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں حتی کہ پان دوکان میں سگریٹ اور گٹکھا جیسے متعدد قسم کی نشہ آور اشیاء بھی بیچی جاتی ہیں اور اسلام میں نشہ حرام ہے اس لئے حرام چیزوں کی تجارت جائز نہیں ہے اور اس کی کمائی بھی جائز نہیں ہے۔

1131. **سوال:** ایک آدمی کی شادی طے ہے اور وہ سعودی میں رہتا ہے، شادی کے لئے گھر جانا چاہتا ہے جبکہ اس

دوران اس کے ہونے والے سسر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی بیوی عدت میں رہے گی ایسی صورت میں کیا شادی کی جاسکتی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں شادی کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ شادی جس لڑکی سے ہونی ہے اس کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے شادی کرنا جائز ہے۔ رہا مسئلہ اس لڑکی کی والدہ کا تو وہ اپنی عدت میں رہے گی اور عدت میں رہتے ہوئے زینت کی چیزوں سے بچنا ہے اور بلا ضرورت گھر سے نہیں نکلنا ہے تاہم شادی میں وہ ضرور شریک ہو سکتی ہے۔

1132. **سوال:** ہم دو دوست بذریعہ فلائٹ ریاض سے عمرہ کے لیے آرہے ہیں۔ ارادہ ہے کہ جدہ میں ٹھہر کر اور آرام کر کے پھر طائف کی میقات پر جائیں اور وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کریں ایسے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طریقہ درست نہیں ہے کیونکہ جو لوگ میقات سے باہر ہیں اور عمرہ کے ارادہ سے مکہ آرہے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے آئیں۔ آپ کے اوپر ضروری ہے کہ آپ بھی اپنی میقات جو کہ طائف ہو گی وہاں سے احرام باندھ کر آئیں۔ چونکہ فلائٹ میں احرام کا لباس پہننا مشکل ہے اس لئے گھر سے نکلتے وقت غسل کر کے احرام کا لباس لگا لیں اور جب طائف کی میقات کے قریب آئیں اس وقت فلائٹ ہی میں عمرہ کی نیت کر لیں اور جدہ اترنے کے بعد اسی احرام میں مکہ جائیں اور اپنا عمرہ مکمل کریں۔

1133. **سوال:** اس وقت میرے دیور کے پاس کام نہیں ہے اور اس کی بیوی یہ بہانہ کر کے کہ یہ کوئی کام نہیں کرتا، اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، میکے چلی گئی اور اس کے تین بھی بچے ہیں۔ اس کے گھر والے طلاق دینے کے لیے بھی کہتے ہیں مگر میرا دیور طلاق نہیں دینا چاہتا۔ اب دیور کے ساس و سسر دوسرے لوگوں کے ذریعہ میرے سسر پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ تینوں بچیوں کو پانچ پانچ لاکھ روپے اور سسر کا ایک ذاتی مکان ہے اس میں ایک فلیٹ اس کے شوہر کے نام کیا جائے۔ میرے دیور کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور مکان بھی میرے سسر کا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بہو اپنے سسر سے بچے تینوں بچیوں کے لیے پیسے اور فلائٹ نام کرنے کے لیے دباؤ ڈال سکتی ہے، اس کا یہ مطالبہ شرعاً درست ہے؟

جواب: بہو کا اپنے سسر سے پیسے اور فلیٹ کے لئے مطالبہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور بہو کا اپنے سسر کی جائیداد میں ذرہ برابر بھی کوئی حق نہیں بنتا ہے لہذا وہ کسی طرح کا کوئی مطالبہ اپنے سسر سے نہیں کر سکتی ہے۔ ایک بیوی اور اس

کی اولاد کے لیے اپنے شوہر کی جائیداد میں حصہ ہوتا ہے جب شوہر جائیداد چھوڑ کر وفات پاجائے مگر اپنے سسر کی جائیداد میں کوئی حصہ نہیں ہوتا خواہ سسر زندہ ہو یا اپنی جائیداد چھوڑ کر وفات پاجائے۔

جب شوہر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہتا اور اسے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو بیوی کو صبر سے کام لینا چاہیے اور حالات کی بہتری کا انتظار کرنا چاہیے بطور خاص جب شوہر بیوی کی ضرورت پوری کر رہا ہو تو اسے ہنگامہ کھڑا کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہاں جب شوہر نان ونفقہ کی ذمہ داری نہ ادا کر سکے تو اس سے الگ ہو سکتی ہے لیکن اس کی طرف سے جو مطالبہ ہے، وہ مطالبہ صحیح نہیں ہے۔

1134. **سوال:** میں پچھلے ایک سال سے کافی بیمار ہوں اور اب اور بھی زیادہ کمزوری بڑھ چکی ہے، کبھی کبھی بنا سہارے کے چل بھی نہیں پاتی ہوں، سر و یکل پین، بیک پین اور چہرے پر مار لگ گئی ہے، جو سیدھا دماغ کی رگوں پر اثر ڈال رہا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا تو ایسی حالت میں وضو کی جگہ تیمّم کر سکتی ہوں اور ایسی حالت میں روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تیمم وضو کا بدل ہے، تیمم اس وقت کرنا ہے جب وضو کے لئے پانی نہ ملے یا پانی استعمال کرنا مضر ہو یا آدمی اس قدر ضعیف ہو کہ وضو کرنے پر قادر نہ ہو۔ ان میں صورتوں میں سے کوئی صورت درپیش ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو روزہ رکھے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ہر روزہ کے بدلے مسکین کو فدیہ ادا کرے۔

1135. **سوال:** کیا سنت مؤکدہ نماز کی قضا ہے؟

جواب: سنت مؤکدہ کی بھی قضا ہے، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ظہر کے بعد کی سنت عصر کی نماز کے بعد قضا فرمائی۔ جب آپ سے اس نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا: اے ابوامیہ کی بیٹی! عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں میں نہیں پڑھ سکا تھا یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔ (بخاری: 4370)

1136. **سوال:** اگر کسی لڑکی کو اپنے شہر میں صحیح عقیدہ و منہج والا رشتہ نہ ملے اور قریبی دوسرے شہر میں ایسا رشتہ مل رہا ہو تو کیا اس ڈر سے انکار کرنا صحیح ہے کہ سفر میں پردہ اور نماز کے مسائل ہو سکتے ہیں اور کیا واقعی سفر کے دوران

ایسی مشکلات پیش آتی ہیں، اگر سفر چار یا پانچ گھنٹے کا ہی ہو یا پھر اسے اپنے ہی شہر میں ایسے شخص سے نکاح کر لینا چاہیے جس کا عقیدہ صحیح نہ ہو جیسے تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والا ہو؟

جواب: سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے، اس صورت میں قریبی شہر میں جو صحیح العقیدہ لڑکا ہے اس سے نکاح کیا جائے اور انکار کرنے کی جو وجہ بیان کی گئی کہ سفر میں پردہ اور نماز کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، یہ وجہ درست نہیں ہے۔ سفر میں اللہ کی طرف سے نماز کے واسطے ہمارے لئے آسانیاں ہیں اور مصروفیت و مشغولیت یا مشکل کے وقت بھی اسلام آسانی دیتا ہے۔ چار پانچ گھنٹے کے سفر میں نماز کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر جیسے آسانی ہو سفر میں قصر سے نماز ادا کرے اور اگر کوئی سفر میں دشواری کے سبب نماز نہ پڑھ سکے تو رہائش پر پہنچ کر نماز ادا کرے، یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ پھر شادی کرنے کے بعد آدمی ہمیشہ سفر میں نہیں ہوتا بلکہ اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ سفر تو کبھی کبھار کئی ماہ بعد یا سال بھر میں آدمی کرتا ہے، اس کی ضرورت ہمیشہ نہیں پڑتی ہے۔

دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ نکاح کی بنیاد دین پر ہے یعنی لڑکا اور لڑکی دونوں صحیح دین اور صحیح عقیدے پر ہوں تب ہی نکاح درست ہے، ورنہ کسی کا عقیدہ فاسد ہو تو اس سے نکاح درست نہیں ہوگا۔ اس بنیاد پر ایسا لڑکا خواہ اپنے شہر میں ملے یا دوسرے شہر میں ملے اسی سے نکاح کرنا چاہیے۔

1137. سوال: بخاری (6979) کی روشنی میں ایک صحابی کو رسول نے صدقہ پر متعین کیا تھا، جب انہوں نے جمع شدہ صدقہ رسول کی خدمت میں پیش کیا تو کچھ مال اپنا تحفہ بتایا جس پہ رسول نے کہا کہ میں تم میں سے کسی ایک کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال اور یہ تحفہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا۔ اسے اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہیئے تھا تاکہ اس کا تحفہ وہیں پہنچ جاتا۔ الخ۔ اس حدیث کی روشنی میں سوال ہے کہ قرآن کے استاد کو طلبہ کی طرف سے تحائف دئے جائیں تو کیا اسے قبول کرنا چاہئے، اگر استاد کو ادارے کے توسط سے بلایا جائے یا بلا توسط، دونوں صورتوں میں کیا کیا جانا چاہیے؟

جواب: ایک دوسرے کا تحائف لینے اور دینے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے خواہ طلبہ ہوں، اساتذہ ہوں، عام آدمی ہوں یا کوئی اور ہو۔ تحائف دینا ایک دوسرے سے الفت و محبت کا سبب ہے لہذا اس عمل میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

حدیث میں جس بات کا ذکر ہے وہ صورت ایک الگ صورت ہے، وہاں پر ایک شخص کو زکوۃ وصول کرنے کے

لیے متعین کیا گیا ہے اور زکوۃ وصول کرنے والے کے لیے پہلے سے ان کا معاوضہ متعین ہوتا ہے اس وجہ سے زکوۃ وصول کرنے کے سبب وہ اپنے لیے تحفہ نہیں لے سکتا ہے لیکن مال وصول کرنے کے علاوہ عام حالات میں جو تحائف لئے دئے جاتے ہیں ان کا معاملہ الگ ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1138. **سوال:** کیا ظہر، مغرب اور عشاء کی نفل نماز ترک کر سکتے ہیں یا یہ نفل، سنت مؤکدہ کی طرح ضرور پڑھنی ہے؟

جواب: نوافل اپنی چاہت اور مرضی پر منحصر ہے، یہ ضروری نماز نہیں ہے بلکہ اضافی نماز ہے۔ کوئی پڑھے تو اسے ثواب ملے گا اور کوئی نہ پڑھے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ نوافل، سنت مؤکدہ کے درجے میں نہیں ہے جبکہ سنت مؤکدہ وہ سنت ہے جس کی تاکید آئی ہوئی ہے، اس کی ادائیگی سے نہ صرف درجات کی بلندی ہوتی ہے بلکہ فرائض میں جو کوتاہی ہوئی ہو اس کی تلافی بھی ہو جاتی ہے۔

1139. **سوال:** عورت کو نقاب میں نماز پڑھنا منع ہوتا ہے اور جب ہم کالج کی لائبریری میں نقاب میں ہوتے ہیں تو وہاں کیسے نماز ادا کریں جبکہ وہاں سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوتے ہیں؟

جواب: ایک حدیث اس طرح آتی ہے کہ آدمی کو منہ ڈھک کر نماز نہیں ادا کرنا چاہئے، اس حدیث کی روشنی میں عورت و مرد کو اپنا منہ کھول کر نماز ادا کرنا چاہئے لیکن عورت کا معاملہ مردوں کے مقابلہ میں پردہ کی حیثیت سے مختلف ہے۔ اگر عورت ایسی جگہ ہو جہاں غیر محرم موجود ہو یا کیمرے لگے ہوں تو وہاں اپنا چہرہ ڈھک کر نماز ادا کرے کیونکہ عورت کو اجنبی مردوں سے ہر حال میں پردہ کرنا ہے حتی کہ نماز میں بھی پردہ کرنا ہے۔ سوال میں جو صورت مذکور ہے اس صورت میں کیمرے والی جگہ میں بھی عورت چہرہ ڈھک کر نماز ادا کرے تاکہ کوئی دوسرا آدمی اس کیمرے کی تصویر کو بلا پردہ نہ دیکھ سکے۔

1140. **سوال:** میری سسٹر ابھی تقریبا ایک ہفتہ پہلے بیوہ ہوئی ہے، اس کا معاملہ یہ تھا کہ اس کے شوہر کراچی میں ہوتے تھے اور وہ پنڈی میں رہتی تھی اور ان کے آپس میں تعلقات بھی نہیں تھے کیونکہ وہ پنڈی نہیں آتے تھے، پکا کراچی میں ہی رہتے تھے۔ اگر کبھی آتے بھی تھے تو میاں بیوی والے ان کے آپس میں تعلقات نہیں تھے اور اپنے رشتے دار مثلا کزن اور بھتیجے وغیرہ کے یہاں رہ کر چلے جاتے تھے، اب ان کا انتقال ہو گیا ہے ایسے میں کیا میری سسٹر کو عدت گزارنی ہو گی جبکہ اس کی عمر اس وقت پچپن کے قریب ہے؟

جواب: اگرچہ میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ رہ رہے تھے اور آپس میں روابط اور تعلقات نہیں تھے لیکن شرعی حکم کے تحت وہ دونوں آپس میں میاں بیوی ہی تھے اس وجہ سے شوہر کی وفات پر اس کی بیوی عدت گزارے گی اور وہ چار ماہ دس دن ہیں۔اس عدت میں نہ گھر سے بلاضرورت باہر نکلنا ہے اور نہ ہی زینت کی چیزیں استعمال کرنی ہیں۔

چونکہ میاں بیوی میں روابط نہیں تھے، دونوں آپس میں ایک دوسرے سے دور تھے جبکہ آپس میں میاں بیوی کا رشتہ تھا۔ میاں بیوی ہو کر اس طرح سے ایک دوسرے سے دوری بنائے رکھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرنا شرعی طور پر جائز نہیں تھا اس کے باوجود وہ دونوں ایک دوسرے سے دور تھے۔ ایسی صورت میں بیوی کو چاہیے کہ اپنی تقصیر کے لیے اللہ رب العالمین سے معافی کی دعا کرے ساتھ ہی میت کے حق میں بھی استغفار کرے کہ اللہ تعالی اس بارے میں ان کی تقصیر بھی معاف فرمائے۔

1141. **سوال:** اگر وضو کر کے میک اپ کیا جائے تو میک اپ کی حالت میں نماز و دیگر اذکار کر سکتے ہیں کیونکہ ہمیں نہیں معلوم ہوتا ہے کہ میک اپ کس چیز سے بنے ہوتے ہیں؟

جواب: اس سوال سے متعلق پہلا مسئلہ یہ ہے کہ بعض میک اپ میں حرام چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے لہذا ایسے میک اپ کا استعمال جائز نہیں ہے لیکن وہ میک اپ جس میں حرام چیز کی آمیزش نہ ہو اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔ اور ہر ایک چیز کے ڈبے پر اس کے مرکبات کا ذکر ہوتا ہے کہ اس میں کس کس چیز کی ملاوٹ ہے خصوصاً آج کے ترقی یافتہ زمانے میں انٹرنیٹ اور ماہرین سے روابط قائم کر کے کسی چیز کی حقیقت جاننا اور بھی آسان ہو گیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میک اپ کی حالت میں ذکر کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، بلاشبہ ذکر کر سکتے ہیں لیکن نماز کے سلسلے میں دو امور کا لحاظ ہونا چاہیے۔

پہلا امر یہ ہے کہ اگر عام اور سادہ میک اپ ہے جس کی وجہ سے خاتون کی توجہ میک اپ کی طرف نہ ہو تو میک اپ کی حالت میں خاتون نماز پڑھ سکتی ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ ایسا گاڑھا اور غیر معمولی میک اپ کیا گیا ہو کہ خاتون کی توجہ اپنے میک اپ کی طرف ہو یعنی اسے سنبھالنے اور اسے بچانے کی طرف ہو تو اس طرح سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسی صورت میں اس کی توجہ نماز کی طرف نہیں میک اپ کی طرف ہو گی اور نماز میں خشوع و خضوع برقرار نہیں رہے گا۔

اور میک اپ سے متعلق آخری مسئلہ یہ ہے کہ پہلے وضو کیا گیا ہو پھر اس کے بعد میک اپ لگایا گیا ہو تو عام اور سادہ میک اپ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور ذکر کرنے میں تو اور بھی کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

1142. **سوال:** خلاصہ قرآن کے نام سے رمضان بھر دورہ قرآن برائے تفسیر کی کیا حیثیت ہے اور اس کی شروعات کیسے ہوئی؟

جواب: جہاں پر قرآن نازل ہوا وہاں پر عموماً رمضان میں ایسا دورہ کہیں پر نہیں کرایا جاتا ہے، نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کبھی کچھ ہوا۔ پندرہ سالوں سے میں سعودی عرب میں ہوں اور تعلیم دینا ہی اصل میرا مشن ہے مگر میں نے بھی کبھی کسی رمضان میں کوئی ایسا دورہ نہیں کروایا۔ یہ بعد کے لوگوں کی ایجاد ہے تاہم اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ قرآن کی تعلیم رمضان اور غیر رمضان کبھی بھی دے سکتے ہیں، اس کی ممانعت نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو قرآن سیکھے اور سکھائے وہ سب سے بہتر آدمی ہے۔

رمضان عمل اور عبادت کا مہینہ ہے، اس مہینے میں آدمی متفرغ ہو کر کثرت سے عبادت کا کام کرے۔ اس وجہ سے رمضان سے متعلق احکام و مسائل اور تعلیمی کورس، رمضان سے ماقبل ہونا چاہیے اور رمضان میں خود کو متفرغ کر کے عبادات پر توجہ دینا چاہیے، یہ بہتر اور افضل ہے تاہم رمضان میں بھی علمی دورہ کرانے میں حرج نہیں ہے۔

1143. **سوال:** ایک خاتون ہے اس کو یہ یاد نہیں آرہا ہے کہ رمضان میں کتنے روزے چھوٹے ہیں البتہ یہ یاد ہے کہ حیض کے ایام کے علاوہ کوئی روزہ نہیں چھوٹا مگر اس کے حیض کے ایام کبھی سات دن ہوتے ہیں کبھی آٹھ یا کبھی دس۔ ایسا حمل کے بعد سے ہوا ہے۔ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی مگر یاد نہیں آرہا ہے، زیادہ احتمال دس روزے کا لگ رہا ہے، کیا وہ سات روزہ رکھنے کے بعد فرض روزہ کی نیت سے تین روزے رکھ لے تو وہ روزے ادا ہو جائیں گے؟

جواب: رمضان کا روزہ ایک فریضہ ہے اس فریضے کے چھوٹنے کا ہمیں یقینی علم ہونا چاہیے بلکہ صاحب ایمان کو فریضہ چھوٹنے پر افسوس ہوتا ہے مگر یہاں معلوم ہوتا ہے کہ عورت نے فریضے سے متعلق غفلت برتی ہے جس کی وجہ سے اسے تعداد تک معلوم نہیں ہیں۔ ہم لوگ اللہ کے معاملے میں کس قدر مغفل ثابت ہوتے ہیں۔ یہی جب کسی کے مالی قرض کا معاملہ ہوتا تو ہمیں یقین سے معلوم ہوتا کہ ہم نے کسی کو کتنا پیسہ دیا ہے یا کسی سے کتنا پیسہ لیا ہے؟

بہر کیف! مذکورہ صورتحال میں حیض کی جو اس کی اکثر مدت دس دن رہی ہے، وہ اس کا اعتبار کر کے دس روزوں کی قضا کرے۔

اور عورتوں کے علم میں یہ بات رہنی چاہیے کہ ہر عورت کو رمضان میں اس بات کو لکھ لینی چاہیے کہ اسے پہلی مرتبہ حیض کب آیا اور اس کا حیض کب ختم ہوا اور حیض کی وجہ سے اس کے کتنے روزے چھوٹے حتی کہ جو نفاس کی حالت میں ہو یا چند دن بھی بیمار پڑ گیا ہو، ان سب کو رمضان کے بارے میں اپنے عذر کو اور روزہ چھوٹنے کو ڈائری پر نوٹ کر لینا چاہیے کیونکہ روزہ ایک فریضہ ہے، جو چھوٹ جاتا ہے وہ ہمارے سر پہ قرض کی صورت میں باقی رہتا ہے۔اس قرض کی صحیح سے ادائیگی ہماری ذمہ داری ہے۔

1144. **سوال:** جن دنوں عورتوں کو نماز نہیں پڑھنا ہوتا ان دنوں جب فجر میں اٹھتے ہیں تب بھی ناک جھاڑنا چاہئے؟

جواب: وضو کے وقت ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا یہ وضو کے عمل میں سے ہے۔وضو کے علاوہ عام حالات میں ناک کی صفائی آدمی کی اپنی ضرورت پر منحصر ہے۔ایک آدمی کو ہو سکتا ہے ہر روز صبح میں ناک صاف کرنا پڑے اور کسی کو دن میں کئی بار صاف کرنے کی ضرورت پڑے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کو ناک کی صفائی کی ضرورت نہ پڑے تو اس میں اپنی ضرورت کا لحاظ کرنا ہے۔

1145. **سوال:** کیا بھیک مانگنے والوں کو پیسے دینے چاہیے، اکثر مساجد کے باہر، ہوٹل کے باہر اور عید گاہ کے پاس، سگنل پر بہت سارے فقیر موجود ہوتے ہیں۔ایک کو دو تو سب ٹوٹ پڑتے ہیں، ایسے میں بہت مشکل ہو جاتی ہے اور مسجد کے باہر ہر نماز کے بعد یہ فقیر موجود ہوتے ہیں، ایسے میں ہم کیا کریں اگر وہ مانگے تو ہر نماز کے بعد دینا ہوگا؟

جواب: مانگنے والے کو اپنی استطاعت کے مطابق دینا چاہیے مگر مانگنے والوں میں بھی بہت سے لوگ پیشہ ور ہوتے ہیں، ان میں کچھ ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ان لوگوں میں امتیاز کرنا تو بہت مشکل ہوتا ہے کہ کون پیشہ ور ہے اور کون ضرورت مند ہے، ایسے میں اپنی استطاعت کے مطابق کسی کو کچھ دینا چاہیں بطور خاص جس کو معذور پائیں یا جسمانی اعتبار سے ضرورت مند دیکھیں تو اسے کچھ دے دیا کریں۔

بہر کیف! اس معاملہ میں اپنی استطاعت اور لوگوں کے حالات دیکھ کر عمل کریں۔اللہ کا فرمان ہے سائل کو مت جھڑکو۔اسے دینے کے لئے کچھ ہو تو دے دیں، دینے کے لئے نہ ہو تو معذرت کر لیں۔

1146. **سوال:** نماز میں قرآن کا حفظ بھول جاتی ہوں جیسے سورہ ملک کی آدھے صفحہ کی قرات کی پھر اس کے بعد بھول گئی۔ آگے سے جلدی یاد نہیں آتا ہے تو یاد کرنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن وقت لگ جاتا ہے، ایسے میں قرآن کے دوسرے صفحہ سے قرات کرتی ہوں، کیا یہ صحیح ہے اور ایک ہی رکعت میں ایک سورت کے بعد اور کوئی دوسری سورت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: نماز میں قرآن کی وہی سورت اور آیات پڑھیں جو مکمل از بر ہوں اور ایسی کوئی سورت یا آیات نہ پڑھیں جو آپ کو از بر نہ ہوں۔ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے کہ تمہارے لیے قرآن سے جو پڑھنا میسر ہو اس کی تلاوت کرو۔ آپ نے جو صورت ذکر کی ہے کہ اگر کوئی سورت پڑھتے ہیں اور اس میں چند آیات پڑھنے کے بعد بھول ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اگر جلدی سے اگلی آیات یاد آجائیں تو اگلی آیات کی تلاوت کریں اور آیات یاد نہ آئیں تو رکوع میں چلے جائیں مگر درمیان میں چند آیات چھوڑ کر آگے سے تلاوت نہ کریں کیونکہ تلاوت تسلسل کے ساتھ کرنی ہے اور نماز میں چند آیات کی تلاوت کرنا بھی کافی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہی رکعت میں ایک سورت پڑھنے کے بعد دوسری سورت بھی پڑھ سکتے ہیں تیسری بھی پڑھ سکتے ہیں، حسب استطاعت جتنی سورتیں پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن ترتیب سے پڑھنا چاہیے یعنی ایک سورت پڑھنے کے بعد اس کے بعد والی سورت پھر اس کے بعد والی سورت۔ ایسا نہیں کہ پہلے بعد والی سورت پڑھیں پھر اس کے بعد اس سے پہلے والی سورت پڑھیں۔

1147. **سوال:** کیا نماز میں کندھا ڈھکنا ضروری ہے۔ میرے شوہر کل ہاف ٹی شرٹ پہن کر مسجد گئے تو ایک تبلیغی بھائی نے ان پر اعتراض کیا اور کہا کہ اس طرح سے نماز نہیں ہوتی کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: نماز میں کندھا ڈھکنا ضروری ہے، بغیر کندھا ڈھکے نماز نہیں ہوتی ہے لیکن ہاف ٹی شرٹ میں بلاشبہ نماز ہو جائے گی کیونکہ اس میں کندھا ڈھک جاتا ہے اور جس نے کہا کہ اس میں نماز نہیں ہوتی ہے اس کو اس بارے میں شرعی حکم معلوم نہیں ہے۔

1148. **سوال:** قرآن مجید میں سات نمبر تک منزل لکھا ہوتا ہے، ایک خاتون جمعرات سے لے کر بدھ تک پورا قرآن ختم کرتی ہے، کیا ایسے قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قرآن میں سات منزل متعین کئے گئے ہیں، یہ بعد کے لوگوں نے قرآن کی تلاوت میں آسانی کے لئے متعین کئے ہیں۔ جو کوئی قرآن کو سات دنوں میں پڑھنا چاہے وہ ایک ایک منزل کی تلاوت کر کے سات دنوں میں قرآن مکمل ختم کر سکتا ہے۔ اس میں حرج کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ منزل تو تلاوت میں آسانی کی غرض سے ہی متعین کی گئی ہیں۔

1149. **سوال:** اگر کسی عورت کی عدت پوری ہونے میں چار یا پانچ دن باقی ہو تو کیا وہ شادی میں شریک ہو سکتی ہے عدت پوری ہونے سے پہلے؟ سنے ہیں کہ معتدہ کیلئے ان دنوں میں غم منانے کا حکم ہے تو کیا وہ شادی کی دعوتوں میں شریک ہو سکتی ہے جبکہ اس میں شریک ہونا ضروری نہیں ہو، کہتے ہیں کہ اگر کوئی قریبی رشتے دار کا انتقال ہو جائے تو بھی وہاں بہت زیادہ دیر تک بیٹھنا نہیں ہے، صرف تھوڑی دیر کیلئے جا کر واپس آجائے، اسکے بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

جواب: جو عورت عدت میں ہو اور ابھی اس کی عدت مکمل نہیں ہوئی ہو وہ اپنے گھر سے باہر نکل کر کسی فنکشن اور پارٹی میں شریک نہیں ہو سکتی ہے۔ اپنے گھر میں رہتے ہوئے اپنے گھر کی شادی میں شریک ہو سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معتدہ کے لئے شادی میں شریک ہونا منع نہیں ہے، اصل بلاضرورت گھر سے باہر نکلنا منع ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وفات کی عدت میں غم منانے کا حکم نہیں ہے بلکہ ترک زینت کا حکم ہے تاہم دنیاوی معاملات کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کسی دوسرے کی شادی میں شرکت کے لئے یا غیر ضروری دعوت میں حاضری کے لئے گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ کسی کی وفات پر بھی اس کی زیارت کے لئے نہ جائے تاہم اپنے کوئی قریبی ہو تو اس کی زیارت کر کے گھر واپس آجائے۔

1150. **سوال:** ایک لڑکا دوکان میں کام کرنے کی حیثیت سے تھا اس نے تیس ہزار روپے اڈوانس لیا تھا مگر اب وہ واپس دینے سے انکار کر رہا ہے۔ کیا وہ پیسے زکوۃ میں شامل کر سکتے ہیں، اس سے پیسے مانگنے پر وہ کہہ رہا ہے کہ ان پیسوں کو زکوۃ میں شامل کر لو؟

جواب: ایڈوانس لیا ہوا پیسہ قرض کی حیثیت سے ہے اور اس قرض کو زکوۃ مان کر نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ قرض معاف کر دیا جائے، یہ چل جائے گا لیکن قرض کو زکوۃ مانگ لیں یہ جائز نہیں ہے۔

1151. **سوال:** شادی کے موقع پر جب ہمیں لوگ مبارکباد دیتے ہیں تو جواب میں ہمیں کیا کہنا چاہئے؟

جواب: حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ جس کی شادی ہو اس کو ان الفاظ میں دعا دی جائے۔"بارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ "لیکن اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ جس کو یہ دعا دی جائے وہ لوگوں کو کن الفاظ میں جواب دے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جسم پر شادی کے آثار دیکھے تو آپ نے انہیں ان الفاظ میں دعا دی۔

"بارك الله لك"(بخاری:5155)مگر اس حدیث میں صحابی کا جواب دینا منقول نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شادی کی موقع پر اصل یہی ہے کہ جس کی شادی ہو رہی ہے اس کو دعا دی جائے۔ جواب میں وہ آمین کہہ سکتا ہے یا اسی کے مثل برکت کی دعا دے سکتا ہے یعنی بارک اللہ فیک کہہ سکتا ہے۔

1152. سوال: سودی کاروبار والے کے گھر سے دیا ہوا کچھ کھا سکتے ہیں؟

جواب: جس کی آمدنی سودی کاروبار کی ہو اور کوئی حلال آمدنی نہ ہو تو اس کی دعوت کھانا جائز نہیں ہے یا اس کی طرف سے پیش کیا ہوا کچھ بھی قبول کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جو کچھ پیش کرے گا وہ خالص حرام مال کا ہوگا۔

1153. سوال: کیا فجر کے بعد سونا رزق کی کمی کا باعث ہے؟

جواب: فجر بعد سونے کی ممانعت کے ثبوت میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، بعض ضعیف روایت میں ذکر ہے کہ فجر کے بعد سونے سے رزق سے محرومی ہوتی ہے مگر صحیح حدیث میں ممنوع نہ ہونے کے سبب فجر کے بعد سونے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ دو باتوں کا خیال کیا جائے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ضرورت کے وقت فجر کی نماز پڑھ کر سویا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ رات میں نیند پوری ہوگئی ہو تو بلا ضرورت فجر کے بعد نہ سویا جائے۔ زیادہ سونے سے سستی پیدا ہوتی ہے اور صبح کے وقت میں برکت ہے اس سے مستفید ہوا جائے۔ کوئی یہ نہ سوچے کہ اس وقت میرے پاس کوئی کام نہیں ہے تو سونا ہی افضل ہے۔ نہیں، بہت سارے کام ہیں، تدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت، حفظ قرآن وحدیث، حفظ ادعیہ، ذکر واذکار، دینی کتابوں کا مطالعہ، مسجد، مدرسہ، ادارہ یا گھر میں لوگوں کے درمیان وعظ ونصیحت یا مستند اہل علم کے بیانات سننا وغیرہ۔ کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا کے کاموں کے لئے ہمارے پاس کافی وقت ہوتا ہے مگر دین سیکھنے یا سکھانے کے لئے ہم کوئی وقت نہیں دیتے۔ کم از کم اس وقت کو تو دین کے لئے نکال لیں ہو سکتا ہے، اس کی برکت سے ہمیں دین ودنیا دونوں جگہوں کی بھلائی نصیب ہو گی۔

1154. **سوال:** کیا قبلہ رخ ہو کر ہی قرآن کی تلاوت کرنی ہو گی یا ٹیک لگا کر قبلہ کی مخالف سمت میں بھی تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: کسی بھی رخ تلاوت کر سکتے ہیں، تلاوت کے لئے قبلہ رخ ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ جس سمت ہو کر تلاوت کرنا چاہیں اور بیٹھنے میں جیسے آسانی ہو اس طرح تلاوت کر سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں ہے حتی کہ لیٹ کر یا چلتے ہوئے یا جہاز میں اڑتے ہوئے جیسے تلاوت کرنا چاہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

1155. **سوال:** تقریبا چار تولے سونا ہو اور بنک میں بھی ساڑھے چار لاکھ روپیہ پڑا ہو لیکن اس میں سے استعمال بھی ہوتا ہو تو کیا ان پر ملا کر زکوۃ ہو گی؟

جواب: یہ بات تو طے ہے کہ جب سونے کا نصاب نہ پورا ہوتا ہو اور نقدی بھی موجود ہو تو اس کو سونے کے ساتھ ملا کر دیکھا کر دیکھا جائے گا۔ اگر دونوں ملا کر نصاب پورا ہو جائے اور دونوں پر سال بھی پورا ہو گیا ہو تو اس کی زکوۃ ادا کرنی ہو گی۔ یہاں پر دوسری بات یہ ہے کہ گھر میں عام طور سے سونا عورت کے پاس ہوتا ہے اور بنک کا پیسہ مرد کا ہو گا۔ اگر صورت حال یہ ہے کہ سونا عورت کا ہے جو نصاب سے کم ہے اور بنک کا پیسہ مرد کا ہے تو پھر ان دونوں کو ملا کر زکوۃ نہیں دی جائے گی کیونکہ سونے کا مالک کوئی ہے اور نقدی کا مالک کوئی اور ہے۔ جب ایک ہی آدمی کی ملکیت میں دونوں چیزیں ہوں تب ان دونوں کو ملا کر زکوۃ دینی ہے۔

1156. **سوال:** ہم روز سورہ بقرہ پڑھ رہے ہیں، اگر کسی مصروفیت کی بنا کسی دن نہیں پڑھ سکے تو اسے اگلے دن وہیں سے شروع کر کے ختم کریں یا شروع سے پوری پڑھیں، واضح کر دوں کہ تلاوت میں دن کا تعین نہیں ہے؟

جواب: روزانہ صرف سورہ بقرہ پڑھنا اور دوسری سورتوں کو نہیں پڑھنا غلط ہے، ایسی تعلیم نبی ﷺ نے نہیں دی ہے۔ آپ پورے قرآن سے تلاوت کریں۔ کبھی کبھار سورہ بقرہ پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور کبھی سورہ بقرہ پڑھتے ہوئے کچھ حصہ رہ جائے تو اگلے دن اس سے آگے تلاوت کریں جیسے تلاوت کا طریقہ ہے۔

1157. **سوال:** ایک حاملہ عورت ہے دو ماہ کا، اس کے شوہر نے تین بار نام لے کر طلاق دی تو کیا اس سے طلاق واقع ہو گئی کیونکہ وہ عورت مان نہیں رہی ہے جبکہ آدمی نے میرے سامنے طلاق دی ہے؟

جواب: حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن میں حمل کی عدت بیان کی ہے، اس

صورت میں شوہر نے جو تین بار اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے اس سے ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر بیوی نہیں مان رہی ہے تو اس صورت میں میاں بیوی دونوں کو ایک ساتھ عالم کی موجودگی میں حاضر کرکے اور معاملہ کی تحقیق کرکے عالم سے فتوی لینا چاہئے۔ نزاع اور اختلاف کی صورت میں معاملہ کی تحقیق ضروری ہے۔

1158. **سوال:** میری بہن اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ کرنے گئی ہوئی ہے۔ اس کے بچے چھوٹے چھوٹے بھی ہیں۔ وہ اپنا صابن لے کر گئی تھی لیکن مسجد الحرام میں بچے کو حمام لے جانا پڑا تو جلدی میں وہاں جو انتظامیہ کی طرف سے صابن رکھا ہوتا ہے وہی استعمال کر لیا اس میں خوشبو تھی، بھول سے ایسا ہوا تو کیا دم لازم ہو گیا؟

جواب: بھول کر احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس صورت میں اس پر کچھ بھی نہیں ہے اور کوئی دم اسے نہیں دینا ہے۔

1159. **سوال:** ایک عورت اپنے چھوٹے ہوئے روزے رکھ رہی ہے، کیا وہ رجب میں بھی جاری رکھ سکتی ہے؟

جواب: ہاں، بالکل۔ ایک عورت رجب میں بھی چھوٹے ہوئے فرض روزے رکھ سکتی ہے کیونکہ رجب میں روزہ رکھنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ رمضان کا چھوٹا ہوا روزہ اگلے رمضان سے پہلے تک کبھی بھی رکھ سکتے ہیں۔

1160. **سوال:** عورت کو کفنانے کے بعد خوشبو کے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت خواہ مرد ہو یا عورت اس کو غسل کے وقت بھی خوشبو لگانا چاہئے اور کفن پہناتے وقت بھی۔ غسل کے وقت غسل کے پانی میں آخری بار کافور کا استعمال کیا جائے تاکہ میت کا بدن خوشبو دار ہو جائے اور غسل کے بعد بھی میت کے جسم کو خوشبو لگائی جائے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا أجْمرْتُمْ الميّتَ، فأجْمِرُوهُ ثلاثًا (صحیح الجامع:278)

ترجمہ: جب تم میت کو خوشبو کی دھونی دو تو اسے تین بار دھونی دو۔

☆ یہ مسند احمد (14580) کی روایت ہے، اسے شیخ البانی نے صحیح ہے، حوالہ سابق پر دیکھ سکتے ہیں۔

بیہقی (568/3) میں یہ الفاظ ہیں: جَمِّرُوا كَفَنَ الْمَيِّتِ ثَلَاثًا۔ یعنی میت کے کفن کو تین بار دھونی دو۔

☆ امام نووی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ (المجموع للنووي:196/5)

ان دونوں احادیث کی روشنی میں میت کو کفن پہناتے وقت کفن کو دھونی دیدیں یا پھر میت کے جسم پر خوشبو لگا دیں خصوصا سجدہ کرنے والے اعضاء پر یا عطر کا گالا بنا کر میت کی رانوں، سرینوں، سر، آنکھ، ناک، کان، منہ، پیشانی،

داڑھی، ہاتھ، پیر، گھنٹہ، بغل اور ناف وغیرہ میں رکھ دئے جائیں۔

بہر کیف! میت عورت ہو یا مرد، کفن پہناتے وقت اسے خوشبو لگانا چاہئے۔

1161. **سوال:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح بیدار ہونے کے بعد ناک جھاڑنے کا ہمیں حکم دیا ہے اس سے متعلق معلوم کرنا تھا کہ جب عورت کو حیض کی حالت میں نماز نہیں پڑھنی ہو لیکن صبح جاگنا ہوتا ہے جیسے گھر والوں کو نماز کے لئے جگانے کے واسطے تب ناک جھاڑیں گے؟

جواب: صحیح مسلم میں ایک روایت اس تعلق سے آتی ہے، عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِن مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فإنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ علَى خَيَاشِيمِهِ(صحیح مسلم:238)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین ناک جھاڑے، شیطان اس کی ناک کے بانسوں پر رات گزارتا ہے۔

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی جب صبح اٹھے تو تین بار ناک جھاڑے مگر یہی روایت صحیح بخاری میں وضو سے متعلق وارد ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إذا اسْتَيْقَظَ -أُراهُ- أحَدُكُمْ مِن مَنامِهِ فَتَوَضَّأَ، فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاثًا؛ فإنَّ الشَّيْطانَ يَبِيتُ علَى خَيْشُومِهِ(صحيح البخاري:3295)

ترجمہ: جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے نتھنے پر بیٹھا رہتا ہے۔

ان دونوں حادیث کی روشنی میں اہل علم نے یہ کہا ہے کہ چونکہ ناک جھاڑنے کی علت یہ ہے کہ اس سے شیطان کے اثرات زائل ہوتے ہیں لہذا صبح اٹھنے پر ضرور ناک جھاڑنا چاہئے تاکہ شیطان کے اثرات زائل ہو جائیں لہذا جو نماز کے کئے وضو کریں گے وہ لا محالہ ناک جھاڑیں گے لیکن جن کو وضو نہیں کرنا ہے جیسے حائضہ اور نفساء تو وہ صبح اٹھنے پر ضرور ناک جھاڑ لیا کریں تاکہ جو حکمت بیان کی گئی ہے وہ حاصل ہو۔

بہر کیف! اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وضو میں ناک جھاڑنا واجب ہے لیکن اہل علم میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صبح اٹھنے پر بغیر وضو کے ناک جھاڑنا واجب ہے یا مستحب تاہم اتنا ضرور ہے کہ ہر کسی کو صبح اٹھنے پر تین مرتبہ ناک جھاڑنا چاہئے اس کی مشروعیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔

1162. **سوال:** پیلا یرقان ہو جائے تو اس کے لئے نیم کے پتوں سے جھاڑا جاتا ہے اور دم کیا جاتا ہے۔ ایک لکڑی پر گانٹھیں لگا کر اس پر دم کر کے اس ہار کو مریض کو پہنایا جاتا ہے، کیا ایسے دم کروانا شرعاً جائز ہے؟

جواب: اسلام میں دم کا ایک خاص طریقہ ہے اس سے ہٹ کر اگر دم کیا جائے تو وہ دم نہیں ہے۔ شرعی دم یہ ہے کہ قرآنی آیات اور مسنون اذکار پڑھ کر مریض پر براہ راست پھونکا جائے، یہ دم ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نفع پہنچانے کی غرض سے گلے میں کچھ لٹکانا شرک کے قبیل سے ہے اس لئے مذکورہ سوال میں علاج کے طور پر مریض کو جو ہار پہنایا جاتا ہے اس کا استعمال جائز نہیں ہے، یہ شرکیہ عمل ہے، ایسے علاج سے پرہیز کیا جائے۔

1163. **سوال:** ترمذی 1939 حدیث کی روشنی میں کیا ایک آدمی اپنی بیوی کو منانے کے لیے جھوٹ بول سکتا ہے اور لوگوں کی صلح کرانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا صحیح ہے جس میں مذکور ہے کہ "صرف تین جگہ پر جھوٹ جائز اور حلال ہے، ایک یہ کہ آدمی اپنی بیوی سے بات کرے تاکہ اس کو راضی کر لے، دوسرا جنگ میں جھوٹ بولنا اور تیسرا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا"۔؟

جواب: اس حدیث کی روشنی میں دو آدمیوں کے درمیان صلح کی غرض سے جھوٹ بولا جاسکتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان بھی ناچاقی اور ناراضگی کو دور کرنے کے لئے جھوٹ بولا جاسکتا ہے حتی کہ ایک شوہر اپنی ناراض بیوی کو منانے کے لئے جھوٹ بول سکتا ہے تاکہ میاں بیوی کی زندگی میں دراڑ پیدا نہ ہو۔

1164. **سوال:** کیا طلاق یافتہ کو بھی عدت بالکل بیوہ کی طرح گزارنی پڑتی ہے یعنی زیب وزینت اختیار نہیں کر سکتی اور طلاق یافتہ عورت عدت میں کیا کیا کر سکتی ہے اور کیا کیا نہیں کر سکتی اور جس کے شوہر کا انتقال ہوا ہو وہ عدت میں آنلائن کلاس لے سکتی ہے، اس میں کبھی کبھی مائک اوپن کر کے بولنا بھی پڑتا ہے تو کیا ایسے کلاس لے سکتی ہے؟

جواب: مطلقہ کے لئے عدت میں زیب وزینت منع نہیں ہے کیونکہ مطلقہ کے لئے سوگ نہیں ہے، سوگ صرف شوہر کی وفات پر بیوی کے لئے ہے۔ سوگ والی عورت عدت کے دوران گھر میں رہتے ہوئے آنلائن کلاس لینا

چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے حتی کہ اس میں کچھ بولنا اور بات چیت کرنا پڑے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

عدت میں عورت کے لئے گھر سے نہیں نکلنا ہے، عدت میں نکاح بھی منع ہے، باقی اس کے لئے کوئی چیز منع نہیں ہے۔

1165. **سوال:** ایک خاتون جس تاریخ کو عمرہ کے لئے سفر کرنا چاہتی ہے وہ حیض کی تاریخ ہے تو کیا وہ دوا کھا سکتی ہے اور کب سے دوا کھا سکتی ہے، سنے ہیں کہ بہت سے علماء اس سے منع کرتے ہیں؟

جواب: عام طور سے دوا کا نظام حیض پر برا اثر پڑتا ہے اس لئے عورت حیض روکنے والی دوا نہ استعمال کرے تو بہتر ہے تاہم ڈاکٹر کے مشورہ سے مانع حیض گولی کھائی جا سکتی ہے اس میں حرج نہیں ہے۔ اور جب سے دوا کھانا چاہے، وہ کھا سکتی ہے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

1166. **سوال:** لڑکی کنواری ہے اس کے لئے ایک رشتہ آیا ہے، لڑکے کی پہلی شادی ہو چکی ہے اس کی بیوی نے خلع لیا ہے۔ لڑکے کے گھر والے لڑکی کے گھر والوں سے رشتہ مانگ رہے ہیں، لڑکی بھی دیندار ہے اور لڑکا بھی دیندار ہے لیکن لڑکی کے گھر والے یہ کہہ کر مسئلہ کھڑا کر رہے ہیں کہ لڑکے کی پہلے شادی ہو چکی ہے اسے کنواری لڑکی کیسے دی جائے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں اچھی نصیحت کے ساتھ مسئلہ بتادیں تاکہ لڑکی کو بھی اور اس کے گھر والوں کو بھی سمجھ آجائے؟

جواب: ہم شرعی مسئلہ بیان کر سکتے ہیں کہ کنواری لڑکی بلاشبہ شادی شدہ لڑکا سے نکاح کر سکتی ہے اس میں شریعت کی نظر سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور جیسے کنواری لڑکی شادی شدہ لڑکے سے شادی کر سکتی ہے اسی طرح کنوارا لڑکا بھی مطلقہ یا بیوہ عورت سے شادی کر سکتا ہے، اللہ نے شریعت میں یہ آسانی رکھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کائنات کی سب سے عظیم ہستی ہیں، آپ کی زندگی میں ان دونوں باتوں کی عمدہ مثال ملتی ہے یعنی آپ نے کنواری لڑکی سے بھی شادی کی اور جن کی شادی پہلے ہو چکی تھی، ان سے بھی شادی کی۔

بہر کیف! یہ دو خاندان کی رضامندی کا معاملہ ہے، اگر دونوں راضی ہو کر لڑکا اور لڑکی کی شادی کر دیتے ہیں تو شریعت کی نگاہ میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر کسی کا دل راضی نہ ہو رہا ہو تو اس میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہونا

چاہیے۔ویسے میرا مشورہ ہے کہ اگر لڑکا اور لڑکی دونوں دیندار ہوں اور اخلاقی کمزوری نہ ہو تو اس رشتے کو منظور کرلینا چاہیے۔

1167. **سوال:** معاشرے میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اگر کسی نئی جگہ پر جائیں تو سب سے پہلے وہاں کی پیاز کھانا چاہیے، اس سے وہاں پر موجود وائرس اور بیماریاں نہیں لگتیں اور اس بات کو حدیث سے منسوب کیا جاتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: لوگوں میں ایک حدیث گردش کر رہی ہے۔حدیث اس طرح ہے۔

قال رسول الله (صلّى الله عليه وآله) : إذا دخلتم بلادا فكلوا من بصلها ، يطرد عنكم وباءها.(تفضیل وسائل الشیعۃ)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیاز کھالو تو اس شہر کی بیماریاں تم سے دور رہیں گی۔

شیعہ کے یہاں پیاز کی بڑی اہمیت ہے اس لئے پیاز پہ بہت زور دیتے ہیں، ان کے یہاں پیاز کو متعدد بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ان ہی علاج میں سے ایک یہ علاج بھی ہے۔

یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے، شیعہ کی کتاب میں یہ روایت موجود ہے اور میں نے اوپر شیعہ کی کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے، یہ کتاب نٹ پہ موجود ہے دیکھی جاسکتی ہے۔یہ قول حکیموں کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

اسلام میں پیاز کی فضیلت کے متعلق ایسی کوئی روایت نہیں ملتی بلکہ صحیح احادیث سے پیاز کھانے کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلاَ يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ ».

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس درخت سے کھائے وہ ہر گز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور لہسن کی بو سے ہم کو تکلیف نہ پہنچائے ﴿صحیح مسلم شریف ج 1، باب نھی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوھا، ص 209، حدیث نمبر: 1279﴾

مسلم شریف کی ایک دوسری روایت میں پیاز اور جنگلی پیاز کی صراحت ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور جنگلی پیاز کھانے سے منع فرمایا۔ (صحیح مسلم ج 1، باب نھی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوھا، ص 209، حدیث نمبر: 1280)۔

پیاز کی بالکلیہ ممانعت نہیں ہے، مگر اس میں کراہت ہے کیونکہ اس کے کھانے سے بو پیدا ہوتی ہے۔ پکا کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

1168. **سوال:** خواتین حیض کے دنوں میں جو کپڑے استعمال کرتی ہیں کیا ان کو دھو کر پھینکنا چاہئے یا بغیر دھلے پھینکنا چاہئے۔ بڑے لوگ کہتے ہیں کہ دھلے بغیر انہیں پھینکے تو قیامت کے دن انہیں کپڑوں کو پیپ بنا کر پلایا جائے گا، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: میں ہمیشہ یہ بات بتاتا ہوں کہ جب بھی کوئی آپ سے کسی بات کا دعوی کرے تو آپ اس سے دلیل مانگیں اور اگر دلیل نہ دے سکے تو آپ اسے اللہ کا یہ فرمان سنائیں کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے جس بات کا تمہیں علم نہیں ہے اسے بیان مت کرو۔

دوسری بات یہ ہے کہ حیض میں پہنا ہوا کپڑا کوئی ضروری نہیں ہے کہ اسے پھینک دیا جائے بلکہ وہ پہننے کے قابل ہو تو دھل کر اسے پہن سکتے ہیں اور اگر پھینکنے کے قابل ہو تو پھینک بھی سکتے ہیں اور پھر پھینکنے کے لیے اسے دھلنے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور قیامت سے متعلق جو بات کہی گئی ہے، یہ سراسر جھوٹ ہے۔ جس نے بھی ایسا جھوٹ بولا ہے اس کو بہت گناہ ملے گا کیونکہ اس نے ایسی بات بولی جو اسلام میں کہیں ہے ہی نہیں۔

1169. **سوال:** کیا یہ دعامیت کے لئے ثابت ہے؟

میت کی مغفرت کی دعا:(اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا، وَأَنتَ خَلَقتها، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ(سنن إبی داؤد. باب الدعاء للمیت)

اے اللہ! آپ اس کے پروردگار ہیں اور آپ نے اسے پیدا کیا ہے اور آپ نے اس کو اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ نے اس کی روح قبض کی اور آپ اس کے ظاہر و باطن کو خوب جانتے ہیں، ہم اس کی سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں، آپ اسے بخشش دیں۔

جواب: شیخ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔(دیکھیں ضعیف ابی داؤد:3200)

1170. **سوال:** ایک کولیگ کا سوال ہے کہ اس کی آفس میں ایک خاتون آیۃ الکرسی ایک مخصوص ٹائم میں لگاتی ہے، دو گھنٹے کے لئے۔ پوچھنے پہ بتایا کہ وہ وظیفہ کر رہی ہے۔ کولیگ پوچھنا چاہ رہی ہے کہ باقیوں پر اسکا کوئی الٹا اثر تو نہیں ہو گا؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید موبائل سے آیۃ الکرسی کی تلاوت لگائی جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بیمار آدمی اپنے اوپر آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن اس کے لئے زبان سے پڑھنا ہے اور اپنے اوپر پھونکنا ہے، دم کے لئے موبائل سے تلاوت نہیں لگانی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو مخصوص ضرورت کے لیے مخصوص وقت میں اور مخصوص تعداد کے ساتھ زبان سے پڑھے یا موبائل سے لگائے تو یہ عمل بدعت ہے اور اگر کوئی، کسی کو اس طرح سے بدعت کرتے ہوئے دیکھے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اسے اس غلطی پر آگاہ کرے اور اس عمل سے منع کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس کے اس عمل سے کسی دوسرے کے اوپر کوئی فرق نہیں پڑنے والا ہے، آیۃ الکرسی پڑھ کے کوئی کسی کے اوپر کچھ الٹا اثر نہیں کر سکتا ہے۔ قرآن جادو گری کے لئے نہیں ہے، قرآن کے اندر اللہ نے شفا رکھا ہے۔

مجرب وظیفہ کی شرعی حیثیت کے تعلق سے میں نے ایک مضمون لکھا ہے، اسے بھی پڑھیں تاکہ جو لوگ وظیفہ کے باب میں بدعت کرتے ہیں اس کا صحیح سے علم ہو سکے۔

1171. **سوال:** ضرورت اور اسراف کے درمیان کتنا فاصلہ ہے، کبھی کبھار ہم ضرورت سمجھ کر کوئی چیز خریدتے ہیں لیکن وہ اسراف میں شمار ہوتا ہے؟

جواب: جتنی چیز یا جتنے پیسے سے آدمی کی اپنی ضرورت پوری ہو جائے یا اس کا کام چل جائے وہ ضرورت ہے اور جس کا استعمال ضرورت سے زائد ہو وہ اسراف میں داخل ہے جیسے کسی کا گھر دس ہزار روپے میں چلتا ہے تو دس ہزار روپے اس کی ضرورت ہے اس سے زیادہ اگر خرچ کرتا ہے تو اسراف میں داخل ہے اور اسی طرح ضرورت کے علاوہ جو غیر ضروری کاموں میں خرچ کرنا بھی اسراف میں داخل ہے۔

بہر کیف! اس معاملے میں آدمی اپنی ضرورت اور حیثیت کو خود جانتا ہے اور ہر کسی کی حیثیت اور ضرورت الگ الگ ہو سکتی ہے۔ اللہ نے کسی کو مال دیا ہے تو عمدہ کھانے پینے اور عمدہ پہننے اوڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کے اندر دکھاوا نہ ہو اور زیادتی نہ ہو۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلوا واشرَبوا وتَصدَّقوا والْبَسوا ما لم يخالِطْهُ إسرافٌ أو مَخيلَةٌ (صحیح ابن ماجہ: 2920)

ترجمہ: کھاؤ پیو، صدقہ وخیرات کرو، اور پہنو ہر وہ لباس جس میں اسراف و تکبر (فضول خرچی اور گھمنڈ) کی ملاوٹ نہ ہو۔

1172. **سوال:** کیا مسجد یا گھر میں یا باہر اس جگہ نماز پڑھنا جائز ہے جس جگہ دھوپ اور چھاؤں ملتے ہیں؟

جواب: اصل یہی ہے کہ جہاں پر دھوپ اور سایہ ہو اس جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے لیکن جہاں پر عذر ہو اس وقت کوئی حرج کی بات نہیں ہے جیسے مسجد میں یا اس سے باہر نماز پڑھتے وقت اور دھوپ و سایہ والی ممانعت حرمت والی نہیں ہے بلکہ کراہت والی ہے۔

1173. **سوال:** مرد چاندی کی انگوٹھی میں ڈائمنڈ (Dimond) کا استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: مرد اپنی انگوٹھی میں نگینہ کے طور پر ہیرے کا استعمال کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کی انگوٹھی میں بھی نگینہ لگا تھا جو حبشہ کا تھا۔ (مسلم: 2094)

1174. **سوال:** ایک آدمی پارٹی میں فنکشن ہال سجاتا ہے، اس میں شیٹ میں دیوی دیوتا کی تصویر بھی لگانی ہوتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: یہ عمل جائز نہیں ہے کیونکہ جو تصویر لگائی جائے گی پھر بعد میں ہندو اس تصویر کی پوجا کرے گا، اس کے سامنے سر جھکائے گا۔ ایسی صورت میں مورتی کی پوجا کرنے والے کو جو گناہ ملے گا اس کے گناہ میں تصویر لگانے والا بھی شریک ہوگا۔ اللہ تعالی نے گناہ کے کاموں پر تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کام گناہوں میں بڑے گناہ شرک پر تعاون ہے۔

قابیل نے ایک قتل کیا تھا، اب اس وقت جو کوئی قتل کرتا ہے، قابیل کو بھی گناہ ملتا ہے کیونکہ قتل ایجاد کرنے والا وہی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا۔ (صحیح البخاری: 7321)

1175. **سوال:** ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے اور وہ اتنی چھوٹی ہے کہ مصلیوں کے لئے نماز پڑھنے میں بہت دشواری ہو رہی ہے۔ کہیں سے بڑی مسجد بنوانے کی طلب کی گئی ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ پرانی مسجد کسی ایک غریب کی زمین میں واقع ہے، اس زمین میں گھر والوں کا گزر بشر مشکل سے ہو رہا ہے تو محلے والوں نے مشورہ کیا کہ کیوں نہ اس مسجد کی عمارت کو اسی غریب کے ہاتھوں فروخت کر کے اس کی قیمت نئی مسجد کے کسی کام میں صرف کیا جائے تو کیا پرانی مسجد کو رہائش گاہ بنانا صحیح ہے یا نہیں، اگر رہائش گاہ بنادی جائے تو کیا اس مسجد کی بے حرمتی ہوگی؟

جواب: سوال میں مذکور ہے کہ مسجد کسی غریب کی زمین ہے، یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ مسجد کے لئے زمین دینے کے بعد وہ اللہ کے لئے وقف ہو جاتی ہے اس پر کسی کا مالکانہ حق نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس صورت میں ہر ممکن کوشش یہ ہو کہ مسجد وہیں رہے البتہ مسجد کے لیے وہاں پر دائیں بائیں سے زمین خرید کر کشادہ کی جائے اور اس مسجد کو توڑ کر وہیں پر دوسری بڑی مسجد بنائی جائے۔

جب یہ صورت ممکن نہ ہو اور الگ سے بڑی مسجد بنانا ایک شرعی مجبوری ہو تو اس زمین کو دوسرے کے ہاتھ بیچ کر اس کا پیسہ مسجد میں لگا سکتے ہیں۔

مسجد کی زمین بیچنے کے سلسلے میں بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ کسی بھی صورت میں مسجد کی زمین نہیں بیچی جاسکتی ہے جبکہ بعض دیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ ضرورت و مصلحت کے وقت مسجد کی زمین بیچی جاسکتی ہے اور یہی دوسرا قول

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جب ضرورت کے وقت مسجد کی زمین دوسرے کے ہاتھوں بیچی جاسکتی ہے تو اس زمین پر گھر بنانا اور اس میں رہائش اختیار کرنا بھی جائز ہے، اس میں مسجد کی بے حرمتی نہیں ہے۔

سعودی عرب کی فتوی کمیٹی لجنہ دائمہ سے سوال کیا گیا کہ ہمارے پاس چھوٹی مسجد ہے جسے مسلمانوں نے 20 سال پہلے بنایا تھا اور اس وقت وہ نمازیوں کے لیے چھوٹی پڑ گئی ہے اور لوگ مسجد کو وسیع کرنا چاہتے ہیں مگر اس کا امکان نہیں ہے اس لیے ایک بڑی زمین خرید کر اس پر مسجد اور مسلمان بچوں کے لئے مدرسہ اور دیگر خدمت کے لئے چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس موجودہ مسجد کی زمین بیچ کر اس کی قیمت سے نئی مسجد کی تعمیر میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟

اس پر لجنہ نے یہ جواب دیا کہ جو صورت سوال میں مذکور ہے کہ موجودہ مسجد تنگ ہے اور اس میں توسیع کی گنجائش نہیں ہے اور ضرورت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ ایک وسیع مسجد بنائی جائے جو مصلیوں کے لیے، مسلمان بچوں کی تعلیم گاہ کے لیے اور خدمت گاروں کے لیے کافی ہو۔ ایسی صورت میں موجودہ مسجد کی زمین کو بیچ کر اس کی قیمت مناسب جگہ وسیع عرض کی خریداری، مسجد مدرسہ اور ان دونوں کی خدمت گاروں کے لیے تعمیرات پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں مصلحت عامہ موجود ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری وہی اٹھائے جس کے اندر شعور، امانت داری اور ثقاہت ہو۔ "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (38/16)۔

1176. **سوال:** میرے ایک دوست ہیں جن کی دو بیویاں ہیں، مسئلہ کچھ یوں ہے کہ گھریلو کام کاج کی غلطیوں پر، آئے دن اُن کے والدین ان کی بیویوں کو ان ہی کی موجودگی میں اور کبھی غیر موجودگی میں ان کو طعنے وغیرہ دیتے ہیں۔ ایسے میں بیویاں اپنے شوہر سے ان پر ہونے والی زیادتیوں کی شکایت کرتی ہیں۔ شوہر انہیں سمجھا بجھا کر خاموش کر دیتا ہے، یہ سلسلہ یونہی چل رہا ہے، بیویوں نے شکایت کی کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم پر زیادتی ہو رہی ہے، آپ کا بیویوں پر حق ہے اور آپ کو اللہ کے پاس جواب دینا ہے، شوہر پریشان ہے اور صرف اس وجہ سے خاموش ہے کہ والدین اور اللہ ناراض ہو جائے گا، اگر وہ کچھ کہے گا تو اسکے والدین کو تکلیف ہو گی اور والد کا مزاج سخت ہے تو کیا ایسے میں وہ اپنے والدین کی غلطی بتا کر انہیں نصیحت کر سکتا ہے یعنی ایسا کرنا درست ہے اور کیا ایسا کرنے پر اگر وہ ناراض ہو جائیں تب کیا وہ اللہ کی پکڑ میں ہے؟

جواب: ایک شادی شدہ عورت کا ذمہ دار اس کا شوہر ہے، جب ضرورت پڑے شوہر اپنی بیوی کو نصیحت کرے گا، سسر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی بہو کو لوگوں کے سامنے یا پیٹھ پیچھے طعنہ دے۔ اگر بہو میں کچھ خامی اسے نظر آتی ہے تو اپنے بیٹے سے کہے تاکہ اس کا بیٹا اپنی بیوی کی اصلاح کرے۔ جب بہوؤں پر زیادتی ہو رہی ہے اور وہ اپنے شوہر سے اس کی شکایت کر رہی ہیں تو شوہر کا حق ہے کہ اپنی بیوی کا دفاع کرے کیونکہ وہ اس کا ذمہ دار و کفیل ہے، نہ کہ اس کا باپ۔ شوہر پر واجب ولازم ہے کہ اپنے باپ کو حکمت و بصیرت کے ساتھ نصیحت کرے کہ آئندہ اپنی بہو کو طعنہ دینے سے باز آئے، اس سے اس کا باپ ناراض ہوتا ہے تو بیٹا اس کی پرواہ نہ کرے، حق بولنے کی اللہ اجازت دیتا ہے بلکہ اس کا حکم دیتا ہے، حق بولنے میں اللہ کی ناراضگی نہیں ہے۔

اگر والد نصیحت کے باوجود اپنی عادت سے باز نہ آئے تو شوہر کے ذمہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو والد سے الگ دوسری جگہ مہیا کرے جہاں اس کے لئے ایسی نوبت آئے یا کم از کم جوائنٹ فیملی سسٹم کی بلا سے اپنی بیوی کو نجات دے اور علاحدہ طور پر اس کا نظم و نسق بنائے جس میں سسر کا کوئی دخل نہ ہو کیونکہ سسر بہو کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اس کا شوہر ذمہ دار ہے۔

1177. **سوال:** ظہر اور عصر کی نماز میں پہلے دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے یا سورہ بھی پڑھیں گے اور جماعت سے نماز پڑھتے ہوئے مغرب، عشاء اور فجر کی ایک رکعت چھوٹ جائے تو تیسری رکعت میں ہم صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے یا سورہ بھی پڑھیں گے؟

جواب: رباعی نماز کی شروع والی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں گے اور بعد والی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے۔ اور جب مسبوق کی حیثیت سے کسی نماز کی ایک رکعت چھوٹ جائے تو بعد میں اس کی قضا کرتے وقت اس رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے کیونکہ یہ رکعت مسبوق کے حق میں آخری رکعت ہے لہذا اس رکعت کو ادا کرتے ہوئے آخری رکعت کی طرح ادا کی جائے گی۔

1178. **سوال:** شوہر کچھ کماتا نہیں ہے اور اس کے سر پر بہت قرض ہے، بیوی کے پاس زیورات ہیں جس کی زکوۃ ادا کرنا چاہتی ہے تو کیا اس زکوۃ سے بچوں کے اسکول کی فیس، بس کا کرایہ، گھر کی بجلی کا بل ادا کر سکتی ہے اور شوہر کے قرض میں زکوۃ دے سکتی ہے کیونکہ شوہر کماتا نہیں ہے؟

جواب: بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ایک مرد کو شادی کرنے کا اس وقت حق پہنچتا ہے جب وہ اپنی بیوی اور اولاد کو کھلانے کی طاقت رکھتا ہو۔ جو مرد نہیں کماتا ہے جبکہ اس کا جسم صحیح سالم ہے اور کما سکتا ہے تو اسے کمانا چاہئے اور اپنے پیسوں سے بیوی بچوں کی کفالت کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا شرعی فریضہ ہے۔ اور اگر وہ مرد جسمانی اعتبار سے معذور ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

شوہر کے قرض کا معاملہ یہ ہے کہ اگر وہ خود سے قرض اتارنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو بیوی اپنی زکوۃ شوہر کا قرض اتارنے کے لئے دے سکتی ہے اور گھر چلانے کے لئے بھی حتی کہ بجلی بل کے لئے بھی زکوۃ دے سکتی ہے اگر شوہر کمانے سے معذور ہے لیکن اگر وہ کما سکتا ہے اور قرض بھی خود سے اتار سکتا ہے تو پھر ایسی صورت میں اسے زکوۃ دینا صحیح نہیں ہے۔ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے عورت زکوۃ نہیں استعمال کرے گی۔ جب بچوں کو فیس والے اسکول میں پڑھانے کی طاقت نہیں ہے تو وہاں نہیں پڑھانا چاہئے، دینی مدرسہ میں اپنے بچوں کو پڑھائیں، وہاں پر غریب بچوں کو فری میں دینی تعلیم ملتی ہے اور دینی تعلیم حاصل کرنا فریضہ بھی ہے اور والدین کی ذمہ داری بھی ہے کہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلائے۔

1179. **سوال:** کیا اسلام میں مشت زنی جائز ہے اور کیا شوہر اپنی بیوی کا استعمال کر کے مشت زنی کر سکتا ہے، نیز کیا شوہر کسی عورت کو سوچ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور مشت زنی اللہ کے اس حکم کی نافرمانی ہے۔

جو آدمی غیر شادی شدہ ہو اور شادی کی طاقت رکھتا ہو تو اسے شادی کرنا چاہئے تاکہ جائز طریقہ پر جنسی خواہش کی تکمیل کر سکے۔ جہاں تک مسئلہ ہے شادی شدہ مرد کا کہ اس کو بھی مشت زنی کی خواہش ہوتی ہے تو حیران کن معاملہ ہے۔ اس نے شادی اس لئے کی تاکہ وہ خود کو سکون پہنچائے پھر مشت زنی کرنا غلط صحبت اور غلط ماحول کا اثر لگتا ہے۔ کسی مسلمان مرد کے لئے مشت زنی کرنا جائز نہیں ہے۔ نہ خود سے اور نہ ہی اپنی بیوی کے ذریعہ، یہ فعل حرام ہے کیونکہ اس میں غیر فطری طریقے سے جنسی خواہش پوری کی جاتی ہے اور اس میں صحت کا نقصان بھی ہے۔

دوسری عورت کا سوچ کر بیوی سے ہمبستری کرنا بھی غلط ہے، ایسا آدمی شیطانی قوت کا آلہ کار بنا ہوا ہے، اسے اللہ سے سچی توبہ کرنا تاکہ وہ کسی دوسری عورت کے بارے میں صحبت کا نہ سوچے، شادی کرنے کے بعد بھی کوئی دوسری عورت کے بارے میں سوچتا ہے وہ بدترین انسان ہے۔

1180. **سوال:** میری کمپنی میں ظہر کا وقت شروع ہونے پر کوئی بھی شخص اذان دے کر ساتھ میں جماعت شروع کر دیتا ہے، وہ لوگ سنت بھی نہیں پڑھتے ہیں کہ کہیں ڈیوٹی کی بس نہ چھوٹ جائے۔ جب ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو جماعت ہو رہی ہوتی ہے، ہمیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہئے یا پہلے ہم سنت ادا کریں گے جبکہ ہمارے لئے بس چھوٹنے کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس جماعت کے بعد اور بھی جماعت ہوتی رہتی ہے۔ جب کبھی ہم جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں تو بعد میں چار اور دو رکعت سنت ادا کرتے ہیں۔ ایسے میں سوال ہے کہ ہمارا اور ان لوگوں کا جو اذان دے کر فورا جماعت شروع کر دیتے ہیں، یہ عمل درست ہے؟

جواب: جو صورتحال ذکر کی گئی ہے اس کی روشنی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے دیگر نمازوں کے لیے جماعت کا وقت متعین ہے اور جماعت کرائی جاتی ہے اسی طرح ظہر کی نماز کی بھی ایک جماعت کی پابندی کی جائے۔

جب اکثر لوگوں کو کام پر جانا ہوتا ہے اور جلدی بازی ہوتی ہیں تو اذان اور جماعت میں فاصلہ کم کر کے جو اکثر لوگوں کے لیے مناسب وقت ہو اس وقت پر ایک جماعت کی جائے تاکہ جماعت کا نظم برقرار رہے اور افراتفری کی حالت نہ ہو جیسا کہ بیان کی گئی ہے۔

اس میں مسئلہ یہ نہیں ہے کہ آپ جماعت کے وقت سنت پڑھیں یا جماعت سے نماز پڑھیں بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے وہاں کا نظم درست کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جب مسجد میں جماعت ہو رہی ہو تو جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھنا چاہیے تاکہ جماعت کا اجر ملے اور سنت چھوٹنے پر بعد میں اس کی قضا کریں۔

1181. **سوال:** آج یوم جمہوریہ کی مناسبت سے اکثر لوگ مبارکبادی کے اسٹیٹس لگاتے ہیں، ہم مسلمان اپنے ملک سے محبت تو کرتے ہیں مگر اسلامی نظام سے متصادم اس جمہوری نظام کو پسند تو نہیں کرتے لہذا انفرادی طور پر اس پر خوش ہونا اور مبارکبادی دینا درست ہے؟

جواب: ایک طرف جمہوریت اسلام کے مخالف ہے تو دوسری طرف ہم ہندوستان میں جمہوریت کے لئے مجبور بھی ہیں اور حب الوطنی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے بعض غیر شرعی کام کرنا بھی ایک قسم کی مجبوری ہے، انہیں میں سے یوم آزادی اور یوم جمہوریہ منانا ہے۔

آج سے چند سالوں پہلے ہندوستان کے بہت سارے سلفی اداروں میں یوم آزادی اور یوم جمہوریہ نہیں منایا جاتا تھا مگر آج حکومت کی پالیسی سے مجبور ہو کر جامعہ سلفیہ بنارس جیسے مرکزی ادارہ کو یہ دن منانا پڑ رہا ہے اس لئے جہاں

ہم اس طرح کے امور کی انجام دہی کے لئے مجبور محض ہیں اس وقت یہ عمل انجام دینے میں حرج نہیں ہے لیکن جس کام کے لئے ہم مجبور نہیں ہیں اور وہ کام غیر شرعی ہو تو اس کا انجام دینا جائز نہیں ہے۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر سوشل میڈیا پر مبارکبادی کا اسٹیٹس لگانے کے لئے ہم مجبور نہیں ہیں اس لئے ہم اس قسم کے اسٹیٹس سے پرہیز کریں گے، ہاں جہاں کہیں ادارتی طور پر ایک دوسرے کو کہنا مجبوری ہو تو ایسی صورت میں اس کی گنجائش ہے۔

1182. **سوال:** کیا دو مختلف اقسام کے گوشت مثلاً بکرا اور مرغی وغیرہ کو ایک ہانڈی میں پکانے کی شریعت میں ممانعت ہے؟

جواب: شریعت میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے کہ آدمی دو الگ الگ قسم کے جانور کا گوشت ایک ساتھ نہیں پکا سکتا۔ اگر کوئی چاہے تو دو الگ الگ قسم کے جانور کو ایک ساتھ ایک ہانڈی میں پکا کر کھا سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ آج کل لوگ ایک دستر خوان پر کئی قسم کے گوشت اور پکوان کھاتے ہیں جو ایک ساتھ ایک جگہ معدے میں جمع ہوتا ہے۔ اگر پیٹ میں ایک ساتھ یہ ساری چیزیں جمع ہو سکتی ہیں تو ایک ساتھ ہانڈی میں پکانے میں کیا حرج ہے۔ یہ بات اپنی مرضی پر منحصر ہے، جس کو جیسے پکا کر کھانا پسند ہو، وہ اپنی طبیعت کے اعتبار سے پکا کر کھا سکتا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ قربان گاہ تشریف لے گئے، وہاں جا کر تریسٹھ اونٹ خود ذبح کئے اور باقی اونٹ حضرت علیؓ نے نحر کئے اور آپ نے انہیں اپنی قربانیوں میں شریک کیا۔ پھر ہر اونٹ سے ایک ایک بوٹی لے کر ہنڈیا میں پکایا گیا۔ پھر آپ دونوں نے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ (صحیح مسلم: 1218)

یہ حدیث خاص اس سوال کی دلیل کے طور پر نہیں ذکر کی گئی ہے بلکہ یہ اس بات کی تائید کے لئے ہے کہ ایک جنس کے مختلف جانوروں سے گوشت لے کر ایک ہانڈی میں پکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1183. **سوال:** ایک بہن نے اپنی بڑی بہن کو مکان بنانے کے لئے قرض دیا اور کہا جب آسانی ہو، واپس کر دینا۔ مالی حالات اچھے نہیں تھے اس لئے بڑی بہن قرض واپس نہیں کر سکی، بیس سال گزر گئے۔ اب وہ قرض واپس کر رہی ہے۔ چھوٹی بہن پوچھ رہی ہے کہ اب پیسے ملیں گے تو زکوۃ دوں گی، ان شاءاللہ مگر زکوۃ کتنی دینی ہوگی؟

جواب: قرض میں زکوۃ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

پہلی صورت تو یہ ہے کہ اگر قرض لینے والے کے لیے قرض کی ادائیگی آسان تھی تو قرض دینے والے کو ہر سال زکوۃ دیناپڑے گا۔اور دوسری صورت یہ ہے کہ قرض لینے والے کے لئے قرض کی واپسی آسان نہ تھی یا قرض کی ادائیگی سے انکاری تھا تو ایسی صورت میں جب قرض مل جائے اس وقت صرف ایک سال کی زکوۃ ادا کرنی ہے۔

ان دونوں صورتوں میں میرے حساب سے دوسری صورت لگ رہی ہے،اس وجہ سے قرض ملنے پر بس ایک سال کی زکوۃ ادا کرنی ہو گی۔

1184. **سوال:** میرے شوہر نے مجھے شادی کے دو سال بعد ایک طلاق دے دی تھی اور پھر کچھ مہینے بعد دوسری دے دی پھر ہمارے دو بچے ہوئے۔اب میری شادی کو چودہ سال ہو گئے۔9/ محرم 1446 کو انہوں نے مجھے دوبارہ جھگڑے میں تیسری طلاق دیدی ہے مگر میں حالت حیض میں تھی،انہوں نے کسی مفتی صاحب سے فتوی لیا تھا کہ حیض میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ برائے کرم اس بارے میں شرعی حکم واضح فرمادیں؟

جواب: مذکورہ صورتحال میں پہلی اور دوسری طلاق واضح ہے جبکہ تیسری طلاق جو کہ حیض میں دی گئی ہے اس سے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی۔اس بارے میں، میں جس بات پر مطمئن ہوں وہ یہ ہے کہ حیض کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے کیونکہ اس سلسلے میں ایک حدیث ملتی ہے۔عبداللہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا۔اسی حدیث سے مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر طلاق واقع نہیں ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجوع کرنے کا کیوں حکم دیتے بلکہ حدیث میں یہاں تک صراحت ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے حیض میں دی گئی طلاق کو شمار بھی کیا تھا۔

اس وجہ سے مذکورہ صورتحال میں شوہر اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے چکا ہے اور تیسری طلاق واقع ہو چکی ہے۔ تیسری طلاق میں شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں ہوتا اور تیسری طلاق دیتے ہی بیوی فوراً شوہر سے جدا ہو جاتی ہے لیکن اگر وہ کہیں دوسری جگہ شادی کرنا چاہے تو تین حیض عدت گزار کر دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے۔

1185. **سوال:** بچے کو پیدائش پر شہد دیتے ہیں تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ عجوہ کھجور کا پانی دو کہ وہ سنت ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: تحنیک کے لئے حدیث میں صرف کھجور کا ذکر ہے۔نہ تو عجوہ کا ذکر ہے اور نہ ہی کھجور کے پانی کا ذکر ہے، صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ»، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى(صحیح البخاري:5510)

ترجمہ: سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو چبا کر اس کی گھٹی دی نیز اس کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی پھر وہ مجھے دے دیا یہ سیدنا ابو موسیٰؓ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

اس حدیث کی روشنی میں اگر کھجور ملے تو اس سے تحنیک کریں اور اگر کھجور نہ ملے تو کوئی بھی میٹھی چیز جیسے شہد وغیرہ سے تحنیک کر سکتے ہیں حتی کہ کھجور بھگو کر اس کا پانی بھی پلا سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں ہے مگر عجوہ کھجور کے پانی کو سنت کہنا غلط ہے۔ تحنیک میں اصل کھجور چبا کر اور اسے نرم بنا کر بچے کے حلق میں اتارنے کو کہتے ہیں۔

1186. سوال: کیا بیوی ضرورت کے علاوہ کچھ زیادہ رقم شوہر کی جیب سے چورا سکتی ہے، اس مقصد سے کہ اپنے بچوں کے لئے گولڈ بنا سکے اور ایک ساتھ بنانے میں شوہر کو بھی کوئی دقت نہ ہو جبکہ شوہر کو اس بات کی جانکاری نہیں ہے؟

جواب: بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی جیب سے ایک روپیہ بھی نہیں لے سکتی ہے کیونکہ بغیر اجازت کے اس کی جیب سے پیسہ لینا چوری میں شمار ہوگا۔

بیوی کو پیسے کی ضرورت ہو تو اپنے شوہر سے مانگ کر لے، چوری کر کے نہ لے اور اگر مانگنے پر شوہر بیوی کو ضرورت کے لیے پیسے نہ دے، تب وہ اپنی ضرورت بھر پیسے بغیر بتائے لے سکتی ہے تاہم معلوم رہے کہ وہ ضرورت صحیح ہو نہ کہ فضول خرچی کے لیے ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ بچیوں کے زیورات بنانے کے لئے چوری کر کے پیسہ لینا قطعا جائز نہیں ہے۔ اس کام کے لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

1187. سوال: جب کافر مر جائے تو مسلمان "فی نار جہنم" کیوں کہتے ہیں؟

جواب: جب کوئی کافر آدمی مرے اور ہمیں اس کی موت کی خبر ملے تو ہمیں "فی نار جہنم" کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے کہیں پر ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان ایسا جملہ بول دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو کافر ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً(الجن:23)

ترجمہ: اور جو اللہ، اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیش رہے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کافر میت کو دیکھ کر "فی نار جہنم" کہنا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے لیکن اگر کوئی مسلمان کہہ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ چڑھانے کے لئے کافروں کو سنا کر ایسا نہیں کہنا چاہئے، اسلام احترام انسانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے ایک کافر کا جنازہ جاتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے مگر آپ نے فی نار جہنم نہیں کہا، نہ صحابہ کو کہنے کا حکم دیا چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ (صحیح البخاری:1311)

1188. سوال: کیا عورت جوائنٹ فیملی سسٹم میں خوشبو لگا سکتی ہے اور اس بات کی بھی وضاحت فرمادیں کہ حدیث نبوی ہے عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مرد کی وہ جس کی خوشبو ظاہر ہو؟

جواب: عورت گھر میں رہتے ہوئے خوشبو لگا سکتی ہے لیکن صرف اپنے محرم کے درمیان۔ اگر عورت جوائنٹ فیملی سسٹم میں ہے اور اس کے ارد گرد غیر محرم بھی ہوں پھر ایسی صورت میں خوشبو کا استعمال نہیں کرنا ہے۔ خوشبو کا استعمال بس محرم کے درمیان تک محدود ہو بلکہ ایسے ماحول میں عورت کے لئے خوشبو سے بچنا ہی بہتر ہے، وہ رنگ کا استعمال کرے یعنی مہندی استعمال کرے اور اس زینت کو بھی غیر محرم سے چھپائے۔ حدیث میں عورت کے لئے جس خوشبو والے رنگ کا ذکر ہے وہ مہندی اور اس جیسی قسم کی چیز مراد ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جوائنٹ فیملی سسٹم میں ایک عورت کے لئے صرف خوشبو کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ بہت سارے مسائل ہیں جو ایک خاتون کو سمجھنے ہیں اور برتنے ہیں جیسے پردہ کا خاص خیال کرنا ہے، غیر محرم سے خلوت

سے بچنا ہے، ان سے ہنسی مذاق اور بلاضرورت بات چیت سے بچنا ہے حتی کہ ایسے تمام امور سے بچنا ہے جن سے شریعت نے ہمیں منع کیا ہے۔

1189. **سوال:** زکوۃ کی رقم علیحدہ رکھ کر سال بھر اس میں سے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ کسی کے پاس سونا تو ساڑھے سات تولے سے کم ہے لیکن رقم بہت ہے، زکوۃ صرف مال کی ہی ادا کرنی ہو گی؟

جواب: زکوۃ کی رقم رکھ کر اس میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے سال بھر نہیں دے سکتے بلکہ جس وقت زکوۃ نکالنی ہو اسی وقت مکمل زکوۃ مستحقوں میں تقسیم کر دینی ہے۔

اور جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سے کم سونا ہو، اس کو سونا میں زکوۃ نہیں دینی ہے کیونکہ وہ نصاب بھر نہیں ہے لیکن جو پیسہ سونا یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو اس پیسے میں سال مکمل ہونے پر ڈھائی فیصد زکوۃ دینی ہے۔

1190. **سوال:** رجب کے روزے کی اسلام میں کوئی دلیل نہیں ہے، حدیث سے واضح کر دیں؟

جواب: میں اس گروپ کے ذریعہ آپ سب کو دو باتوں کی تعلیم دیتا ہوں ان دونوں باتوں کو دھیان سے سمجھیں اور ان کا ہمیشہ خیال کریں۔

پہلی بات: جب کوئی آپ سے کسی بات کا دعوی کرے تو آپ دعوی کرنے والے سے دلیل طلب کریں کہ آپ کے اس دعوی کی کیا دلیل ہے۔ آپ کو معلوم ہونی چاہیے کہ دلیل اس کے ذمہ ہے جو دعوی کرے۔

دوسری بات: دلیل اس بات کی مانگی جاتی ہے جس میں دعوی کیا گیا ہو جیسے کوئی کہے کہ رجب کا روزہ رکھنا چاہیے، یہ دعوی ہے ایسے آدمی سے دلیل طلب کی جائے گی لیکن جو یہ کہے کہ رجب کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے تو انکار پر دلیل نہیں طلب کی جائے گی کیونکہ جو بات ثابت ہی نہ ہو، ظاہر سی بات ہے کہ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بات کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ تاہم شریعت کے عمومی دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں جیسا کہ ایک مشہور حدیث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے کوئی ایسا کام کیا جو دین میں سے نہیں ہو وہ مردود ہے۔

یہاں پر آپ کے سوال کا تعلق دوسرے نمبر سے ہے اس کے بارے میں مذکورہ بالا دونوں باتیں اپنے ذہن میں رکھیں۔

اس سلسلے میں حقیقت یہ ہے کہ رجب میں روزہ رکھنے کے تعلق سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے، اس بارے میں جو احادیث مروی ہیں وہ ساری کی ساری ضعیف ہیں جیسے ابو داؤد (2428) میں ہے کہ حرمت والے مہینوں میں

روزہ رکھواور نہ بھی رکھو۔اس حدیث کو شیخ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خاص کر رجب کے روزے رکھنے سے متعلق ساری حدیثیں ضعیف ہیں۔

1191. **سوال:** اگر کوئی عورت حاملہ ہے تو کیا اسے اپنے ہونے والے بچے کی طرف سے بھی زکوۃ الفطر ادا کرنا ہوگا؟

جواب: عیدالفطر کے موقع پر فطرانہ نکالتے وقت اگر بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کی طرف سے فطرانہ نکالنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر کوئی نکالنا چاہے تو ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی طرف سے فطرانہ نکالنا جائز ہے یعنی فطرانہ دینا ضروری تو نہیں ہے لیکن اگر کوئی دینا چاہے تو اس کی طرف سے بھی دیا جاسکتا ہے۔

1192. **سوال:** کسی کی بیٹی مریضہ ہے، وہ رمضان میں گھر والوں کے ساتھ روزہ رکھ لیتی ہے لیکن حیض کی وجہ سے جو روزے اس سے چھوٹ جاتے ہیں کیا والدہ اس کی بھی فدیہ ادا کرے گی، وہ لڑکی ذہنی طور پر کمزور ہے؟

جواب: مسئلہ صرف روزے کا نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے اہم مسئلہ نماز کا ہے جس سے روزانہ دن میں پانچ مرتبہ سابقہ پڑتا ہے۔اس وجہ سے اصل سوال یہاں پر یہ ہے کہ کیا وہ بچی جو ذہنی مریضہ ہے نماز کو سمجھتی ہے اور نماز کی پابندی کرتی ہے؟

اگر وہ احکام شریعت کو سمجھتی ہے اور نماز کی پابندی کرتی ہے یہاں تک کہ وہ روزہ کا مسئلہ بھی سمجھتی ہے اور رمضان کے روزے رکھتی ہے اور حیض کے دنوں میں روزہ نہیں رکھتی ہے، یہ سمجھ کر کہ شریعت نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔اگر اس قسم کی سمجھدار لڑکی ہے تو جو روزے اس کے حیض کے سبب چھوٹے ہیں بعد میں ان روزوں کی قضا کرنی پڑے گی، اس کا فدیہ نہیں دینا ہے۔

اور اگر لڑکی ایسی ذہنی مریضہ ہے کہ وہ صحیح اور غلط اور احکام شریعت سے بالکل نابلد ہے، بس دیکھا دیکھی وہ رمضان کے روزے رکھ لیتی ہے اور نمازوں کی کوئی پابندی نہیں کرتی کیونکہ اسے اس کی سمجھ نہیں ہے تو ایسی صورت میں اس پر روزہ فرض ہی نہیں ہے بلکہ وہ شریعت کا مکلف ہی نہیں ہے اس وجہ سے اس کے چھوٹے ہوئے روزوں کی نہ کوئی قضا ہے اور نہ کوئی فدیہ ہے۔روزوں کا فدیہ تو اس کی جانب سے ہے جو عاقل ہو مگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

1193. **سوال:** کیا یہ بات درست ہے کہ جب نبی ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ درود لے کر نبی کے پاس جاتا ہے۔جس نے درود بھیجا ہے اس کا نام اور اس کی ولدیت ساتھ بتا کر درود پیش کرتا ہے؟

جواب: صحیح حدیث میں یہ مذکور ہے کہ جب ہم درود پڑھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے مگر آپ تک درود پہنچانے کی کیفیت کیا ہے، اس کے بارے میں ہم نہیں جانتے، یہ غیب کا معاملہ ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ(ابوداؤد:2042،صححہ البانی)

ترجمہ: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلا نہ بناؤ (کہ سب لوگ وہاں اکٹھا ہوں)، اور میرے اوپر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی رہو گے تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنَّ للَّهِ ملائِكةً سيَّاحينَ في الأرضِ ، يُبلِّغوني من أُمَّتي السَّلامَ(صحیح النسائی:1281)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے زمین میں ایسے فرشتے ہیں جو گشت کرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے پیش کیا گیا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

اور جو یہ معاملہ ہے کہ نام وولدیت کے ساتھ رسول تک درود پہنچایا جاتا ہے اس طرح کی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے۔اس بارے میں جو بھی اقوال یا احادیث ملتی ہیں وہ سب ضعیف ہیں، ان میں سے کوئی بھی قابل حجت نہیں ہے۔

1194. سوال: کیا ریکارڈ شدہ تلاوت کے وقت سجدہ کی آیات کو سننے سے ہم پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور حفظ کرنے کے لئے سجدہ کی آیات کو بار بار دہرانے سے کتنی بار سجدہ تلاوت کرنا ہوگا؟

جواب: خواہ قرآن کی تلاوت خود سے کریں یا قرآن کی تلاوت کسی اور سے سنیں حتی کہ ریکارڈ شدہ تلاوت سنیں ان تمام صورتوں میں آیت سجدہ آنے پر سجدہ تلاوت کرنا مسنون و مستحب ہے۔قرآن حفظ کرتے وقت آیت سجدہ پڑھنے پر پہلی دفعہ ایک مرتبہ سجدہ کرنا کافی ہے اور یہ سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے بلکہ مسنون ہے، ترک کر دینے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے تاہم سجدہ تلاوت کا التزام کرنا چاہئے۔

1195. سوال: ایک بہن کا سوال ہے کہ انکا بیٹا چودہ سال کا ہونے والا ہے، اب اس میں کوئی تبدیلی آرہی ہے جیسے وہ بغیر کہے اور بے وقت نہانے گیا۔جب یہ بات بیوی نے اپنے شوہر سے کہی کہ وہ معلوم کریں کیا بات ہے تو انہوں

نے بتایا کہ بڑا ہو رہا ہے اس وجہ سے لیکن جب خاتون نے کہا کہ اس کو صحیح سے معلومات دے دیں تاکہ طہارت اور عبادات میں خلل نہ آئے تو وہ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ ابھی سے اسکے پیچھے مت پڑو، بڑا ہو گا تو خود ہی سیکھ لے گا۔ وہ خاتون بہت فکر مند ہے اور کہتی ہے کہ ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب ایک بچہ بلوغت میں قدم رکھ دیتا ہے تو اس پر دین کے سارے احکام مرتب ہو جاتے ہیں یعنی اب اسے دین پر واجبی طور پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی دین پر اسی وقت صحیح سے عمل کر پائے گا جب اس کے پاس دین کی صحیح سے معلومات ہو گی۔

سوال میں جو صورتحال ذکر کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین نے اولاد کو شرعی تعلیم دینے میں غفلت برتی ہے ورنہ آج اس خاتون کو فکر لاحق نہیں ہوتی۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو بچپن سے ہی دین کی تعلیم دیں اور بلوغت تک پہنچنے پر تو اسے شریعت کے بنیادی احکام و مسائل کا علم ہو جانا چاہیے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال پر ہی بچوں کو نماز کا حکم دینے اور دس سال پر نماز ترک کرنے پر مارنے کا حکم دیا ہے۔

بہر کیف! اگر ابھی تک والدین نے اپنے اس بیٹے کو شریعت کی بنیادی تعلیم سے محروم کر رکھا ہے تو اب بلا تاخیر اسے اچھے عالم دین یا دینی ادارہ کے ذریعہ بنیادی تعلیم دلوائے کیونکہ بالغ ہونے کے بعد صرف پاکی و ناپاکی کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ پوری شریعت کا وہ مکلف ہو جاتا ہے اس لیے طہارت کے مسائل کے علاوہ، عبادات، ایمان و عقائد اور دیگر احکام و مسائل کی جانکاری حاصل کرنا اس پر لازم و ضروری ہے۔ ادارہ میں تعلیم دلانا مشکل ہو تو کم از کم کسی عالم کے یہاں بھیج کر یا عالم کو اپنے یہاں بلا کر بنیادی تعلیم سے اپنے بچے کو ضرور آراستہ کرے۔ اس بارے میں ترتیب وار بنیادی امور سے متعلق میرے بیانات یوٹیوب پر موجود ہیں ان کے ذریعہ بھی توحید، وضو، غسل، تیمم، نماز، زکوۃ، روزہ، حج اور اس سے متعلق بنیادی امور معلوم ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی توحید کے مسائل، طہارت کے مسائل، ارکان اسلام اور ارکان ایمان سے متعلق کتابیں بھی پڑھنے کے لئے مہیا کرائی جائیں۔

1196. **سوال:** ایک عورت جس کے شوہر فوج میں تھے ان میں سے ان کے دو بچے ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ ان کی شہادت کے بعد ملنے والے پنشن کا حقدار کون ہو گا۔ اس وقت عورت کی عمر اسی سال کے قریب ہے اور اس کی بیٹی اس وقت بیوہ ہے اور بیٹا ساٹھ سال کے قریب ہے۔ ماہانہ پنشن کی رقم پندرہ ہزار ہے؟

جواب: یہ پنشن حکومت کی اسکیم کے تحت بیوہ کا حق ہے لہذا اس پینس میں بیوہ کے علاوہ اور کسی کا حصہ نہیں ہے۔ اس کو بیوہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے خرچ کرے اور اگر اپنی مرضی سے کسی کو کچھ دینا چاہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں تاہم یہ پنشن اسی بیوہ کا ذاتی حق ہے، اس پر کوئی دوسرا اپنا حق نہیں جتا سکتا۔ اور جب بیوی کی وفات ہو جاتی ہے تو یہ پنشن بند ہو جاتا ہے کیونکہ یہ پنشن بیوی کے لئے ہی جاری ہوتا ہے۔ بیوی کی وفات کے بعد اولاد میں سے کسی کے نام سے پنشن نہیں جاری رہتا۔

1197. **سوال:** التحیات کا پس منظر بتایا جاتا ہے کہ یہ معراج کی رات محمد ﷺ کا اللہ سے گفتگو ہے، لوگوں میں وہ گفتگو اس طرح مشہور ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات جب آسمان پر اللہ کے پاس پہنچے۔ اس وقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ" کہا۔ اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا: " اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" پھر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِيْنَ" اس پر سیدنا جبریل نے اور کچھ کے مطابق مقرب فرشتوں نے کہا کہ: " أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ " کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: یہ جھوٹا واقعہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس واقعہ کی نسبت معراج کی طرف کی جاتی ہے جبکہ معراج میں صرف نماز فرض ہوئی تھی۔ نماز کے اذکار اور دعائیں یہاں تک کہ التحیات کی تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بعد میں دی ہے۔

در حقیقت یہ واقعہ اور معراج کا پس منظر جھوٹ پر مبنی ہے اور اس جھوٹ کا انتساب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا انتہائی جسارت کی بات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لا تكذبوا علي، فإنه من كذب علي يلج في النار (سنن الترمذی: 2660، صححہ البانی)

ترجمہ: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ مجھ پر جھوٹ باندھنے والا جہنم میں داخل ہوگا۔

1198. **سوال:** اگر عمرہ کرنے سے پہلے کچھ خارج ہونے کا احساس ہوتا ہو مگر وسوسہ سمجھ کر اس پر دھیان نہیں دیا اور عمرہ کے بعد معلوم ہوا کہ پیشاب خارج ہوا تھا تو کیا عمرہ نہیں ہوا؟

جواب: شریعت کا ایک اصول ہے کہ عبادت انجام دینے کے بعد اگر عبادت میں خلل کا وسوسہ آئے تو اس طرف دھیان نہیں دیا جائے گا، عبادت صحیح مانی جائے گی اور پیشاب نکلنے سے آدمی مکمل ناپاک نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف

وضو ٹوٹتا ہے۔ یہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری رہی ہو تو ایسی صورت میں عمرہ سے پہلے جو وضو کیا گیا وہی وضو کافی ہے عمرہ کے لیے اور عمرہ اپنی جگہ درست ہے۔

اور اگر کوئی بیماری نہیں تھی بلکہ یونہی اچانک پیشاب نکل گیا جس کا یقینی علم عمرہ کے بعد ہوا جبکہ عمرہ کے دوران صرف احساس تھا تو ایسی صورت میں بھی ان شاءاللہ عمرہ درست کہا جائے گا یعنی عمرہ ہو گیا اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ عمرہ کرتے ہوئے اس وقت محض گمان موجود تھا جس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض اہل علم طواف کے لئے وضو شرط نہیں مانتے ہیں اور سعی کے لیے وضو ضروری نہیں ہے یعنی طواف کے بعد اگر احساس ہوا ہو تو اور بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

بہر کیف! اس عمرہ کی صحت کے بارے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، عمرہ اپنی جگہ درست اور صحیح ہے اس لئے ذہن میں عبادت کے تئیں خلل اور وسوسہ پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

1199. **سوال:** یہاں ہندوستان اور پاکستان کی اکثر مساجد حنفی مسلک کی پیروی کرتی ہیں، ان میں اذان دیر سے ہوتی ہے جبکہ اہل حدیث مساجد بہت کم ہیں اور ہمارے گھر سے بہت دور ہیں جہاں سے اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی، کیا ان مساجد کی اذان سے پہلے ہمارے لئے نماز پڑھنا صحیح ہوگا اور ان نمازوں کو پڑھنے کے درست اوقات کون سے ہیں خصوصاً فجر اور عصر کی نماز کے لئے؟

جواب: شریعت کی روشنی میں عورتوں کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت ہے۔ عورت بغیر اذان کے اور بغیر قیامت کے اپنی نماز وقت پر ادا کرے گی اور مسجد میں جو اذان دی جاتی ہے، اصل میں ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد جا کر نماز ادا کرے۔

جیسا کہ آپ نے ذکر کیا آپ کے یہاں اکثر احناف کی مساجد ہیں جن میں تاخیر سے اذان ہوتی ہے ایسی صورت میں آپ کو ان اذانوں کی پرواہ نہیں کرنی ہے بلکہ پانچوں اوقات میں نماز کا جو اول وقت ہے اس وقت پر آپ اپنی نماز ادا کریں گے کیونکہ اول وقت پر نماز پڑھنا افضل عمل ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الحمدللہ زمانہ ترقی یافتہ ہے انٹرنیٹ اور موبائل ایپ کے ذریعہ اپنے شہر کے اوقات الصلاۃ معلوم کر سکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ اپنے محرم کے ذریعہ اپنے قریب کے سلفی ادارے سے اوقات الصلاۃ منگالیں۔

پانچوں نمازوں کے اوقات اس طرح ہیں۔

ظہر کا وقت: زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہونے تک رہتا ہے۔

عصر کا وقت: سایہ ایک مثل ہونے سے شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

مغرب کا وقت: سورج ڈوبنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور شفق کے باقی رہنے تک رہتا ہے۔

عشاء کا وقت: شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور آدھی رات تک رہتا ہے۔

فجر کا وقت: صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

1200. **سوال:** ایک دوست کے ابو کا دہلی میں اوپن ہرٹ سرجری ہونا ہے، مہینوں سے انتظار کر رہے تھے۔ اب جا کر نمبر آیا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ڈاکٹر بول رہے ہیں کہ داڑھی مونڈنی پڑے گی کیونکہ دل کے پاس تک داڑھی آتی ہے، اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر اضطراری صورت میں کوئی ناجائز کام کرنا پڑے تو شریعت میں اس کی گنجائش ہے لہذا جس آدمی کے دل کا آپریشن ہونا ہے اور اس کے لیے داڑھی مونڈنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی داڑھی ضرورت کی حد تک منڈوا سکتا ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ یہ عمل مجبوری اور شرعی عذر کے تحت ہے۔ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ(الانعام:119)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتادی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے۔

1201. **سوال:** ایک عورت حاملہ ہے تو کیا وہ روزہ کے بدلے فدیہ دے سکتی ہے کیونکہ بعد میں پھر سال مکمل ہونے پر مرضعہ ہو جائے گی۔ اسی طرح ایک عورت کے چھوٹے ہوئے روزے ہیں دو رمضان کے یعنی ساٹھ روزے اور ان کو نہیں معلوم تھا کہ روزوں کی قضا کرنی ہے اس لئے قضا نہیں کی۔ اب جب ان کے بچے بڑے ہو گئے ہیں تو کیا وہ بیس تیس سال بعد روزے قضا کرے گی اور کیا صورت ہو گی قضا کی، کفارہ بھی دینا ہو گا؟

جواب: حاملہ کا حکم بیمار کے درجے میں ہے وہ رمضان میں دیکھے کہ روزہ رکھ سکتی ہے یا نہیں۔ اگر روزہ رکھ سکتی ہے تو روزہ رکھے اور اگر روزہ نہیں رکھ سکتی ہے تو روزہ چھوڑ دے، رمضان کے بعد جب سہولت ہو چھوٹے روزوں کی قضا دے اور چونکہ حاملہ بیمار کے حکم میں ہے اس لئے اسے بعد میں روزوں کی قضا دینی ہے، فدیہ نہیں

دینا ہے۔ عورت بچے کو دودھ پلاتے ہوئے بھی روزہ رکھ سکتی ہے اگر آسانی ہو۔اس لئے فدیہ دینے میں جلد بازی نہ کرے،اللہ رب العالمین پر بھروسہ کرے،وہ اس معاملے میں آسانی کے لیے اللہ سے دعا بھی مانگے،اور حسب سہولت روزہ رکھا کرے۔

اور جس عورت نے بیس تیس سال قبل مسلسل دو رمضان کا روزہ چھوڑا تھا اس کو پہلے ہی اپنا معاملہ درست کر لینا چاہیے تھا مگر اس میں کافی تاخیر ہوگئی۔ وہ سب سے پہلے اللہ رب العالمین سے اس تاخیر کے لئے معافی طلب کرے۔اور اپنے چھوٹے ہوئے روزے حسب سہولت قضا کرتی رہے خواہ جتنا بھی وقت لگے۔

1202. **سوال:** کیا شب معراج کے یہ نوافل ثابت ہیں؟

شب معراج کے نوائل

(12رکعت دو دو کر کے)

ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد 5 بار قل ہواللہ۔ 12رکعت پڑھنے کے بعد 100 بار کلمہ تمجید. 100 بار استغفار۔100 بار درود شریف۔فضیلت: جو دعا کرے انشاءاللہ قبول ہو گی۔

(6رکعت دو دو کر کے)

ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد 7 بار قل ھواللہ پڑھے۔6رکعت پڑھنے کے بعد 50 بار درود شریف پڑھے۔فضیلت: تمام دینی و دنیاوی حاجات پوری ہو گی اور 70 ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(2رکعت)

ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد 27 بار قل ہواللہ پڑھے اور قعدہ میں التحیات کے بعد 27 بار درود ابراہیم پڑھے۔ سلام کے بعد اس کا ہدیہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
میں گزارنے کی سعادت حاصل کرے۔

(2رکعت)

ترکیب: پہلی رکعت میں سورہ الحمد شریف کے بعد ایک بار سورہ الم نشرح،دوسری رکعت میں سورہ الحمد شریف کے بعد سورہ لایلاف پڑھے۔فضیلت: یہ نماز پڑھنے سے اولیاء کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(10رکعت،دو دو کر کے)

ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد 3 بار سورہ کافرون، 3 بار قل ھواللہ۔10 رکعت کے بعد ایک بار کلمہ توحید پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

اللهم صل عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الهِ الظَّاهِرِينَ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ الأَبِاللَّهِ الْعَلِي الْعَظِيمُ۔

فضیلت :اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے 1000 رکعت کا ثواب عطا کرے گا۔

غسل کے فضائل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رجب کی پہلی، پندرہویں، اور ستائیسویں کو غسل کرے گا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ابھی پیدا ہوا ہو۔

روزہ کی فضیلت: جو کوئی 27 رجب کو روزہ رکھے اس کو جنت کے ایک نہر سے پانی پلایا جائے گا جو شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بچالے گا اور جنت سرفراز فرمائے گا۔

جواب: اس میں شب معراج کے تعلق سے جتنی نمازیں بتائی گئی ہیں، یہ سب بدعتی نمازیں ہیں۔ان میں سے کسی بھی نماز کا صحیح حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے اسی لئے لکھنے والے نے بھی اس میں کسی بات کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے۔یہ سراسر جھوٹی باتیں ہیں،ان باتوں کا دین اسلام سے ذرہ برابر بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس میں ستائیس رجب کا روزہ بھی لکھا ہوا ہے۔یہ بھی جھوٹی بات ہے اس بات کے لئے کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے،اسی طرح رجب میں غسل کرنے کی جو فضیلت بیان کی گئی وہ بھی جھوٹی بات ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام میں شب معراج کے تعلق سے کسی قسم کی کوئی مخصوص نماز، مخصوص روزہ اور مخصوص غسل ثابت نہیں ہے۔اور واقعہ معراج تو برحق ہے مگر معراج کس رات ہوئی اس بات کا ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔ جو لوگ 27 رجب کو شب معراج کہتے ہیں،ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔اگر تھوڑی دیر کے لئے 27 رجب کو معراج کی بات مان بھی لیں تو اس رات اس قسم کی بدعات و خرافات انجام دینے کی قطعا اجازت نہیں ہے۔

اس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان سنانا چاہتا ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والے کو اللہ کا ڈر اور خوف ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تكذبوا علي، فإنه من كذب علي يلج في النار (سنن الترمذی: 2660، صححہ البانی)

ترجمہ: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ مجھ پر جھوٹ باندھنے والا جہنم میں داخل ہوگا۔

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہاں پر یہ بات بھی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ ہمارے لیے صرف قرآن اور حدیث ہی دلیل ہے، جو نماز، روزہ اور دیگر عبادت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اسی پر عمل کیا جائے گا اور جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس پر عمل نہیں کیا جائے گا کیونکہ دین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

1203. **سوال:** کسی نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اعلی کا لفظ انسانوں کے لئے استعمال کرے گا تو غیر مناسب اور شرعا غلط ہوگا، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: اللہ رب العالمین کے متعدد ایسے صفاتی نام ہیں جن میں سے بعض کا استعمال مخلوق کے لئے بھی ہوتا ہے۔ متعدد مثالیں قرآن میں اور احادیث کے اندر موجود ہیں جیسے اللہ تعالی نے مصر کے بادشاہ کی بیوی کے لیے امراۃ العزیز کہا جبکہ العزیز اللہ کے صفاتی نام میں سے ہے بلکہ سورہ توبہ میں اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عزیز، رؤف اور رحیم کا استعمال کیا ہے۔ اسی لحاظ سے عظیم، کریم، اکرم اور اعلی بھی انسانوں کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس میں شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مخلوق کبھی کسی صفت میں اللہ کے برابر نہیں ہو سکتی ہے۔ مخلوق کے لیے کسی لفظ کا استعمال مخلوق کے حساب سے ہے جبکہ اللہ کے صفاتی نام اللہ کی شان کے حساب سے ہیں۔

1204. **سوال:** میرے بھائی اہلِ حدیث علماء سے نفرت کرتے ہیں اور ان کو جاہل کہتے ہیں۔ ان کی نفرت دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے جو میرے برداشت سے بالکل باہر جارہا ہے۔ میں ان سے صرف سلام تک بات کرنا چاہتی ہوں، اس سے زیادہ نہیں، کیا یہ صحیح ہوگا الولاء والبراء کے اصول کے مطابق؟

جواب: برا سے برا سلوک کرنے والے انسان کے ساتھ اپنا کردار بلند رکھنا چاہیے۔ اسی بلند کردار سے سامنے والے کا دل جیتا جاتا ہے اور اس کو ایک نہ ایک دن احساس ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے بھائی سے خونی اور ایمانی رشتہ ضرور نبھائیں، صبر سے کام لیں اور آپ کا جو اپنا حق ہے اس کے لیے ادا کریں اور وہ جب بدزبانی اور علماء کے بارے میں بدکلامی کرے اس وقت آپ نرمی اور شفقت سے دلیل کی روشنی میں بتادیں کہ کسی مسلمان کو گالی دینا کس قدر گناہ کا باعث ہے۔ قرآن وحدیث سے چند دلائل آپ کے لئے پیش کررہا ہوں۔

(1)اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ.(12:49)

ترجمہ: اور اپنے لوگوں پر الزام نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب دو، ایمان کے بعد تو فسق کا نام ہی برا ہے۔

(2)حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔(صحیح البخاری:6044)

(3)نبی اکرم ﷺ نے گالی گلوچ کو منافق کی نشانی قرار دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار عادتیں ہیں جس میں وہ (چاروں) ہوں گی، وہ خالص منافق ہو گا اور جس کسی میں ان میں سے ایک عادت ہو گی تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہو گی یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔(وہ چار یہ ہیں:) جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔(صحیح مسلم:58)

(4)ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی روپیہ پیسہ اور ساز و سامان نہ ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا۔ تاہم اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت دھری ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا اور کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا۔ چنانچہ اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور اس پر واجب الاداء حقوق ابھی باقی رہے تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔(صحیح مسلم:2581)

1205. **سوال:** کیا ہم نامحرم کے لئے دعا کر سکتے ہیں جیسے اپنے بچپن کے دوست، ہم جماعت یا رشتہ دار بھائی کے لئے مثلاً اُن کی عافیت، ہدایت اور سلامتی کی دعا؟

جواب: دعا کا باب بہت وسیع ہے، کوئی بھی مسلمان کسی کے لئے بھی دعا کر سکتا ہے اور عورت بھی کسی بھی مسلمان کے لئے دعا کر سکتی ہے خواہ وہ محرم ہو یا غیر محرم ہو۔ دعا کے مسئلہ میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اپنے مسلمان

بھائی کے لیے غائبانہ طور پر دعا کرنا بڑی فضیلت کی بات ہے اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ام الدرداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ سے میرے شوہر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب کوئی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ میں دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور کہتے ہیں: تیرے لیے بھی اسی جیسا ہو۔(ابوداؤد:1534)

لہذا آپ اپنے تمام رشتہ دار، غیر رشتہ دار اور ملنے جلنے والے سبھی لوگوں کی عافیت، ہدایت اور سلامتی کے لیے دعا کر سکتے ہیں۔

1206. **سوال:** اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی کتنی ازواج مطہرات باحیات تھیں اور کون سی زوجہ محترمہ دین کی تبلیغ کے لیے باہر نکلیں اور اللہ کے دین کو پہنچانے کے لئے شہروں اور ملکوں کے دورے کئے کیونکہ دین کی اصل تو ان کے پاس تھی، کیا ہمارے لئے کوئی مثال ہے؟

جواب: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت آپ کی نو بیویاں باحیات تھیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

سودة بنت زمعة وعائشة بنت أبي بكر الصديق، وحفصة بنت عمر بن الخطاب، وأم سلمة هند بنت أبي أمية، وزينب بنت جحش، وأم حبيبة رملة بنت أبي سفسان وجويرية بنت الحارث، وصفية بنت حيي، وميمونة بنت الحارث رضي الله عنهن۔

جہاں تک مسئلہ ہے ان سب کا تبلیغ کے لیے گھروں سے نکلنا کا تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تبلیغ کی ذمہ داری اللہ تعالی نے مردوں کے کندھوں پر ڈالی ہے اسی لیے جتنے بھی نبی اور رسول آئے سب مردوں میں آئے۔آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی مرد ہی تھے اور آپ مرد وعورت دونوں طبقوں میں تبلیغ کرتے تھے۔ایک مرتبہ عورتوں نے آپ سے شکایت کی کہ آپ مردوں کو تعلیم کے لئے زیادہ وقت دیتے ہیں، ہم عورتوں کی تعلیم کے لئے بھی وقت دیں تو آپ نے عورتوں کی تعلیم کے لئے ایک دن متعین کر دی، اس دن آپ نے عورتوں کو بھی نصیحت فرمائی۔

عورتوں کا اصل کام گھریلو ذمہ داری ہے اسی لئے اللہ نے عورتوں کو اپنے گھروں کو لازم پکڑنے کے لیے حکم دیا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بڑی عالمہ فاضلہ تھیں مگر گھر سے نکل

کر تبلیغ کرنے نہیں جاتیں، لوگ خود ہی چل کر آپ کے پاس آیا کرتے اور پردہ کے پیچھے سے مسائل دریافت کرتے۔

اور یہ بات درست نہیں ہے کہ اصل دین نبی کی بیویوں کے پاس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری امت کے رہبر بن کر آئے تھے اور دین کی تبلیغ سب کے درمیان یکساں کرتے بلکہ اکثر تعلیم تو مردوں کو دی جاتی۔ مسجد نبوی میں خصوصی طور پر مرد حضرات تعلیم حاصل کرتے جنہیں اصحاب صفہ کہا جاتا ہے اور وفود کی شکل میں نبی ﷺ کے پاس عموما مرد حضرات آیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ حدیث پانچ ہزار کے قریب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے جو ایک مرد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سب سے زیادہ حدیث سیدہ عائشہ سے مروی ہے، حدیث کی تعداد 2210 ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت دعوت و تبلیغ نہیں کر سکتی ہے۔ وہ اپنے گھر میں اور قرب وجوار میں شرعی حدود میں رہ کر دعوت کا کام کر سکتی ہے مگر اس کے لیے شہر در شہر تبلیغ کے لیے سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ذمہ داری اللہ تعالی نے اس کے کندھے پر نہیں ڈالی ہے۔

1207. **سوال:** ایک بھائی کا سوال ہے کہ ویزا اور ٹکٹ بنانے کے لئے پیسے کی سخت ضرورت پڑنے پر اس نے اپنے جاننے والے سے قرض کے طور پر 60000 روپئے لئے۔ اس بھائی کا کام نہیں ہوا تو وہ واپس اپنے ملک آ گئے۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ جس سے قرض لیا تھا وہ اکثر بینک سے لون لیکر بزنس کرتا ہے۔ کیا ان کا یہ پیسہ حرام ہے، وہ بھائی بہت پریشان ہے، قرض لیکر رہنمائی فرمائیں؟

جواب: جس نے قرض لیا ہے اس کا مسئلہ نہیں ہے، وہ اپنا قرض واپس کر دے۔ جو بنک سے لون لیتا ہے وہ ایک طرح سے سودی قرض لیتا ہے، یہ جائز نہیں ہے۔ ایسے بندے کو اس کام سے منع کیا جائے گا اور اگر وہ اپنے اس سودی کام سے باز نہیں آتا ہے تو آئندہ اس سے اس طرح کا معاملہ دوبارہ کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

1208. **سوال:** ایک آدمی نے طواف کیا، پھر صفا و مروہ چھوڑ دیا اور بال کٹایا ہے اور احرام نکال دیا ہے۔ اسے کیا کرنا ہے، وہ نیا آدمی تھا اسے معلوم نہیں تھا اسے کیا کرنا ہے، واپس صفا و مروہ کرنا ہے یا سارا عمرہ کرنا ہے؟

جواب: اسے اسی وقت فورا احرام کا لباس لگا لینا ہے اور حرم جا کر صرف صفا و مروہ کی سعی کرنا ہے کیونکہ یہ عمرہ میں رکن ہے، اسے چھوڑ دینے سے عمرہ ہی نہیں ہوگا۔ مکمل عمرہ نہیں کرنا ہے بس صفا و مروہ کی سعی کرنا ہے پھر مکمل سر سے اپنا بال دوبارہ چھوٹا کرنا ہے، ایسا کر لینے سے اس کا عمرہ پورا جائے گا اور اس کے اوپر کچھ دم وغیرہ نہیں ہوگا۔

1209. **سوال:** ایک لڑکا طلاق شدہ خاتون سے نیک ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے والدین رضامند نہیں ہیں البتہ لڑکی کے والدین راضی ہیں کیا اس لڑکے کو نکاح کرنا چاہئے اور یہ جائز ہوگا؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ نکاح اپنی جگہ جائز و درست ہے۔ لڑکی کے ولی کی رضامندی کے ساتھ یہ نکاح کرنا درست ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی میں اس طرح کی شادی کا نمونہ موجود ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ لڑکے کے والدین بھی راضی ہو جائیں تو بہتر ہے تاکہ سب کی خوشی کے ساتھ خوشگوار ماحول میں شادی ہو۔ ویسے لڑکا اپنی شادی میں خود مختار ہوتا ہے اسے کسی کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔

1210. **سوال:** شوہر ایک سال سے سعودی عرب میں رہتا ہے اور وہ اپنی بیوی کو تین/چار مہینوں کے لئے اپنے پاس بلا رہا ہے لیکن بیوی ناراضگی اور ضد کی وجہ سے انکار کر رہی ہے۔ شوہر تین/چار مہینوں سے سمجھا رہا ہے لیکن وہ شوہر کی بات نہیں مان رہی ہے اور اس کے علاوہ بھی شوہر کی اکثر نافرمانیاں کرتی ہے تو کیا ایسی صورت میں بیوی اس حدیث کے مصداق بنے گی جس میں کہا گیا کہ اگر شوہر اپنی ضرورت کے لئے رات میں بیوی کو بلائے اور وہ نہیں آتی ہو تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور وہ بھائی یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اگر بیوی کو ہر طرح سمجھانے کے باوجود بھی نہیں آتی ہو تو کیا میں دوسرا نکاح کر لوں؟

جواب: سوال میں جس حدیث کی بات کی گئی ہے وہ حدیث بیوی پر صادق نہیں آتی ہے، اس معاملہ میں بیوی خطاکار نہیں ہے بلکہ شوہر خطاکار ہے۔ شوہر کو بیوی کی ضرورت ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ بیوی کے پاس اپنے ملک جائے، بیوی تو اپنے گھر موجود ہے، اس سے اس کا شوہر دور ہے۔ دیکھا جائے تو شوہر بیوی کی اجازت کے بغیر وہ خود بھی سعودی میں نہیں رہ سکتا ہے، شوہر کا فرض بیوی کے پاس رات گزارنا ہے الا یہ کہ وہ کہیں جانے کی اجازت دیدے۔ لہذا اس معاملہ میں بیوی نہیں شوہر خطاپر۔ وہ لڑکا اپنے ملک جاکر پہلے وہاں آپس میں یہ طے کرے کہ میاں بیوی ایک ساتھ سعودی عرب میں رہیں گے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے اور پھر بیوی کو سعودی عرب لے کر آنا شوہر کی ذمہ داری ہے کیونکہ سفر میں عورت کا محرم چاہئے۔

دوسری شادی کا مسئلہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسری شادی کر سکتا ہے مگر دوسری شادی کے لئے اس میں واجبی شروط ہونے چاہئے۔ وہ جنسی طور پر دو عورتوں کی طاقت رکھتا ہو، دونوں کو کھلانے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ دونوں میں عدل وانصاف بھی کر سکے تو دوسری شادی کر سکتا ہے۔

1211. **سوال:** جب ہم حنفی کو ایک سفر میں بار بار عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں تو وہ حدیث سے دلیل مانگتے ہیں جب کہ وہ سلفی علماء کے فتاوے نہیں مانتے، ایسے میں ہم انہیں کیا جواب دیں؟

جواب: اس سلسلے میں سب سے بڑی اور اہم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب:21)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

قرآن کی اس آیت کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے ہر موڑ پر نمونہ ہے، حج و عمرہ کے بارے میں بھی لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حج اور عمرہ کیا ہے ہمیں بھی اسی طرح حج عمرہ کرنا چاہیے بلکہ خصوصیت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم بھی دی ہے کہ حج اور عمرے کی تعلیم مجھ سے سیکھو چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

يا أَيُّها الناسُ خُذُوا عَنِّي مناسكَكم، فإني لا أَدْرِي لَعَلِّي لا أَحُجُّ بعد عامي هذا (صحیح الجامع:7882)

ترجمہ: اے لوگو! مجھ سے حج و عمرہ کا طریقہ سیکھ لو کیونکہ مجھے نہیں معلوم شاید اپنے اس حج کے بعد دوبارہ حج نہ کر سکوں۔

نیز قرآن کی وہ ساری آیات بھی دلیل ہیں جن میں ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ ساتھ ہی سلف صالحین یعنی صحابہ کرام کی زندگی بھی ہمارے سامنے ہونا چاہیے کیونکہ ہم سنت رسول پر منہج سلف کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جب ہم اس مسئلہ میں نبی ﷺ کے بعد اپنے اسلاف کی زندگی دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی ایک سفر میں ایک عمرہ کیا، بار بار عمرہ نہیں کیا۔

1212. **سوال:** نفلی طواف کے دوران احرام باندھ سکتے ہیں یا نہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ اِحرام باندھ کر طواف کیا جائے تو عمرہ واجب ہو جاتا ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: ان دونوں حکومت نے بغیر عمرہ کے نیچے مطاف میں طواف کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے اس وجہ سے لوگ احرام کا لباس لگا کر طواف کرتے ہیں۔ معلوم رہے کہ جو لوگ صرف طواف کے لئے احرام کا لباس لگاتے ہیں وہ سعودی انتظامیہ کمیٹی کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔ حکومت نے لوگوں کی حفاظت کے لئے ایسا نظام بنایا ہے لہذا ہمیں حکومت کے نظام کی پابندی کرنی چاہیے اور دھوکہ دینے سے پرہیز کرنا چاہے۔ اور جس کسی کو بغیر عمرہ کے طواف کرنا ہو وہ اوپر چھت پر طواف کرے، اس کی اجازت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ احرام کا لباس لگانے کو احرام باندھنا نہیں کہتے ہیں، اسے صرف لباس لگانا کہتے ہیں۔ احرام حج وعمرہ کی نیت کا نام ہے اور فقط احرام کا لباس لگا لینے سے عمرہ واجب نہیں ہوتا ہے۔

1213. **سوال:** جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ابرو بنانا حرام ہے لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامک ابرو بھی ہوتا ہے جس میں پلکنگ کی وجہ سے جو اضافی بال ہوتے ہیں، بس اس کو کاٹا جاتا ہے اور کوئی شکل نہیں بنائی جاتی۔ کیا اسلام میں اسلامی ابرو کا کوئی نظریہ ہے؟

جواب: اسلام میں اسلامک ابرو کا کوئی نظریہ نہیں ہے، یہ لوگوں میں پھیلا ہوا غلط نظریہ ہے۔ جب اسلام میں ابرو بنانے کی اجازت نہیں ہے تو پھر اسلامک ابرو کہنا جہالت کی بات ہے۔ اگر ہزاروں لاکھوں میں کسی ایک لڑکی کے ابرو کے بال تکلیف دہ یا عیب کی حد تک بڑھ جائیں تو عیب دور کرنے کی حد تک بال کاٹ لینے میں حرج نہیں ہے اور اس کو اسلامک ابرو نہیں کہا جائے گا۔

1214. **سوال:** پچھلے سال میں حاملہ تھی اور میری طبیعت اچھی نہیں تھی جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے روزہ رکھنے سے منع کر دیا تھا۔ نومبر میں، میں نے بیٹی کو جنم دیا اور دسمبر کے آخر میں نماز پڑھنا شروع کیا پھر دس پندرہ دن کے بعد حیض آگیا۔ اب کیا مجھے چھوٹے ہوئے چوبیس روزے قضا کرنا ضروری ہے جبکہ روزہ رکھتے ہوئے رمضان بھی آجائے گا پھر رمضان کے بھی روزے رکھنے پڑیں گے۔ میں نے بچی کو صرف ماں کے دودھ پر رکھا ہے اور ساتھ ہی جاب سے تین مہینے کی چھٹی کے بعد اب وہ بھی شروع کرنے جا رہی ہوں۔ کیا سارے روزے ابھی ہی رکھنے چاہیے یا تھوڑا تھوڑا کر کے رمضان بعد بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ شاید رمضان میں بھی کچھ روزے چھوٹ جائیں؟

جواب: پچھلے رمضان کے جو روزے چھوٹے ہوئے ہیں ان روزوں کی قضا کرنی ہے اور اپنی آسانی کے حساب سے قضا کرتے رہنا ہے۔ قضا کرتے ہوئے جو روزے بچ جائیں وہ رمضان کے بعد قضا کرلے اور اس رمضان میں بھی جو روزے عذر کی وجہ سے چھوٹ جائیں وہ بھی رمضان کے بعد ایک ساتھ ملا کر قضا کرلے۔

حاملہ اور مرضعہ بیمار کے مانند ہیں کہ جب ان کو روزہ رکھنے میں پریشانی ہو روزہ چھوڑ دے اور جب آسانی ہو، چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرلے۔ قضا میں تاخیر ہونے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں دینا ہے۔

1215. **سوال:** دن میں دو مرتبہ ضدی بچوں پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ الله يجتبي اليه من يشاء. (الشوریٰ:13) ترجمہ: اللہ جس کو چاہتا ہے چن کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ فائدہ: سب سے بڑا عمل اللہ تعالی سے مستقل دعائیں مانگتے رہنا ہے۔۔۔ کیا یہ ضدی بچوں کے لیے وظیفہ ہے؟

جواب: قرآن کی ایک آیت کو اپنی مرضی سے ضدی بچے کا وظیفہ ٹھہرالیا گیا ہے، قرآن یا حدیث میں کہیں پر بھی اسے ضدی بچے کا وظیفہ نہیں بتایا گیا ہے۔ نہ ہی اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اسے گیارہ مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کیا جائے گا۔ شریعت کا اصول ہے کہ جو کام اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتایا ہے اگر کوئی ایسا کام کرتا ہے تو وہ بدعت ہے۔ لہذا ضدی بچوں کے واسطے قرآن کی اس آیت کو 11 مرتبہ پڑھنے کا عمل کرنا بدعتی عمل ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دیوبندی اور بریلوی دونوں بدعتی فرقے ہیں۔ یہ لوگ اپنی مرضی سے دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے یہاں وظیفہ کے نام پر دکانداری چلتی ہے، وہاں ہر کام کا الگ الگ آپ کو وظیفہ مل جائے گا بلکہ اگر کسی کام کا وظیفہ نہیں بھی موجود ہے تب بھی آپ جس کام کا وظیفہ کہیں گے بدعتی فورا آپ کو اس کام کا وظیفہ بنا کر دے دے گا۔ اس قسم کے مجرب وظیفہ کی شرعی حیثیت کو تفصیل سے جاننے کے لیے میرے بلاگ پر "مجرب وظیفہ کی شرعی حیثیت" کا مطالعہ کریں۔

1216. **سوال:** میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اور والدہ نے ابھی ذکر کیا کہ زندگی میں ایک مرتبہ نشہ کی حالت میں انہوں نے تین مرتبہ طلاق دے دیا تھا اور اس بات کا گھر میں کسی کو علم نہیں ہے۔ ایک مفتی سے پوچھا گیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ طلاق نہیں ہوئی ہے اس بارے میں آپ رہنمائی کر دیں؟

جواب: سب سے پہلے اللہ رب العالمین سے ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اللہ تعالی ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے پھر اس مسئلے پر فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے پھر بھی اس بارے میں شرعی مسئلہ یہ ہے کہ نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے لیکن نشہ ایسا ہو کہ اس وقت انسان اپنے ہوش وحواس میں نہ ہو تو ایسی صورت میں بیوی کو طلاق دینے سے واقع نہیں ہوتی ہے۔

1217. **سوال:** اگر کوئی شخص سودی قرض لیتا ہے، اور اس قرض سے کوئی حلال کاروبار کرتا ہے تو کیا اس کاروبار سے حاصل ہونے والی کمائی حرام ہو گی جبکہ وہ شخص اب توبہ کرتا ہے اور پختہ ارادہ کرتا ہے کہ دوبارہ وہ ان معاملات میں نہیں پڑے گا؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سودی قرضہ لینا سود پر تعاون اور سودی معاملہ ہے اس وجہ سے یہ ناجائز ہے۔ جس نے تجارت کے لئے سودی قرض لیا وہ اللہ رب العالمین سے سچی توبہ کرے، اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ جہاں تک اس کے کاروبار کا مسئلہ ہے۔ اس کا کاروبار اگر حلال چیزوں پر مبنی ہے اور حلال طریقے سے کاروبار کر رہا ہے تو اس کی آمدنی جائز و حلال ہے۔

1218. **سوال:** جب شوہر کام سے باہر گئے ہوتے ہیں تو بیوی کا دل اچھا ہوتا ہے، شوہر پر محبت بھی آتی ہے، دل بھی کرتا کہ گھر جلدی آجائے، سب ٹھیک لگتا ہے مگر جب شام کو شوہر گھر واپس آتے ہیں تو اکثر بیوی کا دل خراب ہو جاتا ہے، بات کرنے کو دل نہیں کرتا، دل نہیں چاہتا کہ شوہر پاس آئے، اہمیت دے تو برا لگتا ہے اور غصہ بھی آتا ہے۔ ایسے میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: شوہر اور بیوی کے مابین ایک دوسرے کے اوپر کچھ حقوق ہیں ان حقوق کی ادائیگی میں جن سے کوتاہی ہو گی وہ اللہ کے یہاں جواب دہ ہو گا۔ خاص طور پر بیوی کو اپنے شوہر کی خوشی، رضامندی اور اطاعت کا زیادہ خیال کرنا ہے کیونکہ شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے کثرت سے عورتیں جہنم میں جائیں گی۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث ہیں، دو چند احادیث بطور نصیحت ذکر کرتا ہوں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أُريتُ النارَ فإذا أكثرُ أهلِها النساءُ ، يَكْفُرن. قيل: أيَكْفُرن باللهِ ؟ قال: يَكْفُرن العشيرَ، ويَكْفُرن الإحسانَ، لو أحسنتَ إلى إحداهُن الدهرَ، ثم رأتْ منك شيئًا ، قالت: ما رأيتُ منك خيراً قطُّ.(صحيح البخاري:29)

ترجمہ: میں نے دوزخ دیکھی تو وہاں اکثر عورتیں تھیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔لوگوں نے کہا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اپنے خاوند کا کفر کرتی ہیں، یعنی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہیں۔ وہ یوں کہ اگر تو ساری عمر عورت سے اچھا سلوک کرے پھر وہ معمولی سی (ناگوار) بات تجھ میں دیکھے تو کہنے لگتی ہے کہ مجھے تجھ سے کبھی آرام نہیں ملا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

إذا صلَّتِ المرأةُ خَمْسَها، و صامَت شهرَها، و حَفِظَت فرْجَها، وأطاعَت زَوجَها، دخَلتِ الجنَّةَ(صحیح الجامع:661)

ترجمہ: جب ایک عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا: تم جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تمھارا خاوند موجود ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم اس سے کیسا سلوک کرتی ہو؟ اس نے کہا: میں ہر طرح سے اس کی خدمت کرتی ہوں سوائے اس کے کہ میں عاجز آجاؤں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :فانظُري أين أنتِ منه؛ فإنه جنَّتُكِ ونارُكِ(صحیح الترغیب:1933)

ترجمہ: تم اس سے کیسا سلوک کرتی ہو ذرا اس بات کا اچھی طرح سے جائزہ لے لینا (اور یاد رکھنا) وہی تمھاری جنت اور وہی تمھاری جہنم ہے۔

اس معنی کی متعدد روایات ہیں جن سے ایک بیوی نصیحت حاصل کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں شوہر کی اطاعت اور رضامندی کس قدر اہم وضروری ہے۔

سوال میں جو صورتحال ذکر کی گئی ہے کہ شوہر کے گھر آنے سے بیوی کو برا لگتا ہے تو ایسی صورت میں ایسی بیوی کو اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے اور اسے اپنے حال پہ غور کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ آخر شوہر میں ایسی کیا برائی ہے جس کی وجہ سے وہ ایسا محسوس کرتی ہے۔جب شوہر میں شرعی خامیاں ہوں تو اس کی اصلاح کرے تاکہ آپس میں محبت پیدا ہو اور اگر شرعی خامیاں نہ ہوں، بلاسبب اس طرح شیطانی وسوسہ آتا ہو تو اللہ رب العالمین سے

توبہ کرکے شوہر کا حق بہتر طور پر ادا کرنے کی کوشش کرے، ورنہ اس کا یہ طرز عمل آخرت میں انجام کے اعتبار سے بہت برا ہو سکتا ہے۔

جب شوہر میں ایسی کوئی شرعی خرابی ہو جس سے وہ شوہر سے علاحدگی اختیار کر سکتی ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن بغیر کسی خرابی کے شوہر کے بارے میں برا سوچنا اور اس طرح کا طرز عمل اپنانا ایک بیوی کے لئے جائز نہیں ہے۔اس طرح کا وسوسہ نماز، تلاوت اور ذکر سے دوری کا سبب بھی ہو سکتا ہے لہذا وہ عورت پانچ وقت کی نماز، صبح و شام کے اذکار اور قرآن کی تلاوت کی پابندی کرے اور اللہ سے اپنے معاملے میں آسانی کے لئے دعا مانگے خصوصا افضل اوقات میں یعنی نماز کے سجدے میں، جمعہ کے دن قبولیت کی ساعت میں اور رات کے آخر پہر میں جب اللہ تعالی آسمان دنیا پر نازل فرماتا ہے۔

1219. **سوال:** آجکل رمضان کی تیاری کے لئے بہترین نماز پڑھنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔اس سلسلے میں ایک استانی نے کہا کہ سلام کے بعد (اللہ اکبر، استغفر اللہ تین مرتبہ پھر اللھم انت السلام--اللہ اعنی علی ذکرک--کے فورا بعد آیت الکرسی پڑھنا ہے کیونکہ اس کو پڑھنے سے انسان اور جنت کے درمیان موت ہی ہے، انسان مرنے کے فورا بعد سیدھا جنت میں جائے گا اس لئے اسکو اسی ترتیب سے پڑھنا ہے۔یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد فورا قبلہ رخ رہتے ہوئے یہ کلمات کہتے جس کا ذکر صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل روایت میں ہے۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كانَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ، إذَا انْصَرَفَ مِن صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الجَلَالِ وَالإِكْرَامِ. قالَ الوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلأَوْزَاعِيِّ: كيفَ الاسْتِغْفَارُ؟ قالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ (صحیح مسلم:591)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: اللھم انت السلام ومنک السلام، تبارکت ذاالجلال والاکرام" اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!" ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انھوں نے کہا: استغفر اللہ، استغفر اللہ کہے۔

مذکورہ الفاظ کہنے کے بعد آپ ﷺ اپنا چہرہ مقتدیوں کی طرف پھیرتے، اس لئے سلام پھیر کر فورا یہی الفاظ اسی ترتیب سے کہے جائیں گے۔ باقی ان اذکار کے بعد جو بھی اذکار وارد ہیں ان میں ترتیب کا کوئی مسئلہ نہیں ہے جیسے آپ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے بعد کے اذکار میں اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک بھی ہے اور آیۃ الکرسی بھی ہے اور دیگر اذکار بھی ہیں۔ اس کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے میرا مضمون "نماز کے بعد کے اذکار اور ان کی فضیلت" میرے بلاگ پر دیکھیں۔

1220. **سوال:** اجتماعی شادی میں نکاح بھی اجتماعی طور پر پڑھا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: اجتماعی طور پر متعدد نکاح ایک ساتھ کرنے میں حرج نہیں ہے اس سے خرچ میں آسانی ہوتی ہے مگر بعض مقامات پر اس قسم کے نکاح میں منکرات دیکھنے کو ملتے ہیں جس کی روک تھام ہونا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نکاح کے لیے خطبہ پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے نکاح میں اصل، نکاح کے شروط وواجبات کے ساتھ ایجاب و قبول ہے۔

اس کی صورت یہ ہوگی کہ ہر ایک لڑکا سے الگ الگ طور پر ایجاب و قبول ہونا ضروری ہے۔ اجتماعی صورت میں یعنی ایک ساتھ ایجاب و قبول میں شک وشبہ پایا جاتا ہے کہ کس نے قبول کیا اور کس نے نہیں لہذا اکٹھے کئی لڑکوں سے ایجاب و قبول کرانا درست نہیں ہے۔ نکاح خواں خطبہ نکاح ایک مرتبہ پڑھ لے لیکن ایجاب و قبول ہر لڑکا سے فردا فردا ہونا چاہئے کیونکہ سب کے نام وولدیت الگ ہوتے ہیں، دلہن جدا جدا ہوتی ہے، تمام نکاح میں ولی، گواہان اور مہر سب کچھ الگ الگ ہوتے ہیں۔

1221. **سوال:** جمعہ کے دن اذان سے پہلے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو کیا بات کی جاسکتی ہے؟

جواب: جمعہ کے دن اذان سے پہلے مسجد میں ضرورت کے وقت بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بلا ضرورت بات کرنا یا بحث ومباحثہ کرنا لغو ہے کیونکہ جمعہ بڑی فضیلت والا دن ہے، اس دن پہلے مسجد آکر آدمی کو نماز، تلاوت، دعا اور ذکر میں مشغول رہنا چاہیے اور جب امام خطبہ کے لئے ممبر پر چڑھ جائے اس وقت بالکل خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ خطبہ اور نماز ختم ہو جائے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الجُمُعَةِ، وتَطَهَّرَ بما اسْتَطَاعَ مِن طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أوْ مَسَّ مِن طِيبِ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلَّى ما كُتِبَ له، ثُمَّ إذَا خَرَجَ الإمَامُ أنْصَتَ، غُفِرَ له ما بيْنَهُ وبيْنَ الجُمُعَةِ الأُخْرَى(صحیح البخاري:910)

ترجمہ: جس نے جمعہ کے دن غسل کیااور خوب پاکی حاصل کی اور تیل یا خوشبواستعمال کی، پھر جمعہ کے لیے چلااور دوآدمیوں کے بیچ میں نہ گھسااور جتنی اس کی قسمت میں تھی، نمازپڑھی، پھر جب امام باہر آیااور خطبہ شروع کیا تو خاموش ہوگیا،اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

1222. **سوال:** کیاقضاروزے پندرہ شعبان کے بعد رکھے جاسکتے ہیں، پورا مہینہ قضاروزہ رکھنے کا ارادہ ہے تو کیا شعبان کاپورامہینہ قضاروزہ رکھ سکتے ہیں یعنی پندرہ شعبان کے بعد بھی؟

جواب: بعض روایات سے معلوم ہوتاہے کہ نبی ﷺ نے نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے سے منع فرمایاہے،ان روایات کی صحت وضعف میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایاجاتاہے پھر بھی بہتر یہی ہے کہ پندرہ شعبان کے بعد کوئی نفلی روزہ نہ رکھے خصوصا جسے کمزوری لاحق ہونے کا خدشہ ہوتاکہ وہ خود کو رمضان کے لئے نشیط رکھے لیکن اگر کسی کے ذمہ فرض روزے باقی ہوں تو وہ پندرہ شعبان کے بعد بھی قضاکر سکتاہے۔اگر کوئی شعبان میں پورا مہینہ قضاکے روزے رکھتاہے تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ قضاکی ادائیگی ضروری ہےاور آدمی کی زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔نبی ﷺ شعبان کے مہینے کااکثر روزہ رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہابیان کرتی ہیں:

لم يكنِ النبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يصومُ شهرًا أكثرَ من شَعبانَ، فإنه كان يصومُ شعبانَ كلَّه(صحیح البخاري:1970)

ترجمہ: نبی ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ نہیں رکھاکرتے تھے،آپ ﷺ شعبان کے مہینے کاتقریبا پورا روزہ رکھاکرتے تھے۔

1223. **سوال:** اگر کسی کے رمضان کے روزے رہ گئے ہوں اوراس نے کہیں لکھ کر محفوظ کر لیاہو لیکن بعد میں وہ نوٹ نہ ملے یایادنہ آئے کہ کہاں لکھاتھااور تلاش کے باوجود بھی نہ ملے توایسی صورت میں کیاکرناچاہیے، کیاوہ اپنی یادداشت کے مطابق جتنے روزے یادآرہے ہوں،اتنے قضاکر سکتی ہے؟

جواب: اگر کسی کے رمضان کے روزے باقی ہوں اور اسے اپنا روزہ لکھا ہوا مل نہیں رہا ہو یا یاد نہیں آرہا ہو تو وہ ایسی صورت میں اندازہ لگا کر روزوں کی قضا کر سکتا ہے مثلا حیض والی عورت کا روزہ چھوٹا ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اسے عادت کے طور پر کتنے دن تک اکثر و بیشتر حیض آتا ہے، اس لحاظ سے اکثر تعداد کے مطابق روزوں کی قضا کر لے۔

1224. **سوال:** اگر کسی کے پاس زکوۃ کی مقدار کے برابر مال ہے مگر اس کے پاس زکوۃ ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں تو کیا ایسا انسان جس کو قرض دیا ہوا ہے مگر وہ قرض تھوڑا تھوڑا واپس آئے اور یقینا آئے گا کیونکہ قرض لینے والا ایماندار ہے، ابھی اس کے پاس پیسے نہیں ہیں اس لئے کچھ وقت لگے گا۔ چند ماہ بعد ہر ماہ تھوڑا تھوڑا کر کے واپس کرے گا تو کیا زکوۃ کی رقم اس کا قرض معاف کر کے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: کسی کے اوپر قرض ہو تو قرض میں زکوۃ کو معاف نہیں کر سکتے ہیں۔ زکوۃ ایک معلوم و متعین چیز ہے اس چیز کو مستحق کے ہاتھ میں دے کر اس کا مالک بنانا پڑے گا اس لئے زکوۃ کرائے میں یا قرض میں یا اجرت وغیرہ میں دے کر تلافی نہیں کی جا سکتی ہے۔

1225. **سوال:** مئی میں بیٹا پیدا ہوا ہے، تب سے لے کر ابھی تک یہ فروری آگئی پیریڈ کا سرکل رک نہیں رہا ہے۔ ڈاکٹر سے رابطہ کیا تو انہوں نے وقفہ والی دوا دی ہے، وہ جب تک کھاتی ہوں، بند رہتا ہے اور جب چھوڑ دیتی ہوں پھر سے شروع ہو جاتا ہے پھر دوا لینے سے ہی مسئلہ ختم ہوتا ہے۔ کبھی خون کالا بھی آتا ہے اور کبھی لال بھی، ایسے میں نماز و قرآن کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: جو صورت بیان کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کو استحاضہ کی شکایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو جسے اکثر استحاضہ آتا تھا آپ نے یہ طریقہ بتایا کہ اسے جب کالے رنگ کا خون آئے تو ان دنوں نماز سے رک جائے اور جب کالے رنگ کا خون گزر جائے تو دوسرے دنوں میں نماز ادا کرے۔

مذکورہ خاتون کو یہ معلوم ہو گا کہ مہینے میں کب اسے حیض آیا کرتا تھا اس کے اعتبار سے جب کالے رنگ کا خون آئے تو اسے حیض سمجھے اور جب کالا رنگ ختم ہو جائے تو غسل حیض کر کے نماز کی پابندی کرے۔ مزید براں یہ بھی ذہن میں رکھے کہ حیض کا خون رنگ میں کالا ہوتا ہے اور اس میں بدبو ہوتی ہے اور وہ گاڑھا بھی ہوتا ہے۔ ان تین حیثیتوں سے حیض کا خون دوسرے خون سے ممتاز ہوتا ہے لہذا ان باتوں کو بھی مد نظر رکھے۔

1226. **سوال:** ایک کمپنی پینے کا پانی فروخت کرتی ہے اور لوگوں کے لئے سرمایہ کاری کے لئے آفس کھول رکھی ہے۔اس میں ایک لاکھ پر 4800، کبھی 4500، کبھی 4400 ماہانہ منافع دیتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ پانی کی بھی تجارت کرتی ہے، کیا اس میں سرمایہ کاری کرنا جائز ہے؟

جواب: جس پانی کو تیار کرنے میں خرچ لگتا ہو اس پانی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جس کمپنی میں سرمایہ کاری کی بات کی گئی ہے اس کمپنی کی پوری تفصیلی معلومات حاصل کریں کہ اس کی تجارت کے اصول کیا ہیں اور کن کن چیزوں کی تجارت کی جاتی ہے پھر نفع دینے کا اصول کیا ہے؟

مختصر یہ ہے کہ اگر کمپنی منافع متعین روپیہ کی شکل میں دے تو یہ سود میں داخل ہے ایسے کاروبار میں سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسلامی شریعت کی نگاہ سے سرمایہ کاری میں نفع اور نقصان دونوں میں شریک ہونا ضروری ہے، صرف منافع میں شریک ہو کر سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔

1227. **سوال:** کیا یہ صحیح ہے،((سورہ یسین کی دس برکات: سید الانبیاء صلی اللہ وسلم نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ سورہ یسین پڑھو اس میں دس برکات ہیں۔(1) بھوکا پڑھے تو سیر ہو جاتا ہے۔(2) پیاسا پڑھے تو سیراب کر دیا جاتا ہے۔(3) ننگا (لباس سے محروم) پڑھے تو اسے لباس پہنا دیا جاتا ہے۔(4) کنوارا پڑھے تو شادی ہو جائے۔(5) خوف زدہ پڑھے تو امن پائے۔(6) قیدی پڑھے تو رہائی پائے۔(7) مسافر پڑھے تو سفر میں اس کی مدد کی جائے۔(8) جس کا سامان گم ہو (وہ پڑھے) تو اپنا سامان پائے۔(9) مریض پڑھے تو شفاء یاب ہو (10) میت کے پاس پڑھی جائے تو اس سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔(مسند الحارث: 526/1)

جواب: یہ حدیث مسند الحارث میں موجود ہے مگر سند کے اعتبار سے موضوع اور گھڑی ہوئی ہے، اسے متعدد اہل علم نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

1228. **سوال:** ایک خاتون ہے جس کو روزہ قضا کے بارے میں ابھی معلوم ہوا ہے، وہ اب اپنے اور اپنی ساس کے روزہ کا فدیہ دینا چاہتی ہے۔ دونوں کناڈا کے رہائشی ہیں اور ان کی والدہ مرحومہ پاکستان کی رہنے والی تھی تو کیا پاکستانی کرنسی میں روزے کا فدیہ دے سکتی ہیں اور کیا ایک ساتھ فدیہ دینا ہوگا یا تھوڑا تھوڑا کر کے بھی فدیہ دے سکتی ہیں؟

جواب: جن دو خاتون کے ذمہ فرض روزہ قضا کرنا باقی ہے اور وہ روزوں کی قضا کرنے کی استطاعت رکھتی ہیں تو ان دونوں کو روزہ قضا کرنا پڑے گا ایسی صورت میں فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔ فدیہ تو اس وقت دیا جاتا ہے جب روزہ رکھنے کی استطاعت نہ ہو جیسے ضعیف و بوڑھے لوگ۔

دوسری بات یہ ہے کہ روزہ کا فدیہ پیسہ نہیں ہے بلکہ اناج و غلہ ہے اور ایک روزہ کا فدیہ تقریباً ڈیڑھ کلو اناج ہے۔ یہ فدیہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے ہے خواہ وہ پاکستان میں ہو یا کناڈا میں ہو یا کہیں اور رہتا ہو۔ اور فدیہ ایک ساتھ بھی دے سکتے ہیں اور آسانی کے حساب سے تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دے سکتے ہیں۔ نیز روزہ کی قضا میں اب تک جو تاخیر ہوئی ہے اس کے لئے اللہ تعالی سے معافی طلب کرے۔

1229. **سوال:** ایک خاتون اپنے شوہر اور دیگر گھر والوں کے ساتھ عمرہ کے لئے انڈیا سے آرہی ہے اور نکلنے سے ایک دن پہلے اسکے حیض کے ایام شروع ہونے والے ہیں اور وہ مانع حیض دوائی بھی نہیں لے سکتی تو کیا اسکے لئے جائز ہے کہ وہ بغیر عمرہ کی نیت کرے مکہ میں داخل ہو اور پھر طہارت حاصل کرنے کے بعد میقات جا کر نیت کر کے آئے اور عمرہ ادا کرے؟

جواب: جو خاتون انڈیا سے عمرہ کے لیے مکہ تشریف لا رہی ہیں اس خاتون کو ہر حال میں میقات پر اپنے عمرہ کا احرام باندھنا ہے خواہ وہ حیض کی حالت میں ہو یا پاکی کی حالت میں ہو۔ اور جو صورت سوال میں ذکر کی گئی ہے کہ عورت مکہ پہنچ کر پاک ہونے کے بعد پھر میقات پر جا کر احرام باندھے گی، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ شریعت میں اپنی مرضی کا دخل نہیں ہے بلکہ جیسے عمرہ کا طریقہ بتایا گیا ہے اس پر عمل کرنا پڑے گا۔ وہ خاتون مکہ سفر کرتے وقت اپنی میقات سے ہی احرام باندھے گی اور اگر وہ احرام باندھتے وقت حیض کی حالت میں ہو تو مکہ میں پاک ہونے تک احرام ہی میں باقی رہے گی اور جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے اپنی رہائش ہی سے عمرہ کرنے کے لئے حرم جائے گی اور اپنا عمرہ مکمل کرے گی۔

1230. **سوال:** یہ دعا کسی نے ہم کو بھیجا ہے، کیا ہر نئے مہینہ کے چاند کی الگ الگ دعائیں ہیں؟

شعبان نیا مہینہ شروع ہو تو پڑھنے کی دعائیں۔

اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ(الدعاء للطبرانی)
اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ(فیض القدیر)

هِلَالُ خَيْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ رَجَبَ وَجَاءَ بِشَهْرٍ شَعْبَانَ اسْتَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهِ وَبَرَكَتِهِ وَهُدَاهُ وَظُهُورِهِ وَمُعَافَاتِهِ(ابن السنى)
رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ آمَنْتُ بِالَّذِي أَبْدَاكَ ثُمَّ يُعِيدُكَ(ابن السنى)
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَبَرَكَةٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ (الدعاء)
تین بار یہ دعا پڑھیں۔اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هُذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدَرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ(مجمع الزوائد)
هِلَالُ خَيْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ رَجَبَ وَجَاءَ بِشَهْرٍ شَعْبَانَ اسْتَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهِ وَبَرَكَتِهِ وَهُدَاهُ وَظُهُورِهِ وَمُعَافَاتِهِ
اعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغاسِقِ إِذَا وَقَبَ(جامع الترمذى)
اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمَنِ وَجِوَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ(مجمع الزوائد)

جواب: ہر نئے مہینے کی الگ الگ دعائیں نہیں ہیں بلکہ یہ یہی دعا ہر مہینہ نیا چاند دیکھنے پر پڑھنا چاہئے۔ان مختلف دعاؤں میں چند دعائیں صحیح اور چند دعائیں ضعیف ہیں یعنی ان میں تین احادیث صحیح ہیں،بقیہ ضعیف ہیں۔

صحیح احادیث:

(1)أَنَّ النَّبيَّ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ كانَ إذا رَأى الهلالَ قالَ اللَّهمَّ أهلِلهُ علَينا باليُمنِ والإيمانِ والسَّلامَةِ والإسلامِ ربِّي وربُّكَ اللَّهُ
الراوي : طلحة بن عبيدالله | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي
الصفحة أو الرقم : 3451 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

(2)أَنَّ النَّبيَّ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ نظرَ إلى القَمَرِ، فقالَ : يا عائشةُ استَعيذي باللَّهِ مِن شرِّ هذا، فإنَّ هذا هوَ الغاسِقُ إذا وقبَ
الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذيالصفحة أو الرقم : 3366 | خلاصة حكم المحدث : حسن صحيح

(3)كان أصحابُ النَّبيِّ صلَّى اللَّهُ عليهِ وآلِهِ وسلَّمَ يَتعلَّمونَ الدُّعاءَ كمَا يتعلَّمونَ القُرْآنَ إذا دخل الشَّهرُ أوِ السَّنةُ : اللَّهُمَّ أدْخِلْهُ علينا بالأمْنِ والإيمَانِ والسَّلامَةِ والإسْلامِ وجِوارٍ منَ الشَّيطَانِ ورِضْوانٍ مَنَ الرَّحمَنِ
الراوي : عبدالله بن هشام | المحدث : ابن حجر العسقلاني | المصدر : الإصابة في تمييز الصحابة
الصفحة أو الرقم : 378/2 | خلاصة حكم المحدث : موقوف على شرط الصحيح

ضعیف احادیث:

(1)كان إذا رأى الهلالَ قال : اللهمَّ ! أهلَّهُ علينا بالأمنِ والإيمانِ، والسلامةِ والإسلامِ والسكينةِ والعافيةِ والرزقِ الحسنِ

الراوي : أبو فوزة حدير السلمي | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الضعيفة
الصفحة أو الرقم : 3504 | خلاصة حكم المحدث : إسناده ضعيف
(2)كان إذا رأى الهلالَ قال : هلالُ خيرٍ، الحمدُ لله الذي ذهب بشهرِ كذا، وجاء بشهرِ كذا، أسألك من خيرِ هذا الشهرِ، ونُورِه، وبركتِه، وهداه، وطهورِه، ومعافاتِه
الراوي : عبدالله بن مطرف بن عبدالله بن الشخير | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف الجامع
الصفحة أو الرقم : 4406 | خلاصة حكم المحدث : ضعيف
(3)كان إذا رأى الهلالَ قال : ربي وربُّكَ اللهُ، آمنتُ بالذي أبداكَ ثم يعيدكَ
الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الضعيفة
الصفحة أو الرقم : 3505 | خلاصة حكم المحدث : إسناده ضعيف جداً
(4)كان إذا رأى الهلالَ قال : اللهمَّ ! اجعلْهُ هلالَ يُمنٍ وبركةٍ
الراوي : عبدالله بن عمر | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الضعيفة
الصفحة أو الرقم : 3503 | خلاصة حكم المحدث : إسناده ضعيف
(5)كان إذا رأى الهلالَ قال : " هلالُ خيرٍ و رُشدٍ، آمنتُ بالذي خلقك (ثلاثًا)، ثم يقول، الحمدُ لله
الذي ذهب بشهرِ كذا و جاء بشهرِ كذا "
الراوي : أبو سعيد الخدري | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف الجامع
الصفحة أو الرقم : 4407 | خلاصة حكم المحدث : ضعيف
(6)كان إذا رأى الهلالَ قال : هلالُ خيرٍ ورشدٍ، ثم قال : اللهمَّ ! إني أسألُكَ منْ خيرِ هذا الشهرِ وخيرِ القدرِ، وأعوذُ بك من شرّهِ – ثلاثَ مراتٍ –
الراوي : رافع بن خديج | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الضعيفة
الصفحة أو الرقم : 3507 | خلاصة حكم المحدث : إسناده ضعيف

1231. **سوال:** نماز پڑھتے وقت دل میں دوسرے خیال آجاتے ہیں تو کیا ایسی نمازیں اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور قیامت کے دن وہ نمازیں منہ پر ماری جائیں گی؟

جواب: نماز میں آدمی کا دھیان ادھر ادھر ہو سکتا ہے اور نماز پڑھتے ہوئے آدمی کے دل میں مختلف قسم کے خیال آسکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس وجہ سے نہ نماز ضائع ہو گی، نہ قیامت کے دن یہ نماز منہ پر ماری جائے گی۔ جس کسی نے آپ سے ایسا کہا ہے اس نے بلا دلیل بات کی ہے اس کو اس بات پر ضرور تنبیہ کریں۔

نماز میں جان بوجھ کر کوئی خیال لانا یا کوئی خیال آجائے تو اس خیال میں گم ہو جانا یا اس خیال کے ساتھ دوسرے خیالات کو لانا یہ ممنوع ہے یعنی جان بوجھ کر دنیاوی خیالات پیدا کرنا منع ہے لیکن نماز میں آپ خود کوئی خیال آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

1232. **سوال:** اس میں جو فضیلت بیان کی گئی ہے کیا وہ درست ہے؟

((سبحان اللہ العظیم وبحمدہ (اے اللہ تو پاک ہے، عظمتوں والا ہے، تیری ہی تعریف ہے)۔
اللهم انی اسالک مما عندک وافض علی من فضلک وانشر علی رحمتک وانزل علی من برکاتک۔(مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ تیرے پاس جو رحمتیں ہیں میں اس کا سوال کرتا ہوں مجھ پہ اپنا فضل انڈیل دے، اپنی رحمتوں کو مجھ پہ نازل فرمادے اور اپنی برکتوں کا نزول میرے اوپر کردے۔ آمین۔

فضیلت: صبح فجر کی نماز کے بعد یہ کلمات کہتے ہیں، اللہ اندھا نہیں کرے گا، خطرناک بیماری نہیں لگائے گا، اور جسم فالج جیسی بیماری سے محفوظ رکھے گا۔))

جواب: امام احمد اور امام طبرانی وغیرہ نے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں مذکورہ فضیلت بیان کی گئی ہے مگر یہ حدیث سنداً صحیح نہیں ہے، شیخ البانی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھیں۔

يا قَبيصةُ ! ما جاءَ بكَ ؟ قُلتُ : كبِرَتْ سنِّي، ورقَّ عظمِي، فأتيْتُك لِتُعلِّمَني ما ينفعُني اللهُ تعالى بهِ فقالَ : يا قبيصةُ ! ما مررتَ بحجرٍ ولا شجرٍ ولا مدَرٍ، إلَّا استَغفرَ لكَ. يا قَبيصةُ ! إذا صلَّيتَ الصُّبحَ فقُلْ ثلاثًا : سُبحانَ اللهِ العَظيمِ وبحمدِه؛ تُعافَ مِن العمى، والجُذامِ، والفالِجِ. يا قَبيصةُ ! قل : اللَّهمَّ إنِّي أسألُك مِمَّا عندَك، وأفِضْ عليَّ مِن فضلِك، وانشُرْ عليَّ من رحمتِك، وأنزلْ عليَّ من بركاتِك

الراوي : قبيصة بن مخارق | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف الترغيب
الصفحة أو الرقم : 71 | خلاصة حكم المحدث : ضعيف | أحاديث مشابهة
التخريج : أخرجه الطبراني (18/ 368) (940) بلفظه، وأحمد (20602) وابن بشران في ((الأمالي)) (1133) مطولا.

1233. **سوال:** کیا سعی کو ایمرجنسی کی وجہ سے اگلے دن کیا جاسکتا ہے؟

جواب: افضل تو یہی ہے کہ طواف کے بعد فی الفور سعی کی جائے لیکن اگر کوئی عذر ہو تو طواف کے بعد ایک دو دن تاخیر سے سعی کرنے میں حرج نہیں ہے یعنی کوئی آج طواف کرے اور کل جاکر سعی کرے تو اس میں کوئی مسئلہ

نہیں ہے مگر بغیر عذر کے یا سستی کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔دوسری بات یہ ہے کہ جب تک عمرہ مکمل نہیں ہو جاتا آدمی کو حالت احرام میں باقی رہنا ہے اور جب مکمل عمرہ کرلے، بال کٹالے پھر احرام کھولے۔

1234. **سوال:** ایک بہن کا سوال ہے کہ ان کے شوہر نے دو سال پہلے رمضان کے روزے چھوڑے تھے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئے تھے، روزے نہیں رکھ سکے۔اس سال بھی بیمار ہیں وہ بہن پوچھ رہی ہیں کہ کیا وہ اپنے شوہر کے حصے کے روزے رکھ سکتی ہیں؟

جواب: بیمار کی دو قسمیں ہیں ایک بیمار وہ ہے جس کو ٹھیک ہونے کی امید ہے اور ایک بیمار وہ ہے جس کو ٹھیک ہونے کی امید نہیں ہے ان دونوں کے روزہ کا الگ الگ حکم ہے۔

وہ بیمار جس کے ٹھیک ہونے کی امید ہے وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزے اس وقت قضا کرے گا جب وہ ٹھیک ہو جائے گا اور وہ بیمار جس کے ٹھیک ہونے کی امید نہیں ہے اس کے چھوٹے ہوئے روزوں کا فدیہ ادا کر دینا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی زندہ آدمی کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی قضا کا روزہ نہیں رکھے گا اور نہ بیوی اپنے شوہر کے اس رمضان کا روزہ رکھے گی۔اگر شوہر رمضان کا روزہ رکھ سکے تو وہ خود روزہ رکھے گا اور بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو رمضان کے بعد خود سے قضا کرے گا نیز بیمار سے متعلق اوپر جو دو قسم کے احکام بیان کئے گئے ہیں اس کو بھی نظر میں رکھیں گے۔

1235. **سوال:** حالت حیض میں شوہر مباشرت کرنے یا مشت زنی کرنے پر مجبور کرے تو اس بارے میں اسلام ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے مردوں کو حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح اہل علم کے فتاوی کی روشنی میں مشت زنی کرنا حرام ہے۔عورت حیض کی حالت میں ہو یا کسی دوسری حالت میں ہو مرد کے لیے از خود یا بذریعہ بیوی مشت زنی کرنا ناجائز و حرام ہے اس وجہ سے ایک مرد کو حیض کی حالت میں بیوی سے ہمبستری کرنے سے پرہیز کرنا ہے اور کسی بھی صورت میں مشت زنی کرنے سے بھی پرہیز کرنا ہے۔جہاں تک بیوی کا معاملہ ہے کہ شوہر حیض میں ہمبستری کے لئے مجبور کرے یا مشت زنی کے لئے مجبور کرے تو اس حالت میں شوہر کی اطاعت نہ کرے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔اس

وجہ سے بیوی کے لئے شوہر کی وہی بات ماننا ضروری ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مخالف ہو اس میں شوہر کی اطاعت نہیں کر ے گی۔

1236. **سوال:** بچوں کی پیشانی اور رخسار پہ زینب کے لیے ٹیکہ وغیرہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: بچوں کی پیشانی یا رخسار پہ زینت کے لئے اگر کالا ٹیکہ لگایا جائے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن حقیقت میں اس کالے ٹیکے کی ایجاد نظر بد سے بچنے کے لیے ہوئی ہے اور عموما اسی نیت سے لوگ اپنے بچے کو کالا ٹیکہ لگاتے ہیں اور اس نیت سے کالا ٹیکہ لگانا شرکیہ عمل ہے۔ اگر کوئی خوبصورتی اور زینت کے لئے بچے کو ٹیکہ لگانا چاہے تو بظاہر حرج نہیں ہے لیکن مشابہت سے بچنے کے لئے کالا ٹیکہ لگانے سے بچنا ہی بہتر ہے۔

1237. **سوال:** ایک شخص نے دوسرے کی طرف سے عمرہ کیا اور بال جگہ جگہ سے کاٹ لیا، پورے سر سے بال نہیں کاٹا تو کیا اس کا عمرہ صحیح ہے؟

جواب: عمرہ میں سر کے بال کو یا تو مونڈنا ہے یا پورے سر سے بال چھوٹا کرنا ہے۔ جو آدمی کہیں کہیں سے چند بال کاٹ لیتا ہے اس سے واجب ادا نہیں ہوتا ہے۔ ایسے شخص پر ضروری ہے کہ پورے سر سے بال چھوٹا کروائے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے تو اس سے ترک واجب لازم آئے گا جو دم دینے سے پورا ہوتا ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ کفایت کر جائے گا اس لئے دم دینے کی ضرورت نہیں ہے تاہم آئندہ سے پورے سر سے بال چھوٹا کرنا ہے یا حلق کروانا ہے۔

بہر کیف! یہ معاملہ کافی اہم ہے اس لئے پہلے جو کچھ کر لیا سو کر لیا، آئندہ عمرہ کرتے وقت مکمل سر سے بال چھوٹا کرنا چاہیے۔

1238. **سوال:** ((حضرت موسی علیہ السلام کلیم اللہ تھے، روزانہ اپنے رب سے ہمکلام ہوتے تھے۔ ایک دن حکم ہوا کہ موسی جاؤ اور اپنے سے کمتر کو تلاش کر کے لاؤ۔ موسی علیہ السلام نے حکم خدا سے ساری کائنات چھان ماری مگر اپنے سے کم کسی کو نہ پایا۔ شام کو خالی ہاتھ لوٹے، اللہ پاک نے فرمایا: اے موسی اگر آپ ایک بکری کے بچے کو ہی لے آتے تو ہم آپ کو نبوت سے محروم کر دیتے))۔ کسی کو اپنے سے حقیر نہ سمجھو کیونکہ اللہ نے ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور رکھی ہے۔ کیا اس بات میں کوئی سچائی ہے، لوگ اسے بلاسند بہت زیادہ نشر کر رہے ہیں؟

جواب: انٹرنیٹ پر یہ واقعہ بہت وائرل ہے لیکن اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ بے اصل، بے بنیاد اور جھوٹا واقعہ ہے۔

1239. **سوال:** بہت سے علمائے کرام چندہ کرنے آتے ہیں اور خطبہ ثانی مکمل کئے بغیر چندہ کا اعلان کر دیتے ہیں تو کیا اس سے خطبہ فوت ہو جاتا ہے اور اعلان کرنے کے بعد خطبہ ثانی مکمل کرتے ہیں؟

جواب: مسجد میں صدقہ و خیرات جمع کرنے میں حرج نہیں ہے لیکن خطبہ میں اس کا اعلان کرنا مناسب نہیں ہے۔ دونوں خطبہ میں فقط وعظ و نصیحت پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اگر کسی نے خطبہ ثانی کے دوران چندہ کا اعلان کر دیا تو اس سے خطبہ فوت نہیں ہوگا البتہ یہ عمل مناسب نہیں ہے اس عمل سے خطیب کو آئندہ کے لئے روکا جائے گا۔

1240. **سوال:** بریلوی کی جن مساجد میں یہ تحریر دیواروں پر کندہ ہو۔ ایسی مسجد یا ایسا عقیدہ رکھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یارسول اللہ انظر حالنا۔ یاحبیب اللہ اسمع قالنا؟

جواب: جس کسی مسجد میں اس قسم کا جملہ لکھا ہو اس میں کسی نے نماز پڑھ لی تو اس کی نماز اپنی جگہ درست ہے لیکن اگر امام اسی عقیدے کا ہو جو لکھا ہوا ہے تو ایسی صورت میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ سے فریاد رسی ہے۔

1241. **سوال:** شادی کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکا نماز و روزہ کچھ بھی نہیں کرتا نیز سائنسی اصول تخلیق پر یقین کرتا ہے یعنی وہ اللہ کے وجود کا انکاری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی پاور ہے۔ شروع میں نماز و روزہ دکھاوے کے لئے کرتا رہا۔ چار سال شادی کو ہو گئے ہیں اور اب ایک بچہ بھی ہے۔ کیا اس کے ساتھ رہنا درست ہے؟

جواب: وہ عورت جو کسی ایسے شخص کے نکاح میں ہو جو اللہ کے وجود کا انکار کرنے والا ہو وہ عورت اپنے اس معاملہ کو بہت زیادہ اہم سمجھے اور بلا تاخیر کتاب و سنت کے عالم سے اس معاملہ میں مدد حاصل کرے اور اس آدمی کے ساتھ بات کرائے۔ اگر یہ آدمی اپنے کفر سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیتا ہے اور نماز کی پابندی کرنے لگ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ بیوی اس سے جدائی حاصل کر لے کیونکہ اللہ کا انکار کرنے والا ملحد و کافر ہے، ایک مسلمان عورت کا کافر کے ساتھ رہنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء:136)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

1242. **سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے کہ جب وہ نماز کے لئے وضو کرتی ہے تو اس وقت اس کا بچہ رونے لگتا ہے پھر وہ بچے کو دودھ پلانے لگتی ہے اور نماز بعد میں پڑھتی ہے۔ کیا یہ عمل اس حدیث کے زمرے میں آئے گا کہ اگر سامنے کھانا حاضر ہو تو پہلے کھانا کھانا ہے، یا ان کا یہ عمل درست نہیں ہے، یہ گناہ کا باعث ہے؟

جواب: عورت کے لئے مسجد جانا یا جماعت سے نماز پڑھنا فرض نہیں ہے، وہ اپنی سہولت کے حساب سے نماز کو اول و آخر وقت کے درمیان کبھی بھی اپنے گھر ادا کر سکتی ہے تاہم اول وقت پر نماز ادا کرنا افضل ہے۔ جب عورت نماز کے لئے وضو کرے اور اس کا بچہ بھوک سے رونے لگے تو اس وقت ماں کو چاہئے کہ بچے کو دودھ پلائے کیونکہ بچے کو ماں کی ضرورت ہے۔ اس عمل میں کوئی حرج یا گناہ نہیں ہے یعنی وضو کر کے نماز پڑھنے کی بجائے بچے کو دودھ پلانا بالکل درست ہے۔ نماز کے وقت بچے کی ضرورت کا خیال کرنا جائز و درست ہے، نبی ﷺ مسجد کی جماعت کو بچے کے رونے کی وجہ سے ہلکی کر دیتے تھے جیسا کہ بخاری میں ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ (صحیح البخاری: 707)

ترجمہ: میں نماز دیر تک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کو (جو نماز میں شریک ہو گی) تکلیف میں ڈالنا برا سمجھتا ہوں۔

اور سوال میں جس حدیث کا ذکر ہے، وہ بخاری میں اس طرح سے ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب شام کا کھانا حاضر کیا جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالو اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہئے اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔ (صحیح البخاری: 672)

یہ حدیث اس عورت پر صادق نہیں آتی ہے کیونکہ مذکورہ بالا صورتحال میں عورت کو کھانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بچے کو خوراک کی ضرورت ہے اور عورت بچے کی ضرورت کا خیال کر رہی ہے جس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

1243. **سوال:** ایک عورت کو چار بیٹے ہیں اور چاروں چھوٹے ہیں، اس کو پانچواں ابھی حمل ہوا ہے۔ چوتھا بیٹا چار ماہ کا ہے۔ وہ صحت کے اعتبار سے بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہے اور اس وقت بھی حالت ایسی ہے کہ وزن بہت زیادہ گرتا جارہا ہے۔ ایسے میں اس کا کہنا ہے کہ میں چار کی پرورش صحیح سے نہیں کر پارہی ہوں اور اس وجہ سے شوہر سے ناچاقی بہت رہتی ہے، لڑائی جھگڑے رہتے ہیں۔ ابھی پانچ ہفتے کا حمل ہے۔ وہ پوچھتی ہے کہ میں حمل ضائع کر سکتی ہوں کیونکہ میں صحت کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہوں اور میں پرورش بھی صحیح سے نہیں کر پارہی ہوں؟

جواب: سوال میں جو صورت مذکور ہے کہ ایک عورت کو چار چھوٹے بچے ہیں، ایک بچہ چار ماہ کا ہے، عورت کمزور ہے، اچھی طرح پرورش نہیں کر پاتی ہے اور شوہر سے بھی ناچاقی رہتی ہے۔ یہ ساری باتیں ایک عورت کو حمل ٹھہرنے سے پہلے ذہن میں رکھنا چاہئے تھا اور جماع سے دوری اختیار کرنا تھا یا پھر مانع حمل تدبیر اختیار کرنا تھا۔ اس وقت حمل ٹھہر گیا ہے۔ حمل ایک نفس اور ایک جان ہے۔ اس کو ساقط کرنا بچے کا قتل کہلائے گا خواہ پانچ ہفتے کا حمل ہو یا زیادہ کا، اس سے فرق نہیں پڑتا ہے۔ حمل تو حمل ہے یعنی ایک نفس اور ایک جان ہے۔ اور سوال میں جو وجوہات بیان کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے حمل ساقط نہیں کیا جائے گا۔ اس عورت کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور حمل ساقط کرنے سے بچنا چاہئے۔ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرے، حمل کی حفاظت کرے اور اپنے تمام بچوں سمیت خود کے لئے اللہ سے صحت و سلامتی کے واسطے دعا کرتی رہے۔ وہی سب کا خالق، مالک اور مربی ہے، وہ سب کا انتظام سنبھالنے والا ہے، اس کے فیصلے پر راضی ہونا تقدیر کا حصہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالی اس عورت کو، اس کے شوہر کو اور اس کے چاروں بچوں کو روزی دے رہا ہے اسی طرح وہ پانچویں بچے کو بھی روزی دے گا، اس کی حفاظت کرے گا اور اس کی تربیت کا انتظام کرے گا۔

1244. **سوال:** اگر کسی کی نماز سستی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے چھوٹ گئی ہو تو کیا اس کی قضا ہو گی؟

جواب: کوئی آدمی نماز جان بوجھ کر چھوڑے یا عذر کی وجہ سے چھوٹ جائے، ان دونوں صورتوں میں اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی جان بوجھ کر وقت پر نماز نہ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالی سے توبہ بھی کرے کیونکہ جانتے بوجھتے بغیر کسی عذر کے وقت پر نماز نہ ادا کرنا کفر و معصیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا تتركِ الصَّلاةَ مُتعمِّدًا ، فإنَّهُ مَن ترك الصَّلاةَ مُتعمِّدًا فقد برِئتْ منهُ ذِمَّةُ اللهِ ورسولِهِ(صحیح الترغیب:573)

ترجمہ: جان بوجھ کر نماز مت چھوڑو کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے بری ہیں۔

1245. **سوال:** ((ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص پانچ راتوں میں عبادت کے لیے جاگے اس کے واسطے جنت واجب ہو جاوے گی۔ لیلۃ الترویہ (آٹھ ذی الحجہ کی رات)، لیلۃ العرفہ (نو ذی الحجہ کی رات)، لیلۃ النحر (دس ذی الحجہ کی رات) اور عید الفطر کی رات اور شب برات یعنی پندرہ شعبان کی رات۔ فقہاء نے بھی عیدین کی رات میں جاگنا مستحب لکھا ہے۔ ماثبت بالسنہ میں امام شافعی صاحب سے نقل کیا ہے کہ پانچ راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں۔ جمعہ کی رات، عیدین کی راتیں، غرہ رجب کی رات اور نصف شعبان کی رات۔)) یہ کسی نے ہمیں فضائل اعمال سے نقل کر کے بھیجا ہے، کیا اس کی کوئی حقیقت ہے۔؟

جواب: پانچ راتوں کی مخصوص عبادت سے یا پانچ راتوں میں دعا کی قبولیت سے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ پانچ راتوں میں عبادت کی فضیلت متعلق سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے، وہ ضعیف و موضوع ہے۔ اس حدیث کو منذری نے ترغیب و ترھیب (98/2) میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق (93/43) میں بیان کیا ہے۔ اور شیخ البانی نے ضعیف الترغیب میں اسے موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھیں:

من أحيا الليالِيَ الخمسَ؛ وجبت له الجنَّةُ : ليلةَ التَّرويةِ، وليلةَ عرفةَ، وليلةَ النَّحرِ، وليلةَ الفِطرِ، وليلةَ النِّصفِ من شعبانَ(ضعيف الترغيب:667)

ترجمہ: جس نے پانچ راتوں میں شب بیداری کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی، وہ پانچ راتیں، ترویہ کی رات، عرفہ کی رات، قربانی کی رات، عید الفطر کی رات اور پندرہویں شعبان کی رات ہیں۔

چونکہ یہ موضوع روایت ہے اس وجہ سے اس سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی اور کسی کے لئے ایسی بات کہنا جائز نہیں ہے کہ پانچ راتوں میں شب بیداری کرنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان راتوں میں عبادت یا دعا نہیں کر سکتے ہیں، آپ تمام راتوں میں عبادت کر سکتے ہیں لیکن عبادت، دعا، ذکر وغیرہ کے لیے ان راتوں کو خاص کرنا اور فضیلت بیان کرنا غلط ہے۔

1246. **سوال:** گھر میں داخل ہوتے وقت سورہ اخلاص پڑھنے سے روزی میں کشادگی ہوتی ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: کچھ احادیث میں گھر میں داخل ہونے کے وقت سورہ اخلاص پڑھنے اور زرق میں کشادگی کا ذکر ملتا ہے۔اس سے متعلق دو روایات ملتی ہیں۔

(1)عن سهل بن سعد الساعديّ قال: شكا رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الفقر وضيق المعيشة، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا دخلتَ البيت فسلِّمْ إن كان فيه أحد، وإن لم يكن فيه أحد فسلم عليّ، واقرأ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مرة واحدة ـ ففعل الرجل فأدرّ الله عليه الرزق، حتى أفاض على جيرانه ـ(الجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ 566/22)

ترجمہ: سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے فقر وفاقہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب گھر میں داخل ہو اور گھر میں کوئی ہو تو سلام کرو، اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام بھیجو اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھو، پس اس آدمی نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالی نے اس کے رزق میں زیادتی پیدا کر دی یہاں تک کہ ان کے پڑوسی تک کو شامل کر دیا۔

دوسری روایت میں "فسلم علی" کی جگہ "فسلم علی نفسک" (اپنے اوپر سلام کرو) آیا ہے۔

☆ یہ حدیث دواوین السنہ سے خالی ہے۔البتہ یہی حدیث مندرجہ ذیل سند سے مروی ہے جس کو ثعلبی نے اپنی تفسیر الکشف والبیان میں ذکر کیا ہے۔

وأخبرنا أبو عمر وأحمد بن أبي الفراتي، قال حدثنا عبد الله بن جامع الحلواني، قال حدثنا محمد بن العباس، قال حدثنا عمر بن سعد العطار الفلزمي، قال حدثنا ابن أبي ذئب، قال حدثنا محمد بن غيلان عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم۔

اس کے بعض رواۃ مجہول ہونے کے ساتھ ایک راوی عبداللہ بن محمد بن یعقوب احادیث گھڑنے میں مشہور ہے۔

اس لئے یہ روایت اس سند سے سخت ضعیف ہے۔

(2)عن جرير بن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حين يدخل منزله، نفت الفقر عن أهل ذلك المنزل والجيران.(مجمع الزوائد)

ترجمہ: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گھر میں داخل ہوتے وقت قل ھواللہ احد پڑھا تو اس کے گھر والے اور اس کے پڑوسی کے یہاں سے فقر مٹ جاتا ہے۔

☆اس کی سند ضعیف ہے۔(تفسیر القرآن 545/8)

☆اس کی سند میں متروک راوی مروان بن سالم غفاری ہے۔(مجمع الزوائد 131/10)

یہ روایت بھی ضعیف ہے اس سے بھی استدلال نہیں کیا جائے گا۔ گویا گھر میں داخل ہوتے وقت سورہ اخلاص پڑھنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

1247. **سوال:**((بہترین ساتھی کی دعا:اللهم إني أعوذ بك من زوج ظالم أو شريك في الحياة الدنيا وأسألك خير الأزواج وخير الأصحاب في الحياة الدنيا والآخرة.ترجمہ:اے اللہ میں دنیا کی زندگی میں ظالم شوہر یا برے ساتھی سے تیری پناہ مانگتی ہوں اور میں تجھ سے دنیا وآخرت میں بہترین شوہر اور بہترین ساتھی کا سوال کرتی ہوں))۔کیا یہ دعا حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: یہ حدیث کی دعا نہیں ہے، کسی کی بنائی ہوئی دعا ہے۔اس طرح کی چیزوں کو دوسروں میں شیئر نہ کریں، عام لوگ اسے حدیث سمجھنے لگیں گے اور حدیث سمجھ کر پڑھنا شروع کردیں گے۔

1248. **سوال:** تین رکعت وتر کا طریقہ بتادیں اور تین رکعت وتر نماز میں تیسری رکعت کس طرح ادا کی جائے گی؟

جواب: وتر کی تین رکعت نماز ادا کرنے کے دو طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: تین رکعت ایک تشہد سے پڑھے۔

اس کی دلیل، نبی ﷺ فرماتے ہیں:الوِترُ حقٌّ ، فمن أحبَّ أنْ يوترَ بخَمسٍ ركعاتٍ ، فليفعلْ ، ومن أحبَّ أنْ يوترَ بثلاثٍ ، فليفعلْ ومن أحبَّ أنْ يوترَ بواحدةٍ ، فليفعلْ .(صحیح النسائي:1711)

ترجمہ: وتر ہر مسلمان پر حق ہے پس جسکی مرضی ہو پانچ وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو تین وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو ایک وتر پڑھے۔

مسلسل تین رکعت ادا کرے یعنی دو رکعت پہ تشہد کے لئے نہ بیٹھے۔ دلیل: لا توتِروا بثلاثٍ ولا تُشبِّهوا الوِترَ بثلاثٍ(عون المعبود)

ترجمہ: تین رکعت وتر نہ پڑھو اور وتر کو (مغرب کی) تین رکعت سے مشابہت نہ کرو۔

اس حدیث کو صاحب عون المعبود نے شیخین کی شرط پہ بتلایا ہے۔(176/4)

مغرب کی مشابہت سے دو طریقوں سے بچا جاسکتا ہے، ایک یہ کہ تین رکعت اکٹھی پڑھی جائیں، بیچ میں تشہد نہ کیا جائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت الگ پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے، پھر ایک رکعت الگ پڑھی جائے۔اس کی دلیل نیچے ذکر کی جارہی ہے۔

تین وتر پڑھنے کا دوسرا طریقہ: دو رکعت ایک سلام سے پڑھ کر پھر ایک سلام سے ایک رکعت پڑھی جائے۔دلیل:

كان يُوتِرُ بركعةٍ ، و كان يتكلَّمُ بين الرَّكعتَيْن و الرَّكعةِ(السلسلۃالصحیحۃ:2962)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے (آخری) دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان (سلام پھیر کر) بات چیت بھی کرتے۔(ماخوذ: رمضان المبارک کے فضائل ومسائل از مقبول احمد سلفی)

1249. **سوال:** اپنا میٹھا بیچنے کے لیے ہر دن ایک ہوٹل والے کو دیتی ہوں، ہر دن وہ میٹھا بکتا ہے، ہوٹل والا پیسے بھی دیتا ہے۔ایک بار ایسا ہوا کہ آٹھ دن ہو گیا میٹھا نہیں بکا، اب ہوٹل والا کہتا ہے کہ آپ کا میٹھا نہیں بکا ہے، خراب ہو گیا ہے پیسہ نہیں ملے گا۔ میں کہتی ہوں کہ ہوٹل والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ سیل کرے گا تو میٹھا دینے والا کا نقصان کیوں ہوگا، اس میں کیا صحیح ہے اور کیا اس طرح تجارت صحیح ہے؟

جواب: کوئی بھی تجارت اس بات پر مبنی ہوتی ہے کہ اس کے شروع میں کس بات پر اتفاق ہوا ہے۔پوچھے گئے مسئلہ میں بھی تجارت شروع کرتے وقت طرفین میں جس بات پر اتفاق ہوا ہے اس کا اعتبار ہوگا۔اس مسئلہ میں آپس میں تنازع ہو رہا ہے تو دونوں طرف کے لوگ مل بیٹھ کر اس میں فیصل بلا کر ان کے ذریعہ معاملہ حل کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: المسلمون على شروطهم (ارواء العلیل: 1303) یعنی مسلمان اپنی شرطوں اور اتفاق پر قائم رہتے ہیں۔

1250. **سوال:** کیا دو کاموں کا ایک ساتھ استخارہ کر سکتے ہیں؟

جواب: ایک یا ایک سے زیادہ کاموں کے لیے ایک مرتبہ استخارہ کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔بنیادی طور پر اپنے معاملہ میں استخارہ اللہ سے مدد اور توفیق طلب کرنے کا نام ہے اس وجہ سے استخارہ کی نماز پڑھتے ہوئے متعدد کاموں میں اللہ سے مدد اور اس کی توفیق طلب کر سکتے ہیں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔استخارہ کی نماز ادا کر لیں اور اس کے بعد

جتنے کاموں کے بارے میں اللہ سے مدد طلب کرنا چاہتے ہیں ان سارے کاموں کو اللہ کے سامنے بیان کرکے اس سے مدد مانگیں۔

1251. **سوال:** اگر عورت میت کو نیل پالش لگی ہو یا ناخون بڑھے ہوئے ہوں تو کترنا چاہئے اور اگر بال بہت لمبے گھنے ہوں، چوٹی بنانے میں مشکل ہو تو کنگھی کر سکتے ہیں اور ناخون کا میل نکالنے کے لئے کوڑی کا استعمال صحیح ہے؟

جواب: میت کے ناخن بڑے ہوں تو بعض اہل علم اسے کاٹنے کے قائل ہیں جبکہ بعض کاٹنے سے منع بھی کرتے ہیں۔ اگر ناخن کاٹ دیتے ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں اور چھوڑ دیتے ہیں تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن نیل پالش کو کھرچنا چاہیے کیونکہ میت کو وضو و غسل دیا جاتا ہے، جب نیل پالش لگی ہو گی تو پانی جلد تک نہیں پہنچے گا اس لئے پالش کھرچ دی جائے۔

اس کے علاوہ بالوں میں کنگھی کرنا یا ناخن سے میل نکالنا ان سب باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب تکلفات میں ہیں بلکہ اس طرح کا عمل شروع کیا گیا تو پھر لوگ بعد میں میت کو سجانے سنوارنے لگیں گے۔ تیل، سرمہ اور میک اپ لگانے لگیں گے اس لیے تکلفات سے بچتے ہوئے میت عورت ہو تو بال کی تین لٹیں یعنی تین چوٹیاں بنا دی جائیں، بس اتنا کافی ہے۔

1252. **سوال:** رائمہ نام کا کیا مطلب ہے اور کیا یہ عربی نام ہے؟

جواب: یہ عربی لفظ ہے اور اس کا معنی ہے اپنے بچے سے محبت کرنے والی اور قصد و ارادہ کرنے والی کے معنی میں بھی ہے۔

1253. **سوال:** کیا سورہ فاتحہ کی تلاوت کے دوران بعض آیات کو ایک سے زیادہ مرتبہ دہرا سکتے ہیں، کسی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا بھول گئے تو کیا حکم ہے، اگر غلطی سے پہلے ضمہ سورہ پڑھ لیں تو کیا اسکے بعد یاد آنے پر سورہ فاتحہ پڑھ سکتے ہیں اور کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کے متعلق شک ہو گیا کہ پڑھے تھے یا نہیں تو کیا کریں؟

جواب: سورہ فاتحہ یا دوسری سورت کی تلاوت کے وقت کسی آیت کو نصیحت کے لئے ایک سے زائد مرتبہ دہرانے میں حرج نہیں ہے۔ اگر کسی رکعت میں سورہ فاتحہ بھول گئے تو اس رکعت کو دہرانی ہو گی کیونکہ سورہ فاتحہ پڑھنا نماز کا رکن ہے۔ اگر سورہ فاتحہ سے پہلے دوسری سورت پڑھ لیں تو یاد آنے پر پھر سے سورہ فاتحہ پڑھیں، اس کے بعد

دوسری سورت پڑھیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر کسی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنے یا نہ پڑھنے میں نماز کے دوران ہی شک ہو جائے تو اس کی جگہ ایک رکعت ادا کی جائے گی اور شک والی رکعت شمار نہیں کی جائے گی۔

1254. **سوال:** سوشل میڈیا پر انسٹا گرام اور واٹس ایپ وغیرہ پر یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ دینی پوسٹ یا کسی تحریر میں کوئی بہن کسی بھائی کو مینشن کر دیتی ہے یا ٹیگ کر دیتی ہے یا کوئی بھائی کسی بہن کو منشن کر دیتا ہے، کیا ایسا کرنا صحیح طریقہ ہے؟

جواب: سوشل میڈیا کا استعمال خواتین کو احتیاط سے کرنا چاہیے یہاں پر فتنے بہت زیادہ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی خاتون سوشل میڈیا پر ایرے غیرے لڑکوں کو فالو نہ کرے البتہ علمی استفادہ کے ارادے سے مستند علماء کو فالو کیا جاسکتا ہے پھر سوشل میڈیا پر اپنی پوسٹ شیئر کر کے لڑکیوں کا لڑکوں کو مینشن کرنا یا ٹیگ کرنا قطعاً مناسب نہیں ہے، فقط اپنی پوسٹ وال پہ شیئر کرنا چاہیے۔ اسی طرح لڑکوں کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی پوسٹ پر لڑکیوں کو مینشن کرے۔

1255. **سوال:** شوہر اگر صاف لفظوں میں طلاق نہ بولے اور کوئی دوسرے لفظ بولے جیسے میرا اور تمہارا راستہ ختم، تو کیا یہ طلاق میں شمار ہوگا اور اگر شوہر کو اس کا علم نہ ہو کہ کس کس طرح سے طلاق ہو جاتی ہے اور ایسی بات لاعلمی میں بولے تب بھی طلاق شمار ہوگی یا لاعلمی کی وجہ سے طلاق نہیں ہوگی اور پھر وہ معافی مانگ لے اور رجوع کر لے تو وہ طلاق فاسد ہو جائیگی یا ہمیشہ کے لیے ایک طلاق شمار کی جائیگی؟

جواب: اگر کوئی اپنی بیوی کو صریح لفظ کے ساتھ طلاق نہیں دیتا بلکہ اشارہ کنایہ والے الفاظ میں کچھ کہتا ہے جس سے جدائی کا معنی نکلتا ہو تو اس جگہ شوہر کی نیت دیکھی جائے گی۔ اگر اس نے طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر طلاق کی نیت سے نہیں کہا ہے تو طلاق نہیں ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ صراحت کے ساتھ طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی اس میں شک و تردد کا کوئی معاملہ ہی نہیں ہے اور اس میں لاعلمی کا بھی کوئی معاملہ نہیں ہے۔ اور کچھ بھی کہہ دینے سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے۔

جب شوہر بیوی کو طلاق دے اور وہ پہلی یا دوسری طلاق ہو تو عدت میں اسے رجوع کا اختیار ہوتا ہے۔ جب شوہر ایک طلاق دے کر عدت میں رجوع کر لیتا ہے تو شوہر کے اختیار سے ایک طلاق ختم ہو جاتی ہے، اب اس کے پاس صرف دو طلاق کا اختیار رہتا ہے۔

1256. **سوال:** جیسا کہ آپ نے اپنے ایک جواب میں بتایا ہے کہ غیر محرم کو بغیر شہوت کے عورت دیکھ سکتی ہے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث ہے جس میں حبشی لوگ ہتھیاروں سے کرتب کر رہے تھے تو انہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ دیکھ رہی تھیں جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے حالانکہ وہ نابینا تھے لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین کو ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا، ان دونوں نے کہا کہ اللہ کے رسول وہ تو نابینا ہیں، اس پر اللہ کے رسول نے فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ غیر محرم کو ارادتا نہیں دیکھنا، اگر غیر ارادتا نظر پڑ جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، برائے مہربانی اس کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: اس بارے میں صحیح مسئلہ یہی ہے کہ عورت ضرورت کے وقت مرد کو دیکھ سکتی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ شہوت کی نظر سے دیکھنا ممنوع ہو گا اور اسی طرح بلاضرورت دیکھنے سے پرہیز کیا جائے گا۔ جس حدیث میں اندھے سے پردہ کرنے کو کہا گیا ہے وہ ضعیف حدیث ہے، شیخ ابن باز نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں، مجموع فتاوی ابن باز: 227/26)۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک صحابیہ کو اندھے کے یہاں عدت گذارنے کا حکم دیا کیونکہ وہ نہیں دیکھ سکے گا اور عورت وہاں پر اپنا کپڑا بھی اتار سکے گی چنانچہ عمران بن ابی انس نے ابو سلمہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے مخزومی شوہر نے انہیں طلاق دے دی اور ان پر خرچ کرنے سے بھی انکار کر دیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے لیے خرچ نہیں ہے۔ (وہاں سے) منتقل ہو کر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں چلی جاؤ اور وہیں رہو، وہ نابینا آدمی ہیں، تم وہاں اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے بھی اتار سکو گی۔ (صحیح مسلم: 1480)

1257. **سوال:** لوگ کہتے ہیں کہ ناخن پانی یا کسی کھانے کی چیز میں ڈوب جائے تو وہ پانی یا کھانا مکروہ ہو جاتا ہے، کیا یہ شریعت کے اعتبار سے صحیح ہے؟

جواب: شریعت میں ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جس کی بنیاد پر یہ بات کہی جائے گی کہ کھانے یا پینے میں ناخن ڈوب جائے تو کھانا اور پانی مکروہ ہو جاتا ہے بلکہ صحیح حدیثوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کھانے یا پینے میں ہاتھ یا منہ لگنے پر اور جھوٹا ہو جانے بھی ماکولات و مشروبات پاک ہی رہتے ہیں۔ کوئی دوسرا بھی اس کھانے کو کھا سکتا ہے۔

1258. **سوال:** کینڈا میں سردیوں کا موسم بہت سخت ہو جاتا ہے اس لئے وہاں پر شدید برف باری ہو یا طوفان کی آمد ہو تو دو نمازوں کو ملا کر جماعت کی جاتی ہے کیونکہ راستہ بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ آج موسم کو دیکھتے ہوئے مسجد میں اعلان ہوا ہے کہ اگر ایسی صورتحال ہو تو عشاء کی جماعت کے تھوڑی دیر بعد رک کر جو فجر کی پابندی کرتے ہیں ان کی جماعت ہو سکتی ہے۔ کیا شرعی حیثیت سے یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: فجر کی نماز کو عشاء کے ساتھ ملا کر نہیں پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح عشاء کی نماز پڑھنے کے کچھ دیر بعد بھی فجر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اس لئے فجر کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھنا ملا کر پڑھنا ہی کہتے ہیں۔ عشاء کے ساتھ فورا فجر پڑھے یا کچھ دیر بعد فجر پڑھے اسے جمع کر کے پڑھنا کہیں گے کیونکہ یہ عشاء کا وقت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ صرف حالات دیکھ کر دو نمازوں کو جمع نہیں کیا جائے گا بلکہ بارش و طوفان آنے کے بعد دو نمازوں کو جمع کیا جائے گا وہ بھی صرف ظہر و عصر اور مغرب و عشاء میں۔ فجر کا معاملہ الگ ہے یعنی اس نماز کو ہمیشہ علاحدہ ادا کیا جائے گا۔ مذکورہ صورت حال میں یہی حکم ہے کہ عشاء کے بعد فجر نہیں پڑھنا ہے، فجر کے وقت جیسے حالات ہوں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔ اگر فجر کے وقت مسجد آ سکتے ہیں تو مسجد آ کر جماعت سے نماز ادا کی جائے گی اور اگر طوفان کی وجہ سے لوگ مسجد نہ آ سکیں تو ہر کوئی اپنے اپنے گھر میں نماز ادا کر لے گا اس مسئلہ میں شریعت کا یہ معاملہ ہے۔

1259. **سوال:** ایک بہن عمرے پر جا رہی ہے، اس کو حیض آ گیا ہے، کیا میقات سے گزرتے ہوئے عمرے کی نیت کرنی ہو گی حیض کی حالت میں اور بحالت حیض مسجد میں کہاں بیٹھ سکتی ہے؟

جواب: جو عورت عمرہ کے ارادے سے سفر کرے اور وہ میقات پر حیض کی حالت میں ہو، وہ اسی حالت میں عمرہ کی نیت کرے گی اور مکہ میں احرام کی حالت میں باقی رہے گی۔ جب پاک ہو جائے تو اپنی رہائش سے غسل کر کے عمرہ کرنے سے جائے گی۔ حیض والی کے لئے مسجد کے گیٹ کے اندر ٹھہرنا جائز نہیں ہے، مسجد کے گیٹ سے باہر احاطہ اور صحن میں بیٹھ سکتی ہے۔

1260. **سوال:** ایک خاتون موبائل سے اپنے حافظ قرآن بچے کا سبق سن رہی تھی، اتفاق سے بچہ غلطی کرتا ہے تو خاتون موبائل پھینک کر اپنے بچے کو مارتی ہے۔ کیا اس سے قرآن کی بے حرمتی ہوئی ہے؟

جواب: موبائل میں موجود قرآنی ایپلیکیشن اس مصحف کے حکم میں نہیں ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ یہ محض ایک ایپلیکیشن ہے جسے ضرورت کے وقت انسٹال کرتے ہیں اور کبھی ضرورت پڑتی ہے تو اس ایپلیکشن کو ڈیلیٹ بھی کر دیتے ہیں، اس سے قرآن کی توہین نہیں ہوتی ہے۔ اس موبائل کو اپنے ساتھ حمام بھی لے کر جاتے ہیں اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ اس میں موجود قرآنی ایپلیکیشن مصحف کے حکم میں نہیں ہے، اس بناپر موبائل پھینک کر بچے کو مارنے میں قرآن کی توہین کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

1261. **سوال:** ایک شخص نے چھ مرلہ جگہ کافی سالوں سے مسجد کے لئے وقف کی ہے لیکن مسجد نہیں بن پارہی ہے تو اب وہ شخص پوچھتا ہے کہ ایک یتیم بچے کو وہ جگہ دے دوں تاکہ وہ اپنا گھر بنالے اور اس کو چھت مل جائے۔ اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ جگہ کتنے سال پہلے وقف کی گئی ہے تو کیا ایسے کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جس شخص نے زمین کا کوئی حصہ مسجد کے لئے وقف کر دیا وہ اسی دن اللہ کے لئے وقف ہو گئی۔ اب اس زمین پر وقف کرنے والے کا ذرہ برابر بھی اختیار نہیں ہے، نہ وہ زمین اس کی ملکیت ہے کہ وہ اسے دوسرے کو دیدے۔ اس کے بارے میں سماج سے بات کی جائے اور اس کا مسجد کے لیے حل نکالا جائے۔ کسی کا ضرورت مند ہونا یا محتاج و مسکین ہونا اپنی جگہ ہے لیکن وقف شدہ زمین کا معاملہ الگ ہے، نہ وہ کسی سے نہ بیچی جائے گی اور نہ ہی کسی کو دی جائے گی، یہ مسجد کی زمین ہے تو مسجد کے لئے سماج والے فکر کریں۔

1262. **سوال:** آجکل ملنے والی کون مہندی میں پرت اترتی ہیں، کچھ دن بعد جب وہ اترنے کے قریب ہوتی۔ کیا ایسی مہندی پر وضو ہو جاتا ہے؟

جواب: آئیکون نامی مہندی میں مسئلہ نہیں ہے بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس مہندی کے لگانے سے ہاتھ پر برت جمتی ہے اس مہندی کو لگانے سے وضو اور غسل نہیں ہوگا لہذا یہ تجربہ کرکے آپ کو اس کا اندازہ لگانا ہے کہ وہ کون سی مہندی ہے جس سے پرت جمتی ہے۔ میرے خیال سے شاید کوئی ایک آدھ مہندی ہوگی، باقی مارکیٹ میں متعدد قسم کی مہندیاں ملتی ہیں جن سے کوئی برت نہیں جمتی ہے اور کیمیکل تو اکثر مہندی میں ہوتا ہے لیکن پرت ہر مہندی

میں نہیں جمتی اس لیے مہندی کے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف پرت بنانے والی مہندی لگانے سے بچنا چاہیے اور وہ بھی ایسی پرت بنانے والی مہندی جو پانی جذب نہ کر سکے۔

1263. **سوال:** ایک عورت کے لیے کون سے سسرالی رشتے نامحرم ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ شادی پر لیڈیز کو دلہن کی تصویر اتارنے کی اجازت اس شرط پر دی جائے کہ تصویریں صرف عورتیں ہی دیکھیں گی لیکن وہ دلہن کی تصویریں نامحرم کو بھی دیکھادیں تو کیا دلہا بھی گناہ گار ہوگا؟

جواب: سسرالی رشتہ داروں میں عورت کے لئے شوہر کے اصول یعنی اس کا باپ، دادا اور نانا۔ اور فروع میں شوہر کا بیٹا، پوتا اور نواسہ محرم ہیں جبکہ ان کے علاوہ شوہر کا چچا، ماموں، پھوپھا اور خالو غیر محرم ہیں۔

جاندار کی تصویر کا معاملہ بہت زیادہ نازک ہے، اس کا شمار حرام تصویروں میں ہوتا ہے اور ایسی تصویر کے استعمال پر بڑی وعیدیں آئی ہیں اس لیے شادی کے موقع پر لڑکی کو اپنی تصویر کسی کو دینی ہی نہیں چاہئے، تصویر اسی لئے لی جاتی ہے کہ پورے خاندان والوں کو دیکھائی جائے خواہ مرد ہو یا عورت اور آج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے تو کہیں سے کہیں تصویر وائرل ہو جاتی ہے اس لئے تصویر دینا بالکل درست نہیں ہے۔ جس عورت کو دیکھنا ہو وہ گھر آکر لڑکی دیکھے۔ یہاں پر تصویر کے معاملے میں گناہ ان لوگوں کو ہوگا جنہوں نے تصویر دی یا تصویر دینے پر ابھارا یا کسی کو تصویر دکھائی یا کسی کو تصویر بھیجا اور جس کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

1264. **سوال:** مساکین بوجھ نہیں بلکہ رزق کا ذریعہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضعفاء اور کمزور لوگوں کو ڈھونڈنے میں میری مدد کرو کیونکہ کمزوروں اور ضعیفوں کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد: 2594)، کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اس کو شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

1265. **سوال:** بیٹی کے لئے جو زیور رکھے ہوتے ہیں، کیا اس کی بھی زکوۃ نکالنی ہوگی۔ اس کی زکوۃ الگ نکالنی ہوگی یا ماں کے زیور میں اس کو بھی جوڑ کر نکالنا ہوگا۔ بچی ابھی پہنتی نہیں ہے اس کے نام پہ بنوا کر رکھا گیا ہے؟

جواب: بچی کے زیور کو ماں یا کسی دوسرے کے زیور سے نہیں ملایا جائے گا، اس کا معاملہ علاحدہ رہے گا۔ اگر بچی کے زیور نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوۃ دینی ہوگی خواہ زیور شادی کے لئے ہو اور خواہ بچی اس زیور کو پہنتی ہو یا رکھا ہوا ہو۔

1266. **سوال:** ہمارے یہاں اکثر اوقات لوگ اللہ سبحانہ وتعالی کو اللہ میاں کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ کیا اس طرح اللہ میاں کہنا درست ہے؟

جواب: لفظ میاں کا اطلاق کئی معنی پر ہوتا ہے جن میں آقا، مالک، سردار، بزرگ، والی وغیرہ ہیں۔ اس کی جانکاری کے لئے اردو لغت دیکھ سکتے ہیں۔ میاں کا استعمال جہاں بیوی کے مقابلے میں شوہر کے لئے ہوتا ہے، وہیں احترام کے طور پر بھی اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے جیسے میاں جی، میاں صاحب، میاں بھائی۔ ان جگہوں پر احترام کے لیے میاں کا استعمال ہوتا ہے جیسے ہم احتراماً کسی کے لئے حضرت جی یا محترم جناب کا استعمال کرتے ہیں بلکہ مخصوص طور پر نام کے ساتھ بھی میاں استعمال ہوتا ہے جیسے خالد میاں، فیصل میاں وغیرہ۔ اسی طرح اللہ کے ساتھ میاں کا استعمال ادب واحترام کے لئے ہوتا ہے اس لیے اللہ میاں کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1267. **سوال:** بخاری کتاب التعبیر میں پڑھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حضرت عیسی علیہ السلام کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور پھر دجال کو طواف کرتے دیکھا جبکہ دجال تو مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا پھر ایسا کیسے ممکن ہے، انبیاء کا خواب تو سچا ہوتا ہے؟

جواب: اہل علم نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب میں اس طرح دیکھنا کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے کا یہ معاملہ ہے، جب وہ ظاہر ہوگا تو حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

1268. **سوال:** میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کبھی کبھی ہم نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں نبی کا نام سنائی دیتا ہے جیسے کوئی بچہ ہمارے نبی کے بارے میں بات کر رہا ہو یا کوئی بیان چل رہا ہو جس میں ہمارے نبی کا نام آجاتا ہے تو کیا ہم نماز میں درود پڑھ سکتے ہیں یا نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، جتنی بار ہم نے نام سنا ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خاتون کو نماز پڑھنے کے لئے سکون والی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں پر شور نہ ہو تاکہ وہ خشوع وخضوع سے عبادت کر سکے یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی اندرونی کوٹھری میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی جگہ پر باتیں کی جارہی ہوں یا کوئی ریکارڈ وغیرہ چل رہا ہو تو ان سب کو خاموش کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود پڑھنے کو بعض علماء واجب قرار دیتے ہیں اور بعض علماء مستحب قرار دیتے ہیں تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے ہمیں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہیے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جس وقت نبی کا ذکر ہو اسی وقت فوراً آپ پر درود پڑھنا ہے، جب فوراً درود نہ پڑھا جائے اس میں تاخیر ہو جائے تو اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

اگر کسی کو نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنائی دے تو نماز میں اس کا جواب نہیں دینا ہے کیونکہ نماز میں نماز کے علاوہ کسی دوسرے کا جواب نہیں دینا ہے۔ اور نماز کے بعد درود پڑھنے کا موقع و محل فوت ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں تاخیر ہو گئی ہوتی ہے۔ نیز ایک نمازی کو اپنی توجہ نماز میں رکھنی چاہیے، نہ کہ اس بات پر توجہ ہو کہ کون کیا بول رہا ہے یا کیا پڑھ رہا ہے، نہ کوئی خارجی چیز نماز میں شمار کرے اور نہ اس طرف دھیان دے۔

1269. **سوال:** میرے دادا نے ڈاکومنٹ کے کام کے لیے اپنی ماں کے رشتہ دار کا سرٹیفیکیٹ استعمال کیا تھا اور ہمارا سرنیم کچھ اور تھا لیکن ڈاکومنٹ استعمال کرنے کی وجہ سے اسی کے نام پہ سرنیم ہو گیا، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب: اگر کسی مجبوری کے تحت کاغذی کاروائی میں برادری تبدیل ہو گئی تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کی اصل برادری وہی کہلائی جائے گی جس میں پیدا ہوئے ہیں اور اسلام میں برادری کو کوئی فوقیت یا امتیاز حاصل نہیں ہے۔ یہ فقط تعارف اور پہچان کے لئے ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کے لیے کبھی کبھار اپنی برادری تبدیل کرتے ہیں اس طرح کرنا ایک قسم کا دھوکہ اور فریب ہے خصوصاً حکومت کے ساتھ کیونکہ حکومت کے نظام کے تحت بہت ساری اسکیمیں مختلف قسم کی برادریوں کے لئے ہوتی ہیں مگر کسی قسم کی کسی دنیاوی منفعت حاصل کرنے کے لئے اپنی برادری تبدیل کرنا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے۔

1270. **سوال:** عورت کے لباس کے لئے ایسا کون سا کپڑا ہونا چاہیے جو پردے کے تقاضوں کو مکمل طور پر پورا کرے جیسے جھارجٹ، لیلون، مخمل، سلک، سوتی وغیرہ۔ ان میں سے کون سا کپڑا پردہ کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہوگا اگر یہ موٹا اور غیر شفاف ہو؟

جواب: اسلام نے کسی بھی قسم کا کپڑا خاص نہیں کیا ہے اس لئے ایک عورت جو چاہے وہ کپڑا استعمال کر سکتی ہے۔ اسلام نے لباس کے اوصاف متعین کئے ہیں، ان اوصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کا کپڑا عورت پہن سکتی ہے۔ اوصاف میں ایک یہ ہے کہ کپڑا ساتر ہو یعنی مکمل بدن کو ڈھکنے والا ہو اور دبیز قسم کا ہو یعنی ایسا باریک نہ ہو جس سے جسم کی جلد نظر آئے اور اسی طرح لباس تنگ نہ ہو جس سے جسمانی ساخت نمایاں ہو بلکہ ڈھیلا ڈھالا ہو۔ اس کے علاوہ اور بھی صفات ہیں جیسے بھڑکیلا اور جاذب نظر نہ ہو، شہرت والا نہ ہو، فاسق و فاجر کا لباس نہ ہو، مردوں والا نہ ہو۔

1271. **سوال:** جب ہمیں امام کے ساتھ دو رکعت ملے تو سلام پھیرنے کے بعد کس طرح ادا کریں یعنی ایک رکعت بنا تشہد کے اور ایک رکعت تشہد سے پڑھیں گے یا دونوں رکعت تشہد کے ساتھ پڑھیں گے؟

جواب: سوال سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چار رکعت والی نماز کا معاملہ ہے، اس کے لئے یہ قاعدہ سمجھ لیں کہ آدمی جب نماز میں داخل ہوتا ہے اس وقت وہ اس کی پہلی رکعت ہوتی ہے۔ اسی اعتبار سے وہ اپنی نماز مکمل کرے گا یعنی امام کے ساتھ جو مل جائے اسے پڑھنے کے بعد جو کچھ چھوٹا ہے اس کی قضا کرے گا۔

مثال کے طور پہ کسی کو ظہر کی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت ملی تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر لگاتار دو رکعت پڑھے گا اور اس کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے گا۔ امام کے ساتھ جو دو رکعت ملی مقتدی کے لیے پہلی اور دوسری رکعت تھی پھر بعد میں جو پڑھے گا وہ اس کی تیسری اور چوتھی رکعت ہو گی۔

1272. **سوال:** شعبان سے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے روزوں کو رمضان سے ملا لیا کرتے تھے، کیا ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں کہ قضا روزہ رکھتے ہوئے ہم سے شعبان ختم ہو جائے اور رمضان شروع ہو جائے؟

جواب: بخاری (1914) اور مسلم (1082) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے مت رکھو، ہاں وہ شخص رکھ سکتا ہے، جو پہلے سے روزے رکھتا آرہا ہو"۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شعبان میں پہلے سے روزہ رکھتا آرہا ہے وہ آخر شعبان میں بھی روزہ رکھ سکتا ہے خواہ قضا کی نیت سے روزہ رکھ رہا تھا یا نفل کے طور پر۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ

خاص کرکے صرف شعبان کے آخر کا روزہ رمضان کے استقبال میں رکھنا منع ہے مگر جس کے ذمہ قضا روزے ہوں وہ شعبان کے آخر میں بھی رکھ سکتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ شعبان کا روزہ رکھتے ہوئے رمضان آجائے۔

1273. **سوال:** جب بچے کی پیدائش پر بال اتارے جاتے ہیں تو کیا اسے رکھنا چاہئے یا مٹی میں دبا دینا چاہئے اور کیا بالوں کے عوض کچھ صدقہ بھی کرنا ہے؟

جواب: نومولود کے سر کے بال کا وہی حکم ہے جو عام لوگوں کے بال کا حکم ہے۔ عام لوگ بال کٹا کر کیا کرتے ہیں، کیا حفاظت سے گھر میں رکھتے ہیں۔ نہیں، پھینک دیتے ہیں اس کو بھی اس طرح پھینک دیں گے، دفن کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی خاصیت نہیں ہے تاہم بال کے وزن کے برابر صدقہ دینا چاہئے، یہ مسنون ہے۔

1274. **سوال:** مدینہ میں بئر غرس کے نام سے ایک کنواں ہے، کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے وفات کے بعد غسل کروانے کی وصیت کی تھی اس وجہ سے لوگ وہاں جاتے ہیں، پانی پیتے ہیں اور ساتھ بھی لے جاتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: بئر غرس کا کئی حدیث میں ذکر آیا ہے مگر مجھے اس کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں ملی، ابن ماجہ میں علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إذا أنَا مِتُّ، فاغسِلوني بسَبْعِ قِرَبٍ، مِن بِئْرِي بِئْرِ غَرْسٍ (أخرجہ ابن ماجہ: 1468)

ترجمہ: جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھے میرے کنویں (بئر غرس) کے سات مشکیزوں سے غسل دینا۔

اس حدیث کو شیخ البانیؒ نے ضعیف کہا ہے۔ (دیکھیں، السلسلۃ الضعیفۃ: 1237)

اسی طرح ابن سعد نے (الطبقات الکبری: 1543) میں ذکر کیا ہے:

نِعمَ البئرُ بئرُ غرسٍ، هيَ من عيونِ الجنَّةِ، وماؤُها أطيَبُ المياهِ۔

ترجمہ: سب سے اچھا کنواں، بئر غرس ہے، یہ جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی سب سے بہتر ہے۔

یہ موضوع روایت ہے، شیخ البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفۃ: 2683)

بہر حال اس کنواں کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے تاہم تاریخی اعتبار سے بئر غرس مدینہ کا ایک کنواں ہے جو مسجد قبا کے مشرقی جانب موجود ہے۔ مدینہ منورہ کی منسپلٹی نے بھی اپنی ویب سائٹ پہ بئر غرس کی ایک تصویر کے ساتھ اس کی مختصر جانکاری دی ہے کہ "یہ بئر غرس جسے بئر قبا بھی کہتے ہیں، یہ مسجد کے مشرقی جانب موجود ہے۔اور یہ ایک تاریخی چیز میں شمار ہوتی ہے جو سیرت نبوی سے مرتبط ہے"۔

تاریخی اعتبار سے کوئی اس کنواں کو دیکھنے کے لئے جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھنا ہے کہ اس کے پانی میں شفا ہے، اس نیت سے پانی پینا اور وہاں سے پانی لے کر اپنے ساتھ جانا صحیح نہیں ہے۔

1275. **سوال:** ایک آدمی کا بچہ گرم تیل میں گر گیا ہے، اس کی مالی حالت صحیح نہیں ہے، اسے پیسوں کی سخت ضرورت ہے تو کیا ہم فدیہ کا پیسہ اسے دے سکتے ہیں؟

جواب: روزے کا فدیہ پیسے کی شکل میں نہیں دیا جائے گا بلکہ اناج اور غلے کی شکل میں دیا جائے گا۔اسی طرح فطرانہ بھی اناج کی صورت میں دیا جائے گا لیکن سوال میں جو صورت مذکور ہے کہ ایک شخص کو پیسے کی سخت ضرورت ہے جس کا بچہ تیل میں گر گیا تھا تو ایسے ضرورت مند کو فدیہ یا فطرانہ کا پیسہ دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ دینے والے کے پاس تعاون کے لئے اس کے علاوہ پیسہ نہ ہو۔اگر دینے والے کی مالی حالت اچھی ہے اور فدیہ کے علاوہ دوسرے مال سے مدد کر سکتا ہے تو وہ صدقہ وخیرات کے ذریعہ ضرورت مند کی مدد کرے اور فدیہ اناج کی صورت میں ادا کرے۔

1276. **سوال:** جوان لڑکوں کو دین کی دعوت کیسے دی جائے گی، میں کسی کو دعوت دینا چاہتی ہوں، اس کا اخلاق ٹھیک ہے یعنی وہ اچھا انسان ہے مگر دین سے دوری بہت ہے، غفلت والی زندگی ہے اس کی اصلاح کیسے کی جائے، کچھ نصیحت کریں؟

جواب: ایک لڑکی کو سماج کے جوان لڑکوں کی اصلاح کے لئے فکر نہیں کرنا ہے، ان کے لئے بہت سارے مرد علماء موجود ہیں، ان کے ذمہ مردوں کی اصلاح ہے۔ لڑکی کی حیثیت سے آپ کو لڑکیوں اور عورتوں کی اصلاح کے لئے کام کرنا چاہئے۔

اگر اپنے گھر کے لڑکے کی بات ہے کہ تو سرپرست وذمہ دار کی حیثیت سے ان کی تعلیم وتربیت آپ کے ذمہ ہے اور تعلیم وتربیت کا طریقہ یہ ہے کہ ان بچوں کو دینی مدارس میں تعلیم دلائیں، اسی طرح ان کو جید علماء سے مربوط کریں، ان کے درس وپروگرام اور دینی اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے کہیں یہاں تک کہ گھر میں بھی بیانات

سننے اور عقیدہ و عبادت سے متعلق بنیادی کتب کا مطالعہ کرنے کہیں۔ ساتھ ہی آج کے زمانے میں بچوں کو بہتر ماحول میں رکھیں اور بری صحبت سے بچائیں۔

1277. **سوال:** ایک بہن کی دو سالہ بھتیجی چھت سے گر گئی ہے جو ابھی آئی سی یو میں ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ آپ اسے کچھ مخصوص دعائیں بتادیں جنہیں گھر کے سب لوگ پڑھیں تاکہ اللہ تعالی اس کی بھتیجی کو جلد صحت یاب کردے؟

جواب: ایک آدمی کو تکلیف کے وقت اول مرحلہ میں صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، یہ تقدیر کا حصہ ہے اس لیے اللہ پر مضبوط توکل ہو اور تکلیف میں صبر و شکر کرتے ہوئے اپنی زبان میں اللہ رب العالمین سے دعا کریں، دعا کا باب بہت وسیع ہے۔ اللہ ہر زبان میں ہر کسی کی دعا سنتا ہے۔

ساتھ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلیف کے وقت دم کرنے کا طریقہ سکھایا ہے۔ اگر اس بچے کے پاس آئی سی یو میں رہتے ہوئے ملنے جانے دیا جاسکتا ہے تو گھر کا ایک آدمی تین سورتیں (سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دن میں دو تین دفعہ بچے پر دم کردیا کرے۔

1278. **سوال:** گھر میں عورتیں کام کرتے وقت مصروفیت میں کیسے اپنے بچوں (ڈیڑھ سال سے چار سال تک) کو مصروف رکھیں تاکہ وہ ٹی وی، کارٹون اور موسیقی وغیرہ سے محفوظ رہیں؟

جواب: دو تین سال کے بعد بچے پڑھنے لگ جاتے ہیں، اس سے پہلے ایک بچے کو چوبیس گھنٹے ماں کی ضرورت رہتی ہے کیونکہ اس کے کھانے پینے، سونے جاگنے اور صفائی ستھرائی کرانے کی کوئی حد متعین نہیں رہتی۔ جب بچہ باشعور ہو جائے اور باتیں سمجھنے لگے تو اس میں کتاب سے انسیت پیدا کرائیں۔ آج کل بچوں کی دلچسپی کے حساب سے مختلف قسم کی کتابیں، کاپیاں، کلر اور ڈیجیٹل سلیٹ وغیرہ آنے لگے ہیں۔ مناسب عمر کے بچوں کے لئے اسٹیشنری خرید دیں وہ ان چیزوں سے کھیلا بھی کرے اور پڑھا بھی کرے اور بچوں کے کھیلنے کے لئے کھلونے بھی رکھ لیں۔ ساتھ ہی ایک ضروری کام یہ ہے کہ جیسے ہی بچہ پڑھنے اور لکھنے کے قابل ہو جائے اس کے لئے روزانہ کی بنیاد پر باقاعدہ پڑھانے کا نظم بنالیں۔ اور ان بچوں کو موبائل، ٹی وی اور الکٹرانک ویوائس سے ہر ممکن طور پر دور رکھیں۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ماں یا باپ بچوں سے جان چھڑانے کے لئے ہاتھ میں موبائل تھمادیتے ہیں پھر بچے کو موبائل کا چسکا لگ جاتا ہے جو اس کی تعلیم و تربیت میں مخل ہے۔ بچوں کے لئے کھیلنے والے مناسب کھلونے دیں مگر موبائل سے دور رکھیں۔ ساتھ ہی نگرانی کرتے رہیں، اس طرح کبھی آزاد نہ چھوڑیں کہ کئی گھنٹے گزر جائیں اور وہ

اکیلے ہے یا نگرانی سے باہر ہے، وقفہ وقفہ سے نگرانی کرتے رہیں۔ یاد رکھیں کہ بچوں کی تعلیم، تربیت اور نگرانی میں کمی سے ان کو آگے نقصان ہوتا ہے۔

1279. **سوال:** ایک استانی نے بتایا کہ اگر کسی کو دوپہر ایک بجے سفر کرنا ہو تو اسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، وہ روزہ رکھے اور سفر کے دوران روزہ کھول سکتے ہیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے جبکہ صحابہ نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی ہے؟

جواب: سفر میں روزہ رکھنے سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر حالت سفر میں روزہ رکھنا آسان ہو اور مسافر روزہ رکھنا چاہے تو بلاشبہ سفر میں بھی روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر کوئی روزہ چھوڑنا چاہے تو سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتا ہے تاہم سفر میں جتنا روزہ چھوڑے گا، بعد میں اس کی قضا کرے گا۔

جہاں تک مذکورہ بالا صورت کا معاملہ ہے۔ اس بارے روزہ رکھنے میں دوپہر سے پہلے سفر کرنا یا بعد میں سفر کرنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک آدمی پر جب مسافر کا اطلاق ہوگا اس وقت اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے اور اس وقت سے اس کے لئے نماز قصر کرنا بھی جائز ہے۔ اور ایک آدمی مسافر کب ہوتا ہے، جب وہ سفر کے ارادے سے گھر سے نکل جاتا ہے اور اپنی بستی پیچھے چھوڑ دیتا ہے تب وہ مسافر کہلاتا ہے اس وقت اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے اور اس وقت اس کے لئے نماز قصر کرنا جائز ہے۔

اس بنا پر جو آدمی ابھی صرف سفر کا ارادہ کیا ہے لیکن سفر پہ نکلا نہیں ہے، وہ اپنے گھر میں موجود ہے تو وہ اس وقت روزہ نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ اس وقت مسافر کے حکم میں نہیں ہے، وہ اپنے گھر میں موجود ہے۔

1280. **سوال:** اپنے یہاں دس پندرہ سالوں سے یہ معاملہ دیکھتی آرہی ہوں کہ جب شوال کے مہینے میں لڑکی کی شادی کی تاریخ فکس رہتی ہے تو لڑکی کے گھر والے لڑکی کو کمزوری آجائیگی کرکے رمضان میں روزہ رکھنے سے منع کردیتے ہیں۔ اسی طرح اسکول وکالجز پڑھنے والی لڑکیوں کو امتحان کے وقت لڑکیوں کے والدین روزہ رکھنے سے منع کردیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب: رمضان کا روزہ ہر ایک عاقل و بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے جو صحت منداور مقیم ہو۔ رمضان کا روزہ کوئی اختیاری معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے اس لئے گھر کے ذمہ داروں کا اپنی لڑکی کو، جس کی شادی ہونے والی ہو یا امتحان دینے والی ہو، روزہ رکھنے سے منع کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے گھر والے کو روزہ چھڑوانے کا

سخت گناہ ملے گا۔ روزہ چھوڑنا بہت بھاری گناہ ہے، جتنا گناہ روزہ چھوڑنے میں ہے اتنا ہی گناہ روزہ چھڑوانے میں بھی ہے۔اور یہاں پر صرف گھر والوں کو ہی گناہ نہیں ملے گا بلکہ اس لڑکی کو بھی گناہ ملے گا جو روزہ چھوڑ رہی ہے۔اس جگہ پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی دھیان میں رہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں:

لا طاعةَ لِمخلُوقٍ في معصيةِ الخالِقِ(صحیح الجامع:7520)

ترجمہ: اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی بات نہیں مانی جائے گی۔

اس وجہ سے لڑکی کی ذمہ داری یہ ہے کہ اگر ماں باپ ایسے موقع سے روزہ چھوڑنے کے لیے کہیں تو ماں باپ کی بات ٹھکرادے اور اللہ کے حکم پر عمل کرے ورنہ روزہ چھوڑنے کے سخت گناہ میں وہ بھی مبتلا ہو گی اور اللہ کے یہاں اس کا حساب دینا پڑے گا۔اس وقت گھر والے کام نہیں آئیں گے۔

1281. **سوال:** کیا نماز میں سلام کا جواب دے سکتے ہیں اور جواب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر کوئی آدمی نمازی سے سلام کرے تو نماز کی حالت میں نمازی سلام کا جواب دے سکتا ہے مگر الفاظ کے ذریعہ نہیں بلکہ ہاتھ کے اشارے سے۔ سنن ابي داود میں ہے، صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اشارہ سے سلام کا جواب دیا۔ نابل کہتے ہیں: مجھے یہی معلوم ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے «إشارة بأصبعه» کا لفظ کہا ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا۔

(سنن ابي داود: 925، اسے البانی نے صحیح کہا ہے)۔

1282. **سوال:** ہمارے گھر میں دروازے کے اوپر آیۃ الکرسی کی ماربل پلیٹ لگی ہوئی ہے، اب پلستر ہو رہا ہے اور ہم وہ پلیٹ نکالنا چاہ رہے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے اور نکالنے کے بعد اس کو ضائع کیسے کریں؟

جواب: آپ اپنے گھر سے آیۃ الکرسی کا ماربل نکال کر ہٹادیں کیونکہ قرآنی آیات کو گھروں میں لٹکانا درست نہیں ہے۔اس ماربل کو نکالنے کے بعد اسے توڑ دیں تاکہ قرآنی الفاظ ختم ہو جائیں اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

1283. **سوال:** تسبیح کے دانوں پہ اذکار کرنا کیسا ہے، کیا یہ بدعت میں شمار ہوتا ہے۔مجھے ہاتھوں پہ لمبی یعنی سو مرتبہ والی تسبیح کرتے ہوئے بھول ہو جاتی ہے کہ کتنی تسبیح پڑھی تو میں موتیوں کی تسبیح پہ پڑھتی ہوں، کیا یہ درست عمل ہے یا بدعت ہے؟

جواب: انگلی پہ تسبیح گننا افضل ہے کیونکہ قیامت میں انگلیاں ہمارے حق میں گواہی دیں گی اس لیے کوشش تو یہی ہو کہ انگلیوں پر تسبیح کریں لیکن جہاں ضرورت پڑے جیسا کہ سو دفعہ والی تسبیح پڑھتے وقت انگلی پر تسبیح کرنے میں بھولنے کی دقت ہو تو تسبیح کے دانوں کا استعمال کر سکتے ہیں، یہ جائز ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے تاہم افضل عمل انگلیوں پر تسبیح کرنا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگلیوں پر تسبیح کیا کرتے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تسبیح کے دانوں کی ضرورت پڑے اس وقت تسبیح کے دانوں پر ذکر کر لیں اور جب اس کی ضرورت نہ ہو اس وقت انگلیوں پر تسبیح کیا کریں۔

1284. **سوال:** نوجوانی کے عالم میں ایک خاتون سے سستی کی وجہ سے کافی نمازیں ضائع ہو گئیں، اب اسے غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور نادم بھی ہے ایسے میں قضا پڑھنے کا کیا طریقہ ہے۔ کیا کثرت سے نوافل پڑھے، یا تہجد کی نمازوں میں نیت کرے۔ کسی نے کہا ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک نماز کی نیت کر کے قضا کرے جیسے فجر کے بعد فجر کی قضا، کیا اس طرح کر سکتی ہے؟

جواب: جب زندگی میں کئی سالوں کی نمازیں چھوٹی ہوئی ہیں تو ایسی نمازوں کے لیے سچے دل سے توبہ کرنا کافی ہے۔ جان بوجھ کر اتنے سالوں کی چھوڑی ہوئی نماز کی قضا کرنا صحیح نہیں ہے اور نہ ہی ان نمازوں کا فدیہ ہے اس کے لئے سچے دل سے اللہ رب العالمین سے توبہ کرے یہی کافی ہے۔ باقی وہ آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کر لے اور پابندی سے پنج وقتہ نمازیں ادا کیا کرے، جس قدر نوافل پڑھ سکے نوافل پڑھے اور تہجد کا اہتمام کرے۔ نوافل اپنی سہولت سے ادا کیا کرے، اس میں قضا نماز کی نیت نہیں کرنی ہے۔

1285. **سوال:** آپ نے ایک بار موزوں پر مسح کے بارے میں بتایا تھا کہ مسح کر سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر پانی بھی میسر ہو یا ہم ڈیوٹی پر ہوں اور جلدی ہو تو کیا اس وقت بھی جرابوں یا شوز پر مسح کر سکتے ہیں؟

جواب: یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے اس کے بندوں پر آسانی ہے کہ اگر وضو کر کے موزہ یا جراب پہنے ہیں تو اس پر بلاشبہ مسح کر سکتے ہیں چاہے آپ کو جلدی ہو یا جلدی نہ ہو یا ڈیوٹی پر ہوں یا گھر پہ ہوں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ایسے موزہ پر مسح ہو گا جو ٹخنوں کو ڈھکنے والا ہو اور دبیز ہو یعنی شفاف نہ ہو جس کی وجہ سے پیر کی جلد نظر آتی ہو اور جوتے پر مسح نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اگر بڑی جوتی ہو جو دونوں ٹخنوں کو پوری طرح ڈھکنے والی ہو اور اسے وضو کی حالت میں پہنی گئی ہو تو پھر ایسی جوتی پر مسح کر سکتے ہیں۔

1286. **سوال:** کیا جوتا پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے، دلیل کے ساتھ جواب درکار ہے؟

جواب: جوتا اگر صاف ستھرا ہو تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل دونوں طرح سے ثابت ہے۔

قولی دلیل: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خالِفوا اليَهودَ فإنَّهم لا يصلُّونَ في نعالِهِم ولا خفافِهِم (صحیح أبي داود: 652)

ترجمہ: یہود کی مخالفت کرو کیونکہ نہ وہ اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں اور نہ اپنے موزوں میں۔

عملی حدیث: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

رأيتُ رسولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ يصلِّي حافيًا ومَنتعِلًا (صحیح أبي داود: 653)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ننگے پاؤں نماز پڑھتے اور جوتے پہن کر بھی۔

دونوں احادیث سے مسئلہ واضح ہے کہ جوتے میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1287. **سوال:** کیا ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے، اصل میں جب سے میں نے سنا ہے کہ دعا نہ مانگنے پر اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے تب سے میں نے یہ عادت بنالی ہے کہ ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتی ہوں۔ آپ اس بارے میں ہماری رہنمائی کریں؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَن لم يسألِ اللهَ يغضبْ علَيهِ (صحیح الترمذی: 3373)

ترجمہ: جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا تو وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندے سے دعا کرنے کو پسند کرتا ہے اور چونکہ دعا عبادت ہے اور دعاؤں کا ترک کرنا مایوسی اور تکبر کا سبب ہے لہذا بندے کو اپنے رب سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیے۔ جہاں تک آپ کا سوال ہے کہ کیا ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اکیلے یعنی انفرادی طور پر ہر فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں تو اسے بدعت نہیں کہیں گے تاہم یہ خیال رہے کہ نماز کے بعد دعا کرنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی یہ نماز کا حصہ ہے۔ دعا مانگنا اس مقصد سے ہو کہ آدمی اللہ کا محتاج ہے اور وہ دعا کرنے کو پسند کرتا ہے اس لئے وہ اللہ سے مانگتا رہے اور اس کے سامنے اپنی ضرورتیں بیان کرتا رہے۔

اس جگہ دو باتوں کو بھی دھیان میں رکھیں کہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کو اپنی عادت نہ بنائیں البتہ فرض نماز کے بعد اکثر وبیشتر دعا کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن فرض میں بھی اس کو عادت کے طور پر نہ اپنائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ آپ دعاؤں کا التزام کرتے ہیں اس لئے کبھی کبھار فرض نماز کے بعد دعا چھوڑ دینے کو آپ گناہ تصور نہ کریں اور دل میں یہ نہ خیال کریں کہ اللہ تعالی اس سے ناراض ہو جائے گا۔ اللہ کی ناراضگی کا سبب یہ ہے کہ آپ اللہ کے فرائض میں کوتاہی کریں یا اس کے محرمات کا ارتکاب کریں اور ہر نماز کے بعد دعا کرنا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر فرض قرار نہیں دیا ہے، نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

1288. **سوال:** حدیث میں ہے کہ جو شخص درخت لگائے اور اسمیں سے جو بھی چرند وپرند یا انسان کھائے گا وہ اس کے لئے صدقہ جاریہ بن جائیگا تو کیا اس کے لئے ضروری (شرط) ہے کہ درخت خود اپنے ہاتھ سے لگائے اور اس کی دیکھ بھال کرے تو صدقہ جاریہ بنے گا۔ اگر کوئی صرف پیسے دئے اور کسی سے کہے کہ تم درخت خرید کر لگانا اور اسکی دیکھ بھال بھی وہی کرے تو کیا صرف پیسے دینے والا کے لئے یہ اجر ملے گا؟

جواب: فصل کی دیکھ ریکھ کوئی بھی کرے، یہ اہم نہیں ہے بلکہ فصل جس کی ہے یعنی جو فصل کا مالک ہے اس کا اعتبار ہوگا اور اسی کی طرف سے صدقہ ہوگا، اگر چرند وپرند کھا جائیں۔ جو فصل کا مالک نہیں ہے، اسے کسی نے مزدوری پر دیکھ ریکھ کے لئے رکھا ہے اس کی طرف سے صدقہ نہیں ہوگا، اسے مزدوری مل جائے وہ اپنا حق اور نصیب پالیا۔ فصل کھا لینے سے نقصان مالک ہوتا ہے اس لئے صدقہ کا اجر بھی اسی کو ملے گا۔

1289. **سوال:** کیا یہ بات صحیح ہے کہ حاملہ عورت کی ہر دعا قبول ہوتی ہے اور اسی طرح زچگی (ڈیلیوری) کے وقت بھی جو دعا مانگے وہ ضرور قبول ہوتی ہے؟

جواب: ایسی کوئی خاص دلیل نہیں ہے کہ عورت حمل میں ہو یا وضع حمل کا وقت ہو تو اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالی اپنے ہر بندے کی ہمیشہ دعا سنتا ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ جب بندہ تکلیف میں ہو اور وہ اپنے رب کو پکارے تو اللہ اس کی پکار کو سنتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل:62)

ترجمہ: بے کس کی پکار کو جبکہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ قرآن وسنت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ حاملہ کی ہر دعا قبول ہوتی ہے یا زچگی کے وقت جو دعا مانگی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔ یہ عوام میں پھیلی ہوئی غلط فہمی ہے۔ ہمیں یہ بات کہنی چاہئے کہ اللہ ہمیشہ ہر کسی کی پکار سنتا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب بندہ تکلیف میں اللہ کو پکارتا ہے تو اس کی پکار سنتا ہے۔

1290. **سوال:** مفتی سید ھشام مغربی صاحب عصر انسٹیٹیوٹ کے نام سے ایک ادارہ چلا رہے ہیں جو قرآن وحدیث کے مختلف کورس کرواتے ہیں۔ ان کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں آپ کی راہنمائی درکار ہے۔ ان کی ویب سائٹ پر لکھا ہے کہ مفتی تقی عثمانی صاحب ان کے اساتذہ میں سے ہیں؟

جواب: میرے علم کے مطابق یہ ایک حنفی عالم ہیں اور بروقت ایک حنفی ادارہ کے استاد حدیث بھی ہیں۔ حنفی عالم سے آپ کیا قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کریں گے اور جن کے یہاں اتباع کی بجائے تقلید پائی جاتی ہے ان سے قرآن وحدیث کی تعلیم لینا بالکل غلط ہے کیونکہ ان کے پاس صحیح علم نہیں ہے۔ اگر انہیں قرآن وحدیث کی صحیح معرفت ہوتی تو وہ حنفی نہیں ہوتے بلکہ کتاب وسنت پر عمل کرنے والے ہوتے۔

اور پھر کیا علمائے کتاب وسنت یعنی سلفی علماء کی کمی ہے جو ان سے تعلیم لیں گے۔ الحمدللہ بے شمار سلفی علماء موجود ہیں یہاں تک کہ عصری تقاضوں کے تحت بہت سارے سلفی اداروں میں آنلائن تعلیم بھی دی جاتی ہے اس لئے دوسری طرف التفات کی ضرورت نہیں ہے۔

1291. **سوال:** سب سے بہترین اور افضل نماز جمعہ کی فجر جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے، یہ تو مردوں کے لئے ہے، کیا عورتوں کے لئے فضیلت نہیں ہے؟

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ جمعہ کے دن فجر نماز کی جماعت افضل ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالی کے یہاں سب سے افضل نماز جمعہ کے دن کی نماز فجر ہے جسے باجماعت ادا کیا جائے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی: 1566)

یہ حدیث مرد اور عورت دونوں کے حق میں ہے۔ عورتوں کے لئے مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا منع نہیں ہے اور دنیا میں بہت ساری جگہوں پر عورتیں بھی مسجد میں نماز ادا کرتی ہیں جیسے حرمین شریفین کی مسجد میں۔ اس کے باوجود عورت کی افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔ اللہ نے گھر ہی میں عورتوں کے لئے بہترین نماز کا اجر رکھ دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض معاملات میں مرد کے لئے خصوصیت ظاہر ہوتی ہے تو بعض معاملات میں عورت کے لئے بھی خصوصیت موجود ہے جیسے ماں کا درجہ باپ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ایسے میں کوئی مرد یہ اعتراض کرے کہ میرا درجہ کیوں کم ہو گیا تو اعتراض درست نہیں ہے۔

1292. **سوال:** میں اپنے شوہر سے الگ ہو کر اپنے میکے آگئی ہوں مگر ابھی تک طلاق نہیں ہوئی ہے۔میرا سوال یہ ہے کہ کیا میں اپنے زیور کی زکوٰۃ اپنے بھائی کو دے سکتی ہوں، میرے بھائی کی ملازمت ہے، وہ کرایہ کے مکان میں اپنے دوستوں کے ساتھ گھر شیئر کر کے رہتا ہے اور اس کی تنخواہ 20,000 سے اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے (کام کے دنوں کے حساب سے)۔میرے ابو کا انتقال ہو چکا ہے، میری امی اور میں اپنے گاؤں میں رہتی ہوں۔امی کو کچھ پینشن ملتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ بھائی بھی اپنی کمائی سے امی کو کچھ خرچہ دیتا ہے اور بھائی پر کچھ قرضہ بھی ہے جسے وہ ہر مہینے ادا کرتا ہے۔اب میرا بوجھ بھی امی اور بھائی پر پڑ گیا ہے تو کیا ایسی صورت میں، میں اپنے بھائی کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں، کیا یہ امی کو زکوٰۃ دینے کے برابر ہے کیونکہ میری امی، بھائی کی ذمہ داری میں ہے یا پھر میرا بھائی زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہے؟

جواب: والدین کی کفالت اولاد کی ذمہ داری ہے، اس لحاظ سے بیٹا اور بیٹی دونوں اپنی والدہ کے لئے کفالت کا ذمہ دار ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ بہن اپنے غریب بھائی کو زکوۃ دے سکتی ہے مگر سروس والا بھائی، نہ غریب کہلائے گا اور نہ یہ زکوۃ کا مستحق ہے۔وہ خود سے اپنا قرض ادا کرے گا، اپنی کمائی سے گھر چلائے گا اور آمدنی کم ہے تو مزید محنت کرے گا۔نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لا حظَّ فيها لغنيٍّ و لا لقويٍّ مُكتسِبٍ (صحيح أبي داود: 1633)

ترجمہ: اس (زکوۃ) میں مالدار کا کوئی حصہ نہیں اور نہ طاقتور کا جو مزدوری کر کے کما سکتا ہو۔

ایسی صورت میں آپ اپنی زکوۃ دوسرے مستحق کو دیا کریں لیکن جب کبھی بھائی کو فقر کی حاجت درپیش ہو جائے تو اس وقت زکوۃ دے سکتے ہیں۔

1293. **سوال:** کیا والدین اپنے نابالغ اور زیر کفالت بچوں کو ملنے والے تحائف اپنی ضروریات پر استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کا کمایا ہوا مال بھی باپ کا ہے اس لئے بیٹے کے مال سے ضرورت کے مطابق باپ مال لے سکتا ہے پھر بچوں کو ملا ہوا معمولی تحفہ کیا معنی رکھتا ہے، اس کے استعمال میں بظاہر کوئی حرج نہیں ہے۔اس میں ایک بات کی ضرورت یہ ہے کہ بچے کو مایوس کر کے یا رلا کر یا اس سے زبردستی مانگ کر اس کی چیز اپنے استعمال میں نہ لائے بلکہ بچے کی خوشی کے ساتھ اس کی چیز استعمال کرے۔

1294. سوال: جس طرح بالوں میں بال جوڑنا منع ہے، کیا اسی طرح پلکوں میں بھی جوڑنا منع ہے۔ میک اپ کے وقت نقلی پلکیں کچھ دیر کے لئے گلو سے لگائی جاتی ہیں تو کیا لگانے والی اور لگوانے والی دونوں گناہگار ہوں گی؟

جواب: جس طرح سر کے بالوں میں بال جوڑنا منع ہے اسی طرح پلک میں مصنوعی بال لگانا منع ہے خواہ کچھ دیر کے ہی کیوں نہ ہو۔ کیا کچھ دیر کے لئے اسلام میں گناہ کرنے کی اجازت ہے؟ ہر گز نہیں۔اور چونکہ مصنوعی بال سر میں یا پلکوں میں لگانا منع ہے اس لئے ایسا کرنے والی اور دوسرے کے لئے ایسا عمل کروانے والی دونوں عورتوں کو گناہ ہو گا۔

1295. سوال: ایک بہن کے شوہر نے چھپ کر دوسرا نکاح کر لیا ہے اور عورت کی طرف سے اس کا بہنوئی ولی بنا تھا۔ شریعت کی رو سے یہ دونوں چیز غلط ہے جس کی وجہ سے نکاح قابل قبول نہیں ہے تو کیا وہ بھائی پھر سے اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا دونوں میں جدائی ضروری ہے؟

جواب: نکاح میں بہنوئی ولی نہیں ہو سکتا ہے، لڑکی کا باپ ولی بنے گا پھر اس میں دو عادل گواہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نکاح باطل ہے اور لڑکا اور لڑکی کا ایک جگہ جمع ہونا حرام ہے، ان دونوں میں فورا تفریق کر دی جائے۔ اگر دونوں سابقہ گناہ سے سچی توبہ کریں تو شرعی طور پر دونوں کا نکاح کیا جا سکتا ہے۔

1296. سوال: ((حدیث: عورت مرد کو کیسے تھکا دے گی۔ ترجمہ: تم کو سختی، قحط و جانی و مالی نقصان میں ڈال کر آزمایا گیا مگر میں تم پر آسودگی کی آزمائش سے اندیشہ کرتا ہوں اور (خوشحالی کا فتنہ) وہ عورتیں ہیں جب وہ سونے سے آراستہ ہوں گی اور ملک شام کی چادریں اور یمن کا عمامہ پہنیں گی تو امیر آدمی کو (ان چیزوں کے حصول میں) تھکا دیں گی اور فقیر آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف کر دیں گی۔ خرجہ فی المسند 66/2، و مسلم فی الصحیح 61/1، وابوداؤد فی السنن (4679)، ابن ماجہ فی السنن (4003)۔)) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

جواب: یہ روایت انتہائی کمزور ہے، شیخ البانی نے اسے بہت ہی ضعیف کہا ہے، سلسلہ ضعیفہ میں اس طرح روایت آئی ہے۔

أصابتكُمْ فتنةُ الضراءِ فصبرتُمْ، وإنَّ أخوفَ ما أخاف عليكُمْ فتنةَ السراءِ مِنْ قِبَلِ النساءِ، إذا تسوَّرْنَ بالذهبِ، ولبسنَ ريْطَ الشامِ وعصْبَ اليمنِ، وأتعبْنَ الغنيَّ، وكلفْنَ الفقيرَ ما لا يجدُ(السلسلۃالضعیفۃ.2788)

1297. **سوال:** ایک خاتون جن کی عمر چالیس ہے، دو سال قبل ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق مینوپاز ہو گیا تھا۔ اب دو سال بعد تقریباً دو مہینے ہلکا ہلکا بلڈ جارہا ہے جس کا رنگ کتھی جیسا ہے تو یہ حیض ہو گا یا استحاضہ، اگر استحاضہ شمار کریں تو کیا چھوٹی نمازوں کی قضا کرنی ہو گی؟

جواب: جس عورت کا میڈیکلی طور پر انقطاع حیض ہو گیا تھا اور اس کے دو سال کے بعد ہلکا ہلکا کتھی کلر کا خون دو ماہ سے آتا ہو تو بظاہر حیض نہیں معلوم ہوتا ہے۔ پھر بھی اس میں حیض کے صفات پر غور کیا جائے۔ کیا وہ گاڑھے خون کی طرح ہے اور اس کے اندر بدبو پائی جاتی ہے جیسے حیض کی صفت ہے۔ اگر ایسی صفت ہے تو حیض شمار کرے اور اگر ایسی صفت نہیں ہے اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے تو اسے استحاضہ شمار کرنا ہے اور اس میں نماز جاری رکھنا ہے۔ جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا کرنا ہے۔

1298. **سوال:** انڈین گورنمنٹ کاروبار کے لئے ایک اسکیم چلا رہی ہے جس میں پانچ لاکھ روپے لون دے رہی ہے جس کو چار سال میں ادا کرنا ہے پانچ ہی لاکھ۔ آپ کو زیادہ کچھ بھی نہیں دینا ہے اور ساتھ میں پچاس ہزار روپے کی سبسڈی بھی دے رہی ہے تو کیا اس اسکیم سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی سرکار حتی کہ عام آدمی کسی کو قرض دے اور واپسی میں کم پیسہ لے یعنی اس میں مزید سبسڈی بھی دے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ حرج اس وقت ہے جب یہ لون سودی بینک کے ذریعہ ہو اور بینک کو سود دینا بھی پڑے۔

اس اسکیم بارے میں صحیح سے آپ پتہ لگائیں۔ گو کہ سرکار لون مہیا کر کے سبسڈی دے کر کچھ کم پیسہ لیتی ہے لیکن بنک اپنا سود نہیں چھوڑتا یعنی اس لون میں بنک کو سود دینا پڑتا ہے اور یہ معاملہ سودی بینک کے ذریعہ ہوتا ہے اس وجہ سے ایسا لون لینا جائز نہیں ہے۔

1299. **سوال:** ڈیڈ باڈی ریفریگریٹر (death body refrigerator) کوئی ڈونیٹ کرنا چاہتا ہے، اسی کا سوال ہے کہ باڈی کو زیادہ دیر تک رکھنا پڑتا ہے تو کیا اس کا استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: ویسے شرعی طور پر کسی کی وفات کے بعد جتنی جلدی ہو اسے دفن کر دینا چاہیے لیکن کبھی قانونی اعتبار سے ایسا موقع آتا ہے کہ میت کو کچھ دنوں کے لئے اسٹور کر کے رکھنا پڑتا ہے۔ اور ضرورت کے تحت میت کو فریجر میں رکھنے میں حرج نہیں ہے، اس مقصد کے تحت سرد باکس یا میت فریجر باکس رکھنا جائز ہے تاہم یہاں پر اس بات کا خیال رہے کہ اس باکس کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے یعنی بلا ضرورت میت کو فریج میں رکھنا جائز نہیں ہے۔

1300. **سوال:** کیا مرنے والے کے نام پر اگر گھر والے کسی کو پڑھنے کے لئے قرآن خرید کر دیں تو میت کو اس کا ثواب پہنچے گا؟

جواب: میت کی طرف سے مالی صدقہ کرنا جائز ہے اس وجہ سے میت کے نام پر اگر قرآن مجید خرید کر کسی کو پڑھنے کے لئے دیا جائے تو اس کا ثواب بلا شبہ میت کو پہنچے گا۔

1301. **سوال:** کیا عصر کے بعد سورہ نبا پڑھنا سنت ہے اور کیا یہ بات حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: عصر کے بعد سورہ نبا پڑھنے سے متعلق کوئی حدیث میرے میں نہیں ہے۔ ایک صوفی بزرگ آدمی کا قول بیان کیا جاتا ہے۔ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات پر مبنی فوائد الفواد نامی ایک کتاب ہے جس میں یہ قول مذکور ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کے بعد سورہ نبا کو پانچ مرتبہ پڑھے گا اس کے دل میں اللہ پاک کی بہت زیادہ محبت پیدا ہو جائے گی۔ (فوائد الفواد مع بہشت بہشت ج 3، ص 101 ملخصا)

یہ محض ایک قول ہے اور اس قول کی قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ بغیر دلیل کے دین میں کسی بزرگ کا قول تسلیم نہیں کیا جائے گا اس لئے اس بات کو بیان کرنا اور عمل میں لانا ہر گز درست نہیں ہے۔

1302. **سوال:** عشاء کی نماز میں تاخیر بہتر ہے اس وجہ سے آٹھ بجے اذان ہونے پر نو دس بجے کے بیچ نماز ادا کرتی ہوں، کیا یہ عمل درست ہے اور ساڑھے نو بجے جب عشاء کی نماز کے لئے اٹھی تو حیض آگیا تو کیا اس عشاء کی نماز کی قضاء کرنی ہو گی پاک ہونے کے بعد؟

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے مگر مردوں کے لئے جماعت سے مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے۔ عورت گھر میں تاخیر سے عشاء پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر اس میں بھی ایک بات یہ ذہن نشین رہے کہ اگر تاخیر سے نماز پڑھنے پر سستی لاحق ہو اور نماز چھوٹنے کا خدشہ رہے تو اول وقت میں ہی عشاء ادا کر لیا کریں تاکہ نشیط ہو کر ہمیشہ فریضہ ادا کیا کریں اور کبھی کوئی نماز نہ ضائع ہو۔

اور جہاں تک عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد حیض آنے کا مسئلہ ہے تو اس نماز کو حیض سے پاکی پر ادا کرنا ہے کیونکہ نماز کا وقت داخل ہو گیا تھا اور آپ نے نماز کا وقت پالیا تھا۔

1303. **سوال:** پڑوس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جن کے بچوں کے پیر میں کالا دھاگہ بندھا رہتا ہے تو کیا اگر وہ ہمیں کچھ دیں تو کھا سکتے ہیں یا ہم انہیں کچھ دے سکتے ہیں کھانے کے لیے؟

جواب: پیروں میں شفا کی نیت سے دھاگہ باندھنا شرکیہ عمل ہے اور یہ شرک اصغر ہے۔ اگر اس عمل کو بذات خود نفع بخش مانے پھر یہ شرک اکبر کہلائے گا۔

اس جگہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ بچے کے ذمہ داروں کو اس بارے میں بتائیں اور اس شرکیہ عمل سے روکیں۔ وہ لوگ آپ کی بات مانیں یا نہ مانیں لیکن اپنا فریضہ ضرور ادا کریں تاکہ آپ عنداللہ بری الذمہ ہو جائیں۔

باقی عام کھانے پینے کی اشیاء لینے اور دینے میں حرج نہیں ہے بلکہ ایک غیر مسلم پڑوسی کو بھی دے سکتے ہیں اور اس کا حلال کھانا قبول کر سکتے ہیں۔ ایک بات ذہن میں رہے کہ کسی بدعتی اور کفریہ نسبت کا کھانا ہرگز قبول نہ کریں جیسے عرس و فاتحہ اور غیر اللہ کی نذر و نیاز وغیرہ۔

1304. **سوال:** کیا کوئی فریزنگ جہنم بھی ہے اور کن الفاظ سے اس جہنم سے پناہ مانگیں گے؟

جواب: فریزنگ نامی کوئی جہنم نہیں ہے، کہیں اس سے اشارہ اس طرف تو نہیں کہ کفار و ملحدین میت کو ایک مخصوص فریجر باکس میں کچھ سالوں کے لئے رکھ کر اسے دوبارہ زندہ کرنے کا خیالی تجربہ کر رہے ہیں۔ یہ ایک خیالی پلاؤ ہے جو کبھی پکنے والا نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات صحیح ہے کہ جہنم میں بھی انتہائی شدید ٹھنڈا طبقہ موجود ہے جس کے ذریعہ جہنمیوں کو ٹھنڈی کا عذاب دیا جائے گا۔ صحیحین سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ (صحیح بخاری:3260، صحیح مسلم :617)یعنی تم (دنیا میں) انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جوان موسموں میں دیکھتے ہو، اس کا یہی سبب ہے یعنی جہنم کے سانس لینے کے سبب۔

یہاں زمھریر سے مراد انتہائی سخت سردی ہے جو جہنم میں موجود ہے اسی وجہ سے جہنم کے اس طبقہ کو "طبقہ زمھریریہ" کہا جاتا ہے۔اس سے اللہ کی عظیم قدرت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ہی جگہ جہنمیوں کے لئے گرمی کا بھی عذاب ہے اور سخت سردی کا عذاب بھی ہے۔اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

جہنم کے اس سرد طبقہ سے پناہ مانگنے سے متعلق ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں ایک دعا نقل کی۔"اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ"(اے اللہ مجھے جہنم کے زمھریر سے حفاظت فرما) مگر اس دعا کو شیخ البانی نے منکر کہا ہے۔(سلسلہ ضعیفہ:6428)تاہم معنی درست ہے تو یہ دعا بھی کر سکتے ہیں۔

یہاں اہم سوال یہ نہیں ہے کہ ہم جہنم کے سرد طبقہ سے کیسے پناہ مانگیں بلکہ اہم یہ ہے کہ ہم مکمل جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کریں اور اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ایک مومن کو عمر بھر ایمان اور عمل صالح کے راستے پر چلتے رہنا چاہیے کیونکہ یہی دونوں چیزیں اصل میں جہنم سے بچانے والی ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جہنم سے پناہ مانگنے والی متعدد دعائیں موجود ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(1)رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ(آل عمران:16)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم یقینا ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرمادے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے.

(2)رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (الفرقان:65)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹالے، بیشک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے.

(3)اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ النَّارِ ومِنْ عَذَابِ النَّارِ، وأَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ القَبْرِ، وأَعُوذُ بِكَ مِن عَذَابِ القَبْرِ، وأَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الغِنَى، وأَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الفَقْرِ، وأَعُوذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ(صحیح البخاري:6376)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش سے۔

(4)انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالی سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے، اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اس کو جہنم سے نجات دے۔(سنن الترمذی:2572)

اس حدیث کی روشنی میں آدمی اس طرح اللہ سے دعا کر سکتا ہے۔

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْتَجِيْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ)

(5)ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے پوچھا: تم نماز میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور کہتا ہوں:

اللهم إني أسألك الجنة وأعوذ بك من النار (ابوداؤد:792)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

1305. **سوال:** قرآن پڑھتے وقت وسوسے آتے ہیں کہ غلط پڑھ لیا پھر پیچھے سے دس بارہ بار پڑھتی ہوں اور بار بار ایسا ہوتا۔ اس کی کیسے اصلاح کریں گے؟

جواب: قرآن پڑھنے میں کسی قسم کا وسوسہ ذہن میں نہیں پیدا کرنا چاہیے۔ فقط اس بات پر اطمینان ہو کہ آپ کو صحیح طور پر قرآن پڑھنے آتا ہے یا نہیں۔ اگر صحیح سے قرآن پڑھنے آتا ہے تو تلاوت کے وقت کسی طرح کا کوئی وسوسہ ذہن میں نہ رکھیں بس پڑھتے جائیں۔ ساتھ ہی ایک طریقہ بتا دیتا ہوں اس پر عمل کریں۔ ذہن صاف ہو جائے گا۔

جس وقت تلاوت کرنی ہو اس وقت موبائل سے ریکارڈنگ چالو کر لیں اور صرف پانچ منٹ قرآن کی تلاوت کریں اس کے بعد تلاوت بند کر کے ریکارڈنگ چالو کر کے قرآن سے ملائیں اور دیکھیں کہ کیا آپ نے غلطی کی ہے یا غلطی نہیں کی ہے، اس طرح چند دن کریں آپ کو اطمینان ہو جائے گا۔ اگر چند دن میں اطمینان نہ ہو تو اس کے بعد دوسرا تجربہ یہ کریں کہ آپ ایک بیٹھک میں جتنی تلاوت کرتے ہیں، اس قدر مکمل تلاوت کر لیں اور پیچھے کچھ بھی

نہ دہرائیں، لگاتار تلاوت کرتے جائیں ساتھ ہی اس کو بھی ریکارڈ کرلیں۔اب اس مکمل ریکارڈنگ کو قرآن سے ملا کر دیکھیں اس میں جہاں غلطی ہوگئی ہو اس کی تصحیح کرلیں، معاملہ ختم۔ تلاوت کا اس طرح چند دن معمول بنائیں، وسوسہ دور ہو جائے گا پھر بغیر رکارڈنگ کے تلاوت کرتے رہا کریں۔

1306. **سوال:** کیا نواسی اور پوتی کا شوہر نانی اور دادی کا محرم ہوتا ہے؟

جواب: نواسی کا شوہر نانی کے لئے محرم ہے اور اسی طرح پوتی کا شوہر بھی دادی کے لیے محرم ہے۔

1307. **سوال:** ایک خاتون تین رمضان کے روزے حاملہ رہنے کی وجہ سے نہیں رکھ پائی اور نہ قضا کیا اور نہ مسکین کو ہی کچھ دے سکی تو اس معاملہ میں اب وہ کیا کر سکتی ہے؟

جواب: حاملہ کے قضا روزہ کے سلسلے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کی قضا کرنی ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا فدیہ دینا ہے۔اس بارے میں قوی موقف یہ ہے کہ حمل کے دوران چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کی جائے گی اس لئے وہ خاتون حسب سہولت روزہ قضا کرتی رہے، لگاتار قضا کرنا ضروری نہیں ہے نیز روزہ کی ادائیگی میں تاخیر بھی ہوئی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلے۔

1308. **سوال:** پہلے لوگ ایک گھر میں جمع ہو کر سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرتے تھے۔اب ایک اور طریقہ رواج پا گیا ہے کہ لوگ اپنے اپنے گھروں پر پڑھتے ہیں پھر وہ فون پر تعداد بتا دیتے ہیں کہ اتنا پڑھا، آپ گنتی میں شامل کرلیں۔ کیا اس طرح کرنا بھی بدعت میں شامل ہے؟

جواب: آج دنیا آنلائن ہونے کی وجہ سے بدعتی لوگ بہت سارے کام آنلائن کرنے لگے ہیں جس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔ قرآن کی آیات کو اپنی طرف سے مخصوص تعداد متعین کرکے پڑھنا بدعت ہے۔ایسا کوئی اکیلے کرے تب بھی بدعت ہے، اجتماعی شکل میں گھر میں کرے تب بھی بدعت ہے اور الگ الگ جگہ مخصوص آیت کو مخصوص تعداد میں پڑھ کر گروپ کی شکل میں فون پر ایک دوسرے کو بتائے تب بھی بدعت ہے۔ گویا قرآن کی آیات مخصوص کرکے پڑھیں یا قرآن کو اجتماعی شکل میں گھر میں جمع ہو کر پڑھیں یا اپنے اپنے گھروں میں قرآن پڑھ کر ایک دوسرے کو فون پر بتا کر اجتماعی شکل میں پڑھیں، یہ سب بدعتی عمل ہیں۔ مسلمانوں کو اس طرح کے بدعتی عمل سے بچنا چاہیے، اس میں ثواب تو نہیں ملے گا لیکن بدعت کرنے کا گناہ ضرور ملے گا۔

1309. **سوال:** اگر کوئی شخص مشت زنی کے گناہ میں ملوث رہا ہو تو توبہ کا کیا طریقہ ہے۔ اسے انٹرنیٹ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر روزے کی حالت میں یہ گناہ کیا تو اب وہ روزے قضا کرنے پڑیں گے لیکن وہ شخص قضا روزوں کی طاقت نہیں رکھتا ہو تو اب کیا کرے اور کیا اس گناہ کے کرنے پر بھی جنابت کی طرح غسل کرنا تھا۔ اگر اس نے غسل کے بغیر نمازیں پڑھیں تو ان نمازوں کا کیا ہو گا؟

جواب: مشت زنی صحیح قول کی روشنی میں فعل حرام ہے کیونکہ یہ غیر فطری طریقہ سے شہوت پوری کرنا ہے۔ جو آدمی ایسا عمل کر رہا ہے اسے اللہ سے سچی توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ سچی توبہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے اس فعل حرام پر نادم و شرمندہ ہو اور وہ اللہ سے پختہ وعدہ کرے کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کرے گا اور پھر وہ اس گناہ کو ہمیشہ کے لیے ترک کر دے۔ اس طرح توبہ کرنے سے ان شاءاللہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

مشت زنی سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے بشرطیکہ منی کا اخراج ہوا ہو جو شہوت کے ساتھ نکلتی ہے۔ مذی جو لیس دار مادہ ہوتا ہے اس کا حکم الگ ہے۔ جس نے روزہ کی حالت میں مشت زنی کی اور مشت زنی کے ذریعہ اس نے جتنا روزہ ضائع کیا اس کے اوپر توبہ کے ساتھ اتنے روزوں کی قضا واجب ہے لیکن اسے فدیہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو بندہ رمضان کا روزہ رکھ رہا تھا اس حالت میں مشت زنی کر رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ نہ بیمار ہے اور نہ وہ ضعیف ہے اس لئے اس کے اوپر روزوں کی قضا لازم و واجب ہے۔ جہاں تک سوال میں یہ ذکر ہے کہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا یہ بات مشکوک نظر آتی ہے۔ اگر واقعتا وہ اپنی بات میں سچا ہے تو روزہ نہ رکھ سکنے کی وجہ سے ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو فدیہ دے۔

اور چونکہ مشت زنی سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس لئے اس میں غسل طہارت یعنی غسل جنابت کرنا واجب ہے۔ اگر اس نے غسل کے بغیر بہت ساری نماز ادا کی ہے تو وہ بہت بڑا گنہگار آدمی ہے۔ اللہ رب العالمین سے اپنے اس عمل کے لیے رو رو کر اور گڑگڑا کر توبہ کرے۔ اور ناپاکی کی حالت میں پڑھی گئی نماز کے لئے اللہ سے معافی مانگے ممکن ہے پروردگار معاف کر دے۔

1310. **سوال:** تلاوتِ سجدہ کی جو دعا ہے کیا اس کے ساتھ سجدے کی تسبیح بھی پڑھنا ہے؟

جواب: اس سجدہ میں سجدہ تلاوت کی دعا پڑھنا کافی ہے تاہم اس میں مزید تسبیحات بھی پڑھنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1311. **سوال:** ایک عورت کے پاس دنیا کی ہر سہولت موجود ہے، کیا کوئی اس عورت کو راشن ڈال کر اپنا روزہ رکھوا سکتا ہے؟

جواب: کوئی آدمی اپنا روزہ کسی دوسرے سے نہیں رکھوا سکتا اور نہ ہی کسی کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسرے کا روزہ رکھے۔ روزہ بدنی عبادت ہے اور بدنی عبادت کوئی بھی کسی دوسرے کی طرف سے انجام نہیں دے گا۔ جس کے اوپر روزہ فرض ہے روزہ اسی کو رکھنا پڑے گا اور اگر وہ روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو ضعیفی اور بڑھانے کی وجہ سے تو ہر روزہ کے بدلے فدیہ ادا کرے گا۔

1312. **سوال:** ایک آدمی بیمار ہے، اس سے رمضان کے روزے چھوٹ گئے ہیں مگر وہ اب بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہے، ان چھوٹے ہوئے روزوں کا فدیہ کیا ہوگا؟

جواب: بیمار کی دو قسم ہے۔ ایک بیمار وہ ہے جس کے ٹھیک ہونے کی امید ہے تو ایسا آدمی جب ٹھیک ہوگا اس وقت اپنا چھوٹا ہوا روزہ خود سے رکھے گا۔ ایک دوسرا بیمار وہ ہے جس کے ٹھیک ہونے کی امید نہیں ہے ایسا آدمی اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کا فدیہ ادا کرے گا اور ہر روزے کا فدیہ ڈیڑھ کلو اناج ہے جو مسکین کو دینا ہے۔ اگر مرد پہلی قسم میں داخل ہے تو اسے ابھی انتظار کرنا ہے اور جب ٹھیک ہو جائے گا تو چھوٹا ہوا روزہ رکھے گا لیکن اگر اس مرد کا تعلق دوسری قسم سے ہے تو اس سے جتنا روزہ چھوٹا ہوا ہے ہر روزے کا فدیہ مسکین کو ادا کر دے۔

1313. **سوال:** جب کوئی لڑکی پارلر کا ہنر سیکھنے جاتی ہے اور اپنے سامنے بالوں کی کٹنگ اور آئبرو بنتے دیکھ رہی ہو جبکہ اس کو معلوم ہے کہ یہ کرنا منع ہے پھر ایسے میں وہ کس کو منع کرے مالکن کو یا جو بنوائے اس کو یا وہ یہ عمل ہوتے وقت اس جگہ سے ہٹ جائے۔ یاد رہے کہ وہ خود اپنے کورس میں یہ دونوں چیزیں نہیں سیکھتی؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس وقت شاید کوئی ہی ایسا کوئی بیوٹی پارلر ملے جس میں لڑکیاں حرام طریقے سے زیب وزینت نہ کرواتی ہوں۔ ایسی صورت میں حرام کام کرنے والی لڑکی اور حرام کام کروانے والی لڑکی دونوں کو گناہ ملے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو لڑکی ایسے پارلر میں جاتی ہے جہاں پر حرام کام ہوتے ہوئے دیکھتی ہے تو ان دونوں کو منع کرنا ہے یعنی جو گناہ کرے اور جو گناہ کروائے اور آئندہ ایسے پارلر میں کسی غرض سے بھی نہیں جانا چاہیے جہاں پر غلط چیز دیکھنے کو ملے۔ جس لڑکی کو پارلر کی ضرورت ہو وہ ایسے پارلر کا انتخاب کرے جس میں صحیح کام ہوتا ہو۔

1314. **سوال:** کیا دلہن کے لئے شادی پر لازمی طور پر لال رنگ کا لباس پہننا ضروری ہے یا وہ کوئی بھی رنگ پہن سکتی ہے یا سفید رنگ کا لباس ضروری ہے یا اس میں آزادی ہے۔ آج کل دلہن کے لباس عام طور پر بہت بھاری اور مہنگے ہوتے ہیں جو صرف ایک بار پہنے جاتے ہیں اور پھر ساری زندگی سنبھال کر رکھ دئے جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اکثر اس جوڑے کا خرچ دولہے والوں پر ہوتا ہے جو کبھی کبھار لاکھوں میں چلا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ خرچ دولہے والوں پر ڈالنا جائز ہے یا دلہن کو اپنا لباس خود خریدنا چاہیے اور کیا نکاح کے لئے کسی مخصوص لباس کی شرط ہے یا وہ سادگی سے کسی بھی لباس میں نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: شادی کے موقع پر کپڑے کا تعلق شادی سے بالکل بھی نہیں ہے۔ جب کپڑے کا شادی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسے میں لال کپڑا یا سفید کپڑا، مہنگا کپڑا یا سستا کپڑا، مخصوص لباس یا سادگی والا لباس، لباس دولہا خریدے یا دلہن والے خریدے۔۔ یہ سارے سوالات فضول ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق وواسطہ نہیں ہے۔

شادی کی موقع پر کپڑے سے متعلق یہ سب، لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے رسم ورواج ہیں، اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ عہد رسول کی شادی کا ایک واقعہ ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ شادی کس چیز کا نام ہے۔

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہی۔ اتنے میں ایک مرد نے کہا کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کا نکاح مجھ سے فرمادیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انہیں مہر میں دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد اس کو دے دوگے تو تمہارے پاس پہننے کے لئے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کرلو۔ اس مرد نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کرو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی! اسے وہ بھی نہیں ملی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انہوں نے نام لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ہم نے تیرا نکاح اس عورت سے ان سورتوں کے کے بدلے کیا جو تم کو یاد ہیں۔ (صحیح البخاری: 5135)

اس حدیث میں آپ نے پڑھا کہ مہر کے بدلے لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دیا گیا۔ یہاں پر نہ بڑی محفل، نہ تقریب کا انعقاد، نہ ہلدی کی رسم، نہ مایوں کی رسم، نہ لباس کے نخرے، نہ بارات و جہیز کا تصور یعنی نکاح کے وقت کسی قسم کے رسم و رواج نہیں انجام دئے گئے۔ یہی اسلامی شادی ہے اسی طرح ہمیں شادی کرنا چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کپڑے سے متعلق جو سوال کیا گیا ہے، یہ لوگوں کا اپنا بنایا ہوا رواج ہے تاہم اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ نکاح کے وقت دلہن اچھا اور عمدہ لباس لگائے مگر شادی کے لیے کوئی لباس خاص کرنا جائز نہیں ہے اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ شادی کا لباس لڑکے والے سے طلب کرے۔ یہ صراحتاً ظلم ہے اور یہ حرام ہے، قیامت میں اس کا حساب اللہ کے سامنے دینا پڑے گا۔ جس کو لباس لگانا ہے وہ اپنا لباس لگائے، اسے دوسروں سے فرمائشی جبر و طلب کر کے کیوں لگانا ہے۔

1315. **سوال:** کیا مائے مستعمل سے وضو کر سکتے ہیں اور جو وضو کرتے وقت پانی کے چھینٹے آجاتے ہیں کیا وہ ناپاک ہوتے ہیں کیونکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وضو کے دوران جو گناہ دھلتے ہیں اس کی وجہ سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: وضو کے چھینٹے کو نجس کہنا غلط ہے۔ گناہ حسی چیز نہیں ہے کہ اس کا اثر پانی پر پڑے گا، گناہ باطنی چیز ہے اور یہ وضو سے کیسے جھڑتا ہے اس کیفیت کا علم اللہ کو بہتر ہے۔ مائے مستعمل یعنی استعمال شدہ پانی سے وضو اور غسل کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس بارے میں صحیح یہ ہے کہ مائے مستعمل یعنی جس پانی سے پہلے وضو یا غسل کیا گیا ہو اس سے دوبارہ وضو یا غسل کیا جا سکتا ہے اس سلسلے میں کافی دلائل ملتے ہیں۔ مائے مستعمل مطلقاً طاہر نہیں ہے بلکہ وہ عام پانی کی طرح ہو اور اس میں نجاست کا پہلو نہ ہو تب اس کا استعمال کیا جائے گا لیکن اگر استعمال شدہ پانی میں نجاست نظر آئے یا محسوس ہو تو اس کو وضو یا غسل کے لئے دوبارہ استعمال نہیں کیا جائے گا۔

1316. **سوال:** اگر نماز میں کوئی غلطی ہوئی ہو اور نماز میں سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو کیا کریں اور بس لگ رہا ہے کہ شاید سجدہ سہو نہیں کیا ہے اور کیا سجدہ سہو کے لیے وضو ضروری ہے؟

جواب: سجدہ سہو سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اگر نماز کے بعد اسی جگہ یاد آئے کہ آدمی سجدہ سہو بھول گیا ہے تو پھر سے سجدہ سہو کر لے اور سلام پھیرے۔ اور سجدہ سہو بھولنے کے بارے میں بہت دیر کے بعد یاد آئے تو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا یعنی اب سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز سجدہ سہو کرنے یا نہ کرنے سے متعلق شک ہو رہا ہے تو پھر اس شک کی طرف دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے یعنی مانا جائے گا کہ سجدہ سہو کر لیا گیا۔ جیسے نماز وضو

کی حالت میں پڑھتے ہیں اسی طرح سجدہ سہو کے لیے وضو ضروری ہے اور یہ وہ سجدہ نہیں کہ آپ بعد میں الگ سے کریں بلکہ یہ سجدہ نماز کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور نماز کے وقت ہی کرنا ہے۔

1317. **سوال:** میرے پاس اذکار ریمائنڈر کا ایک چھوٹا سا چینل ہے جہاں ہم صبح و شام اور رات کے اذکار ریمائنڈ کراتے ہیں اور سنن و نوافل اور روزے ان سب کے لیے ریمائنڈر ڈالتے ہیں۔ ہمیں کسی نے مشورہ دیا ہے کہ ہم روز ننانوے اسمائے حسنیٰ پڑھنے کا بھی ریمائنڈر ڈالیں اور کہا کہ روزانہ ننانوے اسمائے حسنیٰ کو حفظ کر کے پڑھنے سے جنت میں جائیں گے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: صحیح حدیث میں اللہ کے ننانوے ناموں کو یاد کرنے کی فضیلت وارد ہے اور یاد کرنے کا مطلب ہے ان ناموں کا علم ہو، ان کے معنی معلوم ہوں اور ان کے تقاضے کو پورا کیا جائے۔ اور جو بات آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ روزانہ اس کو پڑھنے والا جنت میں جائے گا، یہ کسی حدیث میں نہیں ہے، یہ بات صحیح نہیں ہے۔ حدیث میں یاد کرنا بتایا گیا ہے، نہ کہ روزانہ پڑھنا۔

1318. **سوال:** خواتین رمضان میں جماعت سے تراویح پڑھنے جاتی ہیں اور وہ روزانہ تراویح کے بعد بھی نوافل ادا کرنا چاہتی ہیں تو کیا جماعت سے پڑھائی گئی وتر روزانہ چھوڑ کر آخری پہر میں ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: جو خواتین جماعت کے ساتھ تراویح پڑھے اور پھر دوبارہ رات میں قیام کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن پہلی مرتبہ تراویح پڑھتے وقت وتر نہیں پڑھنا ہے یا وتر کو جفت بنا لینا ہے یعنی امام تین رکعت پڑھائے تو مزید ایک رکعت پڑھ کر جفت بنا لینا ہے اور پھر رات میں دوبارہ اٹھ کر آپ قیام کر سکتے ہیں، اس وقت آخر میں وتر پڑھنا ہے۔

1319. **سوال:** حیض سے پاک ہونے کے بعد وائٹ ڈسچارج بھی ہوتا ہو تو غسل کرنے کے بعد ٹشو پیپر میں ایسا ڈسچارج لگے جو نہ ڈارک لال ہو اور نہ ایک دم سفید ہو بیچ کا کلر معلوم ہو۔ ایک دم ہلکا لال یا پنک کلر کی طرح محسوس ہو تو اس نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض کے بعد سفید پانی کا اخراج حیض سے پاکی کی علامت ہے لہذا جس عورت کو حیض آنے کے بعد سفید پانی خارج ہو جائے اس کے کچھ دنوں کے بعد یا کچھ گھنٹوں کے بعد یا غسل کے بعد کسی کلر کا ہلکا پھلکا خون نکلے یا داغ دھبہ ظاہر ہو تو اس کو کچھ بھی شمار نہیں کرنا ہے اپنی نماز جاری رکھنی ہے۔

1320. **سوال:** فوت شدگان کے لئے کلمہ طیبہ کا ورد کر کے ان کو ہدیہ دیتے ہیں، کیا یہ عمل قبول ہے اور اس کے لئے احادیث ملتی ہیں؟

جواب: میت کے لئے کلمہ پڑھ کر بخشنا یا میت کے لیے کلمہ پڑھنا جائز نہیں ہے یہ بدعتی عمل ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ بدعت پر عمل کرتا ہے اور ایسا کرنے سے میت کو کوئی ثواب نہیں ملے گا کیونکہ قرآن وحدیث میں اس بات کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔

1321. **سوال:** ایک عورت عمرہ کر رہی تھی سعی کے دوران حیض آگیا تو حرم سے باہر آگئی ہے اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اسے فوراً حرم لوٹ جانا چاہیے اور اگر سعی چھوڑتے ہوئے تاخیر نہیں ہوئی ہے تو سعی میں جتنا حصہ باقی ہے وہ مکمل کر لے اور پہلے والا شمار کرے لیکن اگر سعی چھوڑ کر آئے ہوئے کافی تاخیر ہو گئی ہے تو از سر نو مکمل سعی کرے اور سعی کے لیے پاکی ضروری نہیں ہے، حیض کی حالت میں بھی عورت سعی کر سکتی ہے پھر اس کے بعد بال کٹا کر حلال ہو جائے اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

1322. **سوال:** ایک لڑکی باہری ملک میں رہتی ہے اس نے اپنی ماں کو دو تین سونے کی چوڑیاں دی تھی۔ جب اس کی ماں کا انتقال ہو گیا تو وہ لڑکی چوڑی لے کر چلی گئی، کیا اس کا ایسا کرنا صحیح ہے یا اس میں گھر کے سب لوگوں کا حصہ ہے؟

جواب: اس میں دو صورت ہو سکتی ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ اگر اس لڑکی نے اپنی ماں کو سونے کی چوڑیاں عاریتا پہننے کے لیے دیا تھا تو ظاہری سی بات ہے کہ زیور کی ملکیت لڑکی ہی کی ہے اس لیے وہ اپنی ماں سے جب چاہے لے سکتی تھی لیکن اگر اس نے ماں کو ہدیہ اور تحفہ دے دیا تھا تو ایسی صورت میں والدہ کے انتقال کے بعد یہ چوڑی وراثت مانی جائے گی اور تمام ورثاء میں تقسیم کی جائے گی۔

1323. **سوال:** سفر میں جو روزہ چھوٹ جاتا ہے تو بعد میں اس کا فدیہ دینا پڑتا ہے یا معاف ہو جاتا ہے؟

جواب: سفر کی حالت میں اگر کوئی آسانی پا کر روزہ رکھنا چاہے تو سفر میں بھی روزہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر مشکل کی وجہ سے یا بغیر مشکل کے سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا چاہے تو روزہ چھوڑنا جائز ہے اور سفر کی وجہ سے جتنا روزہ چھوٹے گا بعد میں اتنے روزوں کی قضا کرنا واجب ہے۔ روزوں کا فدیہ نہیں دینا ہے، نہ ہی روزہ معاف ہو گا بلکہ ان روزوں کی قضا کرنا پڑے گا۔

1324. **سوال:** کیا نابالغ بچہ کسی اور فرد کی طرف سے عمرہ ادا کر سکتا ہے؟

جواب: اگر نابالغ بچے کے اندر اس قدر شعور اور تعلیم ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق عمرہ کی ادائیگی کر سکتا ہے اور اس نے اپنا عمرہ پہلے کر لیا ہے تو وہ دوسرے کی طرف سے عمرہ بدل کر سکتا ہے اس میں حرج نہیں معلوم ہوتا ہے لیکن اگر اس میں تمیز و شعور نہیں ہے، ٹھیک ڈھنگ سے عمرہ نہیں کر سکتا ہے تو وہ دوسرے کی طرف سے عمرہ نہ کرے۔

1325. **سوال:** جب ہمارے اپنے، زکاۃ کے حق دار ہوں جیسے بہن و بھائی یا قریبی اور ہمسائے مگر ان کے عقائد مکمل ٹھیک نہ ہوں تو کیا انہیں زکاۃ دے سکتے ہیں اور اگر کوئی نیاز وغیرہ بانٹتا نہیں پر کہیں سے آئے تو وہ کھا لیتے ہیں ان کا معاملہ بھی بتادیں اور وہ جن کے عقائد بہت سخت خراب ہیں جیسے نیاز کرواتے ہیں، ایسے لوگوں کو دینا درست ہے؟

جواب: جو لوگ بظاہر شرکیہ عمل کرتے ہیں لیکن وہ کلمہ پڑھنے والے ہیں اور مسلمانوں کی طرح عمل کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زکوۃ دینے کے ساتھ دین کی حق بات بھی بتانا ضروری ہے۔ آپ ان کو گھر بلا کر یا اکیلے اور تنہائی میں مگر صحیح وقت پر شرک و بدعت پر حکمت کے ساتھ تنبیہ کریں اور اس کے نقصانات سے خبر دار کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے فائدہ ہو۔

پوری کوشش اور سمجھانے کے باوجود بھی نصیحت حاصل نہ کرے تو آئندہ زکوۃ دینے کے لئے اچھے آدمی کا انتخاب کریں۔ بوقت ضرورت اس کو بھی زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن دوسرا اس سے بہتر اور زیادہ ضرورت مند ملے تو اس کو اپنی زکوۃ دیں۔

1326. **سوال:** ایک بزرگ خاتون ہے، وہ نماز کے لئے بیٹھتی ہے تو گھٹنوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے تاہم سجدہ اور قیام کر لیتی ہے۔ کیا جلسہ اور قعدہ میں گھٹنوں پر کھڑی رہ کر التحیات پڑھ لیں تو نماز درست ہو گی؟

جواب: سوال میں جو صورتحال ذکر کی گئی ہے اس صورت میں اس خاتون کو قیام، رکوع اور سجدہ اپنی اصل صورت میں کرنا چاہیے کیونکہ اسے اس کی قدرت حاصل ہے۔ جہاں تک جلسہ اور قعدہ کے وقت بیٹھنے میں دقت ہے تو جس طرح اس کے لئے بیٹھنا آسان ہو اس طرح نماز میں بیٹھا کرے جیسے گھٹنے کے بل کھڑی ہو کر جلسہ کرے اور تشہد پڑھا کرے جو اس کے لئے آسان ہے، اس عمل میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی نماز بھی درست ہے۔

1327. **سوال:** دنیا میں ایسا کہیں بھی اور کوئی بھی بیوٹی پارلر نہیں جہاں پر غلط کام نہ ہوتا ہو اور کسی نے بیوٹی پارلر میں ہنر سیکھنے کے لئے فیس دے رکھی ہو اور اس کو وہ فیس واپس بھی نہیں مل سکتی ہے تو پھر وہ کیا کریں؟

جواب: آپ ذرا ٹھنڈے دماغ سے اس بات پر غور کریں کہ جب دنیا میں کہیں ایسا پارلر نہیں ہے جس میں صحیح سے کام ہوتا ہو اس کا مطلب ہے کہ یہ خاتون بھی پارلر کا کام سیکھ کر وہی کرے گی جو دنیا میں ہوتا ہے پھر ایسی تعلیم حاصل کرنے کا الٹا نقصان اور گناہ ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل سبھی پارلر میں ناجائز اور حرام کام انجام دئے جاتے ہیں۔

بالوں کو فیشن کے طور پر چھوٹا کیا جاتا ہے، بالوں میں بال جوڑا جاتا ہے، ابرو کو تراش خراش کیا جاتا ہے، برہنہ کر کے مساج کیا جاتا ہے، برہنہ کر کے ویکس کیا جاتا ہے حتی کہ غیر ضروری بالوں کی وہاں صفائی بھی کرائی جاتی ہے جس میں ایک عورت اپنی شرمگاہ، دوسری عورت کے سامنے کھولتی ہے جو کہ حرام کام ہے۔ اور عموما جس عورت کا بھی میک اپ کیا جاتا ہے ان میں سے اکثر عورتیں غیروں کے لیے سجتی اور سنورتی ہیں جبکہ ایک عورت اپنے شوہر کے لیے زینت اختیار کرے گی۔

اس قسم کے بے شمار ناجائز کام پارلر میں انجام دئے جاتے ہیں، اس جگہ پارلر میں کام کرنے والی عورت کے لئے کسٹمر کے مقابلے میں دہرا گناہ ملتا ہے۔ ایک گناہ تو اسے حرام کام کرنے کا ہے اور دوسرا گناہ میک اپ والی عورت جب اپنے میک اپ سے غیر محرموں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے یا غیر محرموں پر میک اپ ظاہر کر کے گناہ کرتی ہے اس کا بھی گناہ ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تعلیم سیکھ کر وہ عورت اپنی آخرت برباد کرے گی اس لئے جو پیسہ لگا چکی ہے اس کی فکر نہ کرے بلکہ آخرت کی فکر کرے۔

1328. **سوال:** میری بیٹی کی شادی ہوئے تین ماہ ہوئے ہیں، میرے داماد کا غصہ بہت تیز ہے، اس نے ایک ماہ قبل غصے میں ایک طلاق دی پھر اس نے معافی مانگی اور رجوع کر لیا۔ اس کو خود پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔ دوسرے مہینے پھر غصہ آیا اس نے دوسری طلاق دے دی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا پہلی طلاق شمار کی جائے گی جبکہ اس وقت میری بیٹی حیض سے تھی اور دوسری طلاق کے بعد خود بخود تیسری طلاق کیسے ہوگی، اگر شوہر نے طلاق

نہیں دی ہو اور اس نے رجوع بھی نہیں کیا ہو۔ کیا دو طلاق ہو گئی ہے اور اگر حیض آجائے تو تیسری طلاق ہو جائے گی اور تیسری طلاق ہو گئی تو دونوں دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب: مذکورہ صورت حال میں جب لڑکا پہلی مرتبہ طلاق دیتا ہے تو وہ طلاق واقع ہو گئی لیکن رجوع کرنے سے میاں بیوی کا رشتہ بحال ہو گیا۔ اسی طرح جب دوسری طلاق دی گئی تو یہ بھی واقع ہو گئی، اگر لڑکا عدت میں رجوع کرلے تو میاں بیوی کا رشتہ بحال ہو جائے گا کیونکہ پہلی اور دوسری طلاق رجعی ہوتی ہے اس میں شوہر کو رجوع کا اختیار ہوتا ہے۔

جہاں تک سوال میں یہ بات ہے کہ دوسری طلاق کے بعد حیض آنے سے تیسری طلاق خود بخود کیسے ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے غلط فتوی اسے بتایا ہے، یہ بات جھوٹی ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تیسری طلاق خود بخود نہیں ہوتی ہے، نہ حیض آنے سے تیسری طلاق ہوتی ہے۔ طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے، طلاق نہ دی جائے تو زندگی میں کبھی بھی طلاق واقع نہیں ہو گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ حیض کی حالت میں جو پہلی طلاق دی گئی وہ بھی شمار کی جائے گی اور جو دوسری طلاق دی گئی وہ بھی شمار کی جائے گی اور اگر دوسری طلاق کے بعد لڑکا رجوع کرلے تو میاں بیوی کا رشتہ بحال رہے گا تاہم اب اس لڑکے کو آئندہ احتیاط کرنا ہے کیونکہ اگر وہ اپنی بیوی کو تیسری طلاق دیتا ہے تو بیوی فوراجدا ہو جائے گی یعنی طلاق دیتے ہی طلاق مغلظہ واقع ہو جاتی، میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے اور تیسری طلاق میں شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں ہوتا ہے۔ اگر لڑکا دوسری طلاق کی عدت میں رجوع کرلیتا ہے تو میاں بیوی کا رشتہ باقی رہے لیکن رجوع نہیں کرتا اور تین حیض کی عدت ختم ہو جاتی ہے تو میاں بیوی میں جدائی ہو جائے گی پھر شرعی طور پر نکاح کر کے دونوں ایک ساتھ ہو سکتے ہیں۔

1329. **سوال:** جب ہم اسی کلو میٹر سے زیادہ کا سفر کرتے ہیں تو ہم سفر میں سفر والی نماز پڑھتے ہیں اور جب ہم سفر میں گھر سے دس پندرہ کلو میٹر دور ہیں اور کسی اسٹاپ پہ نماز پڑھنے کا موقع مل جائے تو کیا ہم پوری نماز پڑھیں گے یا سفر والی جبکہ گھر پہنچنے میں نماز قضا ہونے کا خدشہ ہو؟

جواب: سوال سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک آدمی سفر پہ گیا اور اس کی سفر سے گھر واپسی ہو رہی ہے لیکن ابھی وہ اپنے گھر سے دس پندرہ کلو میٹر دور ہے تو ایسی صورت میں قصر سے نماز پڑھی جائے گی یا مکمل نماز پڑھی جائے گی؟

اگر سوال یہی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ سفر کرنے والا ابھی گھر نہیں پہنچا ہے، راستے ہی میں ہے اس لئے وہ راستہ بھر اپنی نمازیں قصر کے ساتھ ادا کرے گا اور جب وہ اپنے شہر سے دس پندرہ کلو میٹر دور ہو تب بھی وہ قصر سے ہی نماز پڑھے گا کیونکہ وہ ابھی تک مسافر ہی ہے۔ جب اپنے گھر اور اپنی بستی میں پہنچ جائے اس وقت مکمل نماز ادا کرنی ہے۔

1330. **سوال:** میری ماں روزرات کو تہجد پڑھتی ہے۔ جب وہ عشاء کی نماز پڑھتی ہے تو وتر چھوڑ دیتی ہے اور جب تہجد پڑھتی ہے اس وقت وتر بھی پڑھ لیتی ہے۔ اگر کبھی کبھار تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلی اور فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو فجر سے پہلے وتر پڑھے یا فجر کے بعد وتر پڑھے اور وتر میں ایک رکعت پڑھے یا تین رکعت؟

جواب: وتر رات کی آخری نماز ہے اس لئے اگر کوئی تہجد پڑھنے والی خاتون ہو وہ عشاء کے بعد وتر نہ پڑھے جب وہ تہجد کی نماز پڑھے اس کے بعد وتر کی نماز ادا کرے۔ اگر کبھی تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے اور فجر کے وقت آنکھ کھلے تو اب وتر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس جگہ وتر نہیں پڑھنا ہے بلکہ صرف فجر کی نماز ادا کرنی ہے تاہم اس وتر کی قضا کرنا چاہے تو دن میں سورج نکلنے کے بعد اس کی قضا کر سکتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ ایک رکعت وتر پڑھتی تھی تو دن میں دو رکعت قضا پڑھے اور اگر تین رکعت وتر پڑھتی تھی تو دن میں چار رکعت قضا کرے۔

1331. **سوال:** میرے ابو کو انتقال ہوئے ایک سال ہونے والا ہے۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ایک سال جس دن انتقال ہوا اس دن نہیں ہوگا بلکہ جس دن تدفین ہوئی اس دن ایک سال پورا ہوگا، دونوں میں سے سال کب پورا ہوگا؟

جواب: جس دن کسی کا انتقال ہوا ہے وہ میت کے لیے پہلا دن ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اسی کے حساب سے اگلا شمار ہوگا نہ کہ تدفین کے حساب سے مگر یہاں اہم بات یہ ہے کہ ہم اس بات کے لئے کسی سے کیوں بحث کریں اور ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ میت کے لئے دن کا حساب لگاتے رہیں۔ کیا کوئی رسم یا برسی منانے کی ضرورت ہے؟ کبھی کسی طرح کی کوئی ضرورت ہو تو مہینے اور سال کا اندازہ کافی ہے۔

1332. **سوال:** عموماً لوگ اس طرح بولتے رہتے ہیں کہ فلاں انسان سے یا فلاں گھر سے ہم کو فائدہ ہوا یا برکت ملی تو ایسے میں سوال یہ ہے کہ ہم کس انسان کو یا کس گھر کو برکت والا کہیں گے؟

جواب: جو آدمی ایمان پر قائم ہو اور اعمال صالحہ انجام دے رہا ہو اس کی زندگی میں برکت ہوگی اور جس گھر میں نماز پڑھی جاتی ہو، ذکر کیا جاتا ہو، تلاوت کی جاتی ہو اس گھر میں برکت ہوگی لیکن جو انسان بے ایمان اور بد عمل ہو اس کی زندگی میں برکت نہیں ہوگی اور جس گھر میں بے حیائی و برائی کا کام ہوتا ہو، اس گھر میں بری چیزیں رکھی ہوئی ہوں ایسے گھر میں برکت نہیں ہوگی۔

1333. **سوال:** سورہ سجدہ میں سجدہ بھی آتا ہے۔ جب رات میں یہ سورت پڑھتے ہیں تو اس وقت میں ہم بستر پر ہوتے ہیں ایسے میں کیا بستر سے اٹھ کر سجدہ کرنا چاہیے یا پھر اگلے دن بھی کر سکتے ہیں یا پھر اس کو چھوڑ سکتے ہیں؟

جواب: سجدے تلاوت واجب نہیں ہے، بلکہ مسنون ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جائے یا چھوڑنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

جب سوتے ہوئے تلاوت کریں اور سجدے تلاوت آئے تو اٹھ کر زمین پر سجدہ کیا جائے گا جیسے سجدہ کا طریقہ بتایا گیا ہے یعنی سات اعضاء پر اور سجدہ چھوڑ دیتے ہیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے لیکن اگلے دن سجدہ نہیں کرنا ہے، سجدہ اسی وقت ہے جب آیت سجدہ پڑھی جائے۔

1334. **سوال:** اگر کسی لڑکی کو ایسے شخص کا رشتہ ملے جو شرک و بدعت سے دور ہو لیکن خود کو "اہل حدیث" نہ کہتا ہو اور اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی، تمام مسالک کو فرقہ پرستی قرار دیتا ہو تو ایسے شخص سے نکاح کرنے کا شرعی حکم کیا ہوگا خاص طور پر جب اسے کوئی اہل حدیث رشتہ نہ مل رہا ہو۔ کیا ایسے شخص کا عقیدہ اور منہج درست سمجھا جا سکتا ہے اور کیا اس سے نکاح کرنا صحیح ہوگا یا کسی اہل حدیث رشتہ کا انتظار کرنا بہتر ہوگا؟

جواب: اگر کوئی اپنے آپ کو اہل حدیث نہیں کہتا لیکن اس کا عقیدہ درست ہے اور کتاب و سنت پر عمل کرنے والا ہے تو ایسے لڑکے سے نکاح کرنے میں حرج نہیں ہے مگر ایسے آدمی کے عقیدے کو صحیح طور پر جاننا بھی ضروری ہے اور اس کے عمل کرنے کا طریقہ بھی جاننا ضروری ہے، صرف اس کے دعوی پر اعتماد نہیں کیا جائے گا کیونکہ عام طور سے اس طرح کی بات کرنے والا عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے گمراہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو صحیح عقیدے والا اور صحیح عمل والا ہوگا وہ کبھی اہل حدیث سے دشمنی نہیں کرے گا، نہ اہل حدیث کو فرقہ پرست سمجھے گا اور اہل حدیث کہلانے میں بھی کبھی جھجک محسوس نہیں کرے گا کیونکہ یہی ایک جماعت ہے جو تفرقہ سے دور منہج سلف پر گامزن ہے۔

اگر آپ ایسے لڑکے کی حقیقت نہیں سمجھ پارہے ہوں تو اس لڑکے کے جو اوصاف اور کیفیت ہیں وہ بیان کر کے کسی سلفی عالم سے اس لڑکے کی حقیقت معلوم کریں یا کسی قریبی سلفی عالم سے اس کی ملاقات کرا کے اس لڑکے کا پتہ لگائیں۔

بہر کیف! کسی کے صرف دعوی پر اعتماد نہ کریں بلکہ جب تجربہ سے متحقق ہو کہ یہ واقعی صحیح عقیدہ اور صحیح عمل والا ہے اسی وقت اس سے نکاح کیا جائے، ورنہ اسے ترک کر کے دوسرا مناسب رشتہ تلاش کیا جائے۔

1335. **سوال:** دھوپ میں بیٹھنے کے نقصان: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھوپ میں بیٹھنے سے بچو کیونکہ اس سے کپڑے خراب ہوتے ہیں، (بدن سے) بو بو پھوٹنے لگتی ہے اور دبی ہوئی بیماریاں ابھر آتی ہیں۔ (مستدرک: 8264، عن ابن عباس) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

جواب: یہ حدیث مستدرک حاکم میں مذکورہ نمبر پر موجود ہے مگر یہ موضوع ہے یعنی یہ گھڑی ہوئی حدیث ہے، شیخ البانیؒ نے اسے سلسلہ ضعیفہ میں موضوع کہا ہے۔ حدیث کے الفاظ اس طرح سے ہیں۔ إيَّاكُم والجلوسَ في الشَّمسِ، فإنَّها تُبلي الثَّوبَ، وتُنتِنُ الرِّيحَ، وتُظهِرُ الدَّاءَ الدَّفينَ (السلسلة الضعيفة: 189)

1336. **سوال:** کیا کوئی صرف شعبان میں تیرہ، چودہ اور پندرہ یعنی ایام بیض کے روزے رکھ سکتا ہے جبکہ وہ پورے سال یہ روزہ نہ رکھے، کیا اس کے لئے یہ جائز ہے؟

جواب: ایام بیض کی نیت سے شعبان میں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھ سکتے ہیں۔ ویسے ایام بیض کا روزہ ہر ماہ رکھنا چاہیے لیکن کوئی نہیں رکھتا ہو اور کبھی رکھنا چاہے تو اس میں حرج نہیں ہے جیسے سوموار اور جمعرات کا روزہ ہے۔ کوئی ان دونوں روزوں کو ہمیشہ نہیں رکھتا ہو پھر بھی کبھی یہ روزہ رکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1337. **سوال:** کیا کوئی خاتون اپنی بہو کو زکوۃ کے پیسے دے سکتی ہے بچوں کے اسکول کی کتابوں اور اخراجات کے مد میں جبکہ اس کی بہو کی حالت بہت خراب نہیں ہے لیکن مہنگائی کی وجہ سے مشکل ہو رہی ہے؟

جواب: جس عورت کو زکوۃ دینے کی بات کہی جا رہی ہے، کیا اس کا شوہر زندہ نہیں ہے اور وہ کمانے والا آدمی نہیں ہے؟ اگر اس کا شوہر زندہ ہے اور اپنی بیوی کی ضرورت پورا کرنے کے قابل ہے تو اسے زکوۃ نہیں دی جائے گی۔ اور پھر زکوۃ کے لئے آدمی کی بنیادی ضروریات کو سامنے رکھا جاتا ہے یعنی اس کا کھانا پینا، رہنا سہنا، پہننا اوڑھنا اور علاج و معالجہ وغیرہ۔ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے زکوۃ کا پیسہ نہیں دیا جائے گا اور الحمدللہ دین کی تعلیم کے

لئے غریب بچوں کا عموماپیسہ خرچ نہیں ہوتا،اگر ہوتا بھی ہے تو معمولی سا۔دوسری بات یہ ہے کہ اگر شوہر کی عدم موجودگی یا کسی مجبوری کے تحت اس عورت کی بنیادی ضروریات کی تکمیل نہیں ہو پاتی ہو تو ایسی صورت میں اسے ضرورت پر زکوۃ دے سکتے ہیں۔

1338.**سوال:** اگر شرعی غسل کرنے کے بعد پتہ چلے کہ آنکھوں میں جمع میل پانی وغیرہ نہیں نکالا تو کیا غسل ہو جائے گا؟

جواب: غسل میں آنکھ رگڑنے اور آنکھ رگڑ کر اس میں پانی ڈالنے یا آنکھوں کا میل کچیل صاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آنکھوں کا ظاہری حصہ دھل گیا،یہی کافی ہے اس وجہ سے غسل کے بعد آنکھوں میں کچھ لگے رہنے سے غسل پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

1339.**سوال:** ایک خاتون کا سوال ہے کہ اس کے پڑوس میں ایک شخص گورنمنٹ کے کسی محکمہ میں نوکری کرتا ہے جس نے اس خاتون کی ساس سے کہا کہ آپ اپنی آئی ڈی پروف یعنی آدھار کارڈ وغیرہ کی کاپی دیں،میں آپ کا نام مہاڈا(گورنمنٹ جو بلڈنگیں بناتی ہے اس کو مہاڈا کے نام سے جانا جاتا ہے) کے رجسٹر میں درج کردوں گا اور بعد میں آپ کو اس نام پر 80/70 ہزار ملے گا۔اس کی ساس نے اپنے کاغذات دئے تھے۔اس کی ساس کا انتقال ہو گیا اور اب وہ رقم 35/30 ہزار دے رہے ہیں،کیا یہ رقم لینا جائز ہے؟

جواب: سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ یہ رقم کس بنیاد پر دی جارہی ہے،کیا یہ مکان بنانے کے لئے ہے یا مکان میں اصلاح و مرمت کے لئے ہے یا اس کے علاوہ دوسری کسی غرض کے لیے ہے؟اگر کسی خاص مقصد کے لیے پیسہ دیا جارہا ہو اور اس مقصد میں ایمانداری سے پیسہ استعمال ہو سکتا ہو تو وہ پیسہ لیا جاسکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ محکمہ کو اس خاتون کی وفات کا علم ہو جس کے کاغذات اس کے پاس جمع ہیں۔اور اگر اس پیسے کا استعمال حکومت کی اسکیم اور اس کے مقصد کے مطابق نہ ہو تو پھر وہ پیسہ نہیں لیا جائے کیونکہ جس مقصد کے لئے حکومت پیسہ دے اس میں خرچ نہ ہو تو امانت میں خیانت ہو جائے گی۔

1340.**سوال:** میرے نکاح کو چار مہینے ہو رہے ہیں۔الحمدللہ ہمارے شوہر اور ان کی فیملی اسلام قبول کرکے تقریبا بیس سال ہو گئے ہیں۔شوہر کے والد کا خاندان بہت بڑا ہے،وہ لوگ اکثر گھر آتے جاتے رہتے ہیں۔ہم سب ان کو اکثر دین کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔میں جب ان کے مردوں سے پردہ کرتی ہوں تو وہ عورتیں مجھ سے پوچھتی ہیں

کہ اتنے اچھے سے تیار ہو کر اگر کسی کو نہیں دکھاؤ گی تو کیا فائدہ؟ میں ان کو بولنے کی کوشش کی کہ مجھے صرف میرا شوہر دیکھ سکتا ہے لیکن وہ لوگ سمجھ نہیں پاتے۔ان کو میں اچھی طرح سے کیسے سمجھاؤں اور کیا بتاؤں اور میں ان سب کو اپنے برتاو سے اسلام کی طرف رغبت دلانا چاہتی ہوں،ایسے میں، میں کیا کروں؟

جواب: جب آپ نے ان عورتوں کو یہ بتایا کہ مجھے میرا شوہر دیکھ سکتا ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک عورت کا میک اپ اور اس کی زینت شوہر کے لئے ہوتی ہے پھر آپ کو ان لوگوں کے درمیان بن سنور کر جانا ہی نہیں چاہیے کیونکہ یہ بننا سنورنا تو شوہر کے لئے ہوتا ہے۔خاص طور پر نئے مسلموں یا غیر مسلموں کے درمیان بہت حکمت سے جانا چاہیے۔جب آپ اپنے کردار سے تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو کردار میں سادگی ہونی چاہیے لہذا آئندہ سادگی کو اپنائیں اور اپنے شوہر کے پاس جیسے رہیں کوئی مسئلہ نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ دین کی اصل دعوت اپنے اخلاق و کردار سے دعوت دینا ہے اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے کوئی اپنے گلے میں لٹکالے اور لوگ اسے دیکھ کر اچھا سمجھنے لگیں بلکہ ایک مومن کے جو اوصاف ہوتے ہیں ان اوصاف کے مطابق زندگی گزارنا اعلی کردار ہے۔ مومن کے اوصاف پورے قرآن میں بھرے پڑے ہیں۔ نبی ﷺ کے اخلاق کے بارے میں جب کسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ قرآن ہی آپ ﷺ کا اخلاق و کردار ہے یعنی ایک مومن کو قرآن کی عملی تصویر بننا چاہئے۔ کم از کم سورہ المومنون ہی ترجمہ و تفسیر سے پڑھ کر دیکھیں کہ اس میں اللہ نے مومنوں کے کیا صفات بیان کئے ہیں۔اسی طرح مومن کے اوصاف پر متعدد کتابیں اور مقالات ملیں گے ان کو پڑھیں اس سے معلومات میں اضافہ ہوگا۔

1341. **سوال:** اسی ماہ تین تاریخ کو میری نند کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے،ابھی وہ عدت میں ہے۔ نند کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔بیٹا اپنے ساتھ اپنی ماں کو یہاں قطر لانا چاہ رہا ہے کیونکہ یہاں پر نند کے سب بھائی ہیں۔ابھی شوہر کے انتقال کے بعد وہ اکیلی ہے اس لئے عدت کے دنوں میں اسے یہاں لانا چاہ رہا ہے۔ کیا ہم اپنی نند کو یہاں لا سکتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلی ہے اور اس کی بیٹیوں کی بھی شادی ہو گئی ہے،وہ اپنے سسرال میں رہتی ہیں؟

جواب: جس خاتون کا شوہر انتقال کر گیا ہے اور گھر پر اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے،وہ اکیلی ہے اس وجہ سے اس کا بیٹا اپنی ماں کو قطر لانا چاہ رہا ہے جہاں پر اس کی سارے بھائی موجود ہیں۔اس صورتحال کی بنیاد پر وہ عورت عدت گزارنے قطر نہیں جاسکتی ہے کیونکہ قطر اس کا گھر نہیں ہے اس کا جو اپنا گھر ہے اس گھر میں اسے عدت گزارنی ہے۔

اور جن لوگوں کو اس خاتون کے اکیلے ہونے کی فکر ہے اسے چاہیے کہ اس خاتون کے پاس اس کے گھر پر آکر ساتھ دے۔ چاہے بیٹا اپنی ماں کے پاس رہے یا شادی شدہ بیٹیاں اپنی ماں کے پاس آکر رہیں یا ایک ایک ماہ یا کچھ دنوں کے لئے اولاد باری متعین کرلے۔

یہاں اہم سوال یہ ہے کہ جب عورت کو زندگی اپنے گھر میں گزارنی ہے چاہے اکیلے ہو یا کسی کے ساتھ ہو پھر وہ صرف عدت گزارنے کے لئے قطر کیوں جائے گی؟

یہ کوئی سبب نہیں ہے اپنے گھر سے باہر نکل کر عدت گزارنے کا، اس لیے وہ اپنے گھر رہے اور وہیں پر عدت گزارے۔

1342. **سوال:** ایک یتیم بچی کی جائیداد کے حصے کے بارے میں جاننا ہے۔ یتیم بچی کی کفالت کی ذمہ داری پہلے دادا ابو کے ذمہ تھی پھر ان کی وفات ہوگئی تو کفالت کی ذمہ داری بچی کے چاچو پر آگئی۔ دادا ابو کی وفات کے بعد وراثت تقسیم کی گئی تو بچی کے دو چاچو اور ایک یتیم بچی کے درمیان برابر کا حصہ کیا گیا ہے یعنی جائیداد میں تیسرا حصہ بچی کا ہے۔ بچی کی پرورش کی مکمل ذمہ داری چاچو پر ہے، یتیم بچی کی ماں نے دوسری شادی کرلی ہے۔ بچی کی زمین ٹھیکے پر کسی کو دے دی ہے، ایک سال بعد ٹھیکہ کے پیسے ملنے ہیں تو پوچھنا یہ ہے کہ بچی کے پیسوں کا کیا کیا جائے۔ بچی کی کفالت چاچو کر رہے ہیں تو کیا چاچو اس کے پیسے گھر کا نظام چلانے کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں یا پھر بچی کی شادی وغیرہ کے لئے رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اس میں جو سوال پوچھا گیا ہے کہ یتیم بچی کے پاس ایک پلاٹ ہے جسے اس کے سرپرست نے ٹھیکے پر یعنی کرائے پر دیا ہے جس کا پیسہ ملنا ہے۔ چونکہ اس زمین کی ملکیت یتیم بچی کی ہے لہذا یہ پیسہ اسی یتیم بچی کے لئے اس کا سرپرست رکھے گا اور اس کی ضروریات پر خرچ کرے گا یا شادی کے لئے رکھ لے گا۔ اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے زمین بچی کی ہے تو اس سے ہونے والی آمدنی بھی اسی کی ہے اور اس کی ضرورت پر اس کا سرپرست جیسے چاہے خرچ کر سکتا ہے۔

1343. **سوال:** جیسے حج میں مکہ چھوڑتے وقت طواف وداع کیا جاتا ہے ایسے عمرہ پر بھی مکہ چھوڑتے وقت طواف وداع کیا جائے گا؟

جواب: صحیح قول کی روشنی میں حج میں طواف وداع واجب ہے مگر عمرہ میں طواف وداع واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکہ سے واپسی پر طواف وداع کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی طواف وداع کیا جاسکتا ہے مگر اس عمل کو واجب نہیں کہا جائے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ کرام سے عمرہ کے بعد طواف وداع کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے اور نہ ہی کسی حدیث میں خصوصیت کے ساتھ عمرہ کے بعد طواف وداع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

1344. **سوال:** میرے دادا کا آٹھ سال قبل انتقال ہوگیا ہے، ان پر قرض تھا تو کیا پہلے قرض نکالا جائے گا یا جائیداد تقسیم کرکے اولاد اپنے اپنے حصے سے قرض ادا کرے گی؟

جواب: جس آدمی کی وفات ہوئی ہے اور اس پہ قرض بھی تھا تو اس کی جائیداد سے پہلے قرض نکالا جائے گا، قرض نکال کر جو جائیداد بچے گی اسے اس کے جو وارثین ہیں، ان میں جائیداد تقسیم کی جائے گی۔ جائیداد سے قرض پہلے نکالنا ہے پھر جائیداد تقسیم کرنی ہے۔

1345. **سوال:** ایک خاتون سالن میں املی استعمال کرنے کے بعد اس کے بیج سنبھال کر رکھ لیتی ہے اور ان پر ذکر جیسے استغفار، تسبیح وغیرہ پڑھتی ہے۔ اس طرح اس کے پاس پانچ ہزار سے بھی زیادہ بیج جمع ہوگئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ برکت کی نیت سے ایسا کرتی ہے یا کسی نے اسے یہ عمل کرنے کو کہا ہے۔ ایسی خاتون کو ہم کیسے سمجھائیں؟

جواب: جس خاتون کے بارے میں سوال کیا گیا ہے کہ وہ سالن بنانے کے لئے املی استعمال کرکے اس کے دانے سنبھال کر رکھتی ہے اور اس طرح اس کے پاس پانچ ہزار سے بھی زیادہ دانے جمع ہوگئے ہیں، جن پر وہ تسبیح پڑھا کرتی ہے۔ اس کا ایسا کرنا لغو کام ہے بلکہ یہ بدعتی عمل ہے۔ ایک مرد اور ایک عورت کو دینی معاملات میں اسی طرح عمل کرنا چاہئے جیسے نبی ﷺ نے عمل کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ کے ذکر کے بارے میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

رأيتُ النَّبيَّ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ يعقدُ التَّسبيحَ بيدِهِ (صحيح الترمذي: 3583)

ترجمہ: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح کا شمار اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ آپ ﷺ کا عمل مبارک تھا، ساتھ ہی آپ نے عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ انگلیوں پر ذکر کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ ایک صحابیہ یسیرہ جو ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہم سے فرمایا: عليْكُنَّ بالتَّسبيحِ والتَّهليلِ والتَّقديسِ واعقدنَ بالأناملِ فإنَّهنَّ مسئولاتٌ مستَنطقاتٌ ولا تغفُلْنَ فتنسينَ الرَّحمةَ(صحیح الترمذي:3583)

ترجمہ: تمہارے لیے لازم اور ضروری ہے کہ تسبیح پڑھا کرو تہلیل اور تقدیس کیا کرو اور انگلیوں پر (تسبیحات وغیرہ کو) گنا کرو، کیونکہ ان سے (قیامت میں) پوچھا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کر دی جائے گی، اور تم لوگ غفلت نہ برتنا کہ (اللہ کی) رحمت کو بھول بیٹھو۔

مذکورہ بالا دونوں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں انگلیوں پر تسبیح گننا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تسبیح کے دانوں یا گٹھلی پر تسبیح گننا جائز ہے مگر یہ افضل عمل نہیں ہے، افضل اور مبارک عمل وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اختیار کیا ہے۔ نیز نبی ﷺ نے پانچ ہزار کی تعداد والا کوئی ذکر نہیں بتایا ہے اس لئے پانچ ہزار دانے جمع کرنا اور ان پر تسبیح پڑھنا یہ بلاشبہ بدعتی عمل ہے اور دین میں بدعت پر عمل کرنے سے ثواب نہیں ملتا، الٹا گناہ ملتا ہے لہذا اس خاتون کو مذکورہ بالا احادیث بتا کر اس عمل سے منع کیا جائے اور سنت رسول کی ترغیب دی جائے۔

1346. **سوال:** میری بھتیجی کو پہلے سے ڈیڑھ سال کا بیٹا ہے، اب اسے پھر بیٹا ہوا ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ ایک بڑا جانور لے کر اس میں دونوں بیٹوں کا عقیقہ کرے، کیا یہ صحیح ہوگا؟

جواب: عقیقہ میں بڑا جانور ذبح کرنا ثابت نہیں ہے، ہر بچہ کی طرف سے مستقل طور پر چھوٹا جانور ذبح کیا جائے گا۔ لڑکا کی طرف سے دو چھوٹا جانور اور لڑکی کی طرف سے ایک چھوٹا جانور۔ دونوں بیٹے ہیں تو ان دونوں کی طرف سے چار بکرے بطور عقیقہ ذبح کرنا ہے۔ بڑے جانور میں عقیقہ ثابت نہیں ہے اس کے بارے میں دلیل کے ساتھ جاننے کے لئے میرے بلاگ پر تحریر "عقیقہ کے جانور میں اشتراک کا شرعی حکم" پڑھیں۔

1347. **سوال:** میں حیض سے پاک ہوگئی تھی پھر انیسوین دن سے بھورے رنگ کا ڈسچارج ہو رہا ہے، کم از کم پندرہ سولہ دن ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر کے پاس گئی تو اس نے انفیکشن کہہ کر دوا دیا، وہ کھا رہی ہوں مگر ابھی تک ڈسچارج ہو ہی رہا ہے۔ میں نے کچھ نماز پڑھ لی مگر اب بھی وہم ہے کہ پتہ نہیں ڈسچارج پاک ہے یا ناپاک ہے، ڈسچارج کبھی ہلکا بھورا، کبھی لال، کبھی ڈارک براؤن سا تو کبھی لائٹ براؤن سا ہے۔ ایسے میں نماز پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: ایک عورت کو جب ماہواری آئے اور ماہواری سے پاکی حاصل ہو جائے تو اس کے بعد جو کچھ بھی ظاہر ہو اس کو حیض شمار نہیں کیا جائے گا، یہ خون فاسد ہے اس میں آپ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ بتا رہے ہیں آپ کو

حیض سے پاکی حاصل ہوگئی پھر اس کے انیسویں دن سے کچھ ظاہر ہورہا ہے اور اب تک تقریباً پندرہ سولہ دن ہوگئے ہیں تو یہ بعد والا ڈسچارج حیض نہیں ہے، آپ اس میں اپنی نماز جاری رکھیں گے۔ یہاں ایک بات یہ بھی دھیان میں رکھیں کہ ایک عورت کو پندرہ دن سے زیادہ حیض نہیں آئے گا، اگر حیض کی طرح خون ظاہر بھی ہو تو پندرہ دن کے بعد اسے غسل حیض کرکے نماز کی پابندی کرنی ہے جبکہ آپ کا معاملہ واضح ہے، وہ یہ ہے کہ بعد والا استحاضہ کا خون ہے۔

1348. **سوال:** دن میں وتر قضا کرے تو تین رکعت پڑھنے کی صورت میں چار پڑھنا ہے، اس چار رکعت کی پہلی دو رکعت میں قعدہ اولی ہوگا یعنی ایک سلام کے ساتھ ادا کرنا ہے یا دو سلام کے ساتھ؟

جواب: اگر کوئی رات میں تین رکعت وتر پڑھا کرتا تھا اور کسی رات وتر ادا نہ کرسکا تو دن میں اس کی قضا کرتے وقت چار رکعت ادا کرے گا اور دو دو رکعت کرکے یعنی دو سلام سے چار رکعت نماز ادا کرے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

1349. **سوال:** میرے پاس ورڈ ٹو ورڈ قرآنی ٹرانسلیشن ہے، اس قرآن کو ہم ہر روز جیسے دوسرا ترجمہ و تفسیر والا قرآن پڑھتے ہے اس طرح پڑھ سکتے ہیں مطلب اس کو پڑھنے پر بھی ہمیں وہی ثواب ملے گا جیسے ترجمے والا قرآن کو پڑھنے پر ملتا ہے یا دونوں کے پڑھنے میں کوئی الگ ثواب ہے یا الگ فضیلت ہے؟

جواب: قرآن کی تلاوت کا ثواب ایک الگ چیز ہے۔ اس میں ہر حرف پر دس نیکی ملتی ہے لیکن قرآن کا ترجمہ اور اس کی تفسیر پڑھنا ایک دوسری چیز ہے، اسے علم حاصل کرنا کہیں گے۔ اور علم حاصل کرنے کا جو اجر و ثواب ہے وہ قرآن کا ترجمہ اور اس کی تفسیر پڑھنے پر ضرور ملے گا۔ آپ دونوں قسم کا ترجمہ پڑھ سکتے ہیں مگر اس میں ورڈ ٹو ورڈ اور دوسرے ترجمہ کے ثواب کا کوئی فرق نہیں ہے۔

1350. **سوال:** آئی بروز کے جو بال بڑے ہو جاتے ہیں ان کو اکھیڑنے کی بجائے اگر اوپر سے تھوڑا تھوڑا سا ویسے ہی قینچی سے کاٹ دیا جائے تو کیا صحیح ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے ابرو کو اس مقدار میں بڑھنے کی صلاحیت ہی نہیں دی ہے کہ اسے کاٹنے کی یا چھانٹنے کی ضرورت پڑے، اس وجہ سے ابرو کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔ نہ اسے کاٹنا چاہیے اور نہ اسے اکھاڑنا چاہیے۔ کبھی کسی کے ساتھ ایسا مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے کہ اس کے ابرو کے بال اس طرح بڑھ جائیں کہ عیب دار معلوم ہوں تو

ایسی صورت میں عیب کو دور کرنے کی حد تک اس کو کاٹ سکتے ہیں، اس میں حرج نہیں ہے لیکن بلاضرورت خوبصورتی اور شوق کے لئے اس میں تراش خراش کرنا جائز نہیں ہے۔

1351. **سوال:** ایک فیملی نے بچہ گود لیا مگر اس کو محرم نہیں بنایا۔ اب بچہ پچیس سال کا ہے۔ خاتون بیوہ ہوگئی ہے۔ لوگ بیوہ سے کہہ رہے ہیں کہ تم نامحرم کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ اس کے گھر میں دو پورشن ہیں، اوپر دیور کی فیملی رہتی ہے اور نیچے یہی بیوہ اور بیٹا رہتا ہے۔ بیوہ کی عمر ساٹھ سال ہے۔ بیوہ پریشان ہے، اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جو لے پالک ہے وہ گود لینے والی عورت کے لئے غیر محرم ہے اس لئے شرعی طور پر اس خاتون کو اس سے پردہ کرنا چاہئے لیکن جب عورت بوڑھی ہو جاتی ہے، اس میں نکاح کی رغبت نہیں رہ جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کے لئے پردہ میں کچھ تخفیف کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَالْقَوَاعِدُ مِنْ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ(النور:60)

ترجمہ: اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں اور نکاح کی توقع نہ رکھتی ہوں وہ اگر اپنی چادریں رکھ دیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ زیب و زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم اگر وہ (پردہ کرکے) عفت حاصل کریں تو یہی بات ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ سب کچھ سنتا، جانتا ہے۔

یہاں پر چادر رکھنے سے مراد ہے چہرہ نہ ڈھکنا یعنی بوڑھی عورت غیر محرم سے چہرہ نہ چھپائے تو حرج نہیں لیکن اگر چہرہ چھپاتی ہے تو بہتر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک کمرہ میں بیوہ اور لڑکا دونوں سوئیں یا بیوہ پردہ میں احتیاط نہ کرے۔ فتنے کا زمانہ ہے اور شریعت کا تقاضہ بھی ہے کہ اس لڑکے کے سونے اور رہنے کا الگ کمرہ ہو، پچیس سال میں کوئی، بچہ نہیں رہتا، یہ بالغ اور جوان ہے بلکہ اس کی شادی کر دینی چاہئے تاکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ الگ رہے اور ساتھ ہی وہ پالنے والی خاتون کی بھی خدمت کیا کرے۔

1352. **سوال:** اگر خواتین تراویح کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں اور پورا مہینہ قیام لیل کا بھی اہتمام کرنا چاہیں تو وتر کی نماز کو کیسے پڑھے۔ اگر امام تین رکعت وتر پڑھائے تو کیا امام کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور نیت نفل کی کرے اور وتر کی آخری رکعت ہوگی تو اس میں تشہد میں نہ بیٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ تراویح اور قیام اللیل دونوں ایک ہی چیز ہے۔اس کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک ہے،اس دوران کبھی بھی تہجد پڑھ سکتے ہیں۔رمضان میں عام طور سے عشاء کے فورا بعد پڑھ لی جاتی ہے مگر عام دنوں میں عموما رات کے آخری حصے میں پڑھی جاتی۔دوسری بات یہ ہے کہ رمضان میں امام کے ساتھ تراویح پڑھ کر رات میں مزید قیام کرنے میں حرج نہیں ہے۔اس صورت میں مقتدی امام کے ساتھ وتر ویسے ہی پڑھے گا جیسے امام پڑھائے مگر جب امام تیسری رکعت پر سلام پھیرے تو اس وقت مقتدی کو سلام نہیں پھیرنا ہے بلکہ کھڑے ہو کر مزید ایک رکعت ادا کر لینا ہے تاکہ نماز جفت ہو جائے اور وتر نہ رہے۔یہ نماز نفل کی نیت سے پڑھیں گے۔اور اگر امام کے ساتھ تراویح پڑھ کر وتر چھوڑ دیتے ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔بعد میں قیام کر کے آخر میں وتر پڑھ لیا جائے۔

1353. **سوال:** شمالی امریکہ سے ایک بہن کے حوالے سے سوال ہے۔اس کے شوہر اور اس کے گھر والے سختی کے ساتھ تبلیغی جماعت کی پیروی کرتے ہیں۔اس نے ایک سال سے زیادہ عرصہ قبل سلفیت قبول کیا تھا لیکن ازدواجی زندگی میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ دین کے بارے میں صحیح طریقہ سے علم حاصل نہیں کر پا رہی ہے اور وقتاً فوقتاً منہج کے بارے میں شکوک و شبہات رکھتی ہے۔وہ ان کی محفل میں بیٹھنے پر مجبور ہے جہاں وہ منحرف کتابیں پڑھتے ہیں اور ان سے دور نہیں رہ پاتی جس سے مزید شکوک پیدا ہوتے ہیں اور جس کی وجہ سے وہ خود کو منافق محسوس کرتی ہے۔اس کا شوہر سلفیوں کو ناپسند کرتا ہے اور اس نے اسے سلفی مان لیا ہے،اس بہن کے لیے آپ کا کیا مشورہ ہے؟

جواب: جو خاتون اپنے گھر میں اکیلی سلفیت پر قائم ہو اسے تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ ایسی صورت میں گھر والے حتی کہ سماج والے بات بات پر طعنہ دیں گے اور ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کریں گے۔اس بہن کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اسے اپنا حوصلہ بنا کر رکھنا چاہئے۔کیسے فرعون کی بیوی ایک مومنہ بن کر فرعون کے دربار میں تھی،وہ صبر کرتی رہی اور اللہ سے جنت میں اپنے لئے ایک گھر طلب کیا۔وہ بھی اللہ سے صبر اور تکلیف سے نجات کے لئے دعا مانگتی رہے۔اللہ نے اس واقعہ کو مومنوں کی عبرت و نصیحت کے لئے ہی قرآن میں بیان کیا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس بہن کو کسی سلفی عالم سے مربوط ہو کر رہنا چاہئے تاکہ وہ اپنے مسائل ان سے پوچھتی رہے ورنہ ان کی محفل میں بیٹھنے یا ان کی کتابیں سننے سے پھر غلط راستے پر لگ سکتی ہے۔قریب میں کوئی عالم ہو تو

زیادہ اچھا ہے ورنہ آج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے کچھ جید علماء کے نمبرات لے کر ان سے رابطہ میں رہے اور سلفی کتابیں پڑھا کرے، بیانات ودروس سنتی رہے تاکہ صحیح باتوں کا علم رہے اور غلط باتوں سے بچ سکے۔

1354. **سوال:** رمضان سے متعلق آپ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر آنکھ لگ گئی فجر کے بعد دن میں بیدار ہوئے تو روزے پہ کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ دن کے نو یا دس بھی بج جائے تب بھی روزے پہ کچھ اثر نہیں پڑے گا؟

جواب: رمضان کے روزہ کی نیت مغرب بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔ جس نے رات میں روزہ کی نیت کرلی اور وہ سحری نہیں کھا سکا یا سویا ہی رہ گیا، دن میں بیدار ہوا خواہ دس بجے یا گیارہ بارہ بجے ہی سہی، اس کا روزہ اپنی جگہ نیت کی وجہ سے درست ہے تاہم آدمی کو اس بات کا خیال کرکے سونا چاہئے کہ روزہ کے لئے سحری کھائے، یہ سنت ہے اور فجر کی نماز وقت پر ادا کرے، یہ فرض ہے۔

1355. **سوال:** ایک خاتون ہمیشہ فرض روزے رکھتی اور انکی قضا بھی کرتی لیکن ایک دن اس کو اچانک خیال آیا کہ جب وہ حمل سے ہوتی تب ضرور روزے چھوڑتی لیکن یہ یاد نہیں آرہا کہ ان چھوٹے روزوں کی قضا کی یا نہیں۔ بہت زور ڈالنے پر بھی اس کو یاد نہیں آرہا ہے، وہ سوال کرتی ہے کہ کیا یہ شیطانی وسوسہ ہے اور اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: یہ فریضہ سے غفلت وسستی برتنے کا نتیجہ ہے۔ جس سے روزہ فوت ہوتا ہے اسے اسی رمضان کے بعد فورا سہولت ملتے ہی روزہ قضا کرنا ہوتا ہے۔ جو عورت کئی سال کے بعد اپنا روزہ یاد کرے گی اس کا یہی حال ہوگا۔ یہ شیطانی وسوسہ نہیں ہے، یہ خود کی سستی کا نتیجہ ہے۔ اس صورت میں اسے اتنے روزہ رکھنا چاہئے جس کے بارے میں شک ہو رہا ہے۔

1356. **سوال:** باپ اور بیٹے نے دوسری بار عمرہ کیا تو باپ نے احرام ہی میں بیٹے کا سر مونڈ دیا، اب کیا دم دینا ہوگا؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عمرہ کرنے والے سعی کرنے کے بعد ایک دوسرے کا بال کاٹ دیں۔ اس سے عمرہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، عمرہ اپنی جگہ درست اور صحیح ہے کیونکہ سعی کے بعد تو بال کٹانا ہی ہوتا ہے، یہ عمرہ کا آخری کام ہے۔ اگر معتمر اپنا بال کٹانے سے پہلے دوسرے کا بال کاٹ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1357. **سوال:** ہمارے گھروں میں ماسیاں جو کام کرتی ہیں عموماً نماز وروزہ کی پابندی نہیں کرتیں اور رمضان المبارک میں راشن اور زکوۃ مانگتی ہیں تو کیا ان کو زکوۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: کلمہ پڑھنے والی اور مسلمان عورت ہے لیکن نماز و روزہ میں کوتاہی برتتی ہے تو اسے صدقہ و خیرات اور زکوۃ بھی دے سکتے ہیں اگر مستحقوں میں سے ہو تاہم اسے اس کی دینی کوتاہی اور فرئضہ کی ادائیگی میں غفلت پر ضرور تنبیہ کریں۔ اچھی نصیحت کریں بلکہ بار بار نصیحت کریں ممکن ہے کہ وہ سمجھ جائے اور اپنی اصلاح کرلے۔ اگر وہ اصلاح نہیں کرتی تو اس بات پر ناراضگی کا اظہار کریں، ہو سکے ہو تو اس سے بہتر دائی کا انتظام کریں۔

1358. سوال: مرض کی وجہ سے میت کی چھوٹی ہوئی نماز کا فدیہ دینا ہے اور ایک نماز کا کتنا فدیہ ہے؟

جواب: اس کے لئے کوئی فدیہ نہیں ہے، اصل میں مرض میں بھی نماز پڑھنا تھا جیسے اسے سہولت تھی۔ نماز چھوڑ کر بڑے گناہ کا کام کیا ہے اس کے لئے زندگی میں ہی سچی توبہ کرنی تھی۔ اب تو وفات ہو گئی ہے۔ معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

1359. سوال: کیا بینک کو اے ٹی ایم مشین کی لئے جگہ کرایہ پہ دی جاسکتی ہے؟

جواب: یہ سودی کام پہ تعاون ہے اس لئے اپنی زمین اے ٹی ایم کے لئے دینا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے گناہ کے کام پہ تعاون کرنے سے منع کیا ہے۔

1360. سوال: شوہر کی جاب نہیں رہتی کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ ابھی بھی تین ماہ سے جاب نہیں ہے کوئی وظیفہ بتادیں جو میں بچوں کے ساتھ کر سکوں تاکہ جاب بھی ہو جائے اور شوہر کی لاپرواہی اور سستی بھی دور ہو جائے؟

جواب: نوکری کرنا ایک عمل ہے، یہ عمل صرف دعا پڑھنے سے حاصل نہیں ہو گا بلکہ عمل کرنے سے ہو گا۔ اللہ تعالی قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم:39)

ترجمہ: اور انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔

صرف سوچنے یا وظیفہ پڑھنے سے، بغیر کوشش کے انسان کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو مثال سے ایسے سمجھیں جیسے کوئی عورت بستر پر سوئی رہے اور وظیفہ پڑھتی رہے یہ نیت کرکے کہ ہانڈی میں کھانا پک جائے گا مگر کھانا نہیں پک سکتا چاہے وہ مرتے دم تک وظیفہ پڑھتی رہے۔ یہی معاملہ نوکری کا ہے۔ کام کرنے ہی کو نوکری کہتے ہیں اور جب تک کام نہیں کرے گا وہ نوکری سے دور رہے گا۔

یہ الگ مسئلہ ہے کہ آدمی کو اپنی پسند کی نوکری نہ ملے مگر دنیا میں کام کی کمی نہیں ہے۔ایک انسان کو چاہیے کہ زندگی گزارنے کے لئے وہ جو بھی کام کر سکتا ہے اسے اختیار کر کے روزی حاصل کرے اور کسی بھی عمل کو حقیر نہ سمجھے۔اپنی پسند کی نوکری تلاشنے میں برائی نہیں ہے،وہ بھی تلاشتا رہے اور اس کے لئے کوشش کرتا رہے اور جب تک اپنی پسند کا کام نہ ملے وہ جو کچھ بھی کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے اپنا ذریعہ معاش بنائے۔اللہ کی زمین بہت وسیع ہے اور اس زمین میں حصول رزق کے بہتیرے طریقے ہیں۔ساتھ ساتھ وہ اللہ کی بندگی بھی کرتا رہے اور اللہ سے حلال روزگار،حلال روزی اور روزی میں خیر و برکت کی اپنی زبان میں دعا کرتا رہے۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم إني أسالك علما نافعا ورزقا طيبا وعملا متقبلا.(ابن ماجۃ:925)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم،پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

اس دعا کو بھی پڑھا کریں مزید افضل اوقات میں اپنی زبان میں بھی دعا کرتے رہیں تاہم کام کرنے سے اس میں برکت ہوگی،خواہ کام معمولی اور چھوٹا ہی کیوں نہ ہو،بغیر کوشش اور کام کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

1361.**سوال:** حیض میں میری عادت عام طور پہ پانچ یا چھ دن کی ہے لیکن اس مہینے ہارمونل امبیلنس کی وجہ سے ovaries میں سویلنگ ہے جس کی وجہ سے اکیس دن ہو چکے ہیں تو کیا اس کنڈیشن میں میں غسل کر کے نماز شروع کر سکتی ہوں،اس کے بارے میں کیا حکم ہے بتا دیجئے؟

جواب: حیض کے موٹے موٹے تین صفات ہیں،اس کا رنگ سیاہی مائل ہوگا،وہ گاڑھا ہوگا اور اس میں بدبو ہوگی۔ان صفات کے ذریعہ آپ حیض کو پہچان سکتے ہیں۔چونکہ آپ کی عادت پانچ یا چھ دن رہی ہے تو غالبا آپ کو اتنا ہی دن حیض آیا ہوگا،اس کے بعد آنے والا خون بیماری کا خون ہو سکتا ہے پھر بھی حیض کے صفات کے ذریعہ متعین کیا جائے گا۔دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی کو حیض کے صفات والا خون مسلسل آئے تو صرف پندرہ دن تک حیض مانا جائے گا۔اس کے بعد والا خون استحاضہ کا مانا جائے گا اس لئے پندرہ دن کے بعد غسل کر کے عورت کو نماز کی پابندی کرنی ہے۔

1362.**سوال:** کیا اللہ تعالی نے سسرالی رشتہ کے بارے میں قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں دین کی بات کے لئے صرف قرآن کی طرف رجوع نہیں کرنا ہے بلکہ قرآن اور حدیث دونوں کی طرف رجوع کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں دین کے مصادر ہیں اور اللہ نے قرآن میں جابجا فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ نے سسرال کا ذکر قرآن میں کیا ہے، فرمان الٰہی ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا (سورۃ الفرقان- آیت 54)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر کو پیدا کیا، پھر اسے خاندان اور سسرال بنادیا اور تیرا رب بے حد قدرت والا ہے۔

1363. **سوال:** اگر نوجوان بیٹا سستی، لاپرواہی، یا احساس کمتری کی وجہ سے کوئی نوکری یا کام نہیں کرتا، اسے اپنی بیوی، بچے اور بوڑھے ماں باپ کی ذمہ داری کا کوئی احساس نہیں ہے تو کیا اس نوجوان کے لئے ماں باپ کی دعا جو انہوں نے اس کے حق میں کی ہے کہ اے اللہ! اسے ہدایت دے، اسے ذمہ داری کا احساس کرادے، قبول ہوگی؟

جواب: جو لڑکا اپنے والدین اور بیوی بچوں کی ذمہ داریوں سے لاپرواہ ہو اس کو ایک طرف احساس بھی دلانا ہے، پھر دعا کرنی ہے۔ اللہ دعا قبول کرنے والا ہے۔ ممکن ہے کہ والدین کی یہ دعائیں اللہ قبول کرلے۔ اللہ دعاؤں کو سننے والا اور دلوں کو پھیرنے والا ہے بلکہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔ ہمیں ہر مشکل میں اس کو پکارنا چاہئے۔ ساتھ ساتھ دنیاوی طور پر جائز اسباب بھی اپنانا چاہئے۔ جیسے اپنے اس بیٹے کے معاملے میں اللہ سے دعا بھی کریں اور بیٹے کو احساس بھی دلائیں، خود سے اسے نہ سمجھا سکیں تو کسی دوسرے کے ذریعہ بھی کہلوائیں۔ یہ علم کی کمی اور دین سے غفلت کا سبب ہو سکتا ہے اس لئے اس لڑکے کو علماء اور دینی مجلس سے جوڑیں پھر اسے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احساس ہونے لگے گا۔ ان شاء اللہ

1364. **سوال:** ایک روزہ کا فدیہ ڈیڑھ کلو اناج ہے جیسا کہ آپ نے بتایا ہے، اس بات کو کسی سے میں نے ذکر کی تو اس نے کہا کہ اللہ نے ایک وقت مسکین کو کھانا کھلانے کو کہا ہے پھر اس کی مقدار کیسے متعین کی جائے گی، مقدار کی کیا دلیل ہے، اس کی وضاحت کردیں؟

جواب: ضعیف و بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے یا وہ بیمار جس کے ٹھیک ہونے کی امید نہ ہو ایسے لوگ اپنا روزہ چھوڑ سکتے ہیں اور اپنے روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دیں گے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ (البقرۃ:184)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرلے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔

یاد رہے کہ اس آیت میں روزہ کا فدیہ ایک وقت کا کھانا نہیں بلکہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا بتایا گیا ہے اور کھانے کا اطلاق پکے ہوئے کھانا پر بھی ہوتا ہے اور اناج وغلہ بھی کھانے میں شمار ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں کوئی تردد نہیں کہ غیر مستطیع آدمی اپنے روزہ کے فدیہ کے طور پر پکا ہوا کھانا ایک مسکین کو کھلایا کرے یا کچا کھانا یعنی غلہ دیدے۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ کیلو گرام کی شکل میں ایک مسکین کا فدیہ کتنا ہوگا۔ کسی نے ایک صاع کہا، کسی نے نصف صاع کہا اور کسی نے ایک مد کہا ہے۔ کسی نے ایک وقت کا کھانا کہا ہے تو کسی نے دو وقت کا کھانا بھی کہا ہے کیونکہ قرآن میں ایک وقت کا تعین نہیں ہے، ایک مسکین کے کھانے کا تعین ہے۔

بہر حال! فدیہ کم نہ دیا جائے بلکہ زیادہ دینا ہی بہتر ہے کیونکہ اللہ نے "فدیۃ بعام مسکین" کے بعد آگے کہا ہے "فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ" کہ اگر تم اس سے زیادہ فدیہ دو تو بہتر ہی ہے۔ کوئی پکا ہوا ایک وقت کا کھانا مسکین کو دیدے تو ایک روزہ کے فدیہ کے لئے کافی ہے اور کوئی دو وقت کا کھانا دینا چاہے تو اور بہتر ہے۔ اناج کی شکل میں نصف صاع کے اعتبار سے تقریناً ڈیڑھ کلو اناج بطور فدیہ دے یعنی ایک روزہ کا فدیہ اناج کی شکل میں تقریباً ڈیڑھ کلو دینا چاہئے۔

1365. **سوال:** آپ نے کہا ہے کہ سجدہ سہو کیلئے وضو ضروری ہے تو اس کی کیا دلیل ہوگی؟

جواب: سجدہ سہو، نماز کا سجدہ ہے اس لئے جس طرح بغیر وضو کے نماز نہیں ہوگی اسی طرح سجدہ سہو بغیر وضو کے نہیں ہوگا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: لا تُقْبَلُ صَلاةٌ بغيرِ طُهُورٍ (صحیح مسلم:224)

ترجمہ: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوگی۔

1366. **سوال:** جس طرح کپڑوں پر حیض یا منی لگی ہو تو اسے کپڑوں سے صاف کرنا ضروری ہے نماز کیلئے، کیا باقی اور کوئی ڈسچارج عورت کے کپڑے پر لگا ہو تو اسے بھی صاف کرنا ضروری ہے نماز کے لئے؟

جواب: عورت کو تین قسم کا خون آتا ہے، حیض، نفاس اور استحاضہ۔ ان تینوں کو آپ جانتے ہوں گے۔ حیض و نفاس میں تو نماز ممنوع ہے اور استحاضہ میں وضو سے پہلے کپڑے اور جگہ کی صفائی کی جائے پھر وضو کر کے نماز پڑھی جائے

۔

خون کے علاوہ منی جیسا مادہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک منی ہے جو گاڑھی ہوتی ہے اور شہوت سے نکلتی ہے، یہ وہی منی ہے جو جماع کے وقت نکلتی ہے۔ اس سے غسل کرنا لازم ہے اور کپڑے صاف کرنا ہے جہاں پر منی لگی ہو۔ ایک مذی ہے جو گاڑھی نہیں ہوتی ہے بلکہ پانی کی طرح لیس دار ہوتی ہے، یہ شہواتی خیالات کی وجہ سے نکلتی ہے اور یہ حکماً ناپاک ہے۔ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑا اور بدن پر جہاں لگ جائے اس جگہ کو دھونا ہے۔ ایک تیسری چیز ودی ہے جو عموماً پیشاب کے وقت خارج ہوتی ہے۔ آدمی اس وقت استنجا کرتا ہی ہے تو اس وقت اس کی صفائی ہو جاتی ہے۔ منی سے ہٹ کر عورتوں کو سفید پانی کی طرح رطوبت نکلتی ہے جسے لکور یا کہتے ہیں۔ یہ حکماً پاک ہے مگر اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تاہم کپڑے سے اسے دھلنا ضروری نہیں ہے۔

یہاں پر عورتوں کو مذی اور رطوبت کے فرق کو سمجھنا ہے، وہ یہ ہے کہ مذی کا خروج اس وقت ہوتا ہے جب دل میں شہوانی خیالات پیدا ہوں یا شہوت بھڑکنے والی کسی چیز پر نظر پڑے لیکن رطوبت (سفید پانی) معمول کے مطابق رحم سے خارج ہوتی رہتی ہے، اس کا شہوت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

1367. **سوال:** حالت جنابت میں قرآن پڑھنا منع ہے تو کیا اس کے علاوہ کسی کو جزاک اللہ خیرا کہنا، سلام کرنا یا عادتاً بسم اللہ کہنا جیسے الفاظ روزانہ کی بنیاد پر، یہ بھی نہیں کہے جا سکتے ہیں؟

جواب: جنبی قرآن کی قرات نہیں کرے گا، باقی دیگر اذکار پڑھنے میں اور دعا کرنے میں اس کے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ سلام کرنا یا بسم اللہ کہنا اور جزاک اللہ خیرا کہنا بھی ذکر اور دعا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی ﷺ ہمہ وقت ذکر و اذکار کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كانَ النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ علَى كُلِّ أحْيَانِهِ(: صحیح مسلم:373)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

1368. **سوال:** وتر طاق کو کہتے ہیں تو ہم اس کی قضا میں جفت کیسے ادا کرنا ہے، وتر کی قضا نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ہے یا نہیں؟

جواب: وتر طاق کو کہتے ہیں لیکن اسے قضا کرنے کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت پڑھا ہے اس لئے ہمیں جفت پڑھنا ہے اور اس میں اپنی عقل نہیں لگانا ہے۔ دین نام ہے اپنی عقل کو شریعت کے تابع کر دینے کا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً(صحیح مسلم:746)

ترجمہ: ہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی رات کی نماز بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتی تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھنا ہے، دو دو رکعت کر کے جفت نماز پڑھنی ہے۔

1369. **سوال:** ایک جاننے والی خاتون ہے، ان سے رابطہ آن لائن ہی ہے۔ بقول ان کے والدین کو علاج کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی۔ انہوں نے کہا امی کے دل کا بڑا آپریشن ہے اس سلسلے میں پہلے انہوں نے کافی مانگا تو پھر زکوۃ کی رقم دی۔ پھر کچھ ہی وقت میں ایک سے ڈیڑھ ماہ کے درمیان انہوں نے کہا کہ ان کے ابو کو بھی یہ مسئلہ ہو گیا ہے اور ڈاکٹر نے آپریشن کے لئے کہا ہے۔ اس بار میں نے کہا رپورٹس بھیجیں۔ رپورٹس آنے پر دیکھا اس میں گڑ بڑی تھی۔ اس پر ایک ایپلیکیشن سے کچھ مٹایا اور لکھا گیا تھا جو کہ صاف پتہ چل رہا ہے۔ اب وہ بار بار پیسے بھی مانگ رہی ہے۔ ایسی صورت میں صرف یہ سوچتے ہوئے کہ وہ بار بار مانگ رہی ہیں، کیا زکوۃ کی رقم دی جا سکتی ہے؟

جواب: زکوۃ کا معاملہ کافی اہم ہے۔ زکوۃ کا ایک پیسہ بھی غیر مستحق کو نہیں دیا جائے گا اور جس کے بارے میں یقینی طور پر علم ہو کہ یہ زکوۃ کا مستحق ہے اسی کو زکوۃ دی جائے گی اور جس کے بارے میں آپ نہیں جانتے ہیں جو آپ سے دور ہے، اس کی حقیقت نہیں معلوم ہے، فقط آن لائن رابطہ ہے اور رپورٹ میں بھی آپ کو شبہ ہو رہا ہے ایسے آدمی کو زکوۃ نہیں دی جائے گی۔ زکوۃ کے علاوہ دوسرا پیسہ دینا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1370. **سوال:** گھر میں جوائنٹ فیملی میں رہتی ہوں، ہمیشہ لڑائی ہوتی رہتی ہے اور میں اللہ کی رضا کے لئے پھر سب

سے مل جل کر رہنا شروع کر دیتی ہوں۔ جب دوبارہ لڑائی ہوتی ہے تو سب کہتے ہیں کہ اب کسی سے نہیں ملنا ہے، اگر میں اپنی عزت کے لئے سب سے ملنا چھوڑ دوں تو مجھے گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب: جوائنٹ فیملی عام طور سے سماج کے لئے فتنہ وفساد کا باعث ہے۔ اگر اس فتنہ سے نجات چاہتے ہیں تو علاحدہ طور پر اپنا انتظام کر لیں، سارے فتنے اور لڑائی سے نجات مل جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے کے سبب رشتہ توڑ لینا اور بات چیت بند کر لینا یہ جائز نہیں ہے لیکن آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ جوائنٹ فیملی سسٹم سے الگ ہو کر علاحدہ زندگی گزاریں۔ رشتہ داری توڑنے پر بہت زیادہ وعید آئی ہے حتی کہ رشتہ توڑنا عبادت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اس لئے قطع کلامی اور رشتہ توڑنا جائز نہیں ہے۔ ہاں لڑائی کی جگہوں سے بچیں، بلاوجہ جواب نہ دیں، بحث ومباحثہ نہ کریں، بلا ثبوت سنی سنائی بات پر یقین نہ کریں، نزاع میں پہل نہ کریں، فضول باتوں کو سن کر ان سنی کر دیں یعنی جھگڑے لڑائی کے اسباب اور مواقع سے دور رہیں تاہم رشتہ داری ضرور نبھائیں۔ اس قسم کے موقع پر عورتوں کو آپس میں لڑنے کی بجائے گھر کے مردوں کو آپس میں مل کر گھریلو مسائل حل کرنا چاہئے۔

1371. **سوال:** اگر یہودی یا عیسائی بیوی ہو جو اہلِ کتاب میں سے ہو تو کیا وہ اپنے مسلمان شوہر کی وراثت میں حصہ پائے گی یعنی اسے اپنے شوہر کی جائیداد میں سے کچھ ملے گا؟

جواب: جس کسی مسلمان نے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کی ہو تو وہ اپنے مسلمان شوہر کی جائیداد سے حصہ نہیں پائے گی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم (بخاري:6383)

ترجمہ: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

1372. **سوال:** کیا ہومیو پیتھی میڈیسن کا استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: ہومیو پیتھی میں الکوحل کی ملاوٹ ہوتی ہے اور الکوحل نشے کی چیز ہے جس کی وجہ سے ہومیو پیتھی کا استعمال جائز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

إنَّ اللهَ خلق الداءَ و الدواءَ ، فتداوُوا ، و لا تتداوُوا بحرامٍ(السلسلۃالصحیحۃ:1633)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی نے بیماری اور دوا دونوں کو پیدا کیا ہے تو تم علاج کراؤ اور حرام چیزوں سے علاج نہ کرو۔ اس مسئلہ کو نبیذ سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ نبی ﷺ نے نبیذ جو ایک قسم کی مشروب ہے اسے حلال ٹھہرایا ہے،

آپ ﷺ بھی نبیذ پیا کرتے تھے مگر جب اسی نبیذ میں نشہ پیدا ہو جائے تو آپ نے اس کے پینے سے منع فرمایا ہے ۔ منع کی علت نشہ کا پیدا ہونا ہے۔ یہی بات ہومیو پیتھی میں پائی جاتی ہے۔

1373. **سوال:** اگر کوئی شخص سوتے ہوئے نماز کے وقت تھوڑا سا بیدار ہو جائے اور اس نے نماز کی نیت بھی کی ہو لیکن پوری طرح جاگ نہ سکے اور دوبارہ سو جائے تو کیا اس نماز کی قضا جائز ہے؟

جواب: ہاں، بلاشبہ اس نماز کی قضا جائز ہے بلکہ اس کو اس نماز کی قضا کرنا واجب ہے کیونکہ اس سے فریضہ چھوٹ گیا ہے اور یہ اس کے سر پہ قرض کی طرح ہے لہذا جیسے ہی وہ اٹھے فورا وضو کر کے چھوٹی ہوئی نماز ادا کرے اور چونکہ اس معاملہ میں کوتاہی اور سستی کا بھی دخل لگ رہا ہے اس کے لئے اللہ تعالی سے توبہ بھی کر لے کہ اس نے سستی کرتے ہوئے وقت پر نماز نہیں ادا کی۔

1374. **سوال:** اگر ڈاکٹر نے کسی وجہ سے کان میں پانی ڈالنے سے منع کیا ہو تو مجبوری میں نقصان سے بچنے کے لئے وضو کے دوران کان کا مسح چھوڑ سکتے ہیں، اس سے وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو کرتے وقت کان میں پانی نہیں ڈالا جاتا ہے بلکہ کان کا مسح کیا جاتا ہے یعنی فقط ترا انگلی کان پر پھیری جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر نے کان میں ذرہ برابر بھی پانی لگنے سے منع کیا ہو تو کان کا مسح چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ یہ مجبوری کے تحت ہے اور مجبوری کی شریعت میں گنجائش ہے۔ اس سے وضو ہو جائے گا۔

1375. **سوال:** ایک دینی ادارے کے کام کے لئے لیپ ٹاپ اور دیگر اسی طرح کے gadgets زکوۃ کے پیسوں سے خریدے جا سکتے ہیں؟

جواب: روپے پیسے کی زکوۃ روپے پیسے کی شکل ہی میں دینا ہے، اس سے کوئی سامان خرید کر نہیں دینا ہے۔ اگر کوئی دینی ادارہ ہو اور اس میں غریب بچے پڑھتے ہوں تو ان غریب بچوں کے لیے زکوۃ کے پیسے مدرسے کو دے سکتے ہیں، یہ پیسے صرف انہی بچوں پر صرف کئے جائیں گے مگر زکوۃ کے پیسوں سے دینی ادارے کے لیے لیپ ٹاپ یا گزٹس نہیں خرید سکتے ہیں۔

1376. **سوال:** رمضان میں اگر فوت شدہ آدمی کی طرف سے عمرہ کیا جائے تو کیا انہیں بھی حج کا ثواب ملے گا؟

جواب: اس میں کچھ بنیادی باتیں ہیں جنہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ عمرہ حج کی طرح ایک فریضہ ہے اور یہ ہر کسی میت کی طرف سے کرنا عام نہیں ہے۔ ایک آدمی اپنے وفات یافتہ والد یا والدہ یا بھائی یا شوہر یا بیوی یا

بیٹا جو قریبی آدمی ہو اس کی طرف سے ادا کر سکتا ہے۔اور رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب ہے اس بنیاد پر میت کی طرف سے عمرہ کرنا بھی حج کے برابر ثواب کی امید ہے۔

1377. **سوال:** ایک خاتون کو پانچ ماہ کا ایک بیٹا ہے، وہ دوسری اولاد نہیں ہونے دینا چاہتی ہے اس کے لیے روک تھام کرنا چاہتی ہے اس کا سیزر ہوا ہے، کیا وہ ایسا کر سکتی ہے، گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب: اگر خاتون کا آپریشن ہوا ہے اور طبّی اعتبار سے اس وقت حمل کا ٹھہرنا عورت کے لئے نقصان دہ ہے تو ایسی صورت میں وقتی طور پر وہ خاتون حمل روکنے کی مناسب تدبیر اپنا سکتی ہے تاہم اس جگہ یہ بات دھیان میں رہے کہ ہمیشہ کے لئے حمل روکنا بغیر عذر کے جائز نہیں ہے لہذا جب عذر ختم ہو جائے اس وقت ضبط تولید کی تدبیر ہٹالے۔

1378. **سوال:** کینسر کی ایک خاتون ہے اسے کسی نے خاتون نے کہا ہے کہ اپنے موبائل میں سورہ رحمن لگا دیا کریں اور چلتے پھرتے سوتے سورہ رحمن سنتی رہا کریں اور جب نماز کے بعد وقت ملے تو اسے پڑھ بھی لیا کریں، اس سے ساری بیماریاں دور ہو جائیں گی خاص طور پر کینسر۔ کسی دوا کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بس اسے موبائل میں لگا کر ہر وقت سنتی رہا کریں۔ کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں کہیں پر یہ عمل نہیں بتایا گیا ہے کہ کینسر کا مریض سورہ رحمن سنا کرے۔ قرآن پڑھنا اور سننا دونوں طرح اجر وثواب کا باعث ہے مگر کینسر کے مریض کو سورہ رحمن کی تلاوت سننے کا وظیفہ بتانا اور کسی قسم کے علاج سے منع کرنا دینی علم کی کمی کے باعث ہے۔ اللہ تعالی نے ہر مرض کی دوا نازل کی ہے اور نبی ﷺ نے مریض کو علاج کرنے کا حکم دیا ہے لہذا کینسر کے مریض کو اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے علاج کرنا چاہئے۔ ساتھ ہی قرآن پڑھ کر اپنے اوپر دم بھی کیا کیا کرے کیونکہ دم کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ موبائل سے تلاوت سننا دم نہیں ہے بلکہ دم کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ قرآن پڑھ کر مریض کو پھونکا جائے یا مریض قرآن پڑھ کر اپنے ہاتھوں کو پھونک کر بدن پر پھیر لے جیسے ہمارے نبی محمد ﷺ دم کیا کرتے تھے۔ نیز کینسر کے لئے سورہ رحمن کو خاص کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ نبی ﷺ مرض الموت کے وقت شدت تکلیف میں سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس یعنی یہ تینوں سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر مریض دم کیا کرے یا مزید قرآن سے تلاوت کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے مگر بغیر دلیل کے اپنی طرف سے کوئی آیت یا کوئی سورہ کسی بیماری کے لئے خاص نہیں کرے۔

1379. **سوال:** ایک لڑکی جو پہلے ایک لڑکے کے ساتھ حرام رشتے میں تھی۔ جب گھر والوں کو معلوم ہوا تو اس لڑکی کی اسی لڑکے سے بات پکی کر دی، بہت مدت کے بعد نکاح ہوا اور نکاح کے بعد جب رخصتی کا وقت آیا تو لڑکا کے بارے میں اپنی فیملی کے ساتھ زیارت کی نیت سے مزار جانے کی خبر آئی۔ کسی نے کچھ نہیں کہا اور سب نے یہی سوچا کہ گھر والے لڑکے کو زبردستی لے گئے ہوں گے کیونکہ بظاہر معلوم ہوتا ہے لڑکا خود سے مزار نہیں گیا ہوگا پھر بھی لڑکی سے کہا گیا کہ وہ لڑکے سے پوچھے کہ اس کا عقیدہ کیا ہے، پتہ نہیں کتنی بار مزار گیا ہے تو لڑکی کہتی ہے مجھے صحیح وقت ملے گا تو پوچھوں گی۔ ایسے میں میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس لڑکی کو صحیح وقت کا انتظار کرنا چاہئے یا فورا پوچھنا چاہئے۔ نکاح سے پہلے لڑکی کا بھی عقیدہ ٹھیک نہیں تھا مگر نکاح کے بعد وہ الحمدللہ سلفی ہو گئی ہے؟

جواب: سب سے پہلے تو اس بہن سے آپ یہ بتائیں کہ جس طرح اللہ تعالی نے اسے صحیح عقیدے کی اسے سمجھ دی ہے اور صحیح دین کی طرف آنے کی اللہ نے توفیق دی ہے تو وہ اس بات پر اپنے رب کا شکر ادا کرے اور وہ گزشتہ تمام قسم کے گناہوں سے سچی توبہ کرے۔ پہلے اس نے جو کچھ شرک یا بدعت اور کفر و معصیت کا کام کیا اس سے توبہ کرے بطور خاص اس کا جو کسی لڑکے سے ناجائز تعلق و رابطہ تھا اس سے سچی توبہ کرے اور اللہ سے رو رو کر اس گناہ کی معافی مانگے۔

پھر اس کے بعد اسے اس بات کی ضرورت ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے اور کسی نقصان کی پرواہ کئے بغیر اس لڑکے کے دین و عقیدہ کے بارے میں معلومات حاصل کرے کیونکہ شرکیہ عقیدہ پر ہونے کی وجہ سے اس سے نکاح کرنا اور اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں ہے۔ اگر لڑکا شرکیہ عقیدہ رکھتا ہو یا گھر والوں کے کہنے سے ہی سہی مزار پر حاضری دیا کرتا ہو تو اپنے اس شرکیہ عمل سے توبہ کرے، شرک سے توبہ کے بعد لڑکی اس کے ساتھ رہ سکتی ہے۔

1380. **سوال:** رمضان میں عورتیں جمع ہو کر قرآن اور اس کی تفسیر سنتی ہیں، کیا ایسی مجلسوں میں جانا یا قرآن پڑھ کر سمجھانا جائز ہے؟

جواب: رمضان اصل میں عبادت کرنے کا مہینہ ہے اس مہینے کے اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وقت ہمیں عبادت میں لگانا چاہیے اور مختلف قسم کی عبادتیں کرنا چاہیے۔ اگر کہیں رمضان میں تفسیر قرآن کا اجتماع ہو تو اس میں شرکت کرنے میں حرج نہیں ہے لیکن اجتماع مختصر ہو تاکہ لوگ عبادت پر زیادہ توجہ دے سکیں۔ نبی ﷺ معلم کائنات بن کر آئے یعنی قرآن کی تعلیم دینا آپ کی ذمہ داری تھی مگر آپ رمضان میں روزانہ تفسیر

قرآن نہیں بیان فرماتے تھے بلکہ عبادت پر توجہ دیتے خصوصا آخری عشرہ میں عبادت کے لئے کمر کس لیتے مگر ہمارے یہاں رمضان بھر تفسیر قرآن ہوتی ہے بلکہ آخری عسرہ میں اور زور بڑھ جاتا ہے۔ ہمیں سیرت رسول کی روشنی میں رمضان گزارنا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک معمولی علم والی عورت جسے شریعت کا علم نہیں اور نہ ہی قرآنی علوم اور تفسیر قرآن پر مہارت ہے، صرف اردو ترجمہ پڑھنا جانتی ہے ایسی عورت سے ہر گز تفسیر قرآن نہ سنا کریں۔ قرآن کی تفسیر اس کے ماہر سے سنیں۔ الحمد انٹرنیٹ پر متعدد مستند اہل علم کی تفسیر آڈیو، ویڈیو اور کتابی شکل میں موجود ہے۔ آپ ان سے فائدہ اٹھائیں زیادہ بہتر ہے، بنسبت اس عورت کی مجلس سے جو قرآن کی مفسرہ نہیں ہے۔

1381. **سوال:** سنت مؤکدہ اور نفل میں کیا فرق ہے۔ اگر ساری سنت نفل ہی ہوتی ہے کوئی فرق نہیں ہوتا تو پھر کیا ہم عشاء میں چار سنت غیر مؤکدہ فرض سے پہلے اور دو سنت مؤکدہ فرض کے بعد پڑھتے ہیں، وہ بھی قیام لیل میں شامل ہوں گی؟

جواب: نوافل کا ذکر دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک حیثیت تو یہ ہے کہ فرض نماز کے علاوہ جتنی نمازیں ہیں وہ سب نوافل میں داخل ہیں۔ اور ایک دوسری حیثیت یہ ہے کہ نوافل میں کچھ نوافل کی تاکید آئی ہوئی ہے اسے سنت موکدہ کہتے ہیں اور جس کی تاکید نہیں آئی ہے وہ عام نوافل میں ہے۔ آپ نے عشاء سے پہلے چار سنت غیر موکدہ لکھا ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے یعنی عشاء کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت نماز کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ عشاء کی فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہے۔ اور رہا مسئلہ قیام اللیل کا تو قیام اللیل کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ عشاء کی نماز چار فرض اور دو رکعت سنت موکدہ ہے، اس نماز کی ادائیگی کے بعد الگ سے قیام کرنے کو قیام اللیل کہیں گے۔

1382. **سوال:** کیا قرآنی سورتوں کے نام سب کے سب توقیفی ہیں یا بعض نام اجتہاد سے رکھے گئے ہیں؟

جواب: قرآن کریم کی سورتوں کے نام توقیفی ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ کچھ نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھے ہیں اور کچھ نام صحابہ نے رکھے ہیں جو انہیں سورتوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس بارے میں مجھے جس موقف پر اطمینان ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کے سارے اسماء توقیفی ہیں یعنی وہ سارے نام محمد ﷺ کی طرف سے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ واضح طور پر ایسی حدیث نہیں ہے

جس میں قرآن کی سورتوں کے تمام نام موجود ہوں مگر متعدد احادیث سے یہ اشارہ ضرور ملتا ہے کہ عہد رسول میں ہی قرآن کی سورتیں اپنے ناموں کے ساتھ معروف تھیں۔اس بارے میں چند دلائل پر غور کریں۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

قالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ لِرَجُلٍ: أمعكَ مِنَ القُرْآنِ شيءٌ؟، قالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا(صحیح البخاري:7417)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ شے یاد ہے؟انہوں نے کہا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں انہوں نے ان کے نام بتائے۔

اس حدیث میں واضح طور پر یہ بیان ہے کہ صحابی نے نام لے کر ان سورتوں کو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔اس کا مطلب ہے کہ عہد رسول میں سورتوں کے نام صحابہ کے درمیان معروف تھے۔

اسی قسم کی ایک اور روایت ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

سَمِعَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ في سُورَةٍ باللَّيْلِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ لقَدْ أذْكَرَنِي كَذَا وكَذَا، آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِن سُورَةِ كَذَا وكَذَا(صحیح البخاري:5038)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے،اس نے مجھے فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

یہاں پر بھی پہلی حدیث کی طرح واضح اشارہ ملتا ہے کہ صحابی نے نام کے ساتھ فلاں فلاں سورت کو ذکر کیا۔اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انھوں نے کہا:

صَلَّيْتُ مع النبيِّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ البَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ المِائَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: يُصَلِّي بهَا في رَكْعَةٍ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ، فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا ؛ إذَا مَرَّ بآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وإذَا مَرَّ بسُؤَالٍ سَأَلَ، وإذَا مَرَّ بتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ(صحیح مسلم:772)

ترجمہ: ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی،آپ نے سورہ بقرہ کا آغاز فرمایا،میں نے

(دل میں) کہا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے میں نے کہا: آپ اسے (پوری) رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورہ نساء شروع کردی، آپ نے وہ پوری پڑھی، پھر آپ نے آل عمران شروع کردی، اس کو پورا پڑھا، آپ ٹھر ٹھر کر قرائت فرماتے رہے جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال (کرنے والی آیت) سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو۔ (اللہ سے) پناہ مانگتے۔

اس حدیث میں صحابی نے ان چند سورتوں کے نام بیان کئے جن کی تلاوت رسول اللہ ﷺ نے نماز میں فرمائی۔

اسی طرح حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

يُؤْتَى بالقُرْآنِ يَومَ القِيامَةِ وأَهْلِهِ الَّذِينَ كانُوا يَعْمَلُونَ به، تَقْدُمُهُ سُورَةُ البَقَرَةِ وآلُ عِمْرانَ، وضَرَبَ لهما رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ ثَلاثَةَ أمْثالٍ ما نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ؛ قالَ: كَأنَّهُما غَمامَتانِ، أوْ ظُلَّتانِ سَوْداوانِ، بيْنَهُما شَرْقٌ، أوْ كَأنَّهُما حِزْقانِ مِن طَيْرٍ صَوافَّ ، تُحاجَّانِ عن صاحِبِهِما (صحیح مسلم:805)

ترجمہ: قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کے لئے تین مثالیں دیں جن کو (سننے کے بعد) میں (آج تک) نہیں بھولا، آپ نے فرمایا: جیسے وہ دو بادل ہیں یا دو کالے سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑنے والے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، وہ اپنے صاحب (صحبت میں رہنے والے) کی طرف سے مدافعت کریں گی۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی سورتوں کے نام عہد رسول سے ہی صحابہ کے درمیان معروف ہے اور آپ ﷺ کے رہتے ہوئے آپ کے علاوہ کسی دوسرے نے ان سورتوں کے نام نہیں رکھے ہوں گے۔ اس لئے صحیح بات یہی ہے کہ قرآنی سورتوں کے تمام نام توقیفی ہیں، یہ اجتہادی نہیں ہیں بلکہ آیات اور سورتوں کی ترتیب بھی توفیقی ہیں۔

1383. **سوال:** ایک خاتون کے یہاں کام والی کو پاؤں میں چوٹ آئی اور وہ اپنے گھر گاؤں چلی گئی اور واپس نہیں آئی ۔اس کی تنخواہ خاتون کے پاس رکھی ہے بہت لوگوں سے پتہ کیا لیکن وہ نہیں ملی، اب یہ خاتون اس شہر سے آگئی

ہے،وہ پوچھتی ہے کہ میں ان پیسوں کا کیا کروں؟

جواب: کام والی عورت کی تنخواہ امانت ہے، کھوج تلاش کرکے اس تک اس کی تنخواہ بھیجنا اس کی ذمہ داری ہے اس لئے امانت داری کی ادائیگی کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور آج کا زمانہ کہیں سے کہیں پیسہ بھیجنے اور کسی کو تلاش کرنے کے لیے آسان سے آسان ہے۔ کوشش کے باوجود بھی اس عورت کے بارے میں پتہ نہ چلے تو اس کی تنخواہ کے برابر پیسہ اس کے نام سے صدقہ کردینا چاہیے۔

1384. سوال: ایک لڑکی کے حیض کی وجہ سے روزے چھوٹے ہوئے ہیں، ان کو رکھتے ہوئے اس کا وزن کافی کم ہو رہا ہو اور لگتا ہو کہ شاید روزہ کی وجہ سے ہے تو کیا اس کو رخصت ہے؟

جواب: چھوٹے ہوئے روزے دو چند ہوتے ہیں، وہ ہزاروں کی شکل میں نہیں ہوتے جن کو روزانہ مہینہ اور سال بھر قضا کرنے کی نوبت پڑے۔ حیض کی وجہ سے مشکل سے چھ سات روزے چھوٹے ہوں گے۔ شرعی طور پر اس بات کی آزادی ہے کہ سال بھر میں آدمی اپنی آسانی سے کسی بھی وقت روزہ قضا کر سکتا ہے۔ روزہ کی قضا کے بارے میں وزن گھٹنا بڑھنا نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے یا نہیں بس اتنا دیکھا جاتا ہے اور آزادی ہے جب آسانی ہو خصوصا سردی کے موسم میں دن بہت چھوٹا ہوتا ہے اس وقت رکھا جائے لیکن طاقت ہوتے ہوئے روزے کی معافی نہیں ہے۔ وزن سے متعلق کوئی مسئلہ ہو تو طبیب سے رجوع کرے مگر حیض میں چھوٹے روزوں کی قضا کرنا لازم ہے۔

1385. سوال: مدارس میں ہونے والے جلسہ میں سات سال کی چھوٹی بچیاں حصہ لے سکتی ہیں جو کھلے عام ہوتا ہے، جس میں مرد بھی ہوتے ہیں اور والدین بھی؟

جواب: مردوں کے جلسے میں بچیوں کا پروگرام میں حصہ لینا جائز نہیں ہے خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں۔ آج کل مدارس میں بڑی تباہی مچی ہوئی ہے، جہاں دینی تعلیم ہوتی ہے وہیں پر شرعی تعلیم کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں خصوصا سالانہ پروگرام کے موقع سے۔ جوان لڑکیوں کے ساتھ پروگرام میں مولانا اور دیگر مرد حضرات نظر آتے ہیں اور بالغ و نابالغ بچیوں سے اسٹیج پر مردوں کے سامنے تقریر کرائی جاتی ہے حتی کہ ایکشن کے ساتھ نظم اور تلاوت کرائی جاتی ہے، یہ نہایت افسوس والی بات ہے۔ مدارس سے ان چیزوں کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ پروگرام کی صورت یہ ہونی چاہیے کہ لڑکیوں کے پروگرام میں لڑکیاں ہوں اور لڑکوں کے پروگرام میں صرف لڑکے ہوں۔

1386. **سوال:** ایک آدمی نے ایک پرانا گھر پینتالیس لاکھ میں لیا، اس کا ارادہ ہے کہ وہ کچھ وقت کے بعد اسے بیچ کر دوسری جگہ رہائش کے لئے گھر لے گا۔ جس سے سودا ہوا وہ پیسے لے کر غائب ہو گیا، جب ایک سال بعد اس سے رابطہ ہوا تو اس نے وہ رقم توڑ توڑ کر دی، تو کیا اس رقم پر زکوۃ ہو گی؟

جواب: پیسے کی زکوۃ میں اس پیسے پر زکوۃ دینی ہے جو نصاب تک پہنچے اور جس پر سال گزرا ہو اس لحاظ سے جو پیسہ توڑ توڑ کر ملا ہو یا اپنے پاس پہلے سے موجود کوئی بھی ذاتی پیسہ ہو اس کا حساب لگایا جائے کہ کس پیسے پر سال گزرا ہے اور وہ نصاب تک پہنچا ہے یا نہیں؟ اگر نصاب بھر پیسہ ہے اور اس پر سال گزرا ہے تو اس میں سے چالیسواں حصہ زکوۃ دے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جس گھر کے لیے یہ نیت کی گئی کہ اس کو بیچ کر دوسری جگہ گھر لیں گے تو وہ گھر سامان تجارت ہے اس پر سالانہ اعتبار سے زکوۃ دینی پڑے گی۔ اگر سال سے پہلے ہی بیچ دیا گیا تو پھر اس میں زکوۃ نہیں ہے۔

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE